

ل

۲۳۲

۲۲۹

لحظة — ۲۳۴

شام خیران

سؤال جواب  
ملک العلماء فقاهت

شام خیران







۶۱۹  
او کما تر غنیمت و در دم سر نه زرد

بهر او تر که سر به لب ز سر تا فل هر دو

سوالا و جوابات

ملک العلماء







ما قولکم دام ظلہ العالی - کہ مثلاً برائے شخصی از  
پیشگاه حاکم و دعویٰ خدمتی مثل عہدہ قضا و درگاه  
معین است کہ انصرام آن عہدہ می نماید و همچنین  
سیکس و بچین بعد وفات او سپری و پس از آن  
او بعهده قضا از پیشگاه حاکم مامور مانده آمده است  
پس این در آن کہ مخصوص بنام قاضی و دعویٰ  
عهده قضا است و گویا پدر آن قاضی متوفی  
استحقاق یافتن آن بطور میراث دارند یانہ و  
دعویٰ نشان در آن روزینہ کہ خاص اقمی قاضی  
ہست درست است یانہ بدینواتوجروا

**جواب** انچہ حاکم بقاضی حال برائے اعانت او  
میدہد مختص باو خواهد بود و ہوا العالم  
**سوال** ما قولکم مد ظلمتہ اندر منیفی کہ مثلاً زید  
جوانی صالح است و پدرش عمر پیرے فاسق  
کہ زن فاجرہ نزد خود دارد و تمامی ریاست آبائی  
را درین قسطنقوجو بر باد میدہد و از دادن نفقہ  
فرزند انکار دارد و ہر چند زید بہ پدر خود میگویی  
کہ این فاجرہ را در حبالہ نکاح خود در آور و ہرگز بلنہ  
سیالہ لیکن عمر از فسق باز نمی آید و آن زن ہم  
بہ نکاح شرعی راضی نیست پس این بی فرتوت کہ  
باتحق ریاست آبائی صد ہا سالہ لایعوانیہ برادر

کہ دست تصرف آن مصرف را از اہلک و غیرہ  
کو تاہ سازد یانہ و بر امرنا شروع تعرض از او  
نماید یانہ بدینواتوجروا

**جواب** ممانعت او از اسراف و تبذیر تو انچہ در  
**سوال** ما قولکم مد ظلمتہ زنی از مدت بست  
سال اطاعت شرعی شوہر خود نمیکند و بجانہ  
شوہر نمی آید و بجانہ خالی پدر و مادر متوفیان حج و  
می ماند و تا این مدت از صلوٰۃ احتراز است و  
شوہرش با وجود این نشوز و اعراض تا انیت  
نان و نفقہ باو داده و میدہد اکنون آن زن  
پیش حاکم وقت استغاثہ می نماید کہ نخواہد علیحدہ  
از شوہر خود مقرر کنانیدہ گیرد و ہرگز اطاعت  
شوہر در صوم و صلوٰۃ و امر شرعی نخواہد کرد و  
و بجانہ اشس نخواہد رفت ہمیں  
اندرین صورت نافرمانی آن زن ناشنہ نان  
نفقہ بر شوہرش کہ مردی موسن است واجب  
است یانہ و شوہرش را دست اختیار بر طلاق  
او ہست یانہ بدینواتوجروا  
**جواب** اگر تمکین شوہر بر وطی نہ نماید نفقہ  
ساقط خواہد شد و شوہر را اختیار طلاق دہر  
حال حاصل است و ہوا العالم



پس وضو صحیح شد یا نه بینوا التوجروا  
**جواب** بعد خشک کردن دستها از ترتیب  
 غسل بدین عمل آرد اگر تری وجه زائل نه  
 شده باشد والا وضو را از سر گیرد و هو العالم  
**سوال** اگر در باران وضو نماید و یقین  
 حاصل است که آب باران آب وضو محرم  
 می شود آن وضو درست خواهد بود یا نه بینوا التوجروا  
**جواب** اگر باران خفیف باشد که آب وضو  
 غالب بود مضائقه نخواهد داشت کما صرح به  
 بعضی الاعلام و الاصحیح نخواهد بود و هو العالم  
**سوال** مسح را واجب است که از طریقه  
 درست است بکنند یا از طریقه که در دیگر اعضا  
 وضو است هم میتوانند کرد بینوا التوجروا  
**جواب** ظاهر آنست که مع الاختیار از هر دو  
 عضو دیگر صحیح نمیتواند نمود اگر چه بعضی اعلام  
 بتوزیر کرده اند و هو العالم  
**سوال** در اعمال مندوبه مانند غسل و غیره  
 جمعه و غیره وضو شرط است یا نه بینوا التوجروا  
**جواب** غموضی است این غسل نیست لکن برای  
 نماز احتیاج بوضو خواهد بود و هو العالم

می تواند کرد یا نه بینوا التوجروا  
**جواب** اگر قصد ادای مانع الزمه وضو  
 نیست و چوب تواند نمود و هو العالم  
**سوال** شخصی نذر کرد که هر روز صلوٰه برپا  
 بعد وضو خواهم فرست آنکس وضو را به نیت نیت  
 واجب بجا آورده و الا مضائقه است و از هر دو  
 وضو نماز یومیّه ادای میتواند کرد یا نه بینوا التوجروا  
**جواب** میتواند کما صرح به بعضی الاعلام و هو العالم  
**سوال** چه میفهمد مانند علمای دین اند که  
 مسئله که زید نے بروقت انتقال وصیت متوفی  
 کی که میری جانب سے حج و زیارت ائمہ و شہداء کر  
 کر بلایا تبادا کرے بینوا التوجروا  
 وصی نے عمر کو زاده راه و اجورہ دیگر روانہ کیا  
 حج و زیارت کے کیا پس عمر کو رخصتی کیا کرنا  
 حج کنند کو بھی کچھ ثواب حج ہو گا یا نہیں بینوا التوجروا  
**جواب** او سے بھی ثواب ہے و هو العالم  
**سوال** چه میفهمد مانند علمای دین اند که  
 مسئله که عمر نامت کورۃ بالا بعد ادای زیارت ہو  
 از جانب زید مذکور اوسی روز یا دو روز  
 اوسی سفر میں زیارت واسطے اپنے پاؤں سے بینوا التوجروا



وہ تو اب برابر ہو گا یا کم و بیش

بنیو اتوجروا  
نوجو اب کر سکتا ہے اور دونوں پارت کا  
مکوٹو اب حلال ہو گا  
وہو العالم

سوال خیمہ روایت علماء دین اندر  
خیمہ مسئلہ کہ سفر حج زیارت میں متعزبان باری

تانیفی طوائف سے جائز ہے یا نہیں اور مستفسا  
تاکدہ از زن باز کسی ضروری ہے یا نہیں

تاکدہ از زن باز کسی ضروری ہے اس وجہ سے کہ تحقیق  
بنیو اتوجروا

تاکدہ از زن باز کسی ضروری ہے تو  
تاکدہ از زن باز کسی ضروری ہے تو

تاکدہ از زن باز کسی ضروری ہے تو  
تاکدہ از زن باز کسی ضروری ہے تو

تاکدہ از زن باز کسی ضروری ہے تو  
تاکدہ از زن باز کسی ضروری ہے تو

تاکدہ از زن باز کسی ضروری ہے تو  
تاکدہ از زن باز کسی ضروری ہے تو

تاکدہ از زن باز کسی ضروری ہے تو  
تاکدہ از زن باز کسی ضروری ہے تو

تاکدہ از زن باز کسی ضروری ہے تو  
تاکدہ از زن باز کسی ضروری ہے تو

نصرانیہ سو جائز ہے یا نہیں

بنیو اتوجروا  
جواب زن سنیہ سو جائز ہے اور کافرہ غیر  
کتابیہ سے حرام اور کتابیات میں اختلاف ہے

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس  
مسئلہ میں جو قلیل المعاش روزگار سے لگے

سب دی کرتا ہو تو وہ روزگار ترک کر کر اور  
واسطی عیال کے خرچ تا وہ اپنی دیگر حج زیارت

کو جو دے باجائز والدین یہ جانا اوسکا  
جائز ہے یا وجہ پرورش عیال جائز نہیں

جواب اگر ایشمال ہے کہ عیال کو دیکر کافر  
آنے جانے کے مصارف کو ہو تو حج واجب

ہے ترک روزگار کر کے جاوے وہ لوگ  
سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس

مسئلہ میں کہ زید نے بحالت غیظ باہن  
عبارت قسم کھائی کہ اگر آج سے اس کام کو

کروں تو ایسا ہے جیسو اپنی مان سے زنا کیا  
اور وہ کام جسکے ترک کی قسم کھائی شرعاً

ناجائز تھا اور بھی زید نے اوس کام کو کیا  
تو زید مذکور گناہ گار ہو یا نہیں اور اگر ذمہ

زید گناہ ہوا تو کفارہ اس قسم کا کیا ہو گا  
جواب قسم بغیر نام خدا سبب و حکم و ہر



الحرام حج حائض و ایام حج چنان که  
باشد که تا یوم حج انقراض از حیض زن کور  
را ممکن نباشد پس زن مذکور چه کند آیا حجر  
می تواند نمود یا نه  
ببینوا توجروا

جواب هرگاه زن حیض را بعد احرام  
ببند پس اگر حج تمتع است و بعد عمره حیض  
دیدۀ طاهر آنست که احرام حج می بندد و  
اشتغال بجمع اعمال آن می نماید غیر از طواف  
و نماز که آنرا بعد طهارت قضا میکند و اگر  
قبیل طواف عمره حیض دیده باشد عدول  
از نیت عمره تمتع حج افراد می نماید علی الاظهر  
و همان احرام سابق را احرام حج قرار میدهد  
و بعد قضا کے با فات من الطواف والصلوة  
عمره مفردہ بجای آورد و بعض اعلام گمان کرده  
اند که عدول از نیت عمره لازم نیست بلکه عمره  
تمتع او باقی است و طواف و نماز آنرا همراه  
طواف الحج قضا نماید  
و هو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین  
مسئله که اگر قبل از احرام حج زن حائض  
شود و مدت حج قلیل باشد پس احرام  
حج میتواند بوضو یا نه  
ببینوا توجروا

بعد از دو رکعت هر حاصل شود صوره مسجود  
حج را بجای آورد و اگر با وجود تنگی  
وقت حیض مستمر ماند پس علی الاظهر  
عدول از تمتع با فساد مسافر  
و اعمال را بر وجه سابق که مذکور شد  
بعمل آورد  
و هو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان  
شرع ستین اندرین مسئله که نیابتاً حج یا زیارت  
از جانب شیب زنده می تواند شد یا نه  
جواب نمی تواند شد علی الاظهر مگر در بعضی  
اغذار نیابت حج تواند شد علی اختلاف  
فی بعضها  
و هو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان  
شرع ستین اندرین مسئله نابنی که جهت  
ادایه حج و زیارت از جانب متوفی  
فرستاده باشد که ام کدام شرط دارد  
و خوانده و ذمی علم بودن نائب حج و زیارت  
راضی و راست یا نه مفصل ارشاد فرمایند بخوا  
جواب شرائط نائب آنست که بالغ و  
عاقل و مسلم باشد و بر ذمه اش حج واجب  
نبوده باشد و عالم مسایل ضروری آن هم نبوده



سوال ما قولکم آبی کہ بافتاب گرم شدہ باد  
وضو بان جائز است یا نہ بنیوا توجروا  
جواب جائز است لیکن کراہت دارد و ہوا  
سوال ما قولکم ہمہ ای شراب خور کمانا وقت  
میں جب وقت اوسکے پاس شراب موجود ہو جائے  
ہے یا نہیں اور بحالت موجودگی شراب یک حکم  
بٹیکر اور شیا خوردنی علیحدہ کر کے کمانا جائز ہو  
جواب اگر اعضا اوسکے ظاہر ہوں تو مضائقہ  
نہیں لیکن صحبت سوا سے استیخاص کی اگر عا  
اتہام و بدنامی کا ہو تو احتراز لازم ہے و ہوا عالم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس  
مسئلہ میں کہ ایک نہ میں صیغہ طلاق کا رواج ہو  
اور کوئی شخص بخانا ہو پس اگر کوئی شخص چار  
پانچ آدمیوں کو جمع کر کے اون سب کے سامنے  
کہو کہ میں نے اپنی زوجہ کو بخوشی طلاق دی اور وہ  
بھی سامنے کھڑی ہو وہ کہے کہ میں قبول  
کیا اور مہر انیا میں شوہر کو بخوشی بخشا اسکی تحریر  
ایک مرد کر دے اور گواہی اون چار پنج آدمیوں  
حاضران مجلس کی کرادے پس طلاق درست  
ہو یا نہیں بنیوا توجروا  
جواب اگر وہ اہل خلاف سے نہیں ہے اور شرعاً

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس  
مسئلہ میں کہ زوجہ بغیر حاجت شوہر کے کوئی  
چیز شوہر کی بیع کر سکتی ہے یا نہیں اور اگر  
بیع کرے تو بیع اوسکی صحیح ہوگی یا نہیں بنیوا توجروا  
جواب اگر زوجہ مقاصد کسی سطلابہ شرعیہ کے  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس  
مسئلہ میں کہ ایک شخص نے نماز پڑھنے کے واسطے  
استحارہ دیکھا تو منع آیا پھر اوسنوا استحارہ  
کر دیکھا پھر منع آیا پس اس صورت میں استحارہ  
پر عمل کرنا چاہیے یا نہیں بنیوا توجروا  
جواب ایسا استحارہ بے محل ہے اوسپر  
عمل نہیں ہو سکتا ہا سلام  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس  
مسئلہ میں کہ زید نے عرصہ تین برس کا ہوا کہ  
ایک مقام پر بنائے مسجد کھدوائی تھی بعد  
اوسکے بنیاد مذکور کو موقوف کر کے اوسکے  
قریب عرصہ ایک سال کا ہوا کہ دوسری جگہ  
بنیاد مسجد کی جہاں طرف سے کھدوائی اور سیقد  
خشت و چونہ سے چوٹائی بھی کرائی بعد اوسکو  
بہ باعث دستیاب نہ ہونے خشت وغیرہ کے  
موقوف رہی اب کہ خشت وغیرہ ہو

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس  
مسئلہ میں کہ زید نے عرصہ تین برس کا ہوا کہ  
ایک مقام پر بنائے مسجد کھدوائی تھی بعد  
اوسکے بنیاد مذکور کو موقوف کر کے اوسکے  
قریب عرصہ ایک سال کا ہوا کہ دوسری جگہ  
بنیاد مسجد کی جہاں طرف سے کھدوائی اور سیقد  
خشت و چونہ سے چوٹائی بھی کرائی بعد اوسکو  
بہ باعث دستیاب نہ ہونے خشت وغیرہ کے  
موقوف رہی اب کہ خشت وغیرہ ہو



ہوگا بنیاد پھودو اگر مسجد تعمیر کروادیں اس  
صورت میں بوجہ موقوف کرنے بنیاد ہا  
سابقہ کے نسبت زید کے معصیت ہوگی  
یا نہیں بنیو اتوجرا

جواب اگر وہ مقامات وقف کر دیے  
تھے تو اس سب کو مسجد قرار دینا چاہیے  
خواہ عمارت بنی یا نہیں بنی اور اگر وقف  
نہیں کیا تھا فقط ارادہ وقف تھا تو موقوف  
رکھنا بنائے اول کا ہو سکتا ہے وہو العالم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس  
مسئلہ میں کہ تقسیم کرنا شیرینی ساختہ ہنود کا  
معاہدہ امجدین علیہ السلام میں یا اگر کسی  
مسلمان کو دینا یا برادری میں تقسیم کرنا باوجود  
علم اس بات کے کہ یہ شیرینی ساختہ ہنود  
جائز ہے یا نہیں اور ثواب ایسی مجلس کا  
ہوگا یا نہیں بنیو اتوجرا

جواب ہر گاہ علم نجاست حاصل ہو تو  
تقسیم اسکی جائز نہیں اور ثواب مجلس  
و گریہ و بکا مصائب جناب سید شہداء  
تقسیم شیرینی پر موقوف نہیں اور اگر اوصاف  
علم نجاست اسکو تقسیم کرے تو گناہ تقسیم ہوگا

یا نہیں بنیو اتوجرا بنیو اتوجرا  
جواب جائز خواہد بود وہو العالم  
سوال در اکثر احادیث تاکید سبغ وضو  
آمدہ مراد از اسبغ چیست آیا ہمین وضو  
متعارف است یا امرے دیگر بنیو اتوجرا  
جواب مراد از اسبغ وضو اکمال شرط  
و آداب است وہو العالم

سوال چه میفرمایند علمائے دین اندرین  
مسئله کہ در معنی موالات در وضو علما اختلاف  
کرده اند آنچه معنی موالات نزد خدام معتبر باشد  
ارشاد شود بنیو اتوجرا

جواب مشہور میان علماء مراعات عدم نجاست  
عضو سابق بر لایحیت و مراعات نجاست  
آن نباید کرد وہو العالم

سوال چه میفرمایند علمائے دین اندرین مسئلہ  
کہ مذی کہ در ملاعبت و مساس زنان خارج از  
میشو ناقض وضو خواہد بود یا نہ بنیو اتوجرا

جواب مذی ناقض وضو نیست وہو العالم  
سوال چه میفرمایند علمائے دین اندرین  
مسئله کہ در وضو مسح سر کہ موہاے بزرگ دارد  
چه طور باید کرد و از سر انگشتان یا از ششم



سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله  
طوری که در غسل جنابت وضو نیست و بعد غسل  
اگر عطبلات وضو صادر نشده باشد بغیر وضو  
نماز بجای آید همچنین صاحب غسل مس میت  
و حیض نفاس بغیر وضو نماز بجای آید و صورت  
حوازا است یا نه

بنیوالتوجروا  
جواب معنی از وضو غسل جنابت است نه یکبار غسل  
سوال تا چه کلمه مثلاً اگر کسی بگوید من حیض بودم که  
بسیچستی و در صوم و صلاوة او چه واجب است پس اگر تمارک و غیره  
مثل غنم حیض و جنابت بودی یا او مسن یا یا حیضین تو مبرا  
او چه حد بلوغ صادق و مری کی در صوم و صلاوة واجب گانند

جواب حتره ساله بلوغ و در صوم و صلاوة او چه واجب است  
حیض و کیم یا یا کیم مری نماز بر او واجب است و نه وضو و نه غسل

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله  
که اگر کافر بجا فرود رود و آب آن و غلظت  
آن صاف کند آب آن چاه نجس است یا نه و  
مردمان آنرا میتوان نوشید یا نه و وضو میتوان  
کرد یا نه

بنیوالتوجروا  
جواب آب آن چاه بنابر مذکور متاخرین  
بجحد ملاقات نجس نمیشود و لیکن تعبداً  
منزه جمع آب یا تراوح در صورت مرقومه احوط

مسئله که در نماز با سه جهریه و اختتامه مأمومین  
راقرات واجب است یا نه بنیوالتوجروا  
جواب علی الظاهر مأمومین راقرات حرام است  
مگر در نماز جهریه که آواز امام گوشش نرسد  
و در آن وقت قرات واجب است و موهوب العالم

سوال کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ جب مأمومین  
شوہر کے کوئی چیز شوہر کی بیچ کر سکتی ہیں یا نہیں  
اور اگر بیچ کرے تو بیع درست ہے یا نہیں بنیوالتوجروا  
جواب بغیر اجازت شوہر کے صحیح نہیں ہوگا عالم

سوال در نماز اختتامه حروف از مخارج  
بغیر جهر کما یبغی بر نیاید آیا جهر و قرات جائز  
است یا نه

و موهوب العالم  
جواب اگر امامیت حرف متنازع غیره حاصل  
شود و مبالغه در تحصیل صفات بحدی که که منجر  
بجهر شود نشاید و موهوب العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله  
که اگر شخصی مشغول الذمه باشد یعنی نماز و روزه  
ذمه او قضا باشد غسل و وضو و تیمم چنانچه کند  
ارشاد فرمائید

بنیوالتوجروا  
جواب در این صورت وضو و غسل و تیمم  
و جوب هم تواند و به نیت قریب علی الاظهر



مسئلہ میں کہ زید پانچ استخارہ تھا اور شک  
ووجہ اوسکو تھا اور جس اولاد اور غریزہ کے  
نام پر کہاتا تھا اوسکو نام پر اپنے واسطے جائیداد  
خرید کرتا تھا اور بعد خرید کے محاصل وغیرہ  
اوسکا اپنے صرف میں لاتا تھا اور اوس جلد  
مذکور سے حیثیت ضرورت اوسکو ہوتی  
تھی جس اولاد کے نام کی وہ جائیداد ہوا اور  
جس جائیداد کی اوسکو ضرورت ہوا اوسکو بیچ  
کے اپنے صرف میں لاتا تھا بعد فوت ہونے  
زید کے اوس بیطرح زوجہ اوسکی مسماۃ ہندہ عیو  
میں اپنے دین مہر صیفہ نکاح کی تمام وکمال جائیداد  
غنیہ زید پر پانچ و جبکہ اولاد کے نام سے  
وہ خرید کی گئی ہو تمام وکمال پر قبضہ و تصرف  
ہوئی اور بیطرح جاہا اوسکو صرف کیا کی اور  
کسی اولاد زید کو فخر کسی مرین کہی نہوا جبکو  
جاہا اوتنادیا اور جبکو جائیداد بعد اوسکو ہندہ  
بھی قصاص الہی سے فوت کر گئی پس اس صورت  
میں متروکہ ہندہ کا اوسکی تمام اولاد کو وفاق  
شرع شریف کے ملکہ یا بعض اولاد کو کہ جسکا نام  
سے زید نے موافق استخارہ اور مین و کیت  
کے لیے اپنے واسطے خرید کیا تھا وہی پاکو

بطریق اسم فرضی کے تھا اور اصل مالک یہ  
تھا تو جائیداد داخل متروکہ زید ہوگی اور جو فخر  
سہام شرعیہ کے ورثہ شرعیہ پر منقسم ہوگا معلوم  
سوال جو میضار زید علمائے دین اندر مین  
مسئلہ کہ آب نیشکر ملاقات دست کا فخر بخیر شدہ  
باشد بعد سرکہ شدن نزد خدام والا طاهر خواہد  
بود یا نہ

جواب طاهر بخیر خواہد بود و ہوا العالم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس  
مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص اہلسنت سے جو  
اپنے مذہب کے اپنی زوجہ کو طلاق دے  
اور وہ عورت مذہب اثنا عشری اختیار  
کرے تو اوس سے نکاح جائز ہے یا نہیں  
جواب بعد انقضائے عدۃ نکاح کر سکتا  
ہے و ہوا العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
کہ اگر کوئی شخص ساتھ کسی عورت ناکتہ کی  
زنا کرے اور بعد زنا کے نکاح کرے تو شرعاً  
نکاح جائز ہے یا ناجائز  
جواب جائز ہے و ہوا العالم  
سوال فی اضطاری مبطّل صوبہ یاسین میں خواہد



سوال چه میفرمایند علماء دین اندرین مسئله  
که بیع سرگین جانوران حلال و حرام و نیز البوال  
آنها برائے شرب یا استعمال دیگر جایز است یا نه  
جواب بیع بول غلط غیر ماکول اللحم جائز نیست  
و در بیع سرگین جانوران حلال اختلاف است  
بعضی قائل بحرمت بیع شده اند و اکثری از علماء  
بیع آنها جایز دانسته اند بجهت آنکه همه آنها  
محمول بر طهارت است و انتفاع بآن جائز و  
هو الاشرار الاقوی بلکه سید مرتضی رضی الله عنه  
و حواشی جامع بر صحت بیع آنها فرموده اند و همچنین  
در البوال ماکول اللحم سوائے بول شتر اختلاف  
است و مشهور جو از بیع است و اجتناب از حوط  
است و در بول شتر اقویست جو از بیع است  
مطلقاً و بعضی آنرا عقیدت بآل حضرت کرده اند و

این اقرب با احتیاط است و هو العالم

سوال چه میفرمایند علماء دین اندرین  
مسئله که در بلاد هند و راج است که عذرات  
غیر ماکول اللحم را در قاز و رات می اندازند و چون  
کثیر میشوند آنرا می فروشند و در ارضی زراعت  
باغات می اندازند و آنرا در عرف هند بانیس میگویند  
و بعضی عذرات را در جای محفوظ می دارند و

و شتر جایز است یا نه بنیوا توجروا

جواب بعض متاخرین از معاصرین در خصوص  
این مسئله فرموده اند که جمع کنند عذرات را  
حقه و اختصاصی در آن حاصل میشود هرگاه قصد زنا  
و شته باشند نه قصد تحصیل مال پس اگر صلح کند یا با  
در بدل مال یا عوضی در خصوص نفع قبض و ا  
خویش من قبض و بیع جایز خواهد بود بعنوان بیع و طاهر است  
که هرگاه عذرات تحیل یا خبری ارضیه شود پس بیع  
آن بعد ثبوت استحاله صحیح خواهد بود و قبل استحاله

حکم بصحت بیع متواند و هو العالم

سوال چه میفرمایند علماء دین اندرین مسئله که  
بیع سگان شکاری جایز است یا نه و در بیع  
دیگر اقسام سگ چه حکم است مفصل بنیای  
فرمایند بنیوا توجروا

جواب بیع سگ جائز نیست و چند اقسام  
از آن مستثنی است و از انجمله است کلب معلوم  
یعنی سگ شکاری آن عام است از سلوئی و غیر  
آن و بعضی عقید کرده اند سلوئی و آن ضعیف  
است و از انجمله است کلب ماشیه یعنی سگ که  
نگهبانی نگذ میکند و کلب حاط یعنی سگی که گیسای  
سبان میکند و بعضی سگ خانه نیز آن ملحق



و کلب لظ و کلب ز مرغ اختلاف است مشهور  
در میان قدامع علمای شیعه است از بیع کلاب ثلثه  
و شیخ ابو جعفر طوسی علیه الرحمه قائل بخوار شده و  
این مذهب مشهور است بین المتأخرین و اعتبار  
احوط است و هو العالم

سوال چه میفرمایند علماء دین و مفتیان شیعه  
مستین اندرین مسئله که بیع و شراے شاخه  
جانوران شکاری حلال غیر فیج و جانوران حرام  
برای استعمال در ستمه کار و غیره و نیز بیعت  
و استخوان جانوران مذکور جائز است یا نه و شتمال  
اجزای میتة و انتفاع بآن بدون بیع و شرا  
حرام است یا حلال بنیوا تو جروا

جواب میتة حیوانی که نفس سالک داشته باشد حرام  
و بیع آن حرام است مطلقاً و اجزای میتة که حیوان  
در آن حلول نکرده باشد و نجس العین نبوده بیع آن  
جائز است و انتفاع بآن حلال است مثل شاخه  
و موها و ناخن و اما انتفاع بنجس العین پس علماء و  
و عدم حیوان آن خلاف کرده اند و الاحتیاط سبیل نجات

سوال چه میفرمایند علماء دین اندرین مسئله که  
اجانده مکان و غیره برای زنان فواحش یا سائز  
خریدار دیگر محرمات و همچنین بیع آن برای این چیزها

یا بدست غیر و حلال است یا حرام بنیوا تو جروا  
جواب اجاره و بیع مکان و غیر آن برای محرمات  
جائز نیست و فروختن آنرا و خردا و غیر آن حرام  
آنکه شراب ساز و حرام است خواه شرط کرده باشد  
در متن عقد یا نه لکن اگر قصد آن داشته باشد  
و بدست خمار بیع کند و بداند که ضرر و رازین خمر  
شراب میساخت پس در تمسکه خلاف است و بیع  
قائل بحرامت بیع شداند و اکثری از علماء گفته اند  
و مسئله از اشکال خالی نیست پس اجتناب از بیع  
احوط است و بیع این شیء بدست کسی که شراب  
ساز و مضائقه ندارد و همچنین اگر نداند که خمار از  
اشیاء شراب خواهد ساخت و یا علم قطعی بنفی آن  
خمر داشته باشد بیع آن صحیح خواهد بود و هو العالم  
سوال بیع مسوخات مثل فیل و غیره جائز است  
یا نه و در بیع سباع مباح مثل شیر و گرگ و غیره  
همچنین بیع سباع طیر مثل باز و غیره چه حکم است و در  
مروج است که زایع برای صدقه مریض و غیره  
می فروشند و همچنین اکثر طیور را مثل طوطی و غیره  
و نفس میکنند بیع آنها جائز است یا نه بنیوا تو جروا  
جواب بیع مسوخات که منافع آن بپوشش و غیره  
جائز است علی الاقوی و در سباع مباح و طیر که گویان



و در بیع زراعت که در چند سال بر آید صدق و مرجع  
احوط اجتناب است و لکن بقصد استخلاص اگر  
چیزی داده را کند مضائقه ندارد و بیع طوطی و غیره  
جائز است و هو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
کہ عوام میں رسم ہے کہ جو مرغی کہ مثل مرغ کے  
باتک دیتی ہے اسکو نحوس جانکر بچ کر ڈالتے  
ہیں آیا شرعاً جائز ہے یا نہیں مینو التوجروا  
جواب نحوست اسکی ثابت نہیں بچ کرنے  
کرنے میں اختیار ہے و هو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
کہ مشہور ہے کہ بادشاہوں نے بعد واجبات کے  
سوائے عدالت کے اور عبادت کا سوال نہ  
ہوگا مینو التوجروا

جواب تصریح اس مضمون کی تو خیال میں  
نہیں لیکن بادشاہان عادل کو عدل کو اگر حقیقتاً  
کفارہ اور نیکے معاصی کا گردانے تو عجب نہیں گاہ  
وہ اہل ایمان سے ہوں اور اگر کفار سے ہوں اور  
اعمال خیر مثل عدالت وغیرہ کے اور سے سزا دی ہو  
ہوں تو خیر اور مسکی دنیا میں حقیقتاً انکو عذاب  
فرمائے گا اسواسطے کہ آخرت میں اجر و ثواب  
سے انکو بہرہ نہیں لیکن تخفیف عذاب اگر عمل

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
میں کہ مشرکین جو روغن لیکر اور اس کے کپڑے  
سے کاجل یا پار کر استعمال میں لانا جائز ہے یا  
نہیں مینو التوجروا

جواب اگر وہ نہایت نہ کرتا ہو تو اجتناب حوط  
والا لازم و هو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
میں کہ مشرک حقہ پیتا ہے اسکی حلیم لیکر انہی حقہ  
پر رکھ کر دینا جائز ہے یا نہیں مینو التوجروا  
جواب اگر نجاست تاکو کی معلوم ہو تو اسکو  
اجتناب چاہیے۔ و هو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
کہ ایک مسیحی مدت سو گنہ اور شکست ہو گئی ہے کہ  
بسیب شکستگی کے نماز اور سہن نہیں ہوتی اور  
سے معلوم ہوا کہ زمین مسیحی غصہ ہی ہے لیکن بمقابلہ  
فریقین قوت عدم غصہ میں پائی جاتی ہے پس  
شکستگی مسیحی کو کہو کر از سر نو بنا سکتے ہیں یا نہیں اور  
اوس صحن مسیحی میں ایک جانب وقت تعمیر مسجد میل جتا  
شہید ابنوالی جاوے تو جائز ہے یا نہیں مینو التوجروا

جواب اگر غصہ یہ ثابت یمن ثابت نہیں تو نماز اور سہر  
پڑھ سکتا ہے اور ہر دم مسجد واسطے توبہ و ترمیم کے  
جائز ہے اور مکان بسیل کو واسطے زمین مسجد پر بنانا



شرع متین اندرین مسئلہ کہ و قیلہ لطفہ در سلم  
ہندہ قرار گرفت و ہنوز صوت انسان نشدہ  
یعنی ہنوز علاقہ و مضغہ است و مسی زید اسقا  
منود در چنین صوت قصاص داریانہ و در صوت  
قصاص قصاص حبسیت و ہم ارشاد شود کہ در وقت  
تام الخلق قصاص حبسیت مفصلہ ارشاد فرماید  
جواب دیت نطفہ مستقرہ بست دینار است

و دیت مفعیہ شصت دینار و اگر استخوانی باشد  
باشد دیت آن ہشتاد دینار و اگر تمام الخلقہ  
بود لیکن ولوج روح درون شدہ باشد دیت  
آن صد دینار است و بعد ولوج روح اگر  
میر است دیت کاملہ لازم خواهد شد و اگر  
دختر است نصف دیت لازم خواهد شد  
سوال چہ میفرماید علما درین اندرین مسئلہ کہ

انچہ در بعضی روایات وارد شدہ من احدث فی الصلوۃ  
فلینفذ بانفہ و یخرج من الصلوۃ یعنی ہر کہ حدث واقع شد  
در حال نماز پس باید کہ بی خود بگردد و انما زیروں ایس معلوم  
است کہ اگر گرفتہ بی در حال نماز فرمودہ اند بینوا توجروا  
حواس بہش و بعد بیلگہ نیست کہ تلخیص کافی متون و مشور  
برائشان بتبیین دوین از قبیل استیما و تمعیت داخل

سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ

اور ایک پسر زوجہ او سے اور ایک برادر  
اور تجہیز و تکفین برادر زید نے کی اب برادر  
کتاب ہے کہ کل متروکہ زید کا مجھ کو چاہیے اس واسطے  
کہ تجہیز و تکفین بیٹے زید کی کی ہے پس جو کہ حکم  
شرع شریف ہوا و سکون عمل میں لاؤں بینوا توجروا  
سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین اس  
مسئلہ میں کہ بانات یا اذن یا جہال وغیرہ لیا  
پسین کر نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا  
جواب بانات و اذن اگر مسلم کو ہاتھ سے لیا  
تو نماز اس سے پڑھ سکتا ہے اور جہال کہ  
لباس سے بھی جب تک کہ یقین نجاست  
منو نماز پڑھ سکتا ہے و ہوا العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین اس  
میں کہ ریشمی گوٹ اگر ساتر منو تو نماز پڑھ سکتا  
یا نہیں بینوا توجروا

جواب ہر اسفائقہ نہیں ہوا و رقتاب جو طہ  
سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین اس  
مسئلہ میں کہ اگر ایک شخص نے ایک عورت  
زنا کیا ہو تو دوسرا شخص اس عورت  
بعد کی روز کو منع کر سکتا ہے اور اگر اوسے روز  
یا دوسرے روز منع کرے تو صحیح ہے یا نہیں

سوال کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ



سوال چه میفرمایند علمای دین و متقیان سر بیست و  
اند رین مسئله که اگر وقت غسل حیض و نفاس  
قبل از غسل وضو کند جائز است یا نه بنیو اتوجروا  
جواب بر اے غسل حیض و نفاس  
وضو باید کرد مقدم باشد خواه مؤخر  
و هو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله  
تختی بضرورت سفر کرد در اثنا راه وقت نماز  
رسید و آب موجود نیست که وضو سازد در جای  
رسید و بنودان را دید که ظرف و ریمان  
نزدشان است وقت نماز مضیق است در وضو  
جائز است که از ظرف و ریمان آنها آب انچاه  
وضو سازد بنیو اتوجروا

جواب اگر علم و یقین به نجاست ریمان باشد یا  
اگر ریمان نجس باشد و آب از بالای آن ظرف  
نزیر و مضائقه نخواهد داشت و هو العالم  
سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین  
مسئله که از آب قلیان که رنگ آن بغیر نجاست  
تغیر شده باشد وضو میتوان کرد یا نه بنیو اتوجروا  
جواب جائز است اگر آب مضاف نشد  
باشد و الا صحیح نخواهد بود و هو العالم

سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین

سوال چه میفرمایند علمای دین و متقیان سر بیست و  
ضروری است یا اینکه اگر در شکنجای حلقه محسوس  
نشود امرار بدتکلیف ضروری خواهد بود یا یک مرتبه  
امرار کف مبلول لذناخن تا کعب کافی است  
اگر چه بلبت در شکنجای حلقه محسوس نشود بنیو اتوجروا  
جواب ظاهر اگر باطن شکن نمایان نباشد  
مسح لازم نخواهد شد اگر چه احوط خواهد بود و هو العالم  
سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین  
مسئله که در وضو مسح بطریق معروف واجب  
است یا در عکس آن هم وضو تمام خواهد گردید  
مثلاً در وقت مسح انگشتان را از کعبین بطریق  
اصابع بیارد یا در مسح سر اصابع را از پائین به  
اعلیٰ بر دینو اتوجروا

جواب در جواز عکس اختلاف است و احوط آنست  
که مسح را بطریق معروف بعمل آورد و هو العالم  
سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین  
مسئله که در دست کسی یک انگشت یا دو انگشت  
زائد بوده باشد در وضو غسل آن لازم است یا نه  
بنیو اتوجروا

جواب لازم است و هو العالم  
سوال چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله  
غسل از تماسی با نیطوری جائز است یا نه که تا کمر و  
نشته اول عضوی را ترکند و بعد



بینوا توجروا

**جواب** احوط آنست که تمام بدن را از آب بپوشاند و اگر در آنجا که آب داخل نشود و در صورتی که اگر چه احتیاط در اعاده است و هو العالم

**سوال** چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله که رنگ سرکه که در چشم معلوم میشود و بغير دو کثرت غسل صحیح خواهد بود یا نه بینوا توجروا

**جواب** سرکه که بظاهر اجنان باشد اگر مانع وصول آب باشد از آن لازم خواهد بود و الا فلا

**سوال** چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئله که شخصی غسل میکند و هنوز غسل تمام نشده که از وضوئی صادر شده و در وقت غسل را تمام کند یا غسل را از آنجا ترک نموده از سر نو غسل نماید بینوا توجروا

**جواب** احوط آنست که غسل را تمام کند و وضو هم نماید و باز اعاده غسل هم نماید و هو العالم

**سوال** چه میفرمایند علمای دین اندرین مسئله که مشهور است که غسل کردن بر فردی که در وقت واجب قرضه اری و بیماری است بینوا توجروا

زید جانب مشرق و مغرب جنوب و شمال رو کرد و غسل نموده چنین غسل صحیح خواهد بود یا نه بینوا توجروا

**جواب** غسل هر طرف که کند مفایده نخواهد داشت **سوال** ما قولکم اذ خال حشفه در فرج زن یا عا انزال فشا غسل بر طرفین می باشد یا نه

هرگاه بحد ملاقات عضوین انزال شود آیا بر طرفین واجب است که غسل بر طرفین متحقق نشود و ظاهر اختلافی در این نیست و اگر ملاقات تمام بدن اذ خال سبب انزال شود غسل بر کسی است که منزل شود و مرد یا زن و هو العالم

**سوال** چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئله که وضو در غسل جنابت باید کرد یا نه بینوا توجروا

**جواب** نباید کرد و هو العالم **سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے ہندو سے بارہ برس کے سن میں نکاح دائمی مہر جوہ ہزار روپیہ کیا



بریں بات دیجی اب اگر عزیمت نہ بنے  
اور ہندہ کو طلاق پر راضی کرین تو ہندہ  
کو کس قدر مرے ملنا چاہیے لہذا امیدوار  
کہ جو خدام والا کے نزدیک ہو ترسیم  
فرمایئے نبیوا تو حروا

جواب اگر وظیفی واقع ہوئی ہے تو کل ہر  
والا بعد طلاق نصف مرد متہ شوہر  
لازم ہوگا وہو العالم

سوال چہ میفرماید علمائے دین اندین  
مسئلہ کہ اگر بابت غنف در حال تقیہ ممکن نیست  
کہ جریدتین در کفن بگذار و بغیر جریدتین جائز  
است کہ میت را دفن کند بنیوا تو حروا

جواب اگر گذشتن جریدتین در کفن ممکن  
نشود و قبر گزار دو اگر این ہم ممکن نشود بغیر جریدتین  
دفن نماید زیر کہ جریدتین براسے میت اجب  
نیست وہو العالم

سوال چہ میفرماید علمائے و مفتیان  
شرع متین اندین صورت کہ در کفنین حکم  
بالغ و نابالغ یکسان است یا تفاوتے دار بنیوا تو حروا

جواب تفاوتے ندارد وہو العالم

سوال چہ میفرماید علمائے دین اندین  
مسئلہ کہ زید از جهان بگذشت و خوالہ کہ

برائے کفن او چہ کرده شود بنیوا تو حروا  
جواب و صورت مقومہ از طلبوس کفنین  
اونس ای بشرطیکہ طاهر باشد و ممکنہ کہ مقبر از ران  
مقطوع شود و بقائے آستین قباست  
نذار دو وہو العالم

سوال چہ میفرماید علمائے دین و مفتیان  
شرع متین اندین مسئلہ کہ در وقت کفنین  
استقبال میت ہم ضرور است یا نہ بنیوا تو حروا  
جواب استقبال میت وقت کفنین  
ستحب است وہو العالم

سوال چہ میفرماید علمائے دین اندین  
مسئلہ کہ شخصی مرد و متروکہ گذشت و ارثے ندارد دو  
حاکم شرع ہم در اینجا موجود نیست در صورت  
مسلمین را جائز است کہ از متروکہ او کفنین  
اونماید بنیوا تو حروا

جواب اگر میت متروکہ گذشتہ مسلم  
را لازم است کہ از متروکہ بقدر حیثیت او  
مصارف دفن و کفن صرف نماید وہو العالم

سوال چہ میفرماید علمائے دین اندین  
مسئلہ کہ خوشبو کردن کفن چگونہ است بنیوا تو حروا

جواب خوشبو کردن کفن سوائے برہ

مکروہ است وہو العالم



مسئلہ کہ طوریکہ کفن زوجہ بر شوہر واجب است  
 همچنین کفن دیگر واجب النفقہ اقارب باشند یا  
 غیر آن واجب است یا نہ بنیوا توجروا  
**جواب** این حکم کلیہ نیست کہ ہر واجب النفقہ  
 باشد کفنش واجب بود لیکن کفن غلام بر آقا  
 واجب است و ہوا العالم

**سوال** چه میفرمایند علماء دین اندرین مسئلہ کہ  
 اگر کسی سن مین بالغ ہوتی ہے او کیوں سے  
 سال اطلاق بلوغ کا او سپر عند الشرح کر کے کلیتہ  
 شرعی او سپر جاری کیے جاتے ہین اور عقود  
 شرعیہ کس سن مین او سپر کیو جائینگے بنیوا توجروا  
**جواب** جبکہ عورت کا سن نو برین کامل ہو تو او مکمل بلوغ  
 شرعی ہو جائیگا اور حکام شرعی و سپر جاری ہونگا اور عقود  
 بلوغ مع الرشید شرط ہے اور شد کی کوئی حد نیست

**سوال** کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ میں  
 کہ بلوغ عورت و مرد کو شدہ کس عمر مین  
 ہوتا ہے بنیوا توجروا

**جواب** بلوغ سنتی مرد کا بعد پندرہ بر  
 کے ہے اور عورت کا بعد نو برس کے ہوتا  
 ہے اور بغیر اس کہ جبکہ علم خروج منی کا ہو جاوے  
 بمشاہدہ یا بہ علامات دیگر تو بلوغ ہو جاوے گا اور

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ماہنامہ ۱۱۰۰ حضرت

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ماہنامہ ۱۱۰۰ حضرت  
 اور بعضوں کے نزدیک دائرہ ہی کھلنا بھی ممکن ہے  
 بلوغ کی لکھی ہو میں اگر اس مین بعض علامات بھی  
 پائی جائیں تو بالغ ہو گا اور اگر یہ علامات نہ پائی  
 جائیں تو بعد سن مذکور کے مرد ہو یا عورت  
 بالغ ہو جائیگا و ہوا العالم

**سوال** چه میفرمایند علماء دین اندرین مسئلہ کہ  
 مسئلہ کہ نماز جن نہ واجب کفایت  
 است معنی آن چیست بنیوا توجروا  
**جواب** مراد از کفائی آنکہ نماز میت شیعہ ائمہ  
 بعد حصول علم بہ فوت آن بر ہمہ مسلمانان واجب  
 میشود لیکن اگر کسی ہم از ایشان بجا آورد ان  
 ساقط گردد و ہوا العالم

**سوال** چه میفرمایند علماء دین اندرین مسئلہ  
 کہ نماز بر میت چند سال باید گذارد بنیوا توجروا  
**جواب** مشہور در میان علماء اہل سنت کہ اگر  
 شش سال کامل نہ داشتہ باشد نماز جنازہ  
 واجب نیست و ابن عقیل علمائے نماز میں  
 را بر بالغ واجب دانستہ و جن مین بلوغ  
 جنید بر مطلق صبی نماز واجب میدانند  
 و ابن سقط و ہوا العالم



## مسائل

حجہ میفرماید علمائے دین و مفتیان شرع متینین  
مسئلہ کہ ایک عورت کا نکاح ساتہ ایک مرد سنی کے  
مطوراؤنکے ہوا بعد چند عرصہ کے نامید خدا سے وہ  
عورت شیعہ ہو گئی اور اپنے شوہر سے ناراض ہئی

لگی مگر بسبب ظلم اپنے شوہر کے اظہار اپنے تشیع  
کا کلمہ کہہ سکتی تھی اور عید فتنے وہ شیعہ ہوئی اوس  
ساتر روز سے اوسنہ اپنے شوہر سے مفارقت بھی نہ  
کی یہاں تک وہ تیار نہ ہوئی کہ اوس شمع ہر کے پاہر  
شاہ سے فرار کر کے مخفی مسیب اوسکا خوف کے کسی  
اور شہر میں مسکن گزین ہوئی پس اگر وہ عورت  
ان کسی مرد شیعہ سے نکاح کرے تو نکاح شوہر تانی  
کا بغیر طلاق شوہر اول کے صحیح ہے یا نہیں  
اور اگر صحیح ہے تو کچھ عہد بھی اوسکا ہے یا  
نہیں بنیوا توجروا

جواب بغیر طلاق کے صحیح نہیں ہوگا  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
میں کہ اگر اسطرح اور کسی ملت کی عورت کا معاملہ  
پیش آوے تو اوسکا کیا حکم ہے بنیوا توجروا  
جواب اگر زوجین کفار ہوں تو بعد مسلمان  
ہو جانے زوجہ کے نکاح باطل ہو جائیگا لیکن تا  
انقضائے عہد دوسرے سے نکاح جائز نہیں

کے وطن کو رہے گا تو اوس پر حرام نہ ہوگا  
ہو جائیگی وہو العالم  
سوال حجہ میفرماید علمائے دین اندرین مسئلہ کہ  
اگر باؤن کے مسح کرنے میں انوکھلیونکی سرے سر  
مسح کی حد تک کے چچ میں بیاعت عجلت کے یا  
اور سبب سے کسی انوکھلی کے پاس سے صحیح  
تک برابر پانی نہ پونچھا ہو تو ہو سکتا ہے کہ جہاں پانی  
نہ لگا ہو تو دوبارہ ہاتھ سر کر کے یا پھر شروع  
سے مسح کرے بنیوا توجروا

جواب پہر مسح کرے وہو العالم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
کہ اگر اشائے وضو میں کسی عضو پر اعضائے  
وضو سے یا اور کسی جگہ سوائے اعضائے  
وضو کے کوئی نجس چیز لگجائے تو اوسکا طہر کرنے کے  
بعد جہاں سے وضو چھوڑا ہے وہیں سے وضو کرے  
یا از سر نو تازہ کرے یعنی نجس چیز کے لگ جانے سے وضو  
باطل نہ ہوگا بنیوا توجروا

جواب اگر اعضائے وضو سے کوئی عضو نا  
وضو میں نجس ہو جائے تو بعد تطہیر اوسکو خشک  
کر کے وضو کو تام کرے از سر نو وضو کا کرنا لازم نہیں  
مگر یہ کہ تطہیر وغیرہ میں اسقدر دیر ہو جائے کہ مولات  
فوت ہو تو از سر نو وضو لازم ہوگا اور نجس چیز کے



کہ بارہ مجلس کے پاک کرنے کی ترکیب اسطرح  
ہی ہے کہ بھلا ازالہ نجاست کر کے او سے پھوٹے  
عبدالزمان ہاتھ کو تڑپا دے پس بعد اس ٹپے  
وغیرہ کے علاوہ اسکے تین مرتبہ اور اس پارچہ  
کو پانی ڈال کر پھوٹے اور پھر پھوٹنے کے بعد تین  
تین مرتبہ ہاتھ کو تڑپا دینا چاہیے آیا حضور کے نزدیک  
بھی اسطرح ثابت ہے اور درحالت جواز صوت  
مرقومہ لنگی باندہ کے کیونکہ غسل کرے اسلئے کہ لنگی  
باندہ کہ جب ازالہ نجاست بدن کیا تو وہی نجاست  
لنگی میں بھی لگائی اور سوقت میں لنگی کی طہارت  
مثل پارچہ مذکور کے کیونکہ ہو سکتی ہے بنیوالات  
توجروا بالتفصیل

جواب عبدالزالہ نجاست کے تڑپا دینا اور  
عبدالوہ کے پھوٹنا ایک مرتبہ کافی ہے غیر نجاست  
بول میں اور دو مرتبہ احوط ہے اور تین مرتبہ  
افضل ہے اور بات کو بعد پھوٹنے کے ایک تہہ  
پاک کر لیو اور اگر لنگی نجاست ہو تو اسکو بھی بطریق معهود  
پاک کر لیو و ہوا العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
کہ زید کو بارہ برس کے سن میں بلوغ باحلام ہوا  
اس صورت میں زید نیت غسل خوابت کی کرے

سوال ما قولکم شمع و چراغ اگر از غفلت چراغ زین  
نجس افروخته نشو طاهر است یا نجس بنیوالتوجروا  
جواب اگر اجزائے غیر مستحیلة وہیں نجس بآن  
مخلوط نشو طاهر است و ہوا العالم

سوال زیارات ائمہ علیہم السلام کے  
بعد یا پہلے سوائے حضرت امام حسین علیہ السلام  
کی زیارت مبسوطہ کے دو رکعت نماز کا پڑھنا بھی  
کیا جزو زیارت ہے یعنی جناب سید الشہدا  
علیہ السلام کی زیارت میں لکھا ہے کہ اسکے بعد  
دو رکعت نماز پڑھے مگر اور زیارات میں اکثر  
قید نماز نہیں ہے صرف اتنا مرقوم ہوتا ہے  
کہ فلان روز مثلاً انحضرت کی زیارت پڑھے پھر  
ہو سکتا ہے کہ ایسی زیارتیں بے دو رکعت نماز  
کے پڑھے سوائے اُن زیارتوں کے جنہیں  
نماز کی قید ہے بنیوالتوجروا

جواب جس زیارت میں نماز منقول نہیں  
اوس میں نماز کا پڑھنا ضرور نہ ہوگا و ہوا العالم

سوال چہ سفیر امید علمائے دین اندرین مسئلہ  
کہ اذان و اقامت کہنے میں کسی طرف منہ  
بھرا کے دیکھے یا کوئی بات کرے بنیوالتوجروا  
جواب مکروہ ہے و ہوا العالم



کرے اوسی عمل کا نفع بھی لینا بعد کلمہ سبحان ہوئے  
نماز کے ضرور ہے یا ہی نیت کافی ہے کہ وضو  
کرنا ہو بخیر واسطے مباح ہونے نماز کے اور دور  
ہونے حدث کے قرۃ اے التدریجی مثلاً قرآن  
مجید کے پڑھنے کے واسطے یا مس کرنے کے لیے  
وضو کرے تو اوہ میں بھی واسطے مباح ہونے  
نماز کے کھا جاوے یا بجائے نماز قرآن وغیرہ  
پڑھنے کی نیت کرے یا نہیوا توجروا

**جواب** نیت قربت کافی ہے زیادہ قیود کی  
مہینیں اور اگر تفصیل دسکی ہیں میں سے تو انھوں پر  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس  
مسئلہ میں کہ بہ نیت قربت وضو کرنا ہر ایک عمل  
مستحب و سنت و واجب کے لیے کافی ہوگا  
یا سنت کے لیے بہ نیت سنت اور واجب  
مستحب کے لیے بہ نیت واجب و مستحب  
وضو کرنا چاہیے اور اگر وقت نماز داخل ہو جائے  
تو نماز واجب کے لیے بہ نیت قربت وضو کافی  
ہوگا یا خیر یعنی جب وقت نماز کا داخل ہوا اور وقت  
واجب کی نیت سے وضو نہیں کیا صرف قربت  
پر اکتفا کی آیا یہ جائز ہے یا نہیں یا نہیوا توجروا  
**جواب** نیت قربت کافی ہے وہو العالم

شب کو سرد پانی تو کیسا آب گرم سے بھی غسل نہیں  
کر سکتے ہیں ایسے اشخاص میں اگر کوئی ماہ رمضان  
میں محکم ہو یا جماعت کرے تو محکم کر کے استحباب  
بیدار رہے اور اوسی محکم سے نماز صبح پڑھے  
درست ہے یا نہیں یا نہیوا توجروا

**جواب** اگر مطلقہ ضرر ہو تو تمیز کر سکتا ہے  
والاعقل کرنا چاہیے وہو العالم  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
میں کہ جس چاہ میں مہود کثرت مثل حار و غریو  
پانی بھرتے ہوں اور چاہ کے پانی کا استعمال  
جائز ہے یا نہیں یا نہیوا توجروا

**جواب** آب چاہ بنا بر مشہور حکم آب بری  
میں ہے جب تک اوصاف ثلثہ میں بغیر نجاست  
حاصل نہ ہو نجس نہ ہوگا وہو العالم  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
میں کہ مندرجہ جو ٹیٹا مک کہ ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے  
اور شل شورہ کر برسات میں نم ہو جاتا اور گرمی  
میں خشک ہو جاتا ہے آیا استعمال اوسکا  
مشکر کے ہاتھ سے جائز ہے یا نہیں مطلقاً  
اور جبکہ خشک ہو جاتا ہے اوس وقت مشکر  
کے ہاتھ سے لیون یا نہیں جو حکم ہو



ہو اور علم نہ ہو کہ حال طوبت میں مشرک سے کس  
مس کیا ہے تو تک پاک ہے لینا اوسکا مشرک  
سے جائز ہے وہو العالم

سوال چہ سیف مایند علماء دین اندر  
مسئلہ کہ جرم مئیہ از دباغت اہل سلام یا کفار  
بخس خوارند یا نہ بنیوا توجروا

جواب دباغت مطہر نیست وہو العالم

سوال چہ سیف مایند علماء دین اندر  
مسئلہ کہ گرفتن شیرینے خشک مثل لڈو پیرہ  
وغیرہ از مشرک کفے کہ از دست خود طیار می سازند  
ملکہ از جاے دیگر آورده می فروشند و یا تقسیم  
می نمایند بر بزرگوارانی یا غیر دلوالی و خریدین بر  
مجلس عزت حضرت خامس آل عباس علیہ التحیۃ و الثناء  
جائز است یا نہ بنیوا توجروا

جواب اجتناب احوط است وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین سر  
مسئلہ میں کہ موسم دوکان ہندو سے لیکر  
استعمال کرنا اوسکا جائز ہے یا نہیں بنیوا توجروا

جواب اگر خشک ہوئے تو مضائقہ  
نہیں ہے وہو العالم

سوال چہ سیف مایند علماء دین اندر

کاغذ پر قرآن شریف کا لکھنا یا ادعیہ مانورہ کا لکھنا  
ہے یا نہیں اور اگر کسی کا ہات تراویس پر لکھنا  
تو دہونا ہاتہ کا لازم ہے یا نہیں بنیوا توجروا

جواب اصل طہارت ہے جب تک کہ  
علم اوسکی نجاست کا محاصل نہ ہو وہو العالم

سوال چہ سیف مایند علماء دین اندر  
مسئلہ کہ تخم برتکیہ یا محاف و امثال آن کہ پر  
گرد و غبار باشند جائز است یا نہ بنیوا توجروا

جواب اگر تخم بر خاک بمکین نہ نشود تو اندر  
نموشہ طیکہ سطح خاک بالالے آن باشند

سوال چہ می فرماید علماء دین سر  
کہ جوڑی کاغذ و لاکہ را کہ کافر می سازند  
پوشیدنش ز نماز از نماز و غیرہ جائز است  
یا نہ و از شستن بآب طاهر می شود

یا نہ بنیوا توجروا

جواب صورت بنویختن بتطہیر ظاہر ش ظاہر  
خواہ شد و پوشیدنش مضائقہ نخواہد داشت  
لیکن در حال نماز اجتناب احوط است وہو العالم

سوال ماقولکم کہ ظرف گل خام یا کلوخ خاک کہ بخت  
افتاب آنرا پاک میکند یا نہ بنیوا توجروا

جواب طہارت ظروف گل نہ پاک میکند از نماز



سوال کہ میں نے دین میں مسئلہ میں کہ اگر  
دعا پڑھائی یا اور کچھ یاد ہے حوض میں اور اگر کوئی  
پانی پانی پی جاوے یا پشیا ب کر جاوے تو وہ پانی

حوض کا طایر و مظهر ہے یا نہیں بنیوا توجروا

جواب حوض میں اگر کر بھرنی ہے اور اگر  
وہ کتا پانی پی جاوے تو نجس ہو جائیگا اور اگر

پانی پشیا ب کر جاوے اور پشیا ب کرنے سے بعض  
بچہ کا متیغ ہو جاوے تو کل نجس ہو جاوے گا

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اندرین  
مسئلہ کہ مس قرآن مجید بدون وضو یا جس وقت

قرآن مجید بے وضو کے جائز ہے یا نہیں بنیوا توجروا  
جواب وضو مس نہیں کر سکتا اور اوراق و

دفتر و اشیا وغیرہ مس کر سکتا ہے وہو العالم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان

و فریق متین اندرین مسئلہ کہ قبل غسل جنابت کے  
حضاب بالونہین یا خاندست و پامین لگائے

پھر اور بعد اسکے غسل کرے تو طہارت غسل سے  
ہو جائیگی یا نہیں بنیوا توجروا

جواب قبل غسل جنابت حضاب کرنا او  
خاندست و پامین لگانا مکروہ ہے لیکن اگر بعد

تہ لگانے خاکے او سکو چھوڑا دے کہ فقط رنگ  
جائیگا

مفتیان فریق متین اس مسئلہ میں کہ حوض بنیوا  
نے اپنے ہاتھ سے کھانپ و چونہ وغیرہ سے تیار  
کیا ہو اور نہ ہونے اس حوض میں اپنے ہاتھ

سے پانی بھی کل حوض میں بھرا ہو یا بش کے  
بید وہ حوض طایر و مظهر ہو جاوے گا یا نہیں

جواب اس میں اس باب طایر ہو جائیگا وہو العالم  
سوال چہ سفیر مانید علمائے دین مفتیان

متین اندرین مسئلہ کہ مرد موسیٰ بے مقیم است  
و نجس اطباء فرنگ و ادویہ خشک و تر و عرق و

ولایت فرنگ دیگر سیر نمی یا پس استعمال آن  
حالت مرض چہ حکم دار وہنیوا توجروا

جواب اگر عالم نجاست و حرمت آن اشیا  
حاصل نباشد استعمال آن جائز خواہ بود

وہو العالم  
سوال چہ سفیر مانید علمائے دین اندرین

کہ نخی حیوان ماکول اللحم طاهر است یا نہ بنیوا توجروا  
جواب اگر نفس سائلہ وار و طایر نیست

سوال چہ سفیر مانید علمائے دین اندرین  
مسئلہ کہ زید از دست مشرک غسل گرفت

استعمال کرد و نماز پنجگانہ نیز بجا آورد استعمال  
ابن غسل جائز خواہ بود یا نہ و نماز صحیح خواہ بود

یا نہ



بابی بخیر دوست و ہو العالم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شب کو احتیاج غسل کی ہوئی اور سحر کو چند تلاش کیا مگر نشان دیتہ منی کا پنا یا اور وحی حالت جناب میں چند روز تک نماز پڑھی بعد حسب اتفاق دہا منی کا دیکھا پس نماز صحیح ہوئی یا نہیں

**جواب** اگر محض وہ ہے کہ یہ دہا وہی روز کا ہے تو عادیہ اون نماز کا جو در میان میں پڑھی ہیں لازم ہوگا والا اقل وقت حبلہ عادیہ لازم **سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روٹی تنور خام کی سوائے اہل منور کے اور سکو کوئی نہیں بنا تا کھانا جائز ہے یا نہیں یا **جواب** اگر عام نجاست کا ہے تو روٹی نجس ہو جائیگی و ہو العالم

**سوال** جب سفیر میند علمائے دین اندر میں لے لے اگر جالور نجس مثل سگ وغیرہ در حوض غوطہ زندان حوض طاهر است یا نہ بینوا توجروا **جواب** ہر گاہ سگ در حوض کہ آب کشید و شستہ بنفید آن حوض نجس نہیں خواہ شد و ہو العالم

**سوال** جب سفیر میند علمائے دین اندر میں لے لے کہ خواندن و عیادت و تعقیبات بے وضو جائز است یا نہ

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پسینہ جنب حرام کا بخش ہے یا پاک اور حرام لباس میں پسینہ جنب حرام کا لگا ہو وے اور اس سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں اور اگر نماز پڑھتے تو صحیح ہوگی یا نہیں مفصل ارشاد ہو بینوا توجروا

**جواب** طاهر ہے اور نماز اس لباس میں جب میں عرق جنب حرام کا ہو پڑھ سکتا ہے کما ہو مختار والدی للعلما **مقامہ فی ذار الکرمہ** و ہو العالم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امانت رکھنا میت کا قبر میں شرعاً کب مقرر ہے اور مقبرہ کرنے زمانہ کی بھی احتیاج ہے یا نہیں تصریحاً و تشریحاً ارشاد فرمائیے

**جواب** بعد دفن کے نبش قبر جائز نہیں اگر چه بقصد سپرد کرنے کے ہو و ہو العالم **سوال** ماقولکم کہ اشیائے خوردنی خشک بٹی یا بوڑھی وغیرہ ہندو سے لیکر کھانا جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

**جواب** اگر ہندو نے اپنے ہاتھ بنا دی ہے تو اجتناب کرنا چاہیے و ہو العالم



باتہ میں کپڑے کو کو لکڑی کا دیا اور دوسری ترانی ہا  
بانہ کو الکا پاک کر سکتا ہو یا نہیں اور اگر یہ جائز نہیں تو  
کیونکہ پاک کرے بنیوا توجروا

**جواب** اگر تریشیں سب بانی ہو چ جائے اور طریق

**سوال** چہ میفرماید علماء دین اندرین نحو

کہ اگر دست کسی از روغن خوشبو خواہ عطر و مہیت

داشته باشد بغیر زائل کردن آن استنجاء ببول

و غائط نتواند کرد یا نہ بنیوا توجروا

**جواب** اگر دہنیت مانع وصول آب نہا

ظاہر خواہ شد و الا تقدیم از الہ آن لازم است

**سوال** چہ میفرماید علماء دین و مفتیان

شرع متین اندرین مسئلہ کہ شخص مسلمان مرد

گشتہ بعد آن باز مسلمان گشتہ اکنون اکل شرب

یا وجائز است یا نہ بنیوا توجروا

**جواب** اگر مسلم زادہ است تو یہ اش

حسب ظاہر مقبول نخواہد شد و اجتناب

از آن لازم و ہو العالم

**سوال** چہ میفرماید علماء دین اندرین

مسئلہ کہ مگس در بیت الخلاء از نجاست برخواستہ

بما نوقت بر بدن و یا بر چہ می نشیند نجس نمکند

جواب اگر از نجاست بر جامہ بدن یا نہ

نشود نجس خواہ بود و الا فلا و ہو العالم

**سوال** چہ میفرماید علماء دین اندرین مسئلہ

کہ گرفتن قدسیہ خشک از بقاع ہنود کہ یقین

و معلوم است کہ آن ہا خود نمیا زنند و همچنین روغن

گھاؤ و چراغ ہر گاہ یقین نباشد کہ دست شان بآن

رسیدہ جائز است یا نہ بنیوا توجروا

**جواب** گرفتن قدسیہ خشک جائز است

و روغن گھاؤ اگر در ظرف چربی نباشد و دست کافر

بآن نہ رسیدہ باشد منافی نخواہد داشت همچنین

روغن چراغ بکافہ اگر روغن چراغ نجس باشد بر آن

امراج تحت السماء توان گرفت و ہو العالم

**سوال** چہ میفرماید علماء دین اندرین مسئلہ

کہ اگر صحن مسجد نجس ببول یا اور نجاست سے بجز

ہو جاوے اور تالیش آفتابچی ممکن ہے مگر آب

غیر ممکن ہے آیا آب قلیل سے پاک ہو سکتا ہے

یا نہیں بنیوا توجروا

**جواب** اگر زمین نہ شیب ہو کہ غسل آو

منفصل ہو مگر تو آب قلیل سے پاک ہو جاگا

ورنہ آفتاب نکلنے کے وقت او مکتوبہ کر دے

تو بعد خشک کرنے آفتاب کے وہ طاهر



پس کہ کوئی شخص نیت نواب لکھنؤ مسافرین  
سبیل رکھوادے کہ ہندو مسلمان علی العموم  
وہاں پانی پیوین اور در صورت تعیم ہر دو فریق  
ہندو مسلمان کے در صورت مقرر کرنے مرد  
ہندو کے واسطے پانی بھرنے اور پلانے کو ہو سکتا  
ہے آیا ایسی سبیل میں کچھ نواب ہے یا نہیں  
باین خیال کہ آب مس کردہ ہندو مسلمان پیو سکتے  
سبیل رکھوالا آٹھ ہوگا یا نہیں بنیوا توجروا

جواب اب نجس مسلمان کو پلانا ناجائز ہے  
بلکہ کافر کو بھی وہو العالم

سوال چہ میفرماید علمائے دین اندرین مسئلہ  
کہ بر جائہ مصلی اگر آب دھن فیل افادہ باشد تطہیر  
آن واجب است یا نہ بنیوا توجرو

جواب تطہیر ضرور نیست مگر بر  
منازا ازالہ عین آن سے باید اگر حرم  
و سختی بعد خشکیدن باتے مہماند  
دور نماید وہو العالم

سوال چہ میفرماید علمائے دین اندرین مسئلہ  
کہ چھپکلی کہ بفارسی چلیاں میگویند اگر بدو  
رطوبت پر جسم کسی افادہ باشد غسل و تطہیر  
آن ضرور است یا مسنون وہو العالم

سنت است وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
کہ ریم محض نجس ہے یا پاک بنیوا توجروا  
جواب ریم پاک ہے وہو العالم

سوال چہ میفرماید علمائے دین اندرین  
مسئلہ کہ بول و براز موش نجس است یا نہ بنیوا  
جواب ظاہر آنست کہ نجس باشد وہو العالم  
سوال چہ میفرماید علمائے دین اندرین  
مسئلہ کہ در خوردن مشک کہ ظاہر از خون است  
چہ حکم است بنیوا توجروا

جواب بعد استحالة حرمت آن معلوم  
نیست وہو العالم

سوال چہ میفرماید علمائے دین اندرین مسئلہ  
کہ تخم مرغ ہر گاہ خونے در او دین شود پاک است  
یا نجس بنیوا توجروا

جواب حکم نجاست تخم مرغ بحت خونی قلیل  
کہ در آن ظاہر میشود مشکل است ظاہر این است  
کہ نجس نہ شود لکن اجتناب احوط است وہو العالم  
سوال ما قولکم کہ مابین وضو یا بعد نیت سخن  
کردن جائز است یا نہ بنیوا توجروا

جواب جائز است وہو العالم



سوال چه میفرماید علماء دین و مفتیان  
متن اندرین مسئله که شخص مرحوم واجب الحج بود  
انتقال کرد و ارشاد اوست ز حج خود یا بدی  
علمای دین نائب الحج مقرر کرد تا نائب مذکور را  
جای مسکن مرحوم بنابر حج روانه شدن ضرور  
درست است یا نه اگر بلار و انلی از مقام مسکن  
مرحوم از جای غیر راسی حج شد و نیابت حاج نماید آن  
حج بلدی صحیح میباشد یا نه در باب حج بلدی علماء  
دین و مفتیان شرع متین چه حکم است بنیو اتوجرو  
جواب بنابر مشهور حج میقاتی تجزئیت پس از هر یک کافی

سوال چه میفرماید علماء دین اندرین مسئله که  
شخصی منجوا بد که یک کس هم شهری خود را که او کما  
حج نگرفته است و واجب الحج هم نیست نائب حج آن  
جانب والدین حج و مقرر کرده همراه برده و برادر  
خود نیابت حاج مرحوم کنانند باین طریق حج نیابنا  
آنکس درست است یا نه نائب الحج که عدالت شرط  
است نادانسته باشد پس حج او صحیح خواهد

بود یا نه و هو العالم  
جواب اگر آنکس قبول کند به نیابت یک شخص  
ادایه حج میتواند نمود از جانب دو کس که  
در یکسال ادایه حج نمیتوان نمود و عدالت اجبر

سوال چه میفرماید علماء دین اندرین مسئله  
مسئله که زید و فرز و جواد داشت زوجه او که یک دختر  
گذاشته فوت کرد و بعد زید و کور و جواد نایب  
لا ولد میت از بطن آن پسر بوی فوت شد پس  
یک دختر که از بطن جواد و زوجه نایب لا ولد و ارث  
فوت نمود و بعد وفات زید مذکور و دختر هم یک  
پسر و دو دختر و شوهر خود گذاشته قضا کرد حالا  
در املاک زید ترلع است پس ما بین اولاد و دختر  
زوجه او که زید مذکور و شوهر دختر و جواد نایب لا ولد  
زید مذکور یکدوم سوال از املاک زید مذکور منقسم  
خواهد شد زوجه نایب زید که لا ولد است در املاک  
زید خواهد یافت یا کل املاک بر اولاد و شوهر دختر  
زید مذکور تقسیم خواهد شد بنیو اتوجرو

جواب صورت مرقوم بعد ادا سه سهم  
زوجه متوفاه و کل مهر زوجه نایب از متروکه زید و  
باقی ماندن زوجه مذکوره و باقی با اولاد و دختر زوجه  
متوفاه و لکن شل خط الانیثین خواهد رسید لیکن  
غیر ذوات الولد از ارضی مطلقا و از عین حیث الارث  
و عمل بنا جبری نخواهد یافت آری از قیمت عملی من  
ما خواهد رسید و هو العالم

سوال چه میفرماید علماء دین اندرین مسئله



بود پس و دختر و زوجه او لے ہر سہ مخپور خیال  
 فوت شد خالد مذکور زوجه ثانیہ و دختر و  
 یک پس و شوہر دختر خود کہ از محل او لے بود و ہم عمر  
 برادر خویش را وارث گذاشتہ قضا کرد پس در  
 املاک خالد مکہ ام متوال منقسم خواہ یافت اولاد و  
 خالد بوجہ محببت مخروم خواہ بود و عمر مراد خالد حبس  
 خواہ شد یا نہ و در املاک خالد مذکور زوجه ثانیہ و  
 خالد و شوہر دختر خالد سطور خواہ یافت یا نہ بنویسند  
 جوابے صورت مرقومہ بعد تقدیم بالحبس  
 من لدیون المہریتہ وغیرہا من متروکہ خالد الا با استثنای  
 و زوجه و باقی اولاد و دختر خالد را لک ذکر مثل خط الایز  
 خواہد رسید خالد شوہر دختر انصیبی نخواہد بود  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
 میں کہ مثلاً زید کو ایک زمین مزرعہ معلومہ کچھ  
 تعدادی ابیکہ مملوکا اوسکی بین پندرہ روپیہ کا  
 ہر سال بوجہ زراعت ہوا کرتا ہے اور زید نے  
 اوس زمین کو بمقابلہ چالیس روپیہ کو چار برس کے واسطے  
 بکر کو برضا مندی اپنے واسطے زراعت کے کہ جو چاہے  
 ہوے اجارہ دیا اور بکر نے ہر سال و رغبت خود حملہ  
 زراعت اجارہ بموجب شرط تعجب نقد حوالہ زید کر کے  
 اوس زمین کو واسطے زراعت خاطر خواہ کے

شد کہ ہاں اگر بکر کو بیش روپیہ کا نفع زیادہ ہو  
 زمین سے بوجہ زراعت حاصل ہوا تو اوسکو  
 سیہ ز نفع لینا درست ہے یا نہیں و اگر شاید  
 اجارہ سے اوس مدت میں پندرہ روپیہ کا بکر کو  
 گھٹا و نقصان ہوا تو زید کو روپیہ بقدر نقصان  
 مذکورہ پیہ دینا چاہیے یا نہیں اور اندر سیعاً و معنیہ  
 مذکورہ بکر کو بھی اپنی طرف سے اوس زمین کا اجارہ  
 اور کسی واسطے زراعت کے مطابق شرط قبلیہ  
 زید دینا جائز ہے یا نہیں بنیوا توجروا  
**جواب** در صورت وقوع اجارہ صحیح کے نفع  
 نقصان خالد طرف بکر کے ہوگا اور اگر اجارہ  
 خاص کی عمل کرنے کی شرط سنوئی ہو تو بکر کو اجارہ  
**سوال** کیا ارشاد ہے علمائے دین کا اس مسئلہ  
 کہ زید نے ایک باغ مملوکہ اپنا کہ جسکا حاصل سالانہ  
 کم بیش دس روپیہ سال ہے اپنی ضرورت سے  
 بکر کے پاس بعض پچاس روپیہ کے رہن کیا  
 و محاصل سالانہ باغ کا تا فک ہن مرتہن کو معا  
 و مباح کر دیا پس بکر کو وہ حاصل و ثمر باغ تا فک  
 لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں یعنی جو فصل آئندہ باغ  
 مرسو نہ کی کہ بروقت عقد رہن کے موجود نہیں  
 ہے اور سالانہ آئندہ مین آویگی و سکی تحلیا



سین لیا اور کمر میں لوجا رہا ہوا خواہ

بالفعل موجود ہوں خواہ ہوں و ہوا العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں

کہ اگر کسی شخص کے روزے ماہ صیام کے قضا

ہوں اور وہ شخص اون روزوں کو کسی اور

ماہ میں ادا کرے اور اگر کوئی شخص روایہ

کھلوا دے تو کھولنا اوسکو جائز ہے یا نہ

جواب قبل وقت وال افطار روزہ قضا علی الاثر

الافطار جائز ہے اگر وقت قضا موسع ہو و ہوا العالم

سوال کیا ارشاد ہے علمائے دین اور مفتیان

شرع متین کا اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے

ایک عورت مومنہ سے متعہ کیا اور ایام متعہ

گذر گئے اور بعد ایام متعہ کے ایام عدہ شروع

ہوئے ایام عدہ میں صحبت کرنا عورت سے جائز

ہے یا نہیں یا نہیں بنیوا توجروا

جواب اس صورت میں عدہ متعہ میں بھی

تجدید عقد کے وطی کر سکتا ہے و ہوا العالم

سوال ما قولکم صابون کہ در بار چہ نجس لیدہ می شود

بعد غوطہ در آب کثیر یا ز آب قلیل صابون مذکور

خواہ شد یا نہ بنیوا توجروا

جواب اگر صابون دہنیت داشتہ باشد

کہ متعہ با عورت نامبالغہ و صحبت با وجاہر نہست

یا نہ بنیوا توجروا

جواب نواح و مستغضو و باجائز ولی جائز نہست

تا وقتیکہ بجلوغ نرسد و سال ختم تمام نشدہ باشد

جائز نیست و اگر مرکب شود و نوبت با قضا رسد

آن زن بر و حرام ہوا بد خواہد گردید و ہوا العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ

میں کہ مرد و عورت اپنے موے سر کی مالک کمال

سکنہ ہیں یا نہیں بنیوا توجروا

جواب جائز ہے مع الرجحان بلکہ بعض اعلام نے کہا

ہو کہ فی محل واجب ہو اگرچہ اوقات وضو ہو و ہوا العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں

کہ بغیر اذان صرف اقامت کہنے سے بھی نماز

جائز ہے یا نہیں بنیوا توجروا

جواب جائز ہے لکن اذان واسطے صلوات

نیچگانہ کے سنت ہو کہ وہ ہے علی الخصوص اذان

ماز صبح و مغرب میں زیادہ تر تاکید ہے ہوا العالم

سوال چہ سبب را یہ علمائے دین اندرین

مسئلہ کہ اگر شخصہ جملہ عقیبہ کند نہ از روئے

تخفیف آن پس جامع کردن سمت قبلہ مکروہ است

یا حرام بنیوا توجروا



که استقبال و استقبال باران قبله مکرره است  
پس اگر بعضی از اعضا را اجسام استقبال است  
آن قبله باشد آن حکم کراست و در و یا نه چرا که  
علامه علی نور الله فریحه در مدار که همچنین آورده  
اند که ان المراد بالاستقبال جميع البدن و كذا الاستقبال  
پس هر پنج پیش خدام باشد بدست خوار و تمام  
فرمانند بنیوا توجروا

جواب استقبال بعضی سبب کراست نخوا  
بود تا وقتیکه تمام بدن یا اکثر اعضا مواجبه  
قبله باشد و هو العالم

سوال چه سیف نمایند علماء دین اندرین  
مسئله که اگر شخصی در سفر یا نجانه باشد و شوش  
غالب یا در حضر باشد زن زانیه را بطلب و  
پرسد که بعد از آمدن جن حیض کسی ناکرده است  
یا نه پس اگر آن قسم یاد کند که بعد از آمدن  
خون حیض کسی بمن وطنی نکرده است بکفایت  
آن اعتماد کند یا نه بنیوا توجروا

جواب متعه با زن زانیه اگر از دیگر سبب  
تحريم خالی باشد مکروه است و عمل با صاله عدم  
موانع اگر قرائن بر خلاف آن لالت نکند  
تواند نمود و هو العالم

نماید و صیغ متعه بر این جاری شود باشد سیر  
در مینو است متعه جائز خواهد بود یا نه و غیر شخص  
بعد انقضای دو کیهان از وصیغه متعه بخواند و توجروا  
تجسس در آن نماید و یا آن زن خود را بقیه  
یاد کند که در این زمان نزد کسی نفقه پس بکفت  
آن اعتماد خواهد بود یا نه بنیوا توجروا

جواب متعه بدون خواندن صیغه نمی تواند شد  
و صوت قوع یا شخصی دیگر را حذر از حلاله المیاه  
سوال چه سیف نمایند علماء دین اندرین  
مسئله که با زن باکره متعه جائز است  
یا نه بنیوا توجروا

جواب جائز است لیکن بنا بر مشهور و  
اجازت پدرش اگر موجود باشد مکروه است  
سوال ما قولکم مذکرم در این مسئله که زید غسل بدین  
در ترتیب صنوب بدین پنج که اول به تری گفت  
از زرقین پنج سوا تا کرده بدانه آفتابه یعنی نمود  
نمود آب از سرفرق ریخت پس وضو درست شد  
یا نه همچنین از تکاب جائز است یا نه بنیوا توجروا  
جواب اگر رطوبت دست قلیل باشد که  
غسل لازم نیاید ظاهر است از مضائقه نخوا  
داشت و هو العالم



**سوال** کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ محرمات باغیر

محرمات عورتوں سے حالت طہارت یا غیر طہارت میں  
بضرورت یا بی ضرورت ذکر برائے لعین کر سغیرا  
میں جملغ کرنا جائز ہے یا نہیں یہ صورت حوزہ  
جواز ہمارے مذہب امامیہ اثنا عشریہ ناجیہ کے حسب  
حدیثنا و عقل جنابت اور روزہ دار پر روز کی قضا  
یا کفارہ لازم آتا ہے یا نہیں بنو اوجروا

**جواب** مذہب امامیہ اثنا عشریہ میں از کتاب  
اس امر کا اون عورتوں کے ساتھ جو مردوں پر حرام  
ہیں کبھی طرح جائز نہیں اور باعث غضب اور جاری  
ہونے حد کا موافق شریعت غرا ہے و ترتیب حکام  
بالا اگرچہ کتب متداولہ احادیث میں احکام مذکور  
کا صراحتہ نظر سے نہیں گذر اما عموماً سے ثابت  
ہے کہ باعث اجر کے حد و لزوم قضا و کفارہ واجب

عقل جنابت ہے قال فی التذکرۃ لولف خرقۃ علی  
ذکرہ و اولی وجب الغسل للعموم و لکن فی الجواہر و  
والدروس غیر لکن لم یثبت وجابت غسل کو  
اوسر واجب نہیں جانتے بلکہ فعل مذکور کو حرام ہی  
نہیں جانتے فی جامع الرموز لولف کحشفہ ثبوت او  
غیرہ لم یجب الغسل کما فی الجلالی و فی البحر الرائق شرح  
کنز الدقائق فی کتاب النکاح و جامعہ البحر قرقۃ علی ذکرہ

عقل واجب نہ ہوگا بیجا کہ کتاب جلالی میں مذکور  
ہے اور بحر الرائق شرح کنز الدقائق کتاب النکاح  
لکھا ہے کہ اگر جماع کرے اس طرح کہ لقمہ لپٹا ہوا  
موضع مخصوص پر تو حرام ہونا ثابت نہیں ہے  
خلاصہ میں کہ کتب اہلسنت سے ہے مذکور ہے و

**سوال** موصی الیہ کو وارث موصی بعد  
موصی کے معزول کر سکتا ہے یا نہیں اور رضا  
وصیت گناہ کبیرہ ہے یا نہیں اسکو جواب  
نمبر فرما کر روانہ فرمایے بنو اوجروا

**جواب** صورت مرقومہ میں بدون وجہ  
شرعی کے موصی معزول نہیں ہو سکتا و لہذا

**سوال** کیا ارشاد معلیٰ ہے اس مسئلہ میں  
کہ زید کو بکر نے اپنی جائیداد کا متولی کر کے جا  
کو وقف کر دیا اور داخل خارج بنام متولی ہو  
چنانچہ زید عرصہ تیرہ سال سے قابض متصرف  
اوس جائیداد پر رہا اور بامانت و دیانت اور بکمال  
احتیاط مصارف اوسکی حسب تحریر واقف کے کل  
میں لایا اور کل ثلث جائیداد بکر نے اپنے حصہ  
ذاتی زید کے دستاویز میں لکھ دی اور ستائے  
میں یہ بھی بکر نے لکھا ہے کہ تعلق زید کا اس جائیداد  
پر نہ تھا بعد نسل و لہذا بعد بطن رہی کسی وارث کا



خروج کرنا چاہیں تو مگر غاصر دل ہو سکتا  
یا نہیں اور وارث کا قبضہ تصرف جائز  
وہ بہر صورت جلب منفعت کے لئے  
ہے یا نہیں بنوا توجروا

ب صورت مرقومہ میں ورثہ زید  
مغزول نہیں کر سکے وہو العالم  
ال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
تحتجب قبل غسل عورت کے وبعد طاهر ہونے  
کے دخول کرے تو جائز ہے یا حرام بنوا توجروا  
ب مکروہ ہے وہو العالم

ال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
فیل مدت نفاس اگر عورت کو طہر حاصل ہو  
خون نہ آوے تو غسل جائز ہے یا نہیں اور  
وصلواتہ کر سکتی ہے یا نہیں بنوا توجروا  
ب بعد انقطاع دم کے غسل کرنا  
میس وہو العالم

ال جب حیض مائند علمائے دین اندرین  
ماتہ کہ اگر تیمم بدل غسل یا بدل وضو بوجہ عدم  
بدلی آب نماید در الوقت آب نایاب باشد  
ب قطعاً اعضا نقصان کند یا عضوے نجس  
پس آن نجاست بچہ طور رفع میتوان شد وضو  
ب اگر کسی نے تیمم یا غسل کرنا چاہا

جواب الرقہ دست حبس یا بند بپسند  
دست ضرب زدہ تیمم نمایند و اگر نجاست  
در غیب رکھ دست یا در غیر اعضاے تیمم  
بودہ باشد و از آلہ آن منتفع در باشد وقت  
نماز تنگ باشد یا عذر مروج الزوال غنودہ  
باشد احوط آنست کہ نماز در ہماں حال  
بگذارد بچہ ممکن علی التظہیر تطہیر اعضاے متنجس غنودہ  
اعادہ نماز نمایند وہو العالم

سوال ماقولکم اندر وضو کہ مانند سود کے رشوت  
بھی منہود وغیرہ سے لینا جائز ہے یا نہیں و اگر جائز  
ہے تو کیا باعث بنوا توجروا

جواب رشوت جو شرعاً ممنوع ہو وہ سب لینا ہائیکہ  
سوال جب حیض مائند علمائے دین اندرین مسئلہ  
کہ ہر گاہ ہوا مرقومہ بدست کافر طیار کنائندہ و حایہ  
بودہ باشند آیا درین حایہ نماز جائز است یا نہ بنوا توجروا  
جواب بعد تطہیر ظاہر کفایت نداد و اگر ترک

کند بہتر است وہو العالم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
کہ مثلاً کثرت آب باران سے نالاجہر جابے اور مکان  
میں پانی آوے اور اس سے چاہ بھر جائے پس  
اس صورت میں آب چاہ نجس ہے یا پاک بنوا توجروا  
جواب اگر کسی نے تیمم یا غسل کرنا چاہا



سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
کہ موم جامہ کربائی مسلمان فقہ خرید کرے اور  
کافرا و مسکوپین نری کے بس کرے تو طہارت  
اوسکی ممکن ہے یا نہیں بنیوا توجروا  
جواب اگر وہ نہایت رکھتا ہے بدون ازالہ  
کے طہارت اوسکی غیر ممکن والا طہارت سطح  
ظاہری ہو سکتی ہے وہو العالم

سوال چہ سفیر مایند علمائے دین اندرین مسئلہ  
چونکہ در برگ قبول یعنی پان استعمال میکند  
کہ ام قسم حلال است و کہ ام قسم حرام و چونہ چند  
قسم میشود از شک و حر و گنہ بنیوا توجروا  
جواب ظاہر امضا لفظ  
نذار دوہو العالم

سوال چہ حکم است اندرین باب کہ ہر چند ہند  
تخیر متاخرین علمائے اعلام در خصوص آب چاہے ظاہر  
است لیکن چون مقصود جمیع اقوال مجتہدین است  
ارشاد شود کہ اسے عالی در خصوص نزع آب  
چاہہ در حالت تغیر احوال و صاف و عدم تغیر  
جسیت بنیوا توجروا

جواب آب چاہہ ہر گاہ یکے از اوصاف ثلثہ  
آن نیجاست متغیر نشود نجس میشود ظاہر آنست

نذار دو اگر متغیر نشود پس مجرد ملاقات نجاست  
نجس نمیشود و نزع مقدرات شرعیہ سنت است  
علی الاشیہر الاظہر وہو العالم

سوال پارچہ شوبیدہ ہندوان نجس است یا  
ظاہر بنیوا توجروا

جواب ہر گاہ دست ہندوان بجا  
در حال طوبیت رہا شوبیدہ البتہ نجس است وہو العالم

سوال چہ سفیر مایند علمائے دین اندرین  
مسئلہ کہ خون ماہی نجس است یا پاک بنیوا توجروا

جواب پاک است وہو العالم  
سوال چہ سفیر مایند علمائے دین

و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ  
در ظروف منع بطلان نفقہ چہ حکم است بنیوا توجروا

جواب ظاہر است استعمال آنہا  
کراہت دارد وہو العالم

سوال چہ سفیر مایند علمائے دین اندرین  
کہ چند کس مسلمان و ہندو در یک مکان سوختہ

شوند و علامت کفر و اسلام در احدی باقی ماند  
در صورت تجہیز و تکفین اہل اسلام چہ طور باید کرد

جواب در صورت امکان تجہیز و تکفین کل  
بطریق اسلام بعل آرد وہو العالم

اننا بنیوا توجروا



لبوسات پہنے آئین منقولہ گذر کا فریب غوطہ و  
تفصیل درخانہ درآب قلیل یا کثیر طاهر و لائق  
نماز خواہ شد بینوا توجروا

جواب ہر گاہ تطہیر آن پنج شرعی نمایند و یقین نفوذ  
آب در اجزائے پنبہ حاصل شود طاهر خواہ شد و ہو العالم

سوال خاصان فقری و طلبانی سے پان  
اوٹھا کر کھانا اور عطردان فقرہ او طلبانی سے  
عطر لگانا درست ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب درست نہیں ہے و ہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
میں کہ مداد و اوت فقرہ و طلبانی سے تحریر کرنا آیا

کلام مجید اور احادیث نبوی اور اسمائے ائمہ طہیر  
کا جائز ہے یا نہیں اور مداد ایسی دوات کی اگر

گر ٹیڑھی اور پر کثیری کے تو اومنی نماز درست ہے یا  
نہیں بینوا توجروا

جواب نہ لکھنا اس مداد سے احوط ہے  
اور نماز اس لباس سے درست ہے و ہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان  
شرع متین اس مسئلہ میں کہ قرآن شریف طہر

جڑ پاؤں درست ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب مکروہ ہے و ہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
میں کہ نماز میں پنبہ لگا کر بنیاد درست ہے یا نہیں  
اور چنبر و حلیم فقرہ سے بھی احتیاب جایز ہے یا نہیں

جواب حقہ اور حلیم سے احتیاب کر کے  
چنبہ سے و ہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
میں کہ سجدہ گاہ خاک ترست اگر کچن ہو جاوے  
تو آب قلیل یا کثیر میں طہارت اوسکی ممکن ہے یا نہیں

بینوا توجروا

جواب اگر غوطہ آب کثیر میں دے یا آب قلیل  
سے تطہیر بطریق معہو کرے تو طہر اس طرح طہری پاک

ہو جائیگی و ہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
کہ حالت جنابت میں مس بیج خاک شفا کا درست  
ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر مستلزم استخفاف نہ ہو تو جائز  
ہے و ہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
میں کہ ملازم مگر نیری کو مول لینا شراب کا کفار مگر

واسطی المگر نیر و نکے جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب مول لینا شراب کا کسی وجہ سے نہیں



سوال کیا ارشاد ہے اس مسئلہ کے متعلق  
 مثل سبت و ہفتہ ماہ حریف سو ماہ شعبان وغیرہ  
 روزہ کنہ والے تین اختیار ہو چکے ہیں خود کھانا  
 دو مجبوز میں کھانا سکتا ہے یا نہیں اور روزہ سنتی  
 کو خود کھانے تو کچھ تو اب روزہ میں فرق آتا ہے یا  
 نہیں اور اگر وہ شخص وہ کھلاوے تو خود کھانا  
 دوسرے کو کھلاوے تو اب برابر ہے یا کم و بیش  
 جواب روزہ سنتی کو افطار کر سکتا ہے لیکن اگر  
 روزہ اومیوقت ہوگا جب غیر کھلاوے دے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین  
 اس مسئلہ میں کہ جس شخص کے دوسرے ہوں یا  
 اگر برا ہو سکے وہ بدن ہوں تو اس طرح کے اشخاص  
 نماز کس طرح پڑھیں گی آیا ایک نماز پر کتفا کریں گے یا  
 اگر راؤ کو پڑھنا ہوگا بنوا توجروا

جواب ایسی شخص کو چاہیے کہ عذر کما حقہ مستقبل قبلہ  
 و مشغول یا فعال صلوٰۃ ساتھ ہی رکھو اگر وہ قلب رکھتی ہوں  
 تو دونوں میں صلوٰۃ کرے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
 میں کہ ایک شخص فرصت یا قوت نہیں رکھتا اور  
 جزاؤں کے ذمہ نمازین اور روزے بہت قضا کر  
 رہا ہے اس صورت میں نماز پڑھنا یا روزہ

روزے اور نماز کو قضا میں محسوب کریں اور یہ  
 روزے مثل ام و ذمین رکے تو نیت مستحب سے  
 یا نیت واجب کر کے اور روزہ کو محسوب میں  
 کرے اور بقیہ اور الیہ کہ ایک کثیر الزمیری ہوتا  
 ہے اور سکو کافر کے ہاتھ پر کر کے بغیر طہارت نماز پڑھ  
 ہے یا مثل بلات کے طہار کرے بنوا توجروا

جواب پڑھ سکتا ہے لیکن مہم اکل اگر نماز سنتی  
 کی جگہ پر نماز واجب کو پڑھے تو بہتر ہے اور الیہ  
 وغیرہ اگر مشتبہ الحال ہو تو بروقت نماز کے  
 پینو روزہ محکوم طہارت ہو جب تک کہ علم و سکی نجاست کاتھو

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
 میں کہ جس پر اسمائے غبر کہ خاک پاک سے مقوم  
 رہتے ہیں مردہ کو کفن دینا جائز ہے یا نہیں  
 علیٰ ہذا کثرتہ و تسبیح وغیرہ خاک پاک کر بلائے معلیٰ  
 مردہ کو زیر کفن سپہ بر رکھ دینا جائز ہے اور عیث  
 تخفیف عذاب ہے یا نہیں بنوا توجروا

جواب مسئلہ اختلافی ہے اور اگر ایسے طہات  
 کفن مکتوب ہوں کہ جس میں نجاست نہ چھوچھو تو قضا  
 نہ ہوگا اور اس امر کی مراعات تسبیح و غبڑہ میں

بھی چاہیے وہو العالم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں

کہ میت مومن و مومنہ مذہب امامیہ اور سنیہ



مرگ ایسی نجاست میت پر کیونکر آئی کہ جبکہ سر  
سے دوسرے پر غسل واجب ہوا اس امر کا جواب  
ضروریات سے ہے کیونکہ فریق ثانی کے لوگ  
اعتراض کرتے ہیں کہ ہمارے مذہب کا مردہ  
پاک رہتا ہے اور اس کے غسل میں میت لازم  
مہینے آنا مذہب شیعہ کا مردہ نجس العین ہو جاتا ہے  
کہ جو ان کے یہاں غسل میں میت واجب ہوتا  
ہے بنیوا تو جبروا

**جواب** میزان شعرانی میں لکھا ہے کہ امام شمس  
الہسن ابو حنیفہ قائل ہیں کہ میت آدمی کی میت  
نجس ہو جاتی ہے اور بعد غسل کے ظاہر ہوتی ہے  
اور سنن ابوداؤد میں ام المومنین عائشہ سے روایت  
ہے کہ ان النبی کان یغسل من ریح من نجاستہ  
یوم الحجۃ ومن الحجۃ ومن غسل میت یغسلہ جناب  
رسولہذا جابر بن عبد اللہ کے سبب غسل فرماتے تھے  
سبب جنابت کے اور بروز جمعہ اور پچھنی لگانے  
کے سبب اور سبب غسل میت کے و اللہ اعلم  
**سوال** میت بچہ شیرخوار و نابالغ و مرد و  
عورت و فاضل و امام میں دربابہ میں میت  
کے تفاوت ہے یا نہیں بنیوا تو جبروا

**جواب** کہ تفاوت نہیں ہے سب کا ایک

لازم ہوگا واللہ اعلم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں  
کہ عورت مومنہ پردہ نشین واسطے طواف زیارت  
کر بلائے معلیٰ جاوے تو بوجہ پردہ اسکو  
لازم ہے یا نہیں اور مشہور ہے کہ پردہ کا رکھنا  
واجبات سے ہے بنا علیہ بر طواف خانہ کعبہ لازم  
ہے یا نہیں بنیوا تو جبروا

**جواب** پردہ نامحرمون سے واجب ہے ہاں  
اگر عورت محرمہ ہو تو احوط یہ ہے کہ ایسی خبر مومنہ  
پردہ لے کہ صفحہ رو کے متصل منوا اور پردہ ہو جائے  
اور اگر محرمہ نہیں ہو تو بر وقت طواف زیارت  
ہجوم میں نامحرمون کے پردہ لازم ہوگا گو طواف  
وجہ ہو و ہوالعالم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں  
کہ مذہب تحقیقی ہے یا تقلیدی مکلف کیونکہ تحقیق  
کرے اور حد تحقیق کیا ہے اور زمانہ تحقیق ہر  
احکام شرعیہ واجبہ مثل صوم و صلوٰۃ وغیرہ مآخوذ  
ہوگا یا نہیں اور اگر کسی اور مذہب کے مثل مذہب  
نفاذ یا یہودی خواہ مجوسی وغیرہ اسکو متحقق ہوا  
اور ایسی اختیار کیا یا اسکی تحقیق میں وہ مر گیا  
توان سب صورتوں میں عند الشدع کیا حکم ہے



جواب معرفت اصولین کی ہر تکلف پر بدالہ  
 تعلیم و تعلیم لازم ہے اگرچہ تعلیم و تعلیم ہوا اور اگر  
 مال میں کم ضرورت معرفت بدالہ ہے مگر جاوے  
 و مواخذہ نہ ہوگا و ہو العالم

سوال کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص  
 شرائط پیش نمازی کے نہ کرے تا ہوا و روزہ نماز جنازہ  
 بنیت فرادے پڑے اور اس کے چچے اور لوگ  
 پڑے نہ کہ شل ناموم کے بہ نیت نماز جنازہ  
 پڑھیں تو او کی نماز درست ہوگی یا نہیں اور تو  
 نماز جنازہ او نہیں ہوگا یا نہیں مینو اتوجروا

جواب اس صورت میں نماز شخص کی یا نہ  
 صحیح ہوگی اگرچہ نماز نہ تباعد عرفی نہ ہو و ہو العالم  
 سوال کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص  
 اپنی گلیہ کو تھیل کرے یعنی بہ کہے کہ ہنہ تھیل  
 اسکی طلال کی یا زبان عربی کہے کہ طلالک طیبیا تو  
 وطنی و سکی بدون نکاح و متعہ جائز ہے یا نہیں مینو اتوجروا

جواب بنا بر طریقہ حقہ امامیہ کے جائز ہے و ہو العالم  
 سوال کیا ارشاد ہے اس مسئلہ میں کہ جس  
 آلات غنا مثل ستار و طنبورہ و غیرہ کے ہون  
 و مان نماز پڑہ سکتا ہے یا نہیں مینو اتوجروا

سوال کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ اگر کسی  
 شخص نے زید کا مال نقد و جنس و غیرہ سے  
 سرور کیا اور بعد و سکو حبقدر لیا تاخا و سبقتہ بدیع

وہ عورت او سیر حرام ہوگی و ہو العالم  
 سوال کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ اگر کسی  
 شخص نے کہ مال نقد مثل شرفی یا روپیہ وغیرہ چھپا  
 اور پھر بعد چند سال یا چند ماہ یا چند یوم کے او  
 شخص نے صاحب مال سے یہ کھا کہ اگر تم آپ کے  
 مشغول الذمہ ہوں یا کہچے لیا ہو یا آپ کا کچھ مال  
 حیرا یا موتو آپ کے حقوق ہے اسے اللہ جل و علو  
 فرمائیے اور وہ عفو کرے تو یہ ماریق مذکور ربذ

اور معفو ہے یا نہیں مینو اتوجروا  
 جواب اگر صاحب مال طرح عفو کرے کہ جو کچھ قلیل  
 اوستی لیا ہے وہ نہ عفو کیا اور یہ حال نہ ہو کہ تفصیل  
 سننے کے وہ انکار کرے گا تو ظاہر یہ عفو اجمالی او  
 حق کی برات میں کافی ہوگا لیکن عفو تفصیلی احو  
 ہے و ہو العالم

جواب کیا ارشاد ہے اس باب میں کہ اگر کسی  
 شخص نے زید کا مال نقد و جنس و غیرہ سے  
 سرور کیا اور بعد و سکو حبقدر لیا تاخا و سبقتہ بدیع

مفت محمد سکنیہ یا نہیں مینو اتوجروا



درود و کلمہ شریفی جو بغیر توبہ و توبہ نہیں ملتا ہو  
سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ  
میں کہ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ سے مرکب و طلی  
نے الدبر کا ہو تو اس شخص پر عند الشریع کیا  
حد جاری ہوگی بنیو التوجروا

جواب حد او سپر جاری نہوگی لیکن او کو  
سزاوار ہے کہ اب اس کا مرکب نہو ہو العالم  
سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں  
کہ اگر کسی شخص نے سہواً زن شوہر دار نکاح کیا  
اور بعد او سہواً او کے شوہر نے طلاق دیدیا  
او شخص زانیہ شیعہ سے او سزا مطلقہ نکاح کیا یا  
اسکو رتین نکاح درست ہو یا نہیں بنیو التوجروا

جواب وہ عورت او سپر حرام مؤبد  
ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ  
میں کہ زوجہ منکوحہ غیر ذات الولد بالغ او شجرار  
زمین گاؤں شوہر ہونے اپنے سے حصہ حسب  
تقسیم شرع پاسکتی ہے یا نہیں بنیو التوجروا

جواب زمین سے مطلقاً حصہ بنائے گی او  
قیمت اشجار و آلات مہنیہ سے حصہ بنائے گی وہو العالم

سوال اگر کوئی شخص مجہول المعرفت سے  
کچھ شہانہ کہ کسبت و حققت سے گوارہ ہو

ہے یا نہیں بنیو التوجروا  
جواب اگر اون لوگوں کے پڑھنے سے  
عدالت ہو تو پڑھ سکتا ہے وہو العالم

سوال کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ نکاح  
شیعہ کا مرد سنی سے جائز ہے یا حرام بنیو التوجروا

جواب احوط اجتناب ہے وہو العالم  
سوال کیا ارشاد ہے اس مقدمہ میں کہ  
پڑھنا او اس شخص کا کہ جو مغائے النساء و جبرنجانہ  
درست ہے یا نہیں اور اگر کسینے پڑھ دیا او نا  
سے وطی بھی واقع ہوئی تو یہ حرام ہے یا نہیں بنیو التوجروا

جواب اگر خواندن نکاح اس قصد سے صحیح  
نکاح پڑھ ہے کہ میں نکاح ان الفاظ سے باندھتا ہوں  
تو نکاح صحیح ہو جائے گا وہو العالم

سوال کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ مار و اجبیہ  
کے قنوت میں سوائے ادعیہ معروفہ اور آیات  
قرآنی یا فقرات ادعیہ ماثورہ ائمہ بدایہ پر ہمارے  
جائز ہے یا نہیں بنیو التوجروا

جواب آیات قرآنی کہ متفقین دعا پر  
ہوں پڑھ سکتا ہے اور اسطرح سے اور  
ادعیہ ماثورہ کو بھی پڑھ سکتا ہے وہو العالم



سوال چھ مفسر مابین علماء دین اندرین مسئلہ کہ  
مطلوبانی ایام بارش میں بہ کثرت گلیو نہیں بہتا ہے  
وہ نجس ہے یا پاک اور اسکی جھینٹ بدن پر پڑ جاوے  
خواہ کپڑے پر پڑ جائے تو آدمی نماز ہلاک کیے  
ہوے پرہہ سکتا ہے یا نہیں مقتضیل ارفاق  
فرماتے بنیوا توجروا

جواب ہاں بارش میں وہ پانی پاک ہے اور بعد اسکو  
اگر مطلق نجاست ہو تو اسکی قلت و کثرت اعتبار کیا  
سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ  
میں اگر غیر بالغ جانور ان حلال کو ذبح کرے تو پاک  
ہے یا نہیں اور وہ بالغ یا تمیز کر من حالت میں  
ذبح ہو سکے حلال ہے یا نہیں بنیوا توجروا  
جواب اگر آداب ذبح کو جانتا ہو اور مفید ہو  
تو ذبح کر سکتا ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں  
کہ جب اگر زالہ نجاست نکریں اور تیمم کر گزرت روزہ کی  
کریا اور طلوع آفتاب سے پہلے تو کیا روزہ اور صحیح بنیں  
اور سو نماز دیگر صحت تو نہیں واسطے تیمم کو زالہ نجاست میں  
جواب اگر بعد شرعی تیمم کیا ہو تو روزہ اور صحیح ہے  
اور غیر صلوات میں زالہ نجاست واسطے تیمم کو ضرور نہیں  
سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ

تہن اوں کے پانوں کی تری سے تر ہے اور کس  
حالت میں کوئی شخص غسل ارتعاسی کرے اور گھاس  
پر کہ مٹی تر یا پانوں میں لگی ہو تو از روئے شرع غسل  
وہ غسل صحیح ہے یا نہیں بنیوا توجروا  
جواب پہلے پاؤں کو طہیر کرے اور شی طہیر کرے  
پھر غسل ارتعاسی کرے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ  
میں کہ کوراکٹھرا خواہ ہندو کا کٹھرا خواہ نجس  
جسمین پانی ہندو نے بھرا ہو یا کسی جانور حرام  
اور سمین موند ڈالا ہو وہ بارش میں رکھ دیا جاوے  
اور پانی خوب زور سے برے اور ان گھڑوں  
پر سے بہ جاوے تو وہ گھڑے اور پانی پاک  
ہوگا یا نہیں بنیوا توجروا

جواب پاک ہو جائیگا مگر ایسے جانور نے  
اور سمین پانی بیا ہو کہ جس سے طہیر کرنے میں  
بھلے مٹی سے برتن کو ملنا جاوے مثل مسد کے  
تو پاک نہ ہوگا وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں  
کہ سوائے غسل جنابت کے اور غسلونین مثل غسل  
میت یا مس میت و حیض و نفاس وغیرہ وضو واجب  
ہے یا سنت اور اگر اول غسل مذکور کے مس







جواب اگر کوئی سبب سبب تحریم سے نہیں  
تو ہر صورت میں باجمہر عقد ہو سکتا  
ہے و اللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
میں کہ زید نے ہندہ کا دودہ پیاد زینب کے دختر  
کے ساتھ یعنی جس دختر کا شیر زید نے پیا نکاح یا  
کر سکتا ہے یا نہیں بنیوا تو جروا

جواب نہیں کر سکتا ہے وہو لعالم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
میں کہ زید نے ایک عورت کا دودہ پیاد در  
زید او سوع رت مرنفہ کے ساتھ یا او سکی دختر  
کے ساتھ یعنی جس دختر کا زید نے دودہ پیا ہے  
نکاح یا منع کر سکتا ہے یا نہیں بنیوا تو جروا  
جواب کر سکتا ہے وہو لعالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
میں کہ اگر کوئی شخص اہل اسلام سنی ہو یا شیعہ یا  
مذہب ترک کر کے کسی ملت دیگر مثل نصیرا  
و ہرودیت وغیرہ اختیار کرے بعد اسکا بھر  
توبہ کرے اور مذہب اولیٰ اپنا یعنی اسلام  
قبول کرے تو ممکن ہے یا نہیں اور اکل و

جواب نہ قطعی کی تو بظاہر میں تمام نہیں لیکر  
و شرب افک کے ساتھ جائز نہیں وہو لعالم  
سوال طیب کو عند الضرورت شراب استعمال  
کرنا اشیائے محرمات کا مثل سرطان یا مٹی جیتر  
والطیان وغیرہ خواہ مریض کو خواہ ہند و ہو خواہ  
مسلمان ہو یا وہ اشیائے مذکورہ بعض ملت  
حلال ہوں یا نہ ہوں جائز ہے یا نہیں بنیوا تو جروا  
جواب جبکہ انحصار علاج ان اشیائے نہ ہو کر کرنا  
او نکاح چاہیے و اللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس  
مسئلہ میں کہ طیب کو اشیائے نجس حرام کا  
ضاد استعمال کرنا اسطور پر کہ مریض ضاد کے  
او طہارت کر نہیں وقت نماز وغیرہ ضرر یقینی یا  
وہ فائدہ کہ جسکے لیے یہ ضاد تجویز ہوا مرفوع ہو جائے  
جائز ہے یا نہیں اور اگر جائز ہے تو مریض نماز  
پڑھ سکتا یا نہیں اور اگر اعضائے وضو میں وہ  
ضاد نجس ہے تو وضو یا تمیم کیونکر کرے بنیوا تو جروا  
جواب اگر ضرورت اسی ضاد کی طیب ماذق کی نظر  
میں ہے تو ضاد جائز ہے اور بعد داخل ہونے  
وقت کے اگر زالہ و تطہیر ممکن ہے تو محل میں لاوے  
والا اگر موضع وضو نجس ہے تو جیسے



دروغ گفت پس وزہ ادھیج خواہد بود یا نہ بینو اتوجروا  
جواب بنا بر مشہو کذب مطلقاً مستند نیست  
آری بعضی علما کذب علی اللہ مافی حکمہ را مستند دانستہ

اند و ہوا العالم

سوال نماز گزار دین مرتبہ بر حسب جائز است یا نہ بینو اتوجروا  
جواب تکرار نماز پر میت مکروہ است و ہوا العالم

سوال کیا فرائض تہمین علماء دین اس  
مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص صبیغ نکاح کے متھے  
یاد کر لے اور منہیات اور محرمات شرعی کا پابند نہ ہو  
اور مخارج بھی نہ جانتا ہو تو نکاح پڑہ سکتا  
ہے یا نہیں بینو اتوجروا

جواب احوط یہ ہے کہ جو کوئی شخص واقف ہو  
قوت سے وہ پڑھے واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ  
میں کہ سود کھانا منہود اور نصرانی اور نجوسی  
اور یہودی وغیرہ سے سوائے اہل اسلام کے  
جائز ہے یا نہیں بینو اتوجروا

جواب جائز ہے واللہ اعلم

سوال جب حکم مشیوٰۃ نذیر مسئلہ میں کہ مثلاً زید عمر  
ہزار روپیہ قرض بلا سودی داد و یک انگشتری  
کم قیمت بد و صد روپیہ بدست عمر فروخت عمر

انگشتر عائد شد ہمہ را عمر بدینطور کہ بد و سال شتر  
شتر روپیہ داد و اتھار دو وعدہ کر دین معاملہ  
واحد انتفاع صحیح است یا نہ بینو اتوجروا

جواب اگر معاملہ اول مشروط بمعاملہ ثانی  
نبودہ ظاہر اس پر دو معاملہ صحیح خواہد بود و ہوا العالم  
سوال کیا حکم ہے اس باب میں کہ بموجب مذہب  
امامیہ سپہ جائدا و مشترکہ کی کجالت قیاض کر لینے  
کے جائز ہے یا نہیں بینو اتوجروا

جواب یہ بہ متاع نافذ ہے بشرط اقباض کل کو  
اور یہ بھی شرط ہے کہ معلوم النسبت ہو  
واللہ اعلم

سوال جب سپہ فرامیند علماء دین اندرین مسئلہ  
کہ حیض شخص نے زمان سابق میں گناہ کبیرہ کیا  
ہو لیکن اب مدت سے تائب و تارک ہوا  
پس وہ شخص امامت جماعت کر سکتا ہے یا نہیں بینو اتوجروا

جواب جب لوگوں کو معلوم ہو جائے  
کہ یہ شخص تائب و تارک ان افعال کا ہو گیا  
اور ملکہ راستہ او سکو ترک پر حاصل ہو تو امامت

کر سکتا ہے واللہ اعلم

سوال ما قولکم اگر شخص نے اپنی تین بیچ و حصہ  
میں سیب برو کے زیر خواہ تلوار سے ملا کر ڈالا ہو تو آیا



سوال چه میفرمایند علما و دین اندرین مسئله  
که در ماه صیام نیت سفر شب ضرر است یا نه  
که لعن وقت خواب برود بنیوا تو حروا

جواب بشارت نیست نیت سفر شرط تغییر باشد و بعضی  
شرط دانست باند و مراعات آن حواله به عالم  
سوال چه میفرمایند علما و دین اندرین  
که شش ماهی که نین چارده سالگی روزه و شست  
و صوم کفاره چند سال که از ابتدای بلوغ تا اندک  
بروز و ماه واجب است بسبب تنبلی از ادا  
کفاره هاش غاخر پس چگونه صورت ادایش  
میتواند شد مشر و حار شاد شود بنیوا تو حروا

جواب قضای روزه های  
سابق بعمل آرد و کفاره هم  
در صورت تعدد قضای و علم به مسئله لازم  
خواهد شد والله اعلم

سوال چه میفرمایند علما و مفتیان شرع  
متین اندرین مسئله که حامله بسبب اینکه فرشته  
شیر خواره بودند و خود اعلالت مبتلا مانده از  
ادایه صوم واجب چند سال قاضی اند حالا  
بسن ضعیفی رسید طاقت ادایش ندارد کفاره  
چیست بنیوا تو حروا

جواب اگر سن حامله در وقت قضا ضرر سال

سوال کیا فرمائی ہیں علماء دین اس مسئلہ میں  
کہ ایک عورت پر روزہ واجب تھا ہیں اوستی  
میت نذر تین روزہ کی کی یعنی بہ نیت کہ فلان  
حاجت میری اگر برآوے گی تو میں تین روزہ نذر  
رکھوں گی پر روزہ گار کی رحمت مستطاب و سکا بر آیا  
روزہ قضا کہ بکثرت ہیں اور روزہ نذر فیل  
ہیں پس ادائے نذر کیونکر کری اور نیت روزہ  
نذر کی کیا ہے اور بوقت افطار کیا پڑھے مفصل  
ارشاد ہو بنیوا تو حروا

جواب اگر سوار روزہ قضا کے تین روزہ نذر  
کی ہیں اور نذر بھی حسین نہیں ہے تو اختیار ہی حکم  
جائے مقدم کرے اور نیت وجوب کی کرے اور قضا  
وقت افطار جو ماہ رمضان میں ہی پڑھ سکتا ہے معلوم

سوال چه میفرمایند علما و مفتیان شرع  
متین اندرین صورت که شخص عادت افیون خوردن  
دارد و تمی تواند که بے افیون خوردن  
روزہ بدارد و در ماه صیام اگر قبل از  
طلوع صبح افیون خوردن را فراموش کرد و صبح  
بیادش آمد پس ریضورت روزہ کی طور بداند

جواب بعد طلوع صبح یعنی خوردن و بعد عالم  
سوال اما تو لکھو ظلم کہ اگر کوئی شخص بوجہ عارض



**جواب** صورت مرقومہ میں اگر اونس واکا حلق تک نہ پہنچ تو کلی کر نہیں کہ بعضا فقہ مہین اول بعد کلی کر نیلے آب گرم وغیرہ سے اثر اوسکا دفع کرنا جائز ہے اگر اثر اوسکا باقی رہے اور احتمال حلق تک پہنچو کا ہو وہو العالم

**سوال** جب پیغمبر یا نذر علماء دین اندرین مسئلہ کہ زید جو یکہ در بیج کتابے ندیدہ وہ شنین قلبان کشید در نیصورت بر وقضا و کفارہ ہر دو لازم میشود یا فقط قضا یا از ہر دو بیج نہ بنیوا تو حبر و

**جواب** صورت مرقومہ قصائے صوم مذکور نماید و احتیاطا کفارہ ہم بدید وہو العالم

**سوال** جب پیغمبر یا نذر علماء دین و مہتبان شرع متین اندرین مسئلہ کہ اگر شخصی روزہ ہای مبارک رمضان شہ ایچری بسبب عارضہ قضا شدہ و تا شعبان شہ ایچری ادا می قضا نہ صنف و نیز عوارض متعلق بشدہ و ماہ مبارک باز ہر سر سید قضاے روزہ ہاے سابق ذمہ او خواهد بود یا نہ و اگر ضرورت دادن کفارہ شود از مقدار شہادت فرماید بنیوا تو حبر و

**جواب** اگر اس سال از منہ مستمندان کفارہ

ماہ رمضان گذشتہ وہو العالم

**سوال** جب پیغمبر یا نذر علماء دین اندرین مسئلہ کہ زید دو سپر داشت یکے احمد و دیگر محمد و خلف اکبر احمد و سپر اصغر محمد و سپر در حالت زندگی بر طریقہ یہ خود یعنی مذہب امامیہ و زید مذموم نماز و روزہ گذشتہ قوت شد و ادا از روزہ سے شرع شریف برخلاف اکبر لازم است لیکن خلف اکبر از مذہب حقہ امامیہ منحرف شدہ طریقہ المہنت اختیار کرد سپر در نیصورت ادا نماز و روزہ زید واجب است یا نہ ارشاد شود بنیوا تو حبر و

**جواب** نماز و روزہ مذکور کہ ذمہ سپر واجب است از تبدیل مذہب قاطب نخواہد شد لیکن بدون اختیار مذہب حق صحیح و مقبول نیست وہو العالم

**سوال** کیا فرماتے دین علماء دین مفتیان و شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے نیت کی کہ میں نذر کر روزے فوری رکھوں گا اور زمانہ فوریت کا اوس شخص کی پکار لازم کے سبب گذر گیا اس صورت میں وہ روزہ



سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
سئلہ مسئلہ میں کہ روزہ ماہ مبارک رمضان کا سفر میر  
مؤخر ہے اور اگر سفر سے اپنے گھر میں پیش از  
وقت دوہرا یا بعد از دوہر کے پونچھو تو اس وقت  
تندرست مساک درست ہے یا کیا بنیوا توجروا  
جواب حسب وقت مسافر قبل استعمال مفطر  
لیبر و قبل زوال کے گھر میں پہنچے نیت روزہ  
مایدی کر لے تو روزہ اسکا صحیح ہے اور بعد زوال  
اور استعمال مفطرات کے اگر داخل ہو تو یقیناً

روزہ کا سنت ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
سئلہ جب اگر ازالہ نجاست کرے اور تیمم کر کے نیت  
روزہ ماطلوع آفتاب بیدار رہے اور سوام  
ماز دیگر صورتوں میں واسطے تیمم کے ازالہ نجاست  
ضروری ہے یا نہیں بنیوا توجروا

جواب اگر بعد شرعی تیمم کیا ہو تو روزہ  
وسکا صحیح ہوگا اور غیر صلوۃ امین الہ نجاست  
واسطے تیمم کے ضرور نہیں لیکن طہارت اعضا  
م لازم ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ

ہے وہو العالم

سوال چہ بنیوا توجروا علمائے دین اندر میں مسئلہ  
کہ شخص بحالت جنب و بعد غسل وقت فجر خور  
بیدار شدہ ساعت دیدہ دریافت کہ وقت نوا  
سے نیم ساعت شب است تقریباً در عرضہ نیم ساعت  
طعام خور دو قلیان کشید بعد ازان بخمال اندک  
پنوز نیم ساعت شب باقی است جماع کر دہا  
کہ ساعت دیدہ وقت نواخت نیم ساعت و  
پانزدہ دقیقہ بودا وقت معلوم کر دہا چارو  
نیم ساعت را سو اسے نیم ساعت خیال کر دہا  
فوراً تیمم کر دہا صبح نہ شکست اندر یضورت قضا  
میکند یا کفارہ ہم بید بنیوا توجروا

جواب اگر بعد فراغ تیمم شب باقی بودہ روزہ  
صحیح خواہد بود و الا قضا و کفارہ احوط است

سوال چہ بنیوا توجروا علمائے دین اندر میں  
مسئلہ کہ شخص روزہ دار ماہ مبارک رمضان  
بعد طلوع صبح صادق از خواب بیدار گشت  
و خود را منحلیم یاقوت و تمام روز غسل نکرد و در حالت  
احضام افطار صوم کر و سپر اندر یضورت روزہ  
شخص مذکور صحیح است یا باطل در صورت طہارت



صبح سچ است و ہو العالم

سوال جو سب سے مانند علماء

دین و دنیا ان شریعت متین و معتد

دین مبین اندرین سب سے کہ خوردن برگ و خیره

غیر خدا است سبطل صوم است یا نہ بنوا

جواب سبطل است و ہو العالم

سوال کیا فرائض ہیں علماء دین اس

سئلہ میں کہ فی اضطراری سبطل صوم ہے

یا نہیں بنوا توجروا

جواب سبطل صوم نہیں ہے و ہو العالم

سوال جو سب سے مانند علماء دین اندرین سب سے

کہ اگر روز میں صائم آپ میں مجمع شود شد افرو

بر وقت نماز است یا نہ بنوا توجروا

جواب اجتناب لازم است و ہو العالم

سوال کیا فرائض ہیں علماء دین اس

سئلہ میں کہ روزہ یوم الشک مستحب ہے یا نہ

اور اگر کوئی شخص سیوین شعبان کو بیت استحباب

روزہ رکھو اور بعد اتمام صوم کے رویت ہلال

ثابت ہو تو قضا اس روز کی لازم ہوگی یا نہیں بنوا توجروا

جواب روزہ یوم الشک یہ بیت شعبان مستحب

ہے اور بعد اتمام صوم کے اگر ثابت ہو کہ وہ روزہ

نہیں تھا تو قضا اس روز کی لازم ہوگی یا نہیں بنوا توجروا

میں کہ ایک شخص نے نذریا کہ تا وقتیکہ ایم

میرے تین جاصل نہوگا تو میں ہر پہلے تین جصل

جمعرات کو روزہ رکھا کر فیکا اور اتفاقاً یوم

عید فطر د یوم نذر ایک ہی روز واقع ہوئے آیا

اس صورت میں یوم عید کو روزہ رکھنا نذر کا کیا ہے

یا نہیں اور اگر روزہ رکھنا اس روز جائز

نہیں ہے تو قضا اس کی ہر یا نہیں بنوا توجروا

جواب اس روز کا روزہ ساقط ہوگا

سوال جو سب سے مانند علماء دین اندرین سب سے

کہ زید کج بلوغ رسید و ماہ رمضان نیز در شیر

رسید و در آن روز زید غلیل بود و حکام نام

روزہ شدند و والدین نیز مانع شدند کہ فرما

ضرر میرساند بسبب نبودن والدین زید فقہ

تارک روزہ شدند پس در مفسور کفارہ

بر زید شریعتاً و است یا نہ بنوا توجروا

جواب اگر زید را یقین ضرر صوم حاصل

باشد ترک صوم لازم خواہد بود لیکن قضا

از ان واجب خواہد شد واللہ اعلم

سوال ما قولکم ظلم اگر نماز قبل از چھپا ہو جائے

در رمضان میں تو اس مذکار روزہ رکھو یا نہ بنوا توجروا

جواب اگر قبل زوال کوئی منظر عمل میں لایا

تو اس روزہ رکھنا جائز ہے ورنہ قضا لازم



سوال چہ میفرماتے ہیں علمائے دین اندر میں مسئلہ  
 کہ شخص در صوم ماہ رمضان المبارک بعد نماز صبح  
 خوابید و بیکار رہا و شد خود را محکم یافت من بعد  
 باذن خدا خود جماع نمود پس در بصورت مستحکم  
 کفارات ثلاثہ خواہد بود مع القضاء یا بغیر از ان  
 و بعد از قضا و کفارہ از عقیقہ ابری خواہد  
 یا خوف عقاب باقی خواہد ماند بنیوا توجروا  
 جواب در بصورت قضا و کفارہ ہر دو لازم  
 است و کفارہ اش مخیر است و عفو عقیقہ از

شر جانب خدا تفضل است و ہوا العالم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان  
 فی شریع متین اس مسئلہ میں کہ زید کو دو روز  
 زید قضا تھی اور روزی نذر کے زید نے دو  
 روزہ رکھے اور بھول گیا کہ نیت قضا کی  
 تھی یا نیت نذر کی مابقی دو روزی کس نیت کی  
 کھڑا رہی تادمہ ہو بنیوا توجروا

جواب ظاہر اگر اس نیت سی روزی  
 رکھے کہ جو روزے کہ میری ذمے ہیں قضا ہو یا  
 نذر وہ رکھتا ہوں تو کافے ہو جائیگا و ہوا العالم  
 سوال چہ حکم است اندر میں مسئلہ کہ در  
 حالت صوم نہ پہنچے کشد یا نہ بنیوا توجروا

سوال چہ میفرماتے ہیں علمائے دین اندر میں مسئلہ  
 کہ جب کہ از گوش بر آوردن در حال صوم  
 جائز است یا نہ بنیوا توجروا  
 جواب جائز است و ہوا العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
 میں کہ زید سے ایک رمضان مبارک کے روزے  
 سفر حلال میں قضا ہو گئی اور اسی چودہ بندہ  
 بر گنہ رکھے اور اسے بلا عذر اون روزے کو  
 کہ داد نہیں کیا اب منطور ہے اسے کہ اسکا کفارہ  
 دی تو کفارہ کفارہ ہوا اور ایک شخص سختی کو

کفارہ دیکتا ہے یا نہیں بنیوا توجروا  
 جواب صورت مقدمہ میں ہر روزے کے  
 عوض ایک یا دو مداخلت کسی شخص کو دی اگر  
 ایک شخص کو بھی فدیہ کی روزہ کا دیگا تو ظاہر  
 سوال ماقولکم مطلق کہ زید عذر روزہ ترک کر دے  
 کفارہ برو واجب است یا نہ بیک قدر بدست سختی  
 کفارہ کہ ام کس اند بنیوا توجروا

جواب ہر کہ روزہ ماہ رانی عذر عذر ترک کر دے  
 قضا و کفارہ برو واجب است و کفارہ اش آنست  
 کہ یا بندہ میں آزاد کند و پاد و ماہ چہم روزہ بار د  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس  
 میں کہ ایک شخص کو روزہ میں بعضی ہونی

مصلحت تہ نہیں و ہوا العالم  
 و یا ظاہر نیست حکم بنا بنیوا توجروا



کیا آیا یہ ترک درست ہے یا نہیں اور ایسے روزہ  
کی قضا تنہا ہے یا کفارہ بھی ہے اور دروجوب  
کفارہ اگر قدرت کسی قسم کے کفارے کی نہ ہو  
تب دسکاتارک کیا کرے بنیوا توجروا  
جواب اگر ضرورت علاج روزہ ترک کیا تو قضا

بدون کفارہ لازم ہوگی واللہ اعلم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین مذکور  
مسئلہ کہ ایک شخص کا مقدمہ عدالت انگریزی  
حلاقہ غیر مین دائر ہے اور اثبات ملے مندرجہ  
میں شخص اس عدالت میں طلب ہوا اور عدالت  
اوسکو گھر سے مسافت جابر کو س کے کہتی ہے  
اور جابر روز وہاں قیام کیا اور وہاں روزہ  
ترک نہ کیا آیا وہ روزی اوسکو صحیح ہے یا  
یا نہیں بنیوا توجروا

جواب صورت مرقومہ میں مسافت شرعی  
متحقق نہیں ہوگی اور صحیح ہونگے واللہ اعلم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین  
اس مسئلہ میں کہ غبار غلیظ اور دو غلیظ کہ  
اکثر کتب فقہ میں نظر سے گذرا ہے کہ عمدہ ایچو  
انکا حلق میں مبتل صوم ہے بعض علما قائل بقضا  
و کفارہ ہوئے ہیں اول عمدہ ایچو جیسے کیا

تھیں میں اس میں کفارہ نہیں ہے یا نہیں اور ایسے روزہ  
کی قضا تنہا ہے یا کفارہ بھی ہے اور دروجوب  
کفارہ اگر قدرت کسی قسم کے کفارے کی نہ ہو  
تب دسکاتارک کیا کرے بنیوا توجروا  
جواب اگر ضرورت علاج روزہ ترک کیا تو قضا  
بدون کفارہ لازم ہوگی واللہ اعلم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین مذکور  
مسئلہ کہ ایک شخص کا مقدمہ عدالت انگریزی  
حلاقہ غیر مین دائر ہے اور اثبات ملے مندرجہ  
میں شخص اس عدالت میں طلب ہوا اور عدالت  
اوسکو گھر سے مسافت جابر کو س کے کہتی ہے  
اور جابر روز وہاں قیام کیا اور وہاں روزہ  
ترک نہ کیا آیا وہ روزی اوسکو صحیح ہے یا  
یا نہیں بنیوا توجروا

جواب اگر ایسے مقام پر پہنچے کہ دو غلیظ خوا  
غبار غلیظ حلق میں داخل ہوتا ہوا اور تحفظ ادا  
ہو بخیر سے نہ کرے تو داخل تعدا فساد ہوگا واللہ اعلم  
سوال جب سفیر مانند علمائے دین و مفتیان  
شرع متبعین اندرین مسئلہ کہ اگر کسی بھگان  
جبیرے بخور دیا یا شام بعدہ دریافت شد  
کہ صبح طالع گردیدہ روزہ اوصحیح ہے  
یا نہ بنیوا توجروا

جواب اگر ملاحظہ افق نمودہ باشد و مظنہ  
حاصل شدہ باشد و بعد از ان خطا متبعین شدہ  
قضا و کفارہ ذمہ اش نہ خواہ بود واللہ اعلم  
سوال جب سفیر مانند علمائے دین اندرین مسئلہ



**جواب** اگر تب و بدن لرزیدن انداز و  
 بلغم کند سبطل صوم نخواهد بود و موافق علم  
**سوال** چه میفرمایند علمای دین اندرین  
 مسئله که کسی نیت روزه سنتی فراموش کرد  
 بعد از زوال شام بے آنکه مفطر بفرستد  
 بیا درسد پس اگر با نوقت نیت روزه کند  
 ثواب تمام روزه می یابد یا نه بنویسند  
**جواب** بعضی علمائے ائمه زوال محدود نموده  
 اند و بعد نیت که تا غروب آفتاب وقت آن  
 متد باشد و در بعضی احادیث وارد شده که اگر  
**سوال** چه میفرمایند علمای دین اندرین  
 که صائم را بوبیدن گل یا مثل یا من کلای عذیر  
 ماوراء نرگس مجرم کرده است یا نه بنویسند  
**جواب** که است آن مشهور  
 است و هو العالم  
**سوال** چه میفرمایند علمای دین اندرین  
 مسئله که شخصی که کثیر العادات باشد در صوم  
 حق بکشد روزه او صحیح خواهد بود یا نه بنویسند  
**جواب** روزه او صحیح خواهد بود و علم الاطهر  
 لا شهر و هو العالم  
**سوال** کیانند آن علمای دین و

حلال در پیش هوا پس نه شخص او من صوم  
 کو او سیوقت افطار کرد بکتاب یا نه بنویسند  
 او سن او سیوقت افطار کیا تو کفار و لازم هوا  
 یا نه بنویسند  
**جواب** زوال کرد اگر سفر کرد تو احوط تمام و روزه  
 کا اور قضا ہو اور افطار بعد ہو پنجو حد شخص کجا ہو  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ  
 میں کہ کس مقدار پر سفر میں روزه افطار کرے  
 اور روزه قصر کرنیکی کیا حد ہے اور اگر روزانہ  
 سفر میں او س شخص کا مطلب حاصل ہو جاوے  
 اور اوسے روزہ مراعت کرے تو او س  
 روزہ کو کس طرح قضا کرے بنویسند  
**جواب** مقدار مسافت سفر آٹھ فرسخ ہے  
 اور حد ترخص پر ہو چکا افطار کرے او جب  
 بقصد مسافت افطار کیا ہو وراثتائے سفر  
 سے مراعت کرے تو قضا او س روزہ کی  
 لازم ہے نہ کفارہ و هو العالم  
**سوال** کیانند آن علمای دین و  
 شرع متبن اس مسئلہ میں کہ مثلاً زید سفر کیا  
 جا ہوتا ہے ماہ صیام میں واسطی مرتبہ خوانی کے  
 مسنون میں روزہ ترک کرے یا نہیں بنویسند

میں افطار جائز ہو و هو العالم



اجوبه ہے و اللہ اعلم

سوال چہ سفیر مایند علماء دین و مفتیان شرع  
متین اندر تصور است کہ شخص در صوم از روز  
خواہ حرام باشد و خواہ ملال مساس کرده و  
از مساس ندی برآمدہ لطلان شد یا نہ بنویسند

جواب ندی مطبل صوم نیست و از  
مساس هم روزہ باطل نیست و اللہ اعلم

سوال چہ سفیر مایند علماء دین و  
مفتیان شرع متین اندر این مسئلہ کہ رزہ

جناب امیر علیہ السلام کہ در میان زنان بیک  
شافع است و بدین نحو روزہ میدارند کہ

اولاً نہ میکنند اگر این مطلب مایز خواهد آمد  
روزہ جناب امیر علیہ السلام خواہم داشت و

چون مطلب خود میرسد چنانکہ مقرر گردانند  
کہ در ہرہ خواہ تباریخ ہفتم یا ہفتم ہم یا است و ہفتم

روزہ میدارند و اگر از منسوب جناب امیر علیہ السلام  
میکند آیا این روزہ را روزہ نذر تو است

شم و یا بدعت و نزد جناب دانشمند این  
روزہ در مت است یا نہ بنویسند و اجروا

جواب عبادت غیر خدا شرعاً جائز نیست  
البتہ اگر روزہ تمام روز بود عبادت خدا

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین  
مسئلہ میں کہ کانپور یہاں سے چوبیس یا پچیس  
کوس ہے اگر ریل پر سوار ہو کر جائے تو روزہ  
ترک کرے یا نہیں بنیوا تو جبروا

جواب ترک کرے و ہوا و عالم

سوال چہ سفیر مایند علماء دین  
کہ اگر شخص فتنائے صوم ماہ رمضان در غرض

بسیب حالت مسئلہ بجایار دو بعد سال  
تضا کنند صحیح خواهد بود یا نہ و اگر صحیح نخواہد

بود گناہش کفارہ معین است یا نہ بنویسند  
جواب قضا و فدی ہر دو لازم است

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان  
شرع متین اس مسئلہ میں کہ منجن تما کو کے گل

جسمین ملک سیاہ مرج ملی ہو حالت صوم  
دانند نہیں ملنا جائز ہے یا نہیں بنویسند و اجروا

جواب اگر اثر او سکا حلق میں نہ ہو  
تو کچھ مضائقہ نہیں و اللہ اعلم

سوال چہ سفیر مایند علماء دین  
کہ در صوم واجبی و خواہ سستی اشعار در صوم

ائیمہ معصومین جائز است یا نہ بنویسند و اجروا  
جواب جائز است لکن اگر است دار نمود



**سوال** چه سیف نمایند علمای دین و مفتیان شرع  
متین اندرین صورت که زید صوم واجبی ماه  
صیام میداشت و در اوسط ماه علیل گردید و  
بسبب بیماری روزی را از روزهای اش قضا شد بعد حصول  
صحت قصد زید بر چنین طور شد که صوم منقضیه را  
ماه رجب خواهد شعبان آیند و خواهم نمود و باز  
ماه شعبان علیل شد و در آخر ماه شعبان  
صحت یافت فرصت ادای منقضیه حاصل نشد  
و صوم ماه صیام حال او نمود و بارای صوم منقضیه  
چه حکم کفاره است و اگر کفاره است چیست  
و چگونه ادانماید مرد و صائم نام است و نهایت بعثت  
سبب اوقات مینماید کفاره حسب حال آن ایشان را  
شود و بنیوا توجروا

**جواب** در صورت قومه علی شهنو قضا و  
کفاره ساقط خواهد شد و احوط آنست که فدیہ بدهد

**سوال** چه سیف نمایند علمای دین و مفتیان  
شرع متین اندرین مسئله که ماه صیام زید  
بنازین جلالت مقامت نمود و بخون ضرر غسل جنابت  
صباح او را نکرد و بجای آورد اما بغوض غسل  
ایتمم نعل آورد و شب گذارنده بوقت پیر غسل  
نمود و پس اندرین صورت نمیشود لغوض

چه حکم است بنیوا توجروا  
**جواب** در صورت مر قومه تبسم و روزی را از  
صبح خواهد بود اگر مقام رخت بخت کرده  
و تبسم قبل از صبح نمود و تا طلوع صبح بیدار  
مانده است و الله اعلم

**سوال** کیا فایده است بین علمای دین و  
مفتیان شرع متین اندرین صورت که مخدوم  
حبیبیان جهانگشت کار و روزی را کنایه و مالیده  
نبا کرد و سگی نذر دنیا و اوستی مالیده نذر دنیا  
سے افطار کرنا جائز ہے یا نهین بنیوا توجروا  
**جواب** عنایت غیر خدا کے جائز نهین اور  
مخدوم حبیبیان جهانگشت کا جنگ که متور  
هونا ثابت نهو تو بدیه کرنا کسی طاعت کے ثواب

اکا او سکی لیے بجای ہے و هو العالم

**سوال** چه نمایند اندرین صورت که روزی را از  
کافضه ترک بوجای تو او سکا کفاره کیا بود و اگر  
برده آزاد کریم کا مقصد بجهت غایت درجه کمانیک  
حکم ہے ارشاد هوا و را یک روزی که بدو بین  
روزی را کنیکا بھی عقد و رتبه بنیوا توجروا

**جواب** اس صورت میں سائے مسکین کا  
اطعام بھی ضروری ہے



کند و زود باعث ہم نرسیدن بآن غسل  
عذر و انکار نمود و شوهر یکم چای ساخت  
و عورت بیاعت شرم نوع و سی غسل نکرد و روز  
داشت پس روز ه او صبح خواب شد بانه  
و در صورت عدم حجت قضا و کفاره بدمه خود  
است یا بدمه شوهر بنیوا توجروا

**جواب** در صورت مرقومه اگر غسل ممکن بود  
و با وجود امکان غسل نکرده و صبح بطهارت  
نیافت قضا و کفاره بر روجم  
خواهد بود نه بر شوهر و الله اعلم

**سوال** چه میفرمایند علمای دین  
مفتیان شرع متین اندرین مسئله که صوم  
و صلوٰه آن شخص که از طعام منو و اجتناب نماید  
در شب یا نه و در آن وقت که طعام مضمم شده باشد  
نماز و روزه جائز است یا نه بنیوا توجروا

**جواب** اگر طهارت غسلی نیست بنابر مشهور  
نماز او صحیح خواهد بود و الله اعلم

**سوال** چه میفرمایند علمای دین اندر  
آنکه مثلاً بنده نه انتقال کیا اور سن و نمر  
کما تخمیناً سائر بر سکا تھا اور نظام وہ منقوره باند  
صوم و صلوٰه کی بھی متین لیکن احتمال ہوتا ہے

پس صورت میں داسے صوم و صلوٰه  
اون مرحومہ کا وارثوں کو انکے کس قدر کرنا  
چاہیے بنیوا توجروا

**جواب** جس مقدار پر زیادتی کا احتمال  
ہو او سفدر روز نماز کی اگر ناچاہیے و بنو العالم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان

شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید وارث  
ایک شہر کے ہوا اور پیش از روز و شہر غیر  
قصد دس روز کے قیام کا کرتا تھا اب بعد  
شہر کو کسی امر کے دو تین دن کے قیام سے زیادہ

مناسب وقت نہیں معلوم ہوتا پس اس صورت  
نماز قصر کرنیکے واسطے اور روزه رکھنے کے  
واسطے کیا حکم ہے اور وہ شخص کیا کرے شہر  
بیان ہوا یا اس دو تین دن کے قیام میں روزہ  
افطار کرے یا اور نماز کو بھی قصر کرے یا

یا نہیں بنیوا توجروا  
**جواب** اگر بعد قیام اب تجدید قصد ہو تو

تو جب تک سفر نہ کرے حکم مسافر و مسیر ہو گا اور  
اگر قبل روزہ نیت میں تغیر کیا ہو تو قصر لازم  
ہو گا و الله اعلم

**سوال** چه میفرمایند علمای دین



اور دیگر کفارہ بپاؤنہ و بعد از سنن و روزه  
نامہ بار تارستکار شوی یا اعتبار اینچنین خواب  
ناید یا نہ بنوا تو جروا

جواب است صحت خواب را حکام شرعیہ ثابت  
است علی الاطلاق اگرچہ بعض اعلام در مستحبات  
نیکوئی بر احلام تجویز کرده اند و الله اعلم  
سوال ما قولکم من ظلم حبلہ شرعی کرے کوئی  
ت شخص روزے کو مصلحت کرے او شخص  
بزرگ واسطے عذاب کونسا ہے بنوا تو جروا

جواب اگر کسی را عن الصیام  
ت سفر کرے اور روزہ نہ کرے تو کفای قضا  
کرے و لا لازم ہونگے اور گنہگار ہوگا و الله اعلم

سوال چہ سفیر یابند علمائے دین و  
مفتیان شرع متبن اندرین مسئلہ کہ شخصی  
از اہل خلاف گفتہ کہ کسی از جولاہ منادی  
کہ تاریخ نسبت و نهم ماہ رمضان ہلال عیدنایان  
و شہ بعض شعبان فریب خوردہ تاریخ سی ام  
ماہ مبارک روزہ افطار کرد و نہ من بعد  
لا یخشد کہ آن روز از روز ماہ رمضان  
بود روز عید نبود پس بر شعبان موصوفین  
قضا و کفارہ ہر دو لازم است یا شخص قضا

خلاف ان ظاہر شود و کفارہ لازم خواہد بود

سوال چہ سفیر یابند علمائے دین و مفتیان  
شرع متبن اندرین مسئلہ کہ عادت شخصی  
کہ در حالت صوم خود بخود رطوبت در دہن  
پیدا میشود کہ اگر آنرا دفع نماید از کثرتش  
کلام کردن ممکن نباشد در صورت شخص مذکور  
در حالت نماز چہ کند چہ اگر بغیر از ازالہ اش صحیح خوان  
الفاظ نمی تواند یاد در جابے مضمی یا در مجمع علم  
نشدہ است کہ در اینجا دفع آن نمی توان کرد  
در بمقام چہ نماید آیا قلیل قلیل بخلق بردن و پس در صورت  
چہ حکم است آیا صومش صحیح است یا نہ بیضا  
جواب بلع آن مفسد صوم است و رطوبت  
دہن را درین حالت خواہ در بار چہ یاد  
و امن یاد و مال گنجید و الله اعلم

سوال کیاف باتے ہیں علمائے دین اور  
مفتیان شرع متبن امن مسئلہ من کہ اگر  
کوئی شخص واسطے رفع قبض کے نلک کی ٹیٹو  
عادی ہے بطور شبان کے اور بغیر ان کیب  
کے اجابت نہیں ہوتی اگر حالت صوم میں  
وہ شخص یہ عمل کرے تو مفسد صوم ہوگا  
یا نہیں بنوا تو جروا

حاررہ ہر دو لازم است یا شخص قضا



سوال کیا ہے کہ ہین علماء دین سے

مسئلہ میں کہ قوم پورا کے عقائد بزبان اکثریت  
سنا جاتا ہے کہ بعض جہاں امام اور بعض جہاں  
امام کے ائمہ اشاعت سے قائل ہین اور  
باقی اماموں کے قائل ہین مگر کلمہ گو ہین اور  
ظاہر احوال ان کے مسلمانوں کے مثل نماز و

روزے کے ہین اگرچہ روزے ہین  
بھی اقرار کرتے ہین کہ ہمیشہ اٹھا بیسویں  
شعبان سے روزہ رکھتے ہین اور اٹھا بیسویں  
شہر رمضان شریف سے عید کرتے ہین  
مگر یہ بقیہ اور اپنے عقائد کو ظاہر ہین کرتے  
ہین بلکہ جب ان سے استفسار کیا جاتا ہے  
تو اپنے عقائد کو مثل شیعوں کیان کرتے ہین  
بیں صورت میں حکم انہیں اسلام کا جاری ہوگا  
یا نہین اور انہیں اے تر مثل روغن وغیرہ  
کے ان کے ثبات سے لینا اور استعمال کرنا ان کا

شرعاً جائز ہے یا نہین بنیوا توجروا

جواب صورت مفہوم میں اگر وہ

منظم عفت اندہ ہین اور

با اعلان انظار صوم اور اظہار عید اٹھا بیسویں

ماہ صیام نہین کرتے تو اسلام ظاہری و کما

عداوت ائمہ معصومین علیہ السلام تاہم  
ہو جائے تو البتہ محکوم مکفر ہونگے اور جہنم  
ان سے لازم ہوگا وہو العالم

سوال کیا ہے کہ ہین علماء دین

مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زینبہ  
صاحب کلکٹر بہادر ضلع کے شروع شعبان و  
دورہ میں ہے اور پانچ ماہ تک مدت دو

سے قیام دور روزے سے زیادہ کسی جگہ نہین

ہوتا مگر اپنے ضلع سے کہیں زیادہ فاصلے پر

جاؤں کی امید بھی نہین ضلع کی حدود اربعہ کو

کی ہے ایسی حالت میں زید کو روزہ قضا

چاہیے یا روزہ رکھنا اور روزہ اگر رکھ

تو وہ روزہ اوسکا ادا ہوا یا نہین مفہوم

ارشاد ہو بنیوا توجروا

جواب اگر قصد مسافت ہو اور سفر

نقص کا حلال ہوے تو روزہ ترک

کرے اور اگر حلت سفر یا اور شرائط

سفر مشکوک ہوں تو روزہ بھی

رکھے اور بعد ماہ صام قضا بھی

کرے و اللہ اعلم

واجب



سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و  
راضی مقتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ غبارِ شرک  
رجاؤ دینے سے اور ناپا ہے یا ہوا سے  
اور کرنا کب کان میں جاتا ہے تو یہ سبیل  
زینبوم ہے یا نہیں بینوا توجروا

نواب محمد اقبال غبارِ غلیظ میں قضا و کفارہ  
و قضا ط لازم ہوگا ہوا عالم

سوال چہ میفرماید علمائے دین و مقتیان شرع متین  
میں اندرین مسئلہ کہ سفر حرام میں روزہ

کے کیا جواب روزہ رکنا واجب ہے یا نہیں بینوا توجروا  
سوال چہ میفرماید علمائے دین انہیں مسئلہ کہ

فصد وقت وجوب فطر و اخراج آن و آخر وقت وجوب  
بیت بینوا توجروا

سوال وجوب فطر و اخراج آن و آخر وقت وجوب  
سوال وجوب فطر و اخراج آن و آخر وقت وجوب

سوال وجوب فطر و اخراج آن و آخر وقت وجوب  
سوال وجوب فطر و اخراج آن و آخر وقت وجوب

سوال وجوب فطر و اخراج آن و آخر وقت وجوب  
سوال وجوب فطر و اخراج آن و آخر وقت وجوب

سوال وجوب فطر و اخراج آن و آخر وقت وجوب  
سوال وجوب فطر و اخراج آن و آخر وقت وجوب

دوسرے مسئلہ اور اگر سفر کرے بھی تو روزہ کھنا  
جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب اگر یہ سفر مستلزم کسی فعل حرام کا  
تو جائز نہ ہوگا اور روزہ او میں رکنا جائز ہے

اور قضا بھی اگر یہ سفر تو احوط ہوگا و اللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس  
مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص ضرورت شرعی کے

ماہ رمضان المبارک میں سفر کرے اور گھوڑا  
بکھی و پاپوش و شیشہ و پارچہ و مثل اسکے اور

بھی شے خرید کرے تو یہ ضرورت شرعی میں  
داخل ہوگا یا نہیں اور ایسی حالت میں روزہ

رکنا چاہیے یا نہیں بینوا توجروا  
جواب اگر ضرورت خریدنے چاہیے

کی اس زمانے میں نہوا اور تجارت بھی  
نکرنا ہو تو ترک کرنا ایسے سفر کا بہتر ہے

سوال چہ میفرماید علمائے دین و مقتیان شرع متین  
شرع متین اندرین صورت کہ مسماۃ صالحہ

در سن چہار و دہ سالگی روزہ داشت  
و صوم چند سال کہ از ابتدای بلوغ تا انہدم  
بر ذمہ او واجب است بسبب تنہدستی از



لازم بخوابد بود الا كفارة هر صوم مجدوزه بايد گرفت  
و اگر ازین هم عاجز باشد استغفار کافيت و اگر از  
جالت مسئله تا این مان ترک صوم کرد بنا بر قول بعض  
كفاره بر اول لازم بخوابد و الا قضا طریل النجاة و الا تعلم

**سوال** ما قولكم اگر ایک غلام کنی مخصوصین مشرک  
و تو او سکا فطره کیونکر دیا جائیگا بنیوا توجروا  
**جواب** بنا بر مشهور کے فطره او مس مملوک کا  
حلیہ شرک پر بقدر حصہ واجب ہوگا مثلاً ایک شحفر  
و دو شخصو غنیم مشرک ہے اور دو نوکو عیال ہیں  
داخل ہے اور اگر وہ مملوک کسی شخص خاص  
کی عیال میں داخل ہو گیا ہو پس فطره اسکا  
خاص ایک سے ہوگا اور باقی مشرک سے  
ساقط ہو جائیگا و در شیخ صدوق علیہ الرحمہ کا  
مذہب یہ ہے کہ فطره عبد مشرک کا کسی یا  
واجب نہیں و اللہ اعلم

**سوال** چه میفرمایند علمائے دین مضیان شرع  
متین اس مسئله میں کہ زید کے کچھ لوگ قر اور  
کچھ لوگ مسلمان ہیں کہ کھانا او سکا زید سے متعلق  
ہے فطره او من لوگوں کا زید پر واجب ہے  
یا نہیں بنیوا توجروا

**جواب** جن لوگوں کو کھانا بشرط خدمت دیا جائے

شرع متین این مسئلہ کہ زید روزہ دار ہو  
روزہ بوقت عداوت اسے قطر نہ ہو تا سبب تعلقات  
و ترددات دنیا و بہرہ ہو کر و حتی کہ ماہ عیسا  
و عید دیگر سبب سبب جامل مسئله بود  
فطره صوم سال گذشتہ او انکرده فطره  
سال حال داد پس برائے فطره سابق  
چه حکم است در عدم تادیب آن چه قباحت است  
و در صورت تادیب فطره ماضیہ کدام فائدہ خواہد  
بود بنیوا توجروا

**جواب** در صورت مرقومہ اگر خراج  
سہولت فضاے او بقیہ اوصیت علی الاکابر  
و اگر اخراج نموده است و دادن و رابستہ  
سہولت و البتہ ایصال آن بستی یا عوض  
آن اگر تلف شدہ واجب خواهد بود امیر علم

**سوال** چه میفرمایند علمائے دین مضیان شرع  
متین ایندین صورت کہ فطره خدا  
ملازم غیر از کنیز و غلام برنج و م واجب است  
یا نہ و حکم جنین ہم ارشاد گردد بنیوا توجروا

**جواب** اگر قبل از زرویت ہلاک  
داخل عیال شوند احوط آنست کہ فطره انشاء  
ہم بدہ و فطره جنین لازم نیست بلی اگر قضا

ملازم غیر از کنیز و غلام برنج و م واجب است



متین اس مسئلہ میں کہ مال زکوۃ و مال فطر  
یا خمس کو خادم مسجد کے واسطے جاری و رکشی  
اور تطہیر اور حفاظت وغیرہ کے لیے عین کیا جا  
و عوز و نوشتن خواہ وغیرہ میں ان کو کوئی صرف  
کرنا جائز ہے یا نہیں بنیوا توجروا

**جواب** اگر استحقاق کتا بعد اقبال کے دیا جا  
تو کچھ مضائقہ نہیں و ہوا العالم

**سوال** ما قولکم کسی مہمان غیر شو و طاقت اور  
فطرہ نہ اشدہ باشد یا دار و مہمان غیر شو  
فطرہ نہ اشدہ اش ساقط است یا نہ بنیوا توجروا  
**جواب** کسی کہ طاقت اور اسے فطرہ نہ اشدہ  
از و ساقط است خواہ مہمان غیر شو دیا نہ و حکم  
غنی کہ مہمان غیر شو و خلافت مشہور میان صحابہ  
انست کہ فطرہ و نہ اشدہ اش واجب و مفعی رہا

**سوال** کیا فطرہ دینے میں علمائے دین  
مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ فطرہ  
دینے والا بدو و اس کے تختہ العصبہ کے  
سامنے نہ بھیجے بسبب قریب نہونے کے محتاج  
ستحقین فطرہ کو اپنے ہاتھ سے دیدے تو  
ہے یا نہیں اور تختہ العصبہ بھی ہوا و فطرہ  
دینے والا آپ ہی مستحقین کو دیدے تو جائز

**سوال** جب سیف مایہ علمائے دین و مفتیان  
شرع متین اندرین مسئلہ کہ بر صاحب خانہ  
فطرہ و چند کس واجب ہے شو و بنیوا توجروا  
**جواب** بر صاحب خانہ واجب است کہ فطرہ از  
نفس خود و عیال خود و فطرہ ہمانے کہ قبل از شام و  
طلوع ہلال عید داخل شدہ باشد و فطرہ مولود کہ  
قبل از ہلال عید متولد شود و عیال و مہمان  
داخل است صغیر کبیر و مسلم و کافر و زنی مرد  
فطرہ ہے جمیع انہا بر صاحب خانہ واجب میشود

**سوال** ما قولکم کہ فطرہ از کدام جنس اخراج نمایند  
فطرہ نیز ارشاد فرمائید بنیوا توجروا  
**جواب** ہر چیز کہ قوت غالب باشد اخراج زکوۃ  
از ان مستحب است مثل گندم و جو و نان و زیت  
این بر و نیز غیر بیت انکو و غیرا و برنج و غیرہ از جنس

**سوال** جب سیف مایہ علمائے دین و مفتیان  
شرع متین اس مسئلہ کہ فطرہ بر کد ام کس واجب است  
و کد ام شرط واجب میشود بنیوا توجروا  
**جواب** در وجوب فطرہ و چند شرط است  
اول تکلیف یعنی شخص بالغ و عاقل و باہوش باشد  
بس بر طفل و دیوانہ و منعمی علیہ یعنی کسی کہ عشی  
و بہوشی اور قبل بلال سوال عارض شدہ یا

احتمالی  
در بارہ تخیل  
است از ان جناس  
مقدار نظر  
از توجہ بہ  
ان



از شرائط واجب فطره حریت است یعنی آزاد بود  
پس بر ملوک زکوة فطره واجب نمی شود بلکه اگر  
واجب است که فطره از طرف عبد خود بدد و سقوط  
فطره از جمله انواع عبید متفق علیهاست لکن  
شیخ صدوق فطره مکاتب را بر نفس او واجب  
دانسته اند بر آقا و مشهور آنست که نامکاتب  
ادایه مال باقیان نموده باشند فطره از وسط  
است اگر بعضی مال را ادا کرد فطره بمقدار آن  
مال بر عبد و باقی بر ذمه آقا واجب میشود و بعضی  
در صورت اخیر فطره را از هر دو ساقط میدانند  
هم از مکاتب هم از مولاد الاول اشهر ستوم  
آنکه مکلف غنی بوده باشد و مراد از غنی آنست  
که قوت سالیان خود داشته باشد یا قادر بر کسب  
میشست سال برائے خود و عیال خود بوده  
باشد پس بر تفسیر زکوة فطره واجب نیست  
بلکه سبب است که یکصاع را بر خود و عیال خود  
بدست بگرداند و هرگاه قبل بلال عید کافر مسلم  
شود و طفل بالغ و دیوانه صحیح و بی هوش شهید  
آید فطره بر آنها واجب خواهد بود و الله اعلم  
سوال چه پیغمبر مانند ملائک دین و مفتیان شرع  
ستین اندرین مسئله که فطره بکدام کس  
است

جواب درستی فطره چند وصف معتبر  
اول ایمان پس کفار و اهل خلاف را نمیتوان داد  
و شیخ ابو جعفر طوسی علیه الرحمه و دیگران جابر  
دانسته اند که اگر مومن موجود نباشد  
زکوة فطره نمیتوان داد و اکثر اعلام منع فرموده  
و هو الاقوسه والا حوطه دوم عدالت و فردا  
عدالت در عین تمام بلکه راستی است که باعث  
ملازمة است تقوی و مانع از اقدام کبار و اعیان  
بر منغائر باشد و بعضی اعتبار کفار را شرط میدانند  
و اصحاب طایفه الصغار را اعتبار نمیکند و بعضی  
مطلق استیاء کافی میدانند و اول احوط است و  
جائز است که اطفال مومنین را بدین اگر چه آبای  
ایشان فاسق بوده باشند مومنانکه از حاکمان  
کن باشند که نفقه ایشان بدین آن شخص واجب بود  
ابوین و احباب و فرزندان و اولاد ایشان  
و زوج و غلام و کنیز و سواى ایشان باقی آقا  
را که اتفاق آنها واجب شد میتوان داد چهارم آنکه  
باششی نباشد پس بر باششی فطره غیر واجب  
حلال نیست بلی فطره باششی بر امثال اولاد  
است و هو العالم



**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اپنے دستخط فرمایا ہے کہ برف پر گری پانی بھرتو پاک ہو جائیگی اس قید سے کیا فائدہ ہے بیوقوف توجروا۔

**جواب** برف کے جانے میں سنا جاتا ہے کہ انگریزی کل میں اکثر لوگ چربی یا روغن سے طرف کو چرب کر دیتے ہیں تاکہ برف سہولت سے اٹھ جائے اور اس سے جدا ہو جائے اس سے احتمال ہوتا ہے کہ دھیت اور سکی مٹھ ظاہر ہو کر ہو لہذا یہ قید زیادہ کی گئی وہو العالم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عسلاہ قنچس ایک ہے یا پنجس یا سطر بیوقوف توجروا

**جواب** مسئلہ اختلافی ہے اور اجتناب اس سے احوط ہے واللہ اعلم

**سوال** کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی وصل بالسکون اور وقف بالبحر کہ عمدایا ازراہ جبل کے کرے نماز اسکی صحیح ہے یا نہیں اگر وصل کرے اور پھر وصل کو نہ کرے تو کیسا ہے بیوقوف توجروا

**جواب** ظاہر اوقف بالبحر کہ اور وصل بال

**سوال** جب بیقرمانند علمائے دین اندوین مسئلہ کہ پوست سنباع مثل شیر وغیرہ بعد از طہاہر است نماز دوران جائز است یا نہ بیوقوف توجروا

**جواب** طہاہر است لیکن نماز دوران صحیح نخواہد شد وہو العالم

**سوال** مولانا و مقتدا امامت فیوضکم اگر دندان افتاد پیش نماز جماعت از تاتفرہ سببہ بابت نماز در عقب او درست است یا نہ بیوقوف توجروا

**جواب** درست است وہو العالم

**سوال** جب بیقرمانند علمائے دین اس مسئلہ کہ ہر گاہ کسے درجہ نماز کند باین خیال کہ غشی است و بعد از نماز مباح بر آید آیا آن نماز صحیح خواهد بود یا نہ بیوقوف توجروا

**جواب** در صورت مرقومہ اعادہ نماز احوط است وہو العالم

**سوال** جب حکم است در این مسئلہ کہ شخصی کہ پیر شریف باشد و خود این کس از جانب مادر غیر سید چنین کس اگر بقتل زکوہ از امتثال خود صریح است کہ جائز باشد لیکن شخص مذکور زکوہ واجبہ خود پسند کہ غیر الا احتیاج بیولن و ابالتصدق دلیلی



و صدقات واجبیہ سپید بندہ در صدقہ

باکی نیست و اللہ اعلم

سوال کیا مسئلہ ہے بین علماء دین و

مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بلوغ عورت

اور مرد کو کس سن میں ہوتا ہے بنیو التوجروا

جواب بلوغ سنی مرد کا پندرہ برس کے

بعد اور عورت کو بعد نو برس کے ہوتا ہے

اور بغیر اسکی جبکہ خرم سنی کا ہو جاوے بہ نشا

باجلامات دیگر تو بلوغ ہو جاوے بکاواللہ اعلم

سوال چہ سیف و پند علماء دین و مفتیان

شرع متین اندرین مسئلہ کہ فرض شنبہ نو

و فرصت استغفارے نیاید و قصد کند کہ بعد

ساعات استغفانمودہ بران عمل خواہم کرد

و بجز رو و بیت واجب حج نماید صحیح است

یا نہ بنیو التوجروا

جواب درین صورت اکتفاء بہیت شمر

باید نمود و اللہ اعلم

سوال چہ سیف و پند علماء دین و مفتیان

شرع متین اندرین مسئلہ کہ ہر گاہ از دریا

گذرد یا بجائزات میقات تھننا احرام بندد

کافی است یا نہ بنیو التوجروا

کہ ہر گاہ از دریا تھننا یا سوال دین بعدہ عمرہ

بجا آورد و بہ بندہ منور نشدہ شدہ بعدہ حج

نماید صحیح است یا نہ بنیو التوجروا

جواب در غیر شہر حرم عمرہ تمتع بنیو التوجروا

و بعد بجا آوردن افعال عمرہ قبل از حج خروج

مکہ مختلف فیہ احوط اجتناب است و بہو العالم

سوال کیا مسئلہ ہے بین علماء دین و

مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر ایسا

زید سے کسی شخص نے کوئی شواہد سے متکا

بجائز اسکو کہ زید ہمارا دوست ہے یا نوکر ہے

وہ شے بکفایت لاوے گا پس بدنے و دشمن

بازار سے بقیعت دور و پیہ کے خریدی شے

اوس شخص سے اٹھا کر کیا کہ دور و پیہ جاری

کو یہ شے ملتی ہے پس اوس شخص نے راضی

زید کو دور و پیہ جاری آنہ دی تو یہ جاری آنہ زید

لینا اور اوسے صرف میں لانا درست اور

جائز ہے یا نہیں امیدوار ہوں کہ دستخط

بالتصریح فرمائی جاوین۔ بنیو التوجروا

جواب اگر زید نے اوس شخص کے مال

سے اوس چیز کو مول لیا ہے تو اصل قیمت

سے زیادہ لینا جائز نہوگا و اللہ اعلم



سے اگر بائع و مشتری سے اطلاع کرے قبل معاہدے  
میں کہ ہم دستوری لینا جائز ہے یا نہیں غیور  
جواب اگر بائع برعنا مندی اور بلا حیرت

غیر کے دے و مفاتحہ نہیں و اللہ اعلم  
سوال چہ میفرماید علمائے دین و مفتیان

مفتیان اندرین مسئلہ کہ زید نے موقع برسا  
و کسی کمر زید کے ہاتھ بیام سعی لکیر  
کر بائع بولایت خود مول لیا اور زرقعت نام  
کا بحال اور املیا پس یہ بیع شرعاً جائز و نافذ ہی  
ہو یا نہیں بنیوا توجروا

جواب اگر مال بائع سے مبرات عطیہ اور  
نقل و سکر خریدی تو بیع او سکی صحیح ہوگی و اگر  
آپ سوال کیا فہماتے ہیں علمائے دین

مسئلہ میں کہ اگر کافر سے مسلمان روپیہ  
لیکے اور کافر سودی روپیہ دیوے تو لینا  
اور سطر حکم قرضہ کا جائز ہے یا نہیں اور تافاضل  
خط روپیہ میں نہیں ہو سکتا تو آیا غیر غنیمت کی  
زیادتی جائز ہے یا نہیں بنیوا توجروا

جواب شرط تافاضل کے قرض میں پڑ  
نہاے اگرچہ غیر غنیمت سے ہوا و زبر غابد  
شرط دے تو حکم مفاتحہ

مسئلہ میں کہ شافعہ میں واسطے راہن کے غرضاً  
یا واسطے مرتہن کے اور وقت رہن کے  
اگر مرتہن شرط کرے کہ منافع میں لڑے  
تو جائز ہوگا یا نہیں بنیوا توجروا

جواب منافع ملک راہن میں مگر حکم مرتہن  
کو معاف کر دے وقت عقد کے خواہ بعد  
اوسکے وہو العالم

سوال کیا ارشاد فرماتے علمائے دین  
و مفتیان شرع غنیمت اس مسئلہ میں کہ  
زید نے مکان اپنے عمر کے پاس رہن کیا بیعاً

ایک سال اور عمر مرتہن نے رہن نامہ  
میں مندرج کرایہ مکان پر موند زید راہن کے  
بعض سود زر رہن کے محل اور معاف کر لیا

تو اس صورت میں اگر انشاء میعاد میں زید  
راہن کو منظور ہو تو فک رہن کر سکتا ہے یا نہیں  
اور بعد انقضاء میعاد مذکور بر وقت فک

زید راہن دعویٰ کے کرایہ مکان پر موند عمر مرتہن  
سے کر سکتا ہے یا نہیں اور اگر زید راہن  
درمیان میعاد کے شرعاً فک رہن کر سکتا

ہو اور عمر مرتہن بھت رواج عرف فک رہن  
پر راضی نہوا و زید راہن پر حیر کرے او



میں مار پر ہنا چاہیے یا نہیں بنیوا توجروا

**جواب** رہن میں تعین مدت بنا رہو

کے مہین ہو سکتی حسب وقت رہن ادا ہے

قرضہ کرے جائداد اپنی مرتہن سے لے سکتا ہے

اور اگر مرتہن قبضہ اس جائداد سے نہ اٹھا

تو نماز اسکی اس میں صحیح نہوگی <sup>تعلیم</sup>

**سوال** ما قولکم مذ ظلمکم حکم است در صورتیکہ

مصاحبت بخیر کاغذی شدہ باشد و ضیوع صلح

بکسان جاری شدہ باشد و مطابق این صلح ہر کس

برائے صلح شدہ قایلین باشند اگر بعد میں

احدے از صلح کنندگان سبکوید کہ این صلح

برضا و رغبت نہ نموده بودم بلکہ بمصلحت صلح

نمودہ بودم باطل خواهد شد یا نہ بنیوا توجروا

**جواب** اگر ترجمہ صیغہ بزبان ہندی می ہم

واقع شدہ حکم بلزوم منسحب کل خواهد بود <sup>تعلیم</sup>

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و

سفیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید

نے ہندہ کو مکان اپنا بالعوض کسی شخص کے بغیر

ادا کیے مگر کے اپنی زوجہ کو یہ کیا اور وہ زید

اور ہندہ اوس مکان میں رہے مگر قبضہ

اوس مکان کا ہندہ کو اپنے حین حیات میں

ہو یا نہ ہو

مہو چچی ہے یا زیدی اولاد کو دعویٰ مکارا

کا ہو چکا ہے بنیوا توجروا

**جواب** صورت مرقومہ میں اگر ثابت ہو

کہ زید نے کسی وقت میں تخلیہ مکان نہیں کی

کیا تو ظاہر قبضہ متحقق نہوگا اور یہ بہ بدو <sup>جواب</sup>

قبضہ کے نافذ نہوگی واللہ اعلم

**سوال** چار شاد است در بنصورت کہ نماز

زمین وقف نباشد ملک بالائے سطح دو کا آواک

مسجد قرار دادہ باشند حکم مسجد در آن خواهد

خواہ شد یا نہ بنیوا توجروا

**جواب** اگر واقف زمین را وقف مذکور

مسجد نموده باشند ظاہر احکم مسجد بران حالت

خواہ شد و اللہ اعلم

**سوال** چه سفیر مانند علمائے دین و مفتیان

شرع متین اندرین مسئلہ کہ اگر متولی ایک

مقرر کرنے متولی دیگر کے فاق کرے تو کار متولی

کون کون انجام سے کرے بنیوا توجروا

**جواب** جو شخص متدین اور معتد ہے

ہو تو متولی اوقاف ہو سکتا ہے اور اگر نام

تجویر حاکم شرع ہو بہتر ہے و ہوا عالم جائز

**سوال** ما قولکم کہ متولی کیوں کیا صفت چاہیے

ہو



سوال چہ سیر مائید علمائے دین و مفتیان  
متین اندرین مسئلہ کہ اول ہر گاہ میت جب  
بت اور قبل غسل میت غسل جنابت دیندیا  
پس ان بنو التوجروا

جواب غسل میت کافی است و التعلیم  
سوال چہ سیر مائید علمائے دین اندرین  
ت کہ نماز مغربین را ہر گاہ بعد نصف شب کندیت  
کا آؤا کند یا نیت قضا بنو التوجروا

جواب نیت قریت کند و علی الا شہریت قضا لازم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس  
دب میں کہ زید نے ایک راس کا ویش واسطے  
حائے کے ایک کافر قوم امیر کو دی اور اجرت دے  
رائی کی مقبرہ کر دی اب وہ لظاہر کرتا ہے

بنیاد کہ میں اپنی گاؤں میں ان کے ساتھ چرایا کرتا تھا اور  
نیک گاؤں میں میری اور دوسری گاؤں میں  
لوہی شینے ہلاک کر ڈالی اور گواہی جبکی دلاتا ہے  
وہ لوگ بھی قرین اور ایک گواہ مسلمان فاسق

ہے آیا گواہی ان کو کوئی مقبرہ ہے اور مواخذہ  
اگر نامطابق شریعت کہے یا تاوان لینا اس کا  
انہ جائز ہے زید کو بھی اوسیر اور اوسکو گواہوں  
پر اعتماد کامل نہیں ہے بنو التوجروا

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
کہ ملازمین کفار پر عیوض کسی جرم خطا کے جرمانہ کرنا  
جائز ہے یا نہیں بنو التوجروا

جواب جرمانہ قروضہ بطریق شریعت نبویہ کا  
نہیں پس جب تک کہ سیوجہ شرعی سے نہ لیا ہو لہذا  
اوسکا جائز نہ ہوگا البتہ چونکہ مال کفار و مسلمین اسی وجہ  
سوسم کو تصرف مال کفار میں جائز ہوگا و التعلیم

سوال اگر کسی شخص نے اپنے تین  
ریخ و عشتہ میں بسبب آب و کو زہر خواہ شمشیر  
سی ہلاک کر ڈالا ہو تو آیا نجات دے سکی ہوگی یا نہیں  
جواب اگر باوجود ہونے و عمل کے اپنے تین اوسو  
ہلاک کر ڈالا ہے تو عند اللہ مجرم ہوگا اور مواخذہ

اور عفو اختیار ہو و کفار ہے و التعلیم  
سوال ما قولکم تظلم کہ شخص بقصد ہشت و زائد از  
دریام صیام سفر کرد بچار فرسخ شرعی رسید بود کہ فرسخ  
و نحو را نجا شب سہ کردہ صبح مراجعت  
نجانہ کرد کہ از انجا فاصلہ چار فرسخ شرعی است

است و صوم را افطار کرد پس این قصر جائز  
شد یا نہ بنو التوجروا

بہر حال



جہل مسئلہ قصر نمودہ پس کفارہ براؤ لازم جواب

یا نہ بینوا توجروا

جواب در صورت جہل مسئلہ اختلاف است

اگر عدوم لزوم کفارہ است و سبیل الاحتیاط

واضح والتدعیلم

سوال چه سیف بایند علمائے دین و متقین

شرع متین اندرین مسئلہ کہ صائم را بویند

گلهامثل یا سمن و گلاب و غیرہ اورائے نرگس

ہم مکروہ است یا نہ بینوا توجروا

جواب کراہت آن مشہور است و ہوا

استفسار

درین جواب این است کہ الفاظ (کراہت آن مشہور)

است) نسبت نرگس است یا چه ولو بدین

گلهامائے یا سمن و گلاب مکروہ است یا نہ بینوا توجروا

جواب است تمام مطلق ریاحین مکروہ

است خصوصاً نرگس و غیرہ کہ بوئے تند

دارد والتدعیلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں

کہ ایک شخص عمر او سکی بچا سن سکی ہو اور او سکوسو

کا عارضہ بھی ہو اور دیگر عوارضات میں بھی مبتلا ہو

اس سبب صنف غالب او سکوفت شب حالت خواب

جواب بغیر خروج می غسل واجب ہوگا و اما

سوال کیا حکم ہے جناب ملک العلماء کا

مین کہ تارچاندی کے بین اور اوین طبع

ہے او اس سے گوٹ بنائی گئی ہے آیا اور

کٹیری میں گرغاز پڑہ سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس

میں کہ اگر کوئی سو من اپنی دختر کو کسی نا صبی

عقد میں دے تو نکاح جائز ہے یا نہیں اور

کوئی سو من او اس مومنہ منکوحہ نا صبی سے

خفیہ کرے تو جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب جب تک کہ حکم کفارہ میں مہونا او

نہو اور افتراق شرعی اوں دونوں میں

تو مومنہ مکروہ ناجائز ہے والتدعیلم

سوال چه سیف بایند علمائے دین و متقین

شرع متین اندرین مسئلہ کہ زید مدیو

چند کسان بہت پیچکونہ او اسے دین از

نہی تو اند و منجملہ دایقان یک کس زید را میگ

کہ شمار سے حج و زیارت ہمراہ من بروید

شمار ذمتہ من است و اگر نئے روید

دین من بدید پس در این حالت زید باو

ماندن مدیون چند کسان ہمراہ یک کس



جواب در صورت فرض حواہ برزیدیا  
نمی تواند نمود و الله اعلم

سوال چه میفرمایند علمائے دین اندرین  
مسئله کہ اگر بارچہ ہائے ادنی و بانات وغیرہ از کفار  
خرید کنند یا مال کافر در نیلام خرید کنند وقت صلوات  
آن رخت جائز است یا نہ ہرچہ حکم شریف باشد اقرار  
فرمودہ شود مینو اتوجروا

جواب ہرچہ ازین قسم محبول حال بعید  
بودہ باشد از اہل اسلام باید گرفت  
والله اعلم

سوال کیا فائدے ہیں علمائے دین سر  
مسئلہ میں کہ جس بارچہ کفن پر سورہ ہامی قرآن  
شریف یا کل تمامہ قرآن شریف صرف خاک شفا  
بار و شمانی سے یا ایسی ششائی سے جسمیں خاک شفا  
آمین ہو کر بر ہوتا ہے او سکا ز بر زمین دفن  
ہونا جسم میت پر جائز ہے یا نہیں وجہ تفصلاً  
کی یہ ہے کہ قرآن شریف تخت شدہ جو کفن پر  
ہوتا ہے یا سورہ قرآنی لکھی ہوتے ہیں و کفن  
میت کو نیچا یا جاتا ہے اور دفن کیا جاتا ہے خیال  
ہوتا ہے کہ شاید آیات قرآن شریف یا کل قرآن  
کا دفن جائز نہ ہو مینو اتوجروا

تخلاف ہر اگر عامہ غیر حسین نقطہ نجاست لکھی کا تیسرا  
لکھا ہو کہ بعض نقطہ نہیں اگرچہ نام کفن بھی لکھ کر بعض  
اعلام تجویز کیا ہر لکن حوط اجتناب و الله اعلم

سوال کیا فائدے ہیں علمائے دین  
اس مسئلہ میں کہ حملہ بدب اہل اسلام کا اس بات  
پر اتفاق ہے کہ حملہ بنی آدم پر جو زیانہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے یا آئندہ جو قیامت

تک موجود ہوں سب پر فرض ہے کہ اسلام  
قبول کرین پس سوال یہ ہے کہ زمانہ نبوی  
میں تو معجزات باہرات اور بہت سی آیات معاللات  
کا امکان تھا کہ واسطے منکرین اسلام کی حجت تھی  
اور بہت سے بنی آدم اوس ذریعہ سے شرف  
باسلام ہونے خداوند تعالیٰ جل شانہ نے لعنات  
آنحضرت کے کیا حجت قائم رکھی ہے او پر بندہ  
کے جسے انکار کرنا باعث عقاب و انقیاد و وسیلہ  
نجات اور وہ حجت ایسی ہے جس سے عقل انسانی  
پر قبول کرنا لازم ہو کہ اسلام طریقہ حق منجانب  
ہے اور وہ حجت بالفعل اس زمانے میں کیا ہے  
ہوں کہ بدلائل عقلی و نقلی مرحمت ہو مینو اتوجروا  
جواب مفاد قول حضرت امام موسی کاظم  
ان علی الخلق حجتین حجت ظاہرہ و حجت باطنیہ



حدیث شریف لولا من یحقی بعد فیہ قائمنا  
 سن العلماء الدالین علیہ والداعین الیہ الی آخر  
 رجوع طرف علمائے دین کے کرے کہ وہ نجات  
 ہمیں ضعیفے مذکور خد کو دامت الہام الیہ

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و  
 مفتیان شرع اس مسئلہ میں کہ مثلاً زید  
 سفر کیا جاتا ہے ماہ صیام میں واسطے مرتبہ  
 کے اس عورت کو روزہ ترک کرے یا نہیں  
 بینوا توجروا

**جواب** اگر سوز خوانی کرے تو روزہ ترک  
 کرے اور روزہ بھی رکھے اور عادیہ  
 بھی کرے تو احوط ہے و اللہ اعلم

**استفسار**  
 اس میں یہ ہے کہ حکم مذکور یہ ہے یا لکھا کہ جو شخص کچھ  
 واسطے مرتبہ خوانی سوز خوانی کے ماہ صیام میں سفر  
 کرے وہ روزہ قصر کو واسطے ترک کرے یا کچھ اور مثلاً  
 دوسرے یہ کہ یہ فقرہ جو ہے کہ اگر روزہ بھی رکھے  
 اور عادیہ بھی تو احوط ہے یہ فقرہ واسطے سوز خوانی  
 یا واسطے مرتبہ خوانی کے بینوا توجروا  
**جواب** واسطے سوز خوانی کے بنا بر قول  
 بہ حرمت غنائی المراثی کے قصر کرنا چاہیے

تو احوط ہوگا اور غیر سوز خوانی کا تو قصہ ہے  
 مگر یہ کہ مقصود دوسرے مرتبہ کا نہیں ہو کہ جو  
 بحسب شرع مادل نہیں ہو سکتی حکم اوستکا  
 بھی مثل سابق کے ہوگا و اللہ اعلم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و  
 مفتیان شرع اس مسئلہ میں کہ مسمی زید اور  
 رضی زبنداری کی نسبت کاغذات واجب العرض سرکار یحییٰ  
 یہ عبارت لکھا کہ مگر کیا کہ بعد سے روزہ میری غنیمت  
 حصول بیع رہن و انتقال ہر قسم کی مالک  
 ہوگی اب زوجہ و دیگر وارثائے شرعی میں بکارت  
 ہو کہ زوجہ و عویدار ہے کہ بموجب اس قرار تحریر کیا  
 کے میں مالک ہوں اور وراثتے شرعی کے  
 ہیں کہ فرائض شہم مالک ہیں آیا اس قرار تحریر  
 سوز و جب مالک ہو سکتی ہے یا نہیں بینوا توجروا

**جواب** اگر قبیل وصیت سے ہو تو وصیت لیل  
 نکش متروکہ میں بلا تعرض و زنا جاری و نافذ  
 ہوگی اور تعرض کرنا او کا سموع منہوگا

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و  
 مفتیان شرع اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص ساتہ عورت باکرہ کو زنا کرے  
 اور بعد اسکی نکاح کرے تو شرعاً جائز ہے یا نا  
**جواب** جائز ہے و اللہ اعلم



سابق ازین مسائل شد ۶۴۱ کے صفحہ  
جواب اول کالم اول کے سطر بند ۱۰ میں جو جو اس پر  
کا اوہین سو کاتب سے قضا و کفارہ ساقط خواهد  
شد لکن گویا صحیح عبارت یہ ہے (قضا لازم  
و کفارہ ساقط خواهد شد) لہذا بار دیگر وہی مسئلہ  
ی مع سوال و جواب طبع کیا جائے ناظرین اسکو صحیح  
معتبر فرمائیں اور مسئلہ سابق کے جواب کو اسی سے  
نیست درست فرمائیں۔

مسئلہ چہ میفرمائید علمائے دین و مفتیان شرع  
الشرعین اندر مفسور کہ زید صوم و جب ماہ میا  
بر یکید اشت و در او سوا ماہ علیل گردید و بنبی  
لنروزہ اش قضا شد بعد حصول صحت قصد  
یکید بر چنین طور شد کہ صیام تنفیہ را  
در ماہ رجب خواہ شعبان بیدہ ادا خواہم نمود یا زیلہ شعبان  
تلیل شد و در آخر ماہ شعبان صحت یافت فرستاد و صوم

نفسا قضا و صوم ماہ صیام حال ادا نمود ایا  
برای صوم متغنیہ چه حکم کفارہ است و اگر  
ماہ رجب است چیست و چگونه ادا نماید مروضہ صائم ناو  
ست و نہایت بعسر است بر اوقات بنماید  
نما و حسب حال آن را بشاد شود و بنیوا تو جروا  
باب در صورت مرقومہ علی المشہو قضا لازم

الروئی متغنیہ صیت کرنے کے یہ جو چھوٹی یا سلام منہ  
من جناب الشیخ محمد علیہ السلام کہ عرض کی کہ میں باقی صیت  
میں جامعیت ظاہر میں کہ وہیں بعد میری عمر میں کہ نہیں  
یا نقشہ شہادہ و طہر لہم و میں علی میری بت میں کہ نہیں  
ایا عمل میں صیت پر جائز ہے یا نہیں بنیوا تو جروا  
جواب ہر عمل ایسی صیت پر لازم نہیں لکن تعلیم  
سوال چہ میفرمائید علمائے دین و مفتیان  
شرع متین اندر بن مسئلہ کہ اگر خواہد کہ یا میری

عقیدہ بنابر مسلک امامیہ ناجیہ درست خواهد شد یا نہ  
جواب عقد مابین العیدین درست است ان خود  
صاحب علیہ الرحمہ البتہ در ماہ مثال خاصہ ترک  
را اول گفتہ اند و اللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و  
مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مردی  
کے ساتھ عورت شبعہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں  
جواب اجتناب کرنا چاہیے اللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و  
مفتیان شرع متین کہ جو باہل مطلق کہ کچھ علم نہ کرتا ہو مگر تازی  
ہو پس وہ صیفہ نکاح پر دے سکتا ہے یا نہیں  
جواب اگر اسقدر جاننا ہو کہ صیفہ ایجاب ہے  
اور یہ قبول کا اور رفض و انشاکار کرتا ہو تو



مسلمہ میں کہ بعض یا ضوئین کہ مولف کا نام ہے  
 ایک نیا سورہ مسمیٰ سبۃ علی دیکھا گیا ہے ابتدا  
 الرحمن یا ایہا الرسول انا ارسلسنا رسلا من قبلک  
 اور یہ فقرہ بھی ہے اوسے رو میں ان علیا من  
 فانت بالصدق ساجدۃ بالتقین اور یہ بھی ہے  
 بشرناک بداریتہ الصالحین وانا معہم من لدنک  
 فی الخلق شاہدین اور یہ فقرہ بھی خرین ہے  
 یا ایہا الرسول بلغ انا اری وادکادی فسنو  
 عملون قد حسرنا الذین ہما کافون یا یانی حلی  
 معرہون مثل الذین یوفون بعدک کاتی  
 اجرہم جنات النعیم ان للہ لذ ومغفرۃ واجر  
 عظیم وان علیا امیر المؤمنین وانا لنوفیتہ  
 حقہ یوم الذین وما نحن عن ظلم حدۃ الغامضین  
 واکوئید علی الخلق اجمعین فان ذریتہم الصا  
 اور کتاب مذکرۃ الانمہ اور دستان مذہب سنیہ  
 نورین بھی فضائل جناب سنین میں دیکھا گیا ہے مضامیر  
 اور دونوں سوروں کے احادیث نبوی سے  
 مطابق ہیں یا یہ سورہ احادیث سے ثابت ہیں  
 اور ان سوروں کو منجانب شد سمجھنا اور آسانی جانا  
 اور تلاوت کرنا اور وقف کرنا اور داخل قرآن  
 میں کرنا اور احکام قرآن مجید انہی جاری کرنا جائز ہے  
 یا بدعت وحرام اگر جائز ہے تو احکام یہ سورہ

نورین کیوں لکھا ہے دونوں شمسف کا حال  
 کہ موسیٰ بن یافث اور اگر ان سورہ کا شائع کر  
 اور احکام قرآن مجید انہی جاری کرنا بدعت ہے  
 سند اسکی آخرت میں کیا ہے اور اگر سوا  
 دونوں سوروں کے کسی جائز یا کتاب میں  
 کوئی اس قسم کا سورہ ہم دیکھیں اور منقول  
 اعتقادات امامیہ سے موافق ہو تو اسکو  
 قسرن سمجھنا چاہیے یا نہیں بنو انوجروا  
**جواب** متھی نہ کہ سورہ مذکور خالی اس  
 کہ یا اسکو مرکب آیات منسوخ القرات سے کیا جا  
 منقول بطریق حاد سے یا از قبیل فخریات اور  
 کی ہو بہ حال قرات اور اشاعت اسکی منہ  
 نامشروع ہوگی اسواسطے کہ باتفاق جملہ علما  
 رد و منسوخ القرات اگرچہ امتداد جہ  
 پر نازل ہوئی تھی لکن بعد ایک زمانے کے  
 ہو گئی اور قرات اسکی ممنوع اور شرک  
 حکم الہی خارج قرآن سے کر دیے گئے مثل  
 احکام کے کہ بدو اسلام میں اور پھر منسوخ  
 اور خود جناب رسالت نے حکم الہی تلاوت  
 جھوڑی اور حفظ و تلاوت سے ادنیٰ نفی  
 اور منقول منقبض احادیث و صفیک اکثر



مواضع کہ مخصوص بل مخصوص میں ہی قرآن غیر  
 قرآن متداول ہو گا تاں اشارہ وار دہونی سے  
 حتی کہ قرأت سبعہ قرأت شاہ سے بھی بعض علماء  
 منع کیا ہے اور قرأت شریف منقولہ بطریق احاد  
 و ملحق روایات احاد سمجھنا مذہب بعض اہل سنت ہے  
 بل کلام موضوع و مخترع کا علامہ قرآن میں اور  
 و سلو جو قرآن گردانا تو ظاہر ہے کہ تحریف کتاب  
 بن اور تحریف دین حضرت سید المرسلین ہے  
 و خلاصہ یہ کہ یہ سورہ اگر منسوخ القرات یا منقولہ  
 بطریق احاد کے بھی فرض کیا جاوے تو بھی اسکو  
 جزو قرآن نہ سمجھنا چاہیے حالانکہ فی الواقع اسکا  
 اور منقولہ بطریق صحیح ہونا بھی نہیں ہے اور

صاحب دلبان المذاہب

خارج از فرقہ حقہ ہے اگر یہ سورہ دسے نفی  
 بھی کیا ہے تو ثبری تدیس کی ہے اسواطیکہ اگر  
 تاہر نصرت حق کرتا ہے لیکن نقل کرنا ایسے کلام  
 کتاب میں مشعر اس مر کا ہے کہ معاذ اللہ الحق اسو  
 فیضہ مجبولہ سے تمسک کرتے ہیں اور کوئی  
 دلیس اہمست قرآن متواتر سے نہیں رکھتے  
 حالانکہ قرآن مجمع علیہ بین المسلمین جاہا حقیقت مذہب  
 حق پر ناطق ہے بلکہ کتب سابقہ ہی اس خالی

کہ تاہر جانتے ہیں اور سن سنے علم ان سورہ کا  
 جتنی کثرہ الاثمہ وغیرہ میں بطریق احاد مذکور  
 میں معلوم ہو جائے ہے علاوہ اس کہ کتاب مذکور  
 شکوک الا سناد و طرف علامہ مجلسی کے ہے کما حقہ  
 بہ والد القلام عطرہ اللہ مضجعه و ہو العالم

سوال اچھی منہ سید علماء دین و  
 مفتیان شیعہ متین ان مسئلہ کہ زن شیعہ  
 و مرد سنی است و میان آنها عقد واقع شد  
 و دخول ہم واقع گردید حالانکہ زن از امر و کار  
 است و طلاق سنجوہ و آن مرد نہ طلاق سیدہ  
 و نہ بخلع راضی میشود پس صورت استخلاص  
 آن زن از ان حبسیت بنیوا توجروا

جواب مسئلہ اختلافت زوجین را حوط است

کہ افتراق اختیار نمایند و شوہر ایقاع طلاق حسب  
 سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین سر  
 مسئلہ میں کہ حد بلوغ عورت کا کیا ہے اور  
 صورت نہ موجود ہونے کسی دلی کے افلاک قد  
 سن یا اسکے خود اقرار سے نکاح جائز ہو سکتا  
 ہے بنیوا توجروا

جواب حد بلوغ ثوبریس کامل سے اور  
 بعد بلوغ اور رشد کے اپنے نکاح کا اختیار رکھتی

نیز کا یہ مسئلہ



اشنا عشر یہ حدیث ہے کہ اگر کسی عورت بالغہ رشیدہ عاقلہ  
 مستائینہ کہ ایک عورت بالغہ رشیدہ عاقلہ  
 ایک شخص سے متہ کیا اور بچاؤ اپنے ورثہ کے  
 اوس سے متہ کیا بعد اوس کے اوس عورت  
 کے ورثہ نے نکاح اوس عورت کا اور شخص  
 کے ساتھ کر دیا اور بر وقت میتہ نکاح اوس  
 عورت نے بچہ نکاح اہل متہ کیا اور میتہ  
 متہ کی منقض نہ ہوئی تھی کہ نکاح کا سبب وقوع  
 میں آیا پس نکاح جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا  
 جواب اب شخص اہل متہ نکاح ہو گا تو حکم نکاح  
 نکاح شخص ثانی کیا جائیگا اور زاد قبیلہ نکاح نہ ہوئی نہ عورت  
 سوال ما قولکم مدفن کلمہ کہ ایک دختر نابالغہ را  
 با شخص بالغ نکاح شد شخص مذکور ما با کفایت  
 رفت کہ اگر در عرض شش ماہ خواہم آمد متبر و نہ  
 اختیار است مرا بیع دعویٰ بخواند شد چنانچہ  
 زیادہ یک سال شد کہ خبر گیری مان و بار چہم  
 متورہ در بیضورت مادر و دختر اختیار است  
 کہ دیگر جانکاح دختر نماید چہ اگر نکاح نابالغہ درست  
 است یا نہ بینوا توجروا

جواب در صورت مرقومہ اگر نکاح دختر  
 نابالغہ با اجازت ولی شرعیہ واقع شدہ است

پس بر او جوہر و مہر بیاورے گا بعد ازاں مہر و  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین ام  
 مسئلہ میں کہ زید کی بی بی سے خالد نے بکریہ  
 زنا کی ہر گز واسطہ نہیں لکھا اور اب بعد  
 ابہ برس کے زید مذکور کے نطقہ سے  
 اولاد ہوئی اور زوجہ زید نے کسی شخص کے یہاں  
 ایک لڑکی کو دودہ بلایا اب خالد نے اپنے  
 کا ساتھ لڑکی مذکور کے کیا اس صورت میں  
 ہوئی یا نہیں بینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ میں نکاح صحیح ہے بد  
 سوال ما قولکم کہ مسلم رسول کی زوجہ زوہرہ  
 اوس سے دوسرے محمد و عبد اللہ محمد کی  
 بیٹیاں مسیٰ رشید اور ایک دختر تہذیبہ و سببہ  
 کو تین مہینے تک زوجہ ثانیہ غلام رسول نے  
 دودہ بلایا بعد ازاں چاہتا ہے کہ زینب اپنی  
 دختر سے رشید اپنے بیٹے کا نکاح کرے  
 شرعاً جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب غلام رسول کا نکاح و احتیاط سبیل النجات و تعلیم  
 سوال ما قولکم کہ در صورت نامرقومہ شوہر زن نامرقومہ  
 مستحق اخذ مہر عروس ہیں مذکورہ از اشیاء مہر کہ شوہر کو  
 خود بہت یا نہ بینوا توجروا

جواب زوجہ دعویٰ مہر پر شوہر متواضع نہ کرے و لیکن اگر



سوال کیا ہے کہ میں نے ایک عورت سے  
نہایت عشق میں آ گیا ہوں کہ میں نے  
بیکہ کا عقد کر کے ہوا بعد وقوع عقد یہ لینی دعویٰ  
کیا کہ قبل اس عقد کی مرا عقد نہ ہو مگر یہ  
ہوا تھا بلکہ ہر نبی والی عقد کی موجود ہے  
نہایت ہر نبی زید کی ایک وکالت اقرار کیا  
ہو کہ یہ نبی کا حق ہے اور دوسری نبی عقد  
ہر نبی نبی کا کیا آیا اس صورت میں عقد  
بیکہ صحیح ہے یا نہیں ہوا اور جواب  
خبر ماؤ بیکہ دعویٰ زید نبوت شرعی کو نہ پہنچی  
کو ایک مطلقانہ کا حق کہ نہ کیا جا لگا والد لعلہ  
سوال کیا ہے کہ میں نے ایک عورت سے  
نہایت عشق میں آ گیا ہوں کہ میں نے  
بیکہ کا عقد کر کے ہوا بعد وقوع عقد یہ لینی دعویٰ  
کیا کہ قبل اس عقد کی مرا عقد نہ ہو مگر یہ  
ہوا تھا بلکہ ہر نبی والی عقد کی موجود ہے  
نہایت ہر نبی زید کی ایک وکالت اقرار کیا  
ہو کہ یہ نبی کا حق ہے اور دوسری نبی عقد  
ہر نبی نبی کا کیا آیا اس صورت میں عقد  
بیکہ صحیح ہے یا نہیں ہوا اور جواب  
خبر ماؤ بیکہ دعویٰ زید نبوت شرعی کو نہ پہنچی  
کو ایک مطلقانہ کا حق کہ نہ کیا جا لگا والد لعلہ

بعد بلوغ درستی ہو فوراً اختیار فرما لیں  
ہو گا والد لعلہ علم سوال کیا فرمائیے  
میں علمای دین اس مسئلہ میں کہ زن ناما  
کا عقد لولائت ماورہوا اور وقت بلوغ  
اوسنی عقد کی الکا کیا اس صورت میں  
عقد اوسکا صحیح ہے یا نہیں ہوا اور  
جواب ولالت عقد کی مانگو نہیں  
ہو سکتی بعد بلوغ درستی اختیار فرما لیں  
نہ حاصل ہو گا والد لعلہ علم سوال  
کیا فرمائیے علمای دین اس مسئلہ میں کہ  
ایک عورت نے زنا کیا اور شہور متحرک  
آیا بعد زنا شہور ہر حلال نبی یا نہیں اور اگر  
شہور خرم دار ہو تو زوجہ اوس ہر حلال نبی  
ہو اور جواب صورت نمونہ میں  
زوجہ شہور ہر حلال نبی والد لعلہ علم سوال  
کیا فرمائیے علمای دین اس مسئلہ میں  
کہ جس شخص نے نفی مباشرت واقع ہو جائی ہے  
تو عورت شہور کل مہر واحد لا دایہو جائے  
یا نہیں ہوا اور جواب بعد دخول کی عام  
مہر لازم ہوتا ہے والد لعلہ علم سوال کیا فرمائیے  
میں علمای دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت

سوال کیا ہے کہ میں نے ایک عورت سے  
نہایت عشق میں آ گیا ہوں کہ میں نے  
بیکہ کا عقد کر کے ہوا بعد وقوع عقد یہ لینی دعویٰ  
کیا کہ قبل اس عقد کی مرا عقد نہ ہو مگر یہ  
ہوا تھا بلکہ ہر نبی والی عقد کی موجود ہے  
نہایت ہر نبی زید کی ایک وکالت اقرار کیا  
ہو کہ یہ نبی کا حق ہے اور دوسری نبی عقد  
ہر نبی نبی کا کیا آیا اس صورت میں عقد  
بیکہ صحیح ہے یا نہیں ہوا اور جواب  
خبر ماؤ بیکہ دعویٰ زید نبوت شرعی کو نہ پہنچی  
کو ایک مطلقانہ کا حق کہ نہ کیا جا لگا والد لعلہ



مہر ہو گا والد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ میں  
 علمای دین میں سے کس میں نہ ایک میں نہ ہو  
 فی الزمرۃ البیسی فی مریضہ الفتن کی اور  
 اوستی کفاح نہیں ہو انہا کی کوئی مشہور نہیں  
 عورت کے اس مسئلہ کی حالت میں کہ وہ عورت  
 اس شخص سے غیب کو کوئی مکتبہ کر سکتا  
 یا نہیں ہو الوتر و احوال رائے کے  
 حیرت کے احتمال رائے کے یہ ہو لو احقرار  
 کرنا چاہی والد اللہ علیہ السلام سوال کیا کہ مایہ  
 علمای دین میں سے کس میں کہ اگر عورت کو  
 بعد عقد کی جنون ہو گیا یا مرد کو بعد عقد  
 یا بوجہ دل کو جنون ہو گیا تو ایسا صورت میں  
 رائے رائے ہو گا یا نہیں ہو الوتر و احوال  
 (ب) علی الاثم الر عورت کو جنون  
 بعد عقد کی بوجہ ای اور دل کو اختیار فرما  
 اور اگر مرد کو بعد عقد جنون ہو جائے تو عورت  
 فوراً فرج کرنا اختیار ہو گا یا نہیں مشہور کے  
 والد اللہ علیہ السلام سوال کیا کہ فرمائی میں  
 علمای دین میں سے کس میں کہ شہور انہی زوجہ  
 مستوحہ کی مال کو نفی حشر یا جو کچھ دیکھتی  
 مانے و یا نفی احازت اوستی صرف  
 کر سکتا ہی یا نہیں ہو الوتر و احوال

انہی صرف شہور کوئی لو اس وقت کہ میں مانے  
 شہور کی ذمہ داری ہو گا یا نہیں ہو الوتر و احوال  
 ہو الوتر و احوال صورت میں جو کہ احقرار  
 خواہ احازت صرف فی دی یا نفی لفقہ زوجہ کا  
 ساقط ہو گا والد اللہ علیہ السلام سوال کیا کہ فرمائی  
 میں علمای دین میں سے کس میں کہ شہور انہی زوجہ  
 ہو گا یا نہیں ہو الوتر و احوال  
 حشر والد اللہ علیہ السلام سوال کیا کہ فرمائی  
 برکت حشر کی غفلت و احازت اور وہ عورت کو  
 حشری اور شہور کی غفلت کی حشری اور  
 کہی اور ہر ماہ اوئی تو ایسا صورت میں  
 دروزہ کی لازم ہی یا نہیں ہو الوتر و احوال  
 قصاص و عداۃ اتفاقاً اور قصوم یا نہیں مشہور  
 والد اللہ علیہ السلام سوال کیا کہ فرمائی میں علمای  
 دین میں سے کس میں کہ شہور انہی زوجہ  
 نا شہور ہو اور مردوں احازت نفی کی نہیں  
 کر کی مکانات اثر یا میں انہی مثل مان یا کی  
 مامون یا خالو کی مکانات یا نہیں ہا کی سکوت  
 کر کے تو ایسے زوجہ کا نان و نفقہ ہو الوتر و احوال  
 یا نہیں ہو الوتر و احوال  
 زوجہ کا نان و نفقہ شہور مرد



اظہار شعائر اسلام ممکن نہ ہو و یا ان سے  
 معافی لازم ہی و اللہ اعلم **سوال**  
 کیا فرمائیے جس علما ہی دین اسم مسلم  
 میں اگر کوئی افسر جو دعوتِ اسلامیہ کو نجات  
 رکھتا ہو اتنی غور کو یہ سنا نہیں تقار  
 اور نہ کہ وہ لوگوں کی اندر سی لکھنے کی اجازت  
 دی تو جائز ہے یا نہیں **سوال** و  
**جواب** خدا کو ہی ام و اس کے حلال

بنوا و بنوا سطح کفستانه ها

اخياراً والى الله يعرج

کیا فرما نے ہیں علما یہ ذرا اس مسئلہ

یہ کہ میں خود کو دیکھنے نہ لے لی میں نے

خود غرض نہ ہو اور حد و رشتہ اور سبک

سجده غلوز رخ متوتا موبانن تم حرف

اطبار بحکم اور فتنہ کے لیے جو مرد کفار و

کافر احسان گوشت و استراحت می یابند

ادرجہ کس کا کیا ہے موالو حروا

جس عکس کو علی کی نے سواری کے لکھنا  
بدنامی کی اور شرف و جلال کے

بسم الله الرحمن الرحيم



بہر عقد برنج شری کر لیا اور کوئی گواہ نہ تھا  
سید عارف کا اعتراف اور اقرار الیہ  
کی شامنی ہو البتہ گواہوں کی عقد نافذ  
ہو گا یا نہیں سوال و جواب  
حضور حضور عقد شرط صحت عقد

**سوال کیا قرآن**

میں علمای دین اس مسئلہ میں کہ مندرجہ  
انبا کھاح و ایمہ سحاحہ کے ساتھ  
کیا اور زید اسکی لہر اوسکی نہیں لکھا اور  
سحاحہ منورہ وقت کھا چکی مالوہ

سوسہ بار شری اور بعد دو ماہ کے زید مال  
جلال کیا اور مطلق مان و لقمہ بدیا ایا  
میں زید بر مان و لقمہ زیت کا از رو  
شرح تفسیر کی واجب ہے یا نہیں

**سوال و جواب در صورت**

تحقیق الطریقہ اور رفع موالح کے  
مان و لقمہ روح کا غور مر و حث

سوال و جواب زوجہ بہ بنو شری  
و بنو الصف منہ لا زعم خواہد کہ وید و اللہ تعالیٰ  
حضور ما یز علمایہ و مفسرین  
نہو اہمہ عوض خدنی لودہ ما اول کردن اول از

ما زہ الراد یکنہ مشعول الدف خواہد مانہ و  
ما و خواہد یا یہ سوال و جواب  
انجو عوض خد حلال است او البتہ و احسن

**سوال ما و لکم زید بنی**

بہ فوت ہوئے شکوہ قمر زید و مسائل دین او غار  
پیرانا شرح کتابا کہ بنی میں کت منہ کی زید مس  
فران شریف و غیرہ سحاحہ است بد جا ہنا اس کرنا  
مناک و کلاخ کرئی او و منہ مال مان نہیں و خد  
نہو کلاخ زید کی سنا نہ ہو اور ہر رشتہ میں  
بظہر راضی نہیں و یا اس صورت میں زید کو منہ کے ساتھ  
عقد نہ جائز ہے یا نہیں اور ہر رشتہ مانع و حثیت یا نہیں

**سوال ما و لکم کلکم رہا نہ عورت کے مال پر زعم**

کر منی و دینت پہ کوئی یا نہیں بنو لا و جبر و  
**جواب** مانع عاقد کی مال میں نہیں

رجا زت کی زعم کہ بنو میں بہو چا



سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
میں کہ گونگ اور رہبری کی شہادت شرعاً درست ہے  
یا نہیں مبنیاً توجروا

جواب اگر شہادت اپنی شہادت کی دی و لا یشترک  
اور عالم کو عالم اور کسی شہادت سے حاصل ہو سکتا  
ہے تو شہادت اور کسی پایہ اعتبار میں ہوگی عالم

سوال کیا ارشاد فرماتی ہیں علمائے دین اس  
مسئلہ میں کہ ہندو بدو و ناجازت شوہر کے انجربا  
کے گھر میں جاسکتی ہے یا نہیں اور سامنی حجاب  
ہندہ کو ہونا شرعاً جائز ہے یا نہیں مبنیاً توجروا

جواب بلا اجازت شوہر کے نہیں جاسکتی تو  
حجاب حرم شرعی ہے اگر کسی طرح کا خوف نہ ہو تو اسکا  
سوال جب سفیر مائید علمائے دین و مفتیان شرع

متین اندرین مسئلہ کہ مثلاً زید چہار بارہ حقیقی  
ہستند و زید خفسہ یک عاید مکان میدشت و در  
حال صحت نفس و ثبات عقل یک وصیت نامہ نوشت

در ان تحریر بود کہ جاندا مکان خود را سے خفسہ نمود  
و حصہ باولا و خود را دم و یک حصہ باولا و برادر را  
حقیقی مہیہ نمود و بعد از ان زید فوت شد بعد ازاں  
ان پسر زید موافق تحریر زید جاندا بالاراقم و خت  
و دہ سے حصہ نمود و حصہ خود گرفت و یک حصہ باولا

مذکورہ میگفتند کہ لفظ اولاد صرف موقوف بہ  
پسران است و دختر داخل نیست و دختران میگفتند  
کہ لفظ اولاد شامل بہ ہر دو است مبنیاً توجروا

جواب لفظ اولاد بہر دو شامل است و تقسیم آن  
فیما بین اولاد برادران علی السوہ بدون تفاوت حصہ  
زن و مرد خواہد شد مگر انیکہ نیت او بر خلاف

ان ثابت گردد و اللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان  
شرع متین اس مسئلہ میں کہ بکرنے زبان اردو  
میں ہندہ کے ساتھ منع کیا اور بعد مباشرت کے

منسبہ ہوا کہ ہندہ نے ثابت لفاظ اور انہیں کے  
آیات منع اور سکاجائز ہوگا یا نہیں یعنی یہ بھی او میں  
سے صحبت کر سکتا ہے یا نہیں اور مرتبہ اول میر

جو مرتبہ ہو انھما موافق شرع کے حلال تھا  
یا حرام تصریحاً ارشاد ہو مبنیاً توجروا

جواب احتیاطاً اعادہ صیغہ کرنا چاہیے اور طبعی  
اولیٰ طبعی حرام کا حکم جاری نہ ہوگا و اللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان  
شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے زبان اردو  
حلالہ کے ساتھ منع کیا اور مدت منع میں زید کو شک  
واقع ہوا کہ اکیس سال کی مدت تھی یا دو سال کی اور



جواب صورت مرقومہ میں بعد میں سے ہے کہ متذکرہ صاحب نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص  
ہذا کو حقیقاً پہلے صاف کر دے اور اگر وہ طبعاً ہی جلتا کرے۔

سوال چہ فیہ ما یند علی دین و متقیان  
متین اندرین مسئلہ کہ در مکان المہنت کیا ہے  
واقع است و بر چہ تہ چاہ یک ذول مع زسی  
کارروانی مردمان نہاد است و اکثر اوقات شہا  
سعیہ شد است کہ بنہود و اہل سلام ہر روز ان آمیکند

آین علم یک روز حسب اتفاق قریب غروب یک  
مرد مومن ادا نماز ظہرین خواست مگر آنوقت ہر  
ہیچا نہ کوراز قوم بنہود و مسلمان موجود نہ بود  
اندر و ن ذول آب بود چنانچہ باعث تکی وقت  
از بہان آن بوضو ساختہ نماز را ادا کرد پس بنہود  
نماز ظہرین کو صحیح خواہد بود یا نہ بنہود اتوجروا

جواب اگر دو غیر حرمی است و نجاست خارجیہ آن  
ظاہر خواہد شد و اگر زجرم باشد و مملوک مقبوض مسلم  
تیر حکوم بشارت خواہد بود لکن در آب سیدہ مسلمی

سوال کیا فائدے ہیں علمائے دین و متقیان  
شرع متین اندرین مسئلہ کہ مرد مومن المہنت  
کی بیان مدعو ہوا و المہنت کے تبین علم ہے کہ یہ  
شخص بنہود سے پرہیز کرتا ہے اور اوسنی تیری  
مازہ سے طلب کر کے آپ بھی کھائے اور مہمان کو بھی

کتاب یا نہیں بنہود اتوجروا  
جواب جب تک یقین نجاست نہ ہو کھانا کھانے

جائز ہوگا و اللہ اعلم  
سوال کیا فائدے علمائے دین اس مسئلہ  
کہ روایت مندرجہ ذیل روایت متواترہ ہے  
قسم روایات احاد اگر متواترہ ہے تو اوسکی تاوان  
کیا ہے بنہود اتوجروا

و ہو خدا

روے الطوخی فی تہذیب الاحکام عن القاسم

عن معویہ بن زہب عن عبد الرحمن بن عمرو عن

ابن ابرہیم قال دخلت علی ابی عبد اللہ علیہ السلام

فقلت انی رجل من اهل الکتاب و انی اسلمت و بنہود

علی النضرانیہ و اناسم فی بیت واحد لم افارقہ اب

فائل من طعامہ فقال لی یابون عم الخضر فقلت لا

نشر یون الخضر قال لی کل معہ و اشرب۔ انتہی

جواب ایسی روایتیں جو موافق المہنت

اور خلاف اجماع ہیں محمول علی التیقہ ہوا

اور مصداق نظر واقع منہا العائتہ فاترہ و خدا

خفا خفم۔ لائق طرح اور قابل ترک

ہند اکل معہ نص صریح نہیں اس امر پر کہ یہ  
مساتہ انکظوف میں طعام ترک ہو کھا لکھ جائز



...میں ہوں تو بھی معیت اہل میں تھا  
 اور گی اور مینا دل اللہ علیہ الاصل دلالت خبر  
 ...مذکور کے مطلوب جزم پر نہوگی اور محل مضمی غیر  
 ظاہر و متبادر پر جماعین الاخبار ہو سکتا ہے  
 ...کتاب شائع بین العلماء ہے حالانکہ تبادر مطلوب جزم  
 ...کلام مذکور سے محل نظر ہے اور اگر بعض قرائن لفظیہ  
 ...میں ہوں تو بخیل لغت قواعد شرعیہ  
 سوال کیا ہے رائے بین علماء دین اور مفتیان  
 شرع متبیین اس مسئلہ میں کہ زید نے بکر مشیرہ  
 خواہ برادر حنفی کو محنت و مشقت کر کے رو میہ  
 کر کے پرورش کی اور تعلیم علم و غیرہ میں بھی ترقی  
 صرف کیا غرض کہ ہر نوع اوسکی پرورش و تربیت  
 و تعلیم میں تلبست و تخیل اپنا رو بہ خرچ کیا اور زندگی  
 اب بکریوان ہوا اور ملازم ہے ایسی حالت میں  
 اگر زید کی اطاعت نکلی تو گنہگار تو بخوگا اور  
 زید بھی ملازم ہے اور محتاج نہیں اور خواہاں نہیں  
 درغیصوت حق زید پرورش پر راحت کا بکر پر  
 از روی شریع شریف ہے یا نہیں مفضل اور  
 مشرچا رشا ہو مینواتو جروا  
 جواب اولے اور الب یہ کہ بعض احسان  
 کے یہ بھی احسان کرے اور اطاعت اوسکو زید کی

...میں کہ مرد مسلم و ابازن کہ تاجیہ فیہ یہودیہ و نصرانیہ  
 نکاح دائم یا منقطع کردن درست است یا نہ و نکاح  
 نکاح یا مرد اہل کتاب یہودی و نصرانی جائز است  
 یا نہ مینواتو جروا  
 جواب نکاح مسلمہ با کتابین جائز نیست لیکن اگر  
 ان اختلاف بسیار است دافوال علماء مرتقی نشین و مفتیان  
 قول شدہ مشیرہ بین الشاخرین جواز متعدد و منع ان  
 دائم است والا حوط ترکہ مطلقاً و ہوا عالم  
 سوال کیا ہے رائے بین علماء دین و مفتیان  
 شرع متبیین اس مسئلہ میں کہ مرد سنی ہو اور عورت  
 اشاعریہ اور اہل سیمین نکاح ہو گیا ہو اور اوس سے  
 اولاد ہوئی وہ اولاد و ولد الحرام نہوگی یا حلال مینواتو جروا  
 جواب اگر نکاح بکمان حلت ہو گیا ہو تو اولاد حلال  
 ہوگی و ہوا عالم  
 سوال ہے متبیین علماء دین و مفتیان شرع متبیین  
 اندرین مسئلہ کہ زید دختر بالغہ و رشیدہ یا غیر رشیدہ  
 دار و دیوار کہ عقدش بجالد واقع شود و مادر و  
 حال دختر مینواتو جروا کہ عقدش بہ بکر نماید و دختر باعث  
 مزید شرم و حیا کہ مروجہ رسم ہندوستان است  
 اظہار رضا و عدم رضائے خود بیچ کی نیت نماید یا نہ  
 زید و زوجہ اش شاقص واقع است پس عقد شرعی  
 ...



ان وقت عقد بنا بر مشهور کافی خواهد بود و در حد  
آنست که تکلیف او جواب نمایند خصوصاً  
برگاه رضایش مشتبہ باشد و الله اعلم

سوال کیا فرائض ہین علماء دین  
و مفتیان شرع متین اس مسئلہ

ہین کہ ایک مرد اور ایک عورت کہ ہر دو عقائد شریعت  
سے آگاہ اور خواندہ ہین اور عاقل اور بالغ ہین  
اگر تنہا قبیلہ کہ عنقہ نکاح انہی اپنی زبان سے پڑہ لیا اور تنہا  
کے گواہ قرار نہ ہین یا آیا یہ نکاح درست ہے  
یا نہ ہین بنیوا توجروا

جواب درست ہے واللہ اعلم  
سوال جب سفیر مابند علماء دین و مفتیان شرع  
متین اندرین مسئلہ کہ عدہ متعہ ہست کہ نیست اگر  
باشد زمان آن بقدر راست بنیوا توجروا

جواب عدہ دو حیض است اگر حیض نباشد  
والاجل وینچونہ اگر ستر بار باشد وہو العالم

سوال کیا فرائض ہین علماء دین و مفتیان  
شرع متین کہ عمر و شہر ملکوتہ اور منہدہ شہر لکھنؤ  
ہین مقیم ہین اور ایک مقام جمع ہونا دونوں کا غیر  
امکن کہ سیطرہ ہین ہو سکنا اور فیما بین عمر و منہدہ

جواب صورت مرقومہ ہین اگر دکان سے طریقی  
میں جمع ہو کر القاع نکاح کرین تو صحیح ہو گا و الله اعلم  
سوال کیا فرائض ہین علماء دین

و مفتیان شرع متین اس مسئلہ  
کہ حجرہ پختہ رنگین و کاغذ انگریزی وغیرہ جو الگ  
یا کلمتہ سے ہر حجرہ میں واسطی صرف کچری سال بسال  
آتا ہے اور یہ معلوم نہین کہ اس حجرہ کو منہدہ  
کیا ہے یا مسلم نے اور کاغذ کش تیار کیا ہے پاک  
یا نجس اور یہ بھی نہین معلوم کہ دجہ مسلم ہے یا  
علی ہذا القیاس کچر اولائی کہ معلوم نہین کہ شویہ منہدہ  
ہے یا مسلم پاک ہے یا نجس بنیوا توجروا

جواب حجرہ اگر مائتہ سے غیر مسلم کے لیا جائے تو حکم  
میتہ میں ہو گا اور کاغذ و پارچہ پاک نہا تو تکیہ علم کیا  
کائنو واللہ اعلم

سوال باقولکم فظلم سخی زیدی کی دوز و حیض ہین  
اول سود و لڑکیان اور زوجه ثانی سے ایک لڑکا  
بکر کہ برادر تحقیقی زید کا ہو اس کی لڑکا پیدا ہوا زیدی کی  
ثانیہ سے بکر کو لڑکی کو دودہ پلا یا کئی مہینہ تک یا اس  
میں عقد زیدی بنیوا نکاح و زوجه اول سے ہین بکر کا  
بنیوا نکاح ہو سکنا یا نہ ہین بنیوا توجروا

جواب حسب لڑکا اگر کہ دودہ ساء زوجه



**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
 میں کہ بندہ نے کثیراتی کو زید پیر اپنے کو چند روز  
 کے واسطے محض کار و بار کے واسطے دیا تھا اور اجازت  
 منعمہ وغیرہ کے مذمی تھی زید نے اوس سے زنا کیا  
 ایک لڑکی اوس سے پیدا ہوئے آیا وہ لڑکی انیس  
 ترکہ زید کے شریک ہوگی یا نہین بنیوا توجروا  
**جواب** اگر وہ طبعی شبہ نہین ہے تو وارث  
 نہوگی و اللہ اعلم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور  
 مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے  
 بندہ سے زنا کیا اور اوس سے ایک لڑکی پیدا  
 ہوئی بعد متولد ہونے اوس لڑکے کے اوس  
 بندہ سے منعمہ کیا آیا وہ لڑکی ترکہ زید میں  
 شریک ہوگی یا نہین بنیوا توجروا  
**جواب** در صورت ثبوت زنا  
 زادگی وہ لڑکی محسوم ہوگی و اللہ اعلم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
 میں مسئلہ اخلا کہ بہو بچا زید کا اور بہو بھی زید کی ر  
 خالد کے مر گئی اور وہ خالد شوہر اپنے کو معاف کیا  
 تھا اب جائداد خالد کی بیٹھا اوسکی زوجہ کا

بمقامہ شریعہ متروکہ خالد بقدر نصف مہر کا لے سکتی ہیں  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
 کہ زید بوجہ وارث آباد اجدادی کے زندہ رہی لہذا  
 ایک موضع قلیل المنفعت کے رکھتا تھا اور منجملہ  
 اولاد اوسکی کے ایک خضر بالغہ رشیدہ بطن زوجہ  
 منکوہہ برادری سے اور ایک نواسی محبوبہ لارث  
 کہ اوسکی مان نے زندگی میں والدہ کی انتقال کیا تھا  
 حی لقائم موجود ہیں بعد انتقال زوجہ منکوہہ کے زید  
 بہر ایک زن غیر پردار کو عقد میں لایا اور چھ سال  
 تک زندہ رہا اس عرض مدت عین کوئی اولاد نہین  
 پیدا ہوئی اب فی الحال کہ زید نے انتقال کیا و زوجہ  
 ثانی کہ غیر ذات الولد سے جاہتی ہے کہ  
 اراضی مقبوضہ زید کہ ارثا اوسکو بہو بھی تھی محکوم  
 اور دختر زید کہ شرعاً مستحق میراث حقوق ابائی و اجدادی  
 کو محروم ہی پس اس صورت میں اوس زوجہ غیروارث  
 کو عند الشرع نزدیک بل تشیع حصہ اراضی کا بہو بچا ہے  
 یا نہین بنیوا توجروا

**جواب** صورت مرقومہ میں زوجہ غیر ذات الولد  
 من حیث الارض حصہ نہیادگی لیکن اگر مہر متروکہ وہ  
 زوجہ دیں میں بمقامہ شریعہ کہ سکتی ہے وہ عالم  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسیحی جن



سوینگہ راضی نہی اوس سے بسر معاش کرتی نہی  
اب فخر النساء مذکورہ نے اپنے حقیقی بہائی کو اور حسین  
برادر شوہر کو جوڑ کر لاؤلہ انتقال کیا تو اب راضی  
مذکورہ متروکہ سماہ مسطورہ میں اوسکی بجائی جعفری  
کا کتاخی ہے اور حسین عباس برادر شوہر کا کتاخی

ہی بنیوا توجروا

**جواب** صورت مرقومہ میں متروکہ فخر النساء اوسکی  
حقیقی بہائی کو لینگا اور حسین عباس برادر شوہر کو  
اوسمیں سے کچھ حصہ اور نصیب نہوگا و اللہ اعلم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس  
مسئلہ میں کہ ایک شخص کا ایک غلام زر خرید تھا اور  
اوسنی بھی ایک غلام خرید کیا تھا بعد اوسکے غلام خریدا  
غلام مرگیا اور متروکہ اوسکا غلام اول کو ملا بہر غلام  
اول بھی مرگیا آیا یہ متروکہ اوس شخص کو یا وارثان  
شخص مذکور کو شرعاً پہونچتا ہے یا نہیں بنیوا توجروا  
**جواب** اگر غلام اول کا فودن تھا تو مول لینا اوسکا  
غلام ثانی کو جائز ہوگا اور مال اوسکا مال آقا کا ہوگا

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان  
شرع متین رضوان اللہ علیہم اس مسئلہ  
میں کہ زید اپنی حیات میں مہر زوجہ ادا

اوسے دیکھ کر زید اپنے مان سے  
سلسلے مرگئی زوجہ زید تمام جائدا  
بر قایل ہوئی اب زوجہ زید مرگئی انصاف  
رو شرع شریف کے مسترو کہ زید حق وارثان  
زید ہے یا وارثان ہندہ زوجہ زید بنیوا توجروا  
**جواب** صورت مرقومہ میں متروکہ زید کا اور زید  
متروکہ ہندہ کا سب وارثان ہندہ کو پہونچتا  
ہے و اللہ اعلم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان  
شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر شخص کو اپنے  
نفقہ سے اطمینان حاصل ہو مثلاً والدین نے اوسکو  
شخص کے نفقہ اوسکا مع عیال اوسکے کے ان  
ذمہ کر لیا ہو اور وہ شخص واسطے تحصیل استطاعت  
حج یا ادائے دیون واجبیہ کے سفر کرے اور انتقال  
والدین اوسکی مانع ہوں اور راضی سفر نہ ہوں اور نفقہ  
اوس شہر میں کفیل مطلوب اوس شخص کے ممکن نہ ہو متروکہ  
اس صورت اطاعت والدین کرے یا نہ اور اس پر شرع

اگر مستطیع اور والدین بحبت شاق ہونے مفاہتہ کیا  
کے منع کریں تو کیا حکم ہے بنیوا توجروا  
**جواب** اگر سفر واجب ہو مثل حج واجب یا ادائے  
قرضہ بدون سفر کے ممکن نہ ہو بدون اجازت و اسو  
کے منع کرے کہ اگر والدین کے مانع ہوں



مسئلہ میں اگر مرد اسواخذہ دار تصرف مال میں  
 دے اور او سے مال میں مر گیا اور بیخانیہ متروکہ او سا کر  
 گئی انکیل نقد و جنس سے باقی رہا اور طفل صغیر ہی عمر و  
 وارث استوفی کا ہے زید نے بدعوائے تصرف مال خود مترو  
 جیروا عمر قبضہ کر لیا اور متصرف ہوا یا استوفیات تصرف  
 کا اور زید مال صغیر نیم مر عند اسواخذہ ہو گا یا بوجہ تصرف  
 بیخانیہ مال میں اسکی مواخذہ نہیں ہینوا توجروا

جواب مال ذاتی پر پر قبضہ اور تصرف قرضخواہ  
 و غنیمت کا نہیں ہو بخانیہ لیکن متروکات مدیون پر بمقتضائے  
 اولیٰ شرط قرضخواہ تصرف کر سکتا ہے وہو العالم  
 اس سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
 کے کہ اگر زید نے ایک عورت کو بغیر نکاح  
 طاعتیہ کے اپنے گھر میں رکھا فی الحال برادر زید نے  
 اور انتقال کیا اب وہ عورت قبضہ جائداد منقولہ وغیر  
 منقولہ پر اسکی کو ہوے ہے اور مدعی ہے کہ  
 بیخانیہ متروکہ میرا ہے اور مجھ کو بخانیہ پس از روے  
 طاعتیہ شرع شریف اس عورت کو متروکہ برادر زید نے  
 یا قبضہ کیا نہیں مفصل ارشاد ہو ہینوا توجروا

جواب ناوقتیکہ نکاح دائمی ثابت نہ ہو دعویٰ  
 اس وقت سموع منوگا وانشاء لعلیم  
 اس سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین

کے ایک زوجہ منکوچہ سے ایک کنیز  
 نہ خریدے اس صورت میں کنیز کا زادہ  
 غیب منکوچہ مستحق پانے حصہ کا بمقابلہ کسپر  
 منکوچہ زید کے جائداد منقولہ وغیرہ منقولہ  
 میں ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کس قدر  
 ہے ہینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ میں بعد تقدیم  
 ما یجب تقدیمہ من الدیون المہریہ وغیرہا ثمن  
 زوجہ منکوچہ کو بقبی دونوں کو علی السویر ملگا وہو العالم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
 کہ ہندو چار بہنیں رگمتی تھی زینب و رقیہ و کلثوم  
 و سکینہ چنانچہ زینب و رقیہ و کلثوم سامنہ زینب کی  
 مرگنیں اور زینب اور رقیہ صاحب اولاد نہیں  
 اور کلثوم لا اولاد فوت ہوئی بعدہ ہندو بھی انتقال کیا  
 اور متفاسکینہ رہی اس صورت میں وارث و مالک ہندو  
 ہندو کی از روے شرع شریف سکینہ ہوگی اور  
 اولاد ہمشیرگان متوفیان محبوب ہیں یا نہیں ہینوا توجروا

جواب صورت مرقومہ میں کل متروکہ ہندو سکینہ  
 کو ملگا اور اولاد دونوں بہنوں کی جو سامنہ ہندو  
 فوت ہوئی نہیں محبوب اور متروکہ ہندو سے محروم  
 ہون گے وانشاء لعلیم



دو بھائی اور دو بہنیں غلاتی وارث اپنے محبوب  
تو موافق شرع شریف کے تہ کہ ہندہ کہتے نہم  
پر منقسم ہوگا اور کس کس وارث کو کس کس قسم شرعاً  
مہو بخین گے اور کون کون وارث حصول میرا  
سحر محرم رہے گا بنوا تو جروا

**جواب** صورت مرقومہ میں اگر رقیق وغیرہ  
موانع شرعی نہ تو تہ کہ ہندہ سب مال کو ملیگا  
رہا اور قرض اور باقی اوقیر با محرم رہیگی و اللہ اعلم  
**سوال** جب میفرماند علمائے دین اندرین مسئلہ

کہ حرمت شراب از عہد نبی ماحلہ اللہ علیہ وسلم بودہ  
است یا در عہد قبلہ انبیاء سلف حرام بود و اگر عہد  
نبی ماحرام شدہ پس از کدام زمان شدہ بنوا تو جروا

**جواب** از اکثر روایات معلوم میشود

کہ در شریع جملہ انبیاء حرام بود و اللہ اعلم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس

مسئلہ میں کہ طوطی سبز حلال ہے یا حرام مطلق بنوا تو جروا

**جواب** خاصہ احلال ہے و حرمت اس کی

ثابت نہیں ہے و اللہ اعلم

**سوال** کیا حکم ہے اس باب میں کہ کمال مرغ

کی کھانا حسب شرع جائز ہے یا نہیں بنوا تو جروا

**جواب** حرمت ثابت نہیں و اللہ اعلم

**جواب** اس قدر کہ ملک نہوا و سکا

جائز ہے و اللہ اعلم

**سوال** ماقولکم تظلمکم کہ طوطا اور پدیدا

یہ حلال ہیں یا حرام یا مکروہ شرعاً یا شرعاً

**جواب** حد حد مکروہ ہے باقی جانور

میں اگر علامات حلت ہوں تو حلال ہونگے و

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس

مسئلہ میں کہ کسی شخص کے ذمہ کچھ نذر معین

اور بجالانا اس کا بدون قرض لیے وقوع میں

آسکا اور جائداد قابل ادا ہے یا نہیں بنوا تو جروا

اس کی بابت موجود ہو تو اس صورت میں بجالانا

نذر کا قرض لیکر جائز ہے یا نہیں بنوا تو جروا

**جواب** جائز ہے و ہو العالم

**سوال** ماقولکم تظلمکم کہ کسی شخص نے کسی

کے حل ہونیکے لیے کچھ نذر اپنے ذمہ کی ہو

عائشانہ نے اس مشکل کو کمال سہولت حل

نظامہ کس طریقہ حکما و معین مفسدہ باقی نہرا ہو

حل ہونیمین اس مشکل عظیمہ کے قرض داری اور

جائداد واقع ہوئی ہو اس صورت میں نظر تلف

وغیرہ پر کر کے ادائے نذر کو معطل رکھے

نذر کو بلا تامل ادا کر دینا ضرور ہے بنوا تو جروا

**جواب** حرمت ثابت نہیں و اللہ اعلم



سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تجارت علیہ کے ایک شہر سے دوسرے شہر میں لیجاکر ناشر عا درست ہے یا نہیں بنیوا

جواب جائز ہے واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شرعاً نوکری کرنا درست ہے یا نہ اور تنخواہ وجہ حلال ہے یا نہیں بنیوا توجروا

جواب نوکری بوجہ حلال حلال ہے واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نو اوجازہ پیش نمازی کا ہے اور وہ شخص نوادار ہے اور محکوم قنیت اور سکونقوے سے نہیں اس صورت میں نماز پڑھنا اس شہر کے

پہلے جائز ہے یا نہیں بنیوا توجروا

جواب جب تک عدالت اس شخص پر ثابت نہ ہو نماز میں اقتداء انکے واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہنود سے سود کھانا جائز ہے یا نہیں بنیوا توجروا

جواب جائز ہے واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس

نوٹ اور سہا بھو کر خاناہ پیشہ و انجس کے قضا کی ہمیشہ زید نے تجیز و مکفین برادر انبی کی اور بنیت خالد سے انکار کر کے درخواست حصول

ساریفکٹ بنام اپنے کے کی چنانچہ عند الحقیقات بنیت خالد ثابت ہو کر ساریفکٹ خالد کو ملا بعد حصول ساریفکٹ خالد کے بندہ ہمیشہ زید نے مالش مصارف تجیز و مکفین کے مبلغ ایک سو پچیس کی بنام خالد دائر کی اپنی گاہ کہ بغرض انتفاع حصول ساریفکٹ و انت زید کے ہمیشہ زید کی بغیر اجازت و ارث جائز کے جو جاہ صرف کیا آیا دعوے اور سکونقوے شرع شریف جائز ہے یا نہیں بنیوا توجروا

جواب صورت مرقومہ میں جوزائد واجبات سے ہمیشہ زید نے تجیز و مکفین زید میں بغیر اجازت و ارث شرعی کے صرف کیا ہے دعوے اور سکونقوے زید سے نہیں ہو سکتا واللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص مرض الموت میں ایک سال یا کسی وارث کے ہاتھ بیچ ڈالے اور اور وارث نے اجازت نہ دی ہو ایسی بیع ثلث میں جاری ہوگی یا ناکل میں بنیوا توجروا

بیع بطلان



نہیں درمیان زوجہ اور شوہر کے نا اتفاق ہے  
 اسکو کہ زید زوجہ ثانی یعنی متوہ سے تعلق رکھتا ہے  
 اور بلا وجہ زوجہ منکوحہ سے کچھ واسطہ اور تعلق  
 نہیں رکھتا ہے اور نان و نفقہ وغیرہ میں یہ شرط کرتا ہے  
 کہ تم میری والدہ کے پاس رہو تو نان و نفقہ الیہ  
 دے دے گا وگرنہ لیکن کچھ اور واسطہ اور تعلق نہیں  
 اگر کوئی متوہ ہو تو مرد و زنہ کو اختیار ہے اور  
 نہیں کہتی ہے کہ مجھ کو اسطور پر لےنا منظور نہیں ہے  
 اور رہتی ہیں مجھ کو یہاں خوف جان ہے اور جو اولاد  
 کہ اسکی ہے اسکی ہی خبر نہیں لینا زوجہ و اولاد  
 اسکی تکلیف میں ہیں اور کیسے طرح زوجہ کو اطاعت  
 شوہر سے انکار نہیں ہے آیا اس حالت میں ہی  
 اطاعت شوہر زوجہ و اولاد پر چاہیے یا نہیں اور کیا  
 اجازت شوہر کے زوجہ و اولاد اسکی حج و زیارت  
 عقیات عیالات کو جاسکتی ہیں اور اگر جائز تو حج و زیارت  
 اسکی قبول ہو سکتی ہے یا نہیں اور چوڑ دینا اسکا  
 ایک مدت بدید سے ملا وجہ آیا طلاق ہو سکتا ہے  
 یا نہیں بنیوا لوجروا

**جواب** مراعات حقوق واجبہ زوجہ اور اتفاق  
 اسکا بدون تحقق نشوز وغیرہ موانع شرعیہ کے  
 شوہر کو اطاعت شوہر کی زوجہ کو مہا لکن اسو  
 لازم ہے

کہ میرا محمد حسین مورث شہدے وفات پائی اور عقیقہ  
 ایک زوجہ منکوحہ مسماۃ زینب بی بی اور اسکا  
 سہیلان محمد حافظ ناگنڈا اعلیٰ حافظ و دیگر خیر  
 بی بی کو بعدہ محمد حافظ ناگنڈا نے انتقال کیا بعد ازاں  
 زینب بی بی زوجہ مورث مری اور علی حافظ  
 بی بی زندہ ہیں اب مترکہ منقولہ اور غیر منقولہ املاک  
 متوفی مورث اعلیٰ کا کیوں کر تقسیم ہو گئے تو جو مرداد  
 جواب صورت مرقومہ میں دوسم علی حافظ  
 کو اور ایک سہم بی بی کے کو مترکہ میرا محمد و قو  
 متوفی سے ملے گا واللہ اعلم  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
 میں کہ عقد ہندہ کا عمر کے ساتھ ہوا اور وقت عقد پیشو  
 دونوں بالغ تھے اور وقت سے ہندہ گھر میں بیٹھ  
 باپ کے رہی جب کہ عمر بالغ ہوا درخواست خصلت  
 ہندہ زوجہ اپنی کی اسکو پد رسے کی اور کہا جوا  
 میں عازم کر بلاے ملے ہوں میری زوجہ کو صوم  
 کر دو لکن پھر ہندہ نے اسکو کسی طرح سے خصلت  
 نکلیا آخر کو عمر نے لاچار ہو کے پھر ہندہ سے کہہ  
 کہ اگر تم میری زوجہ کو خصلت نہیں کرتے تو میرا  
 تو جو اسکو چوڑ دیا یہ کمزورہ کر بلاے ملے جا کر عمر  
 لیکن صبیحہ طلاق و قوع میں نہیں آتا اور قیاساً



میں درود ہے یا نہ کر لیا اب لے کر صوم میں رہے  
 ہو ابیدر بندہ چاہتا ہے کہ عقد ہندہ کا اور کسی  
 اور شخص کے ساتھ کر دے آیا یہ عقد صحیح ہو یا نہیں  
 خیر اور در صورت عدم جواز عقد شخص کہ اس طے  
 یہ بعد آگاہ ہو کہ فیما بین عمر و بندہ کے صیغہ طلاق وقوع میں  
 قاطعاً نہیں آیا اور عقد پر ہے آیا وہ عاصی ہوگا یا نہیں  
**جواب** تا انقضائے عمر طبعاً یا تحقق موت کا کرنا  
 بردار و سزا و سکو جائز نہیں ہے اور در صورت وقوع  
 سزا و نکاح ثانی کی تفریق و تفویض لازم ہوگی اور در صورت  
 رجم و وقوع و طے کہ مطلقاً ایک دوسری جہرام ہو نہ ہوگا والا  
**سوال** حمہ بنیر یا بندہ علمائے دین اندرین مسئلہ کہ  
 صوم اب دہن در صوم کہ بعض اشخاص را بکثرت پیدا  
 عقد بنود در صوم یا در حالت نماز یا بدو ان جائز نیست  
 بن سبب و بر تقدیر بر مانعت منفسد صوم است یا نہ و مخیر  
 طوبیہ کہ مستملک بآن شود بینوا توجروا  
**جواب** اگر اب دہن بکثرت باشد طبعاً آن منفسد  
 کو صوم خواہد بود و مقدار قلیل کہ بحسب عادت بکلی  
 صوم منفسد صوم نخواہد بود و طوبیہ مستملک  
 کہ در حکم لعاب دہن خواہد بود و اللہ اعلم  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
 کہ عمر نے کبر کے ساتھ حالت صوم میں سبب او اختلاط  
 معصوم

اگر اول ساتھ دوسرے کے فاعل ہو غسل دوسرے  
 پر واجب ہے یا نہیں بینوا توجروا  
**جواب** اگر بغیر قصد استنماء نہ کیا اس امر کا ہو  
**سوال** ما قولکم تلکم سکر اولاد فاعل بالغ اپنی باپ کی  
 ہمیشہ نافرمانی کرے اور گالیان بخشی دیوے اور  
 کلمات سخت کہ کوئی شریف نسبت ادا کے کے بخوبی  
 کرے رو برو باپ کو کہے اور سلاٹھی وغیرہ سے  
 مارے کو مستعد ہو دے اور باپ بوجہ کم سن سالی  
 و ضعیفی وغیرہ کے عوض اسکا کر سکتا ہو تو ہے  
 بیٹو کو عاق کرنا جائز ہے یا نہیں اور اگر ہے  
 تو کیا مکمل عاق کر سکتی ہے اور کیا کلمات بڑے جائے  
 میں اور عاق شدہ اولاد محروم الارث سورث  
 عاق کنندہ کے ہوتی ہے یا نہیں بینوا توجروا  
**جواب** عاق محروم میراث سے نہیں ہوتا اور  
 جو کرنا نافرمانی والدین کی کرے وہ عاق ہے تنک  
 والدین عفو نگیرین وہ شخص اس گناہ سے برکت  
 نہیں ہو سکتا ہے ہو العالم  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس میں  
 کہ زن شیعہ مرد سنی سے نکاح کر نہیں راضی  
 ہو جائے اور کسی شیعہ سے کہ کہ تم میرا نکاح بڑہ دو  
 یعنی میری طرف سے کیل ہو جاؤ اس مرد شیعہ کا وکیل  
 جواب

اور عورت انرا مال کی جائے  
 انصاف نہیں ہے وہ عورت  
 جواب



راجب جس سے اپنے والدین کے حکم سے اپنی روضہ  
 منکوحہ کو ترک کر کے بذریعہ تحریر او سکولاق سے  
 اطلاع دیا کہ ہنہ منکوحہ طلاق دیا اور پھر شرعی جو وقت  
 منعقد ہونے عقد کے تقرر ہوا تھا او سکولاق سے تحریر  
 معرفت برنہ تحریر طلاق پاس اپنی زوجہ کے بہیمانہ  
 لیکن زوجہ نے او سکولاق کیا اور اس کیفیت  
 کو منقضی ہونے کا اتحاد برس کا عرصہ ہوا جو کہ اکثر  
 نے حکیم اپنی والدین کے یہ حرکت کی تھی اور اب  
 عرصہ چند سال سے والدین او سکولاق کر کے لکھنا  
 چاہتا ہے کہ ہر زوجہ کو طلب کرے اس صورت  
 میں از روئے شریع شریف کیا حکم ہوتا ہے ایام  
 ثانی منعقد ہونا چاہیے یا وہی عقد سابق بحال بیگانہ  
**جواب** اگر بشرائط غبرہ شرعیہ طلاق واقع  
 ہوا ہے تو بدون عقد ثانی کے وہ عورت ادھر  
 حرام ہوگی و اللہ اعلم  
**سوال** کیا ارشاد ہے اس باب میں کہ جو  
 اہانت کہ کرے یا مین مدفون ہوے مین وہ  
 لوگ از روئے روایات صحیحہ کے داخل بہشت  
 ہونگے یا نہیں مینو التوجروا  
**جواب** ملائکہ نقال کا وجود خود کتب الہنت  
 میں مذکور ہے پس استقرار اموال کا اونکو

**سوال** چہ سفیرانید علمائے دین و مفتیان  
 شرع متین اندرین مسئلہ کہ ہند و یک ہنہ  
 مینو و شوہر خود گداشته فضا نمود از جامدا  
 منقولہ و غیر منقولہ ہند و شوہر و ہنہ ہنہ  
 روئے شرع شریف میرسد مینو التوجروا  
**جواب** در صورت مرفوعہ اگر شوہر مشغول  
 بہر نباشد متروکہ ہند و نصف شوہر و نصف بچہ  
 خواہد رسید والا خواہر حصہ شوہر را عوض نصف  
 ہر اگر حصہ اش مستغرق دران باشد تواند گرفت  
**سوال** ما قولکم مدظلکم کہ ایک شخص نماز جامعہ  
 یا نماز عیدین کثرت ہو کر ادا کر سکے تو اس کا ثواب  
 مین نماز جامعہ کنارے صف کے ٹھیکہ ادا کرکے  
 ہے یا نہیں مینو التوجروا  
**سوال** چہ سفیرانید علمائے دین و مفتیان  
 شرع متین اندرین مسئلہ کہ در باب وراثت  
 زوجہ ذات الولد و غیر ذات الولد از مروت و کارہ  
 غیر منقولہ زوج مثل مکانات و بسا تین اراہم  
 مروت و غیر مروت و غیر جناب والا حبیب  
 مفصل ارشاد شود مینو التوجروا  
**جواب** بنا بر شہور ذات الولد از اہل علم  
 و فقہاء و مروت خواہد شد و بنا بر صلح احوط است بخلاف مال  
 غیر مال کہ از مروت مستثنیٰ است



سوال چہ منہر مایہ علی و مفسنان

شرع میں اندر میں مسئلہ کہ اگر انگلیں اور ہاتھ

شہ و اما خانہ گیس و طلا و یا خانہ گیس ہم فقرہ مکرر ہے

اسکھام گیس اطراف میں ملدن حکیم کردہ ہندو

شعور کردہ و جس شرع حکم است بنوا الوجود

جواب احتساب لازم سنت و ہوا العالم

سوال کیا فرمائی میں علمای و مفسنان شرع

یا حد میں اس مسئلہ میں کہ ایک شخص سید احمد علی مذہب

عاشقہ بی انتقال کیا اوستی جایا و منقولہ اور عمر

اور ایک جوڑی اور اوستی پانچ مٹی اور ایک خمر

اور ایک وجہ وراثت کو جو زمین تو اس صورت میں

ان کس طرح تقسیم ہوگی بہ تفصیل ارشاد ہو بنوا الوجود

جواب صورت مرقوم میں لودای و بون

راہ مہرہ و خیر مالی مرقوم کہ احمد علی مٹی اٹھواں حصہ

روجہ کو اور باقی اولاد کو متعاون حصہ مردوزن

ملی کا و ہوا العالم سوال کیا فرمائی میں

علمای و مفسنان مسئلہ میں کہ طلا و اجسام و ہتھ

و ہت ہمارا جوابی ہمیشہ کا جہرا اور لفظ ہوا وضع

ملاقات کی لازم ہوگی اور آخری عمر مالو لہ

المرمنہ اور خمس العین مٹی ہو تو قطعاً جہرا و النوا و

لازم ہوگا و اللہ اعلم سوال ما قولکم

مذللیم کہ طہارت تو بہ شخص معلوم سی کہ تو مٹی میں

توئی کی مارچہ ہرانی جوڑی لودا ازالہ عن نجاست

بیر شہ و یوی نفی علی الاصل یا بی و ہر

کری بحالہ مائی کبر ممکن ہو اور نظریہ اب قیل

بہی بطور مشہور نفی طرفین مارچہ رکعتیں ہر

مانی جوڑنا ہو سنا ہی پس اس صورت میں ظاہر ہوگا

یا نہیں بنوا الوجود جواب +

اگر منہر الطلطلہ اب قیل سی و اف سی تو تو طلہ

سادی ہوگی اور بعد میں کہ لفظ باب نشر اولی ہو

ہوا العالم سوال طہارت و نہا یا

نجاست حیانت کا بعد کبھی غسل کی مقبل غسل

یا نہیں بنوا الوجود جواب اگر جائز

ظاہر مٹی کی یا تو بعد غسل جائز بخش کی و ہر

سوال ما قولکم مسئلہ اگر سہلی غسل حیانت کی آخری

روغزار کو مالش اٹھانے اعضا پر کیا ہو بعد

غسل کری صحیح ہی یا نہیں بنوا الوجود +

جواب دھیت جوڑا کی غسل کری

ہوا العالم سوال ما قولکم



جابر است یا نه بنوا لوجه و اما  
جابر است و هو العالم بعد ان ما قولکم  
که نماز قضا من آذان و اقامت و دو رکعت  
مثل نماز دوم یا فقط اقامت بر الفا کثری  
بنوا لوجه و اما جواب ایک آذان یکی  
باقی نماز من ختمی یا بری از یکی و اما فقط  
اقامت تنها صحیحی و رجائی نودون آذان  
و اقامت بی اثری و هو العالم سوال

کیا حکم است این است من که دو شخص برابر  
یکدیگر نماز نکرده اند و اقامت و اقتدا  
اینی اینی نماز هر دو و لو یکبار برده سکنی  
یا ایت از هر یک یک نماز و دو نفر  
باختلاف بنوا لوجه و اما جواب

دو نفر اینی نماز هر دو که یکبار برده سکنی  
و هو العالم سوال ما قولکم مذ طلعت  
بعض روز یک کلمتی است کی نماز هر دو  
بعد از این نماز صبح نمی باشد تا وقت قبل طلوع  
اقتاب او یکی قریب طلوع هر یک هون  
لیس بر ایشان و دو وقت و همین جاری یا

نه بنوا لوجه و اما جواب  
به نیت قضا و ثقات مذکور متن نماز  
جاری و هو العالم سوال چه منفر مانده

جواب هر امتضا لغیر دارد و نه  
سوال کیا فرمائی من علمای و فقه  
شرح من که نماز کسوف و خسوف واجب  
یا نه من او را به جماعت یا لا یا او را  
یا نه بنوا لوجه و اما جواب  
کسوف و خسوف واجب است یا او را جماعت  
پره سکنای و هو العالم سوال

چه منفر مانده علمی و دین اندرین مسئله  
یکجا است یا او را بنوا لوجه یا نه بنوا لوجه

جواب اجتناب از جماعت در این احوط  
و هو العالم سوال ما قولکم مذ هر چه نماز

دنیا و غیر نماز خواندن جابر است یا نه بنوا لوجه  
جواب جابر است و هو العالم

سوال چه منفر مانده علمی و دین اندرین مسئله  
که شوهر قضای نماز زوج خود میتواند خواند یا نه  
و قضای نماز زوج بر شوهر یا بر عکس واجب است یا نه

جواب نماز بعد از زوج فوت شده باشد  
ان بر شوهر نه لازم نخواهد بود و همچنین بر عکس



مخالف در حالت بی اختیار و او میتواند کرد  
باین بنویسند و او

**جواب** چنین نمیگردد که باطل حرامی  
مشکل می باشد نماز بر هر کس که ایستاده  
تا وقتی که یقین نکند که بر سر حال حرام می بینی  
که در مضایقه بین و بود عالم

**جواب** نماز بر او از حال نورش باشد  
قضای آن بعد از آنکه در هر حال نماز بر او  
جماع می بینی خواندن است بعضی خوانده و بود عالم

**سوال** چه میفرمایند علمای دین و مفسران  
شرع متین اندرین مسئله که روزی چهار مرتبه  
حالت و طهرت است معلوم نباشد و اگر آب باشد  
نماز گذاردن جایز نیست یا نه بنویسند و جواب  
**جواب** اگر از دست مسکین گرفته شود

**سوال** چه میفرمایند علمای دین و مفسران  
شرع متین اندرین مسئله که روزی چهار مرتبه  
حالت حیات هم او اندک اندک میشود یا مخصوص  
بعد از آن نیست بنویسند و جواب

مضایقه ندارد و هر کس لم  
**سوال** که فتنه بین علمای دین است  
مسئله این که بعضی شخص را که بگوید زنا  
سالی من کرد و لیکن این کتاب او را در  
دستش شخص را که بگوید نماز بر او جایز نیست

**جواب** در حالت خبیث صحیح نیست و هر کس  
چه **سوال** چه میفرمایند علمای دین و مفسران شرع متین  
اندرین مسئله که برای مردان مطلقا  
ممنوع است و برای زنان در غیر نماز گذاردن جایز  
در حال نماز اخلاف است و در بیان مجتهدین مضی

**جواب** جب کسی شخص را معلوم بودی  
که پیش از آنکه او افکار هر کس را  
و بعد از آنکه هر کس را که بگوید نماز بر او جایز نیست

خبیث نیست بنویسند و جواب  
**جواب** زنان را نماز گذاردن مضایقه ندارد  
**سوال** که حکم می آید باب من مساجد نمیگردد

در این کتاب آمده است که هر کس را که بگوید نماز بر او جایز نیست



جلد اول بهر دو قسم و جوابی لم

**سوال** چه منفرد مانده علمای دین و  
مفسران سرخ مبین در تفسیر که مامور را در  
صورت جهنم و احقافات واجب است یا نه  
بیان شود و همچنین در عمر مرد و در گفت او  
و در باب اول و نه قانع و نسبت اربعه  
از بعد گمراهی امام و عمرال مختار حبیب  
بفصل ارشاد نشود بنو الوحر و

**جواب** تفصیله در جهنم و احقافات  
مشهورست خالی از احتیاط نیست بلکه اهل لواء  
گفت و در آخرش نسبت اربعه را چنانچه  
**سوال** ما فو لکم من ظلم المردی و رجال  
مسئله اسیر یا خبری از طلا یا خود در ششمار  
او صحیح خواهد بود یا نه بنو الوحر و احقافات

**سوال** چه منفرد مانده علمای دین  
درین مسئله که اعضای که از تنی حرام  
یا مکرده است یا نه حکم دارد یا نه  
بنو الوحر و احقافات **جواب** اعضا  
و تنی در حد و شکر حرام است بلکه اکثری از آن  
در آن مانده نمیشود و بنو العالم منوال  
ما فو لکم که اکثری که کفر است از حاکم

کون منی بنو الوحر و احقافات **جواب** صورت  
من مالک کفر مالک طفل بود اگر او من کفر  
و طی شفعه و اقرار نهوی بنو العالم منوال  
کیا فرمائی من علمای دین و مقیدان شرع  
اسل سید من که زید مدد من سحر را کفر نهی  
او را دوستی ایام رضا شرف من سفر که لغو  
همر کسی از کفری هر یک بصورت من فطر صوم  
او سیر و حبیب یا من او و سفر حدل یا من بنو الوحر

**سوال** اگر کفری حدل و سفر حدل هرگاه او در صورت  
جمع بین الفطر و انعام از حوط و حوالی لم  
**سوال** ما فو لکم که زید و سبطی ندش و زید با بقایا  
من باس و سیر نهی یا چنانچه پس بصورت من زید بزرگ من  
یا من او و حدل و یا من بنو الوحر و احقافات

**جواب** اگر قصه و زید حدل که بنو و سفر حدل بود  
**سوال** با کفر یا من علی و بنی مسلم من و کفر یا من  
که کفری کفری یا خبری جو یا خبری کفری یا کفری یا کفری  
سفر که بنو و سفر حدل یا حرام او نیز کفر است یا نه  
**جواب** همین عانت او و حدل شرع بنو و حدل



سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان  
 مختصر کتب متین اس مسئلہ میں کہ زندہ ایک جو  
 الہندہ مع چند سبب چھوڑ کے وفات پائی  
 اور ترکہ نزدیکین سے ہندہ نے بموجب  
 حصہ کے پایا و باقی فرسہ زندان متوفی پر  
 تقسیم ہوا بعد ازاں ہندہ نے نکاح کی  
 یعنی کہ وفات پائی اب شوہر ثانی ہندہ  
 کو مکمل جائیداد جو ہندہ نے اپنے شوہر اول سے  
 بیہ پائی تھی مستحق ہے یا نہیں اور سبب ان شوہر  
 کے سول بھی سقد حصہ یا نہ مستحق ہیں  
 نہیں اگر پاسکتی تو بیعت باہم ہو  
 مانی کہ قدر اور یہ کہ ہندہ  
 بتقابلہ شوہر ثانی لا ولد  
 م مقصور کی بی بی یا نہیں بیوا تو حبرہ  
 جواب مرت مرقومہ میں ربع شوہر کو باقی اولاد  
 سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اور  
 مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زیہ کام  
 تقسیم دیہات کا ایک ضلع انگریزی میں کرتا  
 اور صورت تقسیم یہ ہے کہ ضلع مذکور میں  
 سیکر انگریز کے طے فیس وقت مند و سبت کے  
 تحقیقات حقیقت ہوئی اور اس تحقیقات میں

عہدہ ضلع سے ملکیت دیہات کی جس مختصراً  
 جن اشخاص کو مناسب جائیداد دی بعد کا قضا  
 مند و سبت میں او نہیں اشخاص کا نام جنگو ملکیت  
 گاؤں کی دی گئی ہے لکھا گیا ہے اور کاغذات  
 مذکور ضلع مذکور کو دفتر میں رکھے گئے بعد ازاں  
 جن اشخاص کو ملکیت ملی تھی بچاؤ ان کے ایک شخص نے  
 اپنا حق یعنی حصہ کسی دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا  
 یا کہ مر گیا تو اس صورت میں دفتر انگریزی سے ماہر کا  
 خارج ہو جاتا ہے اور مشنری یا کہ وارث کا نام  
 داخل ہوتا ہے بعد تحقیقات کے مشنری یا کہ وارث  
 نے حکام انگریزی کے اجلاس میں درخواست کر  
 لی کہ فلاں گاؤں میں جس میں ہم چند اشخاص شریک  
 ہیں میں اپنی حصہ کی زمین علیحدہ کرنا چاہتا ہوں  
 اجلاس حاکم مذکور سے بعد گذرنے عرضی سارا  
 کے تحقیقات حسب ضابطہ مطابق قانون انگریزی  
 ہو کر درخواست دہندہ سے اجرت ہوارہ کی  
 جمع کرائی جاتی ہے بحساب فی صدی جمع سیکڑ  
 اور حکم ہوارہ کا بنام زید ہوتا ہے جہاں کہ موقع پر  
 جا کر بلا رو و رعایت البسا ہوارہ کرتا ہے کہ اگر  
 دہندہ بخوشی و رضایان کرتا ہے کہ ان سب  
 ملک و زمین سے کہ برابر حصہ ہر ایک شخص کو دیں  
 بچاؤ ان ملک و زمین کے ایک ملک و محکوم کوئی سا بجا و



پیش کرتا ہے اور عالم مذکور بعد منظوری کے  
 کس تکت صدر روپیہ اجرت کا قبل منظوری کے  
 زید کو دیتا ہے اس روپیہ سے جو کہ درخواست  
 دہندہ سے جمع کرایا تھا اور بعد مطابق حشر  
 کو ہر ایک شریک سے روپیہ درخواست دہندہ کو  
 ملتا ہے اس صورت میں روپیہ اجرت زید کا جو  
 حلال کا ہوگا یا نہیں اور اگر حلال نہیں ہے تو  
 فردوری کرنا جائز ہے یا نہیں کہ جو زمین بھی  
 ہو اور اس میں عمارت طیار کرائی جاوے اور  
 طیار عمارت میں فردوری کی جاوے اگر  
 یہ فردوری جائز ہے اور صورت مرقومہ بالا  
 کی اجرت ناجائز تو ہر دو صورت میں کیا فرق  
 ہے کہ جبکہ باعث سے ایک فردوری جائز اور  
 دوسری ناجائز مفصل ارشاد فرمائیے <sup>جواب</sup>  
**جواب** اگر درخواست دہندہ نے  
 اجرت تقسیم کی بخوشی دی ہے تو لیں میں اس سے  
 کچھ مضائقہ نہیں ہے و ہوالعالم  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین  
 متقیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اشخاص  
 مذہب فریقین نے مجتمع ہو کر زرخندہ سے  
 ایک مسجد امیر قصبہ میں بنوائی کہ جہاں دوسری

حدیث گاہ سے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں بنیو  
**جواب** فریقین کو نماز پڑھنا مسجد میں جائز  
 ہے و ہوالعالم  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین  
 متقیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عورتوں  
 میں مانعت ذکر امورات دنیا جو دار و ہوا  
 اور سکس کیا مراد ہے آیا حکایت حال خوان  
 اور صحت مرض وغیرہ بھی داخل امور دنیا ہے  
 یا امور خلاف شرع مراد ہیں بنیو التوجروا  
**جواب** احتیاط یہ ہے کہ کوئی ذکر سورہ  
 ذکر خدا کے مسجد میں نہ کرے و اللہ اعلم  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین  
 متقیان کہ نماز عاشورا اور نماز عید  
 کو پڑھنا جائز ہے یا نہیں بنیو التوجروا  
**جواب** عورتوں کو نماز عاشورہ پڑھنا جائز  
 اور حضور عیدین اوسے ساقط ہے لیکن  
**سوال** چہ پیغمبر مانید علمای دین و متقیان  
 شرع متین اندرین مسئلہ کہ ماموم <sup>جامعت</sup>  
 و شیخ نماز و رکعت سوم است پس قبل  
 پیش نماز ماموم رنیت کردن جائز است  
 وقت گوع رفتن پیش نماز بنیو التوجروا



بیوانه و الرخصة باشد که در اثناے قرات حمد امام بر کعبه  
 سوال چه میفرمایند علماء دین و مفتیان  
 متین اندرین مسئله که خواندن سورہ منافقون  
 در رکعت دوم نماز جمعه بر ضرورت است یا بعد  
 از آنکه بلامعاذر سورہ قل میخوانند احد اہم میتوان خواند  
 و علاوہ از آن کہ نیت نماز جمعا مام و ماموم درین  
 زمان غیبت نزد آنجناب بچہ طور نمایند بنیو التوجرو  
 یا بجا  
 جواب خواندن سورہ منافقون در نماز  
 و جمعه مستحب است و بجای آن سورہ توحید  
 میتوان خواند و نماز جمعه نیز بچہ تخیری بجا آید  
 آورد و هو العالم

سوال چه میفرمایند علماء دین و مفتیان  
 متین اندرین مسئله کہ سواری ریل بر وقت  
 روانگی حجت ادا سے نماز چه حکم است و اگر بوقت  
 روانگی حکم نباشد در بی صورت چه نماید کہ  
 ریل نماز میخواند و ریل روانہ شد پس نماز خواند  
 شد یا بنیو التوجرو

جواب صحت نماز در حالت روانگی ریل  
 مشکل است لیکن عند الضرورت اگر بخواند قضا  
 آن ہم نماید و اگر ریل در اثناے نماز روانہ شود  
 ظاہر نماز شش محضی خواهد بود و قضاے

سوال مافوقکم تظف کلم اگر کسی امام را در  
 حالت نماز عشا در رکعت اول در باید و یا بخار  
 نماز مغرب بجا نیاورده باشد پس نیت نیت  
 شامل میتوان شد یا نه و در صورت شمول بگاہ  
 امام سه رکعت خواهد خواند نماز ماموم تمام خواهد  
 در آن وقت ماموم چه کند بنیو التوجرو

جواب ماموم نماز مغرب بگذارد و بعد از  
 اكمال سه رکعت مغرب ماموم را تمام کردن صلوات  
 لازم است و بعد اكمال رکعت ثالثہ نیت انفراد  
 تشهد و تسلیم بجا آورد و تمام نماز مغرب نماید و الله اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین  
 اس مسئلہ میں کہ زینب کالکب بیٹا تھا او  
 وہ صاحب جائداد تھا و سنی فقہال  
 کیا زینب کی حیات میں اور چار اولاد  
 اور دو بی بیان جوڑین مان اپنا قرضہ جعده  
 او کو دینے سے پہلے ہی کی جائداد سے علاوہ حق باوری  
 پاسکتی ہے یا نہیں بنیو التوجرو

جواب اگر ان کے قرضہ دیا ہو تو اسکا مطالبہ  
 سوال چه میفرمایند علماء دین اندرین سور  
 کہ در صلوات اخفانیه یعنی طهرین در رکعت اولین



میشود ارشاد جناب چیست بنیواتوجروا  
**جواب** گفتن سبحان الله کافیت و سبحان  
اربعه هترو هو العالم

**سوال** ما قولکم خط مکم مفت بند کاشی  
که منظم بنظم فارسی و کشتل بریناقت علی بن ابی طالب  
است و در کفها و مناقب ازین قبل اکثر شنیده  
در عقب نماز میخوانند جائز است یا نه بنیواتوجروا

**جواب** اقتضای برادر کار مانوره  
اولی است و اشعار مستغن  
سناجات حضرت قاضی الحاجات  
هر گاه بخواهد تشریح خوانده شود و مضامین  
نخوابد داشت لکن از کلام متصوفه و مضامین  
خلاف شرع اجتناب لازم است

و هو العالم  
**سوال** ما قولکم خط مکم نماز با که در حالت حمل  
تجوید خوانده بعد تعلیم تجوید عاده کند یا صحیح است  
و اگر کسی مطلقاً علم تجوید ندارد نمازش صحیح است  
یا نه بنیواتوجروا

**جواب** عاده احوطست و اگر قادر بر تعلیم  
تجوید نباشد معذور خواهد بود و هو العالم  
**سوال** ما قولکم خط مکم که در سجده نماز  
نماز در است یا نه بنیواتوجروا

صحیح خواهد بود و الحمد للعلیم  
**سوال** چه حکم است اندر مصورت که در  
جمعه و عیدین فتولای جناب چیست و غیره  
امام آیا واجب عینی است چنانکه فتولای جناب  
ملا محمد تقی علیه الرحمه در حدیقه است یا واجب  
است و معنی واجب تحیر می چیست درین  
مفصل ارشاد شود بنیواتوجروا

**جواب** نماز جمعه را به نیت و جو تحیری یا با  
و در عیدین گفتا بنیت قرین من الله  
**سوال** چه حکم است اندرین مسئله که اگر  
پدر عمه نماز را بدو نیکه عذر داشته باشد  
ترک کند و میرد این هم بر سر واجب است  
یا وجوب علی الاطلاق است بنیواتوجروا

**جواب** نماز یک در مرض الموت فوت  
بر سر بزرگ ادا است آن علی الاظهر لازم  
خواهد شد و قضای همه نماز با که از پیش  
شد ادا اش احوطست و هو العالم  
**سوال** چه حکم است دین باب که دندان  
پیش نماز جماعت از تار نقره بسته باشد

نماز در عقب او درست است یا نه بنیواتوجروا  
**جواب** درست است و هو العالم  
سوال  
پدر بنده  
بنده



سوال کیا فرماتے علماء دین منصفین  
 میں سے متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنے  
 لازم میں پرچہ غفلت خدمت خیرانہ کیا اور قیدی  
 اس کی تخواہ معینہ سے محج کر لیا تو ایسا جرم مانہ  
 ہوگا یا زید ذمہ دار اس کی کل تخواہ مقررہ  
 رہے گا اور اگر یہ وقت تقرری عمر نے اقبال  
 ہو کہ حالت غفلت خدمت معینہ میں سرکار  
 مانہ مجوزہ آقا اپنے کام ہوگا تو کیا ہے بنیو  
 اب اگر عمر کے ذمہ پر مال زید لازم ہو تو  
 اس کو لینا جائز ہوگا والا جرمانہ لینا اس سے  
 ہے و اللہ اعلم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ  
 کہ اگر قطرہ بے بول چاہے یا یہ مال اللہ مثل  
 کا و زید کو سفند و غیرہ جامہ میں لگا دین  
 اس میں نماز صحیح ہوگے  
 نہیں بنیو تو جبروا

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ  
 زید ہندو رنوجہ عبر سے زنا کرتا رہا اب بعد طلاق

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ  
 زید ہندو رنوجہ عبر سے زنا کرتا رہا اب بعد طلاق

اور کجالت حمل زنا کالج درست ہوگا یا نہیں  
 جواب اولاد زنا وارث زید نہ ہو و بی ادب  
 زید پر ہندو صورت مرقومہ میں حرام  
 ہو و بی و اللہ اعلم

سوال ما تو لکھو جو ان ظاہر غیر مالک اللہ ہو اگر  
 اس کا پسینہ کپڑے میں لگا دیا تو بدین ہو و بی و نماز اور  
 جائز یا نہیں بنیو تو جبروا

جواب اگر بدو نہ ہو نہ کجالت غیرہ و مال و بی  
 کا ہو جاوے تو بعد مال میں نماز او میں نہ ہوگی و اللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس  
 مسئلہ میں کہ بعد مرگ مومن روح نہیں جا کر  
 محکلام اور ارتباط اور شناسائی مانند حیات

جانے باہم ہوتے ہیں یا نہیں اور عیش  
 اور تکلیف دنیا اسی پر رہتا ہے یا نہیں اور  
 روح بد و بد پر میں الفت و شفقت مثل  
 دنیا ہوتی ہے یا نہیں اور دنیا میں بھی اتفاق  
 آنیکا روح کو ہوتا ہے یا نہیں اور نہیں آنا  
 ہوتا ہے تو سایہ اور آسیب و غیرہ کیاست  
 ہے اور اکثر خواب میں ملاقات اور گفتگو ہوتا  
 بدرباب و غیرہ کا کیا سبب ہے زیادہ

ہو وے و اللہ اعلم



ہے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ روز جمعہ وعیدین

ارواح مومنین عرفات جہانے مکمل کرنا تھا چنانچہ

پرسوار ہو کر اولاد ادا کی سلام میں نازل ہوئیں

اور یہ وہاں سے متفرق ہو کر بلاد و انصار جس صاحب

میں نماز جمعہ وعید ہوتی ہے انچنانچہ اقربا کی زیارت

کو آتے ہیں اور اہل مسجد بعد فراغ نماز کے اپنے گھر

مساکن کو جاتے ہیں حضرت جبریل امین راوح میں ندا دیتے

**سوال** ما قولکم من طکم کم زن مومنہ جو انکو

شوہر اور سکا چھوڑ کر نفقہ انچھر گیا ہو اور

عرصہ جودہ یا پندرہ کا گذر گیا ہو کسی نوع کی

اوسکی خبر حیات یا مرگ نہ آئی ہو نہ سنی ہو

اور تمام وارث بھی قضا کر گئی ہوں کوئی ولی

کچھ ادا دینے والا تک نہ رہا ہو اور فاقہ در پی بنا

ہو اس حالت میں مومنہ کو عقد کرنا مومن سے

روا ہے یا نہیں اور اگر عقد نہیں کرتی تو حیات

محال ہے اور آپ سے بسبب قونکے مرنا

حرام ہے کہ کوئی اوسکا سنبھالنے والا نہیں

اور خیر گیران ناپید ہے اس باب میں کیا

ارشاد ہوتا ہے بینوا توجروا

**جواب** وہ مومنہ تحصیل معاش مشقت

کرے اگر ممکن نہ ہو تو حاکم شرع سے رجوع

ہے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ روز جمعہ وعیدین

ارواح مومنین عرفات جہانے مکمل کرنا تھا چنانچہ

پرسوار ہو کر اولاد ادا کی سلام میں نازل ہوئیں

اور یہ وہاں سے متفرق ہو کر بلاد و انصار جس صاحب

میں نماز جمعہ وعید ہوتی ہے انچنانچہ اقربا کی زیارت

کو آتے ہیں اور اہل مسجد بعد فراغ نماز کے اپنے گھر

مساکن کو جاتے ہیں حضرت جبریل امین راوح میں ندا دیتے

**سوال** ما قولکم من طکم کم زن مومنہ جو انکو

شوہر اور سکا چھوڑ کر نفقہ انچھر گیا ہو اور

عرصہ جودہ یا پندرہ کا گذر گیا ہو کسی نوع کی

اوسکی خبر حیات یا مرگ نہ آئی ہو نہ سنی ہو

اور تمام وارث بھی قضا کر گئی ہوں کوئی ولی

کچھ ادا دینے والا تک نہ رہا ہو اور فاقہ در پی بنا

ہو اس حالت میں مومنہ کو عقد کرنا مومن سے

روا ہے یا نہیں اور اگر عقد نہیں کرتی تو حیات

محال ہے اور آپ سے بسبب قونکے مرنا

حرام ہے کہ کوئی اوسکا سنبھالنے والا نہیں

اور خیر گیران ناپید ہے اس باب میں کیا

ارشاد ہوتا ہے بینوا توجروا

**جواب** وہ مومنہ تحصیل معاش مشقت

کرے اگر ممکن نہ ہو تو حاکم شرع سے رجوع

ہے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ روز جمعہ وعیدین

ارواح مومنین عرفات جہانے مکمل کرنا تھا چنانچہ

پرسوار ہو کر اولاد ادا کی سلام میں نازل ہوئیں

اور یہ وہاں سے متفرق ہو کر بلاد و انصار جس صاحب

میں نماز جمعہ وعید ہوتی ہے انچنانچہ اقربا کی زیارت

کو آتے ہیں اور اہل مسجد بعد فراغ نماز کے اپنے گھر

مساکن کو جاتے ہیں حضرت جبریل امین راوح میں ندا دیتے

**سوال** ما قولکم من طکم کم زن مومنہ جو انکو

شوہر اور سکا چھوڑ کر نفقہ انچھر گیا ہو اور

عرصہ جودہ یا پندرہ کا گذر گیا ہو کسی نوع کی

اوسکی خبر حیات یا مرگ نہ آئی ہو نہ سنی ہو

اور تمام وارث بھی قضا کر گئی ہوں کوئی ولی

کچھ ادا دینے والا تک نہ رہا ہو اور فاقہ در پی بنا

ہو اس حالت میں مومنہ کو عقد کرنا مومن سے

روا ہے یا نہیں اور اگر عقد نہیں کرتی تو حیات

محال ہے اور آپ سے بسبب قونکے مرنا

حرام ہے کہ کوئی اوسکا سنبھالنے والا نہیں

اور خیر گیران ناپید ہے اس باب میں کیا

ارشاد ہوتا ہے بینوا توجروا

**جواب** وہ مومنہ تحصیل معاش مشقت

کرے اگر ممکن نہ ہو تو حاکم شرع سے رجوع



سوال ماقولکم مددکم اطاعت شرعی کی تائید  
زوج و زوجہ کسوقت تک ہے بنیوا توجروا  
جواب زوجہ کو اطاعت شوہر کی ہمیشہ  
ہے تا وقتیکہ کوئی عذر شرعی نہ ہو وندعلیم

سوال ماقولکم زوجہ بدون اجازت شوہر  
کے بہ نسبت متروکات اپنے کے انخاص لکیر  
کو وصی کر سکتی ہے یا نہیں اور جو وصیت کہ  
بلا اجازت و اطلاع شوہر کے واقع ہونا  
ہوگی یا نہیں بنیوا توجروا

جواب اگر وصیت کرے گی تو وصیت ظاہر  
ناقد ہوگی وائندعلیم

سوال ماقولکم مددکم شوہر بلا اجازت  
و رضامندی اپنی زوجہ کے اپنی مال کی وصیت  
کسی شخص لکیر کے نام کر سکتا ہے یا نہیں بنیوا

جواب کر سکتا ہے وائندعلیم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
میں کہ کیا حقوق شوہریت و زوجیت درمیان  
ناکح و منکوحہ کے جب یہ دونو کبیر سن ہو جائے  
ہیں تو ساقط ہو جاتی ہیں یا وجہ نہیں ہے  
اطاعت شرعی ترک ہو جاتی ہے اور کوئی تو  
بہر و سکتے ترک سے معذب تو نہیں

بنیوا توجروا

لکیر جسکی طاقت نہ رہے وائندعلیم  
سوال یہ میفرماید علمائے دین و خنمان  
شرع متین اندر بین مسئلہ کہ اگر قند سیاہ  
یا شکر از بقال مہنود خرید کنند و آن بقال  
بدست خود تیار نہی سازند بلکہ از جاسے و لکیر  
خرید کردہ فروخت میسازد پس قند سیاہ و  
شکر مذکورہ خوردن جائز است یا نہ و معلوم  
نیست کہ آن بقال از مہنود خریدہ است یا از  
و بقالان مہنود اشیاے جنین قسم قند سیاہ  
و شکر از ہر دو مسلمانان و از مہنودان خرید کردہ  
میفروشند و بعضی خود نیز می زند یعنی قند سیاہ  
و شکر فروختہ مسلمانان موافق مذہب مہنود ہوں  
را اجتناب نیست بنیوا توجروا

جواب تا وقتیکہ علم نجاست آنها حاصل نشود  
خریدش جائز خواهد بود وائندعلیم

سوال ماقولکم مددکم روغن زرد از تاجر  
مسلمان خریدن جائز است یا نہ و تاجر مذکورہ  
از اکل و شرب مہنودان اجتناب نمیسازد  
و چنان تاجر ان کہ از اکل و شرب مہنودان اجتناب  
سازند موجد نیست پس از تاجر مذکورہ کسٹفسا

کنند کہ این روغن زرد از مسلمان خریدہ است  
مایل در یافت از مسلمان خریدہ استعمال ہوگی یا نہ



سوال کشش را بابت شسته و بابت خشک  
نمودن جائز است یا نه بنیواتوجروا

جواب جائز است و هو العالم

سوال ما قولکم در طعم کشش را در روغن  
پختن چگونه است یعنی اگر در روغن زردچوبه  
داد و شود خوردن آن جائز است یا نه بنیواتوجروا

جواب اجتناب احوط است و الله اعلم

سوال ما قولکم در طعم کشش در حلوا یا در بزم  
بجالت پختن انداختن جائز است یا نه بنیواتوجروا

جواب اگر جوش نخورد مضائقه ندارد و الله اعلم

سوال کیا حکم است اسباب من که شخصی  
مسلمان که دعوت نماید و طعام برنج شستن باشد  
و در آن کشش انداخته باشد و دانه با کشش  
چنان باشند که بر آن گمان باشد که بجالت پختن  
انداخته است پس آن برنج را خوردن جائز است  
یا نه بنیواتوجروا

جواب اگر مسلم ندارد که جوش خورده

است جائز خواهد بود و الله اعلم

سوال کشش را شسته اگر بعد پختن طعام  
شامل طعام سازد خوردنش جائز است یا نه بنیواتوجروا

جواب جائز است و هو العالم

ساخته مشرب که مانده در آب باشد و حالت  
نماز یا خود داشتن مصافقه دارد  
یا نه بنیواتوجروا

جواب اجتناب احوط است و الله اعلم

سوال چه میفرمایند علما و مفتیان شرعی  
اند درین مسئله که اگر بقالان مسلمان شیرینی فروش  
موجود هستند لیکن خود از اکل و شرب منع  
اجتناب نمیکند پس از آنها شیرینی گرفته نیاز

ایمده طایرین علیهم السلام ساختن یا بر سر خوردن  
خریدن جائز است یا نه مخفی نماند که سوله بقالان

مذکور چنان بقالان موجود نیست بلکه معدوم هستند  
که خود از اکل و شرب منهدمان اجتناب کرده

باشند بنیواتوجروا

جواب جوابش از اجوبه سابقه طایرین  
است و الله اعلم

سوال ما قولکم در طعم کشش اگر موسم گرم باشد  
و احتمال آمدن عرق باشد یا معلوم باشد که عرق  
آمده است پس با جامه از عرق نخس خوا

شد یا نه بنیواتوجروا

جواب اگر عرق در موضع نجاست انداختن  
و با رجه ملاطفت آن شود و نخس خواهد بود و الله اعلم

جواب اگر عرق در موضع نجاست انداختن  
و با رجه ملاطفت آن شود و نخس خواهد بود و الله اعلم

جواب اگر عرق در موضع نجاست انداختن  
و با رجه ملاطفت آن شود و نخس خواهد بود و الله اعلم

جواب اگر عرق در موضع نجاست انداختن  
و با رجه ملاطفت آن شود و نخس خواهد بود و الله اعلم

جواب اگر عرق در موضع نجاست انداختن  
و با رجه ملاطفت آن شود و نخس خواهد بود و الله اعلم

جواب اگر عرق در موضع نجاست انداختن  
و با رجه ملاطفت آن شود و نخس خواهد بود و الله اعلم

جواب اگر عرق در موضع نجاست انداختن  
و با رجه ملاطفت آن شود و نخس خواهد بود و الله اعلم



سوال چہ سفیر مایند فلما سے دین و مفتیان  
شرع متین اندرین مسئلہ کہ ایک مکان مرد  
نامسلم کا جو خدمتگار ایک رئیس  
کلبے اوس رئیس نے غضب کر لیا  
اور اوس مکان میں رہ رہ گیا یا بعلت نزد  
شریکاری کے رئیس کو وہ مکان ضبط کیا پس  
اسے مکاناتین نماز پر مباح جائز ہے یا نہ اور  
بھی ارشاد ہو کہ ایک صاحب ملک دوسرے  
نخص کا جو ملک چھین لیتا ہے اوس ملک  
کو معضوب کہہ سکتے ہیں یا نہیں اور نماز  
اوس ملک میں درست ہے یا نہیں بنیوا  
جواب مکان معضوب اگر مسلمان کا ہو  
تو بیضا حائز بیت مالک  
کے نماز صحیح ہوتی و اللہ اعلم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان  
شرع متین اس مسئلہ میں کہ زینب نے جائداد  
سید اپنی مدد کی وراثت پائی اور مدت العمر اوس  
عزیزانہ پادشاہت غیری و بلا مسامحت احد قالی لغز  
ہی اور جب فوت ہو گئی تو تین دختر بطنی اور  
بیرادر خالاتی کو چھوڑا یعنی بکری و زوجہ ایک کے  
مدخلین سواد زینب اور دوسری زوجہ کو بطنی

سہم نہ کہ زینب کا ہو سکتا ہے یا نہیں اور  
اگر ہو سکتا ہے تو بمقابلہ دختران بطنی زینب کے  
کس قدر حصہ از روئے شرع شریف کو پاسکتا  
ہے — بنیوا التوجروا

جواب صورت مرقومہ میں تمام و کمال متروکہ  
زینب کا فرضاً و رداً اوس کو تینوں بیٹوں کو علی  
طریقہ اور زید برادر خالہ زاد زینب کو کچھ نصیب  
ہو چکا و اللہ اعلم

سوال ماقولکم مدٹکم درین امر کہ آیا در نیت  
نماز نیت صرف بقلب یا یہ منہ و زبان و جگر  
نباید داد و در صورت دوم اگر جہ زبان نیت  
نیت قلبی نباشد ملک ہو بدان باشد تا ہم تحریر  
بالفاظ نیت جائز است یا نہ بنیوا التوجروا

جواب تلفظ و در نیت معتبر نیست و اگر تلفظ  
بقصد طاعت نماید احتمال بدعت خواہد نہشت پس  
اجتناب لازم و اللہ اعلم

سوال ماقولکم مدٹکم استعمال رنگ پوڑی  
کہ درین زمان شایع است و مشہور است کہ پوڑی  
مذکورہ ساختہ اہل چین یا اہل فرنگ است  
جائز است یا نہ و نماز بلباسیکہ بران رنگ پوڑی  
باشد درست یا نہ بنیوا التوجروا



و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ادنیٰ  
کثیر او فلائین وغیرہ ترازان مہود سے خرید کر  
حالت نماز استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں اور  
وہ کثیر احوذ رختوں کی حجال وغیرہ سے بنا ہو  
مشترکین سے لیکر وقت نماز پہنادرست ہے  
یا نہیں مبنیٰ التوجروا

**جواب** حجال کے کپڑے نماز  
پر بیجا مضافتہ نہیں ہے اور یا پڑھ ادنیٰ  
و فلائین جو مشتبہ الحال ہوا و سکو مہود سے  
مول ندیوے و اللہ اعلم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین  
و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں  
کہ نکاح کرنا مثل روزہ و نماز کے واجب  
ہو یا سنت اور ترک کرنا والا و سکا بلا وجہ خواہ  
بوجہ شرعی مثل ترک صوم و صلوٰہ کے گنہگار  
ہوگا یا نہیں ارشاد ہو مبنیٰ التوجروا

**جواب** بدون شدت مستیلاج او احوال  
و فروع امر حرام کی واجب نہیں ہے اور  
جب تک کہ حد و جوب نہ ہو بچے ترک میں  
اوس گنہگار نہ ہوگا و اللہ اعلم

**سوال** ما قولکم من کلّم زید بنظر حالات خرابی

پر نہیں کرتا ہے اور کر سکتا ہے پس ترک  
اول الذکر میں ماخوذ عند اقتد و رسول خدا  
ہوگا یا نہیں دو نواظر بقومین جدا جدا  
**جواب** ایسی صورت میں ترک کرنا  
ہے و اللہ اعلم

**سوال** ما قولکم ایک شخص کسی مقام پر  
آیہ قرآنی ہے اور دوسرا شخص باعتقاد  
خاندانی اپنی کے قرأت آیہ پر بجنہ دم  
یہ مضحکہ پیش آوے تو وہ شخص ماخوذ  
ہوگا یا نہیں مثلاً ایک شخص کو کہ چار بار  
خاندان میں دستور ہے کہ جب سنگی مٹا

ہے تو ترک نہیں ہوتی اور دوسرا  
شخص کہتا ہے کہ محکوم یقین کامل ہے لہذا  
انجی خدا سے امید رکھنا ہون کہ تاہو نہ کی  
سکے انشا اللہ ابھی موت ہم اپنے قدرت جو  
سے ظاہر کر لگا کہ ترک ہو جاوے گی کہ شخص

آیہ ان اللہ علی کل شیء قدير بر اعتقاد کا زنا  
مگر باوجود اسکی شخص اوسے اصرار کرے  
اپنے طریقہ خاندانی پر ظاہر  
وہ اصرار و سرک دلی ہے کہ خاندانی طریقہ کے مفار

مذکور پر افضل جانتا ہے پس ایسا شخص



جواب الرویہ شخص استدلال کو کلیتہً صحیح قرار دیتا ہے  
استدلال کے فعل پر مبنی کہنا ہے نہ مضمون پر  
تو یہ استخفاف و دستبراز ہوگا واللہ اعلم

سوال ماقولکم ہندو افتد راسلام کرتی  
ہے مگر باعث خوف غریز و اقربا کے کہ ہندو  
ہیں یہ یقینہ پوجا وغیرہ بھی کرتی ہے تو ایسا  
عورت سے نکاح و متعہ درست ہے  
یا نہیں بنیوا توجروا

جواب باوصف صدور افعال مکفرہ و دعا و اہتمام  
مقبول  
ہر گاہ جب تک شرعاً ضرورت تفسیر کے  
لینی ثابت نہ ہو واللہ اعلم

سوال ماقولکم ہندو زنا سے محسنہ کو  
بہت گنتی ہیں اور محض زنا کو کہتے ہیں اور زنا  
و زانیہ کی دو قسمیں ہیں بنیوا توجروا

جواب زنا سے محسنہ وہ ہے کہ کوئی  
کسی شخص زنا ذات البطل یا ذات العین سے  
و زنا کرے اور غیر حلیہ سے جو وطی بغیر  
ارک شبہ کے واقع ہو وہ زنا ہے واللہ اعلم

سوال ماقولکم ہندو ہمیشہ بلا متعہ و نکاح کے  
بیکے مفارقت کرتی رہی بلکہ ہنود سے واسطہ  
نہیں ملتا تھی کہ کسی طرح حلال کا یقین نہیں بلکہ

اتحاد ہوا ہمیشہ ایک نبی و شب کا متعہ کا گناہ  
کرتا رہا بعد خدی حمل طاهر ہوا بیل وہ بیوی  
سے خالی نہیں یا حرام کا ہے خواہ متعہ کر لیا  
کا ہے الا اطہار ہندو یہی ہے کہ میں نے روز  
متعہ سے آج تک سوا سے زید کے کسی دوسرے  
سے سروکار نہیں رکھا ہے اگرچہ میعاد و میاں  
میں اکثر گزر گئی تو پس ایسی حالت میں متعہ یا نکاح زید کو اور  
ہو یا نہیں مفصلاً ارشاد ہو بنیوا توجروا

جواب اگر علم نہیں کہ حمل غیر کاوطی حلال ہے تو زنا کا  
سوال مدظنکم حاملہ سے کہ مہنتی تک متعارف  
کر سکتا ہے اور کب سے ترک کرے اور

احتمال ضرر کب سے منظور ہوگا بنیوا توجروا  
جواب بعد چار مہینوں کے حاملہ سے وطی کا  
ہر اور منقطع ضرر ہے جو جو سے قبل مدت مذکورہ کو  
خواہ بعد اس کے تو ترک کرنا چاہیے واللہ اعلم

سوال ماقولکم بدعت کے معنی کیا ہیں  
بدعت ک کو گنتی ہیں بنیوا توجروا

جواب شرعاً جس امر کا ثبوت نصوص  
خاصہ و عیون سے نہ ہو اس کو بدعت عبادت  
بجائے بدعت ہوگا واللہ اعلم

سوال کیا فائدے ہیں علمائے دین و

اس کو درست ہو گا یا نہیں



سقط دیو حسن بطور کسکنا یا فوراً و البعد رنا  
سے بھی کر سکا اور بطور ایک حیض یا کہ اور کسی  
کھانا نام ہے بینوا توجروا

**جواب** انتظار لازم نہیں ہے اگر وہ  
عورت ذات العتہ یا ذات البعل نہ تھی  
اور سیر حرام موند ہوگی و اللہ اعلم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین  
اس مسئلہ میں کہ صلح بخانہ برادر مومن اور سکا  
مال سے روزہ افطار کرے یا اپنے  
مال سے دونوں میں کون امر افضل  
و بہتر ہے بینوا توجروا

**جواب** اگر مدعو اسکا ہے تو اسکو یہاں  
افطار کرنا بہتر ہے و اللہ اعلم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین  
اس مسئلہ میں کہ روزہ واجبی قضا جو بعد ماہ  
رمضان ہو وہ قبل زوال کی دعاوت سے  
افطار ہوگا یا صرف روزہ سنتی ہے افطار  
کر سکتا ہے اور بعد دوپہر کے بھی افطار کر  
یا تہ اور افطار کرنا شکم سیری پر مبادق آوے گا  
یا کہ ایک گھونٹ پانی یا قدرے خرمایا طعام کیر  
پر بھی اکتفا ہو سکتا ہے بینوا توجروا

**جواب** بعض احلام نے احتمال کیا ہے کہ تو اب

قدرت طعام پر مشتمل ہو یا اگر حرام یا اگر غیر  
بھی روزہ کھلاو دے تو بھی ثواب دعوت  
اور تقطیع کا حاصل ہوگا و اللہ اعلم

**سوال** ما قولکم نہ ظلمکم حسب کو غسل مست  
شکوہ عائد ہوگا اور سکا روزہ صبح کا حصہ  
غسل غل میں لائیگا صحیح ہوگا یا نہیں بینوا توجروا

**جواب** صحیح ہے و اللہ اعلم  
**سوال** ما قولکم نہ ظلمکم جو کوئی موتہ کو آب  
آب کا فوراً دو غسل دے اور تیسرا غسل  
خالص دوسرا آدمی دوسرے غسل میں میت  
دونوں پر ہوگا یا ایک پر بینوا توجروا

**جواب** قبل اگال غسل ثلثہ کو ختم کر لیا  
اوسے غسل کرنا واجب ہے اگر بعض احلام نے اوس  
جسکے غسلات ثلثہ غسل ثالث میں کامل ہو چکا ہو نفی ہے

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین  
اس باب میں کہ جسکو مس میت ہو وہ میت کی  
کو غسل واجب ضرورت میں دی سکتا ہے  
یا نہیں بینوا توجروا

**جواب** دیکھنا ہے و اللہ اعلم  
**سوال** ما قولکم اگر کسی بعد از مردن قبل  
میت را مس کند غسل بر او واجب نہیں یا نہیں

**جواب** فیہما



و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید  
 کو نانہ کی دوزوجہ تین اور دونوں صاحب اولاد  
 تین اور اپنی خواہ پر قابض متصرف متصرف  
 ملک زید بھی نہ حقیقی نانہ کو متروکہ پر قابض متصرف  
 تاحیات اپنی رہا اب زید لا ولد کر کیا نہ کوئی بھائی  
 ہو اور بہن حقیقی ہے لیکن حقیقی خالہ اور خالہ کی  
 اولاد اور حقیقی مامون کی اولاد اور دوسری  
 آرائی کی اولاد باقی ہے اور زید ہے پس جائید  
 زید کی مثل خواہ وغیرہ کو کس کو ملنا چاہیے  
 از رو شرع شریف کہ استاد ہو بنیو التوجروا  
 جواب صورت مرقومہ میں زید کا متروکہ  
 اسکی خالہ کو ملے گا واللہ اعلم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس  
 باب میں کہ زید نے اپنی والدہ کی انتقال کیا  
 لیکن زید کی اولاد کو زید کو والدین متیم سمجھ کر یہ طور  
 خواہ مقرر کر دیا تھا اب زید کو والدین نے بھی  
 انتقال کیا اب زید کی حقیقی بہن اور زید کی  
 والدہ باقی ہے متروکہ والدین زید مثل خواہ وغیرہ  
 زید کی اولاد مستحق ہے یا نہیں بنیو التوجروا  
 جواب صورت مرقومہ متروکہ والدین زید  
 اولاد زید کو ملے گا اور متروکہ والدین زید

لو ہو گا واللہ اعلم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
 کہ زید جسکا نسب اثنا عشری تھا سماء قائمہ زینب  
 سینہ سے عقد کیا اور حسب طریقہ سنت و جماعت  
 نکاح ہوا تو بدوون تجدید نکاح حسب مائتہ اثنا عشر  
 کو نکاح جائز ہو گا یا نہیں بنیو التوجروا  
 جواب عائدہ صیغہ زبان عربی احوط ہے واللہ اعلم  
 سوال چہ سیفر مائتہ علمائے دین اندر میں مسئلہ  
 کہ اسمعی خالہ زید و سماء کلثوم زینب دختر نابالغہ  
 گذشتہ وفات یافتہ بعدہ جد زینب یعنی  
 پدر خالہ کہ شرفا ہم ولایت باو میرسد ولی زینب  
 مقرر شد حملہ سوارث را انجام میداد بالفعل او  
 ہم انتقال کردہ الحال خالہ حقیقی زینب و برابر  
 حقیقی جد مرقوم زینب موجود است پس کنو  
 ولایت زینب نابالغہ کبدا م شخص میرسد بنیو التوجروا  
 جواب در صورت مرقومہ حصانت نابالغہ کجا  
 حقیقیہ او متعلق خواهد شد لیکن ولایت مال و  
 نکاح از متعلق نخواہد شد واللہ اعلم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس  
 میں جو کہ بیہ نوٹ دستی جبکہ نام بنگال نوٹ  
 ہے جو بازار میں بکتی ہیں تعدادی سو روپیہ کے  
 سے روپیہ کے اور کہ ایک روپیہ کے



ماہار سے خرید کرے اور کسی شخص کے سپور  
 کا نوٹ دو سو روپیہ کو بیچے یا اس سے کم لے لیا اور  
 اس سے بھی زیادہ پر اور بعد اوس کے روپیہ خریدنے  
 والی سے نقد لے لے اگر نقدی ندیوں تو اوپر  
 ہنس کر لے اور باقسط طور روپیہ وصول  
 کرے تو یہ شرط جائز ہے یا نہیں اور وہ  
 نوٹ جانب سکاٹلینڈ سے بطور سند کو  
 بلا سکتا ہوتا ہے اور انگریز کہتے ہیں کہ جو شخص  
 اس نوٹ کو ہمارے پاس لا دے گا تو ہم فوراً  
 روپیہ اوس کا دیدینا اگر کتے کو گھین باندہ کر کوئی  
 بھیجے گا تو ہم فوراً روپیہ اوس کتے کے گھین  
 باندہ کر بھیجیں گے لہذا وہ کاغذ بیع ہو سکتا ہے  
 یا نہیں بنیوا تو جبروا

**جواب** بیع نوٹ سے اگر مقصود بیع  
 زرمند رج نوٹ سے تو صحیح نہ ہوگی و اقلد لعلم  
**سوال** ماقولکم منہ کلم کہ ایک شخص سلمان  
 روزمرہ الیکٹرون کے نماز قضاے عمری فرض  
 ادا کرتا ہے اگر حکو احتیاج غسل جنابت کی  
 ہوئی اور بسبب خوف بیماری کے غسل نہ کیا  
 اور تم کر کے نماز روزمرہ کی ادا کرے اب  
 ارشاد ہو کہ یہ نماز قضاے عمری جو وہ شخص  
 روزانہ کرتا ہے یا نہ کرتا ہے

بیماری کا اور اسل برے اور موافق تھا کہ  
 بڑے جو کہ جنور کے نزدیک تھا ارشاد ہو  
 کیونکہ اسو اسطیک قضاے عمری کی بڑے تھا  
 والے نے یہ ارادہ کیا ہے کہ جب تک سید  
 قضاے عمری نہ ادا ہو جائے تب تک براہین  
 اسطرح انشا اللہ ٹیپتا رہوں گا کسو اسطیک نہیں  
 حیات مستعار کا کچھ ہر وسامین اور صحت  
 مرض و نون کا ساتھ ہے بنیوا تو جبروا  
**جواب** بگاہتیں سیدہ سکنا ہے و  
**سوال** ماقولکم منہ کوزید نے اپنے گھر میں  
 ڈال لیا ہے اور بلا نکاح اوس سے مباح ہوگا  
 کرتا ہے او عرف میں و سکی زوجہ شہوین  
 اور بکر بھی دُربرا اس سے زنا کرتا ہے اوس  
 بعد مرنے زید کے بکر بندہ سے نکاح کر لے  
 ہے یا نہیں بنیوا تو جبروا

**جواب** اگر وہ زوجہ زید سے تھے تو نکاح نہیں  
 بکر کو اوس سے جائز نہ ہوگا و اقلد لعلم  
**سوال** کیا ارشاد ہے اس مسئلہ میں ہو  
 مستاء امہ اللہ زوجہ عبد اللہ اہل اہل  
 اپنی شوہر کے اکثر والدین اور بھائی کے ہو اور  
 بر رہتے ہے اور عبد اللہ کا کہنا اس آیا  
 ہوا ہے کہ



میں دو مرتبہ اللہ اللہ میں باقرانی عبد  
 ہووے کہنگار ہوگی یا نہیں نہ کہ عبد اللہ ہو  
 برہمہ ماننے کی تدارک کرے جو تھے کچھ عجیب نہیں کہ  
 سید احمد مرتب زنا کا ہوے یا بچوں اصغر شا  
 برہمن عبد اللہ طلاق اللہ اللہ کو دی شگتا ہے  
 مطہر نہیں اور بلا اداسے مہر دوسرا نکاح کر سکتا  
 محتاج نہیں جواب اس کا مفصل  
 رشاد ہو بنیوا تو جروا

عبد اللہ جواب در صورت ثبوت نشوز کے  
 کہ تمام نشوز کا نان و نفقہ ذمہ زوج سے تھا  
 مانہوگا اور شوہر کو طلاق دینے اور دوسرا نکاح

ہونے کا اختیار ہے واللہ اعلم  
 سوال ما قولکم مذکرم زید کو اس بات کا  
 حکم ہے کہ ہندہ زوجہ او سکنی رانیہ ہے لیکن

مطلوبت و یا بیاس برادری او سکھو طلاق  
 کہ نہیں دی سکتا ہے آیا شرعاً طلاق دینا زید  
 علیہ واجب ہے یا نہیں اور جو اولاد لکھن

میں ہو وہ وارث ترکہ زید کی ہو سکتی ہے  
 یا نہیں اور وہ شخص کہ ہندہ سے زنا کرتا  
 ہو اور زید شوہر ہندہ کو اسکا علم ہی ہے  
 آیا بعد فوت زید کے وہ شخص ہندہ سے نکاح

مختیار ہے اور وہ شخص زالی بعد فوت زید  
 اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا  
 اور اولاد زید وارث نیکی ہوگی واللہ اعلم  
 سوال ما قولکم مذکرم ہندہ کا عقد زید کی  
 ساتھ ہوا ایک اولاد پیدا ہوئی چنانچہ ہندہ نے

دودہ اپنا بکری لڑکی کو بلا یا خیر روز کہ جبکی تعداد  
 دو ہفتہ سے زیادہ نہیں ہے زان بعد زید  
 یعنی شوہر ہندہ نے انتقال کیا دوسرا عقد ہندہ  
 عمر کے ساتھ کیا عمر کو لفظ سے اور ایک لڑکی پیدا  
 ہوئی اب اس ہندہ لڑکی کا عقد بکری لڑکی کے  
 ساتھ جائز ہے یا نہیں بنیوا تو جروا

جواب جس طرح کے دودہ پیاسے او سکا  
 عقد اولاد مرضعہ سے نہیں ہو سکتا واللہ اعلم  
 سوال کیا حرام باتے ہیں علمائے دین سر

مسئلہ میں کہ زید نے مسماہ ہندہ سے زنا کیا  
 ہے اب نکاح زید کا ہندہ کو آیا یا نہیں یا نہیں  
 کہ زید کے لطفہ سے نہو شرعاً ہو سکتا ہے یا نہیں

جواب اخت فرنی ہا سہ نکاح کر سکتا ہے  
 لیکن جبکہ فرنی ہا کو ترک کر دے بلکہ مدت عدہ  
 بھی گزر جاوے جیسا کہ بعض اعلام نے  
 تصریح کی ہے اور دختر و مادر فرنی ہا سے مشہور



چو اسکا عمر بزرگیت سے انتقال کیا اور منہ  
 مادر زید نے بعد گذرنے چند عرصہ کے نکاح  
 اپنا دوسرا ساتہ بکر کے کیا چنانچہ صلب بکر اور  
 بطن ہندہ سو باغ شجر سمیان خالد و یعقوب  
 و یوسف و موسیٰ و ہارون پیدا ہوئے  
 اور زید نے حالت طفولیت سے ان فراغ کیا  
 بعد ازان روزگار عمدہ سے جا بجا و کثیر منقولہ  
 وغیرہ منقولہ بذات خاص حاصل کی متعددہ جا  
 منقولہ وغیرہ منقولہ مذکور حین حیات ہندہ اور  
 و بکر پر ثانی چوڑ کر مر گیا بعد ہندہ نے بھی  
 بعد عرصہ دراز کو وفات پائی بعد ازان خالد کہ بطن  
 ہندہ اور صلب بکر سے تھا ایک لڑکی مستاء  
 رہے چوڑ کر مر گیا بعد اسکی بکر بھی چوڑ کر مر گیا  
 لڑکی بھی کی چوڑ کر مر گیا اب بختر خالد اور یعقوب  
 اور یوسف اور موسیٰ و ہارون کو از روئے  
 شرع شریف کی کس قدر ملنا چاہیے بنیو اتوجروا  
 جواب صورت مرقومہ میں تمام و کمال  
 زید کا اوسکی مادر ہندہ کو پہونچا ہے اور  
 بعد انتقال ہندہ کے اوسکی جائیداد ربع  
 کو اوسکی بیوی بکر کو اور باقی خالد اور یعقوب  
 اور موسیٰ اور ہارون کو برابر پہونچی گا

اور ہارون کی طرف منتقل ہوا اور اگر  
 ذمہ دین مہرہ وغیرہ واجب الادا ہو تو  
 کرنا اوس کا مقدم میراث پر ہوگا و اتجا  
 سوال ما تو لکم نزلت لکم جائی است کہ  
 بنو دان قوم حمار از دلو ہا کے خبری کہ از  
 خود طیار میا زند آب می کشند پس  
 ازان جاہ آب کشیدہ با استعمال نوشید  
 ساختن غسل نمون میتوان آورد یا نہ  
 جواب برفول بہمارت آب جاہ میتوان  
 سوال ما تو لکم خرماد رلبن گرم انداز  
 آن جائز است یا نہ بنیو اتوجروا  
 جواب جائز است اگر جوش بخورد  
 سوال کیا زمانے میں علمائے دین  
 اس مسئلہ میں کہ اگر بوقت شب خمر مالین  
 میں ذالکر صبح کو کھاوے تو اس میں  
 تو نہیں ہے بنیو اتوجروا  
 جواب جائز ہے و اللہ اعلم  
 سوال ما تو لکم مذکرم اگر خمر مادر احبار  
 انداختہ شود خور و زکش جائز خواہد بود  
 جواب جائز است اگر جوش بخورد  
 و سید



سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان  
 شرع متین اندرین مسئلہ کہ زید ترکہ ابائی و  
 و مادری مہر و در قبضہ خود داشت، و زید مذکور  
 فوت شدہ و اقربا و یار و پرستہ سیران غم و غمہ را داشت  
 و از اقربا و یار خالی یعنی خواہر مادر و یک زوجہ غیر ذات الولد  
 گذشت پس کدام ورثہ مستحق یافتن متروکہ زید  
 متوفی میباشد و زید متوفی قریب دو نہایت  
 فرض دین ما جنابان گنہ گشتہ پس کدام کدام  
 استحقاق ادائے قرضہ بالتعداد میدارند بنویسند  
 جواب صورت مرقومہ بعد تقدیم مایجب تقدیر از  
 متروکہ ذاتی متوفی و ایچہ از متروکہ ابائی در سهم خود  
 یافتہ ہنر ربع زوجہ منکوحہ خواہد یافت و مابقی خالی  
 متوفی خواہد رسید و زوجہ غیر ذات الولد از  
 اراضی مطلقاً و از آلات ابنیہ و اشجار متبلاً قبیۃ خود  
 خواہد شد و ادای دیون واجبہ متوفی از اصل متروکہ لازم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان  
 شرع متین کہ زید نے صوم سنتی اپنے مکان پر رکھا  
 و خالد نے مکان چالرا و سکار و زہ افطار  
 دیا اس صورت میں کوئی قباحت شرعی تو نہیں  
 اور حقیقت کہ آداب قبل از افطار صوم تھا  
 و سیقت رباقی رہا یا اوس سے زیادہ کام نہ

مکمل و مکمل ہو تو اب ہو کار و تقدیر علم  
 سوال ماقولکم مذکور کہ خالد نے افطار صوم سنتی  
 زید پر بہت اصرار کیا اور زید نے افطار صوم  
 نہیں کیا اس صورت میں کوئی قباحت شرعی تو  
 نہیں ہے اور کچھ ثواب صوم میں کمی تو نہ ہوگی  
 جواب صورت مرقومہ میں افطار افضل و اولیٰ  
 سوال ماقولکم مذکور کہ زید حصہ بہت بیتا ہے اگر  
 یوم عاشورہ حسب عادت سفر قبل از عصر حصہ  
 پیوستہ تو کوئی قباحت شرعی تو نہ ہوگی اور عامی  
 اور گنہگار تو نہ ہوگا بنویسند و اجروا  
 جواب ترک بہتر ہے و اللہ اعلم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان  
 شرع متین کہ اگر زید و خالد ایکجا پر ہضم ہوں اور سے  
 خالد وقت صبح بیدار ہو کر نماز صبح ادا کرے  
 اور قریب ہے کہ وقت نماز صبح جاتا رہے  
 اور آفتاب طلوع کرے اس صورت میں زید کو  
 بنا برادائے نماز بیدار کر سکتا ہے یا نہیں  
 جواب بیدار کرنا اس پر واجب نہیں ہے  
 اور اگر بیدار کرے تو بہتر ہے و اللہ اعلم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان  
 شرع متین کہ ایک شخص نے خواب احتلامی دیکھا اور  
 اشارہ نہ کیا مگر بعد ایک ساعت کے ایک یاد دہی



کی بہترین اس صورت غسل واجب ہوگا یا نہیں  
جواب اگر مہنی نہیں ہے تو غسل اور سیر  
واجب ہوگا و اللہ اعلم

سوال ماقولکم از لباس نبات و فلا لین و  
جامہ اون از کافران خریدن باشد و ہم یقین دار  
کہ از شہم حیوان ماکول اللحم بسیار زند نماز دست  
و جائز است یا نہ بنیوا تو جروا۔

جواب اگر ثابت شود کہ از ماکول اللحم است  
مضائقہ نخواہد داشت و اللہ اعلم

سوال ماقولکم تظلم جو کہ فتوائے جناب قبلہ  
ہے کہ نارنج منجوسہ و فہم در غفرت من جب کس کلام  
کے کرنیکی ضرورت پیش آوے اور حاجت

کیواسطہ حاکم کے پاس جاوے تو صدقہ دیکر کام  
کرے اور حاجت کو جاوے بفضل کارسائے  
حقیقی عجب نہیں کہ صدقہ دینے سے نحوست

زائل ہو جاوے اب اسمین گذارش یہ ہے  
کہ اکثر ایسا موقع ہوتا ہے تو مقدار صدقہ کا  
درجہ کہاں تک ہے اور صدقہ کام سے پہلے

کمالا جاوے اور جب صدقہ لینے والا آوے  
تو دسکو دیدیا جاوے یا سہل صدقہ لینے والے کو  
حاضر کر لےوے تب صدقہ کمالا تو فوراً او کو

و غیرہ کو بھی دی سکتے ہیں یا نہیں بنیوا تو جروا  
جواب صدقہ کی حد معین نہیں ہے اور صدقہ  
دنیا خلیفہ مومن کو ادا لے ہے اور صدقہ بھلا  
دنیا بہتر ہے و اللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس  
باب میں کہ جیسا کہ یوم جمعہ کو لکھا ہے کہ اگر  
ہے کہ او سمین دعا مستجاب ہوتی ہے

ماز نیچگانہ میں کسی وقت خصوصیت ہے کہ  
مستجاب و او لے ہو یا یا بچوں میں حاجت  
طلب کرنا خداوند تعالیٰ سے یکسان و

ہے مفصلاً ارشاد ہو بنیوا تو جروا

جواب بعد ہر نماز کے دعا کرنا بہتر ہے  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس

باب میں کہ بڑا گو سفند یا گاؤ کی قربانی کر نہیں  
شربک میں یا بچین پاک دواز دہ امام  
حی و مرحوم یا والدین کی طہر قسے قربانی کرنا

تو نیت او سہلی کیا ہے آیا حنفیہ لوگ  
کرتے ہیں اون سب کا نام لینا ہوگا اور جن  
کی طہر قسے قربانی کرنا منظور ہے اون سے

لینا چاہیے یعنی اس طرح کہ قربانی کرتے  
فلان فلان اس حیوان کو فلان فلان کی طہر



نور ہوا دن سب کا نام لینا چاہیے واللہ اعلم  
 سوال ماقولکم طے کلمہ مستقیم نظم جناب میر  
 حضرت عباس بہ بنت اسکا کہ آپ کے تصدیق  
 خداوند عالم ہماری مراد ولی عطا فرماے  
 ناجائز ہے یا نہیں بنیوالوجہوا  
 اب توسل ان حضرات سے وقت دعا  
 ببارہین ادب دعا میں ہے واللہ اعلم  
 سوال ماقولکم وضو نماز صبح قائم رہے  
 دینی وضو سے نماز عیدین بڑھ سکتی ہیں یا تجدید  
 سو کرنا چاہیے یا یہ کہ اگر وضو نماز فرضیہ کیوں  
 لیا تھا اور وہ قائم ہے تو اس سے نماز فرضیہ کو  
 بیکر وضو نماز ہائے سنتی بڑھ سکتا ہے یا نہیں  
 جواب بڑھ سکتا ہے واللہ اعلم  
 سوال ماقولکم طے کلمہ کہ اگر زید ہندہ سے  
 متعہ کرے اور وہ قسم کھائی کہ میں تجکو تمام عمر  
 رٹو گا اور ہر طرح حسیہ خبر گیران رہوں گا اور  
 زید رواد رہی بسطی حسیہ میں ست انداز کی نیکی  
 سو اوسکو ترک کر دوں گا اور یہی عہد و پیمان  
 نے زید سے سطور بھی کیا چنانچہ موافق اقرار انہی کو  
 ید نے عمل کیا اور ہندہ نے برخلاف اسکی کیا  
 کہ ایک شخص بکری ملاقات پیدا کی اور جب یہ

لی جو کہ قسم کھائی زید افعال ہندہ سے عاجز  
 اور اوسکو ترک کرنا چاہتا ہے اور والدین بیکر  
 بھی یہی چاہتے کہ اوسکو ترک کر کے شادی کرے  
 اور زید کو شادی کرنا منظور ہے پس جو کہ  
 کفارہ قسم کا ہوا اوسکو زید بددے یعنی اوجہوا  
 جواب کفارہ قسم یہ ہے کہ ایک بندہ آزاد  
 کرے یا دس سکین کو کھانا کھلاوے یا کثیر اد  
 اور اگر یہ نہ ہو سکو تو نین روزی سیم رکعتی دعا  
 سوال کیا حکم ہے اس صورت میں کہ میر  
 واحد علیخان نے انتقال کیا اور میری قیاز علیخان  
 واحد علیخان دو لپران و رسمیار اختیار کیا  
 دو خزانہ اولے سے اور زوجہ ثانیہ الہی کم  
 اور رسمی صغر علیخان بالغ اور سماء اصغر علیکم  
 لپن الہی میگم زوجہ ثانیہ سے وارث جو کہ میں  
 متروکہ مرحوم مذکور سے وارثان کو حصہ کو شیا  
 مفصلہ ذیل مع اراضی کیونکہ تقسیم ہوگا جو جب  
 اثنا عشر ہر کے اور سے صغر علیخان بالغ  
 ہی انتقال کیا اوسکا حصہ کو ملنا چاہیے اور  
 تقسیم حصص کی تفصیل یہی ہو کہ اسقدر سب کا  
 حصہ اور اسقدر دختر کا حصہ اور اسقدر زوجہ کا  
 حصہ اور سب اب کی یہ شکل ہے یا سب انکو کر

اور اسقدر زوجہ کا حصہ



کھلا اور مراد و لون رو جو کے مہر کا ہے  
 محقق فرماتے شوہر ریاست ہو کر ناجایا ہے بعد از  
 حبس قدر متروکہ باقی رہے وہ بہتر سهم بہتر قسم ہوگا  
 نو سهم زوجہ موجودہ کو اور ۱۴ سهم بہر ایک لیکر  
 اور ۱۴ سهم بہر ایک دختر کو ملے گا اور اصغر علی خاں کا حصہ  
 اسکی مال کو ملیگا اور زوجہ ذات الولد بنابر  
 مشہور کے اراضی سے محروم نہ ہوگی و اللہ اعلم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اسلام  
 میں کہ زید الاولد مر گیا اور چوڑا ایک بدر مسمیٰ بکرا  
 اور تین برادر علاقائی مسمیٰ طیب و طایر و قاسم  
 اور ایک زوجہ عقیقہ سماء زینب اور ایک خالہ  
 عقیقہ سماء کلثوم و وارث متروکہ منقولہ و غیر منقولہ  
 زید الاولد مرحوم کا اوسکا پیر و برادر علاقائی بگو  
 یا زوجہ عقیقہ یا خالہ عقیقہ اوسکی ہوگی یا کون  
 ہوگا بنیوا التوجروا

جواب صورت مرقومہ میں بعد تقدیم ما  
 تقدیمہ کے متروکہ زید سے ربح زوجہ کو  
 باقی رہا کہ اوسکی ملیگا اور زوجہ غیر ذات الولد  
 اراضی سے عینا و قیمتا اور آلات اینیہ سے  
 عینا لا قیمتا محروم ہوگی و اللہ اعلم  
 سوال ماقولکم مطلق کہ واجب ہے کل مالک  
 متقولہ و غیر متقولہ اپنی کو کہ تحریر یہ نامہ لا اعلم

کے جامہ نفاذ پاسے اور موہوب لکھا ہے  
 دخل کل مالک موہوب لہ پر زائد چار سال  
 جلا آتا ہے پس صورت و دہیہ بلا عوض بہر  
 واجب بوجہ رجعت از بیہ باطل ہو سکتا ہے  
 یا نہیں اور واجب اطلاق موہوبہ کو جو  
 اندہیہ موہوب لہ یا ورثا سے موہور یا  
 سواخذ یا ز پس کر سکتا ہے یا نہیں بنیوا التوجروا  
 جواب اگر موہوب لہ ذوی الارحام کم  
 اور اشیاء موہوبہ میں تصرفات مال  
 رجوع فی النکحہ از جانب موہوب لہ و اقرب  
 ہوئے تو استرداد بیہ واجب کو  
 نہ ہوگا و اللہ اعلم

سوال ماقولکم شخص ایک زوجہ و یکہ خرد کہ چو  
 سپرداشت بعض اشیاء خود را بیہ بنام بنو  
 خود نوشت و مرد بعد از زوجہ اش مرد کہ مر  
 بران مرحوم داشت و در ورثہ خود جان ختم  
 سپردیدر خود اگر داشت و پیش از مرد کہ  
 معلومہ بیہ بنام او بود و ان مرحوم قرضدار  
 و رخصت و در اشیاء موہوبہ و غیر موہوبہ کہ  
 جواب اشیاء موہوبہ بطفیل یا بالغ مختص  
 و بعد فوت او پورٹہ نہیں عید او خواہد  
 اگر کہ از بنو نہ



سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و  
 مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص  
 نے دوسرے شخص کو کچا بے یاس سے بیچ  
 لیا فرض پر بلا سوسی کھارو جس شخص کے پاس  
 وہ فرض لیے اوستی خواہ مخاری کے علاوہ کچھ  
 اور مایواری مقرر کر دیا اور تا ادا سے زندہ کو  
 واثق قسط میں بطور زکلی مایواری مقینہ میں سے  
 جاکر کرنا گیا اور جب روپیہ بالکل ادا ہو گئے  
 تو اس نے خواہ مخاری  
 اقلی علاوہ کچھ دیاس اس صورت میں وہ مایواری  
 وہ مقینہ کہ جو خواہ مخاری کے علاوہ اوستی شخص کو جسی سے  
 دیر میں لینا جائز ہے یا نہیں بنیوالوجروا  
 جواب اگر عوض میں میں نہیں ہے  
 نہ تو سود بخوگا اور اگر یہ زیادتی مع اصل کے  
 عوض میں دین کے ہے تو مسلم سے لینا حلال  
 ہوگا واندلعلم  
 سوال یہ بیفکر مابند علمائے دین  
 و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ  
 نے دم پانزدہ روز قبل وفات  
 پر شومہ خود وصیت کر دے کہ بعد  
 فوت مہر قدر جائداد منقولہ وغیرہ

نمائند وارث وارثان عورت مذکور کی خیر بطور  
 او شومہ موجود است پر حالت موجود ہو  
 وارثان وصیت بر کل جائداد نافذ خواہ شد یا نہ  
 در صورت ثلث حق وراثت چاہے در خواہ شد یا نہ  
 جواب در صورت وجوب حج اخراج حاجت  
 آن از متروکہ لازم است و موقوف بر اجازت  
 ورثہ نخواهد بود و همچنین حج و زیارت مستحب اگر  
 در ثلث مال ادا نشود و الا موقوف بر اجازت  
 ورثہ خواهد بود و اتمدلعلم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان  
 شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی دوز و شومہ  
 سے بیرون اولی کی اولاد خیری اور زوجہ بانیہ کو لا و لکھو  
 مگر کیا بعد از زوجہ تاخیر بھی نکال کیا یا وارثان زوجہ اور  
 اولاد و خیر زید کی باقی ہیں اور ہر دونوں زوجہ  
 کا ترکہ زید سے زیادہ تھا کہ لکھ لکھتی تھی و اس وقت  
 میں مستحق پانے ترکہ زید کے وارثان زوجہ نہ  
 ہونگے یا اولاد و خیری زید کی کہ جو زوجہ اولی  
 سے نہی بنیوالوجروا  
 جواب صورت مرقومہ میں متروکہ زید کو صاحب  
 سهم کر کے تین سهم ہر زوجہ اولی میں دو حصہ  
 اولاد کو دیا جائے اور چارہم در ثلث شریعہ



کعبہ حضرت ملک العلماء محمد العصبہ والزمان  
اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص ماہ شوال میں  
کسی تاریخ سعد کو عقد کرے تو وہ جائز ہے  
یا ناجائز بنیوا توجروا

**جواب** جائز ہے و اللہ اعلم  
سوال ما قولکم منکم ایک شخص کی ملت سنت  
و جماعت میں بہت لڑنے اور اتفاق سے کوئی  
سنت و جماعت وہاں کر گیا اور نماز جبارہ و سکر  
طیار ہے اور رکھو اون لوگوں سے مروت و لحاظ  
سہی ہے جائز یا جاہل اون کے شرک حال ہو کر نماز  
جبارہ میں شامل ہوں یا جرات کر کے علیحدہ  
جا کرے ہوں یا نماز جبارہ او سکی پڑھیں <sup>بنیوا توجروا</sup>  
**جواب** جو دعا کہ سنت مخالف پڑھنی چاہے  
اگر حالت شرکت یا ہنگامی پڑھے تو شرک یا  
کچھ مضائقہ نہیں و اللہ اعلم۔

**سوال** جو پیغمبر یا نیکو علمائے دین و مفتیان شرع  
ستین اندرین مسئلہ کہ مسیح خالد بدیر و سماہ کلثوم  
و زینب دختر ابانہ رگداشتہ وفات یافتند بعد  
جد زینب یعنی پدر خاند کہ شرعاً ہم ولایت باو میر  
ولی زینب مقرر شدہ حلالہ اموات را انجام میداد  
بافضل او ہم مقتال نمودہ حال خالہ حقیقی زینب

میرسد بنیوا توجروا

**جواب** در صورت مرقومہ خفانت نا بالذ  
بخالہ حقیقہ او متعلق خواهد شد لیکن ولایت  
مال و کساح از او متعلق نخواہد شد و اللہ اعلم  
**سوال** ما قولکم منکم اندرین مسئلہ کہ مرزا  
وزیر علی فوت شد و دوزوجہ و مال متروکہ  
گذاشت مرزا محمد مادی او عامینماید کہ متوفی  
مذکور رسیب خواہد بود مرزا دین بود در مال من و  
حق ہم میدارم و مرزا عنایت علی را دعوی  
وارثت بر این نمط کہ جد الاب متوفی و جد  
من مرد و برادر حقیقی بود ان مال متروکہ بمن نہیں  
میرسد پس درنیصورت از روی شرع و  
شریف ہر کس چه قدر خواہند یافت بنیوا توجروا  
**جواب** در صورت مرقومہ اگر محمد مادی بن سوال  
نبت العم حقیقی وزیر علی است اولیٰ بمیراث فیدعو  
او خواهد بود از اولاد اعام الاب وزیر علی را  
**سوال** ما قولکم منکم اس مسئلہ میں کہ زید لابن لیک  
مرگیا اور وہ ایک پدر رسمی مکرو تیں برادر علانی ما اور  
مسمی طیب و طاهر و فاسم او را ایک زوجہ عتیقہ لایا  
مسماہ زینب او را ایک خالہ عتیقہ سماہ کلثوم را  
کو حجبور گیا وارث متروکہ منقولہ وغیرہ منقولہ یا



ن ہوگا بینوا توجروا

اب صورت مرقومہ میں ہے اور یہ صورت کہ زیادہ سے ربع زوجہ کوئی سکے باپ کو ملے گا اور خالہ اور برادران خلاتی ہم میں اور زوجہ غیر ذات الولد اراضی مطلقاً حرم ہوگی اقوت الالات ابنیہ نے حصہ پاوگی ۔ واندعلیم

سوال کیا حکم ہے اس باب میں کہ یا جو اب مجتہدات الفتنی خواہ مجتہد متون بمقابلہ مجتہد حق القائم غیر قابل انقضا بن مشہور ہوگا یا نہیں بنوا توجروا

اب بنا بر مشہور کے تقلید مجتہد توجری جائیے واندعلیم

سوال ماقولکم مذکر کہ زید نے اپنی بی بی شہیدہ عورتوں کے سامنے طلاق دیکھا اور وہ برادر تین زید کے طلاق دینے کی گواہی دے لائی لیکن زید نے نوشتہ طلاق دینے کا منہ نہ لایا اور زبانی طلاق دیکر نہیں معلوم کہ کھانا تہہ لایا یا نہ لایا اور شرع شریف کے حکم کے ساتھ زید زوجہ مسطور کا کسی اور شخص کے ساتھ نہ لایا ہے یا نہیں بنوا توجروا

اوس عورت کو جائز ہوگا واندعلیم سوال کیا فرماتے ہیں علمائے اسان بامین کہ مسمی زید پیشہ طبابت کرتا ہے یا کوئی اور پیشہ کرتا ہے اور ذات الاعلام کہیں تک حرام کاری یا گانا بجانا ہے اگر وہ کوئی شہر کا بیوی زید کو ویز نقد دین تو زید کو اوس کا لینا اور خورد و نوش میں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں اور زید یا حق السعی اسے طلب کر سکتا ہے یا نہیں بنوا توجروا

جواب جب تک ثابت نہ ہو کہ یہ مال خاص حرام کا ہے تو لی سکتا ہے واندعلیم سوال ماقولکم مذکر کہ زید نے اپنے

گرمین وال لیا ہے اور طلاق اوس سے مباشرت کرتا ہے اور عرف میں اوس کی زوجہ مشہور ہو رہی ہے اور کبھی درپردہ ہندہ کے زنا کرتا ہے اسے مرنے زید کے بکر ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں بنوا توجروا

جواب واقع میں اگر نکاح یا استداس نہیں تو حکام ذات العجل و سہر جانی ہوگی لیکن عملاً لافعال الکثیر سوال ماقولکم مذکر کہ زید کو ایک عورت رغبت تھی بلکہ وہ مہوسہ زید تھی پس زید

الاضحیٰ علی سواد کلی اعتباراً بالانسان ہوگا واندعلیم



اور اگر کا پید ہو الپس وہ منع صحیح ہے اور

وہ اگر حلالی ہے یا نہیں بنیو اتوجروا

جواب ملوسہ بدر سے اجنباب جو طہی

اور حالت جہل مسئلہ میں جو وطی واقع ہوئی

اوسپر احکام وطی شبہ جاری ہو دینگی و تعلیم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس

مسئلہ میں کہ ایک شخص ایک مکان میں سکونت

پذیرہ ہے اور اوس مکان میں قبرین عیسیت

کی ہیں اور اون قبروں پر تخت بچھو ہیں یا او

کوئی فرش ہے آیا وہ شخص نماز اون تختوں پر

یا فرش پر پڑھ سکتا ہے یا نہیں بنیو اتوجروا

جواب اگر قبر و صلی کے کوئی قبر بدو نہ جائز کہ ہو اگر

سوال مافولکم ایک شخص حرامی ہے او

ایک عورت سے نکاح کیا اور اوس سے

نسل اوسکی ہوئی مثل سپر اور دختر اونی

اور پونی اور پر و قی وغیرہ کے پس یہ سب

حلال ہونگے یا حرامی بنیو اتوجروا

جواب اگر وہ فاسد عقیدہ نہ تھا تو اوسکا

نکاح صحیح ہوا و زاولا و حلال را دہوگی

سوال کیا ارشاد ہے اس باب میں کہ

مقلد ایک مجتہد جامع الشرائط کا دوسرے

یا نہیں بنیو اتوجروا

جواب پڑھ سکتا ہے لکن امور خفا

فیہ میں افعال معلوہ سے تقلید اپنے

کی کر چکا و اشد بعلم

سوال مافولکم مرد آزاد کی کسی کنیز کے

نکاح یا مستعہ کر سکتا ہے اور اگر زن آزاد

نکاح دائمی میں ہو تو بدو نہ اوسکی اجا

کے کنیز سے نکاح یا مستعہ کر سکتا ہے یا نہ

جواب اشتراط خوف عنت و عدم طول نکاح اما اگر

نکاح بکراعات اوسکی جو طہ اور اگر زوجه خور کر

سوال مافولکم مذکور ایک قرآن شریف میں

مطلوہ اس طرح ہے کہ صفحہ ۱۰۱ اوسکے کل طہ اور

میں اور سیامی سے کتابت کی گئی ہے

اب کہ وہ قرآن شریف بالکل کہنہ و بوس میں

ہو گیا ہے اور لائق تلاوت بھی نہیں ہو

اور امانت رکھنا بھی و سکا سو ادب یہ بطن

اس صورت میں اگر حروف کُل صفحہ ۱۰۱ کو اسط

دھو ڈالے جائیں حتی کہ صفحہ ۱۰۱ مقرر ہو جائے

تو سونا اون اور راق کا بیع کر کے صرف ارشاد

و شرب کر سکتا ہے یا نہیں بنیو اتوجروا

جواب محو کرنا حروف بلام کا بغیر وجہ نہ



سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں  
 کہ ایک شخص مسمیٰ زید بعد جنوں نے متروکہ کے  
 فوت ہوا اور تین زوجہ مسماۃ رقیہ و کلثوم  
 و ہندہ اس کے تین رقیہ و کلثوم نے روبرو  
 زید کے وفات پائی اب ایک زوجہ مسماۃ ہندہ  
 حیات ہے اور اولاد زید کی زوجہ اولے رقیہ  
 سوا یکہ خسر مسماۃ زینب ہے اور دوسری زوجہ  
 کلثوم سے دو بیٹے مسمیٰ خالد و بکر اور تیسری زوجہ  
 ہندہ سے جو بقید حیات ہے ایک بیٹا مسمیٰ  
 محمود اور ایک دختر مسماۃ صفراہ بن پس اس صورت  
 میں متروکہ زید کیونکر تقسیم ہو سوائے اسکا زوجہ  
 اولے و ثانیہ رقیہ و کلثوم کے بطن سے جو اولاد  
 زید کی ہے اسکی شادی کتنی حیات زید  
 میں اور بعد وفات زید جائداد زید سے ہونی  
 چاہیے جو بطن تقسیم متروکہ کے اب جو اولاد زید کی  
 بطن ہندہ زوجہ سوم سے ہے کہ وہ نابالغ ہے  
 اس واسطے صرف اولاد شادی کے بھی جائداد زید سے  
 ہونا بدون تقسیم ترکہ کے کچھ ملکیا یا مفصل تصریح کر  
 فرما ارشاد ہو بنیو التوجروا

جواب بصورت مرقومہ میں بعد تقدیم یا تحجیب  
 متروکہ زید سے ہندہ کو اور باقی اولاد کو

میں و ہوا العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین مقتضیاً  
 شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص عادل و پیشہ  
 ہوا اس سے کسی طرح سے عداوت گناہ کبیرہ ہو جائے  
 بعد اسکو وہ اوس سے پشیمان ہو کر توبہ کرے تو بعد  
 توبہ وہ عادل ہے اور پیشہ مازی کر سکتا ہے یا کچھ  
 مدت کے بعد عادل ہوتا ہے اور پیشہ مازی کری  
 اگر اوس وقت بعد توبہ نہیں ہوتا تو کتنی مدت  
 تک ہوگا جتنی مدت تک ہونا ہو وہ سب مکتوب  
 فرما دیجیے بنیو التوجروا

جواب بعد توبہ کے اتنی مدت گزرے  
 کہ ترک کا عادی ہو جانا معلوم ہو جاوے تو  
 عادل ہو جائیگا و اللہ اعلم

سوال کیا ارشاد ہے اباباب میں گزشتہ  
 سے زید نے عقد کیا اور اباباد اسے زہر  
 کے یہ وعدہ کیا کہ ایک ماٹ وقت طلب ادا کروں گا  
 اور تین حصہ زہر وقت فرصت دوں گا بعد چند  
 کہ زید نے انتقال کیا پس کل زہر اسیا جائداد  
 شوہر اپنے سے زینب پاسکتی ہے یا نہیں اور  
 اولاد زید از قسم زکوٰۃ و اثاث اور بھی ہیں بنیو التوجروا  
 جواب بعد وفات شوہر کے متروکہ سے



میں کہ ایک شخص سوچے کہ چور کر لیا  
اور اسکو وراثت منسلہ ذیل میں نقد تقسیم ہو گیا  
اور اب مکان و زمین مزرعہ و غیر مزرعہ و لغز  
و زبور و گھوڑے باقی ہیں وہ مذہب امامیہ میں  
کس طرح پر تقسیم ہو گا مینو اتوجروا  
نرکا زوجہ بیٹیاں سچلہ ان کے ایک دختر  
ز نقد سے حقہ پا کر فوت ہو گئی۔

جواب صورت مرقومہ میں بعد ادا دے بول  
مذہبہ وغیرہ استرو کہ متوفی سے ایک ثمن درج  
کو بالسوبہ ملیگا اور باقی اولاد کو لڈ کر مثل خطا  
سندھ ہو گا اور حصہ دختر متوفی کا بعد وفات  
اوسکے وراثت شرعی ملیگا اور زوجہ غیر ذاک  
اراضی سے مطلقا اور آلات انبیہ سے معنایا  
محروم ہوگی و ہوالعالم

سوال ما قولکم سجن واجبة ملاؤ کا اگر فوراً لکھا ہو  
اور ہر یاد آوے تو کیا کرنا چاہیے مینو اتوجروا

جواب حبوق یاد آوے سجن کرے و ہوالعالم  
سوال ما قولکم اس سجن میں وضو و طہارت ثوب بد  
شرط ہے یا نہیں مینو اتوجروا

جواب شرط نہیں ہے و اللہ اعلم

سوال چہ میفرماید علمای دین و مفتیان  
میں زنیہ شخصی اثنا عشری مذہب مضر فالحو

شدہ بوجہ فرض حکم طیب غسل ممنوع و ہوا  
انکہ بکدست از دسترخوی است تخم ہم یک  
کردن میتواند پس فعال حسنه مثل مس و یا  
یا قدرت آیات قرآنی خواہ بزبان راندن  
اسکا حسنه یا اسمائے حضرات معصومین  
کند و نماز چگونه ادا نماید مینو اتوجروا

جواب برائے عبادات مشروط بطہارت تیمم  
نماید یا بطریق کہ مس جبہ و دست متوف بدست  
سوال شخصی اثنا عشری مذہب در ایام نباش  
صرف فقط بخوف سردی کہ با استعمال آب اگر بکسوف  
محسوس می شود استنجای مینو اتوجروا

طہارت بعد از بول چنان میکند کہ از بار طہارت  
حریر مقام بول را خشک میکند و میگوید کہ اتمام  
سرد تکلیف میدہد خبرستان است و از کلو مینو اتوجروا  
در اثنا عشری مذہب راست و جائز نیست و غیر  
قول و خلش صحیح و جائز است یا غلط مینو اتوجروا

جواب در صورت مرقومہ طہارت حاصل از اند  
خواہ شد تا وقتیکہ از آب تطہیر نماید و اگر آب برنج  
ضرر میکند از آب گرم طہارت کند و ہوالعالم

سوال بصورت عدم تیسر آب یا اخلاص می نماید  
نقصان برودت و غیرہ با استعمال آب مینو اتوجروا  
نقطہ طہارت بعد از بول اگر در مکان گلاب



ع و سب **جواب** بدون آب تطهیر آن نتواند شد و معلوم  
یک **سوال** ما فو لکم طفلکم اگر غله گندم و غیره  
س و یا بزنان هندوان براسه سایدن داده شود  
ندن پس رد سایدن هندوپاک است یا نجس و نجس  
مین طحلال خواهد بود یا حرام به موسم گرما احتمال میشود  
که عرق جسم هندو شاید در ردافتد بنیواتوجروا  
تیمم **جواب** ناقصین نجاست حاصل شود پاک است  
ست **سوال** در ظرف گلی که ماهی غیر فلس که بر آن  
ایام نباشد بچخته شود ظرف مذکور نجس است یا نه و در  
ایستون طعام دیگر بچخته میتوان خورد یا نه بنیواتوجروا  
جای **جواب** نجس نخواهد شد لکن بعد شستن آن  
یا در ظرف که اجزای آن ماهی زائل شده باشد نجس  
بر که طعام دیگر جائز خواهد بود و هو العالم  
رکله **سوال** ما فو لکم دام طحکم ظرف گلی که در آن  
ست و روغن زرد مس کرده هندو نموده میشود یا در ظرف  
و اتنی طعامی که در آن روغن زرد مس کرده هندو  
صله از ند بچخته شود آن ظرف نجس خواهد بود یا نه و  
ب **جواب** نجس خواهد بود پس صورت پاک کردن صیت  
الو **جواب** بعد از آنکه دهنیت بطریق معهود  
خاک می نماید و هو العالم  
بنیواتوجروا **سوال** چه حکم است در سب و زنا

قرآن خوانی می نمایند یعنی الترمذی و پاس قرآن  
میخوانند پس آب مذکور را بر زمین انداخته  
جائز است یا نه بنیواتوجروا

**جواب** این فعل خاص را بقصد عبادت عمل  
نیار دو مصرف آن آب در هر امر سیاح تواند نمود

**سوال** اگر در طعام قانحه سونین که از شتر  
گوشت میباشد استخوان بعد قدرت شسته و

قرآن شریف بر زمین اندازند آیا استخوانها احوال  
از قانحه از طعام علیحده باید ساخت یا بر زمین انداخته  
استخوانها مذکور مضائقه ندارد بنیواتوجروا

**جواب** طاهر است مضائقه ندارد و هو العالم

**سوال** نوافل لیلیه کی قضای پرنهاد نکند و نوافل نهایی  
کی قضا را نکند جائز است یا نه بنیواتوجروا

**جواب** جائز است و الله اعلم

**سوال** نعلین عربی بین نماز جائز است یا نه بنیواتوجروا

**جواب** اگر نجس و رطوبه غیر مالک اللحم می خورد نماز او صحیح

**سوال** اگر در همسایه بغیر شادی غنچه

غنا شود و آواز غنا همسایه رسد یا کسی همسایه

شغل غنا مثل ستار و طنبور و سبکده باشند

و آوازش همسایه رسد و دیگر مکان ندارد که آواز

را گذارد که آواز آن نرسد پس چه کند و از

رسد آواز همسایه اگر گنجه نجس باشد یا نه بنیواتوجروا



و تصویر عکس حبس و قتل و لواط و زنا  
و رسیکنا جائز است یا نه بنیوا توجروا  
جواب اجتناب احوط است و الله اعلم  
سوال ما فو لکم در جامع عباسی سبت بانی قوم  
است که گوشت عقیقه مثل طفل باید یعنی اگر فرزندی  
سیر باشد گوشت نر و اگر دختر باشد ماده و در دیگر  
کتب با بعضی تجویز و بعضی تجویز ماده از برای  
هر دو کرده اند آنچه نزد جناب انسب باشد  
ارغام فرمائید بنیوا توجروا

جواب مماثلت در عقیقه طفل مذکور است  
و انوثیت مستحب است و عکس هم جائز و الله اعلم  
سوال آنچه در کتب با مسطور که چهار و یک  
لحم عقیقه بقالبه بدیند پس اگر قالبه کافره یا سینه  
یا فوک شده باشد یا دوسه دایه یا بروقت تولد  
مولود مشترک باشند پس حکم آنها چیست جواب  
هر یک شوق مفصل ارشاد فرمائید بنیوا توجروا  
جواب اگر قالبه مخالف مذہب باشد قیمت  
آن گوشت با و داده حصه اش بموئنه دهند  
و قوایل را در همان مقدار شریک  
توان نمود و الله اعلم

سوال شیر انسان نجس است یا نه بنیوا توجروا

کذا رده به نماز عصر مشغول شد بعد اتمام نماز  
شخصی که ناظر حالش باشد بگوید که نماز ظهر ناقص  
و گفته آن شخص صلی علیهم یقین بطلان نماز  
شود پس بعد اعادة نماز عاده نماز عصر که سبب  
هم لازم خواهد بود یا نه بنیوا توجروا

جواب اگر بنا بر عاده نماز عصر متین و سبب  
سوال اگر جامه قلیل انداد است نجس  
بر جامه طاهر گذارند آیا سریان نمی  
باعث نجاست آن جامه طاهر خواهد بود یا نه

جواب اگر ندانند متعذر باشد نجس خواهد بود  
سوال سجده تلاوت بین قبل یا بعد تکبیر  
جایز است یا نه بنیوا توجروا

جواب قبل سجده که تکبیر کهنه جائز نیست  
سوال ما فو لکم مذکر و مؤنث که کفار ان تر  
سبت میسازند آیا از آفتاب پاک می

باشد و در صورت عدم طهارت اگر باران  
سطح احوط است او بریزد بمنابت آن  
نیز پاک خواهد شد یا نه بنیوا توجروا

جواب پاک نخواهد شد و هو العالم  
سوال اگر کوئی قالبه ننهد و کسا عقیقه که پاک  
جواب اگر کوئی قالبه ننهد و کسا عقیقه که پاک

سوال اگر کوئی قالبه ننهد و کسا عقیقه که پاک  
جواب اگر کوئی قالبه ننهد و کسا عقیقه که پاک

سوال اگر کوئی قالبه ننهد و کسا عقیقه که پاک  
جواب اگر کوئی قالبه ننهد و کسا عقیقه که پاک

سوال اگر کوئی قالبه ننهد و کسا عقیقه که پاک  
جواب اگر کوئی قالبه ننهد و کسا عقیقه که پاک



سوال کیا فرماتے علماء دین اس مسئلہ  
میں کہ ختنہ بہ شب عاشورہ جائز ہے یا نہیں  
جواب جاننا نظر تباسی مستحب ہے و اللہ اعلم  
سوال ختنہ بر روز عاشورہ جائز ہے یا نہیں

جواب ترک بہتر ہے و اللہ اعلم  
سوال ما قولکم ختنہ شیدن بر روز عاشورہ قبل  
عصر کے محل اساک ہے اور جائز ہے یا نہیں اور  
شب اساک کس وقت سے کن کن چیزوں سے کس وقت  
نہی کرنا چاہیے اور تعریف اساک کیا ہے بنیو توجروا  
جواب ترک آب و طعام روز عاشورہ صبح  
بعد عصر کے ایک ساعت تک مستحب ہے اور

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ  
میں کہ خوردن بام مچلی کہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک  
بلان حبکو بام اور دوسری خور حبکو بام کتو بام  
ورد و نوین فلس بامیک مشہور غیر ماہی کے ہے  
لال ہے یا حرام بنیو توجروا

جواب اگر فلس کہتی ہو اور ماہی مذکور منصوص  
نہ تو حلال ہوگی و اللہ اعلم  
سوال مچلی مردہ ماہی فروش کافر سے جو ملے حلال  
ہے یا حرام بنیو توجروا

سوال ما قولکم ختنہ تالیہ السمک زندہ کلن مچلی  
کا دریا میں مارا ہے یا غیر اس کے بھی مثلاً مسلم خواہ کافر  
مچلی دریا خواہ تالاب سے شکار کر کے زندہ لا کر  
ایک طرف حسین پانی قلیل مثل سبوح وغیرہ ہونہ  
رکے اور جب چاہیں اسی پانی سے مچلی کال لین تو  
مستحبت میں وہ مچلی محصور حلال ہوگی یا نہیں  
اور ان دونوں صورتوں میں کس پر اطلاق تذکیر ہو سکتا  
ہے اور اگر مچلی اس طرف پانین مر جاوے تو حلال  
ہے یا نہیں اور بطریق مذکور بالا آب کثیر مثلاً خواہ  
چاہ کہ حسین پانی زندہ کر ہو چوڑ دیوے اور یہ  
کمال دیوے تو تذکیر اسکا پہلے نکالنے دریا سے یا تیر  
آخر اس پانی سے مراد ہے بنیو توجروا

جواب زکوۃ سمک اخراج اسکا پانی سے ہے اور  
اگر پانی کے اندر مر جاوے تو حلال نہ ہوگی اگرچہ وہ  
پانی کسی طرف میں ہو مان اگر ایسا پانی قلیل ہو کہ عرفاً  
یہ نہ کہیں کہ پانی میں ہے تو کچھ اعتبار نہ ہوگا و اللہ اعلم  
سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس باب  
میں کہ طہارت ثوب نجس اسطور سے کہ بعد از ازالہ  
عین نجاست کے صابون وغیرہ سے بارہ کو ہاتھ  
میں لیکر اوسپر ٹوٹی ہوئی پانی ڈالے اور تین دفعہ تیر  
دیوے تو اس صورت سے بارہ چاہے ہو سکتا ہے

ماہی مردہ یا حرام بنیو توجروا



تواضو طواف افضل ہوگا و اللہ اعلم

**سوال** پانچ بچن کو بعد غسل اگر بدست خود طہارت دیوے تو غسل صحیح رہیگا یا نہیں؟  
**جواب** اگر وقت غسل پانچ بچن نہیں پہنچے تھا تو غسل صحیح ہے و اللہ اعلم۔

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعد تکمیل غسل واجب کے پانچ بچہ حسین عین نجاست موجود ہو جو پوے یا اوٹھلے تو غسل کی تکرار کرے او سوخت کیا نیت کرے یا غسل صحیح رہے گا؟ غسل عضو خاص جس سے مس کیا کرے بنیو اتوجروا

**جواب** غسل دوبار اگر نہ ضرورت تھیں پر لکھیں

**سوال** حالت جنابت میں خطبہ خوانا اور ناخن کٹوانا اور نورہ لگانا جائز ہے یا نہیں بنیو اتوجروا

**جواب** جائز ہے و اللہ اعلم

**سوال** چہ سیغہ مانید علماء دین اندرین مسئلہ کہ زید اندت ہفتہ ماہ عارضہ دق و غسل متبدل است و عارضہ مذکور داخل مرض الموت است حالاً

یعنی روضہ خود را با و معف حاملہ شدن و بدو ان کے معر و خلاف مرضی ہندہ با وجود کجاوری اطاعت و خدمت گذاری ہمہ پنج صرف بدیخال کہ ہندہ از مرقہ

خواہد یافت یا نہ بنیو اتوجروا

**جواب** اگر زید در زمان عدہ رحیمہ یا در آن وقت یکسال بعد بشرطیکہ طلاق بائن واقع شود و شوہر در عرض انحدت تمام میافتد باشد و زن شوہر گنہگار باشد مطلقہ وارث خواهد شد و اللہ اعلم

**سوال** ما قولکم بظن لکم سماء زینب کہ از زمان بلوغ تا انتقال لا ولد متقی دو پسر را و متحد البطن از فضا ایک بھائی اور ایک بہن مختلف البطن اور ایک بہن اپنے شوہر کا سہ زید تخمیناً عمر ۱۴ سال و سماء ہر دو ایک ماور زید تخمیناً ۱۳ سال کو جو پور کر کے ۲۰ ہجری میں نکاح کیا ہندہ مذکور صانہ اس طہار کے کہ ۲۶ ۲۷ ہجری

زینب متوفی نے محکومہ فرزند می بین لیکر سزا دیگ بین عقد میر صانہ زید پسر شوہر اپنے کے کیا علم اس بعد چند سال شوہر میرا اور شوہر زینب دونوں خواہ

انتقال اور ۲۰ ۲۱ ۲۲ بین بعض ایک انگشتی اختیار الماس گر ان قیمت کے کمل جائدا و منقولہ و غیر منقولہ انہی زینب اور اسکے شوہر نے محکومہ کردہ اقربا و بیہ نامہ میں اقرار سے لکھ دیا تھا کہ بروقت مریم نمود جب تیرا حبی چاہے گا جائدا و موقوفہ پر قبضہ کجوار

مدعی نصف جائدا و زینب بموجب تحریر بیہ نامہ و مدعی نصف جائدا و زینب بدعوی وراثت نوشتہ



یاد و لون دعوے ناجائز و نادرست ہیں بنو  
 یہ یاد رکھو اب صورت مرقومہ میں جائدا و زنیہ  
 شود و شوہر لہا نے اگر قبضہ نہیں پایا تو یہ بہت نافرمان  
 ہو و گنہگاری اور من حیث الارث بھی جائدا و زنیہ من  
 ہندہ کو دعوے نہیں ہو چکا و ہوا العالم  
 از زام سوال چہ می فرماید علمائے دین اندر زنیہ  
 بطین الہ فضلہ اثنا عشر عقد دختر نابالغ خود زبرد نمود بعد  
 و راکب است شدہ کہ زید از اہل سنت و جماعت است و شان  
 سماء ہر دانی محمد ار و بعد عین است و زمانہ شبہ مذکورہ از  
 یں بلوغ تنجا و گشتہ و از زید صورت زفاف بطور  
 ہر سببہ پس رن صورت صبیہ منعقدہ بدو ن ظلال  
 لیکر سزا و دیگر عقد میتوان کرد یا نہ با اینکه صبیہ بالغہ یا شدہ  
 کیا علم است بنوا تو حروا

و نور جواب اگر عقد فضولی واقع شدن باشد صبر را  
 تری اختیار است کہ بعد بلوغ و رشد فوراً فسخ نماید ہوا  
 من سوال ماقولکم مذکور کہ زوجہ کافر یا جفاے  
 مرد یا قریب شوہر خود مسلمان شدہ از شوہر خود مفارقت  
 فرماید ہم نمودہ تصرف آن زن بر مرد دیگر جائز است یا نہ  
 جواب در صورت مرقومہ اجتناب لازم است  
 سوال ماقولکم مذکور کہ زید زوجہ خود را فاسق  
 نوشتہ حوالہ نمود و گفت کہ ترا سہ طلاق دادم و از

جواب اگر مرد شیعہ بہت اطلاق بدو ن خود بدن  
 صیغہ و تحقیق شدہ اطلاق صحیح نخواہد بود و انشاء اللہ  
 سوال ماقولکم مذکور کہ منہ خودم بنودن مرد مسلم  
 کے آگے اقرار کیا کہ من مسلم ہوں اور ایک دو مسلمانوں  
 نے گواہی بھی دی کہ منہ اسکو مرد مسلم کے ساتھ شریک  
 اکل و شرب دیکھا ہے مگر نظر مسلیحت و حصول حقوق  
 بطاہر منہ و ظاہر کرتی ہے گواہی برادر ہی نے بھی  
 او اسکو مسلم قرار دیکر علیحدہ کر دیا ہے پس شیر و روغن  
 یا دیگر شیا ہندہ سے لیکر کھانا درست ہے یا نہیں

جواب اگر مرد ہم کفار ترک کر دیے ہیں او معتقد  
 عقائد حق کی ہے نو وہ مسلم ہے حکم اسلام جاری ہوگا  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس باب میں  
 کہ زید نے سماء منہ کو واسطے کھانا بجانے کے اور  
 حقہ بہرنے کے ملازم کیا اور یہ بھی شرط کی کہ وقت  
 ضرورت پاؤں بھی دبانے ہونگے شوہر نے ان  
 تمام شرائط کو قبول کیا اب اگر زید بلا کسی نیت فاسق  
 کے منہ سے پیو و پوے تو جائز ہے یا نہیں

جواب تا محرم سے ایسی خدمات کے لینے  
 میں اجتناب کرنا چاہیے و انشاء اللہ  
 سوال ماقولکم مذکور کہ سماء زبیدہ زوجہ بکر  
 ساتھ غریزہ کے رشتہ ہمیشہ کا قائم کیا اور غریزہ



جواب جائز نہیں ہے وائد علیہ

سوال ماقولکم مذکور حکم بطرح صیغہ اخوت ساتھ  
مرد مومن کے مومن بیڑہ سکتا ہے اور بی طرح مرد  
مومن ساتھ مومنہ کے بہنیت خلوص صیغہ اخوت  
بیڑہ سکتا ہے یا نہیں اور جب بہنیت خالص کسی  
مومنہ کو ہمیشہ قرار دے تو اس میں ہمیشہ مفروضہ کا  
روبر و آنا سہائی مفروض کے جائز ہے یا نہیں

جواب سائنہ ہونا جائز نہیں ہے وائد علیہ

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
کہ ایک عورت نے ایک شخص سے فعل حرام کر کے  
عقد اور سکے نکاح کیا پس وہ عقد از روئے شریعت  
کے جائز ہے یا نہیں اور بعد عقد جو نطفہ قرار پائی  
وہ حلالی ہے یا حرامی اور بعد ولادت اس نطفہ  
کے اس عورت سے عقد کرنا جائز ہے یا نہیں

جواب اگر وہ عورت عقد یا عن غیر میں تنقی  
تو نکاح اس سے جائز ہوگا اور جس ولادت کا

استقرار نطفہ وطی حلال ہو ہے وہ حلال زادہ

ہوگی وائد علیہ

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ

میں کہ زید لا ولد ایک برادر مع فرزند اور ایک برادر

دیگر لا ولد اور ایک برادر زادی محبوب رکنا ہے

بعد وفات زید اس کو کل مال پر جاری ہوگی یا نہیں

جواب اگر ورثہ اجازت دین تو کل میں حصہ

جاری ہوگی والاثلث میں وائد علیہ

سوال ماقولکم مذکور حکم کہ ایک مورث نے جائیداد

اور ایک لڑکی اور ایک زوجہ جو کر وفات پائی

املاک متوفی پر زوجہ نے بعوض دین مہر قبضہ کیا

اور نفاذ اس کے قبضہ میں داخل کا بھی ہو گیا اور

اس کے خند دامون کا دین اور بھی اس جائیداد پر

مورث باقی ہے پس ایسی حالت میں نسبت اور

جائیداد کے جس پر قبضہ زوجہ بوجہ دین مہر کے

اور جیسے مواضع دین دامن موروثی کا ہے

ازاد اسے دین مہر و دین دامن کے اجراء میں

مہر و دین مہر دین دامن کے اجراء میں

جواب متروکہ متوفی سے سب فرض ہوگا کہ

مہر ہے اس میں شامل ہے رسدی ملیگا اور

دیون مقدم میراث پر ہوگا وائد علیہ

سوال ماقولکم مذکور حکم اگر ماموم در اثنا



ولی اگر فوراً سجدہ واجب ہے تو گناہ ہوگا یا نہیں؟  
**جواب** عمدتاً تاخیر کرنا نہیں اثم ہوگا و الله اعلم  
**سوال** چھ میٹر مائید علماء دین اندر نیلہ کہ در  
 کعات او اخر مغرب و عشاء و عصر تہجات ارادہ کرے  
 یا لیٹو فقط سبحان لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر  
 قرضہ استغفر اللہ ہم بیان گوید و بہر تقدیر چند بار گشتہ  
**جواب** در تہجات اربعہ استغفر اللہ داخل نیست  
**سوال** ماقولکم منکم در نماز جماعت اگر کسی عمدتاً  
 او سر رکوع یا سجود رکعت نماز صحیح خوابد  
 کہ بنیو اتوجروا  
**جواب** ترک اذکار واجبہ عمدتاً نہیں مگر در ہوا  
**سوال** ماقولکم منکم تصدق در مال جد و پدر  
 بدون اجازت ایشان نظر بانیکہ اگر مطلع خوانند  
 یا سماع خوانند نمود یا خلاف مزاج ایشان بخوابد  
 و کہ چہ مال خود را پنے اولاد جمع کردہ اند و در امور  
 ایشان صرف میکنند جائز است یا نہ بنیو اتوجروا  
**جواب** بغیر اجازت صریح تصرف نباید کرد  
 تا حاجت طاہر ہو العالم  
**سوال** ماقولکم کہ ریم سوزاک ظاہر است یا بحسب  
 ماسوزاک از آن جا کہ این ریم با جامہ ملوث شود نماز متواتر

مردمان صفت کافی یا با است و سئل و ریت امطار  
 نیت صفا اول واجب است یا سنت بنیو اتوجروا  
**جواب** اگر بعد منظر از امام بسبب حملت  
 غیر مامومین لازم آید البتہ محل اشکال خواهد بود  
**جواب** ماقولکم اگر غیر مالک لائے از خود بیع فسخ لا واقعہ  
 او صیفہ بیع و شرا بپاہو او رہبر مالک اجازت دی  
 دیوے تو آید و بارہ صیفہ پڑھنے کی حاجت ہوگی  
 یا عقد اول کافی ہوگا بنیو اتوجروا  
**جواب** دو بارہ صیفہ پڑھنے کی ضرورت  
 نہیں ہے بنا بر شہور کے و ہوا العالم  
**سوال** چھ میٹر مائید علماء دین اندر نیلہ کہ  
 مامومین را در نماز ہا ہے جبرہ اخفات واجب است  
 یا سنت بنیو اتوجروا  
**جواب** مامومین را در نماز جبرہ میباید کہ ترک  
 نموده سماع قرآن نمایند ہوا العالم  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علماء دین مسلمانین  
 کہ زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دی او دہنو مدت عمدتاً  
 کو تمام نہوئے تھے کہ عمر نے زوجہ زید کے ساتھ وطی کی  
 تو اس حالت میں عمر سے زنا سے محضہ واقع ہوا  
 یا غیر محضہ اور کسی طرح مدت عدہ کم بھی ہو سکتی ہے یا  
 نہیں اور اس گناہ کا کفایہ کیا ہے بنیو اتوجروا  
 عموماً



منی کا بعد دھونے صابون کے بھی زائل نہوایا  
وہ جائزہ نجس ہے یا نہین اور صورت نجاست میں اگر  
کسی شخص کا دھبہ منی کا دھوئے صابون وغیرہ بھی  
دفع نہو نا ہو واسطے اس شخص کے کیا حکم بنیو  
**جواب** بدون زوال عین نجاست کے وہ  
کپڑا پاک نہوگا اور اگر عین نجاست بعد المبالغۃ  
باقی رہے تو پاک ہے اگرچہ دھبہ خوب زائل نہو  
لیکن احتیاط بہتر ہے واندھ علم

**سوال** ماقولکم مذکوم شخص کہ اپنی زوجہ کو چور  
دے اور صفیہ طلاق بہ سبب جہل مسئلہ کے وقوع میں  
نہ آئے آیا وہ عورت بعد گزرنے ایام عدہ کے نکاح  
دوسرے کر سکتی ہے یا نہین بنیو التوجروا

**جواب** تاوقتیکہ طلاق بہ بیخ شرعی واقع نہوگا  
دوسرے شخص کو اس سے جائز نہ ہوگا واندھ علم  
**سوال** ماقولکم مذکوم خزانہ ہر ماہی وگو سفند  
بھی ہوتا ہے یا فقط مغز گو سفند وگاؤ وغیرہ میں مفند  
ارشاد ہو بنیو التوجروا

**جواب** مابھی اور اور طیور میں دیکھا نہین واندھ علم  
**سوال** ماقولکم مذکوم اگر کوئی چیز غیر کی زبڈے بدو اسکی  
اجازت بیچ ڈالی ہو یا مشتری و سکو تصرف اور قبضہ

**جواب** مشتری کو دینا اس کا  
واحد علم  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
کہ بیع خیاری کی تصریح فرمائیے کہ کس کو کتنی ہین اور  
کیا شرط ہے بنیو التوجروا

**جواب** بیع کسی چیز کی فی الحال کیجا جائے  
اور اختیار فسخ بائع یا مشتری کے لیے معتبر  
ہو جائے تو اس بیع خیاری کتنے ہین واندھ علم  
**سوال** ماقولکم جو بھلا کہ بزرگ کاسنی یا زر کے  
مائل ہو اسکا کہنا درست ہے یا نہین بنیو التوجروا

**جواب** اگر علامات قلت ہوں اور مقصود الحرام  
نہو تو حلال ہے و ہوالعالم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
میں کہ مینا چار قسم کی ہوتی ہیں اور عین سے کلاوا  
کون حلال ہیں اور کون کون نا جائز بنیو التوجروا

**جواب** جس میں علامات قلت ہو مانند سنگ گت  
و پوٹے وغیرہ کے تو حلال ہے و ہوالعالم

**سوال** ماقولکم جو شخص کہ مسئلہ تفسیر صوم و صلہ ہر روز  
ماہ صیام میں حجت اور تکرار خلاف مسئلہ اپنی خواجہ اور  
پروری کرے وہ گنہگار ہو سکتا ہے یا نہی



میں نے ریدلی دو شادیان ہوئیں اول زوجہ کا  
 دس کا اکاون ہزار روپیہ بھر تھا وہ ایک دختر چھوڑ کر  
 مر گئی اور سو وقت زید خود محتاج تھا کچھ جائیداد نہ تھی  
 اس خواہ ذاتی تھی بعد کہ زنیے بیس بابیس برس کو  
 میں نے زید نے شادی دوسری کی اکاون ہزار روپیہ  
 ہر مطابق خاندان کے قرار پایا اوس سے ایک  
 لکھا پسر بارہ برس کا ہو کے مر گیا اور زید نے جائیداد  
 سے مستور وئی پایا بخوف خدا اور رسول بسبب ہوئے  
 معلوم نہ کر کثیر کے کل نہرو کہ میری زوجہ ثانی بعبوض مہر  
 یار ز کے قبضہ و دخل کر ایا کہ تا نہ ہو ز قایض و دخل  
 بنوا اور زید خود مر گیا اور دختر زوجہ اولے ایک پسر  
 موصوفہ اور دو دختر صغیر سن چھوڑ کر دیر سے زید مر گئی  
 ب شوہر دختر متوفی و عود پاریختی دختر کی کل متروکہ  
 اس کے اور میں بلا داد اسے زمرہ زوجہ ثانی ہے پسر  
 سے بلا داد اسے زمرہ حکم خدا اور رسول پاسکتا ہے یا نہیں  
 جواب اگر یہی واقباض تمام متروکہ زوجہ ثانیہ  
 سنگبت ہو جائے تو دعویٰ و رشتہ زوجہ اولے کو  
 و میں نہ پہنچے گا والا سہ ربع مہر زوجہ اولے اور  
 سلم مہر زوجہ ثانیہ مقدما علی الارث متروکہ کی  
 جاوے گا و ہوا عالم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان

اور پانچ بیٹیاں یعنی دختران امام علی کو وارث اپنا چھوڑا  
 اور قضا کی اور سو وقت صاحبزادی بی بی زوجہ نیاز علی  
 متوفی ترکہ شوہر پر قایض ہوئی و وارثان مذکورہ بالا  
 نے کچھ دعویٰ بابت متروکہ متوفی کے نہیں کیا  
 پچیس برس تک صاحبزادی قایض رہی بعدہ  
 الم علی نے انتقال کیا اور پانچ بیٹیاں اپنی یعنی شفا  
 اشرفن و اطہرن و عباسی بی بی و محمدی بی بی و سیدنا  
 اور اپنی زوجہ بتول بی بی اور بھانجی صاحبزادی  
 کو وارث چھوڑا اور سماء بتول بے بے ترکہ  
 شوہر پر قایض ہوئی بقیہ وارثوں نے کچھ دعویٰ نہیں  
 کیا بیس برس قایض رہی بعدہ عباسی دختر بتول  
 بی بی مسمیٰ فضل حسین و محمد کریم پسران و رقیہ بی بی  
 و محمدی بی بی دختران اپنی کو چھوڑ کر قضا کی بعدہ صاحبزادی  
 بی بی سماء بتول بی بی و اشرفن و اطہرن و محمدی و  
 سیدتنا و فضل حسین و غیرہ پسران عباسی بی بی  
 متوفی کو چھوڑ کر قضا کی اور اوس ترکہ برہی یعنی  
 ترکہ نیاز علی برہی بتول بی بی قایض ہوئی بعد ازاں  
 سماء بتول بی بی چار دختران اپنی سیدنا اشرفن و  
 و اطہرن و غیرہ و فضل حسین و غیرہ وارثان عباسی  
 بی بی متوفی کو چھوڑ کر قضا کی ہر صورت میں کس قدر  
 ترکہ بتول بی بی سے مستان اشرفن بی بی کو چھوڑا



سوال صورت مقومہ میں اگر تروکہ نیاز علی

کا مستغرق بہر زوجہ تھا تو تمام تروکہ بعوض دین بہر

کے اوس کی زوجہ کو ہو جائے گا اور زوجہ کا اگر

کوئی وارث شرعی نہیں ہے تو وہ مال امام علیہ السلام کی طرف

منتقل ہوگا اور اگر مردہ شومہ ہر پرتھما تو تروکہ بی بی کے

ربع زوجہ کو ہو جائے گا امام علیہ السلام کو ہو جائے گا اور

تین ربع اوسکو بجائی امام علی کو ملیگا اور اسطر

امام علی کا تروکہ اگر بمقتضیٰ عوض ہر زوجہ میں متغیر

ہو تو بعد انتقال اوسکی زوجہ بتول بی بی کے

چاروں لڑکوں کو برابر ملیگا اور جو لڑکی کے سامنے بتول

بی بی کے فضا کر گئی اولاد اوسکی محروم ہوگی اور

جواب اگر آفتاب اوسکو خشک کر دے

ہو جائیگی وہو العالم

سوال ماقولکم طفلم ایک شخص تخت

پر بہتا ہے اور وہ تخت بسبب نشیب و فراز

پاؤں کے ہر بار قیام و قعود میں متحرک ہوتا ہے

آیا نماز ایسے تخت پر پڑنا صحیح ہے یا نہیں

جواب اگر بعد جنبش خفیف کے استقرار

جائے ہے تو کچھ قیاحت نہیں واقعہ معلوم

سوال ماقولکم کتاب اعمال الصالحین میں مرقیہ

ہے کہ پیش از نماز جمعہ کے سفر کرنا مکروہ ہے شومہ

حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی سفر کرے قبل نماز جمعہ

تو نڈا کرتا ہے ایک فرشتہ کہ نہ پھیرے تجھ کو ناسو

اب ارشاد ہو کہ جہاں نماز جمعہ وجاعت ہوتی ہے

سفر کا اور نہیں شہر و قسے متعلق ہے یا غلط ہے

میں قبل نماز جمعہ سفر کر وہ ہے بنیوا تو حرج و اجوا

جواب ظاہر اسی ہے کہ اگر نماز جمعہ نہ ہو تو وہ

تو انتظار نہو اور اگر انتظار کرے تو بہتر ہوگا ظاہر

سوال ماقولکم حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ

میں وارد ہے کہ کل بدعتہ ضلالہ و کل ضلالہ ہوگا

سبیلہا الی النار یعنی بدعت کے تفصیل تمام



سوال کیا مرنی میں علماء دین سے مسئلہ  
 کہ من بکی علی الحسین او ابکی او تنالی  
 بنت له الجنة یہ لفظ من خاص ہے واسطے مومنین  
 یا عام ہے واسطے ہر ذوی العقول کے اگر عام ہے  
 خلاف ضروریات دین کے ہوتا ہے اور اگر خاص  
 ہوتا ہے مومن کے ہے تو مومن فاسق نبی خدا  
 کی نسبت کیونکر داخل جنت ہوگا اور احادیث کہ جو  
 تقربیت کے عقاب میں داخل ہیں اس کے خلاف  
 مومن یا یہ کہ اگر یہ کے آگے کسی معصیت کی  
 من مقیقت باقی نہیں رہتی اور اگر بعد عذاب کے  
 ہر مومن فاسق رحمت واجب ہوگی تو ہر گز یہ  
 ماز نام حسین علیہ السلام پر کیا موقوف ہے مومن  
 کا کہ فاسق بسبب اپنے عقائد اصول بعد نرا یا بی گنا  
 نبی کے داخل جنت ہوگا مفصل جواب اسکا تحریر  
 کیا ہے

رواجواب حدیث مذکور سے بر تقدیر ثبوت  
 موزوم جنت فی کجا واسطے صاحب اس عمل کے  
 یہ ظاہر ہوتا ہے لکن نص صریح اس میں نہیں ہے  
 کہ بعد تعذیب اور بدون مواضع سیات داخل  
 ہوگا اگرچہ ایک حتمال یہ بھی حدیث مذکور میں ہوتا  
 ہے اور مؤید اس حتمال کا غفر اللہ ذنوبہ ولو

حکایت کفارہ صفات فقط ہوتے ہیں اور بندہ  
 اکثر کفارہ اور بعض نے کہا ہے کہ کفارہ کبار بھی ہو  
 ہیں بہر کیف حصول جنت عوض میں اس عمل خیر کے  
 ہوگا خواہ کفارہ کبار ہو سکوترادین یا صفات کبار  
 عوض بیان میں جنت ملیگی اور اعمال کثیرہ یہ استحقاق جنت  
 متعددہ یا درجات متعددہ جنت بلکہ عمل واحد کے عوض  
 درجات یا جنات متعددہ کا ملنا مستبعد نہیں ہے جیسا  
 کہ آیا ولکن خاف مقام مرتبہ جنتان سے ظاہر ہے  
 اور کفار کو ایسے اعمال سے خیر تحفہ کیچ حاصل نہ ہوگا  
 سوال کیا ارشاد ہے سچ اس مسئلہ کے کہ شفاعت  
 حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ ہدیے  
 خصوصاً جناب امام حسین علیہ السلام کی رز قیامت کو  
 واسطے گناہگار ان مومنین کے ہے یا واسطے صاحبز  
 مومنین کے تو صاحبز کو حاجت شفاعت کی کیا ہے  
 وہی عمل خیر او تکے برات مار کے لیں پس ہیں اور اگر  
 مومنین فاسق بعد نرا یا بی کے شفاعت کیا جائیگا تو  
 اس شفاعت سے توافضیت استغفار کو معلوم ہوتی ہے  
 کہ بعد توبہ کے بموجب حدیث یہ گناہ باقی نہیں رہتا  
 جب گناہ ہی قیامت توبہ پر داخل کیا احادیث جو گریہ امام حسین  
 کی فضیلت میں ہیں ان کی فضیلت کیا باقی رہتی ہے یا نہیں  
 جواب دعویہ کے نزدیک منفعت شفاعت زیادتی



انس امر یہ ہے کہ تو یہ مقبول حیات میں واقع ہے اور شجاعت  
 اور سوقت کا نام آتی ہے کہ ہاتھ اور سکا تارک سے جیتے تار ہو  
 ہاوسے اور تو یہ موثر نہیں ہو سکتی اور ایمان اگر یہ سبب  
 استحقاق جنت ہے لیکن معاصی موانع اور سکی روز خرا  
 ہونگی اور شفاعت باعث رفع ان موانع کی ہوگی ہو عالم  
**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ  
 حار انگشت کی سنجاب حریر محض کے لگا کر نماز پڑھنا جائز  
 ہے یا نہیں مبنیٰ التوجروا

**جواب** جائز ہے وہو العالم

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
 کہ سماء بی بی مناسبت سے غلام اشرف مرحوم کی دو ٹیپان  
 تہین منت بی بی اور زینت بی بی اور عین بی بی منت نے  
 رو بہ رو باپ کے انتقال کیا بعد حیدر علی کے تہا بی بی  
 فی حلقہ زکریا پوری اور شوہری کہ جو بالغوں میں ہر کے  
 قابض متصرف ہوئی تہین نصف اپنے مصارف  
 کے واسطے رکھا اور نصف بالستویہ سلامت علی اور  
 امداد علی سپران منت بی بی وغلام خجف و خجف علی و نصرت  
 علی و سلام اللہ سپران بی بی زینت کو لکھ دیا و تہا بی بی  
 تو ملک نامہ مکمل ہو و تہا قابض کر دیا اسصوت میں سبب  
 وفات منت بی بی و روہے والدین اولاد انکی  
 محرم الارث قرار دیا و تہا بی بی اسکا حصہ

ہو سکتی مبنیٰ التوجروا  
**جواب** اگر سبب مع الاقباض ثابت ہو جائے تو  
 اونٹنہ یہ کیا ہے اور سقد مال مختص ہو ہو بلی  
 ہو گا اور باقی بیٹی کو ہو چکا وہو العالم  
**سوال** جب سیفہ مانند علمائے دین اندرین سر  
 کنندن جو تہا تفریہ برائے تیاری مکان خود یا اور  
 بہ نیت نبائے ان بجائے دیگر ہر گاہ معلوم نباشد کہ نیت  
 آن جو تہا وقف کردہ بزرگافست جائز نہایت

**جواب** اگر عرفا مخالف احرام باشند اجتناب احوط اور

**سوال** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
 کہ زینت ایک کینر اور ایک غلام بحالت کفر خرید کیے ہیں کہ  
 بعد قبول کرانے اسلام کے دونوں کا عقد باہم کر جو محبت  
 اب زینت نے فضائی اور وارث شرعی یعنی ایک بیٹی حاصل  
 اب منجملہ اور میراث کے یہ لونڈی اور غلام بھی ہر کو  
 سچ سکتے ہیں یا وہ خود اپنے فضل کے مختار ہیں مبنیٰ التوجروا

**جواب** اگر ملک صحیح ہیں تو وہ بھی متروک ہیں داخل حجاب

**سوال** ما قولکم مذکرم لکم زینت غسل جنابت و جامعہ انطا  
 ہی طبرہ ہر یکہ فرق ہے اگر کچھ فرق ہے تو کیا اور نہیں و جامعہ

کیا مفقدا ارشاد ہو مبنیٰ التوجروا

**جواب** دونوں میں نیت کرے کہ غسل کرتا ہاں شر

میں جنابت کا قرینہ الے اللہ و اللہ اعلم



جواب اگر اعمال لیا پس بذا و منقولہ وغیرہ منقولہ زید متونی  
جائے کی ان رتائے مذکور پر کس طور پر تقسیم ہوگی اور تم لو  
محبوب اور صالح و کتب وغیرہ سے اولاد اکبر کو کیا از روئے شرع  
شریف کے ملے گا بنیو التوجروا۔

سوال میں جواب ثمن متروکہ زید سے دونوں زوجہ کو ملے گا  
خود یا اور باقی جائیداد اولاد زید پر لکڑ کر مثل خط الانثین  
شد کہ تقسیم ہوگی اور زید زوجہ لا ولد ہوگی وہ ارض سے  
بنیو التوجروا اور آلات انبیہ سے عینا لا قیمت محرم ہوگی  
یا حوا اور انگشت و مصحف و لباس و لدا اکبر جو حبوہ میں ملے گا

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
یہ کہ بن کہ زید کا قول ہے کہ نکاح وہ شخص طہرہ سکتا ہے  
مجم کر جو مجتہد ہو یا احانت امامت اوس کو مجتہد سے  
بہرہ حاصل ہو آیا یہ قول اوس کا صحیح ہے یا نہیں بنو

جواب مجتہد ہونا ایقاع عقد میں شرط نہیں ہے  
بنیو التوجروا جو شخص ایجاب و قبول کو جانتا ہو اور بقصد  
نکاح ایجاب اور بقصد قبول صیغہ قبول طہرہ ہے اور باقی  
جامعہ ان طہرہ صیغہ کے مراعات رکے تو نکاح صحیح

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
سوال ماقولکم اگر پہلے غسل جنابت کے اجزاء  
یا پہلے غسل جنابت کے اجزاء کے بعد غسل کرے بنیو التوجروا  
و اب و نہایت چہرہ کے غسل کرے و اشد لعلم

اوسکی ہین قرضہ ادا کرنے تا دین عجم سے بڑی التزم ہو  
اس قدر میں جیسا ارشاد ہو و عینا کیا جائے بنیو التوجروا  
جواب اوسکی ورثہ شرعی کو نہ قرضہ دینا جائے  
اور عینی کے ہوتے ہوئے بھائی و ارث نہ ہوگا و انہیں

سوال کیا ارشاد ہے اس مسئلہ میں کہ انہیں  
نہد کر کے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں بنیو التوجروا  
جواب مکروہ ہے و ہوا العالم

سوال ماقولکم من ظنکم اولاد کثیرا و ورثہ چھوٹا  
تقسیم کردہ شود بنیو التوجروا

جواب مثل دیگر اولاد و ہوا العالم  
سوال ماقولکم من ظنکم ایک سیدنا عشریہ مر جاوا  
اور جو شہر میں اثنا عشریہ ہیں باوجود اطلاع کے او

تجیر و تکفین و نماز میں شریک نہوں تو انکو بموجب حد  
کو حکم کیا ہے بنیو التوجروا

جواب واجبات کفایہ دفن وغیرہ کو اگر سب ترک  
کرینگے تو گنہگار ہونگے و اشد لعلم

سوال ماقولکم من ظنکم سفید کپڑے پاکیزہ پر نماز  
درست ہے یا نہیں بنیو التوجروا

جواب غیر محل ششامین مسجد کپڑے پر درست  
نہیں ہے و ہوا العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں



ولا یسلمنا فی یومین بینوا التوجروا

جواب نکڑا چاہیے وہو العالم

سوال ماقولکم تظلمکم ایک شخص کے لڑکائی

اوسکا قصہ بخونی کیا ہوا ہے دوبارہ ختم نہ ہو تو کیونکر

ہوا اسکے لیے کیا حکم ہے بینوا التوجروا

جواب اگر بخون ہے تو کچھ ضرورت قصہ کر نیکی نہیں

سوال ماقولکم تظلمکم اگر سہد و کار گیر کے ہاتھ سے

انگوٹھی بنوا کر مومن سے بہن کر نماز پڑھ سکتا ہے

یا باتہ بین رکہ سکتا ہے بینوا التوجروا

جواب بعد تطہیر سطح ظاہری پڑھ سکتا ہے لیکن قبل

ترک مین ہے واقتد لعلم

سوال ماقولکم تظلمکم نازیکہ از مادر فوت شدہ

باشد آیا بر بپیر بزرگ تر واجب بشو ریانه بینوا التوجروا

جواب نماز مادر بر بپیر واجب نیست واقتد لعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں

کہ زوجہ اولہ ترکہ منقولہ اور غیر منقولہ شوہر اپنے سے

مقتضہ پاسکتی ہے یا نہیں اور اگر پاسکتی ہے تو

کس قدر پاسکتی ہے بینوا التوجروا

جواب اگر اولاد شوہر کی نہ ہو تو زوجہ کو اس کے

متروکہ سے راجع والا ثمن ملیگا اور غیر ذات اولد

زمین سے عینا قیمتہ اور اشجار اور آلات اجنبیہ سے

ہم لازم است یا نہ بینوا التوجروا

جواب وضو دادن بمیت اختلافیت بعضی قائل

بوجوب گردیدہ اند و بعضی قائل بلسحاب و بعضی

منع کردہ اند و احتیاط در ترک آنست واقتد لعلم

سوال ماقولکم تظلمکم زن متوہ بعد انتقال شوہر

خود متولی مال متروکہ سپران نابالغ کہ از بطن او سر

خوابد شد یا شخص مین خواہر گردید بینوا التوجروا

جواب تولیت مال نابالغ متعلق بکالم شرع و نکاح

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں

کہ زید نے سہدہ سے بلا نکاح اور متعہ کے محقق

کی اور منبدہ کس قدر زید سے قرابت رکھتے والا

بعد چند روز کے اونکے وارثوں پر یہ غلام

سبب اپنی رسوائی کے زید سے نکاح کرادیا

اس صورت مین نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں

جواب اگر قرابت مانع نکاح نہ ہو تو نکاح کر سکتا

سوال ماقولکم تظلمکم اگر کوئی شخص جو تین

وغضہ کے سبب ہلاک کردائے خواہ زہر خواہ

سے تو آیا نجات اوسکی ہوگی یا نہیں بینوا التوجروا

جواب اگر حالت اختیار مین اپنے تئیں

ہلاک کیا ہے تو عنداقتد محرم ہوگا اور موانع



سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
کے پاسبان کے پوست خواہ ہندی کا چمکا کر یا تہ میں پھینکا  
بعضی مانع و مغل نماز ہے یا نہیں اور بعد نماز کے جائز ہے  
و بعضی یا نہیں بنیوا توجروا

جواب نماز میں نہیں جائز ہے و ہوا العالم  
سوال ما قولکم تظلمکم زید نے ہندہ سو بارہ برس کے  
نہیں سن میں نکاح دائمی مہر خود چہ نہرار روپیہ پر کیا اور بعد  
بروا نکاح کے دوسرے شہر میں جا کر اوسے مسماہ زینب سے  
شرع نکاح کیا ہندہ نے بارہ برس تک راہ دیکھی اب اگر غیر  
س ہندہ کے زید اور ہندہ کو طلاق پر راضی کریں تو ہندہ کو  
کے مہر سے ملنا چاہیے لہذا امیدوار ہوں کہ جو خادم  
لکھنے والا کے نزدیک ہوا رشاد ترقیم فرمائیے بنیوا توجروا

جواب اگر وطی واقع ہوئی ہے تو کل مہر دنیا ہوگا  
والا بعد طلاق نصف مہر متہ شوہر لازم ہوگا و ہوا العالم  
سوال ما قولکم تظلمکم شہر کا دو گوسفند دے دیے  
فرمانی کہ بظہر اس بات کے کہ شاید ماہ ذی الحجہ میں ہست  
منون یا ستر ہوں تو سبب کثرت خریداران  
ان دستیاب ہوں تو ان دونوں صورتوں میں  
نور ان فرمانی ماہ شوال میں یا ذیقعدہ میں خرید  
کر کے قربانی کر سکتے ہیں بنیوا توجروا

جواب خرید کرنا پیشتر سے مضائقہ نہیں ہے

سوال چہ سفیر مایند علمائے دین اندرین مسئلہ کہ  
زید و زہرا داشت زینب و ہندہ زینب منکوحہ بود  
معلوم نیست کہ ہندہ منکوحہ بود یا متوہ ہندہ یک  
پیر سہمی بکر پیش خود گذاشت فوت شد و بعد زینب  
لا ولد یک برادر حقیقی سہمی خالد پیش خود گذاشت قضا  
نمود و بعدہ زید انتقال کر دیا مال زید از روے  
شرع شریف خالد در مہر زینب چہ قدر خواہد یافت و کچھ  
قدر خواہد یافت امیدوارم کہ جواب ہرمان اردو دے  
جواب صورت مرقومہ میں بعد ادا کرنے یقین ہے  
زینب اور تقدیم حبلہ امور مقدمہ علی الارث کے جو کچھ

سوال چہ سفیر مایند علمائے دین اندرین مسئلہ کہ  
مومنائے کور رجعت زندہ خواہند شد آیا باز الف  
موت از شہادت یا مرض مثل اول خواہند حشید بنیوا  
جواب خواہند حشید و افتد لعلم

سوال ما قولکم تظلمکم اگر در پشانی یا کف دست  
دنبلی باشد کہ خوش منقطع نشود و وقت نماز تنگ  
باشد پس وضو یا تیمم بچطور کند و نماز چلو بگداز بنیوا

جواب مواضعیکہ از اعضائے تیمم یا وضو سالم  
مخروط از نجاست باشند مسح آن لازم خواہد شد و الا  
ساقط لکن عمل جبیرہ ممکن باشد و استعمال آب تو ان نمود  
وضو بطریق جبیرہ لازم خواہد شد و افتد لعلم

سوال چہ سفیر مایند علمائے دین اندرین مسئلہ کہ

نہانی ہے اور سہمی بکر پیش خود گذاشت قضا نمود و بعدہ زید انتقال کر دیا مال زید از روے شرع شریف خالد در مہر زینب چہ قدر خواہد یافت و کچھ قدر خواہد یافت امیدوارم کہ جواب ہرمان اردو دے



سوال ماقولکم مذکرم زید جائدا و کثیر از قسم زمین  
داشت و در حالت حیات از اولاد خود بنام امیر  
احمد نام که نابالغ بود در آن جائدا و در سرکار نویسی  
و خود کار آن ریاست میکرد و خود را ولی و کارنده  
آن پسر می نوشت و دیگر اولاد او نیز نابالغ بودند و در  
خانه زید میماندند و نان و نفقه آنها نیز از همان جائدا و  
مذکوره زید میداد اکنون زید مرد و هیچ وصیت نیز در  
باب نکرد و بعد زید پسر که بنام او ریاست بود قاضی  
و متصرف شد و زید تحریریه از هبه و غیره بنام آن پسر  
نکرده است سوائے صورت مذکوره بالا اکنون دیگر  
اولاد زید از آن پسر حصص خود بموجب شرع طلب نیز  
نمیکند و ریاست دیگر و رثا را بموجب سهام شرعی خود  
باید داد یا حاصلات آن جائدا و احمد را مباح و حلال  
است و اگر بالفرض و رثا را دیگر سهام خود طلب نمایند  
چه حکم است بنیو التوجروا

جواب اگر ثابت شود که جائدا و مملوک شرعی زید است  
و هبه بنام احمد بی ثبوت شرعی نزد بیس حلیه و رثه شرعی  
شریک خواهند شد و الا فلا و الله اعلم

سوال ماقولکم مذکرم حق زید و تبرک است از قسم  
زمین یا نقد و زید طبیب خاطر گفت که تراخت بدتم ایازم  
نحوه گاه این تراخت بدتم ایازم

جواب اگر ثابت شود که هبه بنام امیر  
مذکوره آن صحیح خواهد بود و رجوع در هبه اگر عین آن مانده  
و موهوب که غیر ذوی الارحام باشد و تصرف مانع از رجوع  
تواند نمود و الا فلا و الله اعلم

سوال ماقولکم مذکرم در ماه مبارک رمضان  
اگر شب وقت سحر خوردن پان بخورد و با وضو  
و غرغره سرخی آن بار و زور آب هین باقی باشد یا نه  
است یا نه و پان میتوان خورد و هر چند که هر روز چهار  
صورت پیش آید یا اجتناب کند بنیو التوجروا  
جواب اگر یقین نداشته باشد که در خلق و نهی  
است تخلی صوم نخواهد بود و هو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
نماز طهر و عصر کی ایک سائے پرنہا درست ہے یا نہ پرنہا  
اور مغرب اور عشا کی ایک سائے پرنہا درست ہو ضرور  
یا نہیں بنیو التوجروا

جواب پرنہا سکتا ہے و هو العالم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
کہ جو کرایا بکری کو ایک مسلمان بیچ کرے خواہ شیطان  
اور ایک ہندو مانہ پیر او کے بکرے بیچ کرے اور چھ

اشنا عشری گوشت کھائے یا نہ یا مسلمان نے بطور  
کھانہ کھائے یا نہ یا مسلمان نے بطور کھانہ کھائے



اور جہاں عبادت غیر خدا کو واسطے کرنا حرام ہے ہاں آمد  
 ثواب اعمال حسنہ کا اور واجب مقدسہ معصومین علیہ السلام  
 کو ہو سکتا ہے و اللہ اعلم  
**سوال** ما قولکم تظلمکم زید مذہب اثنا عشری کھتا ہو  
 سو زید کے مکان میں کفیلہ ہنرمی یا اور طرف ہنرمی ہو  
 اگر وہ زمین کھانا پانی بی جا دے یا چاٹ جائے کس طرح  
 طہارت دے کہ لائق استعمال ہوں بنیوا توجروا  
**جواب** پہلے ایک مرتبہ شہی سے ملکر دھوے اور پھر  
 پانی سے تنہا دو مرتبہ یا آب کثیر سے ایک مرتبہ اور شام نہ سنتے ہو  
**سوال** ما قولکم تظلمکم کھانا یاد دہ یا شہانی یا  
 یا پانی یا تیل یا گری یا شکر یا نمک یا آٹا ہندو کے ہاتھ سے  
 یا اسکو گھر سے کہ اسکو کھانا پانی جاتی ہے یا خرید کر کے  
 ہندو یا مسلمان سے فروخت کر لے تو زید مذہب اثنا عشری  
 یہ گل خیزین ہندو سے لے اور اکل و شرب میں  
 لائے یا کون کون خیر لے اور کون کون خیر  
 اجتناب کرے بنیوا توجروا  
**جواب** خشک چیزوں کے استعمال باخیر ہے  
 میں کہ مضائقہ نہیں اور جو چیزیں معلوم النجاست  
 ہوں تو ادنیٰ سے اجتناب لازم ہے وہو العالم  
**سوال** ما قولکم تظلمکم خند اشخاص ہندو قوم کو کہ  
 برہمن یا پاسی یا ٹھاکر یا حمار ان لوگوں کے بدن سے

یا زید یا انہی قوم ہندو نامک ہے کہ بوش فروخت  
 یا وہ بوش لے کر ہین اپنے ہاتھ سے بنانا کہ گدڑ کی کیا ہوا فقیر  
 بن آتا ہے تو گوشت لیکر کھانا اس صورت جائز ہے یا نہ یا کر  
 مانع الراقی سے کہا وے کہ موجب گناہ کا نہو بنیوا توجروا  
**جواب** جس جانور کو مسلمان بشرائط شرعیہ ذبح کرے  
 و رضا و سکا اکل حلال ہو گا اور لحم غیر معلوم ترکیبہ اگر ہندو  
 صنف منعم کے ہاتھ سے لیا جاوے تو حکم منیہ میں ہو گا و اللہ اعلم  
**سوال** ما قولکم تظلمکم زید مذہب اثنا عشری کہ  
 وزید ہندو رمضان میں مسواک اگر چلو کی نہ ملے تو مسواک تب  
 رواں حالت وضو میں کر سکتا ہے یا نہیں اور یا بلا وضو  
 ملحق نہیں مسواک نیب کی کر سکتا ہے یا نہیں بنیوا توجروا  
**جواب** کر سکتا ہے وہو العالم  
**سوال** ما قولکم تظلمکم زید مذہب اثنا عشری کہ  
 ہندو بنیوں کے ساتھ مہمانی میں کھانا پانی کھا سکتا ہے اور  
 ہندو وضو وغیرہ بھی جوٹی پانی وغیرہ کو ہو سکتا ہے یا نہیں  
**جواب** مشارکت المہنت کی اکل و شرب میں  
 جائز ہے اور وضو وغیرہ سے اس کے درست ہے وہو العالم  
**سوال** ما قولکم تظلمکم جو اکثر اس نواح میں مشہور  
 ہے کہ عورت و مرد ایک روزہ سواہر کا یعنی سواہر  
 دن چڑھتے تک کھانا یا شام نہیت مولا مسکا کھانا کے  
 رکھتے ہیں جب فاتحہ دلائیگی تب افطار کریں گی یا ایسا



اور بیسویں سو گز سے مابینہ مکتبہ ہے یا بدن اور

کپڑے کو ظاہر کرنا چاہیے گا بیسویں سو گز اور

جواب اگر دونوں خشک ہیں تو ضرورت پاک

کرنے کی نہیں والا طہارت کرنا چاہیے وہو العالم

سوال ماقولکم مذکور کلمہ کہ جو لاشہ بناد ہو بی نانی

تیلی تنہولی اور بنیا اور باقی اس طرے کے کثیف لوگ

مثل درزی وغیرہ سلمان نماز پڑھتے ہوں یا نہ

پڑھتے ہوں سنتی ہوں خواہ شیعہ اہل و شرب حقہ

وغیرہ ایسے پیشہ والوں کا استعمال میں لانا انا

مذہب کو جائز ہے یا نہیں بیسویں سو گز اور

جواب مسلمانوں کی خیر سے اجتناب لازم

نہیں ہے وہو العالم

سوال ماقولکم مذکور کلمہ کہ پڑا ہونے کے واسطے ہند

نراز سے خرید کیا بعد طہاری اوس کپڑے کو بغیر طہارت

کے پہنکر نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں یا کوئی شخص

فوت ہو گیا اوس کے کفن کے واسطے ہند و نراز

سے کپڑا خرید کر کے بعد طہار کے کفن بناے یا

طہار کرے بیسویں سو گز اور

جواب اگر معلوم النجاست نہ ہو تو احتیاج تطہیر

کی نہوگی وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلم سومن کون ہیں اور مسکین

جواب سومن صاحب مالوں سے ہیں جو

عقار و حقہ اما متینا ثمان عشر یہ کا ہوا اور مسکین اور فقیر

اور محتاج قریب لگنے ہیں مگر اسمین اختلاف ہے

بہتر حال ہوتا ہے مسکین سے یا بالعکس وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے

کہ دو آدمی ہیں کہ اوٹین نماز گزار ہے اور تارک نماز

اس صورت میں شریک کھانا یا جو یا پانی یا حقہ

پنیا اوس شخص کے ساتھ جائز ہے یا نہیں بیسویں سو گز اور

جواب اگر وہ مستحق نہ ہیں سے تو کچھ مضائقہ

لیکن اگر ترک مواکلت میں استقامت اوسکی اس معصیت

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے

میں کہ مرد مسلمان ہے اور سود لیتا ہے اوسکی منجھ

کے مال سے مسجد تعمیر کرائے پس افاق شریعت کے آیا

مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اگر جائز

تو کیا ثواب و سفید حاصل ہوتا ہے جیسا کہ

پڑھنے سے ہوتا ہے بیسویں سو گز اور

جواب اگر ثابت ہو جائے کہ یہ مسجد رسول

ہے تو نماز اوس میں جائز ہوگی و اللہ اعلم

سوال ماقولکم مطلقاً اگر جنین مردہ زائد از

ماہ باشد وقت غسل دادن نافش باید برید یا نہ

نزد خدام والا باشد زرب قلم فرماید بیسویں سو گز اور



سوال کیا فرماتے ہیں علماء و مفتیان شرع  
سنین اس مسئلہ میں کہ غلہ کی تجارت کیسی بنیو تو  
جواب اگر کوئی امر خلاف شرع نہ ہو تو مضائقہ نہیں  
وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ  
لو کہی کرنا یہود و نصاریٰ کے شرعاً جائز ہے یا نہیں بنیو  
جواب اگر اعانت فعل حرام پر نہ ہو تو جائز ہے وہو العالم  
سوال ما قولکم مظلکم طواف اور قوالوں کو کہ کا کھانا  
کھانا درست ہے یا نہیں بنیو تو جبروا

جواب درست ہے جب تک یقین اسکا نہ ہو کہ مال حرام  
سوال یہ روایت مشہور ہے کہ تہ فرقہ ہیں  
وہی منجملہ ان کے ایک فرقہ ناجی ہے اور سب ناری ہیں  
آیا وہ سب فرقے ہمارے ہی پیغمبر کی امت کے ہیں یا  
نہ ہمارے اور یہود کے بھی شامل اور نہیں فرقوں میں  
ہیں اور ان فرقوں کا نام کیا کیا ہے اور ہر ایک  
فرقہ کیا مذہب کتاب بنیو تو جبروا

جواب امت ہمارے پیغمبر کی مراد ہے وہو العالم  
سوال ما قولکم مظلکم لقب خارجی کا کسوجہ سے  
مشہور ہے اور کب سے مشہور ہے اور یہ کیا کوئی  
نورہ ہے کہ خارجی کہتے ہیں اور خارجی کون مذہب  
بنیو تو جبروا

سوال ما قولکم مظلکم مرد شیعہ کا عقد سارہ عورت سینہ  
کے ہوا و عقد و سیطور سے ہو جیسا قرنیہ سینو کا ہے  
چنانچہ زید سے کہتا ہے کہ صیغہ پڑھ نہ ورنہ نکاح درست  
نہیں اور زید کا یہ کلام ہے کہ مرد شیعہ اور سنتی سے نکاح  
درست نہیں اور طرفین میں مدار کار ایجاب و قبول اور  
تعمین مہر پہ پس وہ ہو چکا اب صیغہ پڑھنا کچھ حاجت  
نہیں آیا قول زید صحیح ہے یا نہیں بنیو تو جبروا

جواب اگر ایجاب قبول ہو گیا تو احتمال صحت عقد  
ہے لکن احتیاطاً اعادہ صیغہ زبان عربی کرے وہو العالم  
سوال ما قولکم مظلکم زید نے متعہ کیا بتعین چار سال  
اور شش ماہ کے چنانچہ میعاد ختم ہو گئی تو زید بھڑاوی  
عورت سے متعہ کر سکتا ہے بنیو تو جبروا

جواب کر سکتا ہے وہو العالم  
سوال زید نے متعہ کیا بتعین میعاد سہ سال اور  
میعاد مذکورہ ختم نہیں ہوئی زید اسی عورت ممنوعہ  
سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں بنیو تو جبروا

جواب بعد معان کرنے بقیہ مدت کے کر سکتا ہے وہو العالم  
سوال ما قولکم مظلکم زید نے متعہ کیا بتعین سہ سال  
یا پنج سال شش ماہ کے اور یہ میعاد ختم نہیں ہوئی تو زید  
بغیر اقسام میعاد مذکورہ کے عورت ممنوعہ سے نکاح  
میعاد متعہ مقرر کر کے متعہ کر سکتا ہے یا نہیں وہو العالم



سوال ماقولکم مد ظلم زید کی عورت ممنوعہ ہے مبیعا  
مستعہ ختم ہو گئی تو عورت فوراً ساتھ دوسرے شخص کے  
مستعہ یا نکاح کر سکتی ہے یا کہ مستعہ میں بھی کچھ تعداد وعدہ  
کی بھی مقرر ہے بینوا التوجروا

جواب دوسرے شخص سے بغیر انقضائے مدت  
کے مستعہ یا نکاح نہیں کر سکتی ہے واصلہ لعلم

سوال ماقولکم مد ظلم زید نے مستعہ کیا مبیعا و مدت  
سال و علاوہ مہر کے اقرار دینے نان و نفقہ کا بھی کیا تھا  
جبناچہ زید اندر مبیعا و مستعہ کے عورت ممنوعہ کو چھوڑ  
دیا اوس عورت مذکورہ نے دوسرے شخص کے ساتھ  
مستعہ کر لیا ہے اور عورت مذکورہ زید سے دعویدار  
نان و نفقہ کی ہے اب زید کتمان و نفقہ دینا حسب اقرار

کے مبیعا و مستعہ تک دینا چاہیے یا نہیں بینوا التوجروا

جواب اگر شرط نان و نفقہ متن عقد میں نہیں  
تو لازم نہ ہوگا و ہوا العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
کہ صیغہ مستعہ میں بھی طلاق ہو سکتی ہے یا نہیں بینوا التوجروا

جواب مستعہ میں طلاق نہیں ہے فقط معاف کرنا  
مدت کا کافی ہے و ہوا العالم

سوال ماقولکم مد ظلم زید نے ساتھ ایک عورت  
کے مستعہ کیا ہے اور وہ عورت مستعہ زید میں اب تک

جواب نہیں کر سکتا ہے و ہوا العالم  
سوال ماقولکم مد ظلم زید نے ساتھ ایک عورت  
جائز ہے یا نہیں اور مستعہ میں یقین مہر کم سے کم نہ ہو  
درم ہوں اور زیادہ فی مہر میں کیسے در تعداد و مدت  
اور علاوہ درم کے اور بھی شے مہر میں مقرر ہو  
یا نہیں بینوا التوجروا

جواب اگر تعداد وعدہ مہر کیسے نہ ہو مستعہ جائز ہوگا نکاح  
اور کمی و زیادتی مہر کے حد میں نہیں جس مقدار کے  
پر دونوں راضی ہو وین و ہوا العالم

سوال ماقولکم مد ظلم زید نے مستعہ کیا ایک عورت  
سے او قبل مستعہ اور بوقت ہونے مستعہ کے عورت  
مذکورہ نے اقرار کر لیا تھا کہ فعل نیک و بد کر نیک و بد

اختیار ہے جبناچہ وہ عورت کہ فاحشہ ہے انقضائے طلاق  
مستعہ میں بسبب معاہدہ ہو جائیکے ہے یا نہیں اور ساتھ

ساتھ عورت فاحشہ کے مستعہ کرنا جائز ہے یا نہیں ہو گئی

جواب شرط غیر شرعی صحیح نہ ہوگی و ہوا العالم یا نہیں

سوال ماقولکم مد ظلم زید نے اولاً بقصد جہا جہا  
زوج کے اوسکی زوجہ کے ساتھ زنا کیا ہے اسوا

عورت کا شوہر عرصہ دیرہ سال سے قضا کر کا قاعدہ  
احمال زید یعنی شخص زانی اوس عورت زانیہ اوس  
یا مستعہ کرنے پر ہے آیا نکاح یا مستعہ بسبب زنا کرنا اوس



سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
کہ نکاح کرنا مرد کو بقید حیات زوجہ کے جائز نہیں اور  
بعد مائت اور عورتوں کو کے جائز نہیں بنیوا توجروا

یا نہیں بنیوا توجروا

بمقرر جواب جائز ہے و اللہ اعلم  
سوال ما قولکم من ظلمکم زید نے ایک عورت سے  
بیوگانہ کیا اور وہ عورت حبی القائم ہے اور اوعی  
مقدار کے عوی حقیقی کی ایک دختر بالغ ہے چنانچہ زید اور  
خسر کے ساتھ ارادہ عقد کر نیکار کتاب ہے پس بموجب  
ایک شریعت کے عقد ہو سکتا ہے یا نہیں بنیوا توجروا

عور جواب ہو سکتا ہے و ہو العالم

سوال ما قولکم من ظلمکم زید نے اپنی عورت بنکوحہ  
الطلاق دیا بعد عدہ کے عورت مذکور نے ایک شخص  
بغیر ارادہ ساتھ چار یوم کا کر لیا اب کہ سعاد متعہ کی حتم  
یا نہیں ہو گئی اب زید بہر اوس عورت سے متعہ کر سکتا ہے  
عالم یا نہیں بنیوا توجروا

جواب بعد القضاے عدہ کر سکتا ہے و ہو العالم  
سوال ما قولکم من ظلمکم زید نے اپنی زوجہ کو حسب  
القاعدہ طلاق دیا اوسکو اربائی بر سکا زمانہ ہوا چنانچہ  
اوس عورت نے کسی سے نکاح نہیں کیا نہ متعہ کیا  
اوس عورت سے بغیر مطلقہ ہونے دوسرے شخص

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
کہ نکاح کرنا مرد کو بقید حیات زوجہ کے جائز نہیں اور  
بعد مائت اور عورتوں کو کے جائز نہیں بنیوا توجروا

جواب جائز نکاح کرنا مرد کو جائز ہے و ہو العالم  
سوال ما قولکم من ظلمکم عورت کو بعد مائت شوہر کے  
کہ اب نکاح کرنا جائز ہے یا کچھ تعداد معین بنیوا توجروا  
جواب کچھ تعداد معین نہیں ہے جب شوہر مر جا  
بعد گذرنے عدہ کے نکاح کر سکتی ہے و اللہ اعلم  
سوال ما قولکم من ظلمکم مرد کو کے مرتبہ متعہ کرنا چاہیے کچھ  
تعداد تو نہیں مقرر ہے یا کہ حسب زبیر زیادہ متعہ کرے اور

تواب ہے بنیوا توجروا

جواب کچھ تعداد نہیں ہے و اللہ اعلم  
سوال ما قولکم من ظلمکم عورت بعد مائت شوہر و یا بعد  
طلاق کے کتنے روزوں کے بعد نکاح یا متعہ کر سکتی ہے کیا  
تعداد معین ہے بنیوا توجروا

جواب عدہ وفات چار مہینے دس روز اور عدہ طلاق  
تین مہر یا تین حیض و اللہ اعلم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
کہ عورت بیوہ کہ حاملہ ہے اور وہ حمل حرام کا ہے حالت  
حمل میں وہ عورت نکاح کر سکتی ہے بنیوا توجروا

جواب کر سکتی ہے و ہو العالم



جواب سوئے ہوئے کو علاج دینے کا اختیار ہے وہو  
**سوال** ماقولکم تذکرہ زید مجاز جمعہ و جماعت ہے  
 اگر ایسا ہے موطوبہ مثل دہی و دودھ و گھی وغیرہ کے  
 ہنود دمی سے لیکر کھاتا ہے اور بعد اتمام اشیاء  
 بخش کے اپنے دست و دھن کو باب کثیر خواہ قلیل پاک کر  
 داتا ہے آیا نماز چھ زید کے پرہیز یا نہیں مینوالتوجروا  
**جواب** اگر اوصاف علم نجاست کے عمد اکھاتا ہے  
 تو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا چاہیے وہو العالم

**سوال** ماقولکم دام ظلکم زید نے قسم جوئی مثل و شہد  
 و باشد یا مجہدین مثل بختین پاک یا ائمہ معصومین یا کلام  
 محب یا کعبہ یا مسجد یا امام باڑہ کے کھائی پس  
 زید کو کفارہ دینا کس قدر لازم ہے اور کفارہ کیا دینا چاہیے

مینوالتوجروا

**جواب** اگر میں عنصوص ہے تو کفارہ نہ ہوگا البتہ عاصی  
 ہوگا و اللہ اعلم

**سوال** ماقولکم تذکرہ وہ کون اقرب اقرب تر میں میت  
 کے کہ خلیق قبر میں رکھنا اور رشتی دینا مانعت ہے آیا شرعاً  
 مانعت ہے یا کہ بوجہ طلال ہونے اقرباے میت کے

منع ہے مینوالتوجروا

**جواب** جو لوگ داخل ذوے الارحام ہیں وہ

مراد ہیں و اللہ اعلم

جواب دیکھنا بابر سہو کے حلال نہیں  
**سوال** ماقولکم تذکرہ عورت مسلمان ہے اور  
 ایک جانور کو ذبح کیا ذبیحہ عورت کا درست ہے  
**جواب** اگر شر الطاف ذبح معلوم ہوں تو کچھ  
 نہیں ہے وہو العالم

**سوال** ماقولکم دام ظلکم خبیثا مچھلی ایک قسم کا  
 اور وہ جھلکا دار ہوتی ہے اس کے کھانا کیا  
**جواب** جائز ہے وہو العالم

**سوال** ماقولکم دام ظلکم ہنود نے مچھلی شکار کی  
 زندہ زمین پر رکھ دی اور وہ مچھلی زمین ہی پر  
 اور اس کو ہنود نے اپنے ہاتھ میں لیکر فروخت  
 کیا ہے بسبب چھوٹے ہنود کے وہ مچھلی لائق کھانا  
 کے رہی یا نہیں مینوالتوجروا

**جواب** اگر اس مسلمان نے زندہ کھائی ہو  
 مچھلی کو یا نہیں سے دیکھا ہے تو پاک کر کے کھا سکتا

**سوال** کیا ارشاد ہے اس باب میں کہ مینو  
 گوشت کو سفد کو اپنے ہاتھ میں لیکر اسے اور  
 اس گوشت کو دھو کے مسلمان بچاؤے تو اس  
 کھانے میں کچھ مانعت تو نہیں مینوالتوجروا

**جواب** اگر تذکرہ اس کا ثابت نہیں ہے  
 تو نہیں کھا سکتا ہے وہو العالم



سوال کیا ہے میں نے دین سے بیز  
خدا دسیوں نے ایک کو سفید کو خرید کر کے بیچ  
لیا اور نقد حصص کے گوشت یا ہم تقسیم کر لیا اوکو  
کو پانی کتے میں چنانچہ اس گوشت کو کھانا جائز ہے  
یا نہیں بنیوا توجروا

جواب اگر ہر ایک اس میں شامیہ عاجز و معلوم نسبت کا  
سوال ماقولکم مدظلمکم زید کہ مسلمان ہے اور  
شراب و گانجہ و بھنگ و حیرس و تازی بیتی ہے  
خدا سے ترستے اکل و شرب و سکو ساتھ یا حقہ پینا کو  
یا اپنا حقہ دینا او سکو چاہیے یا نہیں بنیوا توجروا

جواب اجتناب احوط ہے و ہوالعالم  
سوال ماقولکم مدظلمکم مالک یا ان کی غلیظ و غیرہ کہانی ہر  
عوام میں یہ مشہور ہے کہ اگر درج کرنا ہوے تو دو تین  
روز تک بند کرے بعد ذبح کر کے کھاوے ورنہ

کھانا ناجائز ہے اسکے مارہ میں کیا ارشاد ہوتا ہے بنیوا  
جواب اگر خوراک و سکی مخضر فضلہ اور تہیہ پر ہو تو جب  
میں لکھا اس میں ہوا نہ رکھا جاوے اور جو ان ظاہر پر

سوال ماقولکم مدظلمکم زید صاحب علم و مخار بجہ حجام  
ہو اور حالت بیماری میں اگرچہ ضعیف و لاغر ہو گیا مگر  
اس قدر توانا ہے کہ باعانت دوسرے شخص کے و یا خود  
کے بارہا تہ کو فاصلہ پر ضرورت بول براز جاتا ہے وہ

عقد کند ہوگا اور نماز او سلی بھی پر ہوا جائز ہے یا نہیں  
جواب اگر ثابت ہو جائے کہ باوجود علم و قدرت و  
نماز نہیں پڑھتا تو اس کے چھ نماز جائز نہیں ہے و ہوالعالم

سوال ماقولکم دام ظلمکم ایک شخص عینین ہے مگر اپنا مال  
کسی سے بیان نہیں کیا اور غریب و اقارب کے اس کے  
عقد او سکا ساتھ ایک عورت کے کر دیا بعد عقد ہو گیا  
او سکا رافشا ہو چنانچہ زید و کریمین یہ کلام ہے  
زید کہتا ہے کہ عینین کا عقد صحیح نہیں ہے عورت  
جس کے ساتھ چاہے عقد کر لیوے دوسرے کا جواب یہ

کہ بدون طلاق کے عینین کی عورت کا عقد دوسرا نہیں  
ہو سکتا پس بموجب شرع شریف اگر کیا حکم ہے و ہوالعالم  
جواب نکاح صحیح ہے اور اختیار فسخ عورت کو  
حاصل ہے مگر بعد ترافع حاکم شرع کے و ہوالعالم

سوال ماقولکم دام ظلمکم مقابلہ اولاد زوجہ  
منکوحہ کے اولاد زوجہ متوعد و ارث جائدا داپے  
باب کی ہو سکتے ہیں بنیوا توجروا

جواب ہو سکتی ہے و ہوالعالم  
سوال زید کی زوجہ منکوحہ سے کوئی اولاد نہیں  
ہوئی مگر اولاد زوجہ متوعد سے ہے پس بموجب  
کے اولاد متوعد و ارث جائدا زید کی ہو سکتی ہے  
یا نہیں بنیوا توجروا



مطلق کر دیا چنانچہ جو اولاد زوجہ اول سے ہوگی  
مات کے محروم المیراث از روئے ہیبة مطلق کے ہوگی  
ہے یا نہیں بنو اتوجروا

**جواب** اگر ہیبة مع الاقباض ہو گیا تو شیاہ  
موم ہو بہ سے اولاد زوجہ اول سے محروم ہوگی وہ عالم

**سوال** ماقولکم تلکم زید ابی اولاد صلبی منی  
سے عداوت رکھتا ہے بوجہ عداوت کے کل املاک اپنی  
بنام برادر زادہ اپنے کے ہیبة مطلق دیا جبہ بالعوض  
کر دیا پس صورت میں اولاد زید بعد حیات زید کے  
محروم المیراث از روئے ہیبة مطلق وہیہ البعض ہوگی  
ہے یا نہیں بنو اتوجروا

**جواب** زید کو اپنے مال کا اختیار تھا الزیہ مع  
کر دیا ہو تو شیاہ موم ہو بہ مال موم ہو گا

**سوال** ماقولکم دام ظلمک زید زمین دار تھا  
اوسکی دو زوجہ تھیں زوجہ اول سے ایک بیٹا اور  
زوجہ ثانیہ سے ایک دختر چنانچہ بعد وفات زید کے  
سپر و دختر سے بابت تقسیم املاک کے جھگڑا ہے پس  
موافق شرع کے املاک زید میں تین حصہ دختر کو ملیگا  
یا کہ ثلث سے زیادہ بنو اتوجروا

**جواب** صورت مرقومہ میں بعد تقدیم حاجب ہیبة

**سوال** ماقولکم دام ظلمک زید کی ایک دختر تھی سارا  
کے شادی کر دی اور زید نے اپنے حصہ ملکیت  
ایک موضع اور قسم زر زید کو نقد ہیبت میں دیا چنانچہ

دختر زید اوسی موضع پر قابض متصرف رہی کا زید  
دختر زید کا ولد فوت ہو گئی موضع مذکور اور قسم زر زید  
زید کو نقد پر کر دیل ہے اور زید دعویدار موضع ہوا  
اور زید اور نقد کا کبر سے ہے پس بموجب شرعی العین  
کے زید موضع کو پاسکتا ہے اور کابل زر و چوبین نقد  
حصہ پاسکتا ہے وہو العالم

**جواب** صورت مرقومہ متبرکہ سے اوسکے لفظ  
شوہر کو اور نصف اوسکے باپ کو ملیگا اور شوہر شہر خواہ  
بہتر زوجہ ہے تو حصہ شوہر کو باپ و سکا مقامہ نہیں کا  
لے سکتا ہے وہو العالم

**سوال** ماقولکم دام ظلمک زید نے چند بیکہ اراضی  
قسم زید اور نوٹ سے جوڑ کر انتقال کیا اوار  
اور وارث جوڑے ایک زوجہ اور دو بہائی چنانچہ  
اب بابت تقسیم ترکہ کے زوجہ اور دونوں بہائیں  
زید سے جھگڑا واقع ہے پس جب شرع شریف کے گذر کر  
حصہ اراضی اور زید سے زوجہ زید متوفی کو ملے چنان

یا نہیں بنو اتوجروا



سوال ما فو لکم دینکم زید نے کل ملاک اپنی بیکم کر کے  
 جواب اگر کر کے اسباب موموہ بین تصرف مانع جو  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
 جواب تا وقتیکہ اصل ملک یا حاجت منافع یا اجارہ مسکن  
 سوال ما فو لکم دینکم زید نے کل ملاک اپنی بیکم کر کے  
 جواب اگر کر کے اسباب موموہ بین تصرف مانع جو  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
 جواب تا وقتیکہ اصل ملک یا حاجت منافع یا اجارہ مسکن

اور بیکم کی زوجہ کے لڑکی پیدا ہوئی اور زید کی زوجہ  
 نے بیکم کی فرزند زید کو زو و بیکم کر کے اپنی دختر کے ساتھ لایا  
 اور پرورش کیا اور وہ اپنا سوا برس پلایا  
 اب فرزند و دختر کربانے ہوئے پس بموجب شرع بیکم  
 کے عقد فرزند کا سناہ دختر کر کے ہو سکتا ہے یا نہیں مناجات  
 جواب نہیں ہو سکتا و ہوا عالم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک  
 مسلمان نے اپنے اراضی ہندو ہندو کے پاس بن کیا  
 اور اسکا محاصل ہندو لیتا ہے اب اس ہندو سے  
 اراضی مذکورہ کو اور مسلمان ہن در ہن کرتا ہے آیا  
 شرعاً ایسی رہن جائز ہے یا نہیں اور محاصل اس اراضی کا  
 اس مسلمان کو لینا جائز ہے یا نہیں مناجات و جواب  
 جواب تا وقتیکہ اصل ملک یا حاجت منافع یا اجارہ مسکن  
 سوال ما فو لکم دینکم زید نے کل ملاک اپنی بیکم کر کے  
 اور دو بیہ ایک حامد و سراجو چوڑ کر گیا ہر محمود  
 حامد کے لاولد کر گیا بعد ازاں حامد بھی ایک بیہ سہمی زید  
 اور ایک دختر سماہ عابدہ چوڑ کر گیا زید نے سماہ بڑ  
 کا نکاح کر دیا اور خود حملہ ترکہ بیکم پر بذات واحد قابض و  
 تصرف ہو واجب ضعیف ہو کر انکو نسو سعد و ربو اب  
 اولاد زینب ہو بھی حقیقی اپنی سے اصرار کر کے حملہ



اکبر و لور و انات برادری اولاد زینب کو جو بی خود کا  
 کر دیا اور زینب کو بیس بیس برس بقید طیات رکھ کر  
 اخراجات ضرورہ اپنے اولاد زینب سے لیکر اوقات بسر  
 کرتا رہا آخر خود بھی لا ولد مر گیا اور سماء منہ و زوجہ  
 اوسکی نے مر اوسکا بخت یا بعد چندے منہ و فوت  
 ہو گئی دفن و کفن و قاتل و درود اوسکا زینب کے گایا  
 بہتیجا منہ و تنوین کا کہ حکم داد نہ پور و نون و در  
 منہ و کے مر چکے ہیں مدعی کل خواہ جزو ترکہ جدی کا  
 پس بموجب شریعت غرہ و عویس بتیجا منہ و کا کاطا  
 بموجب متصور اولاد زینب سے صحیح ہیں اور اگر صحیح ہی  
 تو منجملہ متروکات جد یہ کس قدر بتیجا منہ و کا اوس قدر  
 اولاد زینب یا و گلی بنیوا توجروا

**جواب** اگر زینب نے اپنے اموال مختلفہ و مشترکہ کو  
 اولاد زینب کو بیہ کر دیا ہے تو ورنہ منہ و کو اوس کچھ  
 و عویس نہیں ہو چکا ہے اور اگر یہ ثابت نہ تو بقید

حصہ منہ و ورنہ منہ و کو پہونچ کا و ہوا عالم  
**سوال** ماقولکم دامت لکم زید انتقال نمود و اقربا  
 خود صرف اولاد غم حقیقی و غمہ حقیقی مردوزن ہر قسم  
 و نیز از اولاد حقیقی خالہ یک بیہ و یکہ خبر باقی گذاشت پس  
 اندر نیصورت ترکہ زید یکہ ام کد ام کس بچہ مقدار  
 سهام منقسم خواهد شد بنیوا توجروا۔

**سوال** سماء زینب نے قضا کی ایک بھائی  
 بہن حقیقی اور ایک بہن علاتی وارث ہیں ترکہ  
 کس طرح منقسم ہوگا بنیوا توجروا

**جواب** صورت مرقومہ میں ترکہ زینب  
 برادر حقیقی اور ایک سهم ہمیشہ حقیقی کو ملیگا  
 ہمیشہ علاتی محروم رہے گی و ہوا عالم

**سوال** ماقولکم دامت لکم زید نے منہ و سے  
 کیا اور صحبت بھی واقع ہوئی بعد اسکے معلوم ہو  
 لے منہ و سے منع کیا تھا مدت منع تو گذر چکی  
 باقی تھا درمیان عدہ کے یہ عقد واقع ہوا اب زید  
 منہ و میں مفارقت چاہتے یا نہیں اور اگر مفارقت

تو زید زید کو دنیا ہوگا یا نہیں اور منہ و یا باہا جا  
 سابقہ کب سے شمار کرے اور بعد انقضاء  
 سابقہ کے بہر زید سے تجدید نکاح کر سکتی ہے

اور زید نکاح اور صیغہ خوان سبب علمی عدہ  
 اور منہ و سبب شکست عدہ کے گنہگار  
 یا نہیں بنیوا توجروا

**جواب** وہ عقد ناجائز ہے اور مفارقت  
 چاہیے اور بار دیگر عقد نہیں کر سکتا  
 اگر عالم بالتحريم تھی تو مرد دنیا نہیں چاہیے



نی انھوں میں نیل تیار کرنے کا یہ دستور ہے کہ چند حوض بنائے  
 کر کے ان میں سے ایک حوض قریب سو گز کے اور باقی حوض  
 دس دس کر کے اول حوض کلان کو آب خالص سے  
 پلیر کرتے ہیں اور اوسمیں درخت نیل کے کاٹ کر  
 لگا دیتے ہیں تب وہ پانی نیلا ہو جاتا ہے اور لوگ تیار  
 بعدہ شاخاں سے مذکور کو نکال لیتے ہیں اور اوس پانی کو  
 گھسیٹ کر حوض میں خلاصیوں کی راہ سے منتقل کرتے ہیں اون  
 کو حوض میں مشرک و ترے ہیں اور بلوڑ میں ایسے ہاتھ  
 پائیوں اس قدر مارتے ہیں کہ نیل نہ من بیٹھ جاتا ہے  
 پانی اور پانی اوس پر کھڑا ہو جاتا ہے یہ پانی اور نیل  
 ایک ہی ہے یا پاک اور نجس ہے تو تجارت اسکی جائز ہے یا  
 ناجائز ہے بنیو اتوجروا

جواب اگر وہ ممکن التطیر ہے تو بیع اسکی ہو سکتی  
 ہے اور شترعی کو اعلام اسکا لازم نہیں ہے وہو العالم  
**سوال** ماقولکم دامتکم جرم مذک کے بعد نشانی  
 کر کے مشرک کو واسطے پکانیکے دے اور حوض وقت بخت  
 ہو کر آبلے اون نشانوں سے جرم کو شناخت کر لے  
 اور آب کثیر میں غوطہ دے لے اس صورت میں جرم  
 محکوم طہارت ہوگی یا نہیں وہو العالم  
**جواب** مشرک سے اسکا کیوانا بچا ہے وہو العالم

کرے یا نہیں اور جس شخص نے اعادہ کیا اوسکے  
 ذمہ قضا الائم ہے یا نہیں بنیو اتوجروا  
 وہو العالم  
**جواب** احتیاج اعادہ اور قضا کی نہیں ہے  
**سوال** ماقولکم دامتکم اگر بعد سیدہ مثل تیر بند  
 عیسیٰ وغیرہ سے شکار پر جرم کرے اور مثل مذکور وہ  
 شکار مر جاوے تو کھانا اوسکا جائز ہوگا یا نہیں بنیو  
**جواب** تیرے اگر شکار کرے تو حلال ہوگا اور  
 بندوق اور عیسیٰ سے نہیں - وہو العالم

**سوال** بندوق و غویذ و ساز صدری اور مثل اسکے  
 اگر شیم کے ہوں تو اونکا ہننا جائز ہے اور نماز پڑھنا  
 اوس سے درست ہے یا نہیں بنیو اتوجروا

**جواب** جائز ہے وہو العالم  
**سوال** ماقولکم دامتکم جو یکہ شارع میں نماز پڑھنا  
 کردہ ہے لہذا اگر کوئی مسافر کسی کمیت میں جو راسخ  
 سے خالی ہو یا دیگر زمین میں جسکی مالک سے واقف  
 نہیں کردہ ہندو ہے یا مسلمان نماز پڑھتا ہے تو جائز  
 ہے یا نہیں اور اگر کسی شخص نے اوس زمین پر  
 نماز پڑھتا ہے تو وہ اوس نماز کی قضا کرے یا نہیں بنیو  
**جواب** اگر وہ ملوک مسلم ہے تو بغیر اذن مالک  
 کے اگرچہ وہ اذن شاہد حال ہو نماز نہیں پڑھ سکتا



انہوں نے انتقال کیا اور ایک زوجہ صحیحہ اور چار بچے  
حقیقی و جبیبہ تھے اور دو بچے حقیقی حیات متونے  
نے چھوڑے اور نیز ہر زوجہ و قرینہ بازار وغیرہ بھی  
نذرتہ متونے ہے اور یہ بھی نیت متونے مذکور کی تھی  
کہ جابدا و مقبوضہ سے کیسور و پینڈرا تہ تعمیر مسجد میں  
صرف کرونگا اب التماس ہے کہ ترکہ متونے کس سپر  
تقسیم ہونا چاہیے بنیوا توجروا

**جواب** بعد تقدیم ماہج تقدیمہ من لدیون المہترہ  
وغیرہ ماربع زوجہ کو اور ما بقی برادران حقیقی کو

ہو بخجہ گا و ہوا العالم  
**سوال** ما قولکم طہکم چہ سفیر ماہند علمائے دین  
اندرین مسئلہ کہ جانبیکہ زکریا ان اہل اسلام نہا  
بخرمہ نو و بخیاں انیکہ ضرورت افتد کہ ہر سال پاچہ  
سیاہ در عرشہ محترم احرام استعمال کردہ میشد پاچہ  
از دست کفار تیار کنائین غوطہ داوہ استعمال  
باید ساخت یا نہ بنیوا توجروا

**جواب** اگر رنگ و اب محاور و عسارہ را مضائقہ  
از تطہیر پاک خواہد شد و ہوا العالم

**سوال** ما قولکم دام طہکم کہ اہل اسلام شراب  
است و شراب نوشیدہ حبت ملاقات پرہیز گاہ  
نہ شستہ و نہ رسوا از انہ

بہس خواہد بود یا نہ بنیوا توجروا  
**جواب** اگر شراب در و ہشش باقی نماند  
نہیں خواہد شد لیکن احتیاط در تطہیر  
و ہوا العالم

**سوال** ما قولکم طہکم اگر رمضان روزہ رکے  
یا نیران روزہ رکے تو روزہ نماں کو نیران  
روزہ نیران کو نماں بحالت صوم کے افطام  
کرا سکتا ہے یا نہیں بنیوا توجروا

**جواب** ہر واحد و سرے کار روزہ سنتی کو کس  
سکتا ہے بلکہ روزہ سنتی کے افطار  
کا زیادہ ثواب ہوگا و ہوا العالم

**سوال** ما قولکم طہکم زید اپنی زوجہ سے سو  
ہفتہ کو نماں و نفقہ اور موانق امورات رسم زہور و  
کے دیتا ہے اور نفقہ کو مادہ مسماہ ہند و چاہتی ہے  
کہ زید سے اور نفقہ سے صیفہ فا غطی ہو جاوہا  
اور ہند کے فتنہ کو اغوا کیا ہے پس اس صورت میں  
شرعاً ہند و فتنہ کو فا غطی دلا سکتی ہے یا نہیں اور او  
زید کو طلاق نفقہ کا منظور نہیں ہے بنیوا توجروا

**جواب** بغیر رضامندی شوہر کے طلاق باہر  
نہیں ہو سکتا و ہوا العالم

**سوال** ما قولکم دام طہکم ایک شخص نے مالک ثلث  
نہیں ہو سکتا و ہوا العالم



ان میں سے کسی کو سزا دینا چاہیے اب اون  
کا نام نہ لکھو صلح منظور ہے اس کام کے کہنے میں کچھ مضائقہ  
نہیں ہے یا ہے بنیوا توجروا

جواب وہ عورت اس شخص پر حلال ہے مگر  
اس کے یہ کلمات سے اجتناب چاہیے اور کفار وغیرہ  
برا بچ نہیں دینا چاہیے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلمکم اگر بعد ستونے کے بھائی  
اور بہن باقی ہوں تو بھائی کو سقدرا و ہمیشہ  
بتی کو سقدرا ترکہ ستونے سے مل سکتا ہے وہیوا توجروا

جواب صورت مرقومہ میں اگر کوئی وارث اپنے  
میراث نہ تو بھائی کو دینا بہن سے ملے گا وہو العالم

سوال ماقولکم مد ظلمکم زید کے برادر خالہ زاد کی  
سزا دینا چاہیے کہ زید اور اس کی  
پہلی زوجہ دونوں اپنے مکا میں زنا ہو گئے واقفا و

رہا ہیں لیکن ممانعت نہیں کرتے اور نہ زانیہ کو  
سزا دینا چاہیے وارثوں کو خبر کر کے میں اس وقت میں زید  
نہیں اور اس کی زوجہ پر گناہ کبیرہ ہے بنیوا توجروا

جواب اگر شد الطعن المنکر پائے جاوین تو زید  
کا نام نہ لکھنا اور زجر اس مرتبہ لازم ہے وہو العالم

جواب اگر یہ مع الاقباض کیا ہو تو ورثہ کو سزا  
وارثت مویہات میں نہیں وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلمکم شیلے منقولہ میں شہر  
کون کون خیر ہے جس میں ربیع حق زوجہ ہے بنیوا توجروا

جواب جبکہ شوہر و سکا لا ولد ہے تو جمیع منقولات  
سے ایک ربیع حصہ زوجہ منکوحہ دائمی کا ہو گا وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلمکم دیون مورث کو بغیر ادایا  
کرنے کے دعویٰ وراثت کے استحقاق ترکہ میں حیث اللہ  
جائز ہے یا کیا بنیوا توجروا

جواب نہیں جائز ہے مگر ورثہ کو اختیار  
کہ چاہے عین متروکہ دین مہر میں دین خواہ اس کی  
قیمت دین وہو العالم

سوال کہ مثلاً زید بغم مبلغ کنیز ر و بیہ نقد  
قرض دادہ و رقمی از قسم جو امر خواہ پشیمہ نیز مبلغ  
پانصد روپیہ بیع نمودہ پس عمر ز نقد و قیمت مال  
ہر دو ایکجا نمودہ بدفعات بطور قسط معینہ ادای  
مبلغان زید کردہ و آیا این معاملہ عند الشرع  
شریف جائز است یا نہ بنیوا توجروا

جواب ظاہر امضا بقبذارد وہو العالم

سوال ماقولکم مد ظلمکم کہ زید بدست عمر خدائی  
بر انتفاع بیع نمود و عمر ز قیمتش بدفعات بطور قسط

است یا نہ بنیوا توجروا



جائز نیست و مہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم زید مبلغی از بکر بخرید  
قرض سعی خود دہانید و در عوض حق سعی خود تا  
اول مبلغان قرض زید مذکور از عمر تقریر نخواہد  
خود بخوابد یا اگر قرض چنین نخواہد مہواری جائز است  
یا نہ مفصلاً تحریر شود بینوا توجروا

جواب دادن نخواہد بواسطہ ہر گاہ کہ معاملہ قرض باز  
مشروط نباشد مضائقہ ندارد و مہو العالم

سوال ماقولکم مدت کم وقت عقد جب ولی عورت کا  
وکیل کرتا ہے تو وہ گواہ بھی مقرر کرتا ہے تو آیا ہوا  
شہادت کا ضرور ہے یا نہیں اور اگر ضرور نہیں  
اور گواہ مقرر کیے جاتے ہیں تو وہ تقریر ناجائز  
ہے یا جائز بینوا توجروا

جواب گواہ مقرر کرنا ضرور نہیں ہے اور  
اگر مقرر کرے تو کچھ مضائقہ بھی نہیں ہے و مہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم ہندہ نے انتقال کیا تھیں  
و تکفین ہندہ کی مال شوہر سے ہونا چاہیے تھی کہ  
شوہر ہندہ کا دوسرے شہر میں تھا اسوجہ سے  
تجہیز و تکفین اسکی یا پنے اپنے مال سے کی تو  
اس صورت میں باب ہندہ کا شوہر ہندہ سے  
و عوسے صرف تجہیز و تکفین مع اصراف دیگر چاہیے

منظاریہ شوہر سے ہو سکتا ہے اگر یہ بیت مہر ہو  
صرف نکاح ہو و مہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
کہ جو بوند یا نیکی آسمانی شب کو بدن یا کپڑی برکھلا دے  
اور نہیں معلوم کہ یہ بانی کیسا ہے گناہ ہوتا ہے  
کہ بول خفاش ہو پس یہ پاک ہے یا نجس اور اگر  
ارشاد ہو کہ حالت ابر میں کیا حکم ہے بینوا توجروا  
جواب اگر یقین بار نکاح ہو تو پاک ہے ورنہ نجس

تطیر احوط ہے و مہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم رسن یا مویج کی گھسٹ  
ہو جاوے تو آب کثیر میں فقط مجبوری دنیا کہ بانی تھائی تیر  
جلے کافی ہے یا ضرورت فشار کی ہے ارشاد باقر

جواب صورت مع قومہ میں ظاہر و وصولی اور

کثیر جمیع اجزائے رسن میں کافی ہے ضروری بی  
کی نہیں اور اگر فشار بھی ایک تیر کرے تو بہتر ہو و مہو العالم

سوال ماقولکم مدت کم بانی اولی کبیر تخت یا لکڑی  
کہ کافر نے بنایا ہو در حال تکلم کم بارش ہو  
یا نہ بارش ہوتی ہو پاک ہے یا نجس بینوا توجروا

جواب اگر اولی خواہ چھٹی سے آب باران منطوق

ہو حالت بارش میں تو پاک ہے و مہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم بعد انتقال زوجہ کا







برو وائش بدون انصاف قرآن صدق خبر تو اندر  
سوال ماقولکم دام ظلکم مومننی خواست کار  
عفیة نموه بود و والدین دختر ہم برے دانش  
راضی بودند اکنون مومن دیگر میخواهد که ان عفیة  
برے خود درخواست میکند جائز است یا نه  
جواب شیخ الطائفة بجمت آن قائل شده اند  
واظروا زیست علی الکرامت و مومنسلم

سوال ماقولکم دام ظلکم که زید دیکر و بجائی فوت  
یعنی مان دو باب ایک زوجہ اولی سے زید کی ایک لڑکی بالغہ  
کبہ رشتہ موجود زوجہ زید نے انتقال کیا تو اس صورت  
میں ولی لڑکی بالغہ کا برادر بے مات زید کا ہو سکتا ہے  
یا زوجہ ثانی ہوگی یا اگر سبب بالغہ ہونے لڑکی کے ضرورت  
ولی کی نہیں بنوا تو جبروا

جواب بالغہ رشیدہ اپنے فعل کی خود مختار ہے اور  
ولی کوئی نہیں ہے و مومنسلم  
سوال ماقولکم ظلکم زید کے دوز زوجہ تیس سو  
زید نے زوجہ اولی کی اولاد دھری اور زوجہ ثانی  
کو اولاد جوڑ کر انتقال کیا اور بعد انتقال زید کے  
زوجہ ثانیہ زید نے بھی انتقال کیا اب وارثان زوجہ  
ثانیہ اور اولاد دھری زید کی باقی ہیں اور مردوں

ایہ ہوتے یا نہ ہوتے دوسری زیدی کہ جو  
اولے سے تھی بنوا تو جبروا  
جواب صورت مرقومہ میں گھسٹو کہ زید  
سہم پر قسم ہو گا تین سہم مرد و زوجہ اولی میں  
دختر کو دیے جائیں گے اور چار سہم ورنہ شریعہ  
نانیہ کو ملین گے و مومنسلم  
سوال ماقولکم دام ظلکم زید نے ایک مکان  
عقب کر لیا اور وہیں ایک مسجد بھی ہے اس  
نماز اور مسجد میں جائز ہے یا نہیں بنوا تو جبروا  
جواب مسجد میں نماز ہو سکتی ہے و مومنسلم  
سوال ماقولکم پیشماز کیسے چھ نماز نہ پڑھیں  
ماخوذ اور عاصم ہے یا نہیں بنوا تو جبروا  
جواب نماز جماعت مستحب ہے واجب نہیں  
سوال ماقولکم ایک شخص کو اجازہ پشماز کیا  
وہ شخص بوزار رہے اور ہکو وقفت اور سکے  
سے نہیں اس صورت میں نماز اور سکے چھ جائز ہے  
جواب اگر اجازہ سے اسکو عدالت ثابت نہ ہو جائز  
نہود وغیرہ سے ثابت نہ وقترا کرے و مومنسلم  
سوال ماقولکم ظلکم مہود سے سود کھا  
ہے یا نہیں بنوا تو جبروا  
جواب جائز ہے و مومنسلم



از قیمت برائے من حج و زیارت کثافت در  
دو ارثان عورت مذکور یکہ خیر بطن خود و شوهر  
من موجود است و حالت موجود بودن و ارثان صحت  
بہر برکت جائد و ناقد خواهد شد یا بطلت و شکست حق و  
چہ قدر خواهد شد بنیوا توجروا

جواب در صورت وجوب حج اخراج اجرت  
اس از متر و کہ لازم است و موقوف بر اجازت ورنہ  
جود خواهد شد و همچنین حج و زیارت مستحب اگر بطلت  
و ادا نشود و الا موقوف بر اجازت ورنہ و بلوغ  
ہے انہا خواهد بود و ہوا العالم

سوال ما قولکم مظلکم زن ہیود و نصاریٰ متعہ  
بنیوا توجروا یا نہیں بنیوا توجروا

جواب احتیاب احوط ہے و ہوا العالم  
سوال ما قولکم مظلکم بعد نماز صبح کے اگر انہی فضا  
عمری ایک روز کی ہر روز ایک ہی وقت میں ادا  
کرے تو بہت بہتر ہے یا نہیں بنیوا توجروا

جواب بہتر ہے اور جتنی زیادتی کرنی زیادہ  
افضل ہے و ہوا العالم

سوال ما قولکم مظلکم اگر کوئی شخص کوئی خیریت کی  
کہا تا ہوا و اسکی محض اوس مقدار نشی سے را

جواب اگر وہ پیر مسند ہو تو لازم ہے کہ دلیل ہو  
یا کثیر و ہوا العالم  
جواب ما قولکم مظلکم زید کے ایک لڑکا احمد نامی  
ہے بعد زید نے ایک دوسری شادی کی اور  
زوجہ ثانیہ کے ساتھ ایک لڑکی بی بی ہے آیا  
مقد احمد بی بی کو رۃ بالا کا ساتھ دختر بی بی کو  
ہو سکتا ہے یا نہیں بنیوا توجروا

سوال ما قولکم مظلکم کہ ہنود نبات میا زید و  
خوردن ان چہ حکم است و سوائے این حلو و اطیاری  
مثل نبات میشود کہ نبات و کلاب است و عن  
و ران نیست آنہم مثل مصری خشک است کہ بایت  
آن بردگدان و دیگر خشک میشود در اکل آن  
چہ حکم است بنیوا توجروا

جواب مکش موکول بر علم نجاست و عدم  
و خوف طوبی آن یا آتش مطہر نیست و ہوا العالم

سوال ما قولکم دافع مظلکم زید  
شدیدہ ایسی مقام پر مقیم ہو کہ جان کل دو کا نذر  
اور اہل حنفہ ہنویوں و غلطیہ بھی مسلمان کا نہو

میں اس صورت میں زید مالکولات اور مشروبات  
و دہنیات وغیرہ معرفت آدم مسلمان کے طلب کے  
کہا سکتا ہے یا نہیں بنیوا توجروا

سوال ما قولکم مظلکم اگر کوئی شخص کوئی خیریت کی  
کہا تا ہوا و اسکی محض اوس مقدار نشی سے را

جواب ہو سکتا ہے و ہوا العالم

در صورت نجاست



سوال چہ پیغمبر مابین علماء دین مدرسین صوفیہ  
کہ مسجد کمنہ شدہ است اگر تعمیر نمیشود و بعضہ روزہ  
سال مسافر شود باز امید تعمیر نیست و این وقت میر  
آنست کہ انجام بخوبی شود آیا تعمیر آن انہدام کردہ  
جگہ سابق واجب است یا نہ بنیوا توجروا

جواب ہدم آن برائے تعمیر و ترسیم مضائقہ ندارد  
سوال ما قولکم دام ظلکم علی ابن ابیطالب علیہ السلام  
کو قاسم رزق جاننا اور بواسطہ خالق جاننا او مقفد  
اس امر کا ہونا کہ حضرت کے واسطے سے رزق مخلوقات کو  
ملتا ہے اور حضرت کی معرفت سے خلق ہوتا ہے جائز  
ہے یا نہیں اور اعتقاد رکھنے والا قاسمیت رزق اور بقیت  
جناب امیر علیہ السلام کا تو بالواسطہ کافر ہے یا نہیں بنیوا توجروا

جواب یہ عقیدہ غالبیوں کا ہے اہل حق کو اعتقاد  
اسکا نجایہ و ہو العالم

سوال ما قولکم ظلکم مقفد قاسمیت رزق کا  
ظاہر ہے یا نجس و سکر سناہ اکل و شرب جائز ہے یا نہیں بنیوا  
جواب اگر قول و سکا منجر شریک ہونا ہو گا تو کافر  
ہے اور محکوم تجاست ہے و ہو العالم

سوال بعض متجددین کہتے ہیں کہ بواسطہ جناب  
امیر علیہ السلام رزق اور خالق ہیں اور کتاب نبی علیہ السلام  
خطبہ شقیہ بین حضرت نے خود فرمایا ہے کہ انا خالق

الایم علیہ السلام ہے یا نہیں اور کتاب نبی علیہ السلام  
یکلمت حضرت کے کسی خطبہ میں ہیں یا نہیں اگر  
ہیں تو کیا مراد ہے معقل ارشاد ہو بنیوا توجروا

جواب پنج البداعت میں یہ محضین ہے اور زیادہ  
اس سے اعتقاد رکھنا کہ معصومین علیہ السلام علت  
غائیہ ایجاد عالم ہیں اور بظیف انکاء انواع نعمات زرق  
و غیرہ سے بندہ و لکھو ہو بخیر ہیں اور کچھ نہ جانیے و ہو العالم

سوال ما قولکم ظلکم غلہ کی تجارت کیسی ہے یا نہیں بنیوا  
جواب اگر کوئی امر خلاف شرع نہ تو مضائقہ نہیں بنیوا

سوال گندم اور شعیر کو حبس کرنا بخیال نفع کیا  
ایسے وقت میں کہ اناج کی کثرت ہو اور دوسرے  
کرنیوالے بیع کرتے ہوں اور خلق بزرنگی بسبب طنز  
کے نہ ہو جائز ہے یا نہیں بنیوا توجروا

جواب اس صورت میں جائز ہو گا بکبر است و ہو العالم  
سوال ما قولکم دام ظلکم حبس غلہ گندم اور شعیر کا

وقت میں کہ اناج کا ثور اموا و خلق کو غلہ ہو جائز  
ہے یا نہیں بنیوا توجروا

جواب مسئلہ احکام مختلف فیہ ہے احوط یہ ہے کہ اگر  
صورت اجتماع شرائط منع کے احتیاب اوس سے اگر  
جائز و ہو العالم

سوال کافر کی نجس شریک گریہ کے مصائب و ال



سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع  
میں ایسے سال میں کہ سہمی لبر حسین فوت ہوا اور  
ارث ایک زوجہ الاولاد اور ایک ہمیشہ زادہ  
سے جائیداد غیر منقولہ یعنی ارضی و باغات و مکانات  
اور کچھ ترکہ زمین ہے اس صورت میں یہ جائیداد  
جو کو ملیگی یا ہمیشہ زادہ بھی حصہ پاوے گا بنیاداً تو جوا  
اب اولاد اسے ہر زوجہ مال سے یکے  
بعد ایک سے بعد اسکا باقی سے ربع زوجہ کو غیر ارثینا  
بھائی بھائی بھائی کو ملیگا وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم سماۃ ربیب الاولاد فوت  
ہوئی اور مال بھی جوڑا اور شوہر اوسکا محتاج  
اس صورت میں مسارف تجیز و تکفین مال شوہر  
رقیہ کے جائز ہے یا نہیں اگر صرف تجیز و تکفین  
میں تو بآپ اور شوہر نہ ہونے متوفیہ کا کہ اب بھی دونوں

آپ اگر شوہر کا کفن دیتے پر نہ ہو اور مرد کو  
جائیداد سے بھی اوسکو اسقدر حاصل نہ ہو تو مال  
ارث سے تکفین اوسکی کچا و بولی اور حق شوہر  
کے کہ جو سے نصف ہے اور نصف باکپ متوفات کے  
کے اور شوہر مشغول اندر مہر نہیں ہے والا حصہ دے گا  
نصف نصف ہر بقاعدہ شرعیہ باب متوفات کا لکھنا ہے  
سوال ماقولکم دام ظلکم سماۃ ربیب الاولاد فوت

کے تقسیم کا حساب قرین بدستخط فرمادیجئے کہ احساب  
سے کل برجل کیا جاوے بنیاداً تو جوا  
جواب صورت مرقومہ میں بعد تقدم با تعجب ہمیشہ  
دونوں بی بیوں کو اور باقی اولاد کو لکھ کر مثل خط الاولاد  
ملیگا اور زوجہ غیر ذات الولد زمین سے عینا و قیمتہ  
اور آلات نیک سے عینا لایقہ محرم ہوگی وہو العالم  
سوال ماقولکم ظلکم کہ درخرو سنجاب سمور و قاقم  
ماز صحیح است یا نہ بنیاداً تو جوا  
جواب درخرو خالص و سنجاب تو ان گذار دہر  
در سمور و قاقم وہو العالم  
سوال ماقولکم ظلکم کہ زید در ریل محار نشین  
و وقت نماز شد و ریل میرود و نماز فوت میشود کچھ  
نور بخواند چہ اگر در ریل قیام و خود کو کوع بطور شرف  
نمیشود مفصل ارشاد شود بنیاداً تو جوا  
جواب بیشک ممکن شود بخواند و بار اعادہ ان  
و اگر ممکن شود یہ تبدیل را علی خط اوقات نماید وہو العالم  
سوال ماقولکم دام ظلکم سادات محتاج را اگر  
غیر از سادات از مال زکوٰۃ خود اعانت کند و  
جائز است یا نہ چہ اگر سادات بسیار بقیم الحال و  
مستند یا بطور بدہ کہ در سادی اولاد اعانت  
مال دے قضا و غنہ نماید غنی سادات مناسب خواهد



سوال ماقولکم مدظلکم زید عارضہ مسلسل البول دارد  
 و اجراء قطره بول اکثر میشود مگر در حالت نماز اصیلاً  
 بسیار بطوریکه ممکن است میکنند در حال قیام و قعود  
 رکوع و سجود هم قطره برآمد میشود و بنگ و بنه و اچ  
 نیز حیثیاً بجاے بول می خفتد مگر در آن حالت قطره بول  
 در اثناے نماز جاری میباشد صورت خاص این سئله  
 ارشاد فرمایند بنیواتوجروا۔

جواب حکم سائل بنابر مشهور آنست که برآ  
 هر نماز وضو بسیار و اگر در اثناے نماز قطره خارج  
 شود طهارت کند و نماز از جائیکه گذشته است شروع  
 نماید و تمام رساند بشرطیکه انحراف از قبله

کثیر لازم نیاید و الا کتفاً بجمیع کتب و هو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اسر  
 مسئلہ میں کہ سہ زید نے ساتہ مسماۃ منہدہ کے زنا  
 کیا ہے فیما بین اون دونوں کے افتراق ہو گیا او  
 باخود ہاکی و واسطہ نہ ہا اور مسماۃ مذکورہ نے ایک  
 شخص غیر کے ساتہ نکاح اپنا کر لیا اور یہ شخص ہر سر

بھی اوس کا مرگیا اب مسماۃ  
 منہدہ مذکورہ بوجہ زنا سے زید و اخل صائل  
 انباء کم بین ہو کر سہ خالد ند زانی بر حرام مٹوید

سوال ماقولکم مدظلکم زید نے باین عبارت  
 جو زوجه زید کی زندہ تھی اوس وفات  
 دوسرا نکاح کیے کیا پس وہ وصیت جو زید  
 تھی زوجه موجودہ کے حقین ہے نافذ ہوگا  
 یا نہیں یعنی اس عبارت سے کہ زید نے باین  
 نام زوجه کے حقین وصیت کی تھی بنیواتوجروا  
 جواب وارث شرعی کی وراثت کی وصیت جائز  
 ہے اگر زائد اوس کے حصے بحسب وصیت کی

ہو و هو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم کہ شخصہ در سرکار انگل  
 ملازم است معبدہ نرومان شخص نیز متول بمس  
 گرفتن دھوت و روپیہ از ان شخص پشمارا جانے  
 یا نہ بنیواتوجروا

جواب مضائقہ نیست و هو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم طبیب را بعض علما و  
 بیمار روپیہ گرفتن جائز است یا نہ بنیواتوجروا  
 جواب اگر علاج برا و واجب نباشد مضائقہ  
 نخواہد داشت و هو العالم

سوال ماقولکم مدظلکم در سجدہ کسی نماز کو  
 جائز است یا نہ بنیواتوجروا

جواب اگر علم نہ داشتہ باشد کہ نماز



عبارت عمری اگر اقامت را ترک کند جائز است یا نه بنویسند

جواب جائز است و هو العالم  
سوال شخصی مسلم از بنو دومان سود میگیرد و شخص مذکور  
مهور زراعت و تجارت نیز میکند و جائد از میرسد اگر  
باین شخص دعوت طعام یا رویه بقد و یا جامه  
توجه بگوید گرفتن و قبول کردن دعوت ازین کس  
صیغہ جائز است یا نه بنویسند

جواب ماقولکم دام ظلکم زن طوائف صحیح  
جائز است یا نه بنویسند

جواب جائز است مگر اگر است و هو العالم  
سوال ماقولکم دام ظلکم بدلی غله کی بغیر قبل  
اجازت فصل کے رویہ دید یا گیا ہے اور جو بیخ قرار  
ایا وہ لے لینا درست ہے یا نه بنویسند

جواب اگر بیع مسلم ہوئی ہے بغیر یقین بیع غیر  
علاوہ برائے شرط مسلم کے تو بیع صحیح و هو العالم  
سوال ماقولکم دام ظلکم حالت جنابت میں  
فصل جنابت بنوانا جائز ہے یا نه بنویسند

جواب جائز ہے و هو العالم  
سوال ماقولکم دام ظلکم زن حاملہ سے مباشرت  
داد درست ہے یا نه بنویسند

سوال بویک بیکدہا ت میں رہنا درست  
ہے یا نه بنویسند

جواب اگر مستلزم بتشبہ نہ ہو مفاد فقہ  
نہیں ہے و هو العالم

سوال غلبہ شہوت سے اگر مذہبی باہر آئے یا  
دست بازی کرے یا ہر آئے بدو چن کیے اور  
کپڑے کے نماز صحیح ہے یا نه بنویسند

جواب طاهر ہے و هو العالم  
سوال ماقولکم دام ظلکم تجارت غلہ کی کس قدر درست  
ہے یا نه بنویسند

جواب موافق احکام شرعیہ کی جائز ہے و هو العالم  
سوال سود لینا شرک سے درست ہے یا نه بنویسند

جواب درست ہے و هو العالم  
سوال ماقولکم دام ظلکم شخصی عمر چاہ سال است  
واز غنفوان جوانی مرض سوزاک دار و حال اہم از  
جہا پنج سال در عوارض مثل تپ لرزہ قبلہ ماند کہ  
ضعف عائد حال اوست بسبب سوزاک بجانب چپ  
زیر السینین ناسور ہم دار و بوقت خواب بحالت  
احتلام ہمہ اندو کہ در انزال می باشد حاصل میشود

منی مطلق خارج نمیکرد و بلکه برابر جہم اثری پیدا  
نمیشود پس در صورت غسل واجب گردید یا نه بنویسند



ہا اب اسے چاہی کہ سب کو اس پر درمجموع  
 یعنی والد ماجد و خرد کو جیسا کہ رواج ملک بہت  
 ہے اور سی طور سے استمراج لیکر ہر ہشیرہ زادہ حنفی  
 برادر مرحوم اپنے مطابق شرع شریف عقد کر دیا ہو  
 احوال یاد تازہ دینے و خرد مسطور طبق نفسانی حسب مش  
 جبر انکار کر کے یہ جانتے ہیں کہ اس عقد کو بطور  
 کراوے کو واسطیہ کہ اب تک وہ خرد اس کے قبضہ  
 اختیار میں ہے آیا ایسی صورت میں اقول باطل  
 ہو سکتا ہے یا نہیں مینو اتوجروا

**جواب** اگر وہ دختر اجازت دے چکی ہے تو اب  
 انکار اس کا مسموع نہ ہو گا وہو العالم

**سوال** ما قولکم دام طنگم کہ توبہ گناہوں سے قبل از  
 وقت ترجیح کس وقت میں کس وقت تک ہو سکتی ہے اور  
 زید معاصی کبیرہ و صغیرہ کا مرتکب اور اون پر حصرت  
 اور بکرمیت ہان کے بدل قدر کتنا ہے کہ وقت مرتکب  
 توبہ کر لوں گا پس اگر زید ایسی صورت میں موت سے  
 پہلے در حالیکہ وہ عقد توبہ رکھنا نالاب ہو جائے تو  
 توبہ اس کی صحیح ہے یا نہیں اور اگر نہیں ہے تو ایسا  
 مذکورہ کس حالت میں فوت ہوا اور بصورت صحت  
 ایسی توبہ حالت شرع میں بھی ہو سکتی  
 مراد خدا اور عبادت توبہ نہ ہو جس سے مراد نہ ہو

سے بھی توبہ برکت کو قبول ہے وہو العالم  
**سوال** ما قولکم مدظنکم کافر نے زندہ بھلی  
 نکالی اور بانیس نکلا کر مر گئی اور وہ کافر  
 کہتا ہے کہ بانیس میں نے زندہ نکالی  
 اور چند کفار بھی زندہ نکالنے کی گواہی دیتی ہیں  
 قول بقبر ان صحیح ہے اور نکالنے والا اور شا  
 اس سے واقف نہیں کہ اہل اسلام مردہ بھلی  
 نہیں نکالتے تو لینا اور کھانا ایسی بھلی کا جائز  
 یا نہیں اگر جائز نہیں تو کیا وجہ کیونکہ بھلی کو کفر  
 بانیس زندہ نکالتے ہیں بیوا توجروا

**جواب** گواہی کفار پر اعتماد نہیں ہو سکتا ہے

**سوال** ما قولکم مدظنکم جناب امیر علیہ السلام  
 و السلام قبہ موعرین کا فرین تشہیف لانا قبہ  
 یا نہیں اگر لائے ہیں تو کافر کو کیا فائدہ ہوا  
 اور مومن کو خواہ کامل الایمان ہو یا ناقص الایمان  
**سوال** یکیرین میں تعلیم و تدریس عقائد فرماتے ہیں  
**جواب** مومن کی قبر میں آنا جناب امیر علیہ السلام  
 کا بعض احادیث سے ثابت ہے اور کافر

قبر میں آنا کسی حدیث میں وارد نہیں ہوا  
**سوال** ما قولکم مدظنکم کافر نے تصویر حکو  
 م کی



کیا ہے ہن علماء دین اس مسئلہ میں بلا قدر  
 واجب پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور نیز  
 نوافل وغیرہ بلا قدر جائز ہے یا نہیں اور  
 کلمات سیکھنا ہے الا اب تک حصہ نماز  
 نیکانہ طاقت پڑھیں وہ محسوب ہوگی  
 اور اگر نہ محسوب ہوگی تو زیادہ کیا کرے اور  
 کہ کوتاہی سے قرأت کے نماز یہ مہ کو ترک کرے  
 کیا سیکھنا قرأت کے پس شروع کرے یا کیا موقوف  
 کرے بعد سیکھنا قرأت کے اعادہ انگلی نماز و نماز  
 و نماز بان متسلم اور حصول مشق کے کار یومیہ  
 میں پڑھا کرے اور اگر ممکن نہ ہو حقیقتہ  
 میں جائز ہے اور وسیلہ نماز کو یاد کرے اور  
 تالیف فیہ فیہ و ہو العالم

سوال کیا جانے ہن علماء دین اس مسئلہ  
 سوم و ہمارم میں زیچا اربعہ پڑھنے سے  
 صحیح ہو جائیگی یا نہیں بنیو الوجہ و  
 رب تین مرتبہ پڑھنا احوط ہے العالم

منیتہ کوئی کاغذ نہیں آتا جب آیا پڑھ دیا کہی نگہی  
 جواب کیا کہی فارسی مگر سوائے نمازت مکاری  
 کے کہ وفاد عام ہے اور کسی قسم کا کاغذ نہیں آتا یا  
 وغیرہ کہی کرنا پڑتا ہے یا فلم وغیرہ بنانا پڑتا ہے  
 سوائے اسکے کوئی کام نہیں محض پکار بھار بنیادی  
 اس صورت میں بدو کوری شئی گری کی جائز ہے یا  
 ناجائز بنیو الوجہ و

جواب غلط ہے۔ امضائے تین ہر و ہر عالم  
 سوال ما فیکم طے لکم کہ گوشت کو فقیر مسلمان  
 فروج کرتا ہے گزندہ و کشیک تھلے ہوے ہر بعد  
 دونوں نے اوس کو سفند کچھو یا بعد چورینے کے  
 وہ جانور مردہ یا اوس گوشت کو کھانا جائز ہے  
 یا نہیں اور مقام بوندیل کشند میں کشیک ہندو  
 صاف ہی کرتے ہن اور مروت بھی کرتے ہن بنیو الوجہ و  
 جواب جنک اکلم ہو مسلمان کے دیکھ لڑیکا اور  
 نہیں رکھا سکنا اور الزامات ہو جائے بعد طہارت  
 کھا سکنا ہے وہ العالم

سوال ما فیکم طے لکم نیت نماز میں ہو مہر  
 چاہے یا نجایسے اولاد میں بکھنا چاہے اور مار  
 وقت کی پڑھنا ہو نہیں ادا واجب قرآن اللہ  
 منیتہ



سوال ما تو لکم مد ظلمکم زید یا بلکہ میں جو میں  
 سے کا ہے مسلمان دھوبی کو دیا اور جس شخص کی معرفت  
 دیا اوس سے فمائش کر دیا کہ دھوبی سے کہدینا کہ یا بجا  
 جس سے خوب یکسر دیتے ہو اور دے اور پاک کرے  
 صرف اظہار نجاست سے بعد دھونے کے وہ یا بجا  
 سینکر زید نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں یا کچھ ضرورت  
 اظہار کی نہیں ہے دھوبی صابون لگا کر دھوتا  
 اور دھیتہ چھوڑتا ہے جب کبڑا مسلمان دھوبی  
 لاوے بلا تکلف جبکہ نماز پڑھ سکتا ہے مینو اتوجروا

جواب اگر وہ دھوبی آب کثیر میں دھوتا ہے  
 اور علام نجاست کا اوس سے کر دیا ہے تو وہ  
 کبڑا پاک ہے اور نماز اوس سے درست ہے

سوال ما تو لکم مد ظلمکم زید یا بلکہ میں جو میں  
 کوشش کرنا ساتھ دختر حلالہ کے جائز ہے یا مختار  
 جواب جائز ہے وہو العالم  
 سوال ما تو لکم مد ظلمکم زید یا بلکہ میں جو میں  
 نماز میں کوئی مثل تو نہیں ہے یعنی نماز زید  
 ہو جائیگی یا طہ نماز پڑھنے سے بطلان نماز ہے  
 سفید شاد دھوبی دھو کر دیا  
 جواب اگر قرأت ہو باقی انکار اور افعال

دو لوگ بھان بھان کھانا کھا رہے جو خیر حیات سے باقی  
 کی بکر کھانا دعوت وغیرہ میں زید کے بھان کھا  
 ہے یا نہیں بکر کو علم اس بات کا ہے کہ زید بخانا  
 جو خیر بھان پاتا ہے خریدتا ہے مینو اتوجروا  
 جواب جب تک بعینہ شبائے دعوت کے  
 ثابت نہ ہو کھا سکتا ہے وہو العالم

سوال ما تو لکم مد ظلمکم زید یا بلکہ میں جو میں  
 اور کل مسلمان واقف ہیں کہ ہندو حلوانی کے  
 کی شیرینی مجلس میں استعمال کرنا چاہیے بلکہ استعمال  
 ہی نہیں ہوتا اور بتانا وغیرہ اکثر مسلمان کہہ رہے  
 نہاسکتے ہیں اس صورت میں مجلس مسلم کے بھائی  
 کا حصہ بلا استفسار اوس کے کہ یہ خیر کھانے سے خریدی جائے  
 یا مکان میں تیار کی جائے یا نہیں مینو اتوجروا  
 جواب اگر احتمال مکان میں نہ ہو یا کسی اور کسی سے  
 لینے کا ہو تو کھا سکتا ہے والا احتیاط بہتر ہے

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
 زید کہ زمیندار تھا اوسکی دو زوجہ تھیں زوجہ اول کا  
 ایک لڑکا ایک دختر زوجہ ثانیہ سے چنانچہ بعد فضا کر کے  
 زید کے سپرد دختر باہم جگڑا ہے پس موافق  
 شریع کے اہلک زید میں ثلث حصہ دختر کو ملے یا ثلث تیار  
 سے زیادہ مینو اتوجروا



زید کے مرنے میں تو متروک اور سکا تین قسم  
سورہ دو قسم سورہ اور ایک قسم دختر کو ملے گا وہو العالم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

زید و ہندہ دختر زید کا مذہب سامیہ تھا عشرہ تھا  
بعد فوت زید ہندہ نے مذہب پناہ پور کر مذہب  
عیسائی اختیار کیا اور اب ترکہ زید میں وراثت ہو رہی  
ہے اس صورت مذکورہ ہندہ متوکہ مورت میرا

کے شرعاً کچھ حق و حصہ پاوے گی یا نہیں بنوا توجروا  
منا جواب کہ نہیں ہو چکا وہو العالم

سوال ماقولکم عنکلم ماہ مذہب میں کہ نماز  
عیسائی بعد سورہ فاتحہ کے ایک اور چوٹا سورہ پڑھا  
یہ کتاب ہے کیا ثرا سورہ پڑھنے کی مانعت ہے بنوا  
توجروا اس مانعت نہیں ہے جو سورہ چاہے پڑھے  
مگر عظام اور وہ سورہ جسکے پڑھنے سے دوش نہ آئے

تر خارج ہو جائے وہو العالم

سوال ماقولکم عنکلم ماہ کس پر اپنی زوجہ  
کو طلاق دے سکتا ہے اور طلاق کے دینے وقت گواہی  
دون اور گواہ کس قدر ہوں اور کیسی ہوں بنوا توجروا

وایب مرد کو جرم اور غیر جرم دونوں میں طلاق دینے کا  
اختیار ہے طلاق دے سکتا ہے اور طلاق غیر حضور و  
اور باقی شر الطہر کے نہیں ہو سکتا وہو العالم

چنانچہ اب زید عورت ممتوہ کی ہشیرہ جنتیہ و شرف  
کر سکتا ہے یا نہیں

جواب جبکہ دستہ میں نہ نہیں کر سکتا وہو العالم  
سوال ماقولکم عنکلم ایک عورت کا شوہر مر گیا اور وہ  
عورت حاملہ ہے حمل اسکے شوہر کا ہے اس صورت  
میں وہ عورت بعد وضع حمل کے یا حالت حمل میں  
کناج یا مستعہ کرے کچھ تعداد ماہ ہے یا نہیں بنوا توجروا

جواب بیوہ سے عقد بے انفسا  
عدہ نکڑا جائے اور اگر حاملہ ہو تو عدہ  
اوسکا بعد الاجلین یعنی مدت عدہ  
اور زمان وضع میں جو طولانی ہو وہی انفسا  
عدہ میں معتبر ہوگی وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور

مفتیان شرع متبنیائے زید نے ایک دختر شہر خوار  
ایک زوجہ منکوحہ کو جو بزرگ رفتال کیا بعدہ زید  
نہ سنوئی نکاح اور کیا ہے اور دختر مذکورہ کو اسکو

پاس ہے اب برادر زید متونے جاہتا ہے کہ  
ہتھی اپنی بیٹے دختر زید متونے کو اسکی مانگیز  
لے اور مادر دختر مذکورہ راضی نہیں ہے آیا اس



نوعی متعلق ہوگی۔ وہو العالم

سوال چه سیفہ دیند علمائے دین و  
مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ زینب  
عمر سیزده سال رسیده است و پدرش  
را کف ذوالی اُشان منظور نیست و مادرش  
میخواهد کہ عقد کند یا رضامندی کسی کار  
آمد است و عقد مذکورہ بچہ صورت  
خواهد شد بنیو اتوجروا

جواب بنیب اگر رشیدہ است عیس خواور  
اختیار است وہو العالم

سوال ماقولکم طفلیکہ بعد از چهار ماہ یا زائد  
ازان در شکم مادر پیچید و از دست اورا میتوان  
آورد پس اگر یارہ بارہ کردہ اورا پیون آرند  
آیا تنبیل و کفنین او حکوز کردہ شود بنیو اتوجروا  
جواب در مضورت جمیع اخراے اورا شل  
سوال ماقولکم دلم طفلم در کفن عطش بالبدن  
مستحب است یا نہ بنیو اتوجروا

جواب خوشبو کردن کفن غیر از کافور  
مکروه است و اتقد لعلم

سوال ماقولکم دلم طفلم در نماز میت ہم میاید  
کہ امام مشروط باشد یا درین نماز شرط

و مراعات ان خالی از احتیاط ماہم نیست وہو العالم  
سوال طفلی گلی کو نہ ہونے بلایا طہارت اور کسی مردان گلی  
کیونکہ ہو سکتی ہو اگر ہو سکتی ہے کو میو کرا و طہارت  
یا آب کثیر کو سطرین پر ہو سکتی ہے بنیو اتوجروا

جواب بطریق مذکور گلی کی آب کثیر میں جو طہا و اگر آب  
کثیر نہ ہو آب قلیل و مین و اگر حرکت دی یا بہر کو خالی کر  
سوال ماقولکم طفلم کہ اگر کوئی عورت کسی از

صالحہ کو خواہ شرارت نفس یا اغوالے والدین  
سی شتم زنا کرے اور نہ کام تحقیق ثبوت نہ ہو  
پس موافق شرع شریف کے اوس کا ذبیہ پر

سطر کا جرم باسزا ہو سکتی ہے یا نہیں  
جواب صورت مرقومہ میں اگر قذف شرعاً  
ثابت ہوگا اللہ وہ عورت کہ حسرتی اتہام کیا ہو  
مستحق حد قذف ہوگی وہو العالم

سوال ماقولکم طفلم کہ جو قوم سادات سے  
ایسویں کہ اکثر اولاد گناہ کبیرہ و صغیرہ سرزد  
ہونے میں تواؤ نکونہ اسے اعمال میں داخل  
جہنم ہوگا یا زمرہ سے اوٹ ہوگا یا کسٹ  
سے آیا جہنم میں شایب ہوگا یا زمرہ سے  
شل جہنم سے یا لیا بنیو اتوجروا

جواب بعض سوالات شرعیات بتوایم کہ



شرع متین اس مسئلہ میں کہ کتب و عہد میں جو کتب  
 دوائے نماز شب کے تحریر ہیں کہ رکعت دوم میں  
 اس مرتبہ سورہ توحید پڑھے یا مقام اوس کے  
 رکعت نہ تو ایک مرتبہ سورہ قل یا ایہا الکافرون  
 پڑھے اور وہ چار نمازین اور آٹھ رکعتین میں اگر  
 صبح کی طہر حجاب نمازین پڑھیں یا نہیں بغیر ادا  
 کیے تب قیل ہو کہ خواہ سورہ قل یا ایہا الکافرون  
 صبح ہو جائیگی یا نہیں اور نماز تو  
 مکمل ہے کہ بعد سورہ حمد کے سورہ قل  
 بعد از ابتناس اور سورہ قل ہو قند احدیت تین  
 مرتبہ خواہ ایک ایک مرتبہ اور بعد اسکے قنوت اور  
 بعد اسکے تسبیح استغفار اور بعد اسکے دعا جالیہ پڑھیں  
 مومنات زندہ مردہ کے عوض اسکے بعد سورہ  
 کے سورہ قل ہو قند احدیت سورہ پڑھ کے استغفار  
 رکعت اور اگر کے نماز کو تمام کرے نماز وتر  
 پڑھ جائیگی یا نہیں بنو التوجروا  
 اب پڑھ سکتا ہے وہو العالم  
 سوال ماقولکم دام ظلمکم یا سبانی و محافظت  
 شیعہ صلاہ و حرام یا دیگر اسباب کفار و غیرہ  
 پڑے راجح است یا حرام بنو التوجروا

احکام جو رو غیر سلام صلاہ است یا حرام بنو التوجروا  
 جواب اگر عمر کا داخل امانت فعل حرام باشند تو نہ ہوں  
 سوال اگر تجارت یا خرید و شیا از زر خرمن گرفتہ کنند  
 داد اے آن زر از خواہ نو کرنی یا جائز یا مستحب  
 تجارت ملن شیا جائز تھا بد شد بانه  
 جواب ظاہر اطلاق در تجارت در این صورت خواہ  
 بود لکن مشغول لذت و حقوق واجب لا و اخواہ باند  
 سوال ماقولکم دام ظلمکم چنانکہ عدلین بشرط شرعیہ  
 یا می شایر بق طلاق و شہادت کہ طرح پر تو چھو  
 جواب واسطے طلاق کے پنجہ کو لکھ بیجا اور  
 امر شہادت متعلق ہے حاکم شرع سے جیسا کہ محل ہوگا  
 ویسی شہادت وہ لے گا وہو العالم  
 سوال ماقولکم مد ظلمکم حد عقاب لواطہ نمود باند شہا  
 کہ موجب حرمت عقد راد و خواہ مرد و دختر مشغول  
 فاعل میشود از حدیث صحیح چنانکہ ثابت است و در  
 ملن یا شک فعل مذکور اگر کسی با چنین زنان عقد کند  
 عقد و موافقت صحیح است یا نہ در صورت عدم تحت حکم  
 اولاد حبس و در ترک ضرورت طلاق ہم بہت یا بنو  
 جواب لواطہ کبیرہ موقوف ہے اور صورت ثبوت میں  
 مان اور بجن اور بیٹی سوط کی ناطی پر حرام ہو جائی  
 ہے اور صورت شک میں اعتنا ابھو ہے اگر صورت



سوال ماقولکم دام طکم در امر شنبه الحریمت  
والعجب عمل مطابق استخوان کردیانه

جواب استعلام وجوب حرمت در موضوعه شنبه

سوال ماقولکم دام طکم که زید مورث اطفالوت

ہوا ایک زوجہ منکوحہ اور دو سپہر شکم زوجہ مذکور

و یک طوائف ممتوعہ و یکہ خرقہ یک سپہر شکم طوائف ممتوعہ

ندو روارث جوڑے کل جائداد منقولہ اور غیر منقولہ

یا تم تقسیم اس طرح کر دو ثلث ترکہ زید متونے پردہ

سپہر اور زوجہ منکوحہ قایلض ہوئی اور ایک ثلث

بر طوائف ممتوعہ اور دختر و سپہر منصرف ہوئے یعنی

ایک سپہر زوجہ منکوحہ لا ولد فوف ہوا بعدہ زوجہ

بھی فوت ہوئی ایک سپہر حی اونی و لون ثلث بر

قایلض ہوا چنانچہ اب تک اولاد سپہر مذکور قایلض

ہے اب طوائف مذکور اور سپہر اولاد فوت ہوا

اب صرف دختر طوائف ممتوعہ اور زوجہ سپہر فوت شدہ

اور ایک سپہر زوجہ منکوحہ سے یہ باقی رہے اور

جائداد منقولہ اور غیر منقولہ اس جوڑے اب متروکہ

کے سطر تقسیم ہو گا اور کس کس قدر کس کو

سپہر کا بیوا تو جوڑا

جواب صورت مرقومہ جو کچھ بچہ شرعیہ

سوال ماقولکم دام طکم - زید و زوجہ رکنہ

ایک شنبہ رہے دو مرتبے زیدہ شنبہ سے

وسالک دو سپہر زیدہ سے خالد ایک سپہر

ترکہ زید سے آٹھ مالک نے اور سالک نے

اور آٹھ مالک نے بالمناصفہ یا مالک سو

راہد اور عابد اور سالک برادر مالک خود متروکہ

اور خالد سے عبیدہ ایک دختر و سکو سانہ

کے عقد کر کے مرگیا اور عبیدہ نے حمیدہ ایک جوڑا

یا بالغہ انبی جوڑ کر فقہا کی اب حمیدہ بھی بعد و اعاصی

سالکی ناکتخت رافوت ہوئی زین پد حمیدہ سو

پس ترکہ حمیدہ پد حمیدہ یا نکایا سالک او نکایا

مالک کو ہو چکے گا بیوا تو جوڑا

جواب صورت مرقومہ بین متروکہ شرعیہ

کا والد حمیدہ کو ہو چکے گا لیکن حنفیہ خالد حضور

زیادہ اپنے سهم سے پایا ہے اگر وہ بوجہ نف

منتقل طرف خالد کے نہیں ہوا تو مطالبہ ادب

سالک اور ورثہ مالک کو حسب سهام اپنے کو حق

ہو چکے گا و ہوا العالم

سوال ماقولکم دام طکم زید کو غسل میں بہت کدو کا



بہارِ نبویؐ میں جس سے ضرورت ہوگی

برائے گناہ یا بخیر بنو اتوجروا

سے جواب اوپر غسل بخیر ہے وہو العالم

سوال ماقولکم دائم ظلمکم زمینے قسم دروغ کھانی

الکسٹل ولسراقتدیا بخت پاک یا ائمہ معصومین ع

سودا کلام مجید یا کعبہ یا مسجد یا امام باقر کے پسند

دو ہونکو کفارہ دنیا کس قدر لازم ہوگا اور کفارہ

سازن لیا دیا جائیگا بنو اتوجروا

والک جواب اگر عین غمخوش ہے تو کفارہ نہ ہوگا

برو الغاصی ہوگا وہو العالم

سوال ماقولکم دائم ظلمکم مہار مرزائے انتقال

او لکھا اور وزیر یکم ذخیر صلیبی اون مرحوم کی متحقق ہوئی

اور برادران اور خواہران علانی اون مرحوم کی

عرب نے اقرار تحریری افعی اپنے عدم استحقاق کا کیا ہے

الک صورت میں کسی قسم کا حقد کسی صورت سے

بہرہ منتقد خواہ جس برادر و خواہر موصوف کو پہنچا

ہو ہے یا بخیر اور اگر کچھ برادر علانی مدوح کو ملے

ہے کو حق تلفی تمہیں مذکورہ کی ہوگی یا بخیر بنو اتوجروا

جواب باوجود اولاد کے بھائی بہنوں کو کچھ

بہنوں کو کا وہو العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے

سجاف لکھنا مازین مسلمات یا بخیر مفضل

اور شہر و محار شاد ہو بنو اتوجروا

جواب جائز ہے وہو العالم

سوال کیا فرماتے علمائے دین اس مسئلہ

میں کہ شامہ علی ولد راد بر سید محمد اکبر

را اور زوجہ خود را گذشتہ فضا کردہ باشند

سوائے سید محمد را در ویک زوجہ مرحوم انزکہ

اشلی بدگیرے ہم خواہر سید یا نہ و اگر فقط ایشانرا

خواہر سید تا برادر چقدر خواہر سید و زوجہ

چقدر خواہر سید بنو اتوجروا

جواب در این صورت اگر وارثان اقرب یا مساوی

برادر نباشد ربع زوجہ غیر از مستثنیات و باقی

برادر خواہر سید وہو العالم

سوال صورت دوم کہ بعد سید محمد را در

خود امامی بیلم زوجہ برادر و شوکت خلف برادر ویک

زوجہ خود گذاشتہ شامہ علی لا ولد فوت شد

تا سوائے شوکت حسین برادر زادہ و زوجہ

خود بدگیران ہم خواہر سید یا نہ یعنی سوائے بنتان

ائمہ النقی ہمیشہ خالہ زاد را نیز خواہر سید یا نہ

و اگر برسد تا خالہ زاد را چقدر و برادر زاد را

چقدر و زوجہ را چقدر خواہر سید بالتفصیل



سوال ماقولکم مدظلمکم شیخ حسین مرحوم نے وفات  
پائی اور پانچ سپرد ایک زوجہ کو صاحب اولاد بنے  
بیٹو اور دختر اسی زوجہ کے بطن سے ہیں وارث  
جوڑا متروکہ متوفی کے سطر خیر قسم ہونا چاہیے اور  
زوجہ کو حق اور حصہ کس مقدار پر لیکامتروکہ متوفی  
میں زمین مزرعہ اور غیر مزرعہ اور سہاب اور  
مکانات سکونتی اور اثاث البیت اور کلام محبہ  
اور کتب دینی و دنیوی وغیرہ ہیں ان متروکان میں سے  
زوجہ کو کس کس خیر میں حصہ ملے گا بنیوا توجروا  
جواب صورت مرقومہ میں بعد نفدیم واجب  
نفدیمہ سن لایوں المہر تین زمین زوجہ کو  
اور باقی اولاد پر لنگر مثل خط الاوثین نفدیمہ ہوگا  
اور حرمان زوجہ ذات الولد میں زمین وغیرہ سے  
علامے اختلاف کیا ہے ظاہر ہے کہ محروم نہ ہوگی  
اونیامصالحہ بہتر ہے وہو العالم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
عین کہ سبب مذکور مامون زاد اور چچا زاد اور پھوپھو  
اور ایک رادر علانی کو جو چور کر مرگئی تو نہ کہ کسر  
کسر کو ملے گا بنیوا توجروا

جواب صورت مرقومہ میں تین سہانی کو  
ملے گا و اللہ اعلم

کون ہے اور کس کو کس کو نفیسم ہوگا بنیوا توجروا  
جواب صورت مرقومہ میں نصف شوہر کو  
نصف چچا زاد بھائی کو ملے گا اگر کوئی وارث  
اوست نہ ہو و اللہ اعلم  
سوال ماقولکم دامظلمکم ایک شخص غلام اپنا  
کر مر اور کوئی وارث اوست کا نہیں ہے اور  
سوسن محتاج وہاں پر موجود ہیں تو وہ مال کس  
مفسدا ارشاد ہو بنیوا توجروا

جواب وہ مال امام ہے و اللہ اعلم  
سوال ماقولکم مدظلمکم اگر زمین کافر کی ہے  
تو بلا اجازت اوست کی نماز وہاں پڑھ سکتا ہے یا  
اور اگر وہ کافر وہاں پر موجود نہیں ہے  
تو کیا کرے بنیوا توجروا

جواب اگر وہ کافر حربی ہے تو ظاہر احتیاط  
اجازت کی نہیں ہے وہو العالم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
شرع متین اس صورت میں کہ اذخالی  
بلا انزال میں غسل واجب ہوگا یا نہیں  
جواب غسل کرنا چاہیے وجہ  
یا احتیاط و اللہ اعلم



وال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
ایک مسلمان کا فرسوجا ہے اور بہر جا ہے  
مسلمان ہو کر دین اسلام قبول کرے تو آیا وہ مسلمان  
ہو جائیگا یا نہیں بنو التوحید

اب اگر مرد ملی ہے تو توبہ اور اس کی قبول ہو جائیگی  
مرد فطرت کی ظاہرین توبہ قبول نہوگی لیکن توبہ

سوال ماقولکم دایم لکم ایک شخص اولاد اور  
ازن ممنوعہ چھوڑ کر مر گیا آیا زن ممنوعہ بھی  
اوسکے حصہ کی پادگی یا نہ مرم رہی بنو التوحید  
ب اگر شعبہ میں شرط ثوریت نہیں ہو

تو نہ پادگی و ہوا العالم  
وال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ

ایک کثیر بلاد ہندوستان میں جا بجا عیشہ  
میں محقق دین ہندو مسلمان دلدل بنا کے  
اور بعد ختم عشرہ محرم وہ گھوڑا جو دلدل بنایا  
ہے سادات عظام کو مالک دلدل می ڈالتا ہے

اس کے جو گھوڑا بنام جناب سید الشہداء علیہ السلام  
وقف اور منسوب ہے اور سادات اولاد حضرت  
پس سادات مستحق پائے اس گھوڑے کے سبز  
و خضالت اور خدمت دلدل کی سادات سے متعلق  
ہو جائے یا دیگر اقدار خلاف ملت و مذہب سے

کے بنے صرف میں لانا چاہیے یا نہیں بنو التوحید  
جواب اگر وہ گھوڑا وقف کر دیا گیا ہے تو مالک ملک  
ملک سے خارج ہو جائیگا اوسکو تصرف مالکانہ  
نہ کرنا چاہیے اور اگر کسی کو دینا ہے تو ہر مہربان

کا ہو گا و ہوا العالم  
سوال ماقولکم دایم لکم ایک شخص ایک سو روپے اپنے

خواہ کے کسی سرکار میں جمع کیے اور کچھ اسباب  
نقد چھوڑ کر مر گیا اور وارثین مرم و مغفور کے  
ایک زوجہ اور ایک دختر اور ایک مان اور ایک لڑکا

کہ جسکے مان حیات میں اپنے باپ کے مگرئی اور ایک  
پسر از بطن حرم کہ جو زوجہ زید کے میکہ سے ہمراہ ہنر  
کے آئی تھی اور بلا اجازت زوجہ کے اوس سے صحبت  
داری کی وہ حرم اور ایک بھالی حقیقی اور ایک بھن

موجود میں اب ان اشخاص میں کون کون کس قدر  
اس جائداد میں حصہ پائیں گے بنو التوحید  
جواب صوت مرقومہ سدس مان کو اور ثمن زجرہ  
کو ملے گا اور باقی سے ایک حصہ بیٹی کو اور ایک سہم

حرم کو ملے گا اگر احوال ولادت اوسکا بطنی  
شہ ہے اور اگر زنا زادگی پہنچ نہی ثابت ہو جاوے  
تو بھر مرم ہو گا و ہوا العالم  
سوال ماقولکم دایم لکم اگر ایک کسی کسی زیاد



لیکن حصول ثواب این نماز خاص مخصوص بطریق خاص  
است کہ منقول شد و ہوا عالم

سوال ماقولکم دام ظلکم عورت نکاح کس حالت میں  
بلا طلاق کے باہر ہو سکتی ہے — بنوا توجروا

جواب اگر کوئی سبب اسباب فسخ سے پایا جاوے  
مثلاً عیوب مجوزہ فسخ اور تدلیس کے فسخ عقد ہو سکتا ہے  
اور اس طرح بیع عقد فضولی وغیرہ کے وہو عالم

سوال ماقولکم دام ظلکم اگر عورت فاحشہ کسی کے  
عہدہ میں نہو اور اس مہر میں زنا بھی کیا ہو تو  
نکاح اور متعہ میں اس کو لا سکتے ہیں دیگر گذارش  
یہ ہے کہ مفعول کے کیا ہیں اور عہدہ کسے  
کہتے ہیں بنوا توجروا

جواب اگر اس مہر میں زنا نہیں کیا ہے تو نکاح  
اور متعہ اس سے علی الاکرام جائز ہے اور عہدہ

نام اس مدت کا ہے کہ جس میں نکاح شریعت عورت کو  
نکاح ثانی سے بعد مفارقت شوہر کے باہر رہنا جائز ہے

سوال ماقولکم دام ظلکم نہ بایہ شتر اور عہدہ کہ  
ایک قسم کی لکڑی ہے کہ معجون مغیرہ میں بڑے ہی

اور پوست تخم مرغ آیان تینوں چیزوں کا کھانا جائز ہے یا لا  
جواب جائز ہے اگر کوئی جہت ضرر کی ہو وہو عالم

سوال اگر افطار نہ ہو تو روزہ صائم کو کھانا جائز ہے یا لا

مال منقولہ اور غیر منقولہ یعنی اراضی وغیرہ  
کچھ حق و حصہ زوج کا ہے یا نہیں اور اگر ہے  
کس قدر اور اگر وراثت میں پوری زوجہ و عورت  
وجہیزہ و سکی کا اور سکی زوج سے کریں تو شہر  
ہے یا نہیں بنوا توجروا

جواب صورت مرقومہ میں نصف زوجہ  
اور نصف اور ورثہ شرعیہ کو ہو چکیا مگر حصہ

شوہر کا بمقتادہ شرعی نصف مہر میں اور وہ  
کر سکتے ہیں وہو عالم

سوال کیا زمانے میں علماء دین  
مفتیان شرع تین اس مسئلہ میں کہ سبب

خجرات ہنود بوجہ تعدد رنگ جناب و سہ حکم  
ہے مگر ناز وال رنگ موجب است باقی رہی یا

موسے شمس وغیرہ اب قلیل یا اکثر میں موجب  
نماز کے ہوگا یا نہیں اور یوں رنگ خدا و عہدہ

و یامین تا باقی رہے رنگ کے خوب سے مثل  
ساختہ شرت کین کے تطہیر طہاری واسطہ

کے درست ہوگی یا نہیں بنوا توجروا  
جواب اگر اجنبی کے بالغہ وصول

سے جلد پر بات نہوں تو ظاہر اطمینان  
سوال



سوال کیا کہ مائے ہین علماء دین اور  
مفتیان شریع متبیین اس مسئلہ میں کہ زید  
جائداد غیر منقولہ اور ایک زوجہ اور دو بیٹی اور ایک  
بیٹی جو بزرگرم کر گیا بعد چند عرصہ کے زید کی زوجہ  
نے بختی بھال کیا ایک دختر اور پسر زید کے ہر  
نفسیم جائداد غیر منقولہ کیونکر ہونا چاہیے بنیوا توجروا  
جواب صورت مرقومہ میں متروکہ زید اور زوجہ  
زید پانچ سہم پر منقسم ہو گا و دوسرے سہم ہر ایک  
بیٹی کو اور ایک سہم بیٹی کو ملے گا ہوا عالم

سوال ما قولکم دام ظلکم زید میگوید کہ عطیہ ظلم گرفتار  
جائز است و صورتیکہ غضب آن یقینی نباشد عمر  
میگوید کہ اگر چه غضب آن ثابت باشد گرفتن آن جائز است  
اگر چه این امر حاجت استفسار نیست و عدم حوازان آن  
است نزد عقل لکن برائے تشفی عن نوشتہ شد بنوا

جواب ایہ حکام برو قسم میباشد خراجہ غیر خراج  
خرجیہ آنست کہ از احکام مایم خراج و زکوٰۃ رعایا میگیرند  
و غیر خراجیہ غیر آن حکم اول آنست کہ ہر گاہ حاکم چندین  
مال را یکسو بد تواند گرفت اگر چه بالکشف معلوم نباشد  
و در عین ایضا خراجیہ شرط است کہ بعینہ حش معلوم نباشد  
و بعضی این را در ہر قسم اعتبار کرده اند و ہوا عالم

سوال ما قولکم دام ظلکم اس مسئلہ میں کہ زید

دو ماہ کے زید مذکور زوجہ کسی حلیہ کے باہر چلا گیا  
خارج بر سر تک کچھ اور سکی خبر حیات و ممات کی مخلو  
نہیں ہوئی من بعد دریافت حال عمر مذکور کے  
کہ زید ہے زید نے ایک خطا و سکو با منضمون  
لکھا کہ زوجہ تیرے خد بلوغ کو پہنچی ہے خبر گیری  
نان و نفقہ کے واجب ہے در جواب اوسکے عمر نے  
لکھ بھیجا کہ منو اپنا دوسرا عقد بیان پڑھالیا اور اور  
سے اولاد بھی ہوئی ہے مجھ کو اب اوس سے کوئی دھم  
نہیں رہا تم کو اختیار ہے خواہ اوس کا دوسرا حکام  
کرو یا کر و مجھ کی طر کا مطلب اور عرض نہیں اور  
منو کا خیال یہ زید نے تین خطبے در پے پہلے ہی  
مضمون کے مکر و سنو وہی جواب بھیجا اب زید کو اختیار  
ہے کہ عقد اپنی لڑکی کا دوسرے شخص سے کرے  
یا نہ کرے بنیوا توجروا

جواب بلا وقوع طلاق عفت دنا کے صحیح  
منو کا و ہوا عالم

سوال ما قولکم دام ظلکم در رسالہ زینہ النہا  
فارسیہ کہ مشہور شیخ زین العابدین مازندرانی  
حال محقق ذکر بلا نوشتہ است کہ امام اگر در زمان  
جمعیہ بلا نیت امامت نماز کند بہ نیت صرف جمعہ بقبلہ

ثواب نماز جماعت میتوان یافت بنیوا توجروا



نکند و ہو العالم

سوال ماقولکم دامت لکم زید نے ماد علانی  
زینب سے برسم حکایت بیان کیا کہ میں جاہتا  
ہوں کہ عقد سماء زینب کا ساتھ بکر کے ٹھہراؤ  
اور اس مجلس میں مقما زینب بھی کہ جو بالغہ  
رشدہ ہے موجود تھی الا زینب سے نہ پوچھا  
اور نہ زینب نے اقرار کیا نہ انکار کیا اور زینب  
دو برس سے یہ تجویز اپنے باپ کے مسمیٰ خالد سے  
منسوب ہے بعد از ان حسب بیان زید کے ایک  
اور حسب بیان بکر آٹھ دن کے بعد زید نے زینب  
کی غیبت میں بلا ایجاب و قبول شرعیہ عقد زینب  
کا بکر کے ساتھ فضولی واقع کیا اور فوراً ایک خط  
بنام مادر علانی زینب کے بمضمون لکھ بھیجا  
کہ میں عقد زینب کا بکر کے ساتھ فضولی پڑھا  
دیا اور خط مذکور بعد وقوع عقد سواہر کے بعد  
پاس مادر علانی زینب کے پہنچا خباثت جماعت  
مضمون خطا و سیئہ وقت زینب نے انکار کیا  
پس یہ انکار اور نارضا مندی زینب کی واسطے  
فسخ عقد کے کافی ہے یا یحنین اور عقد زینب  
کا ساتھ خالد کے کہ جسے تجویز اپنے باپ کے منسوب  
ہے ساتھ ایجاب قبول شرعیہ پڑھا ہو گا یا یحنین

کیا ہے تو وہ عقد فسخ ہو جائیگا و الله اعلم  
سوال ماقولکم دامت لکم زید نے ماد علانی  
اور رشدہ دونوں کے واسطے پڑھنا جائز ہو گا  
یا صرف نابالغہ کے واسطے بنیوا تو حردا  
جواب تخصیص عقد فضولی کی نابالغہ کے واسطے  
نہیں ہے بلکہ بالغہ و رشدہ کا بھی فضولی سکتا  
ہے و ہو العالم

سوال ماقولکم دامت لکم زید نے ہند  
تذکرہ کیا کہ تمہارا عقد بکر کے ساتھ پڑھا دین ہند  
نے نہ اقرار کیا نہ انکار کیا تو ایسی حالت میں  
عقد فضولی پڑھا جائیگا یا غیر فضولی اگر فضولی  
پڑھا جاوے تو جائز ہو گا یا یحنین بنیوا تو حردا  
جواب اگر فضولی پڑھا جاوے جب بھی صحیح  
ہو گا اور اگر قرائن سے ثابت ہو جائے کہ سگ  
سبب رضا مندی کے ہے تو عقد لازم بھی  
پڑھ سکتا ہے لیکن سکوت عنہر باکرہ میں  
کافی غم ہو گا و ہو العالم

سوال ماقولکم دامت لکم زید نے ماد علانی  
حقیقی کا ولی ہو سکتا ہے یا یحنین باوجود کہ  
بالغہ و رشدہ ہو شرعاً ارشاد فرمائیے بنیوا  
جواب یحنین ہو سکتا و ہو العالم



سوال کیا کر کے علماء دین مدین مسئلہ  
 ایک حامدہ نے اپنے کے کنبہ کو کہ جو زرخیز جامدہ  
 کی تین سہ ماہ ساجدہ کو واسطے تعلیم اور تربیت کو  
 امانت سپرد کیں تھیں اور ایک محصور اور ساجدہ کا تھا  
 ادنیٰ کجالت امانت مذکورہ اور بدون اجازت  
 جامدہ اور بغیر نکاح و منہ کے اوپر سے ایک کنبہ سہ ماہ  
 ہندہ کو اپنے تصرف میں لایا اور ایک دلائم  
 مذکور سے پیدا ہوئے اور وہ فوت ہو گئی اور محصور  
 اپنی زوجہ منکوحہ سے کہ ساجدہ کو اب میں بجا  
 اور ہمیشہ کے جاننا ہوں اور جس مکان میں ساجدہ  
 رہتی تھی اوپر میں خیمہ مرد و غیر غریب وغیرہ رہتے تھے  
 بہ کنبہ مذکورہ سے بعد عرصہ تین سال کے کئی اولاد  
 پیدا ہوئیں نسبت اولاد کے یہ بیان ہے کہ یہ اولاد  
 محمودی پیدا ہوئیں میں بالفرض اگر محمود پیدا  
 ہی ہوئی ہوں اور کنبہ نکاح یا عقد ہی نہ ہو  
 تو ایسی اولادین بعد وفات محمود کے ترکہ میں کاٹا  
 جائیگی مستحق ہیں یا نہیں بیوا تو جروا  
 جواب اگر ثابت ہو جائے کہ وہ کنبہ شرعی جامدہ  
 کی تھی اور محمود نے عالمًا جامدہ اب دون اجازت  
 جامدہ کے معاریت کی تو جو اولاد اس سے پیدا  
 ہوئی ہے وارث شرعی و سکی نہوگی و ہوا عالم

موجود تھا کسی لکھی کا عقد نکاح ہوا چونکہ شہیدہ  
 نہ ہو سکا اس لئے میں مشکوک تھا اس حثیت  
 سے وکیل نے بعد ایقاع منع عقد بطور وکیل از  
 جانب منکوحہ احتیاطاً صیغہ تفویض ہی پڑھ لیا تھا  
 اب جو اس لکھی کو جاتا تو اس عقد کو جائز نہیں کہتی  
 اس صورت میں کیا کرنا چاہیے اور اگر بلوغ اور  
 رشد دونوں مشکوک ہوں تو اس صورت میں  
 کیا حکم شرع شریف ہوگا عام فہم از روئے شرع  
 ارشاد ہو بیوا تو جروا

جواب متخاصمین کو رجوع حاکم شرع سے جائز  
 سوال ماقولکم دایم تلکم کہ بکر مذہب اشاعتی  
 رکتابے اور نہیں مذہب سنت جماعت رکعتی ہو  
 میں صورت میں از روئے شرع شریف و کس لفظ  
 میں عقد ہونا چاہیے بیوا تو جروا

جواب احوط یہ ہے کہ صیغہ موافق صیغہ اشاعتی ہو  
 پڑھا جاوے اور اگر عورت راضی نہ تو وہ و لو طر پر پڑھا  
 جائیے و ہوا عالم

سوال ماقولکم دایم تلکم کہ اگر مذہب رت امام  
 و مذہب وراثت سنت جماعت باشد انجمن حجت  
 مانع ارث خواهد شد یا نہ بیوا تو جروا

جواب نخواہند و ہوا عالم



خواند پشتم و هم بعض از جوهران یافت که مانع وصول است  
مغضوب وقت وضو پس در ریضورت اعاده نماز لازم است  
یا نه بنیوا توجروا

جواب اگر علم نباشد که وقت وضو حاجی مثل چشم  
وضو نماز لازم نخواهد شد

سوال ما فو لکم دام طکم در نماز های یومیه و اجزیه  
و مندوبه با قضا بر سلام اخیر یعنی سلام علیکم و تحمید  
و بركاته فقط کافی است یا نه بنیوا توجروا

جواب کافیست و هو العالم

سوال ما فو لکم دام طکم بجای دعائی قنوت مختصا  
بر اللهم صل علی محمد و آل محمد کافیست یا نه بنیوا توجروا

جواب کافیست و هو العالم

سوال ما فو لکم دام طکم صدق کعب کلام  
مقام است پس رسیج با دست تا کجا کشیده شود  
بالتفصیل ارشاد شود بنیوا توجروا

جواب کعب بنابر مشهور عبارت است از قبیه قدم  
که در وسعت پا است و بعضی مفصل ساق و سبب قدم

از گفته اند و مسح با تا انجا بمابین القولین حوط است

سوال اگر زمین زیر شیب باشد یا بنظر قی که مقام  
سجده بلند و بالا باشد یا بالعکس در ریضورت نماز  
مسح خواهد بود یا نه بنیوا توجروا

سوال ما فو لکم دام طکم اگر اندرون عیلم بنیوا  
محسن شود طهارتش در صورت نبودن آب کثیر تر  
است بقوله اذن یا نه بنیوا توجروا

جواب آب در آن ریختن خالی نمائید نظایر  
طاهر خواهد شد و هو العالم

سوال ما فو لکم دام طکم که سماء هدایت انسان  
فضا کی آوردن مسجود زمینداری موضع اشهر  
موقوفه بر سر مسجد و امام بارگاه و غیره

کسی قد جاندا مثل حویلیات و غیره غیر موقوفه  
اور مبلغ آن سور و پیه فرض چو بر آید و غیره

ذمکی متوفیه او در صرف میت اس جاندا و موقوفه  
سے متولیان خرج کر سکتو ہیں یا نہیں بنیوا توجروا

جواب نہیں کر سکتے و هو العالم

سوال ما فو لکم دام طکم بموجب کتاب شد بنیوا  
امامیه ترک واجب سو تبلی بجا کا سو تبلی میں کرل معص

بہو بخالت یا نہیں بنیوا توجروا

جواب اگر کوئی وارث اقرب نہ ہو تو یا سکتا سوال

سوال ما فو لکم دام طکم اگر کوئی مرد یا زن بیست  
امامیه کل جاندا دانیے باعث ہونے لاولاد است کو

نہ رہنے وارث حقیقیہ و سطحی خرج مسجد و امام واجب ہو  
و وارد و صادر غریب و فقر و فق کرے تو بعد تقابل و



سن بخار ملتا ہے یا نہیں بنیوا توجروا

بکثیر جواب شئی موسیقی بہہ درست نہیں ہے ہوا  
سوال ماقولکم دام ظلمکم یہ کہنا شخص بد

نظام جائداً دو وقت کو بلا قبضہ شرعاً درست ہے یا نہیں  
جواب اسکا جواب مسئلہ اول سے ظاہر ہے

تساؤل ماقولکم دام ظلمکم زید نے ہندہ  
مع امہا کے ساتھ سے زنا کیا اور پانچ چہرہ رزہ کا اوس

سکاح کیا تو صحیح ہوگا یا نہیں بنیوا توجروا

جواب اگر اور کسی عقد میں انتہی بوقت زنا کی  
تو نکاح اوس سے صحیح ہوگا و ہوا عالم

سوال ماقولکم دام ظلمکم کہ قول امام کو بھی حدیث  
بنیوا توجروا جائز ہے یا فقط قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حد

منا جائز ہے بنیوا توجروا

سوال حدیث قول نبی کو کہتے ہیں اور خبر حکایت  
س کل معصوم کو کہتے ہیں اور کبھی اطلاق خبر

عام ہوتا ہے اور قول امام کو حدیث کہنی میں کچھ فرق  
سوال ماقولکم دام ظلمکم کہ زید کا قرضہ ذمہ عمر و بکر

سوال یہ تھا بعد انتقال زید کے عمر و بکر کو کل زر قرضہ ایک  
کہ ادا نہ کرے دنیا کافی ہے یا اہل ورثہ کو دنیا

م واجب ہوگا اور صورت دیدہ ہے وراثت  
مال دارث کے ذمہ دار و بکر ہونگے باوہ وراثت

برائت ذمہ اور ورثہ کے حقوق سے منہ کی ہوا عالم  
سوال ماقولکم دام ظلمکم کہ سید فیض بخش نے  
قضا کی اور جائداً کہنہ کہ از قسم اثاث البیت وغیرہ

وجائداً وغیرہ منقولہ قبیل اراضیات و مکانات و باغات  
وغیرہ کے منروکہ اور تین زوجہ اور ایک خواہر منی

اور دو برادر زادہ اور سہ بہر اور ایک دختر خواہر  
ثانیہ متوفیہ وراثتہ چور سے اس صورت میں منروکہ

سید فیض بخش کس کس قدر اور کس کس کو ہوگا  
اور کون کون ورثہ مذکور میں سے محروم ہونگے

جواب صورت مرقومہ میں تعین یا بقیہ  
ایک بیع علی ایہ وراج کو اور باقی بہن کو ملے گا و ہوا عالم

سوال کہ زید نے اپنی جائداد واسطے مصفا  
مسجد معمرہ اپنی کے وقف کر کے اوسکا منولی

خانہ جائداد موقوفہ کو فروخت کر کے زینن اوسکے  
میں جائداد مسلم زمین لائی اور محاصل مرہونہ کو

ربا و سود سمجھ کر صرف مسجد میں لایا یا اور اپنے نفقہ  
میں کیا اور بعض اوسکے آمدنی کے اپنی خاص جائداد

صرف مسجد میں لایا تو اس صورت میں فرش وغیرہ  
مسجد کا کہ میادہ محاصل مرہونہ کے آمدنی جائداد

اپنی زمین سے صرف کیا ہے مہلج ہے یا نہیں اور  
نماز کے مصلیان درست ہوتے ہیں یا نہیں بنیوا



**سوال** ماقولکم دام ظلکم کہ سماۃ ہدایت لہنائے  
 انبی اکثر جاہل و زرعی برائے مصارف مسجد امام  
 باثرہ و فائزہ سالانہ اپنے اور مورتان اپنے اور  
 ترہیم مقابر اپنے کے وقف کر کے قطع مایک اپنا  
 کیا اور سید افضل حسین اور سید اجل حسین اور  
 سید صابر حسین کو متولیان مقرر کیا اور لکھ دیا  
 کہ خلاف مصارف مذکورہ کے نہ کریں کہ در صورت  
 کسی خراجات مذکورہ اور وقوع خجانت کے وہ  
 مواخذہ عقیقی اور حاکم وقت کے ہونگے پس از تحریر  
 وقف نامہ قدرے فرضہ لیکر فوت ہو گئی اور ایک لکھ  
 عینیہ وارث اور قدرے جاہل و غیر مروتہ سوے  
 موقوفہ کے چوڑے کہ زرخمن اور سکا اداسے  
 فرضہ کو کفنی نہیں ہو سکتا اور انجالت صرف میت  
 اور سکا سوے تعمیر و تکفین و تدفین کے مثل خرج  
 اجتماع برادری و طمان ایام دہم و حلیم و ششماہ  
 و نہ ماہی و برسی کہ مروج الزمان ہے زرخمن غیر موقوفہ  
 مذکورہ سے لکھا جاوے اور متولیان مذکور ان آئے  
 جاہل و موقوفہ سے کریں اور کمی اخراجات بیحدہ  
 کی بھی ہووے تو عند شرع متولیان مواخذہ  
 آخرت و حاکم وقت سے بری ہونگے یا نہیں اور  
 یہ عمل متولیان کا داخل خیانت ہوگا یا نہیں جو  
 حاکم وقت

و بیعت جس قدر دوس سے ہو گا وہ جاہل و موقوفہ سے  
 اور مصارف حبیطرح واقفہ سے ہونگے ہون  
 اور سکے عمل کیا جائیگا وہو العالم  
**سوال** ماقولکم دام ظلکم کہ شخص بالغ یا بالغ  
 اگر جانور زچ کرے تو جائز ہے یا نہیں انکسالت  
 حد بلوغ کیا ہیں بنیو اتوجروا  
**جواب** اگر طفل منیر ہو تو زچ کر سکتا ہے نیز اور  
 اسطرح جنب بھی وہو العالم  
**سوال** اگر شہداء و شہدائے مسیح کا رتبہ دیا  
 تو پڑھنا اور سب سے بڑا رتبہ ہے یا نہیں انکسالت  
 ترہیم ہو بنیو اتوجروا  
**جواب** جائز ہے وہو العالم  
**سوال** ماقولکم دام ظلکم جانور کو ہاتھ میں لے کر  
 دیکھ کر نامش بشر و فاختہ وغیرہ کے ہو در سنا فحش  
 یا نہیں بنیو اتوجروا  
**جواب** درست ہے وہو العالم  
**سوال** ماقولکم دام ظلکم کہیلنا دس گداور  
 وغیرہ کا بلا شرط بازی کے جائز ہے یا نہیں انکسالت  
**جواب** نہیں جائز ہے وہو العالم  
**سوال** ماقولکم دام ظلکم نو سادر پاک  
 حوائج شہد استعمال طاهر ہوگا وہو العالم



سوال کیا کہ ماں کے ہمین علم کے دین اور  
 وراثت میں شریعت میں اس مسئلہ میں کہ زمین پر ایک  
 بیوی خالی اور دو لڑکیاں سماء زمین بندہ چو  
 انتقال کیا جملہ متروکہ زید پر خالق باطن متصرف ہوا  
 بن لکھت حالت سماء احمدی نے جائداد مقبوضہ پوری  
 پرستو قبضہ داخل اپنا رکھا سماء زمین بندہ  
 سماء کے لڑکے ورنہ کے کچھ نہیں یا با عرصہ چند سال کا ہوا  
 ہے کہ سماء احمدی نے اس جائداد کو قبضہ اپنے شوہر  
 کے لڑکے کی وفات پائی شوہر متوفیہ بھی تاحیات اپنے  
 زمین کا باطن متصرف رہا حال شوہر احمدی نے ہی انتقال  
 کیا اور احمدی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی ہے پس  
 ماں برادر زادگان حقیقی شوہر احمدی اور غیر لڑکے  
 میں سے لڑکے اپنی بیوی بندہ بابت جائداد مذکورہ کے متعلق  
 سنا ہے اس صورت میں برادر زادگان حقیقی شوہر  
 احمدی کو کیا حصہ پہنچے گا اور برادر بھوپھی زاد  
 احمدی یعنی عمر کو اوپر کو کس قدر ملے گا بنیاد جو  
 جواب صورت مفروضہ میں بعد تقدیم ہائیکہ  
 متروکہ زید آٹھ سو بیس ہوا تین تین سو سو  
 برادر و پوتوں کو دو سو بیس کے ملین گے اور دو سو  
 احمدی کے شوہر کو ملین گے اور اگر شوہر متوفی اللہ  
 نصف ہر دو حصہ اسکا اگر زائد نصف ہر سے

کہ زوجه زید اولاد کو ترکہ شوہر سے دریا  
 جائداد قسم زمین و زمیندار سے کچھ نہ پہنچا  
 یا نہیں اور اگر پہنچا ہے تو کس قدر پہنچا ہے اور اگر  
 دگر وراثت شوہر زوجه کو ہر دو سو سو زمین یعنی جائداد  
 غیر منقولہ سے کچھ نہیں تو مشغول لڑکے زمین گے  
 یا نہیں بنیاد جو  
 جواب اولاد اسے ہر زوجه کا جائداد  
 منقولہ اور غیر منقولہ سے کرنا چاہیے بعد اس کے  
 جو کچھ اس سے بچے ربع زوجه کو اور باقی اور وراثت  
 شرعیہ کو ملے گا اور زوجه ذات الولد نابشرہ کے  
 زمین وغیرہ سے محروم نہ ہوگی وہ ہر عالم  
 سوال تو کہ ہم نہ لکھ سکتے ہیں علی کے تین  
 وارث جو بڑے انتقال کیا مسمی رحمہ اور سیمین  
 و فضیلت نور محمد سے دو اولادین ہوئیں ایک بیٹا  
 اور ایک بیٹی و نول اولاد مرے اور بعد بھوپھی کے اوپر  
 شوہر نے کل جائداد زوجه وراثت فضیلت اور بخت  
 کیا اب کہ اوپر شوہر نے انتقال کیا وراثت شوہر  
 جائداد کا دعویٰ کرتے ہیں اس صورت میں مستحق ہر بیٹے  
 جواب نصف متروکہ و جب سے شوہر کو ملے گا اگر مشغول اللہ  
 مہر ہر دو حصہ اسکا بمقامہ شرعی اور وراثتین ہر  
 بقدر اس کے ذمہ میں ہو لیکہ بنیاد جو



و هر حال بریاء بعد چیده از عورت مذکور  
نمی عقد دیگر گریه او را یک اولاد بهی شوهر دیگر  
سے یعنی اب شوهر اول زنده اپنے شهر کو آیا او  
گرمین اگر یہ باجرا دیکھا اب کو نسا عقد صحیح بنیوا و حروا

جواب صورت مرقومہ میں وہ زوجہ شوهر  
اول کی ہے مگر عن شوہر تانیکا او سو کرنا چاہی  
اور اولاد شوہر تانی کی شوہر تانیکو ملیکی اگر طریقی عقد

سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان  
شرع متین اندرین مسئلہ کہ سہمی زید زوجہ  
منکوحہ اولیٰ ذات الولد و زوجہ ثانیہ غیر ذات الولد  
گذاشته وفات یافت اکنون ترکہ زید متوفی  
از روی مہرین قسمت کردن باید یا اولاد زید کو  
کہ از بطن زوجہ اولیٰ انداد اے مہر ش تواند  
کرد و بنیوا توجروا

جواب در صورت مرقومہ در تارا اعتبار  
است اگر خوانند عین متروکہ در وجہ مہر بنبد  
و اگر خوانند قیمت آن بنیوا توجروا

سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان  
شرع متین اندرین باب چاہ قریب شد کہ خشک  
شد بود کاف بنبد و بی برائے صاف گردن آخر  
رفت و صاف کرد و آب ہم برآمد و لکن معلوم نیست  
ک آ

خلو نہ ملاہر متیو اند شد و باران ہم نارین کہ آریا  
در ان میرفت و پاک میشد و اگر الحاق کر کرد  
پاک خواهد شد یا نہ چرا کہ بعض اعلام در طهارت شد  
چاہ با الحاق کرنا مل کردہ اند بنیوا توجروا

جواب اب چاہ علی الظاہر و حکم  
بنوران خارج شو و یا بتطریق رشح و مہول عالم  
سوال چه میفرمایند علمای دین و مفتیان

شرع متین اندرین مسئلہ کہ سہمی بکر اولاد  
دار احیاء زینداری ملوکہ و مقبوضہ خود  
زوجہ منکوحہ سماء زایدہ و یک سہر سہمی زید خوانند  
بطن زوجہ منکوحہ گذاشته از دنیا و وفات نسوا  
بعد و قاتل زوجہ منکوحہ مذکورہ حسب سنو اطفال  
حال اسم فرزند خود بکچری حکام بطور اسم احمد و محمد  
نویسانند و لکن با وصف نویسانند ہم شوہر حیات و وفات  
زینداری و غیرہ خود قاضی تصرف مانند و خود

نیز قاضی است و سہر بکر کہ از بطن زوجہ منکوحہ دیار فر  
بعد خیدے بجایے رفت خیال نہ عرضہ لب چون  
گردید کہ از حال وفات و ممات اثرے بنیوا توجروا  
پس ترکہ بکر متوفی سہر ش سہمی زید بنیوا توجروا  
را در حالت حیات مادر خود کہ از روی کفمانند  
میباشد حصہ بزرید میرسد یا نہ و اگر میرسد نہ ساجدہ  
مستحق است



مگر کرد و از ابد مذکور را میسر دست حق بیع و بیع می تواند  
طهارت شد یا نه بنیوا التوجروا

جواب این مستغرق بدین مهر و زوجه بمقتا  
شرعیه آنرا بگیرد و متعلق بزوج خواهد بود و در  
آن شرک نخواهد شد و او را در بیع و بیع  
و غیر اعتبار است و آنچه را از مقتدا در هر باشد  
بکران بزوج و باقی بپس خواهد رسید و حصة  
خود بپس بقود الحنفی تا تحقق حال او در این شری

نیز با خواهد ماند و هو العالم  
وقالت نسوال چه بیفایند عالمی وین اندرین  
سنو خالد از بطن زوجه منکوحه خود و پس از آن سیمیا  
سم احمد محمود و دو دختر فاما عابد و زاده گذاشته  
و جمیع اوقات یافت من بعد یک پسمی احمد ترک وطن  
ماند و در ب دیگر دو خواهر و برادر گذاشته از  
پس نکاح یافت بعد تمامی ترک خالد متوفی بقیع عابد ماند  
پس چون بعد عرض در از احمد بطن آمده حصة نصیب خود  
بپس حصة خواهران و برادران متوفی خود که در آن  
بقیه حصة خواهران از روای شرع مستحق بودند بدو  
که حاضرند می خواهران تمامی ترک بدون بیع و بیع  
بپس عابد همه نمود و پس حصة خواهران و حصة برادر

عوض میگردان از روای شرع شریف جان  
می تواند بود یا نه بنیوا التوجروا

جواب اینجه احمد را از ترک پذیر و خوانی  
رسیده است و می تواند کرد و در حصة خوا  
بدون اجازت ایشان بیع صحیح نخواهد بود و هو العالم  
سوال ما قولکم بطلکم که زید فوت هوا او یک  
سکان خام که جو او سنی خود بلا شرکت غیر که تعمیر  
کیا تخا نر که چو را و او وارث چو یک

زاده او و دو نواسه او را یک زوجه که مهر او کا  
نبد زید بی پس نر که زید کا برادر زاده کو  
ملی گایا زوجه کو یا نواسه کو مفصلاً زیبا نسلم  
فرمائی بنیوا التوجروا

جواب بعد ادایه دین هر که شمن  
زوجه کو او را باقی در نون نواسه کو ملیکا  
و هو العالم

سوال ما قولکم دام طلمکم لحم خرگوش بحسب  
حرام شده چرا که بعض جانوران از آیه بعضی از حدیث  
نمایت شده اند درین هم که لحم حدیث است از آنکه  
معصومین علیه السلام یا که قول مجتهدین است بنیوا التوجروا  
جواب حرمت لحم خرگوش مجمع علیه فقره حقه  
می باشد و در اخبار ائمه اطهار منصوص است و هو العالم



زنی ہے چاہتا ہے کہ اوسکے ناما احمد سے  
نہ ملے فیصلہ محمدا کیسا ہے بنیو اتوجروا  
جواب ایلام احمد اور منافعت اوسکی ملاقات  
سے اولاد کو نامو دے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم کہ زید نے اقرار  
اس میں کیا ہے کہ میں نے ہندہ کے ساتھ طہ  
کی مگر بغیر نکاح و منہ کے اور اوس سے ایک دختر  
پیدا ہوئی اب زید دعویٰ کرتا ہے اوس دختر کا  
کہ میری بیٹی یا شرعی سکتا ہے یا نہیں بنیو اتوجروا  
جواب اگر زید اقرار اوس دختر کے زنا زادی کا  
کہ چکا ہے تو وہ دختر اوس سے ملحق نہوگی وہو العالم  
سوال کیا فرائض ہیں علمائے دین اس  
سئلہ میں کہ سنی کو متروکہ شیعہ کا بیوہ بچتا  
یا نہیں بنیو اتوجروا

جواب بیوہ بچتا ہے وہو العالم  
سوال ماقولکم دام ظلکم کہ ہندہ نے قضا کی  
اور وارث جوڑا ایک ہیشیرہ حقیقی کو اور ایک  
نواسا حقیقی آیا تر کہ ہندہ ان دونوں میں سے  
کسکو بیوہ بچتا ہے بنیو اتوجروا

جواب صورت فرقہ میں باوجود نواسا کے  
ہیشیرہ محروم ہوگی اور کل ترکہ اوسکے نواسے  
کو ملے گا وہو العالم

چاہتا ہے اور وہ سخت سبب شیب و فراز ہو  
یا یونکہ ہر قیام و فغو و میں متحرک ہوتا ہے  
نماز ایسے سخت چھوچ ہو سکتی ہے یا نہیں بنیو اتوجروا  
جواب اگر عدوت استقرار باوجود

رہے تو نماز صحیح ہوگی وہو العالم  
سوال ماقولکم دام ظلکم اگر کسی شخص کے  
پرہیز ہو اور بوقت وضو یا غسل پانی  
اعضائے وضو پر توجہ نہ ہو اس صورت  
بوقت وضو و غسل کیا کرے آیا اوتنے  
کو خشک رہنے دے یا چھوڑ دے اور اسو  
بدن کو پانی سے نہ کرے یا تم بدل غسل  
کے کرے اور اگر چھوڑے پر یہاں لگا ہو تو اسو  
چھوڑا ڈالے یا نہ دے بنیو اتوجروا

جواب ایسی صورت میں چھیر کرنا چاہیے  
سوال کیا فرائض علمائے دین اس  
مفتیان شرع متبیین اس سئلہ میں کہ جو  
حقیقی صاحب اولاد ہوں ایک بہن کی اولاد  
مان کے اپنی اولاد کو چھوڑ کر انتقال کرے  
اوسکے مان پہلی انتقال کرے پس جائداد  
مردومہ کی دوسری بہن جو حیات ہے لیوگی  
یونہی تر کہ مردومہ کا منقسم ہوگا بنیو اتوجروا  
جواب عدوت مردومہ باوجود اولاد







واقع ہوئی اس امر پر کہ زید نے ہندہ زوجہ اپنے  
 کو منع کیا کہ فلاں شخص سے مت ماوا اور ہندہ نے  
 زید کا کفنا نہ مانا اس امر میں چند روز تک ارباب ہم  
 ملکہ زید نے دو وقت کھانا بھی لکھایا اور عالم عصر  
 میں زید نے ہندہ زوجہ اپنی سے کہا کہ غیہ مجھ  
 طلاق دی مگر اس وقت پانچ چھ آدمی غیر غریب  
 وہاں موجود تھے لیکن یہ گواہ عادل نہیں اور  
 نیز قرابت دار ہندہ کے ہیں اب گواہ ہندہ کے  
 یہ بیان کرتے ہیں کہ زید نے طلاق مسلسلہ دی اور  
 زید بحلف کہتا ہے کہ میں ایک بار لفظ طلاق زبان سے  
 حالت عفتہ میں کہا ہے پس بموجب مذہب غرضی  
 کے طلاق اوپر ہندہ کے واجب انی یا نہیں مفقدا  
 جواب میرے فرماؤں سے بنیوا توجروا

جواب اگر مذہب اذکار امتیہ ہے تو صحت طلاق  
 بے حضور عدلین اور صفیہ عربی اور مراعات  
 باقی شرائط کے ہوگی دہو العالم  
 سوال مافوقکم دامتکم سیدامانت علی کے  
 عبدسماۃ سہاون بیٹی اور لکی حلیہ متروکہ برقا بض  
 ہوئی بعد انتقال سہاون کے وہ ترکہ مسماۃ  
 وذاکیہ دختر سہاون کو پہونچا مسماۃ مصری نے ایک  
 ترکہ ہستہ افلاں انہیچہ جو ترکہ ہستہ

چھوڑ کر انتقال کیا دلبر حسین کی دوزوجہ منکر  
 اور کثیر تھی زوجہ اولے سے سہمی نظامہر حسین  
 اور زوجہ ثانیہ سے مسماۃ ظہیر النساء اور کثیر سے  
 امیدین پیدا ہوئی نظامہر حسین روبرو  
 کے انتقال کیا اب دلبر حسین بھی مر گئے اور  
 کے بعد شاطیہ النساء بھی چند روز بعد فوت ہوئی اور  
 باقی بن دختر کثیر و غفور النساء شہرہ دلبر حسین  
 زوجہ ثانیہ یعنی مادر ظہیر النساء فیما بین ان لوگوں  
 تقسیم ترکہ کیونکر ہوگی بنیوا توجروا

جواب صورت فرمودہ میں بعد تقدیم ما تجب علیہ  
 متروکہ سیدامانت علی سے ایک سہم داماد مسماۃ  
 کو اگر مشغول الذمہ بہ ہفتہ در اسبے حصہ کے ہستہ  
 ملے گا اور دوسرے سہم دلبر حسین کو اور ایک غفور  
 کو پہونچکا اور متروکہ دلبر حسین سے شمن زید کا  
 ثانیہ موجودہ کو اور باقی امیدین کو اور ظہیر النساء  
 علی التوہبہ ملیگا اور حصہ ظہیر النساء بعد اسکے  
 اسکی مانگو ملے گا دہو العالم  
 سوال مافوقکم دامتکم بعد تعلیم انظار  
 حلیہ حوالی ان شستن دست بآب بیطری  
 دادن ضرورت یا نہ بنیوا توجروا







تو ایس ترکہ زید کا ورثہ ہے ہر درویش کو  
کس کس قدر ملنا چاہیے بیوا تو جبردا

جواب صورت مرقومہ میں بعد اداے نصف  
مہر زوجہ اولے وین بعد مہر زوجہ ثانیہ اوقیہ  
باقی امور مقدمہ علی المیراث کے مابقی اولاد کو  
لذا کر مثل خط الا وینین ملکا اور مہر زوجہ  
اولے اوسکی بہن کو ملکا وہو العالم

سوال ما تو لکم دام طکم جاہ مطہر اشیاے مخیر  
از بول وغیرہ است یا نہ بیوا تو جبردا

جواب بنا بر قول مشہور اب جاہ در حکم آب  
جاریست تطہیر آن نموان نمود وہو العالم

سوال ما تو لکم دام طکم اگر فرشتہ ازینہ وغیرہ باشد  
بخیلکہ وقت نماز انماز قبول کند پس چنین جا جائے  
یا نہ بیوا تو جبردا

جواب اگر چہ برابران استقرار حاصل نشود  
نہ صبیح نہ خواہد بود وہو العالم

سوال ما تو لکم دام طکم شخصی باز نہ زنا کردہ  
حالا میخواہد کہ باو عند انہی یا مطلق کند عیش شر  
صبیح خواہد بود یا نہ بیوا تو جبردا

جواب اگر چہ دام مواہب شدہ باشد  
مضائقہ نخواہد داشت وہو العالم

جواب اسباب تحریم مواہب بسیار اند گاہی  
بہ نسب و رضاعت و گاہی بمصاہرت و گاہی بطریق  
و گاہی بوطی حاصل میشود و تفصیل ابن دحل  
است وہو العالم

سوال ما تو لکم دام طکم باز نہ کہ قصد عقد  
وینش و عینین مس اعضائش قبل وین  
عقد جائز است یا نہ بیوا تو جبردا

جواب وینش مضائقہ ندارد و بعضی  
مواضع زینت کہ نظریان حلال است  
جائز و انتہ اند و احوط و اشہر ترک کرد

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اسکا  
میں کہ اگر کثیر اشک کو شک بیج عدد و رکوع  
کے ہو تو تدارک کیا کرے بیوا تو جبردا

جواب التفات او سپر کرنا چاہیے وہو العالم  
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین  
مسئلہ میں کہ زید نے بحالت سلب حوا

اپنے اہلک کو وقت کیا اس صورت میں  
الیا وقف صحیح ہوگا یا نہیں بیوا تو جبردا

جواب صورت مرقومہ میں صحیح  
نہوگا وہو العالم

سوال



کا نام طیار کیا بعد اسکے اوسمین پانی بہر گیا اور طیار  
 کی طوسکی آب کر سے کی گئی اور آب باران بھی بہ  
 آسا آب کی طرح حسوسمین شک باقی رہا نہین بنو آخر  
 جواب اب جو من مذکور پاک ہے وہو العالم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
 میں کسی زید نے سنانہ مسماہ ہندہ کے کہ وہ کسی  
 دوسرے کے نکاح و متعہ میں نہین آئی اور  
 بنو سنانہ متعہ مادام الحیات کیا آیا یہ متعہ جائز ہے یا نہ  
 سور قما ہندہ مذکورہ سے اولاد نکور ہے و  
 لکھ مذکور مستحق پانے ترک کیا ہے یا نہین بنو آخر  
 جواب ایسے متعہ میں علمائے اختلاف کیا ہے کہ  
 نکاح دائمی ہو جاوے یا باطل قرار پائی اور  
 نہ ہر ہی ہے کہ صحیح نہوگا لکن اگر وہ جاہل  
 ہو اور اسطور بہتہ کیا تو اولاد جو پیدا ہوئی ہے  
 بہ سبب وطی شبہ کے وارث ہوگی وہو العالم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ  
 میں کہ آب برف حکم آب مطلق میں ہے یا حکم آب  
 مضاف میں بنو آخر  
 جواب برف پگھلا ہوئی آب مطلق ہے اگر  
 کسی چیز ملی ہوئی ہو جسکو ملنے سے مضاف مطلق

احوط است وہو العالم  
 سوال ماقولکم دام ظلمکم کہ جن امور کی حلت و  
 حرمت مشتبہ ہو بعد استخارہ و سپر عمل کرنا  
 جائز ہے یا نہین اور ایسے امور میں استخارہ جائز ہے یا نہین  
 جواب تعین حلت و حرمت استخارہ سے نہین ہو سکتی ہے  
 سوال ماقولکم دام ظلمکم اگر آب مضاف کو کسی  
 گہرے میں بہرے اور آب کثیر میں غوطہ دے  
 تو پاک ہو جاوے گا یا نہین بنو آخر  
 جواب جب تک کہ اس مضاف کا او سکر اور بر صاف  
 نہا و یکا پاک نہوگا وہو العالم  
 سوال ماقولکم دام ظلمکم کہ اکثر اشخاص غیبت  
 اضیون وغیرہ شکو آب سرد تو کیا اب گرم ہو  
 بھی غسل نہین کر سکتے ہیں ایسے اشخاص میں اگر  
 کوئی شخص ماہ رمضان میں منجم ہو دے یا نہین  
 کرے تو تیمم کر کے صبح تک بیدار رہے اور  
 تیمم سے نماز صبح ٹپہ لے تو درست ہے یا  
 نہین بنو آخر  
 جواب اگر خوف حدوث مرض ہو تو تیمم کر سکتا  
 ہے والا غسل کرنا چاہیے وہو العالم  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور



سری ایک سال جا رہی تھی اور سوکھ  
اور والدین پس شوہر چاہتا ہے یعنی اسے  
لڑکی کا باپ کہ میں اس لڑکی کو اپنے پاس رکھوں  
اور والدین ہندہ چاہتے ہیں کہ ہمارے پاس  
سہ سے پس اس صورت میں کون کون لڑکی  
کو اپنے پاس رکھ سکتا ہے بیوا توجروا

جواب حنانت اور سکی باب سے متعلق  
ہو گے وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم بعد وضو اگر قلیان کشیدہ  
باشد پس بدون مضضہ نماز میتواند کرد یا نہ بیوا  
جواب تواند کرد لیکن اگر برے رفع را بخیر  
مضضہ نم نماید بہتر است وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم شمع یعنی موم ہر گاہ بجوشد  
وسطح ظاہر آن بخشوع و باب ظاہر تواند شد بیوا  
جواب سطح ظاہر اگر آب بچن قرار گیرد

ممکن است وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم غسل جنابت نزد  
خدا م لطف واجب است یا بغیرہ در صورت  
ثانی قبل از دخول وقت نماز بہ نیت قربت غسل متوان  
کرد یا نہ و نیز طہارت جمیع اعضائے غسل قبل از جنابت  
ضرور است یا نہ مفصلاً ارشاد بیوا توجروا

اعضائے جب غسل مقدم وہو العالم  
سوال ماقولکم دام ظلکم اندرین شے کہ  
مردمان مشہور است کہ غسل کردن در  
سوجب قرض داری و بیماری میشود اگر  
عند الشرح صحیح باشد زیب قلم فرما

جواب سندی ندارد وہو العالم

سوال ماقولکم دام ظلکم شلاً حوض منہور ہوا  
باتہ سے کانی و چونہ سے تیار کیا ہوا اور نہ  
اوس حوض میں پانی بھی بھرا ہو بعد با توجروا  
وہ حوض ظاہر و مظهر ہو جائیگا یا نہیں

جواب سطح ظاہر ظاہر اظہار ہو جائیگی  
سوال چه بیفرمانند علماء دین اندر کسی  
کہ مرد موسیٰ اثنا عشری حلبی مفیم ہندو  
اطلب فرنگ داد و دیہ خشک و ترو عذر  
ولایت فرنگ دیگر ستیر نمی آید پس استعمال  
حالت مرض چه حکم دار و بیوا توجروا

جواب اگر علم نجاست آن حاصل ہوا  
استعمال آن جائز خواہد بود وہو العالم  
سوال ماقولکم دام ظلکم زید ہر روز  
میکند زیرا کہ ہر روز احتیاج غسل میشود  
ازین امر نہایت عاجز و تنگ است حالاً



جواب بدون ضرورت غسل نمیتواند کرد  
 سوال ما قو لکم دام ظلمکم اگر کسی شخص کو سنا ہو کہ  
 شخص شراب پیتا ہے مگر اپنی صحبت میں یا وصف  
 صحبت روز و شب کے کس طرح معلوم نہ ہو تو  
 اسکے ہمراہ آب و طعام کھانا درست ہے یا  
 سنو اتوجروا

جواب اگر علم تجاست اعضا نہیں ہے او  
 ر تکلیف ساتھ ایسے شخص کے باعث بدنامی کا  
 باہر تو مضائقہ نہیں ہے اور احتیاب احوط و ہوا  
 سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین سر  
 کس میں کہ وہ امور کہ جن میں شامد عادل ہونا ضر  
 ر ہے پس اگر شہادت اس قسم کے ممکن ہے  
 کہ وہ غسل کس طرح ہو سکتا ہے بنو اتوجروا  
 جواب جہنم حضور عدلین شرط ہے مثل طلاق  
 اگر ہر کے وہ ہے اس شرط کے واقع نہیں  
 ہو سکتی دہوا العالم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین  
 میں مسئلہ میں کہ قوم انگریز و ہنود وغیرہ کہ  
 کئے ہوں اور ارکان اسلام مثل نماز  
 روزہ ادا ہوتے ہوں تو ہمراہ ان کے اکل و  
 پینے کا جائز ہے یا نہیں بنو اتوجروا

یا ضرر یہ شود کہ انہیں اکثر یا ہمہ کفار باشند از ان  
 آن جاہ طہارت بتواند دیند زیر کہ تطہیر آن آب  
 مستنون بلکہ یعنی است کہ گاہی طہارت نہ ہوتی  
 و روز و شب آب استعمال کفار است پس در صورت  
 حہ کنند بنو اتوجروا

جواب بنابر مذہب متاخرین آب جاہ بلامانع  
 نجاست نجس نمیشود اگر متغیر شدہ باشد دہوا العالم  
 سوال پانی جو دہوب سے گرم ہو گیا ہو  
 آیا وضو اس سے جائز ہے یا نہیں بنو اتوجروا  
 جواب جو پانی بافتاب طروف میں گرم ہو جائے  
 سوال دلوار خشت خام حکم دلوار کس دارد  
 و در حالت نجاست آفتاب پاک میتواند کر یا نہیں

جواب سطح ظاہری آن اگر تر باشد و آفتاب  
 از خشک کند پاک خواہ شد دیگر سطوح آن  
 سوال ما قو لکم دام ظلمکم ایک عورت ایام حیض  
 میں ہمیشہ عادی دن و شب کے غسل کی ہے مگر  
 فی الحال احتیاطاً بارہویں دن غسل کیا بعد از  
 رطوبت حنفی گلابی رنگ یا سرخ رنگ بقدر  
 خون کشل یا شہ کے ظاہر ہونی اس صورت  
 واسطی نماز و روز کے کیا حکم ہے بنو اتوجروا

جواب اس صورت جو نہ فی بعد و نہ دیگر  
 سوال اگر کسی شخص کو سنا ہو کہ  
 شخص شراب پیتا ہے مگر اپنی صحبت میں یا وصف  
 صحبت روز و شب کے کس طرح معلوم نہ ہو تو  
 اسکے ہمراہ آب و طعام کھانا درست ہے یا  
 سنو اتوجروا

در از طہارت کثرت و تواتر



**سوال** ماقولکم دام ظلمکم کہ اگر ایک عورت کو غسل  
 خیات کی احتیاج ہی غسل سے فارغ نہوئی نہی کہ  
 وہ طیل ہوئی اور اسی ثامن او سکو حیض آیا اب  
 و کس غسل کو مقدم کرے اور فقط غسل خیات  
 کرے یا دونوں غسلوں کی احتیاج ہے بنیوا توجروا  
**جواب** ظاہر غسل خیات کا نہ ہوگا  
 اور داخل نیت میں اگر کرے تو احوط ہوگا  
 وہو العالم

**سوال** ماقولکم دام ظلمکم کہ ایک عورت پر شہر  
 ڈولی میں سوار ہو کر عقیدہ تبدیل سفر کو گئی تھا  
 راہ میں وقت نماز پونہا ملکہ وقت نماز ضیق  
 ہے اور بانی واسطی وضو اور غسل کے نایاب  
 اگر قریب کنواں ہے مگر سبب ناظران نامحرم  
 کے وہ خود سنیں لا سکتی ہے اور نکوئی آدمی مسان  
 ہی کہ او سوشکاے اسصوت میں اگر وہ عورت  
 کماران منہود سے اپنی ڈول رتی دیکر بانی  
 شکار وضو اور غسل کرے یا تبسم کر کے نماز  
 پڑھے بنیوا توجروا

**جواب** صورت مرقومہ میں اگر کماران منہود  
 انانیت ازہونہا ہوا ہے ماکملہ خشک ہوگا

**سوال** کہا فرماتے ہیں علمائے دین کہ  
 کہ اگر کتا حوض میں پشیاب کر جائے اور  
 اس حوض کا زیادہ کر سے ہو تو وہ پانی  
 نجس ہے یا پاک بنیوا توجروا  
**جواب** اگر بعد التیغ کر ہر پانی یا زیادہ پانی  
 توفہ حوض نجس نہوگا وہو العالم  
**سوال** ماقولکم دام ظلمکم کہ روغن نجس  
 گر کر منتقل ہو جائے پس واسطی کیا حکم ہے  
**جواب** بدون استملاک حکم طہارت  
 ہے وہو العالم

**سوال** ماقولکم دام ظلمکم کہ آب قلیان کہ رنگ  
 بغیر نجاست تغیر ہو گیا ہو اس پانیسی وضو  
 ہے یا نہیں بنیوا توجروا

**جواب** جب تک سلب اطلاق نہو جائز ہے  
**سوال** ماقولکم دام ظلمکم کہ زید چاہتا ہے کہ  
 تیار کرے لیکن معارف اور مزدور پیر سنبد  
 سلمان دستیاب نہیں ہوتا اگر منہود بنا  
 تو کچھ مضائقہ ہی یا نہیں بنیوا توجروا  
**جواب** کچھ مضائقہ نہیں ہے وہو العالم

**سوال** کچھ نشت دلواری مسجد اگر معارف سنبد  
 انانیت ازہونہا ہوا ہے ماکملہ خشک ہوگا



خبر از میان ما که در میان ما  
از شکر و شکر و شکر و شکر

باز در میان ما که در میان ما  
از شکر و شکر و شکر و شکر

مجلس خیریه و خیر و خیر و خیر  
از شکر و شکر و شکر و شکر

خبر از میان ما که در میان ما  
از شکر و شکر و شکر و شکر

خبر از میان ما که در میان ما  
از شکر و شکر و شکر و شکر

مطلع

دشت و دشت و دشت و دشت  
از شکر و شکر و شکر و شکر

دشت و دشت و دشت و دشت  
از شکر و شکر و شکر و شکر

دشت و دشت و دشت و دشت  
از شکر و شکر و شکر و شکر







بسم الله الرحمن الرحيم

جناب مفت مآب نور تجلی الکرامی عالی مناقب گرونی فی قدس امک  
صورت نمائی مرآت دل ملو از بانند مہمان پرور ساغر نواز دایم فیضائهم و داد  
عرفانهم سلامیکہ عطیہ علیہ محبوب و دیدہ بہیہ مرطاب مطلوب است اگر نرغما  
زبان ظلم خامہ رود و نجام عہ ادب آموزان سر پرودہ صورت کفر خامو و فک بکشاخ میبند  
و سپردیکہ بچش راوت خواستہ و ناخواستہ از نامیہ نیاز طرود و در بایش سرایت از نیمہ راه  
مجاہدش بایگرواند ساز و برگ قبول کجا کہ بہ ہائے سنمان حقیقتش رساند خیال من خبر کردہ  
آینہ گرا از خود نفس مکررہ گریزی است تصور جمال چہ صورتہ معنی توان نمود و گہوش رنگ  
درین گہا آید از خبر گریزی است



که نام نامش روز و شب شناساید جنگ طر فز دل سنجیده است که خرم و غمناک

خبر رتور از مدعا در گنج **عزل** در دلم شوق او نم گنجی نه اندر سر و غمچه نو گنجی نه

گفتگو سر شوق میخواهد به شوق و کعبه گنجی نه آمد گیت اینک از شوقش

باد و اندر بنو نم گنجی نه سر و عالم پر است از و کین به خود هر جا رسد و نم گنجی نه فکر خاک

دلم مکن که در **سلسله** رشته از در فو گنجی نه بسکه تنگ است عرصه سر جام نه ناله اندر گلو

نم گنجی نه در دل من که خرم جان ش نیست با خرم و آرزو نم گنجی نه خوش بن را بخود نمایم

در دلم غم از نم گنجی نه پیش از شک من را بیاید مرور با و گنجی نه چه بود اگر

نه بود قبول حال سر رشته اختیار کف دادند و نه بجز قراق آیین صبر بدل نه اند کار خنایا

ما فرستیم حکایت سراپا یار دینی را اول آتش آید برین ترا گنجی نه و به جرم از وید که نواختند آخر

بر بستر بهوشی نه خند آنجا کمر همه کن ترا زینهار و انکار دیدار اینجا غما طکی الم ترا الی تنگ خست و

و نه نام و در آن راهی نه اینجا سطر ۶ از شاید شاید نشود آن فاصده مقاصد مقصود



مجموعه کتب شیخی آن کلمه گاه پرندهی دلپسندی آن دره التاج اولین و آخرین آن صد رنبر تحت

رَبِّ الْعَالَمِينَ آن مطلوب بر محبوب آن محبوب بر مطلوب آن شمع شب فروز قیام

ما که فاب اتم آن ظهور مظهر اتم را خود بخود طلبیدند و خدا که خواست بخواست کام دادند

و بیجا آب از روی مینا کشادند خوابه ماکه نده پر در بر او ختم است ناهلست فاختره آتش درم سبک بودند

از رحمت ساه علیا و علی عباد الله الصالحین باج غرت به ماسد کان میرشد و چون گل نظاره ازان

گلشن همیت بهار چید و صورت خود را میر حریف آن بهو مطابق معنی دید به نفاضای همیت پسندید که چو را

خکله اختصاص از دور این ساعه و در ولاد و پیانه به ما با بریم اخصاص را نشسته آبرج گزید و دلبره که

دلبره پرید گریای در و گشتان در دانشنیان را چگونه حصه بر صاف و خوشگوار رسانم و نشکاف

باو که فراق از حریفه زین باو که بنیای چنان چشام فرمودند که چو دیده جمال آری نورانی حق نماست بنگ

بگر که دیدت بعینه دید ما است پس آینه ندانای خشن او او خود را به جلوه من آری نفایس آینه پیش



جمله سرایان سر بلند و در بر سیم انداخت و بر لبی نهاد و در سینه جیب جبار و در جبار

که حرفی براه مجاز بودید نقد میر کجاست نشاندید و محمل سلطانی حدوت قیود لیلی

و شمس از از حقیقت گوید ایات شمس و حیرت پذیرد که بیکانه و محمل

اشک نشاندید و توفیق یک نغمه بر لبم که ازین پیشین رازش ز شمار نبود است جبر لوح و قلم

در پرده توحید نهان بود که تقدیر در نشان حدوت و عیان کرد قدم را به شبی که از نشانه این سرافراز

سرخوش بودم و پیاپیانه حقیقت می نمودم شمع دایره و جگر که از پیر خود می گزاستم و

شعل که در پیر خودی بالیدم و به نقش و نگار آرزوئی رنگارنگ الجنبی خلوت کرد مرا استم

و از من نالیدم که خاوند و سبکری لغوت که میان یک تنه بیروسانان که این ستاند و باینان

محبوب به ساند الهامی که غم مخور و است که سیرا کردانیم و بدو که خفتا که بسندیدیم

و محبت جیب خود برگزیدیم بهر وقت نور سائیم سحر کائن که سر جیب خلوت می گزیدیم

دولت بیدار نماید که رعدا دیدیم یعنی آفرینایان که گویا بار بار برگشته شناسیم و توانا جان ما

که از این گزینان که گزیدیم و با ما که گزیدیم و با ما که گزیدیم و با ما که گزیدیم



بر یکی چار و چو در اول و نیم تمام فرموده هرگز بخیر بنوق و کسب شایق مار از مار بوده آن کی نه باریت

بکمان غریب سرگرم و دواست پاری این دیگری از موده کار بست بیکدست قهر آماده و دوزخ

آن کی یک حسن صورت و عالم آرا این دیگری یک جلوه منعی بهار دین و دنیا آن کی بجز بوی رب

سه روی و چار عنصر و شش جهت نواخته اند و دیگری غلغله حرفت آری طبعی و یا غیر و الهی چار روی

حکمت انداخته عفا کی بطریق یک عالمی آن پروانه از دو و بجز از آن که بود و باید بالوحد و همی رود

بدیغی جانی جلوه فروش یک کس نه دو کار جان و دل هر یک یکی آن دو یکدل چو باریت

دو چار جلوه حیرت برای بر دو چو عینک یاد و دیده و بود هر دو حکمت لوح تعلیم معلوم اول ثانی هر دو

بطلمت تاج عرفان و خاقان هر دو چو یک جلوه نور و نام هر دو چون قلم و زبانتاق یک قلم

هر دو با قضای وحدتی بنظر و الهم هر دو به و ای لب لبم همان بکر بانی هر دو مثل یک جان و دماغ

هر دو مثل و لفظ و یک مطلب همه بر دو و دو کی غنوه کنایه بر یکدیگر با هم و با هم هر یک یکی

بست که در این دنیا و آن دنیا هر دو یک است



بهره دوگوش پیه بکنوا از سار و سنج پیه بک سار تانودا و جوان بک نکست

از و گیسو مجوان بک نگاه بدو چشم در آینه بک ف و و بک ف چون حرف ق که بر نفعه با فز بر

دو دبه در کروت و مانع دوان را که روح بر و اید مسک مکر اصل حانه پذیرفت **مشتوب**

تعالی الله ہی نفع زبیا که زن مرزا و اچا مسیحا و سوادان روح چندا بنین و مکر شیم سوادانی دل این

بیافش کر سحر دار و دین و وید با گردن جوان نمید و پند لفظ اس سبایا که با فز و کشت خال

سیدنی سبایا چیرا فز و جو شیم و لبرن خاموش گویا و صریق فظ دار و کلک کار و با بوی کرد و دید چو بر جا

حطس تل و ام خط و جوان و نهید سر خط گیسوی خواب و اسطونین یا مبه تی عم غوش و با جو شرتان غنا طره بر دوش

صغای منفی بیاسمن بر و بیبال و او فز بر طرین انگیز و بر سطر و حرو و اس نامه و عیان دور و نسل کرده حار

سوادش سک کاف و برخت و بیانش آت و کبرخت و با خط طرا کن گردن جا و نم اند زخم برکت لف جان

نیکین نهضا و چهار بر نظر و انت و بد بیضا مکر و آمدن و انت و پنج حوش و زار بجایی و همید و آملی انت سانی



بهر طغیان سلاست مع و مع بهر لطفش شمع و شمع بهر لطفش سلاست مع و مع بهر لطفش سلاست مع و مع

به نیست منی آفرین به جان روح و قالب به بهر لطفش سلاست مع و مع بهر لطفش سلاست مع و مع

از آن محمود و پیر و چو است به که منشور محمد با خاست بهر لطفش سلاست مع و مع بهر لطفش سلاست مع و مع

طیب طاهره سادته حالان به حجب طرغضا کمال بهر لطفش سلاست مع و مع بهر لطفش سلاست مع و مع

استادش شفا بخش مقیاس بهر لطفش سلاست مع و مع بهر لطفش سلاست مع و مع بهر لطفش سلاست مع و مع

نواک لیس طهر و ایجاد بهر لطفش سلاست مع و مع بهر لطفش سلاست مع و مع بهر لطفش سلاست مع و مع

عائده چاره دیگر و فرغ بهر لطفش سلاست مع و مع بهر لطفش سلاست مع و مع بهر لطفش سلاست مع و مع

یک حکمت کمال است بهر لطفش سلاست مع و مع بهر لطفش سلاست مع و مع بهر لطفش سلاست مع و مع

حرارت بیرون و مسانه بهر لطفش سلاست مع و مع بهر لطفش سلاست مع و مع بهر لطفش سلاست مع و مع

از دیگر تباط بهر لطفش سلاست مع و مع بهر لطفش سلاست مع و مع بهر لطفش سلاست مع و مع



بینا باغبانی کو کمان است که افشش را پیش هم کو بر فشانند بدل آن عکس روش بر تو افشند به خود آینه و زگر فتن

دل نوازم اینک است بینا باغبان که در بهار بهار بهار است و در آن کوچه عالی دی و در آن کوچه عالی

بر دارم توبای از سبزه به بیال رنگ می خواهم برید به بیای قاصد خوش تو فدا هم به بهار کو نامه ابر سر نهادم

سینه آسافان از کمر فتن به در جابرستم و از جوی فتن به یک و به و کشتن عابد و به که بر فقر کشتن اندر و عابد

نایاب با چنین دل چنین او به از دلیا اباد اب به اباد به جهان اله تالی نشاء به در حسی الطوف عظیم و جوی

خلی عظیم و خوشنود و کور کور کور که محض استغفار استیاق رنگ کور کور و اصل مطلب

مانند طلب جوده بنات بدیرفته و حقیقت جوشن استیاق نیست بلکه شربت و طبع عیار خوشنود است

و طبع است خسته نه کام را آب گردانید عکس خود را در آینه استغفار و کور و کور که کبستم و خود را همه

سعدیم که چیتیم بهر آینه در میافتم که سر او را بر حجت نسیم مگر آنچه به تمهید گذارش رفت که کار

به غایت است بهمان الطیف بهایه جو بهین حیل پرور از عارض مقصود برگرفته که در باطنش را منقود و ما

نگار و روانه غفور لای گناه است گلشن به شمس گناه سبزه خواستگار و است نفع ملک



دخت جان بختش فغان می بستم کفن با نیمه منجلی کز تر علی کنی آفت عالی هست که چو نقش قدم در

خاک تو انم برداشت اگر از خود گزیم اینهمه گر کوه شکست نوا بدگذاشت جواب تن دال به بر جگریم و توج

بگردانج و نایت لیل سیر و فیل در سفر و روزگار ما این پیر و ضعیف نقش کن از بهیمتوره افرا

و احبابنداشته امروز شوم رحمت سوار می واک بالباد میروم بدین سبب بجای باطل از این خفت

می شوم و در نیمه مومنه مستغرق بر دار جان صاحب مطلقتم که همین روز میرود آینه دل تقصیل

این احوال مینود آینه حاصل نعمت حسن و نواخته را نهاده امش با مجای اخشن بحال نواز

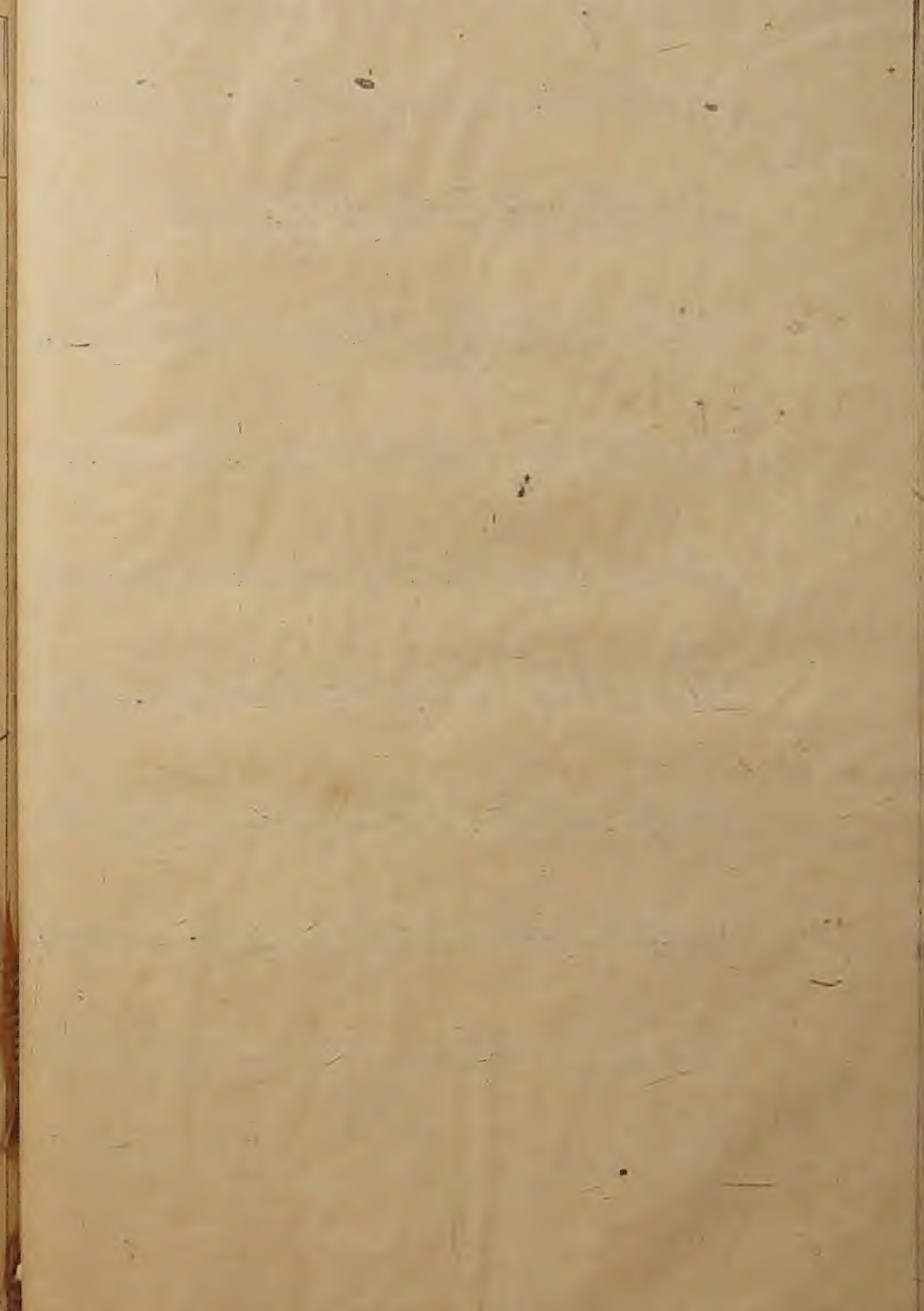
دور افتاده می یار پر دلاخشن هست و بس حیات عالم عابد و دلش اقبال هست و علی ایام طوف

بگوش جاده و جلالاد و علی ایام خیر العباد و آله و صحابه الامجاد مودعه سر بر بخت که عرت

نامه شمس که ایام و سببها می الدله بهر اور نوبت بود و نوبت

الکلیه







فصیده و نهشت موتراشی و ز نار بند بی صافرا ده بهرام غنیمت دلواریست به باد و بر

بوحسن ادرت و ببرم صفا بخش

غرفه حسن و ملی پروا می عشق

چهره سپید و زبان خاک را

نمایم فیض عشق طایفه

بیاد خاک کویش دل بعد نساو

نه بند و درو لم عشقش لب ناز

کرمانه اسم تن پرور غنیمت

بهرمن از شب خوش وقت باشد

بر روی کرامت شایسته نشیند

برین حال خاطر می دور است از ما

ننگ و صبر زیادت خانه آرا

درین عهد این چه غنیمت است اینو شاد است

دل مالد است در کوی وفا بخش

بین دلانده بایم خوشنما بخش

کنت و چشم خوان تو با بخش

ایمان دلا در تحت سحر بخش

کنت بطن بدون کیمیا بخش

کنت بهر کت سحر با بخش

بغوث استخوان دلا و سحر بخش

بجانب خویش دلا و کیمیا بخش

کنت در ویش بهرام خدا بخش

کرمانه ایم در ملک رضا بخش

به یاری کند اهل صفا بخش

کرمانه گیتی جابجا بخش



نغمه نیرنگ است باد است

مگر حل کرده بر آب و سوا

لب هر غنچه است این است از ناز

به گلشن میکند یاد و صبا

بهار خوشدلیر آمد به دوران

بودم هم پیر شاه و گدا

سختی نبرد تا که فاش گویم

درین ابرام واجب است در چرخش

بلند اقبال از جبال کوهستان

نیز من با و مبارک وای حسن

جوانه زمار است و مونس بدام

فلک آراست بر او چون تابش

بی لم عین و عشرت عام گردید

مرتب شد چو در سر حشر

جهان شد زنده جاویدار عینش

سوء عمر اید شد در بنفش

مکان زیبا مکن زیبا بر از ویست

چنان در روز نهارش خوش گمان

در و بام از چرخان در کجلی

لوگو ز کجلی شد بنا جشن

فما دلی درختان شک افشرد

زیبای شده شک سما جشن

زکشت نه غلله ای شمع کافور

گل افشان گشته بی ریب و ریاض

ز نور شمع حسن شمع رویان

دو باله گشته در نور و ضیاء جشن

بر قاصی شک آمد به محف

ندار دما بعد عز و عدا جشن



چنانکه ناره شد از خورم جان  
بناص و عام داد و خورم داد  
بخش خانه مرئی بجام رفتند  
بلی اس حسن خود میخوارست طلس  
بقول منت اعجاز گفتار  
گلستان گفت منت مرخوار  
عزل خوان بیدار کشند و بانم  
بگفتن کرد آن گلگون فبا جشن  
کلیج محل رو خالتش کست پیش  
در آن خوش تو آمد آن گل از دام  
همه اندر دستش مرتانند  
شب وصل رست صحیح عید رست  
کنار رخ خوش اقبال در است اجال  
چون در پیشگاهش

بجو آن رفیع بخش و دلکس حبس  
سده ارب که در عتق رست  
شراز خوش طرب و سرحت قرار  
بود در محلی گلشن خوش نما جشن  
سخن را بود و هم پیش آن جشن  
خوش در و نورسماں رولفی تر احسن  
که خوش باب را بیک و نو جشن  
مبارک باد ای طاعت رسا جشن  
کس در دوش او برفت و نما جشن  
بر هر سب ای منت قبا جشن  
خوش و قمر کند رنگ خفا جشن  
که دار و آستانها با آستانها جشن  
رفیق باه دارد اس سها جشن  
چون در پیشگاهش



مبارک باد مبارک بر مبارک  
مبارک آنگه گرام  
نخوام در حضور مطهر خوش  
در سبزه کاشی و خنجر  
کند از دست او جان و تن  
و مکتب کین کند ما را به جا  
نخستین پادشاه و پادشاه  
در سبزه کاشی و خنجر  
کند از دست او جان و تن  
و مکتب کین کند ما را به جا  
نخستین پادشاه و پادشاه

در سفر کما و خندن عتس فرج  
کند از دست او غم و تنها  
و مکتب کین کند ما مردها











قصیدہ در منقبت علامہ گل عالم مصطفیٰ صاحب مولانا حضرت غلام حسن الباقی

ماکہ طبعم سخن سرا افتاد	مرغ و کستان زن از لوافتاد
بم تر نغمه ام کہ چون نے ساز	اس بچہ نغم ترانہ را افتاد
نقبش آفتاب کرد ملک	نقطہ از لؤلؤ کنگ ما افتاد
ارسلو و مدد خدائے ما	خلیض بنینش بدیدہ ما افتاد
در محیط سخن کہ جانفکاه است	طرح لبوہ کماشتنا افتاد
بہ حال سخن خاں کلام	کہ زمر در دوشم حد افتاد
پیش از سرگرس خندان بودند کہ	قرعہ امر و زمام ما افتاد
کرجہ حاکم و لیر نجاک	ہمہ نامہ گریب افتاد
ظلم طمع منز ز خفیض	بار و غیر غزل سرا افتاد
بر سر سایہ ہمہ افتاد	در بحث من رس افتاد
در رحمت کنایہ بنیم	نار صبح و کشت افتاد
متصل خون رویدہ	برستان تناوک دعا افتاد
در غم و غم شد اہل عیش و طرب	در دمن و در سرشتا افتاد







جواب گفت بنده لاسن کامنی علی التمجید از باسمه حسنه منشی سید افضل حسنین صاحب مرقوم  
المخلص لعل جالبی مکناد مولد او حیدر باد و مدقنا حشر التبع اجمعه المصنوعین صلواته الله علیهم

بند اول

در میان شش جهت فات تو ماند قبل را	وین الاطوار الموصوفین را جانشین
ساده خاور و مور باز گشت انباشت	بالمال ندی گے ہمشان رب العالمین
و ترخ تو از تریل انزلنا الحسب	یچو خور بر آسمان چون کعبہ بر روی زمین
قد کفی فی قریب الساتون الساتون	ایچ معراج لذت و دوش ختم المرسدین
عایل قول سلونی حازن اسرار حق	خوش بہشت نو در آمد یا امنیب المومنین
از کمال تو کمال ابرویست آنکار	در میان چار وقت رنج و فراق مبین
پیش آید چو دنیا دادیے اور اسہ طوق	تا او کردی نماز ای فب زبیا و مروین
	فبیہ یامس ختم بہشت و قلوب منکرین
	رہنمای رہنمایان بہینوای سابر
	ارلب لعل تو حوت مابہ علم و بغین
	شہ بیان از قدرت نشان قدرت العالم
	برضا عس از سر سیمت فسادنی آستین

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ الطیبین  
وآلہ الطیبین



ای که تو نور خدای مصطفی را بمقتضی

ما بهار باد بس مصطفی اندر حرم

کیرت این گزین گزینان تبار ابرو زمین

نمانی آئین رایت عقل اول که ترک خود

آی از غمخام بجا یونیت که گریخ اسیر

گنبد پر نور درگاه دارد آن ضیاء

گر شود در داغ مهرت بر چنین آفتاب

فارس جاده ترا عمارت از در و پرستش

سبیل عزمت گر بجز آسمان روا آورد

زنده یافت ز بیا کرد است انداز برود

نظم بکر جود هم افشا و در جنگ احد

اندیشم این نکرد در و غما بر گز که

تیغ تو بسکت خندان زرم کرد و در مصائب

چون شکست آن تیغ ارض تیغ و بکریافتی

و در میان غم که آید از کما

سجده و گریه و دامن زلفت تو بود و دست تو

دست تو عرش مرفت ای زهر این تو

جیست در عرش تو ما کرد و کرد و در هر

او که تعلیم ادب خود از نواد و ثمن

یا علی تو به همانم بس که بر روی قفس

گردید از قباب الحامد چون کمر

در لطف نامم خودی تیره چو دو زمین چو

کمانش بر پر کرد و آسمان کرد و فرس

گنبدشان را و در بید از میان چو بیره خس

برده می خیزد جا و را اگر گریه می

پیش تو نمائند از با و ان غیر از تو کس

اندر آن بجا ما سود و ز کوشش کفیف

هر خط مصطفی بود بر سر پیر زینت پس

برج کوی تو در اندام قدس مان بودند پس

و در میان غم که آید از کما



ای دو عالم دیر پایش یا امیر المومنین  
پیش تو یک زره پنهان نیست اراد و کون  
و زینایت چار و فتر از رباعینست  
دید آن نور که موت یک بجای بود و بس  
ای زحر عزت مقیم سرده یعنی جبریل  
پرنیان آسمان را کی تو آمد در لطر  
من که باشم از لب قلم گویم مساید شنید  
الحیث است اندو عالم دیر عمر از خرو کل  
در شب عیث کجاست زنجیر بزرگ خاں در پنج  
ابر کو بر بار اگر گریخت نسبی  
زود و بد جو آد تو خود را بسا دل داده  
اگر دست گدیده منو اندر نشان جهان  
الکمر عرش است بالاد و دل معمر است  
الحیث سالیته آنی شناسد حق ترا  
خداگاه موفقیه یا امیر المومنین

بزرگی داد و خدایت یا امیر المومنین  
لوح محفوظ است زینت یا امیر المومنین  
من یکویم و زینایت یا امیر المومنین  
ارجمال حق نمایت یا امیر المومنین  
بجو در بان سرایت یا امیر المومنین  
تعلیاتی باکت عباایت یا امیر المومنین  
وصف لعل خالوایت یا امیر المومنین  
تربهار برایت یا امیر المومنین  
ای محبتا فدایت یا امیر المومنین  
ما کف در با عطایت یا امیر المومنین  
ای زنجی خود و ست خجایت یا امیر المومنین  
منعم نشانان گدایت یا امیر المومنین  
اندر آدل است جایت یا امیر المومنین  
بانت نام مصطفایت یا امیر المومنین  
تو خدا را می شناسی او شناسا تو را



هم نشان صدق زوالت تو مصداق آمده  
جدا جاده و جلال تو که محرم کلمات  
اول آخر تو هم باطن و ظاهر تو می  
خودار و برگرفته قدسیان روح الامین  
از خدا در آخرت ملکا کبریا ملک تو  
فضل تو و جنگ خبر کند عیار زوزه کار  
خزینت همسر با مصطفی رسید ترا  
مصطفی اگر شهر علم آمد و در آن شهر کسیت  
سایه اکر ساری کرد بر خاک درت  
از دولت سر این هر که کمتر شمنند  
هر که اندر سایه ات یکبار آمد تا ابد  
گردد امان تو دست زور با آنکه  
خوابت و آله ترا با غریبت چون و چشم  
از خود تو در دست تو از خود می آید

بیز و انش و دولت بدو ما رفت  
هم زوالت و اعیان گونش کو کوهر آینه  
که نر ابا جان بر برگه برادر یافت  
ابر صفات کنه از خورشید نور یافت  
ناکه نام نامیت در بر کسیر یافت  
فر میر و جهان جای سیم یافت  
راست از پیغمبر و نصرت و اور یافت  
سبیل از آن تو او حوض کوثر یافت  
بر در و گرو کی هر که این دریافت  
با فک از مهر و مهر و ابر یافت  
دولت همسر و اقبال کند یافت  
هر سرش بال همای سایه گرفت یافت  
در گمانش با فک از خورشید یافت  
نور و طمیت را که با هم می یافت  
حد که خود را از نماز تا آخر یافت



ای ز بهر نور چشم جان مصطفی

مثل عیسی بودند اندر مثل فخر تو نیست

عیسی گردون نشین دارو نمایی درت

آسمان و نیز خنجر بود است البروج

هم تویی قران ماطن هم تویی عظیم

ایم حق بامصطفی گفت آنهمه او بانو گفت

روشنی بخش شبستان شریعت نور تو

راستان راه ترا گزیده اند از جمله راه

بگمان ذات تو باشد مقصد نیز لبها

حدان دم ذکر فضل تو نور افواه او نشاد

هر که از تو رو گردانند بیند روی حق

سر بلند اندر جهان رسای تو راستی

عرض حاجت جز کو کز بهر من مکتب عار

عالم ز بهر گردون دون فرسوده است

روز به تو عیب کمار و مصطفی

ذات ثوی مثل ای فخر جهان مصطفی

را که آمد جایگاه تو مکان مصطفی

ای توبرج اولین بر آسمان مصطفی

این شرف خاص تو شد عام ایام مصطفی

راز و حق تویی هم راز دان مصطفی

نور تو روشن چراغ هر دودمان مصطفی

راست است این ره میرود تا آستان مصطفی

افت منذر است اگر نازل نشان مصطفی

شیر خورده مکیدی یاربان مصطفی

حق عمارویی تو باشد در جهان مصطفی

آی تویی سر و سببی در دستنا مصطفی

را که من هستم غرض خاندان مصطفی

مهربان شو جانورای کن بجان مصطفی



ایکسان قدرت حق ظاهر ز نشان شماست

آسمانی کین جهانش برپا نیست است

رفت از رفت کونین بالتر بود

در میان عترت و قرآن نبات و افراق

نعمه سنج و حی کو را نام باشد جبرئیل

جبهت این لطف و ربانم مانا گسترده موم

این ثنائی برپا گر گنجی در زبان

ای طبیب در میدان زود در باب اکرم

خواجہ دنیا و دین ہم دین و ہم دنیا بدہ

گرچه بنابر انما ہم مستحق رحمت ہم

آیه لا یسل عن ذنبہ اندر کتاب

بالتولد فاجار مرگ و برنج راجہ غنیم

بہر لطف از پیش و خفیا صاحب کشف

گو جان خورشید بنا آفاق را روشن کند

ای که دنیا آہ نبرد و دین عالم نام

باعتنا نیست عالم شریف  
باید ستودن خورشید جان

از زمین تا آسمان محکوم فرمان شماست

رو و شب پشتش و توانا از احسان

بسنی عقل است گفتن عرش الیواست

گفت ختم المرسلین قرآن را قرآن شماست

نیست غیر از علی انعم ربان شماست

نیست در لطف و ربان مدح کلمہ سیما شماست

از زبان بی ربا حق منا خوان شماست

در دمنده بی راکہ خیم او در میان شماست

نایه راگز زل خاص از غلدهاں شماست

رحمت است از آن او هر کس که از آن شماست

صادق گفتند در زبان محبان شماست

چون در انجا نزل رحمت روح و روحاں

بکلمان را انتظار دور و دور شماست

خوش بر آید چشم بر شتاب را روشن کند

کو ایستاد از آفتاب و عالم و عام



نانی تو در دو عالم نیست غیر از مصطفی  
لای تو دنی شک الله انت می باش گواه  
از نگاه قمر نواب ایران همچو بهم  
کلی بی آب از گله راجست آفتاب  
نیست مقصود عطارین کفن مع و نما  
مدح حوالا تو خدا و مصطفی با نیت و کس  
مدح کس سعادت بود لطمه ساخت  
فرزده امیر عالم سبزه در افروز  
بر تو لا اوم و میرم نوم سبوت هم  
ای زحرف بر زبان بران مرقد  
نوح و اوم و حور مرقدت آسوده اند  
باغبان مرقد تو آبخوان راجه قدر  
باغبان مرقدت بر خط مگوید تسبیح

ای تو کی خیر البریه مصطفی جبرائیل  
مصطفی خرتو نبود یکس قایم مقام  
وز نگاه انصاف یافته با کام کام  
سبزه با مال راست آسمان سبزه نام  
کو بر ارد در میان مدح سبزه نام  
او چه داند مدح کو چیست مدح کلام  
گر قبول افتد آید آرد مستبام  
ای تو ای دریا رحمت قطره حواله کام  
ما بد دست مرقدان عالی و السلام  
طرقه گویان مدح پیش و پس استقام  
هست ای آسودگی راجه دار السلام  
بافضای روضه ثوبان رضوان راجه نام  
معمار روح و در میان و جنات السعیم  
عطا







تخت و تخت ساز کرده

تخت ساز کرده

خاتم در دست وزیر اعظم یافت

خرج فروزه حلقه خاتم

یافت خاتم وزیر اصف جاه

این وزیری و این سکاهی

ای تو مختار ملک و ملک از تو

دست قبض تو ابر دریا بار

تخت اقبال و ذات والایت

آستان تو دولت یا حیرت

مکن در زمان رخو عدو

بر خرد و تو گر کج فک گود

بیش دنا می تو لایه کد

دست حم جهان بر دست است

نکته تو در خاص

عیش را نموده فراوانی

آفتابش گین رخا نی

آفتابش گین رخا نی

شد سلیمان بر کوک و منانی

خوش خدار است فضل و امانی

خویش و تازه چون گلستانه

دل فیاض بحر عمانه

در جهان است چون من و جانیه

برود و شش حب و دمانه

تج تو دل در گزینانیه

مام او نیست بحر بشمائی

عقل اول رنگ نادانیه

عزم تو ناموده چو دانیه

بکانه خاص

بکانه خاص



بائش تو باعث هر کی و مهر

خوش نشست از تو نفس و دوا

آسمان هنجو حلقه خام

ارضا وصف تو چو ممکن نیست

حلقه خام تو دولت را

حلقه خام را اقبال

حلقه حاتم چو حلقه گوشتش

حلقه خام تو حاب را

حلقه خام تو بر احباب

سال این سرور خام

پاس تو خلق را گنگنه

مثل تو بر نواز است دوا

ببر صایت کرده دورانی

وصف خام کنایت یاسی

حلقه چشم نور افشانی

حلقه در گوش خندا

دکشن افتاد است بر آینه

حلقه طوق دشمن جانبی

حلقه دو بے سامانی

ای رخ خام

خام نشد قصبه نه آبلغ بی هم شعبان المصنوع خط خام چوین جمع مفرغ معام حاکم



سحر کون و کمان مشرود ناکهان آمد  
 بفسن بدان گمان کاسمان غرور و شرف  
 باستان و زمین باید اسرار است دلجو  
 به پستان چمن باید این نو ابر خواست  
 سحر گوش حلقه گویان حق رسان این حرف  
 در وقت است که بر عرض رفت نامه لطم  
 به وقت رفت معراج سینه الگوین  
 دوم عروج مکانی که یافت اربع بند  
 و لغزش است که دفع غلظتین گیر  
 تحت چمن رسول است و لغزش با علی  
 دوم نشان کف بای خاکی علی  
 دود به است که محل الجواهر ذکرش  
 بکت دیده پیر که نور رفته  
 دوم گرفت حرم دیده در کاخ

که چرخ کون و مکان بار در مکان در آمد  
چو آسمانی قباب به بیت القصر عیان آمد  
خانه فخر زمزمین نخل آسمان آمد  
به بوستان حبس آرزوستان آمد  
که حق بکر حق شاد و شادمان آمد  
سخن ز لوج بلندش چو در میان آمد  
برون رخ بکانه که لک مکان آمد  
چو باز صاخبش آلبا بحر و سان آمد  
زمهر و ماه لبهای آسمان آمد  
که نقش مهر نبوت بگین آن آمد  
که دقت خود مکان ریب آستان آمد  
فروغ دیده آناه در جهان آمد  
بهوی پیرینی باز بر مکان آمد  
که خاکسای کمد ته تهای آن آمد



درین عالم و عمارت تو

چو بخت بخت سلیمان است درین کون  
بر آستان تو خیمت سهار روی

حدیث غنص عمیم تو بر جام رفت  
بکفانی غم تو جواب باید بخرج

به پیش جاده بلبل تو اوج قبه عرش  
رسد بحد صفات تو نیست خد خرد

خواید تو هم حواسم بیان سازم  
چو خود و عید و خواهد هم نهار بود

خود تو جهان عید لافان آید  
چو خود و عید و خواهد هم نهار بود

چه خواهد عود تو عید کام گرفت

چه عود بگو که عید آیدش با شغال

چه عود مایه ص عیش عید قریبش

چه عود لطیف خات دوباره لا مغروق

مطهر

روان زلمع روان تو آسمان  
در تو قهر اقبال مقدر است

زبان چو بر گریه بار در فشان  
بهرزه مانخت و لکیر کردن تو عیان

چو نقطه البت که در جاده کف آن

که آن روز گمان ویرانه گمان آید

خام تهیست عید هر زمان آید

خوش گریه سخن بجز همخوان آید

لذات عید جهان عید در جهان آید

جهان آمدن عید کاران آید

چه عید بگو که اقبال از جوان آید

چه عید قالب صد عیش را جو آید

چه عید عار کتی رو عمر جاود آید



از آن زمان که غایب است روز از وقت  
دو طالع است در سیزده کار کون فیل  
بکیت تخت ز لاله لب پیر کز  
دوم نصب مکانی که بعد ناکا به  
مکان بخر مکن بوی بکین خاتم  
مکان بخر مکن بوی غالب بجان  
مکان که دم مکن کیت بیچ مبه  
مکان است فخر اما کین مکن است بخر ملک  
مکن فرست نه خصال و مکان بهشت مهال  
مکن نهاد قدم در مکان بآن رفعت  
زهر حلال که بر نقش یابی او زمین  
زهر حلال که آینه از عکس رخسار  
زهر کمال که نفضان ز طبع نفضان رفعت  
زهر که نه نه نه نه نه نه نه نه نه

مراست پاس غایب است بر زبان آمد  
بچاره سازد و لاهی خست گمان آمد  
که یاد کار زمان و زمانیان آمد  
بهمین دعوت یوسف و در حوان آمد  
نخیز مقدم توان کاران آمد  
قدم صاحب ایوان گمشان آمد  
مکن دراز مکان با بجم جان آمد  
نگویمت که محل طالب بیان آمد  
مکان چو عرشش مکن تاج عرش آمد  
مکن هیچ مکان چایم آسمان آمد  
که اوج نه فلکش سر بر آستان آمد  
چو آفتاب در خشان بر آسمان آمد  
هزار بار که طود در میان آمد  
چو آن مکمل نفضان در میر جهان آمد  
که نه نه نه نه نه نه نه نه نه



دکان و در بام بدو خلق خوشتر است

کشمی از لغاتش صبا بکنعان بود

سخن بکنج فسانیش در دکان بگذشت

تو کی هر تر و خشک زمانه بفن سران

گشوده شد یو که رنگین بیاست لطف

نماند با بیم بهر که مامن داشت

علی الخصوص از آن رافعی صد دهنی من

سپهر مرتبه سال در جنگ کشف نام

ولی عجب بودم اسکر در چنین عهد

تراست لطف بمن لطف دوست شاملی

تو کار ساز من او کار ساز جمل جهان

ترجمه که درین بند سخت و گنگ ام

تو چه کردی در گذشت محنت من

بحق عید بدو بحق صاحب عید

آنکه در دکانش

بنامهای حسن بر زبان آمد

زمانه گفت که از مصر کار آمد

عیان بکنج نماند و آن گنج شایگان

کریم از کرمی طبع بحر و کان آمد

هوایی فصل بهاری بهوستان آمد

گرفته است سر مهر و مهر با آمد

به پیشگاه وزیر زمان عیان آمد

که عهد او همه راحت و جهان آمد

نصیب من همه اندوه و غم جهان آمد

در بحر و لطف چراغ من گران آمد

دو کار ساز چنین حال من خبان آمد

ترجمی کردل از دست غم جان آمد

تلطفی که غم من سخت با گران آمد

که کارش غم و مولای مومنان آمد

که از آن گزند



زبان بوی مطالب عفا در از ملک	که انصهار بسندیده جان آمد
هر آنچه عرض نمود ز روبرو صدق و صفا	قبول حضرت ملامت بگمان آمد
سخن رسیده چو اینجا معالیه خویش	آجابت آمد و مرید مقتان آمد
ز مهر و ماه سب و روز و ماه گسرد	مدار کار جهان تا بر این و آن آمد
فروغ جلوه سالار جنگ و فخر الملک	که نور بخش جهان و جهانیان آمد
ضیاء هست در خسار مهر و ماه بوی	من این گفتم و آمین راست مان آمد

عام شد قصیده بدایع و در شغلا لم یعمم بوم بکبریه که احرار کلاما فاضل محمد بن محمد

قصیده در مدح نواب سیطاب معالی القاب <sup>دگر</sup> نواب سراج الملک بهادر دام افشار و بیرون

دل من کشتی نوع است و آب دیده طوفان	ز بسم الله می رها و مر سها در است کمالش
و سکانی که باشد باد بانی بهر این کشتی	بخائی گریختن خواهد زین دست سالی
چه دست است که آن طاماکسی را گردست	ید بیضار آرد و می موسی در گریبانش
چه خوشش بسیار سانی چه خوشش روشن شد	خدا می آن سحر قریان است مهر و خورشیدش
چه خوشش مهر و خورشید عشق و امان	چه عشقی که در سبزه است در دولتش
چه انسانی که بر مکن همان حار و امکان	طغیانی آمد و بالاد است انسانش
	چون باد است در کشتی

قصیده دیگر



چه خوانی مار نمفت نای او بی یزید کند کاه

چه ایسانی که بیشک شکر سن افروزمیکن نمفت

چه کفر ای که خیزد از شقاوت الحذر از وی

چه سامانی که آمد اصل ساما طاعت بزوان

چه فیضانی که از آغاز واکامش جو پر بیم

چه بایانی که باستی جاودا در روضه رضوان

چه بستانی که نعتبای آنجا غیر موقوف است

چه رضوان که حوت نوئی فی تجرید ارباب

چه عفو که باسد همخاننش رحمت کامل

چه غلانی که حرام اند و حور العین بی صحبت

چه خوشتر و درست بمانی که کامل مکتب آنکه

چه قربانی که آن هرگز نباشد لایق قربان

چه شایسته که تحقیق و ذوق پیش خدا مال

چه غیر آنکه از سوزش دل عاشق خردار و

چه...

شناسد صاحب حجاب که بگوید کراخ

چه نمفت بگیان محروم آمد بار کفرانش

سعاد و گریه و سلاطین مشغول رسالت

چه نیر و چه فیاض است آمد عام فیضان

اجل گفتن آغازش ابد گفتن پایانش

چه رضوانی که باسد رحمت فردوسشان

رسد هر خط از حق پیش تو نوری رضوان

چه خوشتر و درست بمانی که باسد عین غفران

لو بد نعم عقی الله امری که نند عثمان

چه حور العین که بسیا آمد دست بمانش

در و درست بمانی که ای کونین قربانش

که ای کونین که بر تان و بر تر بوشانش

برند او را سویی حجت کشند از حقیرانش

که از فساد ارکان کثر به سوز دلخیزانش

چه...



چه جانان که در مجلس مایه عیس ایستاده  
چون شیر آن گلستان که در ساق و ساق  
چه جانی که پیش از آن دنیا بود و گمش  
چه فرمانی که آنون صاحب فرما و خلق  
چه دیوانی که از دانش کا مانند است که شرح  
چه ارکانی که حکم ندارد و پیر و را او  
چه دورانی که از حدش جهان ندانند و حرم  
چه خوشی که هرگاه بماند بابت دستش  
چه دست در میان خیر و دور و گریز  
چه خوشی که در گردانی که بابت مال حکمش  
چه جلالی که در دوام که در رسم او  
چه میانی که جو کل در گنبد بابت از تیش  
چه براسی که بابت شعر و آواز قاطع  
چه براسی که میبازد و میانش خیم از مرم

چه در آنکه میزند بهشتی و در کمالش  
بدل سوز و طبع عشق نوح از سحرش  
چون در مخلوق که گشت دنیا بر و پاش  
شبی فانی که در سحر ماهر و در سحر ملک  
و گریه آن لوبت فدا از پای که کمالش  
سزاوارا اگر ناز و جهان کنوید و دانش  
چون کلیم رحمت تازی ابره از دانش  
چه خوشی که در سنگ گام گرم بینی و دافش  
برگ و امیر سابل که در گردانش  
چه خوشی که حکم که چون نوح او بر رست و دانش  
چه گفتیم در بابت وقت بود که در میدان  
چه تیغی که در بابت خاک پیش از دانش  
چه قاطع جنت قاطع بود که گفتن به برانش  
چو آید بر سر گفتار آن طبع سخندان



چه آن طغیان که چون پیشش بنحوا

چه لغام که ذکر او خدا فرمود در قرآن

چه ایمان که قوت یافته از قوت داور

چه بیکو منشا خونی چه خوشتر قدر داداور

چه اوار جو کردو که گردد گرد قصر اوار

چه دربان که از روز دین خط و رسم

چه خاقان که در چین بیره چین باشد برانگش

چه خاصان که مخصوصا درگاه اند در دست

چه خلق که دایم در مقام کوی او باشند

چه خدی که گویا بیک باشد حافظ و دانش

چه خوشتر آن جهان بیک بایس خلق میبارد

چه سلطان که آسوده جهاد طیل او باشد

چه سیاحی همه دانیکه شایسته و وزارت

چه آنی که میبارد و بر اعظم دوران

چه آنی که میبارد و بر اعظم دوران

نیرینش باستاند و چون ساگر و لغام

چه فراس که از تقطیع و اندام احوال

چه داور داور دوران که منسبت تمام

که صیت جبه او پیچیده در افروغ و الوار

که تیغ فرق خود سازد ز خاک مای دربار

بوی عبده کسری و قیصر خا و خافش

چه انعام که آمد عام بی مخصوص خاصش

چه خدمت آنکه چون واجب کارند حلقه اش

که بایست خط خن بر خط و بر آن گیمایش

چه آنند است بیاو بیکه توان گفتن همانند

که سلطان از پایش خلق میگوید و دانش

چه در طیش جهاد آسوده گوید طیل سحاش

بدنیام در دهان از آنکه داند لایق دانش

وزارت ملوک و دانش رتبه و غرت و دانش

سرمه ده فکر بایست که از زنگ غر و دانش







عافیه







ربور و بال خود ساز ایند منافق ارکان

چاره نمود زهر و ساقی ز پور دشت

از تو خود کمی بسید و فعل ناشای تو

علم و انانی چشم و در اعل ساز

بلبلان و در دلی و در زیر خیمه

پند من و خوش علم و طلب از هر آنکه

گر سیر سیرت بخواند ترا کاه و گاه

پس ز دانش بایست بالین و لیتر

کبر که بگردد و دین حق

از بی اساسی زین و تیش و شمشیر

ناکی که در خونش حیران و مضطرب

مندی که کی آلیس و جان تار و

منش خدا که مطلع پیغمبر

فرمان بر رسول خداوند اکبر

حمد و ثنائی که در آفت را که من

نامند زینت غر است مسکنم

اقضی التفاهه محکم و گفت کسوم

زانهایم که حسن خود شم بحال و در

نگارنده ام ز دانه ممکن البهو

در صدر کائنات بواجب مقدم

نوح و طرم و من من بچو گشتی است

نامی عزیز و مهر خود آمد

و م باج و ولایت

نایف جان مع

آفاق

بی راعب سپاه و نه محاج لشکر

تابسته ام بی کمر

غضای قاف

از قاف تا قاف

خواس عقل راه بکنیم نمی برد

آینه خزان غیبی است خاظم

بید است این حدیث و سیمای

مانند سوله و وجهی هم سر و خرقه

و ربای در طوق تو کل نهال هم ام

گشتند سر کنان هم عالم سخرم

در بای معرفت ز دلم هیچ میرند

اطراف عالم تو نفس من معطر است

بر کبر است در و درون و مجرم

در آفت کائنات تو بسند من

صد غسل ز آب چینه نوشا بر کرده

از رنگ جبین ز رنگ کتاب مصوم

زانهایم که بای ز دانه کشم بیرون

افکند را چون قطره بر کس طراش

و خطاب بشیر خط محرم

جهان را چه اعتبار

در بای راست و

انجم چراغ و مجلس خود رسید سازم

موسیقی صفت معاند گاه طبیعت

خو شد اگر سوز نه شد مشتی مرا

هرگز مهر جان خود نشد تنگم

بر کفایت سایه بیند ام از زمین

من ترک محمد و جعفر جبال کرام

باز برون جو بیگ جو مجرم

دنیای جوی طالت او سگ شوم اند

دنیای جوی بعضی او بگو گفته اند

از کفایت جنت من مهر دانه

کرده اند اندیشه از دانه کس

مار کس را قابل تنم و گوشت  
عبر از آتش خوب نبود نیست  
مذمت سلمان و در دهن و صدف  
خاک را ستوان جای مسک  
دایه در بر شیر جوانه مهر مادر داد  
تا چو نه دنیای ساد رویت  
آی بیرون خفا می نشاند  
از نالوان صاحب معراج  
تولیت زینت من و در  
جان نافه ای گشتی و فعل  
دکم که از قبیل  
از محتاج فقر  
گرچه فقر تو ز صفات  
روشن شده است معنی  
بر دانه گوشت کلام  
ادراق آسمان و زمین را  
گویی المثل هر کوه بی تن  
چهره سامی نه در بی گوشت  
بارخواست از رنگ حج  
باله که اندر کوه لگ نه زن  
کرده اند اندیشه از دانه کس

ربور و بال خود ساز ایند منافق ارکان  
بلبلان و در دلی و در زیر خیمه  
پند من و خوش علم و طلب از هر آنکه  
کبر که بگردد و دین حق  
پس ز دانش بایست بالین و لیتر  
ناکی که در خونش حیران و مضطرب  
مندی که کی آلیس و جان تار و  
منش خدا که مطلع پیغمبر  
فرمان بر رسول خداوند اکبر  
حمد و ثنائی که در آفت را که من  
نامند زینت غر است مسکنم  
نگارنده ام ز دانه ممکن البهو  
نامی عزیز و مهر خود آمد  
و م باج و ولایت  
نایف جان مع  
تابسته ام بی کمر  
خواس عقل راه بکنیم نمی برد  
مانند سوله و وجهی هم سر و خرقه  
در بای معرفت ز دلم هیچ میرند  
در آفت کائنات تو بسند من  
بر کبر است در و درون و مجرم  
از رنگ جبین ز رنگ کتاب مصوم  
زانهایم که بای ز دانه کشم بیرون  
جهان را چه اعتبار  
موسیقی صفت معاند گاه طبیعت  
بر کفایت سایه بیند ام از زمین  
دنیای جوی طالت او سگ شوم اند  
از کفایت جنت من مهر دانه  
کرده اند اندیشه از دانه کس



زنگنه او بر دشت غلگه  
دی سده خاک درت ایامه اسکو  
ربا دید به صبا فیه آهو  
و هر جوان تو زنده نغمه که دالتو



محمد با موی نوی کتبه در

بامرد تو گویا چو خاک در پوختو

دار و طمع آنکارو باز نگیرد

در باب شفاعت احوال

ارکتاب موی بن الحی صلب

قصیده فی المنقبت

من کلام فردی اردبیلی

بجام گویند نوشتند

خوش آمدل که با عاقبت کم نشیند

زنا کام و کام بریم نشیند

ناید تنگ از غم ناامیدی

زما ساریه بخت خشم

تبع حرمت

فایز زمره نشیند

خو جو بسزغم

سندم

سند و جعفر

بیر علوی غیب بریم نشیند

جو ز نار غم بند و بند از

ببخانه کام

جو بریم خورد روزگار صفت

ز آسوب فطرت سلم نشیند

نه اندکم و بیش ناسازگار است

دل آسود از کیف و از کم

جو از راه صورت معنی گرید

بر اصحاب معنی مقدم نشیند

جو از راه صورت معنی گر

جو ز جام غزل شوق مست

نگرود و گر صده فضل نافع

بر فعل خبر پس و لم نشیند

شوق صدر ز دانش سرا و در جان

که از نایح وحدت معنی نشیند

جو لطفش در آید بگوهر فانی

از و ستر وحدت منجم نشیند

خوشا باغبانی که در نایح سرست

ز شک غم وید بریم نشیند

گل و سانس جو بر مرثا پسند

بر ویش بخواند که شبنم نشیند

جو غمی دهن بند دانه زبان

جو سبیل بر لبان و دم نشیند

ز پر کا دل کند گل فانی

سرایا بدینار و دریم نشیند

جو میگانه گردد و زانند خود

بخونیکه کام محرم نشیند

جو آرد برون سر حجب تمنا

بد و یوزه بر سقوی غم نشیند

دیو را سر و کت از نگار

که پیش از سنهات تمام نشیند

اند درت و در امن ناامیدی

جو از چخت کام ملوم نشیند

ببند دل خوش از زار خانه

جو شمال تصویر اکیم نشیند

موقف جان سپارد

پر لیلان چو گیسو بریم نشیند

نگرود اگر مشغوف در زمانه

سر افکنده در پیش جبریم نشیند

جو آرد بکون و امن هر حیدر

بر و خرا فایز از غم نشیند

گدازد اگر دامن مهرش از کف

جو آتش لغو جبریم نشیند

علی و یه جانش محبت

که بر صده عشق اعلم نشیند

ز بعد محمد زهی جانش نشیند

سک کند جلوه اسلم نشیند

بدیع بیت در نزد عقل اینر قصیده

که دوباه بر جای بنیم نشیند

اما بکود در سخنر

کلمه کت از گفت اکیم نشیند

که بر که در غربت جوید عاشق

خوئی شرم بر روی حاتم نشیند

جو دغا لطفش کت فیض نشیند

جهان خشک لب جبریم نشیند

جو در کوه جان و آید بدیش

بآب تنی همچو مریم نشیند

اگر بر لطفش نیاید بیارش

عمر او بر کنت اویم نشیند

بجا فاطمیش از بی کام دنیا

در کندی بیش پاک نشیند

که صد خبر کفر بگیرد

دل آسود از باریم نشیند

طبعی که جبر

جهان از لب و لوزیم نشیند

بر آنکو بند و بر جگر دغ نشیند

دل آسود از باریم نشیند







گر لبش بزم کیم دیده قدم هیچ نیست  
ماه خدا آید و در ماه از کس دور  
زمره زلیان که مرطوب برده رازی  
و هر مصلحتی که هست از علی احسان  
بیعت نم کند از دست خلق در جوش  
بر و لب علی وین شی را و می  
گفته سلوئی علم کرده صورتی علم  
داده بدو کردگار و وفا نه القهار  
زاده شرح ز قرآن فسر قدان  
کشت یکی را بر سر غزوه و نخل کام  
جوز گلستان دین قمری و طوطی  
آنکه لقصان بر آتش شمع آید کمال  
هر چه از این است از طرف مایه است  
لیک بر نم حروف سیم لطف او  
عبت ده آور من خرم آل نبی

یاد رسر میکند و در وقت بر من  
از تر نایده راه در وطن خویش  
ماه بدوران کوسا فی دین زدن  
دو کی زمین شود در آتش علی حسن  
صاف در آمل مقام اسفل او  
غریب را بر شاه رسل را فتن  
حیدر جبرک صفدر غر تر فتن  
لمنه بیعتال تدیری او بیعت  
روی یکی ضمیران قدیمی بارون  
خند یکی را بیخ زدن و ممتحن  
من و محراب و منزل راع و زدن  
نخستین برص بود خشم و سن  
و نه برایشان عطارت از طرف  
خمر محبت بر تل نقل قناعت من  
بار خدا یا بخیر زد کمن روی من

زیر چرخ از غنای سر خود دان  
کوز غبار درش باله و سوز چمن  
تیر که بدو حجت کین مهر نبوده بدین  
گرچه بادم بعد زنت بر آید  
صدر نبوت پناه وار و عرش شاه  
شیر خدا در غا ساقی روز جزا  
طاهر و بودت سیر باطن او کفاب  
رشد عیش اگر برکت زنج سا  
گور دیکه گوگرد دار فابرها  
گل شکوه بهار سنج چون حسین  
دیم جو بیخ فخر و غنای و جوار  
روح بهر سیرت غنای خود اخله  
انعم شاه غریب خاطر من کو تیا  
ناتن خود سوخته و آتش بر ن  
یارب ز نام خویش ختم کن در نود

تجربیات بهشت بر لب حویتی  
ناف نهد بر من با فایده  
طالم ابل لعین حاسد آریاب  
خار ز جنس خیانت بهشت  
جوهر خیره وصل کرد با لک  
کعبه با قبال او پاک ز کون  
شمس اسد اگر دید هر کون  
درجه دگر تر بسته نود  
کرد سراسر در سریت  
سبزه بر آید ز خاک سبز نیام  
کود خری میخیزد تره سلوی  
در خود ایشان نبود سخن چهار  
موی سر زنگی است بر گرد  
دل بسلامت جان به نام  
نامشهر که هست نام تو

**فصیده فی المیف ۲**

**من کلام وقعی تبریز**

بازم آفتاب با باده سر و کار  
عشق را چگونه تر کنار آورد  
عشق مستولی و جنون غالب  
بمونس در مانده تما گشت  
از دیارم بر سر و دل نخران  
در آتش آتش

عاقبت را فریاد باز  
کز کس کیایم نماند آزار  
بمونس بیدار و عقل بهیچ  
آوار گشته قاتلش کار  
بر سر شکوه ام زیار  
و نه در آتش

باز بر من زین عشق و جنون  
در دوزان فسرده پای بیت  
عقل سیلی خور خون گردید  
چو سخن رانم از دیار که چپ  
تانه ادم ز دست بار  
چو حکایت کنم زیار و

طلعت میاروز در  
که بر آورد و دوم از دل  
که گریزی ندارد از  
تانه ادم ز دست بار  
چو حکایت کنم زیار و



حافظ زیاده ان پرواز  
چنانست و چیت این نام  
روین نه معصوم  
محل قریب راز آب سرود  
چشمینه دلی لالاباب  
سینه بجه از رضای خدا  
آبایی آسمان سکه  
لطف او برگ  
ایش آنجا که بر تو اندازد  
حاجت دهد حاجت را  
دینو ابرین درگاه  
مردش از صدای غشایش  
سیان گرد مردش در طوف  
خدا تحت قبه که درو  
ای لغو گناه بازند  
**سوره اجاره و قومی کن**  
سندش ز جرم سرود پیش  
سنگ این ستانه دم شای  
دل جویر قبول دعا  
آبایی از نظام حکمت و نور

دلی زایه این دکن برود  
از چو نسل است و آنکه ام شمار  
دویش نقد حیدر کرد  
محل قدس را ز جسد سالار  
سرمه دیده اولوالعبار  
بهر حق کرده جان خویش شمار  
آسمانی ز عالم آلود  
قهر او برق خرم افروز  
خیزد از پیش پرده کسزار  
گردد از عذر غفوش و در  
کارگر نرزه عاشق زار  
کام حاصل کننده از دود  
گرم تمیل از زمین و بار  
نیست کس را بنا آسیدی کار  
جرم را ننگ از دست غفار  
کارش از لطف عام خویش برآید  
نخل از کرده خویش مگذرد  
بر دل از معصیت ندادم بار  
به که خاموش گردم از گفتار  
حاصل اند از معجزه لیل و نهار

از دلی و دکن من  
سج میدانی این کجاست کجا  
بچشم از عدا  
آل عبا  
آب ردی مقبول  
داده در محفل رضا بقضا  
از شهادت در شفاعت رو  
حب او دستگاه آفرین  
با ولایت خیر و عصیان را  
سایل از جید بیخ بخشش او  
در نظر کرد آستانه او  
روقه اش تازه رو تر از <sup>فرود</sup> ~~خوش~~  
بر خیالش مستحان فلک  
شعله نور شمع این محفل  
یک دعای اجا  
عافران راهت پشت قوی  
گرم و در کی صبح نشور  
حیدر کند چون کر  
ملتی آدم محضرت  
نادین کار خانه خلقت را  
خصمت آنگونه زیرین این

خبر سیدی بدین حجت و یاد  
در سر پرده که در است بار  
قره العین <sup>م</sup> احمد مختار  
ش <sup>ل</sup> وین از شمار نیست و بیار  
سرو سخیل قره لیل  
بوی و هر مقام شکر کند  
دست خجسته خویش را غمخوار  
که عمل راست قرار  
ایست از گزند با بهار  
انگیده است منت اظهار  
دلخیزنده تر از جلوه یار  
فصل باینده از درو دلو  
همه تسبیح خوان سحر شمار  
طایر قدس مرغ این گلزار  
سپهر گذر  
عاصیان توکی شفاعت کار  
چرخ جواب عدم شوق و یار  
روز شمار  
باغم و غصه دم سبانه کار  
ناگه بر دست از عناصر چار  
پیچ زویش نماند از شب تار

تاج



کجای تو ای ساقی مرا لقا  
رخنی همچو خورشید و مهر بر فضا  
بده جام در دست هر می پرست  
دل هر چه عظم آرد به بند  
لشوخنی عاجلوه باز خویش  
ز رنگ لقا بمنزل بهار  
به بایندی این دکن تابا  
نوازم زلفی مسود و رسو  
دل میگدازدست و بی پرست  
بیا ساقی ای خضر بر گونه راه  
بمختیانه است گم نگراندست  
چو جامی بر آرمی بگری بنگ  
رفت تو هر کس که ساغر کند  
بهر صاف ز دست و جام تو  
شده جام تا در گفت تابناک  
صرای و شره ز دست گل  
مگر در کرم خاکم شوی  
ز سوز جگر دل به جگر کباب  
بوسه بخت اندر دم چو نعل  
مکان می گویند خاک و خاک  
کند مکن ز روی زار نشانی

جهانی یک جرعه از خود ربا  
دل ماه و خورشید از شک سوز  
فکن تیر ز کمان بهر سو چو پرست  
بده چو و بانی بشکین کند  
فکن طرح بخشنه انداز خویش  
خرامان شود از ماز و رلا دار  
شرابی ده و دل خود در ربا  
حکام ز یک قطره کم و گلو  
چو چشم خود در یک نگه سارست  
درین تیره شب رخ خور و ماه  
که صبح هر راجی بره روشن است  
و بهر تو مهر از موج رنگ  
بمستی شب نیره برده رسید  
بیمه شعل طور و اندام تو  
فقال جهانی بپایت چو خاک  
بیت فدا کنش غنچه رسو  
باین جوین و ماز بایم شو  
فتابی شرابی بر روی آب  
ز یک قطره می آتش اندر فکن  
دران می که قعت با فدا کرد  
بمستی ز روی زار نشانی

دم صبح و باد صبا دلکش است  
بیارا کی شمن و قند بلند  
ز ایمانی روبرو بکش نبع نیز  
بنه جام گلگون شرابی پرست  
اگر آفتابی لغابت چرا  
کبر لاله را داغ از روی خویش  
شرابی که از روی چو کرم خراب  
شود گریختی شد صراحی دهم  
ندام هر دلی شراب را  
لوی ریش من بامید و بیم  
زیر قطره با که کافند نجاک  
حنای گفت آتش آفتاب  
همانا که درن باده در خاک نیست  
نه یک من است از باران  
بدرید و تو کس نام می  
نه آن وید کس را که بیند تو  
چکانه یکا نم ز صبا کی خوش  
همه سوخت آیم لباس بدن  
بج ساختن شراب بدست  
حکله قطره شراب ز روی اگر  
بمستی ز روی زار نشانی

گزار برده چون تو بر آبی تو  
که در باغ شمشاد و گود  
بجان و دل قدسیان کن  
لکامی کن چشم خود سار  
و کرد تو گلی شوخی بو  
سمن ریده مستی بو  
اگر خاک گیرم شود  
چو غم میکنی را که دست  
چو کار دست بانی حرا  
خط ساخت جان سار  
فروزان شود از آفتاب  
بجو شعل و جام شراب  
شرت تو ز آتش خاک  
بکون و مکان جلد که در  
بجو یک لکایت به جام  
نه آن دل که یکم نشانی  
کفی در دل دیده دم جای  
ز رنگ شراب و جگر پیر  
که از وین او شوم  
شوخ جگر جام رین  
بمستی ز روی زار نشانی



فضا ی باختر سد سام همدون حرمی  
 نخلک نهند مجبر روغنی در تیر من  
 کن ران و ناما زیارت سید پیل  
 شرفی مالونی مصر بر  
 تازمانده ابرام و بوا  
 بی لال مرغ پیا خون خرم  
 ناز نوراب زلال بحر سکه  
 ناز گردون بر کانه  
 نیند زده صخره غنچه شد  
 باغش کلفت از صانع  
 هم سر مهر من جان و سواج  
 رادار دناک العرش ز مکنون  
 در مگوی و سبکی جویباری  
 شمعین هم سید مصوی کرد  
 در نظر از اتم دیدم  
 و می نشانی بکسری  
 بد آفرینان چون از وی  
 در آن اعدا ای شمس غلام  
 در غمت مبدل کوهر  
 سی کتاب صنم لایق  
 در شفقش نورش در کف

[illegible][illegible]

ز مال فضا بخریدنت این بخت خیر  
 که فضل تو شد مالک ثواب و عین علیا  
 بر آید آتش این آتش جهانی مجد و پیر  
 فروغ شمع ماند به رفار و ره مینا  
 مقصود در حد و ادعای بر سینه خرا  
 بروی طبع سحر شمع خجی بود و لاله  
 کجایم زلف افند سایه بروی بیت لعل  
 که شب و روز بنبید و در اندیشه ارسا  
 سبیل از دم کوبد جهان که در شمع  
 چراغ افروزد و آتش کند خانه دال  
 نعلانی تند خجی طالع تبارک بر آید  
 بهر صورت از مضر و عیار حرم مستعد  
 چه پیش است این معنی تابع اودا  
 بر دین آدم هر از بام و آفتاب اولی  
 هر خورشید آتش جهان و آفتاب و لعل  
 در دوار و جاسوسی حسن و جهان آرا  
 در پیج آگاهی اصل کار و اصل  
 پیشش خضران گویند لعل و صدقا  
 بود نمیشد و دیدم بدستش خالک  
 کم کردی حکایت آن هم بر من و اول  
 استوفی از گفت سانهی خط سحر  
 در دوار و جاسوسی حسن و جهان آرا

Handwritten text in Arabic script, likely a manuscript page, showing dense cursive writing across the width of the strip.



شده علمان هر چه که بود  
نور حق و طاهر خرامیر او  
شکست امامت که است بود  
زیر که در دانی بیکار  
بودند حق افیلم عالم این  
مه این ولایت که است  
گفت با ایشان هر چه که  
سر داشت بهر که بود  
زیر که در دانی بیکار  
ولایت که است  
بهر که بود  
شکست امامت که است  
زیر که در دانی بیکار  
ولایت که است  
بهر که بود

با حق که بود  
نور حق و طاهر خرامیر او  
شکست امامت که است بود  
زیر که در دانی بیکار  
بودند حق افیلم عالم این  
مه این ولایت که است  
گفت با ایشان هر چه که  
سر داشت بهر که بود  
زیر که در دانی بیکار  
ولایت که است  
بهر که بود  
شکست امامت که است  
زیر که در دانی بیکار  
ولایت که است  
بهر که بود

شکست امامت که است بود  
زیر که در دانی بیکار  
بودند حق افیلم عالم این  
مه این ولایت که است  
گفت با ایشان هر چه که  
سر داشت بهر که بود  
زیر که در دانی بیکار  
ولایت که است  
بهر که بود  
شکست امامت که است  
زیر که در دانی بیکار  
ولایت که است  
بهر که بود

شکست امامت که است بود  
زیر که در دانی بیکار  
بودند حق افیلم عالم این  
مه این ولایت که است  
گفت با ایشان هر چه که  
سر داشت بهر که بود  
زیر که در دانی بیکار  
ولایت که است  
بهر که بود  
شکست امامت که است  
زیر که در دانی بیکار  
ولایت که است  
بهر که بود







دل به خزانة جوی جان نمی بند  
چون گشته هر لحک نجی با نظام  
زمن و آب و نقل کشد از پند  
بخشش تا به مهر جمل المین  
بهر چه خود بخورد و چه هلاک  
از آن که بر سپردم نه عاورد  
کفار از آلمان خبر شنید  
در سقچون حریف که خوش گوشت  
مشرقین برین دلیق و نهجا  
گر شیر و شکر از نه دندان نهیم  
ز خسته فلک همه تر کیده میشود  
نشیند که از شب موافق غیر نام  
گر سبیل روح بر آرد بجای

رو بگردی و در نمی بند  
و صحت این جنت بود این مقام  
حور و دند باد و دانه مراد  
شخص نوالبان خاوشن  
چون سبیل پاشند خشت  
دغیب تیر ز راه عاورد  
خندق را در آه نایب جوهر  
ز لکانش نقتله و قفا کنند  
امد کو با سحر خشن گوار  
در توش بلبل گریزند و می  
گلنج اختران همه بحد میشود  
نگر چشم عقل فلان نرم خرم  
گرد و بوت صید و نه مقام  
سحاب و نظر آینه کند علی

باز بر رخسار غمت سیاه می  
رابع بود صفات خدش  
بزم بهشت را گل و لعل شود  
باشش فروغ کند عاوش  
کید با نگاه شرف تاج  
بهر چه چشمش زنده شود  
و ندان نامش و پیکر  
دیو سفید صبح اگر داند  
خوشبخت گلشن شود از بر  
دست دعا بر آورد از  
موج تحیط حاذق خواهد  
کز اوج قریب نشد کوشین  
وزشت را سبزه نماید فضای



چون باد وصال بسا کند علی

نویشت که منظره شود در دل  
مکمل نهی خفا شد در دلم

که موله شریف منورند علی

چون پیش نه ساین خوبا دل  
از کجاست خورشید غلغلین

در تن اگر شماره جوهر کند علی

منع غنیمت خوشتر کفر از راه علی  
بسی است اما نای علی از پرده

بر هر مخالفان منظر کند علی

وز خوشتر که شجره بار شود  
زان پیشتر که آب بهار شود

منعش اگر ندان منور کند علی

گذشت که جوان و عجم و کتب  
شاید کم بود که کتب

از آب و س آب میگردند علی

در خوشتر باج خود هر کس  
جسرین چون بچه نایاب

گردد دست خود بدوش میگردند علی

شیرین و معبوس طبعی توان  
قد سفید صبح در آید بر خوان

در مجلسی که مین بکند علی

باید بین طراوت فروز شمعین  
گردد زان سنبله رفیقه گلین

عروا قبا ی بنوعه و بر کند علی

وز بهر فعل بنده جلال شود  
ما به غم ز کردن اثبات معکانه

از یک که جلاله اگر کند علی

اگر کجایان ضرر به نرگان و گل  
در انتقام جو خدای ولی وار

که حکم قضا میبخشد علی

بد تخیست ما ز تعداد مال داشت  
تا کی بزه خوشه غم نگه داشت

این کنت اچو فرعی می بر کند علی

محصله آخرین شادی اگر کنت  
این کنت اچو فرعی می بر کند علی

نویشت که منظره شود در دل  
مکمل نهی خفا شد در دلم  
چون پیش نه ساین خوبا دل  
از کجاست خورشید غلغلین  
در تن اگر شماره جوهر کند علی  
منع غنیمت خوشتر کفر از راه علی  
بسی است اما نای علی از پرده  
بر هر مخالفان منظر کند علی  
وز خوشتر که شجره بار شود  
زان پیشتر که آب بهار شود  
منعش اگر ندان منور کند علی  
گذشت که جوان و عجم و کتب  
شاید کم بود که کتب  
از آب و س آب میگردند علی  
در خوشتر باج خود هر کس  
جسرین چون بچه نایاب  
گردد دست خود بدوش میگردند علی  
شیرین و معبوس طبعی توان  
قد سفید صبح در آید بر خوان  
در مجلسی که مین بکند علی  
باید بین طراوت فروز شمعین  
گردد زان سنبله رفیقه گلین  
عروا قبا ی بنوعه و بر کند علی  
وز بهر فعل بنده جلال شود  
ما به غم ز کردن اثبات معکانه  
از یک که جلاله اگر کند علی  
اگر کجایان ضرر به نرگان و گل  
در انتقام جو خدای ولی وار  
که حکم قضا میبخشد علی  
بد تخیست ما ز تعداد مال داشت  
تا کی بزه خوشه غم نگه داشت  
این کنت اچو فرعی می بر کند علی  
محصله آخرین شادی اگر کنت  
این کنت اچو فرعی می بر کند علی

نویشت که منظره شود در دل  
مکمل نهی خفا شد در دلم  
چون پیش نه ساین خوبا دل  
از کجاست خورشید غلغلین  
در تن اگر شماره جوهر کند علی  
منع غنیمت خوشتر کفر از راه علی  
بسی است اما نای علی از پرده  
بر هر مخالفان منظر کند علی  
وز خوشتر که شجره بار شود  
زان پیشتر که آب بهار شود  
منعش اگر ندان منور کند علی  
گذشت که جوان و عجم و کتب  
شاید کم بود که کتب  
از آب و س آب میگردند علی  
در خوشتر باج خود هر کس  
جسرین چون بچه نایاب  
گردد دست خود بدوش میگردند علی  
شیرین و معبوس طبعی توان  
قد سفید صبح در آید بر خوان  
در مجلسی که مین بکند علی  
باید بین طراوت فروز شمعین  
گردد زان سنبله رفیقه گلین  
عروا قبا ی بنوعه و بر کند علی  
وز بهر فعل بنده جلال شود  
ما به غم ز کردن اثبات معکانه  
از یک که جلاله اگر کند علی  
اگر کجایان ضرر به نرگان و گل  
در انتقام جو خدای ولی وار  
که حکم قضا میبخشد علی  
بد تخیست ما ز تعداد مال داشت  
تا کی بزه خوشه غم نگه داشت  
این کنت اچو فرعی می بر کند علی  
محصله آخرین شادی اگر کنت  
این کنت اچو فرعی می بر کند علی



ای کولب و سبزه شود به ام

اگر شوی دو کوش ترا کند علی

اگر شوی دو کوش ترا کند علی

در چادر مستی طالع

ای آسمان همیشه برت ره بود

در صبح هر دو شایخ تو بر تها بود

در صبح هر دو شایخ تو بر تها بود

بیوست به دست خبر نو

ای همه که کلف نبور و قساوت

بدر و بل آید از اشتقاوت

تا سگ گروش تو بر لوح عاوت

جانم بر بخت کسان

هر شامت از خسوف مگر کند علی

تا خدای عطار کج فهم بدست

طو مار عمر مار لوافتی چ خوشم

تحریر علی از تون دریم یک قلم

زنیسان بگو بود بکفت خلف

رونی ترا سیاه بود مگر کند علی

ای حق ما کی ره نیرنگ مین

صد جان از برای یک آهنگ

مضرب باخوشت برنگ چنگ

زین خرم برین دنگ

ساز ترا چو بود بر آذر کند علی

ای آفتاب که نور آتش که بر دست

وزندنی تو و ابرو در شهر و دشت

هستی تو ز کوش از ان رو چو

چشم ترا از پری کی فر

همچون بدل کش لا عمر کند علی

میرج صاف کن و علاج سبزه

در دل مگر گفته چرخ کمین

امروز و اگر از ستمهای دین

از دست گزین نهی تیغ

خود ترا بسنی می کند علی

ای شتری که تو دارد و دم فغان

در روز باده ام چو نو در پیش مکان

از قبلی چند شود و من زبان

خوش که پیشم گم دارد از زبان

نی غرت چو کینه بی در کند علی

گشتم زحل ز صورتش لب تیغ

طاوین خاطر من نگاه کوش تیغ

در سایات بینم شد خرد تیغ

داوی نقش آینه ایلا از تیغ

مبارکات چو بار صغیر کند علی

ای کینت من از قادی تمام شب

با کینه آید و اگر جگاه تب

از بهنوی تو از فرمانده در لب

مأم و این عا که بمر کوب

قد ترا بصورت چهره کند علی

پروین لا کیت شده پهلوشیم

انگیزه آفتاب بار دگرین جسم

لیکن عاقبت است تو سریند کرم

خواهم که خفگیست با بنیم



کلی که در این بنات نعلین مرا خرمانم

نورانی طایفه از تو بوی باغ مانزلان

نایب زینک راج از اندیشه خیال

بغضت خلف الحقیق که در جبین وجود

نگار است بهین همچو بهاسبت

نظم کنم که پایه بغیر نمیدم

نکته خوس مهر چو پیر ز بر جرح

نزدیک شورش می رسد کرد

نزدیک صبح برین طرف لا محقق

نزدیک یک یکان فصاحت

نزدیک شورش مهر که چرخ برود

نزدیک طرف شرق نور صبح ملک

نزدیک توفیق مرادیت موفق

نزدیک دست محرم طهارت

نزدیک روح زمین را با نگاه تو مهر

چون مبادت نجاکت بر کنی

در مرد بشتن جویی صبح خیزد

یک پایش چو پایش و کند

بر وارت لنگید بچشم خود

په بهرات نهال چو شنبه کنی

کافی ز سرگشت باز کردیم با جلال

رج ترا خورشید شکر کنی

عواطفش من و چون که بخت

شیران ما صفت سطر کنی

چرخ سرواق آمده از فرقان خلل

ابجاد کاخانه دیگر کنی

باج ولای شاه بود ز غمدم

بسم اسد و اله باور کنی

چرخیات مرتبت من کلام مراد

کشت و مکتب بند شبت تنه

ز طرف آتش خورشید بقی نمود

نجا صبح آمد بر لوح چرخ محروم

میدرخ شتاب و شتاب و شتاب

مگر شاه سیرانیتش آمده مرقد

مجاهد یک تابید از بدایت موند

بگشایدی دل شد ز ملک مقصد

معروفین ملک است آنسان

تا مندر کجاک در بن خا

مارا همین تو هست که شریف

داریم چشم لنگ درین عمر قتال

این عمر را که فردا وجودت

وقت اگر بایست است ما در بر

در بندگی خراج لقبی نمیدم

غبار صبح بر آمد بر لوح طام

منه نجوم بر آه بر آمده

سند نقطه اخر قصار لوح ضرر

نموش با نگاه از بر ما

نهال سر آسمان که بود

بگناه که در دایه کاسات محمد

نقشه لطفش درین دولت

در اخر خود مندر حیات

بجز از تو نیست که روح

نکته

نکته



بدین علم و تقویٰ مقبول اول  
کین و قابل که در کتب و قیفت  
که در جو که تو به سوی مدینه نروی  
بخی که به ذات بر سر خفاش  
بخی که چون آه عاشقان بار  
بخت که خور و پر جو از بنی  
که طوفان خور و نام قبول از بگیرد  
هنوز دید خوری نت اگر چه

که در سانه با خرم تو خفته اید  
نمکنست که کنی بعد از اجل  
برای تمام حیرت با کس که شد و  
نمعد اگر گردون بکای که ده  
ز رو سطح زمین تا باق عرش  
بناشتی که کن طفل از لباس مجبور  
گهی که خط عمر کن و قضا فم  
دوازه شده از سال بجز تو نمعد

حد و ملکات شرع شد بجای تو  
یک شد بدست دوستی آن تو غم  
شهاب الواحد کینا که کمال نفوذ  
بخی مشاهده خورشید هر روز که دم  
بقدرش خورشید بان سیم ساق سکن  
نیزت تو مقبول اهل مدینه  
بای پس سگان خرم رسا که بشتر  
رعنه القاب و مذا که عدویت

ز حد شرع تو کس را بر و شد  
زمانه از بهر قش و بهر  
میان چرخ ظاهر و خود و شای  
شب قفای ی افتاده کینه  
بخط مصحف خشا که کل خان معجز  
تجلی خط یک شمشید بهر قدر  
ر و مرتبه گروم میان خن  
همیشه تا کلمات مراد آه بود



سند  
شیر  
لیست  
رق  
ت  
بجو



باب اول  
در بیان  
فکر  
و فکر  
مهر  
هم  
پرو  
خاسته  
بسیار  
نقل که  
اول  
او بگوید  
شانی را  
تاریک  
بود و جو  
بود و ق  
که کن  
ما جابا  
که فکر  
را که



و در گنج آن و آنکه در آن  
با و توانی زوار نفس برین  
از هم گرفت از هم احسان را  
فکر بر سر و تنای بکشتن نیافت  
از آن خزان عدم فصل بهار جو  
رشته آید از عقل غنیمت نماند  
بر سر بر آید و بر او  
هم شمی جبریل و میکائیل  
بود و بی ملک تا یکدیگر ملک  
غاشبه اش میباید که ببرد  
بست گوید جهان آفرین  
نعل گیت قلم سوده مباد  
اول آن هر سه تن حضور صدیق  
او بخت گرفت جبار بود  
تالی این آن عمر صلا و ایام  
قادر بودیم در ویت و خلوا  
بود و خود و عطا فاعل فعل عطا  
بود و قضا و قدر عمر عزت تمام  
تا که کلام خدا رسیده باشد برو  
تا به یاد حکیم بر سر نعت کریم  
که ملک سوره کرد و بر او رسا

ما دل بر خون شد از خون  
آتش که خورید زبیره عطا  
گوهر ایجادت بقطره نسان او  
در کجایی بر دور و دور  
نقطه کن نه بقطره رفت نهان  
نخل و جو جهان ز سر سنان  
سرور و مباد وین بر و حنا  
کی تو خدا را خیل معطرا او  
بر که بیاورد و شکستی بر ایمان  
پیش رو را چه بود و در همه کجا  
تا به معلم چه گفت طفل دلش  
که که بگردانم در حق یاران او  
ما زنده استیم حمله نسا او  
گفت ز اقبس تا به فرمان او  
نم شسم بر فسانه عدل عا او  
داو کان بوده اعف او  
بست بنهاده جماع علم و او او  
جایی نبی گرفت حفر عا او  
گفت به عمر که باشی کانت او  
طهر سخی با که کرد و کک او او  
نقش جبین سوره گشت مهر او

چرخ بر سرش نهاده بود  
بست بر کلان فخرش  
جمله اردو اسکار خود بر سر او  
عقل و اول قدم گم کرد او  
تاریک کائنات چه هم او  
جملگی کائنات بی او  
چاک گریبان صحرای حرم او  
چرخ بر سرش نهاده بود  
با فکرت طبع گفت که از او حق  
رفت رسول خدا اگر چه با او  
مستغف فکر گشت زلف او  
در همه احوال به سر او  
تالی این او است او او  
مشیه مصطفی گرفت خال او  
حشر قافون نیت او  
از همه مردم بر او او  
انبر از فرمان صراحت او  
در ره اسلام جو مبار خلی  
گروه صفیاء او است او  
کاک مصطفی آب رخ او  
بود رسول خدا آینه حق او

سوی در و بیدست مادر جان او  
با و خط کلان سنبل ز جان او  
گاه صد بیک خنجر کحل لب او  
چو بر آید است حکمت نیا او  
اگر چه شود خضر سبایان او  
نقطه آن و آن او او  
میوه او مصطفی است او  
این که نور حق شمع نسا او  
حکم خداست برین او  
خود چو به بر سر کاهه مه او  
گشت در لاکان عرصه جلا او  
مستغف غم غم عقل و جان او  
از همه بهر شد و در ملک او  
عدل با او اسکار بود او او  
زاک بود و حرعاده و صفت او  
جدیدت هیچ آمده در شان او  
از پس او آمده جمله او او  
چو رضی الله عنه آمده در شان او  
بر همه واجب بود او او  
نرم گوشت و استخوان او  
رغبت عرش خداست او او  
مهرت فرود آورد او او



[illegible][illegible][illegible][illegible]







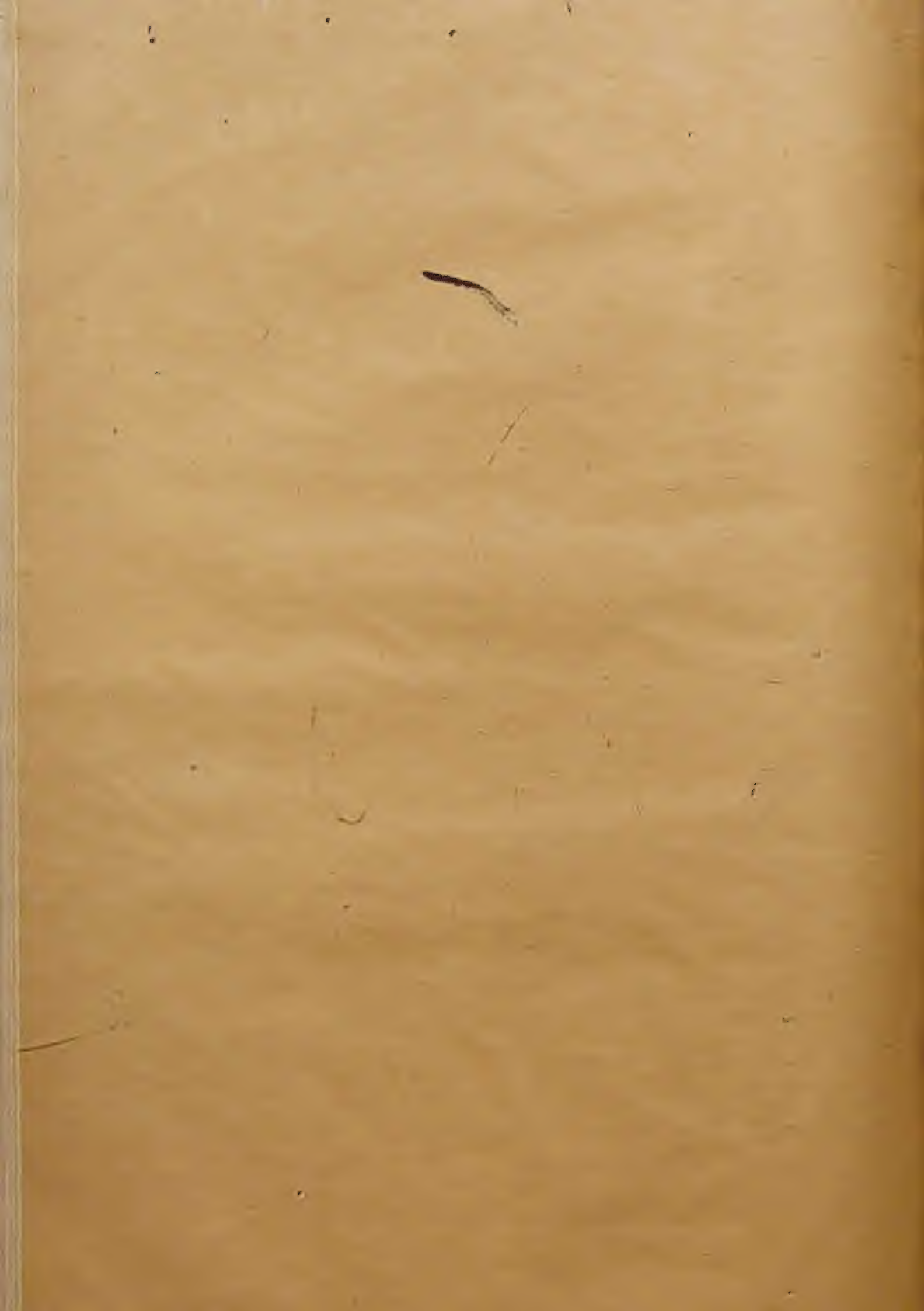
از گناه بخت خطه پیر بخت و جمع شهر  
لعل کرده مرقدیت ای لعل  
گر بیدی پایش تر ز رخ متفر جانی گر  
مثل سگس در چشم ناصبی میبختند  
ماینان در قمر دینا و مرغان و بیا  
ترسم از دروغدایت کو مبار داداگر  
کی تواند گفت خبر کو اما قائم است  
چون مرد استماید شمام میکنند  
موتی و مرگ و گشت نوبت  
اخذ و باله در عذاب الخدرای داداگر  
**تاسف** شد آسید کار عالم رنقا  
ای سید و دو عالم خاک بر رویا  
ای خفاقی ای شقی ز خلق بود  
از صفاتی و بر اکرده جمع و  
مثل تو نور خواریت مرد و دگر  
باسم و فتنه و باسند لغزانو  
ای که خواست و شاد و رخسار  
محب نام

در مدینه گرسنه و نیم مصطفی  
خونده کافر مصطفی ای لعل  
گویم کانی است حیات ای لعل  
کرندان تند ریت ای لعل  
موت بهر فانی است ای لعل  
ترک رحمت گوید و بر آتش اندازد  
این بنار محلی حکم رینا و شمع  
رو و شب ای عاصی بیار و دیار  
در سیه و دو عالم دور شد ای لعل  
و سب و اسب نزدیک دنیا است  
**خاک** او آلوده شد و از خاک  
زانکه جو و ظلم را و او دو عالم نظام  
از تو ماضی است حق خواهد رسید  
میکنند لعنت بر دوزخ و بیت  
معنی ای ما این روشم  
ماج ابله کجا و نخت مرد و دگر  
بر تر ای لعل جو عالم در آید  
**نور جان** عالی رحمت عالم  
بیدار عاصی محمد شفیق  
**کتاب** منش سید  
بنای چهارم شهر

از عذاب آتش کانیات آتش  
چون بویا کانیات نیست و دوان  
از عذاب الی و روح در عذاب افتادند  
عرش و کرسی بر مکان خویش  
از تر یا تا فلک داند که هر جام  
**خاک** اگر افسرده شد و آتش بجا شد  
کی توانی بنی زید این ظلم کرد و جهان  
از ما حضرت آدم کنو تا گاه صوم  
میکنند هیچ قیاد و روح او از زمین  
بر شما هر کس که او لعنت کرد و او کرد  
باعث ایجا و دوزخ ایجا و لعین  
از عذاب آتش در گوش و دوزخ  
از سمهای تو بیدار تو آخر ای لعل  
باد و جو و کثرت کفاریم بجا کس  
مطلب از دوزخ لعین بود که آید و روح  
روح نایک بود و جهنم مستقیم  
دو دفعه مستقیم بود حیات محیه ای  
در شان خلیفه شایسته  
حرمه الله من شرف علی و دنیا  
علی احمد صاحب انصاری  
بیج الثانی نقل شد

ایر و چون بر خاک  
از اسکانها بر زمین هم بر خاک  
بویا بر آتش شفاعت ای لعل  
تا و باسند خود را ای لعل  
با همین بود و پایت ای لعل  
خونده و لعین بر آتش ای لعل  
گر جهان بر آتش آید و دوزخ آید  
آن تهمله او کرد و آید و دنیا  
هر که بیدار کند از جو و بیدار  
چون تحقیق نظر کردیم فرمایند  
از زبانها عالم بود و او کرد  
وزیر حاجت بدناش بر دنیا  
آتش ای لعل عذاب کس خود را  
شد سید و آن جو و دوزخ  
جو و دوزخ کارد و دوزخ شد  
وزیر کی کردی خدا خلق آتش  
صوم بود جهنم در و معنی  
باش و لعنت بر دوزخ و دنیا  
لعل الله علیه علی آبا







محمود



از خود کتاب چهر بر سر کوه و در باب سینه که در حدیثی چون مادران مجمل

از ساجده یارش بنابر رقم شد و بعد رسید محیی پیرانه سرم عشق جو را بر آفتاب و در معجم گردید الصاحت

مکتوبم بخبر و کدخدای با بطلان در رس کتاب خود معانیست مشکل که حل کردن بر پیر آسان است

در چند مقام مد ز ادبی و خل عام دار و لیکن با و تیکر طبع ~~موسیقی~~ ~~کتاب~~ ~~نشد~~ ~~لی~~ ~~بدرت~~ ~~میا~~ ~~بر~~ ~~ان~~ ~~توا~~

برد و توفیق که شبراره کتاب عمر خاتم بگشتن رسید و قوم قوت مبانیرت از صفحه ادراک زنگا

مگویده چون تقلیدی چه قسم حرف اسیر موه که مردی از مانو اندک قوت دل و دماغ جوانی که تامل

مشروط بان است به شبهای مطا که کتب هم حرف و دوجراغ گردیده الحال معنی اذافات اکثر

فانت المشروط و طمحل عمر آرد باب ضرب یقرب که عمر آن شباب مطر و بود اگر بولیت سن

اکون کجا خود را به چیدگی طول امل ندوق و نامدی پا و سوار عروس چون نخل نخل و زجاج مشجره

جراحوه فعل ماضی در این کتب قبل محال است فرض کردم که چون سید مجرب به تنهایی می توانستند این فرقه

تأمل حرف ابرائی مونس می خوانند لیکن توانست طرف نیایی که منحصر حرکات جوانیت از را

به صلاح آموخت و هر چه در جامه قابل اشتقاق بیخ فائده حیرانم که همین ذوق و طبع در قسم با این معجزه

از خود میصدای فاکتو طالب کلم من التاء و نهی این امر مذکور است فاما هرگاه حرف طافت و آله قوت

که مخصوص این موضع است و در میان نباشد قوت و الرجال تو ارمون علی التاء و معلوم جمله عروس



فصل آن خبر معج خواجه که در حروف ابر علم از حروف الفبای صیغه امر نکرار نمودن درست

چون نصبت فتنه مداوم بر مفعول بود کافیه آن کفایت نکرده و آنرا روشافیه و دراز صی

پیران شرح جامر آن جام با ده پیوندست و منطبق لب تنوع نکران گشتن طول آن

در از است و نفس بر نهاد و چهره خورشید پر و از شجر حرف فصل و باب سواد و صفت کتاب

علم و دین او در مجالس شهنشاه و دینان عین الحیات چشم سنگ گویست و شفا

ابرو مختصر معانی آن غنچه دنان است و علم مردم در لب خندان عقاید آن بهمت به پیش ماند

و موی بینی گاه بگناه در پرده خواند روضه الصفادین علم سینه صاف است و جام جم بهمن

ناف حمر نظام ریحانی خای است و دیوار است و کت بازگشت و ای صغیر اما بطور ح منظر

این علم است و کبری سر بر لکن نتیجه آن که عیش شهباز است جوان بدست رشت

و پیر عمر و خنجر فتنه ابر علم مرد را از یک لکاح بدیع عشق در آورده و دلش مخون سی

خود کردن از جمله است و فون که موم نجران اسرار است لذت مطالع

دارد و لکن چه فایده که مهربان را در دراک آن قوت دخول نیست زینهار چشم طمع

سن و سال برای امر محال بدورند که گوی آن تنگ میدان بگوگان بوسیده پیران

خار با گشت سواد کردن است چندی را با عتقاد خود دینور با یکدیگر



علاج ومان را که چهره فرستد یک دندان نیت چه جوانی کرد شاید از برای اتمام حاجت  
آن وقت بهانه نزل از مطوبت بنگال بحال رسید و بعد از چهار روز و یک شب که بشهر مبارک  
بعثت دروغ گفتن ریشخندان و مرد خوار است ~~الحکم~~ و مینو و شوق آن همه حرکت  
جوانی از عدم معاینه صورت است شاید از دم سرکار در سیر و فراترینه پیش آن میرا  
نمک دارند و الله چه گنجایش داشت که با وجود شایسته انجالی جای فوق و اما در بس پر خورش  
ی بستن باری اگر از کباب این امر محال بصلح هم رسان است ضمیر خود را بطرف مرد  
راجع نباید کرد چرا که پیرا جوانی از عدم جنسیت علت ضم نیت و خیاچه شاعری گفته است کنو  
وزنگیر و محبت هر پیر و جوان با یک گیرند شاید این مدعا به از کمال و غیر نیت ~~عجب~~ عجیب  
که با وجود آن فضل و کمال عایت قانون نخواست و مرغمی دارند عیب است که نهاده فاعل همیشه  
مرفع میباشد اگر چه ام نعت عدم قوت فاعل از کل کوب باقی عروس جوان کسره  
با خیال نشوند حالت فقر کجا خواهد ماند و معقول را از بر وجود مکرر خواب کرد حال آنکه معقول  
مغول مکرر میباشد و دیگر آنکه چون ضم و او لغفل باشد از زیر قمارت خم که بعینه مانند ضم دارند  
از گزنی هرگز خوش آید به دل عروس خوانند پس در صورت مکرر طبع محبوب بود چرا و فاعل



اگر قوت باه بخورده و به باریه همی آن آمده باشد داخل حساب نیست چه دفع آن چنان  
 هم منبوان کرد و الله بدو غنی و دلال معشوق و تمنای هر سفت غروسانه با صاف و صلت  
 عروس انصاف است که کردن کردن بیجا است و بیخطام زیور و زیور و جوان چون ابرو  
 شعلین ناخوش نام را بر پیر ~~سینه مهر~~ بسیار هم آید در سرفقت که در فرمودگی  
 عمر کفارت خفته چون سمره اولنگ در باکر نشسته و نمایند خدا بخوارسته اگر شرب  
 از عدم قوت فاعله که بیجا عروس حالت بغیته انجامد و طیب خانی بخور حقنه کند  
 ناب آن چه قسم خواند و آن چند شنبه سرب قند و گل که بر بسم الله و بسم الله  
 همراه خواند و آنوقت همه صرف غشی آن مهران خواند و مهمانان مجلس در سینه از  
 یک یاله رشت مجروح خواند و آن حرف دوستان را اگر گوش نمیکنند اید جمع سه پیه  
 که از دیدم چنین کتاب است آورده اند و بنهار در هر مصرف بیجا خرج کنند که از ناساز  
 صحبت زود الطرفی رضامند خواند و خود در آنوقت ادای کابین ضرور خواند  
 خدام که خرگوب و سنا بر سر و سیم و عصار درست هیچ خبر ندارند و نمیدانم این را و این را  
 خواست نمود و مگر عروس محاسن مبارک با کنده هر موز آن بجای و سیم شمار کند و مگر است  
 که به بغیر نیست بجز خود باز آمده خانه نشینی کنیز عزالت اختیار نمایند و الله تدبیر دیگر متصور  
 نیست و در محل نمیکند است از نقصان همین خدیو است و بسازد سر انجام صرف

بجای می کشد  
 چرا که خدمت انعام فوت شده است  
 در سیم نداید هر کس که بیجا  
 بیمار و سنا بی عروس  
 و شنبه است اگر قبول نمایند  
 با و نمایند فقط  
 است در خدمت سنا و سیم  
 و البار و سیم و سیم  
 و سیم و سیم و سیم  
 و سیم و سیم و سیم

و سیم و سیم و سیم  
 و سیم و سیم و سیم  
 و سیم و سیم و سیم  
 و سیم و سیم و سیم  
 و سیم و سیم و سیم







۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱



[illegible]



*[The page contains dense handwritten Persian script in a cursive style, likely from a historical manuscript. The text is arranged in approximately 10 horizontal lines across the page. A prominent red diagonal mark or stroke is visible near the center of the page, possibly indicating a section break or correction. The ink is dark, and the paper shows signs of age.]*



...ست که در این کتاب آمده است ...

...و در این کتاب آمده است ...

...و در این کتاب آمده است ...

...و در این کتاب آمده است ...

...و در این کتاب آمده است ...

...و در این کتاب آمده است ...

...و در این کتاب آمده است ...

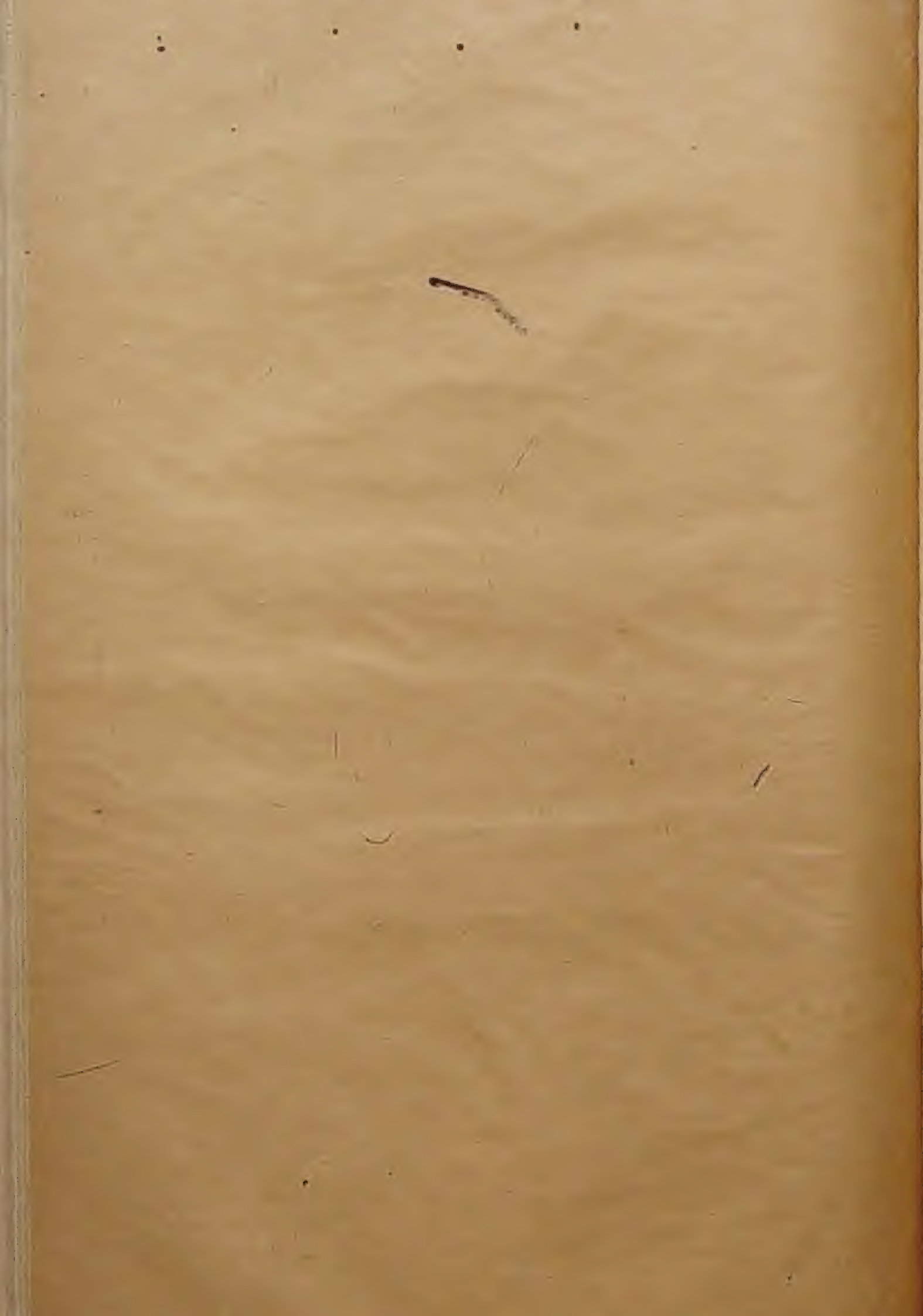
...و در این کتاب آمده است ...

...و در این کتاب آمده است ...















الف  
از این دو در حدیث

بسم الله الرحمن الرحیم  
در ذرات باطنی بار

در ذرات باطنی بار

در ذرات باطنی بار

در ذرات باطنی بار

در ذرات باطنی بار

در ذرات باطنی بار

در ذرات باطنی بار

در ذرات باطنی بار

در ذرات باطنی بار

در ذرات باطنی بار

در ذرات باطنی بار

در ذرات باطنی بار

در ذرات باطنی بار

در ذرات باطنی بار

در ذرات باطنی بار

در ذرات باطنی بار



بند داشت قاسم کاهجی  
سفر کرد و در تبریز مال

بانی نویدی و خواجه  
در گفت کاهجی مال مال

باب و جعفر خواجه خانی  
باب و جعفر خانی خانی

باب و جعفر خانی خانی  
باب و جعفر خانی خانی

مقام شد و از زمین  
کشت کرد و در تبریز مال

باب و جعفر خانی خانی  
باب و جعفر خانی خانی

باب و جعفر خانی خانی  
باب و جعفر خانی خانی

مقام شد و از زمین  
کشت کرد و در تبریز مال

باب و جعفر خانی خانی  
باب و جعفر خانی خانی

باب و جعفر خانی خانی  
باب و جعفر خانی خانی

مقام شد و از زمین  
کشت کرد و در تبریز مال

باب و جعفر خانی خانی  
باب و جعفر خانی خانی

باب و جعفر خانی خانی  
باب و جعفر خانی خانی



بایستی از این  
مورد نیز از او را  
بایستی از این  
مورد نیز از او را

بایستی از این  
مورد نیز از او را  
بایستی از این  
مورد نیز از او را

بایستی از این  
مورد نیز از او را  
بایستی از این  
مورد نیز از او را

بایستی از این  
مورد نیز از او را  
بایستی از این  
مورد نیز از او را

بایستی از این  
مورد نیز از او را  
بایستی از این  
مورد نیز از او را

بایستی از این  
مورد نیز از او را  
بایستی از این  
مورد نیز از او را

بایستی از این  
مورد نیز از او را  
بایستی از این  
مورد نیز از او را

بایستی از این  
مورد نیز از او را  
بایستی از این  
مورد نیز از او را











بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد لہر ثانی لہذا کہ میں اسباب النعمان والحمد لہ و شکر المہینا النعماء من جوب اللطف  
والعناية فاقام الحج من الفرائض فرائد وادام الا فتران بہن الفرائض وامنائہ والصلاتی علی خیر المسلیین  
سید لا ینساء وامیر المؤمنین اشرف الاولیاء وغیرہا الطیبین الذین موتہم اجمہ الرسالۃ وقد  
الطاہرین الذین محبتہم منقاد فی الضلالۃ واحبابہ فی ہدایۃ علی الایمان وجنبوا اللہ  
والاوثان ما اخفوا القرآن ولم یقبوا یحرمات المنعان اما بعد یہ سالہ روہی طلع سنہ  
کی اور فتح ہی ہاں شان کج نام اسکا ہی دشمن القبال علی اصحاب الضلالہ صوت اسکی ایف  
یہم ہی کہ جیسا شاہ عبدالغیر و ہدیٰ نیا کام کیا کہ ہر فی کتاب نصر اللہ کا ہی جو اگر نسخہ کی نام ہی ہرید و ہر  
عام کیا اور اپنا نام چپا کر غلام علیم پر کلام کا اتہام کیا ویسا ہی کسی شی فی ہاں ہی من نامین اختای اسلام  
اور کسی اور چیز کی پروہ میں تمن کو خوش نام کیا اور نام اپنا سمیں بتمام کیا اور اپنی سلاف کی نفوت سی الق  
کر کی استغنا کی جیسے سی محالہ برافہ ام کیا اور جانیہ سی القاب مولانا و مقتدا و مقلد و الکلاء و سلطان العلماء  
والزمان و قائد غلام جبرئیل و سید الفیضان و الجان کی حضورین و سرال کھنکرا و جی ایک سلا نقصان قرآن کا دوسرا قرآن  
ستعان کا جناب لافی و نوسو اتوں کے جواب ان لیکن مطابق مسلمات فرقہ سنیہ کے اور موافق اصول نبی کریم



طرفہ فیہ فی المال سالت لی سابعہ رقام فرامی کر افسوس و فافیہ حق نماز ملی کی تہہ میں آیا کہ چھ نفع نہ دیا بلکہ اسے  
 ہی جی بارہ قدم کہا اور افادات کی جواب میں کہتے تھے کہ لکھو اگر چہ پوایا برکس واقع اور وہ بیات بی ربط کا نام کہا تھا  
 حال انکہ اہل فہم کی نظر میں عقل انسان ہی نہیں روح و سنان کا کیا ذکر ان اگر جراحات اللسان کہیں تو سچا ہی کہ  
 رشتی اور بزرگ او سین انتہا ہی اسکی جواب کے طرف خباب قبلہ کعبہ کا ستویہ ہونا یا نہ ہونا ہوتا ہے محکم معلوم نہیں ہوا اگر  
 سین بہ نہیں کہ طاعن مطلقون فی جو کچھ کہا ہی سب اخراجات یر نہیں ہی اس میں کیا جو غیر تہہ اسکی مرشدوں نے خوب  
 ہی نکر کی حاجت نہیں ہی مگر احتمال یہ ہے کہ عوام کا لانا عام اسکی کو نہ ہی کہ کراؤ کراؤ کا غوغا کر کو بہ و بزرگ  
 میں بلند کرین اس واسطی خیف سکاں انکا بہت قصداً افحام مناسب لکھ کر خبہ اور اف بائیں ہا و کتب مخالفین لکھا ہی  
 اہل حق کیواسطی کرہ او باتہ کی لمی نام حجت ہو اور سبب کر ہم سنان ہی اور سند معین خان سے ہی کہ میرا  
 کو میں میں نتائج ہر جنین ہو اور وہ دکار و نا حسین نام ہر سعد بن بلید ہو و کلام میرا شکم سخن فرین کہ پسند و ہا  
 ان الشیخ فی الفصول و مفضیلاً الخیر الخیر واضح ہو کہ اس عجلہ میں و فصلین میں پہلی فصل میں کر سبب  
 نقصان قرآن و سری میں سست مسلمان کا فانی کیست تفتہ کیا اعتقاد ہی حضرت شیعہ کا حق ان مروج کی  
 باب میں آیا ہی قرآن مترل میں اندھی ہوا کہ و کاست اور اسکی تسک کر نیکو وصیت کی تھی غیر خدا فی اور  
 اگر تعالین ہے اور اسکی کو ایہ المؤمنین فی جمع کیا تھا اور بنی ستیخہ خاص سے لکھا تھا اور اسکی ائمہ ہر فی ظہیر التوحید و انشا  
 حفظ کیا تھا اور ہی ہر صاحب العمل کر نیکو اور اسکی نماز میں پڑھنے کی اور اسکی احکام برحق میں اور وجب العمل میں  
 اور ہی قرآن ہی سکا قول و فعل اسکی مخالف ہو تو باطل ہے اور ہی کہ جس میں تبدیل اور تحریف کو دخل نہیں اور  
 ہی جسکی شانیں ہے و انہ لکتاب ہے لایانہ الباطل من ہن یدک و لا من خلفہ تنزیل من حکم جلیل  
 یا وہ قرآن تھا اور یہ اور ہی گروہی نعمی و یسا فرامی اور اگر وہ قرآن اور تھا تو او سین کہیں آیتیں نہیں اور کیا ذکر تھا  
 اور او سین اور اس میں کہنا یہ ہر ہی اور اب بنیام کو فی اسکا سا قظ ہی نہیں رکھوئی نقل اسکی کس ملک میں موجود  
 یا نہیں سو جو قاتہ فرامی کہاں ہے اور کہاں غائب ہو گیا اور کس سبب غائب ہوا اور ہر قرآن مروج فی کیونکر مروج  
 پایا اور ہر قرآن مروج کی تالیف کر نیوالی حضرت شیعہ کے اعتقاد میں ہوس نہیں اسناق اگر ہوس نہیں تو ہوسن کا  
 یہ کام نہیں کہ یا قرآن بناوی و کہ ہی یہ قرآن مترل میں اندھی را اگر سناق تھی تو ہوسن کو ساقی کی روایت  
 ہر اعتقاد کرنا اور اسکو نماز میں پڑھنا اور اسکو دلیل شرعی قرار دینا اور اسے احکام دینیہ کا لاندہ دار  
 ہی یا ہی دینی سابل جو کہ محض طالب حق ہے اسواسطی امید و احب ہے کہ اسکا جواب معتبر کتاب سے لکھیں

بعضی از او حضرت سلطان العلماء دام  
عظمتهم الکرام است الا در این کتاب خوب  
سال مذکور و بکمال بیاد و تفصیل موسم  
بموجب بیان لا حراق و حق القرون  
و نقلیه و چه مخرج این کتاب است  
کتابهای قدسی و این کتاب را از قدس  
نوشته و در هیچ کتابی از این کتاب  
و در این کتاب یکصد و بیست و یک  
نویسه است



وَاَلَمْ نَكُنْ لَكَ خَلْقًا مُّسَبِّحًا بِحَمْدِ رَبِّكَ الْحَكِيمِ  
 اُمیت شست از بار علیهم الصلوٰۃ والسلام حقیقت علی سید که جو قرآن مجید که با فعل مروج اور متداول  
 خلیفہ ثالث است از جو وقت شصت بین جمع کروایا اور پیشتر جو عهد خلیفہ اول بین جمع کیا گیا تھا اور دور  
 بعد اللہ ابن مسعود رضی عنہ نے جمع کیا سکو زمان معرق القرآن ہے کہ میں پہلا دوا اور خاک تہ کو اور کسی خاک  
 قَالَ لَنَا الْحَبَشَةُ وَالْمَدَنِيَّةُ بِحَمْدِ اللَّهِ سَوَالِ آسمان جواب از رسیان تنو و سال کا یہ ہی ہر ہر  
 اپنی کیا دینی بھیجی کا اور دینی کا بوسہ الی بھیجی اپنی کتبہ کہ اندر بخلاف منطوق کتب سنیان باوقار و تکریم  
 اور ہر کسی کا چار کی گلی ہے پہل تو حضرت عثمان کا قرآن کو جلانا ثابت نہیں چسپا نہ کو رہو گا اور ہر خدیوہ  
 ہے فارہ کیا ہانا بھی حضرت شیبہ کے زعم میں خلیفہ اول کا قرآن جمع کیا ہوا صحیح اور خیر تھا یا نہیں اگر نہ  
 حق البیہن جمع کیا ہی کہ آن حضرت دواہ شست و شغول سمیع کردن قرآن شد و از خانہ بیرون نیامد ناہی  
 کو رہو سجدہ عمر گفت کہ احتیاج ایران تو ندارم حضرت فرمود کہ دیگر این قرآن استخوانید ویتا مہدی از فرزند  
 ظاہر کرو اند و بخانہ برگشت اسکی کیا سخی اور اگر نہ تھا تو بموجب اعتراض صاحب مع البیان انی لقتل کا  
 عَمَلٌ لِّرَبِّكَ وَلِلَّهِ صَلَاحٌ مِّمَّنْ جَمْعًا مَّا هُوَ عَلَيْهِ لَعْنٌ اَلِ اُخْرٰی سبھی جناب عثمان کیوں کر محرق قرآن  
 فرادان خبر تھی کہ جناب سی علیہ الرحمہ بعضی غلوہ کو بہرہ کا کہ سنو کی مدسی خالی قرآن سی اور حدیث سی نہیں  
 ایمن شام والا کہ خطاب محرق القرآن کا لکھنا نہیں اور بچار مو عثمان خیر خواہ است شفع انسان کو بسبب اح  
 کی محرق قرآن تا اس عیارہ کی بات سی مد کہ آج و تیار کہ کہ از سر کہ کہ از نہ تھا یا دیکھی کہ جب لکھنا بخاری کلام الی  
 اور غریب ان ادون اوراق سوختہ حکام نافرجام کو دی کسی اکھون پر ہی باندہ لی کون کن میں تیل ڈال  
 کسی مسالمت اور مہنت سی انتقام نہوا آخر قرآن کے ایسی باربری کہ طبقہ اولٹ گیا اور سارا کارخانہ پلٹ  
 تیس من شامہ از بضع خربا و بضع کربا و بضع مگنا و بضع آخون پیش نظری نو بھی نہیں  
 شہری طرفہ پیہ ہی کہ ہر حرکت آب کرین اور دوسرے ٹکلی برین + عرت و راز باد کہ انہم غیبت است + اتنی  
 بجان اندو ل از آسمان اب از رسیان اقول ہوا واء اول الدن دی پہلی ہی جملہ فی تہاری قلعی  
 ہی سمجھ تہاری ہی سی سمجھ بر مطال العلم استفادہ نہانا تھا اگر سمجھ نہیں سکتی تو کسی سمجھ دہی پوچھ لیا ہونا اگر  
 نہیں شہری سمجھ تو بھی کہ کی پڑھ لیتی دیکھو اب ہم کو ہم حق ثرانی دین ہندی کے جندی کر کی سمجھانی میں  
 لکھ کی سمجھ تو بھی سمجھ ہی سمجھ ہی سمجھ ہی سمجھ ہی سمجھ ہی سمجھ ہی سمجھ ہی سمجھ ہی سمجھ ہی سمجھ ہی



خواب سلطان علی دلی لال باغت سیسیا معقول جوابینا سبقتہ علی اللہ جل جلالہ و اعظم  
 مستفی نے پوچھا تھا کہ حضرت شیخ کا اعتقاد حق ان فرج کی باب میں کیا ہی جناب لانی فرمایا کہ خلیفۃ المسیح فی حق  
 اختلاف میں انکو جمع کروایا ہی اب کہو کہ ہر جگہ کے ربط میں کیا غلط ہے اور صحت میں کیا نزل ہے اور نہ ہمارے شکر کیا کیا  
 محل ہی اب نہ ہمارے شان میں ہی شعر المثل ہے **س** یا سخن فعیہ کفنی پاک کہ لب بنی آن ۴۰ فی کہ حرف اقصیٰ  
 عربی شیمان لیسن ۴۰ ہر سنو سال نے پوچھا تھا کہ آیا یہی شان منزل میں اتنی ہی ہلاکم و کاست جناب مقتدا لانی  
 اس خلاصہ سی ارشاد لیا کہ اور وہی جمع کئی ہوئی قرآن کے محرق القرآن کے جولو یا یعنی اگر خلیفہ فی ارتکاب اس مرتبہ  
 کیا ہوتا اور وہ سب صحاح موجود ہوتی تو مقابلہ کر فی حقیقت کم و کاست ہوتی نہ ہونیکی علم قطع معلوم ہوتا  
 لیکن دن سب مصاحف کے جل جانی سے مقابلہ متعذر ہوا اور مسئلہ میں اختلاف نکلتا ہوا اور اسکی بعد صورت اختلاف  
 کی تفصیل بیان فرماب کہو کیا ربط سوال جواب میں ہی اور تمہارے تخطیہ انہر میں ظاہر ہوا یا نہیں بقول شاعر **س** بخند  
 زویدہ گریان خورش بست **قوله** مقصود سائل کا ہی کہ ہر سوال کے جواب اپنی کتابوں کی بجائی **اقول** مقصود بدست  
 مستفی سے مقصود ہی کیونکہ کتابوں کو اپنی کی قید سی اپنی مقید کہتی اور ایسی خیانت کو بطریق وراثت ہی مرسلو  
 اتنی لیا ہی درز مستفی کا کلام آگے چلا پر میں اسبقتہ کہ جواب میں کتابی لکھیں اور مخفی نہیں کہ جسکو مذکور ہو  
 وہ سمجھتا ہی خاصا اور سیاحتات میں مخاصم کی کتب سی زیادہ کسی کتاب کے معتبر ہی و جب یہی ہو سکی نہیں ہوتی اور  
 اور دلیل الزامی سے زیادہ کوئی برهان سخن مخالف کے قاطع نہیں ہو سکتی کیا سنی کہ سنی میں کہ شکوۃ یا فتنع الباری معتبر  
 نہیں اب یہ کہنا نہ ہار کہ اور وہی کتابوں پر حوالہ کرنا مقصود سائل نہیں سرسراٹھا لانی اور دلیل عبادت قابل ہی  
 اقول نہ ہار ہی متحا کسی سیجی ہو تو ہی اہلسنت کے کتاب ہے جواب اپنی بن کیا یہ فائدہ زمین ہی کسی سی کو  
 اختلاف کرنا کی گنجائش اور یہ امر کا اختیار نہ ہی کہ مخاصم سی مجاہدی الاممالیہ یہ جواب ہم فقیر سید شیعہ دینی کثرت  
 سی معتبر ہو گا اور ساتھ اسکی دوسرا فائدہ ہی حاصل ہو گا کہ مسیحی کا جواب سنیوں کی کتابوں کی سی لکھا گیا کہ سنی ہی  
 صحیح و معتبر ہی ہے شیعہ تو فرج و کہ برآید بیک کر شہد دوکار ۴۰ اس سے زیادہ ثابت اور کیا ہوئی گردافع میں بلکہ  
 ہرگز نہ سچو نہ نہیں ہی اگر وہی سوال ہوتا تو کتب سماویہ سی جواب اپنی اور بعد جواب کے خواہ مخواہ کچھ نہ  
 کسی اپنی طور پر لکھتی آن کتابیں **قوله** اپنی کتب کے خلاف مطوق کتب سنیان ہونا زیادہ ثابت علی  
 سوائے ہر جگہ کی کلی علی پہلی نو قضا کا فرما لکھنا ثابت نہیں میا کہ کور ہر کا اقول کیا خوب آگے بولنا ہے  
 ایسی بان درازی آگے سو نہ کی پہل کر او کی قضا کا فرما خوب نہیں جو ٹا سو نہ برانوالا ہوش بن آئی نہ لکھو نہ

اور دینی ہی راستہ عیسوی  
 طرف نسبت اسکی استغنا کی قدر  
 فرق و نشان ہے فاجہ سارا لکھنا  
 فقر و نیاز ہی بلکہ صورت حال  
 میں یہی کہ بہر حال حضرت اہلسنت  
 بجا آتی حضرت سلطان اسلام علیہ السلام  
 دینی خطاب و کلی طرک کیا



بقول رفیع **گورکھو دندو دگر سونہ کو سنگ گام زدو بد تمہاری سونہ کا دناو سچی ہے** جان حجر کی سونہ  
 نکلا ہی سونہ کا بیج الباری میں وہ صاف کہتا ہے **کانت یقیناً علی القابلین بقول الحروف**  
**و کہ صوائد لایلد من کون کلام اللہ تعالیٰ انیکون کلا سطر کلمہ فی القوف فیدر و لکانت**  
**عن کلام اللہ لیستخرج من القضاہ اخرا قما انہی نہ کر کی سمجھو بنیان ہونا کی ایسی شہرت کہ سطر**  
**سی خلیفہ ثالث کا جلا نامہ صاحب یونان بن ہوا بیسا اندر سیر اگر چراغ جلائی سے روشن ہو جانا ہی اب ہم انکھ کو**  
**اور راہ طلب کے دکھاؤ وہاں ہی صاحب صحیح الباری نہیں ہیں کہ تم انہی خلف کر کی سنتن کی گلی میں پہری پاؤ**  
**ان کی شانیں اگر اہل سنت یہ شعر پڑھیں تو زیبا ہی ہے** **اذا نالت حلام فصل قوھا فان القول فان**  
**حلام** + دیکھو بن حجر کی بر بار اور وفادار کہ خلیفہ صاحب کو شرم تو میں کلام خدا سی بجا پا اور انکی صحیف جلائی کو قبول  
 کر کی ایک ایسا مضبوط لطیف ٹہرا کہ مصحف کے اوراق کو قرآن بجانا جا ہی اور اسکی جلائی کو سبح ماننا جا ہی تاں  
 خلیفہ صاحب کا مصحف جلا نا داخل تو میں کلام اللہ نہ ہو اور سنگ کی لوٹ سی و نکاد اس پاک رہی صحیف جلی تو خلیفہ  
 کی آبرو تاج نہ لگی فاداری اس سے زیادہ کیا ہو کی مگر تمہاری بیوفائی بھی ہی کلام سی خوب ثابت ہوئی کہ مرشد کا  
 و فعل کو بھول گئی خلافت کے پاس دار سی خلف کیا ہیں بشر کا خیال چھوڑ دیا چند سطر و نکی بعد اوراق قرآن  
 جلائی الی کو قائل قرآن اور اسکی ضایع ہو نیکو شہادت کلام الہی کے قرار دی یہی اولی جالی ہے اتنا سمجھ کہ ہر  
 اسکی سینہ کو ٹکا کر گیا اور ہر کسلی سر پر پڑ گیا ایسی عیب بن گئی کہ اپنی فوج کو اب مارنی لگی کطا عن نفس لقتل  
 رحمہ فیما دیر یہ بجانا کہ سینا ان وقار کی قول سے اوراق قرآن جلا نہیں اور اسکی خاکستر خاک سی ملا نہیں کچھ عیب  
 عبت عبت لطیف گوئی و بذلہ سب کچھ بد نام کیا نہیں تو چہرہ چہرہ کا مباحث علمی میں کیا ذکر اور گلی ملنی کا کیا ذکر  
 پر سخن و فتنی و ہر گتہ مقامی ارد قولہ اور بقدر تسلیم ملا زمان الاسی تہ فادو کیا جانا ہی کہ حضرت شیخہ کی عمر میں خلیفہ  
 اول کا قرآن جمع کیا صحیح و معتبر تھا یا نہیں **اقول** اما یہ ثنا عشر کی اعتقاد میں خلفای ثلاثہ کا قول و فعل میں حسن  
 اسکی کہ اونکا ہی بقی اعتبار نہیں مگر جہت سی کہ قول و فعل کسی معصوم کا اسکی تسدید کری البتہ معتبر ہی جانا  
 قرآن مرفوع ایسا ہی ہے اور قرآن یکجا جمع کیا ہو جہت اسکی کہ قرآن ہی بل شیخ و سکونزل من اللہ و جب  
 جانتی ہیں اور اسکی جلائی کو مستلزم خط البالین سمجھتی ہیں یہاں تک جاب تمہاری سوال یعنی کہ تھا اب یہ کہہ دو کہ  
 سوال ہی کو تقدیر تسلیم قرآن سوزی خلیفہ ثالث سی کچھ بد نہیں کیونکہ عدم تسلیم اوراق اور سوال صحت  
 صحت میں کوئی وجہ منافات و منافقت کے نہیں باقی جاتی ایسے حالات میں تسلیم کی تقدیر اور ہر نشان



تقریباً ہر ایک اور کیا ہی قول اگر نہ تھا تو صاحب الفہم آخر اقول عبارت میں یہ نہیں ہے  
انطلاق کی طرح کی قیاحت ہی اعتراض اس عالم زبان میں ترجمہ کیا ہے کہ لکھا ہے جسکو مطابقت میں ہے  
فتح الباری شرح صحیح البخاری کی ساتھ ہی مکتبہ الذہبی عن علی بن ابی حمزہ علی بن ابی حمزہ  
بحیث یعلم من الناسخ والمنسوخ و لو کان معنی کما استبانہ علیہ کہ بنی مروی ہے کہ جناب  
فی قرآن کو موافق نزول کی جمع فرمایا اس طرح کسی اور نسخہ و منسوخ دونوں معلوم ہوتے ہیں اور اگر عمل کیا گیا ہو اور  
صحیفہ سے تو اس علم کثیر ظاہر ہوتا ہے اور یہ غیبی سمجھا ہے کہ فرض جناب کی ساتھ جمع کرنا خطیب سکون  
کا جمع نہیں ہو سکتا تو یہ اسکی فہم کا قصور ہے کیونکہ وہ قرآن میں حیث قرآنہ کی ملاحظہ واجب التعظیم ہوتی ہے اور عدم  
احراق میں معتبر تھا اور حیثیت اور سنی جمع و ترتیب سے تقدیم مؤخر و تاخیر مقدم اور بوجہ نقصان لائے نہ اور بوجہ اسکی  
کونکلاف ترتیب بدل مرتب ہوتا اور مؤلف کو اسکی خدائی منصب لایف نہ دیا تھا لایق اعتبار نہیں تھا اور اسکی  
و عمل و قراءۃ صلوٰۃ کی دہلی کافی تھا اور نسک و احتجاج کی لئی کافی نہ تھا اور جناب نصوحی کہ قرین القرآن باب  
مدینہ اعلم ہے جیسا قرآن خدائی ہے جاتا تھا و لیا حضرت فی جمع کیا تو یہ جمع اصلاً سنی قرآنہ قرآن مدینہ کی نہیں  
اور مقصود اس غیبی کہ جواز احراق و سنی اسکی ثابت نہیں ہو سکتا کیا اگر کوئی کاتب ہوا یا عدا عالمایا  
جاہلاً معوذتین کو سورہ فاتحہ کی قبل اور سورہ بقرہ کو سورہ کہف کے بعد قرآن مروج میں جذبات کم کر کی  
لکھ دی تو یہ قرآن قرآنیت سی خارج ہو جائیگا اور لایق احراق و امانت تصور کیا جائیگا ہرگز ایسا نہیں ہے  
حال آورد آرزوی محال بقولہ اگر نہ تھا تو بموجب اعراف صاحب البیان اقول یہ شق ہی مثل اول  
پہلوی بطبی عدم اعتبار صحیفہ صدیقی اصلاً عثمان کے محرق القرآن نہ ہو سکا مستلزم نہیں اسکی مغلطہ ہے  
کہ صحیفہ صدیقی کسی حیثیت سنی معتبر ہی ہوا اور عثمان پر جرم احراق ہی ثابت ہی ان دونوں قضیوں کا متعلق ہونا  
کی طرح محال نہیں بل محال شرطیہ جو اس غیبی فی لکھا سر ہر باطل علاوہ اسکی عبارت کتاب مجمع البیان جو شہاد کیا و  
یہی فی محل ہے کہ سوا طیکہ اس عبارت میں صحیفہ صدیقی کا ذکر ہی نہ احراق و عدم احراق کا ذکر بوجہ عدم ثبوت نقصان  
قرآن مروج کی کچھ اس ظاہر نہیں ہوتا اور یہاں سنی احراق کے ایک نقصان و عدم نقصان کے بحث نہیں  
پھر اس عبارت کی نقل کرنی سے کیا فائدہ اور اگر کسی نے اس شرطیہ سنی ایسا ارادہ کیا ہو کہ جب قرآن مروج  
آج ہی ایسا مجمع سنی مؤلف عہد نبوی سے تھا اور شیعہ سنی قرآن صدیقی کو معتبر جانا تو وہ قرآنیت سی خارج  
ہو گیا اور اسکی جلائی والی پر محرق القرآن نہ صادق آئیگا تو یہ ارادہ و سکا محض لاطائل ہوگا کیونکہ کوئی شیعہ و سنی اور







غیر منسوخ دو نوٹ شامل تھیں پھر کیا وجہ کہ غیر منسوخ کو ہی منسوخ کی جگہ لیا گیا ہو سبھی نے لکھتے مفصلہ انشاء اللہ  
 قولہ فراوان حیرت ہی کہ جناب طلوسی علیہ الرحمہ **اقول** اس سے کہ جہانیکا کتب معتبرہ سے اثبات کرنا  
 چاہیے آپ کی کہنی کو کون شہادتی اور اس کی ہر اسکا بھی اثبات کرو کہ اس میں رسہ میں فراوان ہی موجود تھی اور وہ  
 جل گئی اور احوال سے کہ اجودہ میا کا بالعکس ہے کہ اس کی کہنی سے بجز تصنیع مداد و قلم اس میں سرافع نہیں  
**قال مولانا مجتہد الحرمی** لکھنؤ میں جہانیکا مشکوٰۃ شریف میں یہ بیان ثابت سی ایک ایت طولا  
 لکھی ہے کہ خلاصہ اسکا یہی کہ زید بنی کہا بعد جنگ یمامہ کی حسین اگر قرآن شہید ہو چھو ابو بکر بنی بلایا  
 اور بشکوہ عمران الخطاب کی بہت ہزار روٹا لکھ کی محکمہ قرآن کو جمع کر آخر الامیر نے فی جا بجا تلاش کر کی فراگو  
 جمع کیا تا ایک آخر سورہ توبہ کو توڑ دیک ابو خرمیہ انصاری کے پایا اور کسی کے پاس نہ ہا وہ آیت یہی لکھ  
 جاءکم سورۃ من انفسکم آخر سورہ توبہ تک جو کچھ کہ میں نے جمع کیا صحیفہ میں لکھ کر ابو بکر کو دیدیا اور  
 ان کی باتوں و محبات ان کی رہا بعد ان کی عمر کی مدۃ العمر ان کی پاس ہا پھر بعد وفات ان کی نزدیک حصہ ان کی بیوی کے  
 پاس **قال الناصب الغوی الکیوم** ہر چند یہ خلاصہ ناقص ہے اور لفظ مقتل اہل الیامہ  
 کہ مشکوٰۃ میں موجود ہی اسکا ترجمہ شیخ عبدالحق نے اور وقت قبل اہل یمامہ لکھا اور یہاں اس کی عوض بعد  
 جنگ یمامہ کہا تا لوگ جانیں کہ شیخین نے بعد قتل قاریوں کی فراگو جمع کیا تا اسکا اعتبار نہیں لیکن یہ دو نوٹ میں  
 ہماری مدعا کو چندان منافی نہیں تا خواہی خواہی اوس میں دلچسپی پڑن بیان دریافت کرنا اس بات کا جائز  
 کہ یہ حدیث ہر محل استدلال ہی کیونکہ اس سے بہت غلطی ہو کہ کتابت فراگی محدث نہیں حضرت فی کتب  
 کا حکم دیا تھا اور وہ ہر چون پر زمین لکھا ہوا منتشر با سجا تہا نہ اوس میں ترتیب تھی اور نہ وہ ایک مصحف میں  
 جمع تھا اس مقام میں بعضی تراح مشکوٰۃ لکھتی ہیں کہ اوس میں کچھ یہ منسوخ التلاوت اور منسوخ الحکم بھی داخل  
 تھی اسی اسطی ایک مصحف میں جمع ہوا کہ اوس میں نہ تھا اور یہی احتمال نسخ و ابدال کا باقی تھا پھر جب زمانہ  
 وحی کا منقطع ہوا تو حق تعالیٰ نے موافق اپنی سچی وعدی **انما لہ لکھا فظون** کی علفاء راشدین کو جمع  
 لکھا الہام کیا چنانچہ حضرت امی بعد ابد اس کی صدیق اکبری بشوۃ حضرت عمر اور انتہا اس کی حضرت عثمان  
 بشوۃ حضرت امیر علیہ السلام کی قرار پائی شیخین کے عہد میں سبب کثرت جو بیا ورتجیر جیوش اور رجوع ہوا  
 کی اگرچہ ایک مصحف میں بھی جمع ہوا لیکن دستور نامرتب ہوا اور شیخین کے وقت میں ایک مصحف میں



کہ ہر سال حضرت یحییٰ علیہ السلام النذیل رمضان المبارک میں تشریف لاتی تھی اور اسی ترتیب سے حضرت کی ہر وہ بطور  
 درست تلاوت فرماتی تھی ہر سال کے عام حلت میں یہ آیتہ کتاب عزیزہ یا تبارک الباطل من بین بدیہی  
 من خلفہ تنہیل منہ کیم جمیل کو دو مرتبہ لاتی اور وہی ترتیب حضرت کی تعلیم سی بہت صحابیوں کو  
 یاد تھی وہ سب کی موافق جناب عثمان صاحب النجاشی والایمان کے عہد میں ملازم و کاست قرآن ترتیب ہوا اب یہ وہ  
 قرآن ہی بعینہ اس میں شیوہ کو ہر حال کا کار کی نہیں کیونکہ فاضل طبری مجمع البیان میں اس بات کی یوں تصدیق  
 کر رہی کہ ذکر السید لاجل الفضل علیہ السلام لاجل البیان علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام  
 کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام  
 یدہ من یحفظ جمیعہ ذلک انما انما حتی عین علی جامعہ من الصحابہ فی حفظہم وانما کان ہر  
 علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما انما جامعہ من الصحابہ کعبہ اللہ ابن مسعود و ابی بکر غیر ما ختموا  
 علی النبی عنہ ختموا کل ذلک لانی تا ملید علی نہ کان مجموعہ عامر تباعثون ولا منقول  
 و ذکر ان من خالف من الامامیۃ والحشونہ لا یعد بخلافہم فان الخلاف منضاً الی قوم  
 ایما الحد ثقلوا اخبار اضعیفہم ظنوا اصحابہ لا یرجع بنیانہا علی ما اقطع علی صحیحہ  
 صاحب حق البقیۃ اور جناب الامام الثانی بن کثیر نے بت حضرت امیر کی الزام قرآن چہاں کیا اور نسبت جناب عثمان کے از  
 قرآن چہاں کیا باقی نہ رہا فاکہم ہند خیر ما یہ دوکان نہیں کر سکتا یہ عدد و شود سبب گرفتہ خواہد ہو  
 ہر چند یہ خلاصہ ناقص ہے اور لفظ متصل اہل البیاء کہ مشکوٰۃ میں موجود اس کا ترجمہ شیخ عبدالحق فی در وقت  
 یاسہ کی لکھا اور یہاں اس کے عوض بعد جنگ کا یہ کہا اقول کل غی تکلیک را گوش کر و بد تک خشتین ہم فراموش  
 علماء اہل سنت خصوصاً صاحب صفہ سترہ مترجم مواقع موبقہ اکثر نقل کلمات مایہ میں خیانت کرنی آئی ہیں  
 اور علماء مایہ اعلیٰ اللہ مقامہم انکی خیانت کو مرار بعد مرار ثابت کر دیا ہے اور وہی ہنگام یہ غیبی ہے چلا ہے اگر  
 وجہ سی مثل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا ایک کی غیبت سنگ راہی کہ اپنی مرشدوں کی باتیں بھی نہیں  
 سمجھتا اور نہ کلام کیا سمجھتا اور بے سمجھی سے کیا ہو سکتا ہے دوسری یہ کہ بفضلہ تعالیٰ ہمارے علماء خیانت  
 شترہ میں بہتان کیونکہ پیش جائیگا دیکھیں ہر مقام میں اسی کیا ہو وہ کلام کیا ہے اگر اسکی مراد یہ ہے کہ لفظ  
 در وقت قبل اہل بامہ شیخ عبدالحق فی ایسا ارادہ کیا ہے کہ قرآن ماری نہیں گئی تھی اور قرآن کی جمع



لی ہی لیو در وقت کی محض جس وقت کوئی عامل نہیں پہنچتا اور ساقی اخبار مستفیضہ کے ہی نہیں  
 یہ بات منقول نہیں ہوئی پیش از وقت متعلقہ بکارتہ شیخین نے ایسی شاورت کی ہو یا یہی گراس نامہ فی مراد  
 شیخ کی لفظ در وقت سی عین ہنگام جنگ جدال ضرب قتال قرار دیا ہو تو وہ بھی خلاف سیاق و سباق  
 روایت سنائی قرائن حالیہ کی ہی کیا کوئی ایسا تصور کر سکتا ہے فرار و صحابہ لڑتی بھی جاتی تھی اور قرآن جمع کر کے  
 شہرہ کرتی جاتی تھی محالہ مراد شیخ کی یہی ہے کہ بعد قتل ابن ہارث کی قرآن جمع کر کے شہرہ شہری خباہت  
 بخاری فی ابی صحیح میں زیادہ ثابت ہے روایت کی ہے **قَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ مَقْتُلُ أَهْلِ الْبَاهِلَةِ**  
**فَإِذَا عَمِلَ مِنَ الظَّالِمَةِ فَقَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ إِنَّهُ كَانَ الْقَتْلُ فَلَا سَبِيحَةَ لِقَوْلِهِ الْقُرْآنُ**  
**وَأَنِّي أَخْشَى زَيْتُجَ الْقَتْلِ بِالْقُرْآنِ فِي الْمَوَاطِنِ مِمَّنْ كَثُرَ الْقُرْآنُ وَأَقْبَى رِيَانِ تَابِجِ مَعِ الْقُرْآنِ**  
 الی آخرہ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعد موقوف ہونے جنگ قتال کی ابو بکر فی زیادہ ثابت کو طلب کیا کمال  
 یحییٰ علی المناقل علاوہ اسکی مقصود جناب سلطان العلماء کا ترجمہ لفظی نہیں بلکہ خلاصہ ہی تو خلاصہ پر اعتراض  
 از روی ترجمہ لفظی کی محض فضول ہی **قوله** مالوگ جانین کہ شیخین نے بعد قتل قاریوں کے قرآن جمع کیا تو اسکا اعتبار  
 نہیں **اقول** اسکی اعلان ہماری کچھ غرض متعلق نہیں کیونکہ شیخین کے مجموعہ مؤلف کی بی اعتباری عمل و  
 استدلال میں ثابت کر کے وسطی آنا ہی کافی ہے کہ اسکو ذوالنورین فی نار میں دالہ یا حدتواتر کو نہیں  
 پہنچا اور ہماری ائمہ پر ہی علیہم التحیۃ و الشہادۃ او سپر عمل کر کے حکم نہیں دیا ایسی حالت میں ہر ایسی تحفیات  
 کی حاجت کیا ہے مگر تم البتہ اس کے میں ہو کہ بی اعتباری اسکی وجوب احرام میں ثابت کر کے احراق سے جو انما  
 اسکی صاحب حیاتی کے ہی دوسرے خاک و الوسویہ نہیں ہو سکتا **عَلَنْ يَصْلَحُ الْعَطَارُ مَا أَفْسَدَ اللَّهُ**  
**قوله** لیکن یہ دونو صنعتیں ہماری عا کو چند ان سنائی نہیں تا خواہی خواہی او سمین او کچھ **ابن قول**  
 خلاصہ جناب تصدانا کا ہر طرح کی صنعت سے شہرہ اور برتری گراس غیبی نے ایک لفظ مقتل اہل الباہلہ کی معنی کہتی ہیں  
 نہمت صنایع کے باند ہی تھی وہ رضع ہو گئی دوسرے صنعت کا ہنوز اسنی اقربا ہی نہیں اور صیغہ تفسیر قائم  
 کر کے یہود و کفری لگا اس زیادہ عبادت کیا ہوگی اور ظاہر ہی کہ او کچھ نہیں کونای نہیں کے مگر خدا کی فضل  
 فی حق واقعی کو اسکی اولجہ سے بچا دیا اور یہ خود ہی اپنی دین ناپاک میں اولجہ کر کے **قوله** ہاں  
 کرنا اس بات کا چاہی کہ یہ حدیث سراسر مغل استدلال ہی **اقول** یہ دعویٰ بلا دلیل ہے اب تک کچھ نہیں

۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



ظاہر ہوا کہ لوگوں کو بکھڑا کر دیا اور پھر بیان کر کے پھر عداوت کی کہ یہ بات غلطی ہے کہ کتابت قرآن کے تحت نہیں حضرت نبی لکھنی کا حکم دیا تھا **اقول** اس روایت کی کہ  
 عبارت میں صدور اجازت کتابت کا نہ کو پہنچا عیث یہ معنی اس معنی کو اپنی دل سے باندھتا ہی اور کہ  
 نہیں ظاہر ہوتا کہ یہ بندش کیونکر نہ ایسی کسی کہا تھا کہ لکھنا قرآن کا بدعت ہی ہماری طریقہ میں منقول ہی  
 حضرت پیغمبر خدام فی جناب امیر علیہ السلام سی فرمایا یا علی اجماعہ تحفظہ اس ظاہر ہوا کہ قرآن کا لکھنا اور جمع کرنا جیسا  
 چاہی اگر عمل میں آئی تو ادای سنت ہی نہ بدعت اگر یہی لیل ہے اخلال معاتق تو اس لیل کو دعویٰ کی اخلال ہی  
 کیسے حکم کا بظاہر یہاں بدعا ہمارا اثبات عراق ہے اور ابطال اور اسکی جواز کا اگر اسکی منافق کوئی معنی اس  
 حدیث سے نکالا ہوتا تو البتہ تقریباً عام ہوتی نہ یہ محل ہے اس مثل کا جو سنی پہلی بے محل کے تھی سوال  
 از آسمان جواب ایسا کہ کیونکہ ہوتا ہوا لال اسکی کہتی ہیں کہ دعویٰ سنی لیل کو ربط نہ ابداً کا برائے میں ضبط  
 نہو ایسی نہوتی تو سلطان العلماء سی باحتمال کا ارادہ کیونکر کرتی آتا تو سمجھتی ہے ہر کہ باقولاد باز و پنچہ کر دینے  
 ساعد سکین خود را پنچہ کر دینے اس جگہ اگر کوئی قول اہل سنت میں غور و تامل کری تو البتہ کہہ سکتا ہی کہ پہلا  
 پر حسب انعقاد مجالس غری جناب سید الشہداء علیہ السلام اور ذکر رضا اور من ظلموم کا اور دوتا اور بدعت بدعت ہر  
 و بسا لای ذم آتا ہی قرآن کا جمع کرنا اور ترتیب نیابت ہوا و حسب حدیث کو جناب سلطان العلماء فی تلخیص مشکوٰۃ  
 سی نقل کیا اور سہم اگر ذکر اس بات کا ہونا کہ پیغمبر خدام فی جمع کرنی اور لکھنی کا حکم دیا تو یہ نہا صبیگی کی حل کے کیونکہ  
 کہنا کہ الھام الہی سے خلفاء فی قرآن کو جمع کیا اور سوید سیری کلام کا یہ ہے کہ طریق اہل سنت سی یون منقول  
 ہی کہ زبیر ابن ثابت کہتا ہی فقلت لعمرفضل شیتالہ فیعللہ **سوال** اللہ صلعم اور مخفی نہ رہی روایات  
 ان خلفاء سی ظہور میں آئی ہیں کہ جس سے صاف و صریح احداث اور شریع ثابت ہی اول یہ کہ سنتی کلی اعتبار  
 سی قرآن مجید سات حرف و نیر نازل ہوا تھا اور خلیفہ ثالث فی چہ حرف و نیکو و نہیں سے شاکی ایک قائم رکھا جیسا کہ  
 شاہ عبدالحق دہلوی شرح مشکوٰۃ میں حدیث اتزل القرآن علی سبعة احرف کی ذیل میں اسطور سی لکھ گئی ہیں  
 اور وہ اند کہ اول کہ قرآن نازل شد بلغت قریش آہ کہ اغت انحضرت بود و چون بر سائر عرب تکلم آن شاق آمد  
 انحضرت از حضرت عزت التماس کرد کہ در این امر توسعہ شود پس امر آید کہ ہر کس بلغت خویش بخواند و همچنین  
 نامزدان امیر المؤمنین عثمان چون وی رضی اللہ عنہ مصاحف متعددہ بنویسایند و بلاد اسلام در ستاد قرار



قرار بر جان لغت وادکر زبان ثابت با مرابی بکرو متصوب عمر رضی اللہ عنہما جمع کرده بود و امر کرد بمجو باقی لغات بجهت  
 شاهده اختلاف دم با یکدیگر و تکفیر بعضی بعضی را و نامد از ان لغات مگر خبری اندک و متفق شدند بر آن صحابه و یا  
 ماند بعد از ایشان تا رسید بقرآ سبغ با سائید متصل و باقی ماند خلت فیکر در این لغت مقرر بود از او غام و اما له وقف  
 و در ان از آنچه میان این قرار اختیار و ترجیح مختلف افتاده است انتهى اس و ایت سی کئی با تین مستنبطه ہونی بین  
 اول یہ کہ قرآن سات لغت پر وارد ہوا و دوسری یہ کہ یہ سب لغات زمانہ عثمان تک راجع بہین اور حضرت پیغمبر  
 فی ان لغات کی پڑھنی سی مانعت نہین مائی تہی اسکی گنجھوت فی منع فرمایا ہوتا تو لوگ زمانہ عثمان تک کسوا  
 پڑھنی غیر سی یہ کہ عثمانی باقی لغات کو محو کر دیا اور ایک ہر اکھا کیا اب انصاف سی کہی کہ محو کر دیا لغات کا قرآن  
 سی کہ حضرت فی وسطی توسعہ کی جائز کہا تھا بدعت سی یا نہین اور چہ حرف کو عثمان فی جو قرآن سی کمال والا  
 تو قرآن ناقص ہوا یا نہین دوسری یہ کہ ترجیح دیا قرارت زیر این ثابت کو کہ یہ ترجیح بلا رجح سی ہی ترجیح رہے  
 و کہو کہ سیکو کتاب تحیر فی علم نفسی من لکھا سی کہ جناب سرور کائنات قرآنی تہی خذوالقرآن من ابجۃ  
 من عبد اللہ بن مسعود و معاذی آجے بزکب یعنی یاد کرو تم قرآن چار شخصوں سی پہلی عبد اللہ بن مسعود  
 دوسری سالم بن مسعود چوتھی ابی بن کعب پنجا حضرت فی عبد اللہ بن مسعود فرمائی اور زید ابن ثابت  
 کا تو کہین اسبغ کر ہی نہیں پس ترجیح نہ دینا قرارت ابن مسعود کو بلکہ علامہ بنا مصحف سراسر چھا اور بدعت ہی  
 استیعاب بن من سرع ان یقرأ القرآن غضا کا اترل علیہ فلیقرأ علی قرآن ابن مسعود یعنی حضرت  
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی تہی کہ جو شخص قرآن کو نیک اور تازہ پڑھی جملہ حسن کی نازل ہوا پس چھا  
 کہ اختیار کری قرارت ابن ام عبد یعنی ابن مسعود کو و سرکی شریک عن الامام عثمان قال قال ابن مسعود  
 لقد اخذت القرآن من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبجین سورۃ وان زید بن ثابت لغلام یوم فی کلنا  
 لہ ذوا آتہ یعنی روایت کی ہی شریکے امش کہہا اوسنی کہ کہنا ابن مسعود نے اخذ کیا یعنی قرآن کو وہاں رسول اللہ  
 سر سور اور تحقیق کہ زید ابن ثابت اس وقت بن برائینہ سچہ ہوا نہا اہل کتاب بن کہ اس کے سر پر گیسو تھے  
 اور روایت کی گئی ابن عباس سے کہ حاصل مضمون اسکا یہ کہ قرآن ابن ام عبد کی قرآنہ اخیر ہی تحقیق کہ  
 جبریل امین بفرمان رب العالمین ہر سال قرآن کو ایک مرتبہ لائی ہے اور ہر سال میں کہ حضرت نے وفات پائی وہ  
 مرتبہ قرآن کو لائی پس دریافت کیا ابن مسعود جو کچھ کہ نسخ پایا اور جو کچھ کہ صحیح ہوا پس قرآن ابن ام عبد  
 سے لیا



ثابت کی راجح ہی اور اسکی قرأت مرجح پس تفضیل مفضل کے فاضل پر عقلا اور شرعا دونوں والا اور جلا نا اذکر  
صحف کا اسیر بجاری قول اور وہ ہر چون پرزہ ہر تفسیر بجا تہا او بہن ترتیب تہی اور نہ وہ ایک مصحف بن  
جمع تھا **اقول** کہہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ عبارت شرح صی خلاصہ مشکوٰۃ کی یا جرح ہی و سپر ہر دو نقد ہر  
مقول ہی کیونکہ اگر شرح کہنی تو شرح اس نامی کی سبب نہیں اگر جرح کہنی تو کسی عبارت پر عاید نہیں ہونے  
لا محالہ سو ای ضایع کرنی کا غرض قطعی کوئی وجہ اسکی کہنی کی واضح نہیں ہوتی علاوہ برنی قولہ اگر یہ مقولہ نا  
اسکا ہی تو بدلیل کون سنتا ہی اگر ہاری کسی کتابت سی نقل کرنا ہی تو نام کیون لکھا اگر اپنی کتاب سی لکھا ہی تو ہوا  
اسکی کتاب کیا اعتبار اور ساتھ اسکی نام ہی اپنی کتابت نہیں لکھا اور نگار ارا امام فخر رازی صا لکھا ہی قرآن خود  
پیغمبر خدا فی جمع کیا تھا **فانظر الذی الرازی فی نایة الحق** **و جہۃ البقیۃ** اور سیونی تجر فی علم  
بن لکھا ہی بخاری سے قنادہ سی روایت کی ہی کہا اوسنی سوال کیا مینی انسن مالک سے کہ کتنی لوگوں نے عہد جا  
پیغمبر بن قرآن مجید کو مجتمع کیا تھا کہا اوسنی کہ چار شخصوں نے کہ وہ انصار سی تہی ابی بن کعب و معاذ بن جبل و  
ابن ثابت و ابو زید انتہی اب اس غبی کا یہ کہنا کہ عہد خباب سالتاب میں قرآن جمع نہیں ہوا خالی جبل یا تجاہل سے  
نہیں قولہ اس مقام میں بعضی شرح مشکوٰۃ لکھتی ہیں کہ انہیں کچھ آیت منسوخ النلاۃ اور کچھ منسوخ الحکم ہی داخل فرما  
اسو اسطی ایک مصحف بن جمع ہوا کہ اوس زمانہ تک اور بھی احوال نسخ اور ابدال کا باقی تھا **اقول** آیات منسوخ  
الحکم مانع جمع و ترتیب کے نہیں جیسا قرآن مروج ہے اور منسوخ النلاۃ ایک خاص اصطلاح اہل سنت کی ہے  
کہ تنقیص کے عیب کو اس میں وہ میں چھپاتی ہیں اور یہ نہیں سمجھتی کہ قرآینت منسوخ النلاۃ کی اسی لفظ سی ثابت ہے  
کہ اوسکی تلاوت کو تمنی منسوخ قرار دیا یعنی قبل وجود نسخ کی وہ آیات تلو اور دخل مصاحف نہیں اب انکا  
پڑھنا منسوخ ہو گیا اور مختفی نہیں کہ منسوخ ہو جائیسی ان ہونا اور اقراض تعظیم دن آیات کا زایل نہیں ہوا  
ان اب تمہاری ذمہ ہی کہ آیات قرآنی جن سے منتخب کی تباؤ کو نسی آیت قرآن مروج کی نسخ کرتی ہی کس  
آیت منسوخ النلاۃ کو اما یہ کی کتابوں میں آیات منسوخ النلاۃ کا کہیں ذکر نہیں تمہاری کتابوں میں البتہ  
آیات منسوخ النلاۃ مذکور ہیں اب ہر ایک کے نسخ کو تم تباؤ جیسا اگی جل کے دن آیات کا ذکر ہوگا قولہ  
بہر بنیاد وھی کا منقطع ہو گیا الی آخر اقال اور یہ ترتیب مطابق لوح محفوظ کی ہے **اقول** اگر مراد ہے  
کہ جتنی کلیات و خبریات عالم ہیں سب کا ہی ہے لوح محفوظ میں منتقش ہیں لاجرم یہ قرآن مروج اسی ہی  
و ترتیب کے لوح محفوظ میں ساتھ تعدد نسخ کی کہ الی سورۃ القامتہ شہد حاتی ہر صحیفہ ہوا یا علاوہ اسکا



پوری ہون یا اور پوری ہون چسپی ہون سی میت سی اور ترتیب لکھنی الی اور جہاں بی الی اور پڑھنی الی اور  
 پڑھنی الی کی نام کی فید کی ساتھ موجود ہی تو ہلکوسکی تسلیم من کچھ غدر نہیں مگر بہتہ ملک کچھ نفع نہیں دینا کیونکہ  
 جو قرآن صاحب جلی فی جلا دی اور سبکی ترتیب ہی اس سرغرض کے روسی لوح محفوظ میں موجود ہی اور جلا و بنا  
 ہی وہیں لکھا ہی تو ایسی مطابقت لوح محفوظ سی کچھ مرتبہ و فضل نہیں ثابت ہو سکتا بلکہ طعن و جہد ہو گا  
 اور قیامت میں شہادت لوح محفوظ سی جلا نیوا لونی واسطی جو ہونا ہی ہو گا ع کیلینک شکوون کے ساری دفتر  
 اب ہر ہر کار اور صرتمہاری اور اگر مراد یہ ہے کہ جس ترتیب جناب بیت فی لوح محفوظ میں قرآن کو نازل کیا  
 تھا اور حضرت جبریل کو وائسی تبلیغ کیواسطی عنایت ہو ایضے جیسی ترتیب فی بانی تھی ہی یہ ترتیب ان  
 سرچ کی ہے تو سب پر لیل جامی اب تک کے کوئی دلیل ذکر نہیں کے اور ہم کسی پوچھتی ہیں کہ عدہ زن تنو فی نہا زو جہا کا  
 اوائل بعثت میں ایک سال تھا بعد چند گاہ کی خداوند حکیم فی جا رہی فی سن سفر فرمائی پہلا حکم منسوخ ہوا اور  
 دو نو نسخ و منسوخ قرآن میں موجود ہیں مگر نسخ پہلی ہے منسوخ پہلی ہے ابھی اسی ترتیب کو ترتیب واقعی کہتے  
 ہیں اسی ترتیب پر قرآن نازل ہوا تھا اگر بات یہ علم سی خلف کیا ہوتا اور انکی تالیف کے صحف کو قبول کرتی  
 تو ہرگز پہلے بت نہ آتی لیکن اس کہنی سی ہمارے غرض اس قدر ہے کہ تمہارا کلام تمہارا ہر جافظ من لا اعتبار ہی نہ زمانہ  
 غیبت میں صاحب العصر امام ثانی عشر کی جہور سلیم کو تکلیف قرآن روج کی پڑھنی کے اور اسی پر عمل کرنیکی ہے  
 اب ہم اہل انصا کی طرف خطاب کے کہتی ہیں کہ کتب متعدد اہل سنت کو بخوبی ملاحظہ فرمائی او کی ملاحظہ سی تھا  
 ظاہر ہوتا ہی تالیف سورہ اور آیات کی توفیقی نہیں ہے یعنی سب طرف بغیر خدا کی نہیں ہی بلکہ صحابہ نے اپنی جہا  
 سی اسی ترتیب یا ہی سوطی تجر فی علم تفسیر میں لکھا ہی نعم یشکل علیک ما اخبر ابو ذر و فی انصا  
 با سندہ عن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ ابی الحارث بن خربہ ہا ینزل ینزل عن آخر سورۃ ثم یقرأ  
 فقال اشهد انی سمعتہ ما عن رسول اللہ و عنہما فقال عمر انا اشهد لقد سمعتہما ثم قال لو  
 کانت ثلث یات لجمعناہما سو عن علیہ فا تظروا الی آخر سورۃ عن القرآن فالحق فی آخر ہا  
 ابن جبر ظاہر ہذا انہم کانوا یقولون آیات السور با جہاد ہم و سایر الاخبار تدل علی انہم کہتم  
 بفعلوا شیئاً من ذلک الا یوقیف انہی و ابن جبر فی فتح الباری میں لکھا ہی ان تالیف مصحف ابن  
 مسعود علی غیر الذی تدبیر ثمانی کان اولہ الفاعل ثم البقۃ ثم الشا ثم ال عمران و لکن علی



[illegible]



والمقصود من هذا الكلام هو انما هو  
التي هي في الحقيقة هي التي هي في الحقيقة  
والتي هي في الحقيقة هي التي هي في الحقيقة

بگویم بدین معنی بگای  
و طالع ملک بن کعبه ازین کبر  
چون اینست بنی نو جویدی



البشیر نکاحاً کر لیا۔ واللہ عنہ۔ حکیم بنی ابی بن حبیب نے سول کیا کہ سوا احزاب میں کتنی آیات ہیں نیز  
فی کہا بہتر یا بہتر آیات میں کہا اوسنی کہ اس سورہ احزاب بارہ سو دو تیرا بر سورہ بقرہ کی ہوتی و تحقیق کہ  
ایہ حجم کو اوسین پڑا ہی رہیں کہا کہ آہ حجم کیا ہی کہا اوسنی ذان بنا الشیخ والشیخ الخ اور بہر نقان میں  
ما یسے روایت کی گئی ہی کہ کانت سورہ الاحزاب تنقذ فی ممان البقی مائتی ایہ فلما کتب عثمان  
لیصل منها الا علی ما هو الا ان اس روایت سی مستطوع ہو ماضی زمانہ رسول خدا میں جو یہ یاد دہی تھی محو اور  
منسوخ نہیں ہوئی تھی بلکہ جب عثمان اپنی صحیفہ کو لکھوا یا تو اس یاد دہی کو دور کر دیا پس علم البشیر نکاح کہ زمانہ رسول اکرم  
میں یہ یاد دہی منسوخ ہوئی تھی اور خلفاء فی اسکو ناقص نہیں کیا محض جہا ہی اور یہہہ تو فرمائی کہ اس وقت سجدہ زمانہ بزرگ  
جائز تھی عرفان فی وہ احرف شاؤ الی اس زیادہ ثبوت تغیر کیا ہو گا اور یہی نقان میں حمیدہ بنت ابی  
سی روایت کہ کہا اوسنی فی علی ابیہ وہی بن ثمان بن سنانہ مصحف عائشہ لکھتے واللہ انکھ یصلو  
علی البقی صلوا علیہ سلموا انکھما و علی الذین یصلو الصفو لا قل قالت قبل ان یغیر عثمان  
المصاحف اس روایت سی مستطوع ہوا و انکار ہی محتاجانی بہت سی صاحبین تغیر اور تغیر کے ہی اور یہہہ ہی  
ظاہر ہونا ہی کہ پیش تغیر اس کی غایت ہوتی تھی و یعنی شامہ صبیح بخاری فی تفسیرہ برات میں ان  
عجالات روایت کی ہی نہ قال قد بلغنی ان برعة کانت تعد البقرة او قریا فذهبتا فلذلك لم  
تکتاب البسملہ او غیرہ و زینور میں ذیل میں قول سبحانہ و تعالیٰ ما تنسخ من الایات و تنسیحانات خبر منہا  
کی موجودی قال ابو عبیدہ حدثنا اسمعیل ابراہیم عن ابی عن نافع عن بن عمر انفقوا احدکم قد احدث  
الفراک و ما یدہ ما طہ قد ذهبہ فدان کتب لکن لبقول قد احدث منہ ظہر و زینور میں  
ابنی ناقب بصری سنی روایت کی ہی نہ قال کان فیہ حرف هذا صل علی مسقیم یقول معناه  
صل علی ابن البیطال و ینہ طریق مدین مسقیم فانبغوا نسکوا بہ فانه واضع لا عوج فیہ  
اور تعلی غیرہ فی اپنی تغیر میں جب تک ثابت سی روایت ہی قال اعطا عبد اللہ بن عباس مصحفاً قال هذا  
علی قد آتانی بن کعب ابی المصطفی استمتعتم بہ منہن الی اجل مستی لایہ بن جبکہ جالب  
عباس سے روایت نہیں و ہونے قرآن الی اجل مستی کو جائز کہا تو معلوم ہوا کہ یہہہ قرأت منسوخ نہیں ہوئی  
عثمان فی سبب کسی کہ یہہہ قرأت لالت منع پر کرتی ہے مثلاً الا و سبھی تفصیل فی سبب المنع انشاء اللہ  
اور ماکم فی اپنی سند کہ بن کہا ہی اخبرنا ابو العباس احمد بن حارث بن الفقیہ ثنا علی بن عبد اللہ



تھا جس کے لئے اس کا ذکر ہے اس میں بی وجہ ہے کہ اس وقت اس کا ذکر کیا گیا ہے اور یہی  
 کہان میں الشیخ الشیخ فان جوہا البتہ ہذا جہاں صحیح اسناد انہی کے وجود ان روایات کثیرہ کی  
 کہ صاف نقصان اور تحریف ان پر دلالت کرتی ہیں مگر نقصان قرآن کے قائل ہونا اور یہ قرآن الہمیت میں سے  
 جو لوگ قائل نقص و تحریف ہیں ان پر جو کچھ تاثری خود فراموشی اپنا کر نہیں کہہ سکتے دوسری پہلی پر نگاہ ہی ان  
 لفظ الہی عجا لایلیق ان یفوق بہ اولوا الالباب قولہ اصحاب البقیۃ و جناب امام الشیعین کو الخ  
 اقول جبکہ بنا پر خدا کی مدفع ہو گئی اور عبارت جناب سید رضی علم الہدی کی معنی ہی ظاہر ہو چکی نقصان  
 قرآن فی جملہ ولو بعض سفوات الالفاظ کی قائل ہیں پر از امام باصاخف کی جملہ کیا کہہ کر باقی نہ ہو اور جبکہ  
 سند خود شافعی ہیں باری عبارت کہہ چکی ان اختلاف الناس الفراء و لآخر لیس ہو چکا صنعة  
 لا تم یروون ان النبی صلعم قال قل القرآن علی سبعة احراف کما شافک فہذا الاختلاف عندہم  
 فی القرآن مباح مستند کہ تو سہ فیکف عیظ علیہم عن ان یثوب مع فی الاحرف ما ہو مباح فلو کان  
 فی الفراء الواحد تخصیص القرآن اذ علی ما اباح فی الاصل الا الفراء الواحد لانه علم بوجود  
 المصالح من جمیع امتہ من حیث کان مؤید بالوحدی موافق فی کل ما یاتی فی الذرائع بعد سہی ہر وہی شاد  
 ۹  
 واما واما اعتدالہ باری احرف المصاحف لا یكون استخفافا بالذہن جملہ یاہ علی تحریف مسجد الفراء  
 نہیں کہہ رہے ہوں مسجد النبیاں انما یكون مسجدًا ویکف الله تعالیٰ تبیتہ لک و قصدہ و لو ذلک لم  
 یکن بعض النبیاں انما یكون مسجدًا و لو ذلک لم یکن بعض النبیاں انما یكون مسجدًا و لو ذلک لم  
 یخلو ہذا و صدق من لفظنا و المکیۃ لم یکن فی الخفیۃ مسجدًا و ان ستمیذک بحدائق علی ذلک  
 فہذا لا حرج فیہ لیسرک ما بین الدفین لانه کلام اللہ المورث المعظم الذی تجسّد عن البدن  
 لا استخفافا فی نسبہ بل لا یصل انہی کلامہ تو کیونکر جناب سید علیہ الرحمۃ قائل استہاکی ہونگی کہ صاحب  
 حیاتی قرآن کو الگ میں جلوہ ڈالا اور قرآن چہاں ہی کا مضمون نسبت جناب الایمان کی جو اس شخص نے لکھا ہے وہی  
 یہی ہے کہ حضرت امیر قرآن کو چہاں یا نہیں بلکہ بمصدق حدیث نبوی ان یقرئہ فاحی بداعلیٰ الحوض ملک  
 بالغہ حضرت حکیم علی الاطلاق کی مقتضی اس بات کی ہو کہ جیسا مجموعہ درست فی اوصیاسی تسلیم ہو اور جیسا  
 قرآن کی فیوض سے ہی مجرم ہیں جس وقت انہی نے مشیر حکم خالق اور پردہ خطاسی جلوہ گاہ ظہور میں رونق افروز  
 ہو گئی انہیں کی ساتھ قرآن ہی ظاہر ہو گا اور مدارست او سکی تابع ہو گی اس میں الہام کیا جگہ ہی خافین



قدیم الامم میں پیش وقوع احراق اوج محفوظ میں قائم ہو چکا اسی اخبار آیتیں روایت اسکی ہو چکی ہے دیکھی کہ اکثر علماء  
 نبوی جمع الجوامع سیو کی کیا صاف لکھا ہوا ہے عن جذا یفتی فاک لعملمن یجعل بنی اسرائیل ذلک  
 فہم شی الا کان فیکم شملہ فقارجل فینا قنہ و خانہ یکان وہا یرسلک من ذلک لا اثم لک  
 قالوا شہدا یا ابا عبد اللہ انک لو حدثتکم لا تفرقتم علی ثلاث فرقہ تفارقتہ و فرقہ لا تنصر  
 و فیہ لکذبی اما انی ساخذکم ولا اقول فانک لستوا باللہ صلکم المرینکم لو انکم تاخذون کتبکم  
 بخرقہ و تعلقون فی الخشب و تہون فی قالوا سبحان اللہ فیکون ہذا فان انیتکم لو حدثتکم ان  
 انکم تخرج مع فرقہ من الیہین فقالوا لک قالوا سبحان اللہ فیکون ہذا انشی بلفظہ **ع** عدو منکر  
 شہرہ استہمہ عدو ہر شہر شہر و نہا استہمہ اہلسنت اپنی کتابوں کو نہیں دیکھتی فقط راہ غدار  
 علی فرقہ ناجیہ طعن فرمائی ہیں **قال المجتہد الخرمی** لکتمہ یم اور روایت ہیں بن مالک بن مذکور ہے  
 کہ شمالی و جنوبی صحیفہ میں شکو لیا اور عمدہ لیا کہ بقرعہ لینی کے اس کو گلاب عثمان فی قرآن  
 کو جمع کروایا تو اس صحیفہ کی پاس پر پھر یاد راہی فرما چکا ایک ایک نسخہ اطراف مالک میں بھیجا اور حکم  
 کیا کہ سوائے اس کے جو کچھ کسی صحیفہ یا صحیفہ میں ہو سکے جلا دین **قال الناصب القوی** لکتمہ یم  
 او برنی ناقص ہے اسکی چری بیان کرنی میں اگرچہ فی الجملہ طول ہو گا لیکن بحکم **ع** جسد ہوی دراز اس  
 ضم ہونی ہی بہ سبیل مانع کو بڑھ چلنی زدی گیسوی منظور قبول حاصل منہون وایت انس کا یہہ کی شایہ  
 پر جب جہاد ہونی لگا تو خذ یقہ بن لیماں با جناب عثمان کے اگر فریاد اور فغان کرنی لگا کہ یا امیر المؤمنین  
 لوگوں نے فرات میں اختلاف ڈال کہا ہی سو سہل است کو تہام کہی یہہ و سہین اختلاف کے فی باوین جیسا ہوا  
 نصاریٰ اپنی کتابیں اختلاف کیا تب جناب عثمان فی اوں صحیفوں کو ام المؤمنین جحفہ کی پاس سے مستعار لیا  
 اور زید ابن ثابت اور عبد اللہ ابن ہر اور سعید بن عامر اور عبد اللہ بن عمارت کو فرمایا کہ ان صحیفوں کو مصحف  
 میں لکھو اور عند الاختلاف بان قریش کو مقدم کہو کہ قرآن او کی زبان پر اور ترابر جہان لوگوں نے اسے  
 کیا تب حضرت جحفہ کا صحیفہ واپس ہو گیا اور اوں صحیفوں میں ایک ایک صحیفہ میں ایک ایک کو نین بھیجا اور ماسوا کو  
 علی اختلاف امرا بنین جلالی یا پھانی کا حکم دیا مرقعات میں لکھا ہی کہ مراد ماسوا ہی منسوخ التلاوقہ ہی ہے  
 جب تکانی لکھا ہی کہ سات صحیفہ لکھو اسی تہی یکت نبی میں ایک ایک کی میں باقی باقی کو شام اور میں اور میں



بحرین و بصری اور کوفی میں ہیجاشیخ عبدالحق افادہ فرماتی ہیں کہ قرآن میں بڑی جمع ہوا ایک مرتبہ حضرت کی  
 پروردگار نے صحیفہ واحد میں اسکا سبک لکھا اور ایک تہ صدیق اکبر کی عہد میں اس اندیشہ سے کہ سادہ لکھنا نافع ہو یا  
 لیکن یہ ترتیب اور ایک مرتبہ حضرت عثمان کی عہد میں خود کسی قرآن میں اختلاف پڑی حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 کو فرمایا کرتی کہ واثق عثمان فی کیا خوب کام کیا اگر اوس سے پہلے ہم انصرم نہ ہوتا تو میں ہر انجام دینا پس جس حدیث اور اس  
 شے جو نسخی ثابت ہو کہ یہ اصل ہے ان بہترین نسخا جناب عثمان ہی وہ وہ عرق القرآن نہیں بلکہ عرق اسوی القرآن  
 اور باعث اختلاف کا تھا یہی مانع ہی شمنون کی نویر کہ من بعد انکی دخل تصرف لکھا پیش نہ رہی اور مثل نوریت کچھ  
 نسخی مختلف قرآن کے آئینہ نہ آئی کہ کچھ انو حلتا ہے بمیز بڑی ہی جسود کین بخت ہے کہ از شفقت و بفرہنگ  
 توانست نہ توانم انکہ نیازم اندرون کسی ہے جسود را چہ کنم کو خود برج درست ہے **اقول بفضل اللہ**  
**العلیم بمقادیر قول مولوی روم** من قرآن مغرر برداشتم ہے استخوان پیش لگان انداختم ہے جو بازمین  
 کہ مغضی طرف تلویل حاصل کے ہوں اس سے کیا فائدہ مطلب اتنا ثابت کرنا چاہی کہ عثمان صاحب حیا  
 قرآن مجید کو آگ میں جلا دیا سو وہ جناب سلطان العلماء کی خلاصہ سی بخوبی ثابت آشکار ہی جواب لکھ دینا اسکو  
 نہیں کہتی کہ اور ارفی قرطاس کو واسطی جانبی کم فہم کی سیاہ کر دیکھی عارفین ملاحظہ فرمائیں کہ سنوا اس بات کے  
 کہ وہ قرآن جو سوختہ ہوئی منسوخ السلاۃ نہی کوئی سخن دوسرا جنی کے عبارت سی بابا نہیں جاتا کہ جوابت ایسی  
 دل ہو اور یہ کہ ہمارا کہ سبب اختلاف کے اور حق کو خلیفہ ثالث فی الگ میں ملو اور باتوں کی جواب میں سید  
 علم الہد فرماتی ہیں کہ حاصل اسکا یہ ہے کہ اختلاف سے ماقراتین بن باعث قرآن سوری نہیں ہو سکتا کیونکہ خود  
 اسنت روایت کرتی ہیں کہ نازل ہوا قرآن سات حرفت اور وہ سببانی اور کافی میں پس یہ اختلاف  
 نزدیک رسول خدا کی مباح تھا اور وہ علی اسانی اسے حضرت رسول خدا نے جناب سے التماس کیا تھا پس  
 لی عثمان نے چہ حرف کو سنا الا اگر قرأت احدہ میں تحصیل نہ حفظ قرآن منظور ہوتا تو نہ مباح کرتی حضرت  
 کو کہ قرأت اسلمی کہ جناب سے ثابت و جہات مصالح سنی اقصیٰ ترا و اعلم نہی انتہت ترجمہ کلام الشریف اگر  
 کوئی یہ کہی کہ یہ اختلاف عہد عثمان میں ہوا عہد نبوی میں نہیں ہوا تو ہم کہیں گی کہ یہ مرغوم باطل ہے اسلمی کہ حسب  
 جامع لاصول ابن کعب روایت ہے کہ حاصل اسکا یہ ہے کہ ایک زمین مسجد میں بیٹھا تھا کہ ناگاہ  
 اس شخص داخل مسجد ہوا اور حالت نماز میں سنی ایسی آت کی کہ کہی مٹی و طس مٹی قرأت نہیں سنی تھی بعد  
 اسکا ایک شخص وہ وہاں سے داخل مسجد ہوا اور اسے حالت نماز میں پہلے شخص کے مخالف قرأت کی پس جبکہ



نماز تمام ہوئی ہم حسب خدمت جناب سید المرسلین میں حاضر ہوئی اور عرض کی میں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 قرآن کو سطر حسی پڑھتا ہی کہ بھی نہیں سنا اور وہ شخص خالف پہلی کے پڑھتا ہی پس جناب ابی  
 انی ارشاد فرمایا کہ دونو شخص میری رو برو قرآن کو پڑھیں پس پڑھاؤں دونو فی سطر حسی کہ مسجد میں پڑھا  
 تھا پس حضرت فی دونو کو تحسین اور آکر میں کی اور فرمایا اور حضرت فی کہ ای بی بن کعبہ انسانی مجھ سے  
 فرمایا کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو نبی عرض کی کہ ای بار الہا آسان کر میری دست پر جس شخص کو اتالی  
 دو حرفت اجازت دی پھر اوس سطر حسی میں عرض کیا پس جناب ابی فی سات حرفت اجازت دیا  
 کذا فی الصلوات وغیرہ عرض اس سطر حسی بہت سی آیات میں کہ اولی اختلاف ہونا عہد نبوی میں ثابت ہوا  
 پس جبکہ سرور کائنات فی وسطی آتانی اس کے اس اختلاف کو جائز رکھا تو خلیفہ ثالث کون ہی جو ان ترار تو کو  
 مکرر کیا قولہ علی اختلاف الرواۃین جلانی یا ہائیکہ حکم دیا اقول معلوم نہیں کہ مجھے یہ ترجمہ کس نے کیا  
 اس بن ابی کک کی روایت جو مشکوٰۃ میں اور اتقان میں ہی اور میں نے فقط یہ لفظ مذکور ہی و امیر السعید علیہ السلام  
 فی کل صحیفہ و صحف ان حق اور حرق کی معنی سوختن ہیں نہ جاک نمون اس بھی کو در پردہ ہر شخص  
 کہ کسی صورت سی نسبت جلانی قرآن کی طرف عثمان کی ہونے پائی مگر بعض اصحاب العظام افسد لہو  
 کہ یہ کوشش مجھ کے کام نہ آئی واللہ بخیر الحق قولہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اکثر فرمایا کرتی تھے کہ واللہ عثمان  
 کیا خوب کام کیا اگر اوس یہ کام انظر نہ ہو تو میں سر انجام دینا اقول یہ قول بھی مانند سابقہ احوال سابقہ  
 مجھ کے لا طایل ہی اسلمی کہ روایت شیخ ابو یوسف سے ثابت ہوتا ہی کہ جناب شیر خدا علی رضی اللہ عنہ  
 و ثنائی قرآن کو موافق تزل کے جمع کیا اور ترتیب میں موافق اوس کے نہی اگر یہ سابق میں بیان اسکا ہوا  
 مگر بیان پر ہی بطور نمودج کی بیان کرما ہوں اتقان میں ہی عن ابن جبرائیل قدس سرہ عن علی ابنہ جمع القرآن  
 علی ترتیب القرآن عقبیٰ النبی اخر جبرائیل بی او ثم قال وخرج ابن داود من طریق  
 ابن سیرین قال علی لما مات رسول اللہ آت علی ان لاخذ علی دای الاصلو الجمعۃ  
 اجمع القرآن فجعلہ پس ہر گاہ کہ اس روایت سی یہ ثابت ہوا کہ حضرت علی علیہ السلام فی خود قرآن کو جمع کیا  
 تھا اور قبل زمانہ خلافت عثمان کے یہ کام دست مبارک حضرت سی سر انجام ہو چکا تھا تو اس سے صائب ثابت ہوا  
 کہ عثمان کی جمع اور تالیف کے تحسین و اپنی جمع کی نمئی اور ترجیح ہرگز حضرت کی زبان مقدس پر جاری نہ ہوئی ہو  
 واضح اسکا ہی غبی ہے یا اسکا مرشد اور اگر سر انجام دینی سی یہ عرض ہے کہ قرآن کو عیاذ باللہ آگ میں جلانے

۲۲  
 اور حرفت کو جائز قرار دینا خلاف  
 اس ہے جو مذکور صحیح بخاری نے بیان  
 کیا ہے بلکہ اس کا کلیتہاً خلاف ہے  
 بلکہ اس سے کثیر ثابت ہی اسکا جلیانے  
 کہ کو علی ابن ابی جبرائیل سے ثابت ہوا



بیان تو یہ کہ اگر نہیں کیا یہ کام فقط غلبت جیادلی بیان جو نشان کا ہی تو لاء درود محرق القرآن  
 نہیں بلکہ محرق سوا القرآن میں اقوال اگر سوا القرآن میں یہ عرض ہے کہ توال او سکا پروردگار علیل کے نزدیک  
 ہی نہیں ہوا تو یہ بدہت باطل ہے اور اگر یہ عرض ہے کہ سوا القرآن ہی مثل من اللہ ہی تو ہم کہیں کی کہیں  
 انعام میں برابر منسوخ کی ہی جلانا او سکا مثل اسکی جلانی کے خلاف احرام و تعظیم ہی علاوہ اسکی کہتا ہوں کہ جو  
 بنانی مکر سیوطی فی اتقان میں بیان کہنگی صاحب میں طبعی سے روایت کی قال ابو عسلا بالاء الوافہا  
 اللہ رفاہ بالحق عثمان کاں فیہا آیات قرآنیہ منسوخہ و لکن علیہ غیروہ و کفرہا ان لا  
 علی من الخسل ان الخلفاء تقع علی الاصل فی معنی اگر صاحب ہرانی جو طبع میں تو ایسی باہنی سے  
 رہو یا یا الگین جلانا کہ یہ منسوخ نہیں سلسلے کے عثمان فی بہت ہی صحیحون کو کہ او نہیں آیات منسوخہ اور غیر منسوخہ  
 درود و مثل نہیں الگ میں جلانا دیا اور کسی سے سچا نکا نہیں کیا اور غیروہ میں فی ذکر کیا ہی کو جلانا و سوا قرآن کہتا ہے  
 اسکی کہ عسلا او سکا میں پر گرتا ہی درود و حیلے نہت کا ہوا ہی تھی اسکی بہت ہی الگ بائیں ثابت ہونی میں  
 اول یہ کہ ہر مانہ میں اگر کوئی قرآن پرانا ہو جائی تو باوجود سہاس کی کہ او میں کوئی آیات منسوخ القلاوہ  
 نہیں ہیں البتہ کی نزدیک جلانا و سوا قرآن محض اس میں اس سے کہ عثمان فی کیا بائیں او بیاہ ہی ہیں  
 معلوم ہوا کہ غیبی جو خصوصیت قرآن منسوخ کی سچ باب اوراق عثمان کے لکھا ہی منسوخ منسوخ ہی کہ جلانا  
 قرآن کا او سکا سے چھپ سکے گا او طرح کی الگ نہ سچگی بلکہ اور زیادہ بڑھگی بعض کو یہ بیت صحبت ابیاریا  
 او مجھ میں ہی جیون شعلہ و شرف جیون چوں میں او سکا بڑھتا ہوں گشتا نا ہی مجھی بدوہ سری یہ کہ اس  
 صاف ظاہر ہوا ہی کہ جن صحف کو عثمان نے حدایمان الگین جلانا او نہیں قرآت منسوخہ اور غیر منسوخہ دو نو  
 قرآن نہیں و سکا و جی کہ تمام قرآن کو جلانا یا جی سچ آہ قرآن جلانا یا سچ ہی تمام قرآن کا جلانا یا دو نو جلانا  
 احرام و تعظیم ہی سچ یہ کہ بعض کو فی او بھی ترقی کے اور اوراق کو نہت غسل کے بہتر سچا ہی لاکر غاشہ  
 ہی ہی اقلو اوراق منسوخہ اور کثر الحال میں ہی اوراق کو خلاف حرام لکھا ہی جیسا کہ زجکا سبحان اللہ  
 ظاہر ہی قرآن کو دھونا او سکا کے عسلا کہ کو کسی او یہ باد یا وغیرہ میں چوڑنا بہتر نہوا او جلانا او سکا کہ سر  
 لکھا ہی ہی بہتر ہو قاعبت یا اقلی الالباق ہذا الشیء عجاہم چوچی میں کہ قرآن حقیقت میں منسوخ ہوگا  
 و سکا او سکا میں پر گرتا یا نہیں اگر یہ کہو کہ زمین پر گرتا تو یہ انکار یہ ہی ہے اور اگر گرتا تو فرما کے



لشخصی مختلف قرآن کی مانند آئی کہ کچھ دانتوں جیسا کہ قول ہے کہ جب طبعہ الشانی اور صحاح صفحہ سر کو اگر نہیں  
جلوایا اور وہ بائیں نو شیعہ کیا دانتوں کی سی نہاری دانتوں جیسا کہ بعض مکتوم جو دین نہاری ہی ہر  
یعنی خانہ زعفران علیہا النجیہ و شہنا کہ محیط کر بیان خدا کی عبادت کی کا بھی قلم کیا اور فراز مجید میں جو آیت  
کہ خلاف طلب تین اسی ہی بخلاف الایسا کہ دانتوں کی اصل شعی کہ بعد نماز استغفار ہم یہ صفحہ اچھے ہر کہ کتب  
سعد و اہل سنت بن بن عباس ام عمر بن جعفر اور اکابر صحابہ سے مروی موجود ہیں اور قرآن مروج میں ہم  
قرآت کہیں بائیں نہیں جانی اس کی دلیل قوی ہے مگر بفضل اللہ تعالیٰ اور تصدیق جناب اللہ تعالیٰ سے ایک سرور  
بن مہمان جناب شیر خدا علی مرتضیٰ کو ثبات فرما رہی اور ان روایہ خلق تو کونساں گرنے لگاں ہر آدم کی شوق ہزار  
و قرار ہے جو صدیق از جگہ فرمادہ رسول خداوند بزرگوار نہ ہی ہر بات و سولت حیدر رب نہ ہی طاقت  
و شوکت حیدر ہے کہ در جناب صفین روز احد پہنچ کر سرور کی نگار بدہ قال المجتہد البحر فی التکریم شیخ عبدالحق  
دہلوی فی لکھا ہے اس حدیث سی ظاہر ہوتا ہے کہ جو مصنف ترویک حصہ کی تھی بعد واپس کر لی کے پروردہ ہے  
جلوادی گئے انہی شخصہ قال لنا صاحب الغومی الثانی شیخ کی عبارت سی یہ نہیں ظاہر ہوا کہ  
مظہر کے صحیفہ کو جناب عثمان فی جلا یا بلکہ قرآت بن لکھا ہے کہ جب مروان حاکم مدینہ ہوا تو اس نے بعد انشال  
اتم المومنین شخصہ کی خوف اختلاف سی بنایا کیونکہ وہ بی ترتیب محض تھا جیسا کہ گذر چکا ہے ان جمع کردہ جناب  
بشاد امام الاممہ صحت کو پہونچا اور اس سے بھی ماسوا فی شاریح کیلئے نہ باطل و نہ بکار دیا کہ و فی ظہر القرآن  
بہذا الترتیب عند ظہر القرآن اھما طالعانی عشر دینہ زو اب مروان جو بھی کتبہ شیعہ اور ہشام کے مروی  
گو اور فعل اس کی شیعہ ہو اگر بن ابیہان کہ سبکو پر پیلانی کے بلکہ نہ ہی باقی یہ کہ جو نو شیعہ شیعہ ہی بن لکھا  
میکرمہ امر آخر ہی اسم بن جناب اقول بفضل اللہ علیہ شیخ عبدالحق کے عبارت کا خلاصہ جو نقل کیا گیا  
اوسین عثمان کا ذکر ہی نہ مروان کا پیش از مرگ او یا عبث اس او بیداد سی کیا فائدہ کیا حصہ کا صحف  
جلانا معصیت اور دکانہ بن اگر ایک سطر کا ہی جلانا ثابت ہو تو محرق القرآن ہو چکی حصہ کا قرآن و ہون  
نہیں جلایا تو ان کی یہائی مروانی پس و شیعہ و نوین اور یہ جو کہا کہ مروان نے اس جہت سی جلایا کہ وہ بی  
ترتیب محض تھا تو اب مروان پر بلکہ شیعہ کی نہیں نو میں کہتا ہوں کہ مروان نے جو قرآن کو جلایا تو وہ محرق القرآن  
نہر یا محرق القرآن اگر محرق القرآن کہی تو بلکہ شیعہ کی اور یہ اگر کہی تو ثابت کیجی کہ قرآن غیر مرتبہ  
نہیں ہذا ما حصل لی فی هذا المقام بفضل الغنی المنعم قولہ حرق قرآن جمع کردہ جناب عثمان



نشان اقول ہرگز نام لائیتہ یہی شہادت نہیں ہی اگر تم دعویٰ کرتی ہو تو بتیہ قایم کرو تہاری کتابوں میں  
 جہت نہیں تمام ہو سکتی ہمارے کتابوں میں احتجاج کرو اور حجت لیل آتی ایسی تمہیں کی دوسری  
 ہی نہیں ہو سکتی قال المجتہد الحری بالکفر کم اور یہ روایت نوشت ہو ہی کہ جبکہ ابن مسعود انکار ہی کا  
 اپنی مصحف کے کیا تو عثمان نے ان کو ضرب زدایک اور اونی ہر دو قرآن مجید کو لیکر بلوایا اور کچھ پڑھنے کی صحت بت  
 اور جلالت قدر کا کیا خلاصہ یہ ہی کہ دل سوز خلافت نباء کی قرآن سوزی میں طشت از بام افتادہ ہی کہ علماء  
 ہی انکار نہیں کر سکتی قال الناصب الخوی التلمیذ کتب صحیح بن ابی قریب کہ جب قرآن کی قرآن میں اس  
 کو خلافت الہ اکثر علوم الفاظ غیر مترکہ ہر ہنی لگی اور اختلاف قرأت کو بہانہ بکری لگی اور بعض مصنفین مثل  
 مصحف ابی بن کعب کی قرأت شاذہ ہی اور اکثر آئین نسخ اشلادہ اور بعض الفاظ تغیر کی کہ جناب صاحب  
 وقت تلاوت کے بیان صحافتی نہ او نہیں دخل اور اس طرح مصحف بن مسعود کا حال تھا کہ برخلاف جماع اور نوکر  
 و ماؤ قنوت کو دخل قرآن جانتی نہی اور معوذتہ بن کو خارج جیسا کہ اسناد کلینی فی تہذیب و طبیت میں ابی جعفر  
 سی روایت کی کہ قال قلت لابی جعفر ابن مسعود کان یجوز لغویہ من المصحف قال کان آپ  
 یقول انما فعلنا انک بن مسعود برآء و ہما فی القدر ہاں وجہوں سی بشورہ مخدع بن لیسان ابوبت  
 صحابیوں کہ جناب میر ہی او نہیں شریک نہی حضرت عثمان نے چاہا کہ ایک مصحف میں قرآن جمع ہو ہی تا  
 نام عرب اور عجم کا اختلاف او ڈھیر جاویں اس میں ابی بن کعب نے اپنی مصحف کو بخوشی حوالی کیا لیکن ابن مسعود نے  
 اور اون قرأت شاذہ وغیرہ کی اخراج اور معوذتہ بن کی اذغال پر راضی نہوی علامہ ابن جناب عثمان نے ہر  
 لگی کچھ ہشت شت ہوئی کسی کا سونہ چلا کسی کا ہاتھ جب جناب عثمان نے شہادت مذکر لئی ابن مسعود اگر  
 اس مذروہی کو قبول نہ کریں تو حضرت عثمان کے کیا خطا یہاں باعث طعن کے نہیں ہو سکتی ایسی چیزیں عالم  
 سیاست میں کثیر الوقوع ہیں خصوصاً جس وقت دین میں ضد پڑنی لگی اور خلاف جمہور صحابہ کی حسین  
 جالب اثر ہی شریک ہوں کوئی بشریت ہر اثر فی لگی یہاں تو سیاست سے لگی باعتراف شریف مرتضیٰ  
 فی تشریح الانبیاء خود جناب میر علیہ السلام فی خلاف حدیث لافذ ابی عبد اللہ النار کہ مردی ائمہ اطہار سی ہے لوطی کو  
 بلوایا اور ابو موسیٰ اشعری گھر کو لٹ واکر ہو نکو ادا طلبہ اوزہر کی ہرکست کی اپنی بہائی خفیہ عقل میں  
 بطلان کتب بہا شک تنگ کیا کہ وہ جنگ صفین پر خاسد ہو کر جاویں علی ابی حفران شیعہ فرامین کہ کتاب  
 کہ



ظاہری تو جان سوزنی امت و شکار کی کسان سوزی میں بلہر ہر ہی فرقہ ہی کہ وہاں با سو القرآن جلا اور یہاں  
نفس انسان البتہ انہما اسکا اہل سنت کہ نہیں مع سخن شناسی و بلہر اخطا نیست + اقول بفضل اللہ العظیم  
قولہ کتب صحیحہ میں اسبقہ کہ جب قرآن کے قرآن نہیں اقول اختلاف ابن باعث قرآن سوزی نہیں  
اسلی کہ خود عہد نبوی میں یہ اختلاف موجود تھا اگر سبب اختلاف قرأت کی قرآن سوزی بانی ہونی تو نبی ہے  
میاذ ابانہ مصحف میں تبدیل و تخریق کرنی اگرچہ اسبقی میں تصریح اختلاف قرأت کی ہو چکی ہی مگر الزام اللہ  
پر ہی کر کرنا ہوں کہ بخاری فی ابن عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت زبانی تھے کہ حیریل فی قرآن کو ایک حرف  
پر پڑا اور میں ہمیشہ خوانان زیادتی تھا اور حیریل ہی زیادہ قرأت کرتی جاتی تھی یہاں تک کہ نوبت شا  
حرف پر ہو چکی تھی مصلحت میں جبکہ اختلاف قرأت باعث جواز قرآن سوزی نہ ہوا تو اس طرح مصحف عبداللہ  
سعود کا حال ہی کہ سبب داخل ہونی قنوت اور خارج ہونے معوذتین کی جائز الا حراق نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر  
داخل اور داخل خارج دون احراق کی ممکن تھا اور مشورہ جناب امیر المؤمنین اور باقی اصحاب جلیل المقدر کا اسباب  
میں محض کذب ہی خصم کو لازم ہی کسی کتاب شیعہ سی سند کی لائی اور یہ جو ارشاد ہوا کہ بلا مشورہ و اجازت  
کی لات گھونسا چلا تو حقیقت پر عیب شی خلافت پناہ کی ہے ورنہ کتب معتدہ سنیہ سی صاف ثابت ہوتا  
کہ عثمان فی عبداللہ بن سعود کو کہ صاحب جلیل القدر سی تھی اس قدر ضرب وادی کہ کہ از کی اضلاع شکستہ ہو گئی  
اور سی باعث سی اس و افغانی سے اوہوں فی حلت فرامی جیسا کہ فاضل قوشچی اسطر صبر لکھا ہی و حسب  
بان ضرب ابن سعود و اصح فقد قبل انہما الراد عثمان ان جمیع الناس علی مصحف واحد و رفع  
الاختلاف بینہم فی کتاب اللہ طلب مصحف فابی لک مع مکان فیہ من الزبادة و التفتضا و لم یمن  
ان یجعل مواظبا اتفق علیہ اجلہ الصحا فادبہ عثمان لیسفا و لا یم انہ مات من لک انتہی  
اس عبارت سی صاف و شیعہ کہ عثمان فی عبداللہ بن سعود کو ہتک مرتبہ کے اور ہی واقعہ وغیرہ فی روایت  
کی ہی حاصل ترجمہ اسکا یہ کہ عثمان بن عبداللہ بن معمر بن الاسود بن المطلب بن اسد بن عبد العزی بن اقصی کہ  
تو عبداللہ بن سعود کو یہاں سی لکھی پس و تھا لیا ابن معمر فی اور دروازہ مسجد پر آنکی اس قدر مارا کہ بعض اضلاع  
از کی شکستہ ہو گئی انتہی حاصل کلامہ و جب کہ محبت اس ضرب اور ہتک مرتبہ کی از کی کتب معتدہ اہل سنت سی  
ہو چکی تو عثمان قلم کو منعطف کرنا ہوں طرف و کلام فاضل قوشچی کے اقول رفع العثمان اختلاف القرآن  
فی کتاب اللہ تعالیٰ احراق سائر المصنفات خلاف الشریع و الدین لان اختلاف حدیث



ہدف السبع کان علی عهد رسول اللہ کافر غیر منہ فہذا الاختلاف کان مباحاً اسناداً الى الامام  
 فکیف یجوز لعثمان فہذا لما علم عبد بن مسعود ان عثمان یطلب المصاحف للاختلاف فی وکونہ کا بعد  
 ہذا الاکل لا یزید ایتہ لئلا یشک انہ کان یقول یا اہل العراق اکتبوا المصاحف التي عندکم وعلوہا  
 لم یکن ہذا الاختلاف مواظفاً للشيء لان الخريف خلاف الاحترام واحترام القرآن احب ايماناً  
 ما قالہ لانہ لایم انہ مات من ذلک فتکذبہ ہذا ایتہ الواقفہ فانہ قال فقاسمکون قلی ابن معمر  
 بار عثمان ہذا ما یفسر فی ہذا المقام بقول الجلیل المنعاق وقد رآہ ابن الجدی وغیرہ لما مرض ابن  
 مسعود مرضاً التی مات فیہ ماہ عثمان عائداً فقال ما تشکی قال ذنوبی قال فما تشکی  
 وحمدہ فی قال لا ادعولک طبیباً قال الطبیب رضی قال افلا امرک لعطائک فامنعنی  
 وانا محتاج الیہ وتعطیہ فاما مستغفر عنہ قال یكون لولک قال ذنوبی فامنعنی  
 یا ابا عبد الرحمن قال اسئل اللہ یاخذ لی منک حتی یردیت سی ہی ظاہر ہوتا ہی عثمان کے ہاتھ سے  
 عبد اللہ بن مسعود کو رنج بہت پہونچا تھا اب یہ کہنا اس غیبی کا کہ غلامان عثمان سی بیریضی انکی کچھ بہت بہت ہی  
 جب جناب عثمان فی سنایست غز کی الخ خلاف کتب معتمدہ اہل سنتان ہی اسلمی کہ ابھی بروایت واقعہ  
 وشرح خبر یہ کی ظاہر ہو چکا کہ عثمان فی خود حضرت عبداللہ بن مسعود ہنک حرمت کی تھی اور شرح مقامہ  
 صاحب کتاب مل واخل اور صاحب روضۃ الاحباب پہلی سکی تصدیق کرنی ہیں اور اگر ہی مرضی انکی ضرب تحقیق  
 ہوتی تو عذر کی کیا احتیاج نہی فقط آنا ہی کافی تھا کہ خلیفہ اہل سنت کہ منی اسلمی کا حکم نہیں دیا تھا اور نہ من  
 اس پر رضی تھا اور یہ جو کہا کہ ابن مسعود اگر اس من ورجی کو قبول نہ کریں تو حضرت عثمان کی کیا خطا ہی تھی  
 اگر عبداللہ بن مسعود کو علم اس بات ہوتا کہ ظاہر و باطن عثمان کا صاف ہی تو اس عذر کو قبول کرتے جبکہ عبد اللہ  
 یقین حاصل تھا کہ یہ ظاہر کی خوشامد ہی اور باطن بن ہی نبض و فساد ہی تو اسلمی اس عذر کو قبول نہیں کیا قولہ  
 یہ امور باعث طعن کی نہیں ہو سکتی ایسی چیزیں عالم سنیان میں کثیرہ النوع ہیں الخ اقول جناب ولایت انہا  
 جو بعض زمانہ کو آتش میں جلوایا تو حکم خدا ہی جلوایا اسلمی کہ عقائد شیعہ میں امامہ ہی علیہم السلام نے  
 نہیں ہیں کہ شیعہ پر مجتہدین کی احتمال خطا اولیٰ تصور ہو بہت سی باتیں شرع میں ہیں کہ وہ خصایص نے  
 اور امامہ ہی میں اور دوسرے کو جائز نہیں جیسا کہ عند الرجوع الی کتب الفقہ وغیرہ بات ظاہر و آشکار ہی  
 ہوتا کہ ان کے لئے یہ فیض معصوم مانا صاحب حاکم جائز نہیں اور جو کچھ وہ کریں بدون دلیل شرعی کی مقبول



انہیں تو اب قیاس کرنا اقول افعال حضرت پر کسی دوسری کی قول و فعل کو قیاس مع الفارق ہی اور تمہاری  
تزویدک اگر بنا کر ہو گا تو اس وجہ سے ہم پر استدلال نہیں ہو سکتا ان ہیست کی نزدیکی البتہ بڑی قیامت لازم  
ہی ابو بکر فی خلاف اور رسول کی فجاءہ سلی کو آگ میں جلوا دیا چنانچہ ابن ابی الحدید اور ابوالکلام برائست اسکا انکار  
نہیں کرنی اور خود صدیق کبر اگر کہا کرتی تھے کہ وہ دستانق اذا التبت بالانجاء لکھ لکھ اگر حق نہ کہنت  
قتلہ کا اطلاق نہ سچ ہی کہ

سوزی میں شہور بادگار سے کی شہور راقی لہان کی معروف و تخریق قرآن کی دین بنی راکر  
برباد کی اصلاح قرآن کر دایجاد اور طوطی وزیر فی خلاف حکم خدا و رسول کی امام بحق پر خروج کیا وہ تو ہوا  
سوی خارج ہو گئی حضرت کیونکر وہ کی تہک مت نہ کرتے اور تہک نہ اپنی بیانی عقیل ابن ابیطالب کے سند سے  
کتب شیعہ میں ہی کہ وہ قابل اعتماد ہو اور بالفرض اگر تہک کر سکی تو قول و فعل و کما جسد ہی وہ یہ جو کہا کہ  
ہی فرق ہی کہ وہ ہی فرق قرآن مجید اور یہاں نفس لہان الخ تو اس سبق میں ظاہر ہوا کہ مصحف حفصہ باوجود اس کے

و نسخ نہ تھا پھر ہی ظاہر کیا قال المجتہد الحری بالتحکیم بلکہ غرض ہی فی نہایہ العقول میں لکھا ہی کہ  
یہاں و الناجی مصاحف کے حضرت نہایت تسلیم ہی کہ بباد کوئی پرزہ او سین سی زمین پر گر بڑی تو با  
امانت اور سیکے کا ہو گا سبحان اللہ جللا و ان کا تو تنظیم تھا اور اگر نا ادا سکا زمین پر باعث تحقیر کا ہوا حالانکہ  
ہو مال الدین سیو لی کے کتاب تصانیف میں قاضی حسین سے نقل کے ہی اسنی کہا کہ جلانا قرآن کا خلاف احرام ہے

اور جو چیز کہ خلاف احرام ہو وہ امانت اور استخفاف ہی نہی قال الناصب الغوی اللہیم جس مصحف  
میں نفع مقصور نہ ہو اسکی اشاعت میں علماء کا خلاف ہی بعضی کہتی ہیں کہ جلادینا چاہی اور بعضی  
تزویدک ہو دینا چاہی لیکن محققین تفصیل کرتی ہیں کہ جو قرآن من حیث ان قرآن ہی جیسی یہ قرآن مرجع  
القرآن اسکا جلانا بہتر نہیں کیونکہ اس میں گونا گونا گوستی ہی بلکہ دھوکا دینا اسکی غسالہ کو کسی مکان ظاہر میں والدین

یا ہی لین کہ ہر مرض کے دوا ہی اور ہر درد کی شفا اور جو قرآن من حیث ان قرآن نہیں جیسی مصاحف محرقہ جناب  
عثمان اسکا دینا بہتر نہیں چاہی کیونکہ جمال حرفوں کی رہبانیکا ہے بلکہ اسکو جلادینا چاہی تا اثر اختلاف کا  
سطح باقی نہ رہی چاہا جناب عثمان فی کیا پس قول رازی کا ناظر ہی اس معنی کے طرف اور قول قاضی کا ناظر ہی  
اس معنی کا طرف اس طرح بربر تعارض میں انقولین او ٹھہر گیا اور اسے قاضی راضی ہوا احتیجیت میں جلاد  
ایسی قرآن کا جس سے اختلاف اور کفر فیا نہیں ہو باعث بڑی تنظیم ہوا اگر یہ باعث امانت کا ہو تا تو کوئی



کوئی صحابی جلانی نہ دتا جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پچاس سو کوئی کہ بہترین اور نیک جناب امیر المؤمنین بنی قرآن  
 صحیح کو جمع کیا ویسا ہی بصواب و بدو نہیں لوگوں کے جلوایا اس صورت میں اگر جناب عثمان مورد لعن بریکیت میں  
 تو جناب امیر ملتہم اور دوسری اصحاب ہی اس میں شریک ہیں اور یہ جو فرمایا کہ سبحان اللہ جلانا قرآن کا تو  
 تعظیم ہے اور اگر انا و سکا باعث تحقیر کا ہوا یہ بات شان اچھا و اور نمایان اسی نہایت دور ہی کیونکہ اس سے  
 ثابت ہوا کہ اگر انا و سکا زمین پر اور لکھ کو بھونا آپ کی استیلاط میں باعث تحقیر کا نہیں حالانکہ جلانا اور پیر کے  
 پنجی لانا صورت تحقیر میں و دو برابر ہی کوئی نہیں بلکہ الایقار نہیں اور سلمنا کہ جلانا باعث تحقیر اور امانت کا  
 ہی لیکن اور کی پہولی ہر سنا اور اپنا و نیند ہر دیکھنا صاف انصاف کی گلی پر چری جلانا ہی کیلینی بروایت  
 ابن جہم لای امام جعفر صادق علیہ السلام سی لکھ رہا ہی کہ اندر فو و لا نکونوا کالشی نقضت غزلھا بعد  
 فوہ انکنا تخذل و ایمانکم و خلا بینکم انیکونوا ائمة ہی کی من ائمتکم فقلت جعلت فدا  
 ائمة قال ای الله قلت انما یضرب فاق ما ان کے بی و قادی بید فطرھا اھانہ فرمائی کہ قرآن صحیح  
 کہ باعتراف طائران الا کی قابل تعظیم اور وجب العمل ہی اسکا زمین پر دی انا اور امانت سی و ہا ہیکنا  
 امانت ہی یا سوا القرآن کا جلانا اور علاوہ اسکی عظمت قرآن کے تو یہی کہ اسکو ناباک لوگوں سے دور رکھ  
 اور فادرات کے جگہ نہ بڑھی اور اسکی عبادت کو زندگی میں باعث برکت اور مرئی کی بعد سبب مغفرت کا سمجھے  
 یہ شیعوں کو کہاں نصیب صاحب ہر بار رہی کہ لا باسن تنلوا الخایض الخشب القرآن اور لای جعفر  
 میں پڑھنا قرآن کا با ضرور میں بقدر آیت الکرسی کے جائز کہا اور عوام ملک اکثر وہ شیعوں نے موت و حیات میں قرآن  
 کی بولی و پروں کی ریشہ پر اکتفا کیا اب کہیں سو ہے پہولی کہ تعظیم کون کر رہا ہی اور تحقیر کون و سیکھا لکھ  
 ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵ مذم کہ از رفیقان و ہن کثان گذشتہ ہر گوشت خاک ہم برادر ہر  
 باشد ۶ اقول بفضل اللہ علیم تفصیل فی جیل سی ظاہر ہوتا ہی کہ نہ قاضی سے رازی راضی ہی اور نہ  
 سی قاضی اسلی کہ عجیب استفسار ہی کہ قرآن مروج الان اگر کہنے ہو جائی اسطر حسی پرزی او کی بجایا  
 منتشر ہون نورازی او کی جلادینی کا حکم کر گیا یا نہیں اگر اسکی جلایا حکم کر گیا تو فہو امر ثابت ہوا کہ خصوصیت  
 قرآن منسوخ کی نہیں غیر منسوخ کو ہی اہلسنت جلادینی کا حکم امدار فرائی میں اور در بیان رازی اور قاضی کے  
 اختلاف ہی ہو گیا اور اگر رازی او کی جلادینی کا حکم نہ کر گیا تو میں کہتا ہوں کہ موافق قول رازی کے ظن



میرا ترا نام ان میں ہے جو کہ بیسی مصاحف خرقہ عثمانی ہی سکاد ہوا ہر تہذیب کیوں کہ احتمال حرفوں کی رو سے  
 ہی بلکہ اسکو جلاوا لیا جا ہی اقول جسکو اندک سرخ ہندی عبارت کی معنی سمجھتی ہے وہ گواہی دیکھا ہے کہ  
 کہ یہاں تک کہ کچھ جناب مجتہد العصر نے فرمایا اسکا خلاصہ صرف اسقدر تھا کہ قرآن میں حیثیت انہ قرآن کو صاحب  
 و ایمان نے جلویا اور یہ جلا نا امانت ہے احمد لکھتے کہ ان دونوں طلبوں کو اس غیثی تسلیم اپنی محققین کے اتنی یکم کی  
 بعد قبول کیا اسکو یاد کہنا چاہی اب ہم کہتی ہیں جن حصا کو عثمان نے جلا یا اوس میں اور اس قرآن مروج میں خواہ تر  
 کا اختلاف نہ ہو خواہ قرآن تو مخافق نہ ہو خواہ کسی میں اس زیادہ آئین ہی ہوں جسکو تم منسوخ النلاۃ کہتی  
 خواہ کچھ آئین کم ہی ہوں اسکی سو کوئی اور جہت ایسی کہ جو اسکو سجدہ فیرہ قرآنہ سی کالہی نہیں ہے کیونکہ طہ فیرہ  
 اوں مصنفوں پر اطلاق قرآن کا کرتی آئی ہیں تو خواہ خواہ کچھ سورہیں یا آیات اوس میں مطابق کلام اللہ مروج کی  
 ہی ہو گئی الا اطلاق قرآن کا اوس پر گزرجصح نہ ہوتا اور یہ ظاہر ہے کہ اگر اس قرآن مروج کو کوئی ترتیب بدل  
 لکھی اور آیات میں یا اجزائیں یا سورہیں مقدم و تاخیر کر دی تو البتہ یہ کہیں گی کہ قرآن کو اولٹ پلٹ دیا ہے  
 یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مکتوب قرآن نہیں ہی اور اس اولٹ پلٹ جانیکے سبب کوئی اسکی امانت روا نہیں کہہ سکتا  
 علی القیاس اگر قرآن مروج میں کچھ زیادہ کیا جانی جیسا فی زمانہ تراجم سورہ تغشیر حسینی اور ترجمہ شاہ  
 کا اور جو کتب است سی اور کتب نجومیہ اور اشال اسکے لکھ دیا کرتی ہیں اور اگر وہ جو غلط بھی ہو اگر کرتی ہیں  
 صحیح ہی ہوتے ہیں اور سب باتیں قرآن میں تو کیا کوئی کہہ سکتا ہی کہ ایسی قرآن کی امانت بسبب اسکی کہ مشنر  
 براسوی قرآن روا کہنا چاہی بلکہ بقول شاعر صد غار راز بہر گلی آب سید ہند بدوہ سب عبارات عربیہ  
 فارسیہ و صحیح و غلط بسبب مخالطت و مجاورت کلام ربکا کی تعظیم میں شریک ہو جاتی ہیں اور کلام اللہ کی احترام کی  
 شمول میں مجموع کا احترام ہوتا ہی اگر کوئی آدنا کلام اللہ لکھی اور آدنا جوڑ دی تو اس جہہ سی کہ یہ ناقص و نام  
 ہی تو میں اسکی بطلان نہیں ہو سکتی کیونکہ وجوب احترام میں کل و جز اسکی یکساں ہیں اب کوئی اسے جس سے اس  
 مرشدوں سی جبکہ یہ محقق قرار دیا ہی کہہ کہ تم نے عثمان کے احراق مصاحف کو قبول کیا اور یہی ثابت کر دیا  
 کہ اونہیں آیات صحیحہ مطابق قرآن مروج کی موجود نہیں تو لامحالہ جلا نا بعض قرآن مروج کا خواہ کل کا اگر نقصان  
 مخالفت نہیں ہی ہو ثابت ہوا اور قرآن مروج کی جلا نیکو تم تسلیم کر چکی کہ امانت ہی اور اس میں شبہ نہیں

۳۰



یہ باعث اثبات کا ہوتا تو کوئی مجاہد صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت علماء اہلسنت سے استفسار کیا جانا ہی  
در حکم بن العاص کہ مطر و رسول خدا تھا اور مدینہ منورہ زاد، اللہ ہا شرفاً و کرامت سی حضرت فی طائف نکال دیا  
تھا اور عثمان بن عفان فی سبب اب او پر حالت کے بہر طلب کر لیا تھا کیا وہ یہی کہ کسی صحابہ فی اس سے  
مانعت نہ کی اور اسکی طلب کے فی پر معرض نہوی اگر کہیں کہ بظاہر اضی تھی مگر اسکی خوف اور ہمت سی بول  
سکتی تھی تو ہم کہیں گے کہ مانع فی میں بھی رہی جیسا وہ ان پر شاہ ہو گا وینا بیان پر بھی کہا جا سکا پس  
ظاہر ہوا کہ سچا کی تعرض کرنی سے صحت اس فعل کے نہیں ثابت ہوتی کیونکہ صاحب باطواید تھے کہ سیکو اپنے  
تعرض کیا یا نہیں اور آخر جب سی طرح انکی اغوال ٹرنی گئی تو تعرض ہوا بیت لطف حق باتو دارا کند چونکہ از حد  
گذری رسوا کنند ایک عبداللہ بن سعود کہ تعرض کیا تھا اونکی نوشت ست کو قبول کر سکی میں پر دورا  
کوئی اگر تعرض کرتا تو بھی نوب آتی ابو ذر کی باب میں بھی کہنے تعرض کیا تھا جو اس میں کرنا سب نوا کی دست  
نکر اور موافق تھے اور جنگ و خوف خدا تھا وہ قدرت تعرض نہ کہتی تھی ما احسن الفاضل الکامل مولانا الباقی  
حاجت لا فی حق البقیۃ فلا عن ابن ابی الحداد و هذا خلاصة بن ابی الحداد بعد سلطان عثمان کے  
اسطور سی لکھتا ہے ہم انکار اس بات کا نہیں کرتے کہ عثمان نے بدعتیں بہت سی دین بین کین ہیں لیکن  
بین عوی کرتا ہوں کہ وہ سببت عین مرتبہ فسوق کو نہیں پہنچیں نہیں اور باعث حبط ثواب کے نہیں اور جملہ  
گناہان صغیرہ سی نہیں اسلی کہ میں یقین کرتا ہوں کہ وہ آمرزیدہ اور اہل بہشت سی ہے الخ نا مال مانعہ  
و کہ الی المال اب اہلسنت جماعت کو لازم ہی کہ قول ابن ابی الحدید کو چشم انصاف سی ملاحظہ فرمائیں کہ صرف  
بدعت اور شرع عثمان پر دلالت کرتا ہی غرض کہ بدعت ابن عفان کو اس سالہ میں لکھنا آسان کو گزی  
پائٹاری پس جبکہ ہن قر عثمان نے تشریعات دین میں اختیار کین اور کسی بسبب بروستی اور اپنی کم زوری  
اور کسی بسبب طمع دنیوی کی ونسی تعرض کیا تو انکار کرنا کسی صحابہ کا دلیل صحت فعل کے نہیں ہو سکتے  
اور یہ جو قہنی کہا کہ بمشورہ پچاس ر اصحاب یوں کہ بہترین او میں جناب امیر المؤمنین تھی فران حج کو جمع کیا  
و سیا ہی بر صواب یہ انہیں لوگوں کی جلوایا الخ تو یہ ہی دوام بالجو لیا سی ہے غبی کو لازم ہی کہ سند اسکی  
کتب اہل حق اثنا عشری سے لائی تو وہ لایق اعتماد ہو حقیقت یہ ہی کہ یہ اقرا بردازی اور بہتان ہے  
و سلط چنانفی دوام کی ہے اور عمدہ دلیل اس اقرا پر یہی کہ عبداللہ بن سعود باوجود اسکی کہ صحابہ و تقد  
کہ



ابنی پوشیده رکھو کیا یہ صحابہ ہی نہ تھے کہ عثمان انکی مشورہ پر عمل کرتا اور قرآن مجید طبعی صحیح بابا ہند  
غایت الشرح للقائد فیس الجاد لہ والکاتب فی مجال قولہ فرمائی کہ قرآن صحیح کہ باعتراف اراکان  
قابل اعظیم اور وجہ العمل ہی اسکا زمین پر دی بازنا اور امانت سی دہا پہلکنا امانت ہی یا یا سوسی القرآن  
الخ اقول سبحان اللہ اس عینی خیانت کرتا نقل من فاضل و ملوی سی بوثر حاصل کیا ہی کہ اوسنی ازراہ  
ترسی جسطح موافقہ کاہلی کے چوراکر عربی کو فارسی کرکی تھوڑی سی ہیست ہل کر تحفہ اثنا عشریہ بنالی  
اوسطح اور تحفہ سترہ کی چوہی باب کے اور فرین بصفیو ایکسویا الیہن چاہیہ ملی میں ایک ہستان عظیم شیعہ  
باندہ کر اس روایت کو اوسکی دلیل قرار دی ورا یک لفظ امانت اپنی دل سی اوسین بڑا دیا ورنہ صد الشرح  
اصول کافی کلینی بہت قدیم دو صد سالہ جگہ زاید اس ہندوستان و ایران و عربستان میں موجود ہیں  
الطائف چشم نصفت بکھین اور اصول کافی کے کتاب الحجۃ بالنفس الاشارہ الی الیہ المؤمنین کو ملاحظہ فرمائیں  
حدیث اوس باب میں یہی روایت زید بن جہم ہالی کے ہی اصلا و طلقا لفظ امانت اوسین مذکور نہیں سچی شاہ صاحب  
فی ابنی مریدون کو عقاید باطلہ پر قائم رکھنی کے واسطی اور عوام اثنا عشریہ کو دھوکا دیکر راہ حق سی پھرنی  
لیسیا ارتکاب ہستان اور ایسی خیانت نمایان عمل میں لائی کہ دیدہ و دانستہ اثنا عشر اکلمہ پانچ حرف کا  
امانۃ ابنی دل سی اس حدیث میں داخل کیا اور اول میں انہ قرابہ ہی اپنی طرف سی بڑا کی امامیہ کی کفریات میں  
اس روایت کو شمار کر دیا کہ بی سبب جسطح صاحب حیا پر قرآن جلالت کا طعن کرتی ہیں ویسا ہی اپنی امام پر  
قرآن کی امانت کرنیکا اور پھینک مارنیکا اتہام باندھا ہی دیکھو امانت کے انفر کی صورت عبارت حدیث کے  
دیکھنی سی ثابت ہوئی کہ شاہ صفائی اپنی دل سے اختلاف کیا ہی چنانچہ عبارت حدیث کے یہ سی محمد بن  
عن محمد بن الحسن بن محمد بن اسمعیل عن منصور بن عوف بن جندب بن الجهم المداوی عن ابی عبد اللہ  
قال سمعتہ یقول لما نزلت ولایة علی ہو کان من قول رسول اللہ سلمو علی علی ہامر  
المؤمنین کان ہما اکد اللہ الیہما فی لک الیو یا نسید قول رسول اللہ لہما قوما فلما علیہ  
بامر المؤمنین فقال امی اللہ او من رسول اللہ یا رسول اللہ فقال لہما رسول اللہ من اللہ ومن  
فاتر اللہ عز وجل ولا تقضوا الیہما بعد کیدھا وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلہ ان اللہ علیہما  
تفعلو یغنیہ قول رسول اللہ لہما قول لہما امی اللہ او من رسول اللہ ولا تکونوا کالقیض  
غزلہما من بعد قوتہ انکا تا شخند و انکا د خلا بینکم انکون اممہی رکی من اممکم قال



قال قلت لعلك قد قال الله عز وجل انما نزلنا القرآن فليست  
 داوی بیدہ فطرحها انما یقولو کہ اللہ بربیعہ بعلی ولینبذ لکم فی القیمہ ما لکم فی الخلق  
 و لو شاء الله لجعلکم امۃ واحدة و لکن یضل من یشاء و لیستلین بکم القیمۃ  
 فاما تمعلو ولا تتخذوا ایمانکم و خاد بینکم قتل قدم بعد ثبوتها یعنی بعد مقالہ رسول اللہ  
 فی علی و نذ و قول التی با صدمتم عن سبیل اللہ یعنی بہ علیہ او لکم عذاب عظیم باقی ہی پہنچا کہ انکی تہمت  
 تو اسکو دیکھو کہ یہ کذب کا ذہن اس مضمون کذب شحون کو طرہا سی نکالنا ہی تو پہلی اس سے پہلو کو اس حدیث  
 میں قرآن کہاں مذکور ہوا اور بدون ذکر کی ضمیر کی اسکی طرف کس طرح پہنچتی ہے ہر کسی سے ہر کسی سے  
 کہ وہ قرآن مذکور ہی یا نوشت اور دیکھو کتاب بانی مؤلف ثنائی میں بتاتے ہیں کہ قرآن و ذکر مذکور ہی یا  
 یا ہی جیسا و اذ قرئ القرآن فاستمعوا لہ لو اترکنا هذا القرآن علی جبل انما انزلناہ قولنا یٰ اہل  
 اوحینا الیک هذا القرآن ان هذا القرآن ہنگامی ہر افع و ہیشتر المؤمنین و ہر اہل اوحینا  
 میں اور کلام فصحا و بلغا میں تذکرہ مذکور ہو گا اس میں مذکور ہی ہی میں انسان کے خطبہ میں ہی و علی  
 خطۃ القرآن و جمعہ اور ساتھ ان میں بل فاطمہ کی طرح کی ضمیر مؤنث کو نشانہ دیتا ہے عروہ کی قرآن  
 کی طرف پہنچا ہی اس میں ظاہر ہوا کہ حباب الشیء یعنی وجم عثمان کے محبت اسکو ایسا انرا کر دیا کہ ہر  
 و ان کے خبر نہیں کہنا کہ نوشت سماعی ہی ضمیر طرح کی اس کے طرف پہنچا ہی ہی اس میں ضمیر کو اس میں  
 ہر ایک کے قرآن کی طرف جسکا ذکر ان فقرات میں کہیں نہیں نہ برہ سنی کہیں کہیں کی ہر ایک او اہم  
 منقرض الطاعنہ قرین قرآن جسکا افراق قرآن سے محال ہے اس کے شان میں قرآن زمین پر وی مانیکا  
 ہر ایک باندہ ہر ایک اسل قرآن کی خبر اور حساب ہر ایک اس کے اسکو میں کے اب دیکھتی ہی اس حدیث کے  
 معنی صحیح جو منطوق الفاظ سنی بوجہی جا میں کیسی صاف و درست میں کہ حضرت نے بجای اربی کے از کی وادہ  
 فرمایا ہر ایک نے عرض کے کہ لوگ اربی پڑھتی ہیں حضرت نے پوچھا اربی کیا اور اربہ سی اشارہ کیا ہر ایک کو گواہ  
 اب اہل انصاف عبارت حدیث کو دیکھیں اور اسکی صفحہ کو سمجھیں اور اسکی کی یہود و گوی اور نامہ ہی کو  
 مشاہدہ کریں اور ایسی جرات کو اسکی ملاحظہ فرمائیں کہ صاف و صریح ہر ایک باندہ ہی گواہ ہیں ہر ایک  
 کا قصور نہیں اسکی مرشدوں کے انکہ وہ کان کو محبت عثمان فی پہلے بند کر دیا اس کے بعد سنی او کی نقل کا ملکہ  
 انکہ بند کر کے اپنی گردن میں ڈال دیا اگر ایسے ہی دینسی کے دوسری ظاہر ہوئی ہوتی تو خدا بجا ہی



مقرر ہے اس قدر طول یا چوتھا یا چودھواں ہو تو اس کی اہمیت و شان کی بنا پر ہر زبان پر ہر زبان  
 نہت باندہ رہا ہی اور اس مقام پر ہی کہ قرآن مجید میں تو اکثر حروف کا جمیع خصوصیات کی شکل سے جیسا کہ  
 بیان کو جناب غفران مآب فی ہر مقام میں شرح و بسط لکھا ہی ہے کہ عبارت آخر نام معلوم است و مفید است  
 کہ جناب ائمہ معصومین علیہم السلام فرمودہ ما را بقراءت لفظ امر در آیت مذکور و لیکن این معلوم نشد کہ آیا این  
 امر بہت است یا نہت کہ این لفظ کی از سبب حرف است و یا اینکه چون اسقاط این لفظ مفسدہ عظیم متصور بود لہذا  
 از حذف فرمودند یا اینکه محصل حدیث لفظ ائمہ سجایا سے مطابق واقع نیست لیکن معہذا چون احتمال از  
 شد میان تقی انبات تو از میان رفت و نہ المطلب با نہی قولہ علاوہ اسکی عظمت قرآن کی تو یہی نہ اول  
 یہ قول ہے سر اسرار حق محمول ہی ہستی کہ جنبہ حائض کو تلاوت قرآن کرنا اہلسنت کی نزدیک ہی جائز  
 ہو جیسا کہ شرح وقایہ میں ہی کرنا کہ کی نزدیک حائض کو قرآن کا پڑھنا درست ہی جیسا کہ صاحب کتاب مذکور  
 بطریق لکھا ہی و اما عند مالک فیجوز لہا ان تقرأ لا للجنب لانہ قد عرفت انہ خصیل صفۃ الطہارۃ و لا لخصا  
 او التیم فیلزمہ تقدیر علیہا و الحائض بخبر عن ذلک مکان کہا ان فقرہ صحیح ہر فی الکافی نہی و بعد  
 اسکی ہر شرح مذکور میں لکھا ہی اقول لہذا بخلاف صوفا المانی کہ حضرت علی ما الجنب لا یباح  
 لہ قراءۃ القرآن عند عامۃ العلماء بخلاف المالک انہی اس عبارت سے معلوم کہ جنب کے لئے تلاوت قرآن مالک  
 کی نزدیک جائز ہی و بخلاف ہی کہ نزدیک حائض او انصاف جنب کے لئے قرأت مآدون لایہ مجاہزی مالک  
 ہر ائمہ تعظیم میں کل مساوی ہیں مآدون لایہ کی کیا تخصیص اور ہی ابی حنیفہ کی نزدیک نسیم اند اور سورہ  
 فاتحہ کا پڑھنا علی سبیل الدعاء جنب کے لئے جائز ہی جیسا کہ شرح وقایہ وغیرہ سے صاف ثابت ہو تا ہی اس پر  
 ظاہر ہوا کہ یہ فیہی سیاسی ہے کہ شرح وقایہ ہی نہیں پڑھا ہی یا یہ کہ وہ حقیقت وہی حسن ہے کہ اصل سلام ہر اعتراض  
 کر رہا ہی و یکہو امامیہ کی طریق میں چار سورتوں میں ہی جسکو غزایم کہتی ہیں ایک لکھ جنب حائض کے لئے پڑھنا  
 جائز نہیں اور باقی سورتوں میں کسی قدر درست بخلاف مالک اور طحاوی وغیرہ کی کہ جنکو یہ کہل حق ہی جانتا  
 ہا تخصیص سورہ کی قرآن کا پڑھنا حائض کے لئے درست ہوتا ہی اور جنب کے لئے ہے جائز سمجھا ہی قولہ اور  
 ہا بخبر الفقہ میں پڑھنا قرآن کا جائز درہن بغدادیہ لکھ ہی کی جائز کہا الخ اقول یہ قول ہے عجیب غیر عیب  
 کا سرور وہی ہی اول اثبات کرنا ہوں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی خبر قرآن ہے جیسا کہ فخر الدین رازی  
 فی تفسیر کبیر میں مذہب افعی کو قوت دی ہی اور بہت سی دلائل لکھی ہیں منجملہ انکی حجتہ غاس میں



[illegible]



اور سورۃ قل ہوا لہذا صد کا پڑھنا علیاً البتہ کے نزدیک صحیح ہے اور وقت قریب نزال کے کہ غسل ہے  
 بسبب تفساحی تہائیں کے وجہ ہو چکا ہی ہے الحمد للہ الذی خلق من الماء بشرا کا پڑھنا اس طرح کہ ہو تو جو جنس ہو  
 سنت ہی پس بیت الخلا میں بھی اگر وسطی دافع طہیات کی آیات قرآن کو پڑھیں تو کیا قباحت ہی اس حقیقت  
 میں منع کرنا تلاوت ہی ان آیتوں کی بیت الخلا میں ویسا ہی ہے کہ کوئی شخص کہے کہ قرآن شریف میں شیطان  
 نام اور حالش اور نفس کا ذکر جو اگر چاہے موجود ہی خلاف احرام اور تعظیم کی ہے او سکون حال ڈالنا چاہی پس حکم  
 بنا اس شبہ کی وہ کہی اور جہالت اس غبی کے ظاہر ہو گئی تو میں اب کہتا ہوں کہ علماء اہل سنت البتہ  
 خلاف احرام قرآن کی قائل ہیں کہ عیاذ باللہ جائز کہنی میں قرآن کے آیتوں کو جلد مہ پریشاب سے لکھیں  
 جیسے کہ ابو بکر رحمہ فی شرح مختصر قاری میں ابو بکر اس کا ف سے نقل کے یہی میں لکھیں عافہ فاراد ان بکب  
 بدو علی جہنہ شیطان القرآن فلا یؤیکر الا سکا اندھن فقیل لہ لو کتب بالی علی حبل  
 لعل کان فیہ شفاء فلا یسبحان اللہ قرآن مجید کو جلا دینا اور پریشاب خون سے او سکون لکھنا کیا حرام  
 حرام قرآن ہی در ساتھ سکی اما یہ ویسا ہی اعتراض کرنا کہ بت کلمۃ تنج من فواہم ان یفعل ان لا یکن  
 عینی عین خیر سیدان نیز سید بد کر نقل خود ثقیل بداند ثقیل مست + کجا تعظیم قرآن بظہر + کجا  
 سوزید قرآن اکبر + زائشہ اگر بحسب قرآن + روا دارند ابن ابی قریبہ قال المجتہد الحری بالکفر  
 اب ہم بوجہی ہیں کہ کیا انتقام ہے جہالت سید کا انتقام میں کہ جو مصاحف عبد ابو بکر اور عمر میں لکھی  
 تھی اور وہ قرآن جو ابن مسعود وغیرہ صحابہ جمع لیں تھی اور عثمان نے اُن سب کو جلا دیا منزل میں اللہ ہی  
 یانہی اگر کہو کہ منزل میں نہ اور جو سب لکھ لیں تو پھر کیوں جلاوا الی گئی او ایس کنسی آیتیں نہیں  
 دینیں کیا نہ اور تھا اور ان مصاحف محرقہ میں اور اس قرآن مرقع میں کتنا ایر پھیرنا اسکا تباہ  
 ہو لازم ہی کیا بوجہی ہو یہ طرفہ باہر ہی کہ تم تو جلاؤ اور عیسیٰ پوچھو کہ کیا ایر پھیرنا اگر کہو کہ ایسا  
 تھا کہ جیسا اختلاف قرآن تو نہیں قرآن سبعہ یا عشرہ کی ہے تو یہ نہیں ہو سکتا اسو سطحی کہ ایسا اختلاف نہ  
 اب بھی موجود ہے پھر کیوں نہ جلا یا اور او سکون جلا یا اس صاف معلوم ہوتا ہی کہ اختلاف بہت تھا  
 اور پڑا ایر پھیرنا پھر تباہ کہ وہ قرآن کہاں کہی اور دنیا میں کوئی اونکا حافظ ہی باہرین اور کوئی نقل  
 اونکی کسی جگہ نہ موجود ہی نہ نہیں اگر موجود ہی تو قرآن کہاں ہے او اگر موجود نہیں ہی تو



ایہ امانت کی کوئی کچھ ہو گا قال المناصب الغوی المسمیہ جب حقیقت حال قرآن کی مل گئی اور بنا  
 مخالفت کی مل گئی تو مستفنی کی عاری سوال یہ برآئی ہی اور آپ کے ساری جواباتی یہی بیان اسکا یہ ہے  
 کہ مصاحف محرفہ اگرچہ منزل میں تھیں لیکن بسبب ترتیبی اور انتشار و خلط قرات ثنائہ اور آیات منسوخہ اور  
 بعض الفاظ نقاس کے علی الخصوص بچت و خل جو فی دعاء قنوت اور خارج ہوئے معوذتین کی کہ اس طرح کا شبہ ہے  
 انکار نہیں کرتی تمام و کمال واجب اعلیٰ تہی سبب جلائی گئی کہ یہ وہ و نصاریٰ کی طرح اختلاف نہ پڑی اور  
 آیات متفق علیہا اتنی ہے تہی مبنی اب میں اور نہ کو اور نہیں یہی تھا جواب ہے اور مصاحف محرفہ اور مروجہ  
 سوامی ان باتوں کی جنگا اتفاق و یقین ذکر ہو چکا کچھ برہمیر نہیں اختلاف بہت کم تھا اور ایرہمیر کان لم کن  
 وہ نامرتب تھا یہ مرتب ہی ہو جب کہ یہ مالہ الحافظوں کی دنیا میں ہزاروں اسکی مافظ موجود اور موافق  
 آیہ لایات الباطل میں بن یہ بلخ کی ہر ملکوں کیا ہر قریونین نقیلین اس کے مشہور قنات سی کر ورون بہر  
 و جوان شاد لاکھوں مجد خوانو کو جا سجاسی زبانی یاد ہے کہوں کر آئکہ دیکھ لو صاحبہ ماتہ کنگر کو آری کیا ہے  
 قرآن مجید صحیفہ علی یا مصحف فاطمہ نہیں کہ خلاف لطف صلح غار ترین ای میں سنو ہی اور نہ تہذیب  
 طوسی یا کافی کلینی ہے کہ برعکس میں ایت و امثال و صندوق تفسیر میں مہجور کہ مبادا کوئی تورانی دیکھ کر وہ ایک غریب  
 بحری ہر دس چھاپا چوڑا نامشکل ٹری خاصہ فوان پاک لای کہ کسی متافق نام پاک کو یاد نہیں ہوتا اسی باعث  
 نقصان کہ وہ سب لای اپنی عیب شمی کا پڑاتی ہیں سے جمال شاہ قرآن تعاب لکھا کہ کتابہ کہ دارالکتابت ترا  
 بیاد عالی از غوغا اقول بنضال اللہ العلیم قولہ جب حقیقت قرآن کی مل گئی اقول یہی سرد  
 سابق ہے کہ بار بار یہ غبی او سپر فخر و مباہات کر رہی حالانکہ ابطال اس خبر پر کذب بخیر لای مرتب ہو چکا  
 مگر اس لکھ پر بطور ترازہ ذکر کرتا ہوں کہ فی ترتیب و انتشار خلط قرات اور آیات منسوخہ کا ہونا باعث اختلاف  
 قرآن مجید نہیں کیونکہ تعلیم آیات منسوخہ کی ہی واجب در فرض میں ہے نظیر اس عاکی یہی کمال میں  
 عبد الکبریم مجیر عہد خانی فی عین المعانی میں لکھتا ہے کہ حسب حائظ اور فق کو نوریت یا انجیل یا زبور کا پڑنا اور  
 اسکو ماتہ پراہ ہونا گناہ ہی اسکی کہ یہ تعلیم اسکی ہی واجب لازم ہی انتہی حد سبحان اللہ تعظیم  
 قرآن و انجیل وغیرہ کی وجہ سے اور وہ جد آیتیں اگر قرآن سی نسخ ہو یا میں تو اس قرآن کے  
 تعلیم واجب نہ ہو بلکہ حدت بیان اسقدر زور ہو کہ ساری قرآن کو جلاوین مانا و اللہ خلیفہ ثالث فی باب

۳۷

سلام الہی



ویدائی اور یان کا خوب بنا دیا تھا حضرت سیدہ خدیجہ بن ابی بکرؓ نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ  
 اس کا راز تو یہ ہے کہ وہ مردان چنین کسندہ اور بھی صحیفہ وہ منسوخ نہ تھا حالانکہ وہ بھی جلا دیا گیا اور یہ جو کہا کہ  
 اختلاف بہت کم تھا اور یہ ہیرکان لم یکن وہ نامرتب یا برترتیب فرمائی کہ نامرتب کیا مراد ہے اگر یہ کہی کہ اوہین مطلقاً  
 ترتیب ہی تو یہ منافق ہے اون و ابات اہل سنت کی کہ سابق میں مذکور ہو چکے ہیں اور پھر مذکور ہو گئی اور اگر مراد یہ  
 کہ تھاری ترتیب مرضی کی ساتھ مرتب نہ تھے اس ترتیب کے نامرضی ہونی پر کوئی دلیل عقلی یا نقلی قائم کر دے محض اتنا  
 زبان ہی کہہ دیا تھا کہ وہ نامرتب یا مرتب ہی سب طرح کی گات نہیں کرتا اور بھی کہی کہ مصحف ابن مسعود مرتب تھا  
 یا نہیں شوق مافی اطل ہی اسلی کہ سلی فی اتعان من لکھا ہی و اما ترتیب التبعیہ و اہل ہونو قبیحہ او  
 باجہاد من الصحابة فی خلاف فجمہو العلماء علی الثانی منهم مالک الفاضل ابو بکرؓ نے آخر قول یہ و اما السند  
 بہ لذلک اختلاف مصاحف السلف ترتیب السوفہم من تبعھا علی النزول و مصحف علیؓ کان لہ  
 اقسم المذخر ثم نقی ثم الترتیب ثم تبت ثم الکوش ثم النکویہ و کذا الی آخر الکلی و المذخر کان اول  
 ابن مسعود البقر ثم النساء ثم ال عمران علی اختلاف شد و کذا مصحف اے وغیرہ اس سی صاف معلوم  
 ہوا ہے مصحف ابن مسعود وغیرہ من ترتیب ہی مگر موافق نزول کے نہیں چسکا کہ اس قرآن مروج میں ہی ترتیب  
 مطابق نزول کے نہیں اب اس صاف بطلان کلام اس غلطی ثابت ہوا اور شوق اول ہے باطل ہے اسلی کہ خود  
 اس غلطی کے کہا کہ وہ نامرتب تھا پس اسکو اپنی قول سی مناقضت ہوتی ہے یا سیوطی کے قول ہے اور یہ دونوں  
 باطل ہیں بڑی تعجب کے بات ہے کہ یہ غلطی لکھا ہے کہ اختلاف بہت کم تھا اسلی کہ روایات کثیرہ مخالفین سی ظاہر ہوتا  
 کہ قرآن مروج، لان کل قرآن نہیں ہی بلکہ قرآن کثیر جلاؤ الی گئی جیساکہ تفسیر مشور میں جلال الدین سیوطی  
 فی روایت کی ہے اخرج ابو عبیدہ و ابن ابی بکر فی الصاعن ابن عمر قال لا یقولون احدثکم قد احدث  
 القرآن کلمہ ما یدرنہ ما کلمہ قد ھبہ قرآن کثیر لکن لیقل قد احدث ما ظہر منہ انتہی  
 اب علماء اہل سنت کی خدمت میں عرض ہے کہ اس حدیث کو بخوبی ملاحظہ فرمائیں کہ کس قدر صاف و شریک  
 کہ قرآن کثیر مفقود ہو گئی اور یہ ظاہر ہی کہ مفقود نہیں ہوا مگر بسبب احراق عثمان کی قول تلاوت سی کر دیا  
 ہر دو جوان شادما کہوں اسجد خوانو نکو با سجائی بانی یاد اقول ابھی دشواری ہو یا ہو چکا کہ بہت سی بات  
 قرآنی کہ مصحف عبدالقد بن مسعود وغیرہ میں تھیں اور اس قرآن مروج میں نہیں بسبب احراق  
 کی جاتی رہیں پھر اب کہو کہ وہ آیات قرآنیہ کسی یاد ہیں اور کس کا دل اون آیات کی تلاوت میں شاد ہی



معنی ہی آتھیں نہیں کہہ سکتے کہ یہ جو کچھ مذکور ہے اور کتب خانوں میں اس کی فراغت اس بات سے قطعاً  
 بن فقط لفظ نہ کوئی نہ ہی میں کوئی کافی بن نہ کوئی نہ ہی کوئی جو لایا ہی بن نہ اکثر ان کو ایسی ہی  
 تازہ کلمہ تراویح کی شریعتی نماز اور مردوں کو ہم پڑائیگی نہ اپنی تو فرما کر پڑائیگی نہ ہوگی شہر حافظ قرآن + ہوگی  
 سب سے خرم و شادان + سب جلاہون میں ہوئی شہر + اوٹھ کے تعظیم سب کرینگے ضرور + سب کھینکے  
 کہ آواظ بھی + یہاں پر شریف و حافظ بھی + جب کہ نہت میں اس طرح ہوسا د + کیا ہوا اگر کیا جو قرآن یاد  
 اور آہ انالہ حافظوں کی یہ معنی نہیں ہیں کہ ان جو لایا ہی جلاہون کے یاد کرنی سے مماثلت قرآن کی ہوگی بلکہ اس  
 راوی ہی کہ حکیم علی الاطلاق فی قرآن صامت کی محافظت قرآن ناطق کی سفارت سی کے ہی کہ ہر زمانہ میں ایک  
 معصوم مقرر الطاعہ کو علم اس کی الفاظ و معانی کا مطابق واقع کی ایسا عطا فرمایا ہی کہ تغلیب کے وجود کی کثرت  
 سی عالم قائم ہی جیسا او عیالہ میں وارد ہی بوجود و ثبوت الارض و السماء و مینہ و شوق نور و وبریلہ  
 اللہ الارض منطو و عدل بعد ما ملئت ظلما وجوا و یہ عظمت قرآن کے ہماری اعتقاد میں ہے یا تھا  
 عقیدہ میں یہ علم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون <sup>نہ</sup> قو کہ مجید صحیفہ علی با مصحف فاطمہ نہیں الخ اقول  
 پرشیدہ رہنا مصحف علی بن ابیطالب علیہ السلام کا حقیقت میں لطف و اصلاح ہی کیونکہ خلیفہ ثالث نے  
 بہت سی مصحف کو خلاف دین اور شریعت جناب سید المرسلین کے آتش میں جلوا یا اور کوئی دقیقہ خلاف اعتقاد  
 قرآن کا باقی نہ رکھا یا تاکہ عبد اللہ بن مسعود کہ صحابہ کبار سی ہی سبب دینی قرآن کی اوکلی نہک صرت کی پس  
 اگر جناب امیر اس قرآن کو مخفی نہ کہتے تو لا محالہ وہ بھی بلایا جاتا یا متانہ کرتے اور معاند کی واسطی ماسودہ  
 اسلئے اصلاح اخفا تھا او لطف الہی وجود نبی امام ہی اگر جذبی مثل مغیر کے ارشاد حق سی سکوت اختیار کری  
 اور بعد اسکی اعلان دعوت شروع کری تو یہ کچھ نہافی لطف کے نہیں جو تم پیغمبر کے سکوت کا جواب گئی وہی ہم  
 امام ثانی عشر کی غیبت کا جواب نیکی اور حقیقت میں یہ طعن تھا اسوجہ ہی طرف جناب ختمی آت کی کہ بعثت کے  
 ایام و راز نک دعوت سی ساکت رہی دیر ہائیک وقت پہونچی کہ غار میں مخفی ہوئی اور اگر کہوگی کہ اس اخفا کو  
 ہم موجب طعن نہیں سمجھتی تو بالافرق بیان کرو خداوند عالم کی نسبت سی کرو برہمن طرفہ العین کیسا  
 جب وہ خفا غار کا خداوند تعالیٰ فی واسطی زمانہ قلیل کے روا رکھا تو یہ خفا مدت و راز کی واسطی ہوا تو کیا جانت  
 ہی ان تمہارا اتفاق باطنی چہا نہیں تم دونو کو مذموم جانتی ہو ہماری اعتقاد میں سرمن امی کا فاراد کہ معطر



رسالت آتی قبل نازل ہوئی فاسد باتوں کی نازل ہونی سی پہلی اون آیات قرآن کو مختلف کہا تھا جو اس سے  
پہلی نازل ہو چکی تھیں ویسا ہی گناہائیں قرآن کا قرین کام ربانی کے محافظت اپنی خالق کے حمایت سے خالص  
اختصاص کر رہی تھیں کی کوئی وجہ جبر نفاق باطنی کے ظاہر نہیں ہوتی اور یہ وہی تہذیبی میں ہے جو وہ  
کہ عبد القدوس سعد کو خوش آیا کہ یہ ابن ثابت قرآن کو جمع کری بلکہ اکثر فرمایا کرتی تھے کہ اسی اہل عراق قرآن کے  
مرواد و اوسى مخلول معنی محبوبوں کو اور ظاہر کرد اسلئے کہ حق سبحانہ تعالیٰ فرمایا ہے **مَنْ جَاءَكَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ**  
**فَاسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ مِنْ دُونِ الَّذِي كُنْتَ مُطَالَعًا** پس ہرگز کہ تم تفصیل قرآن سے انہی موضع الحاجۃ اشقیق میں اخفا کرنا قرآن مجید کا بسبب ظلم و جوارشیا اور مجرم  
یا اور کسی جہ سے کہ ہم نہیں جانتی موافق لطف و صلح کی ہی قولہ خاصہ قرآن پاک گاہی کہ کسی منافق ناپاک کو یا  
نہیں ہوتا اقول استاضی معارف کہ منی مخالف تھی کہ بارہ برس ایک سورہ بقرہ کی خط بن عرقریزی کرتی رہے  
یاد نہ ہوا اور آیتیم کہ اطفال دستان ہی جانتی میں اس سے بھی واقف نہی وہ کون سے منافق ہے پاک بھی  
تھی اپنی دلیل صحیحہ سے بہت موند نہ کہلوانی ہر چند کہ ایسی باتیں لکھنا و ثابت ظہر سے بعید ہی مگر جب آخر میں  
بکا عبارت محلہ دشنام میں ہوگی تو ادھر ہی خاصہ جو امر و مانند نوک نیزہ کی تیزی روانگی ہی کب ریکھا سے  
من قلبہ افکار کردم + از خون دل بہار کردم + از خانه نیز خود بر غبت + در صفحہ نوچہ کلاہ کردم + دشنام  
دادہ مرا اگر + در قلب نوک خار کردم + او بفضلہ تعالیٰ امامیہ بن حافظ قرآن رواج کی اکثر بلاد ہندوستان میں  
ہیں کہ بی طمع تحصیل اجرت راست تراویح کی قرآن کو یاد کیا ہی تائیسرے تفسیر ہی حفظ کر لیا ہی جسٹافق کہ شعبہ ہر  
اور ہر اگر تشیع میں شہد ہو تو اسکو بھی یکہ رسالے شیعہ کی بود مانند دیدہ قال المجتہد الحری مالیکرم  
اگر کہو کہ مصاحف محرقہ ہرگز قول میں نقد نہ تھی اور یہی قرآن ہر جہ منزل میں اسد ہی نہ عہد شیخین میں اور  
عہد عثمانین کو نسا قرآن تھا اور کس محل کیا جاتا تھا اور تراویح میں کیا پڑھاتا تھا اور مالک کر نیوالی اور  
مصاحف کی اعتقاد حضرت سیدہ من مومن تھے یا منافق اگر مومن تھے تو مومن کا کام یہ نہیں کہ کوئی یا قرآن  
اور کہی کہ یہ منزل میں اسد ہی اور اگر وہ اصحاب کے جنہوں نے پہلی قرآن جمع کیا تھا وہ منافق تھے اور انکا جمع کیا  
ہو غلط تھا نہ مقام تعجب کہ شیخین نے اپنی وقت میں ان منافقوں کی لیکے نہ جھوٹا یا اور اسکو قبول کیا اور  
حکام شرع کی اس سے نکالی اور غار و میں اوسے پڑھا اور وہ لوگ بھی تراویح پڑھتے تھے  
کا انجوم باقیم امتدیم تم نکوایم ہی یا بالکل فراموش ہو گئی قال الناصب الغوی اللہیم



جواب ہی اور حضرت فی جبریل سی دورہ لیا ہوا اسی یاد پر عمل کیا جاتا تھا اور تراویح میں پڑھا جاتا تھا اور جمع  
 کرتے ہوئے الیٰ و ان مصحف کی بیشک مونس تھی اگر کسی کو کچھ شبہ تراویح شاذہ وغیرہ میں پڑا تو عنہ الاجماع وہ ہرگز  
 اپنی شبہ پر اڑا کیونکہ مونس کا کام نہیں کہ بیا قرآن بناوی اور شیخین نے جو اپنی عہد میں جمع کر دیا بسبب  
 بخار اور دفع خصوم اور شاغل بسیار کی فرصت ترتیب کے نہ ملی اس باعث نامرتب جمع رہا اور احکام شرع کی  
 نکالنی اور نماز و نین پڑھنی کچھ اور سبب خوف نہ تھی بلکہ ہزاروں کو یاد تھا اس سے جو جگہ زونین پڑھی جاتی تھی اور  
 احکام شرعی نکالتے تھے ہرگز بزرگ حدیث اصحیٰ کا انجم یاد ہی جیسا کہ انہوں نے کیا اور کہا ہم ان کی افتد کرتے ہیں  
 تمکو اللہ یہ حدیث فرماؤں گے کہ انکی افتد اسی دور ہوا اور سوادہ چار صحابیوں کے سبب نفور سے انہاں تو آید  
 و چنین تو کہنی **اقول اعظم اللہ العظیم** حق تو یہی کہ جس قرآن کے پڑھنی کے محتاج تھے وہی جلدی گئے  
 اسلیٰ کہ مصحف عبد القدر بن سعد سی تمسک کرنا بارشاد نبوی بخیر فی علم تفسیر میں دار ہی جیسا کہ سابق میں  
 کہہ چکا تھا کہ وہ قرآن جلد دیا گیا اس اگر محتاج اس قرآن محرق کی نہ تھی تو کیوں جناب سرور کائنات نے فرمایا  
 کہ قرآن کو تم لوگ عبد اللہ بن سعد سی سیکھو اور اگر محتاج نہی تو بہر کسی جلد دیا گیا اب یہ کہنا کہ عہد شیخین اور  
 اواخر جناب عثمان میں اس قرآن محرق کی پڑھنی کے کیا حاجت تھی ہر امر باطل اور بیکار ہی علاوہ یہ ہی کہ روایت  
 کثیرہ اہل سنت سی ثابت ہوتا ہی کہ جب تک مصحف عثمان مرتب نہیں ہوا تھا اور اعراف مصاحف کا وقوع میں  
 نہ آیا تھا تب تک ہی قرآن محرق کی عادت ہوتی تھی اور وہی مصاحف مقدسہ محرقہ نماز و نین پڑھنی جا  
 تھی چنانچہ شاہ عبد الحق دہلوی فی شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہی ہیں آمد کہ ہر کس بلغت خویش بخواند و بچنین بخواند  
 تا زمان امیر المؤمنین عثمان الخ اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہی کہ جب عثمان فی مصاحف متبرکہ کو نہیں جلدایا  
 تھا تب تک ہی لغات کہ محو نہیں ہوئی تھیں پڑھی جاتی تھیں پھر قول تمہارا کہ عہد شیخین اور اواخر عثمان  
 میں ان قرآن محرق کی پڑھنی کے کیا حاجت تھی کیونکہ صحیح ہو گا اور یہ جو منی کہا کہ ہزاروں کو اسی ترتیب سی  
 یاد ہی جواب ہی اور حضرت فی جبریل سی دورہ کیا تھا اور اسی یاد پر عمل کیا جاتا تھا تو یہ کہی وجہ سی باطل ہے  
 اول یہی کہ صاحب اتقان عایشہ سی روایت کر رہی کہ کانت سورۃ الاحزاب تقر فی ما لنبی  
 مائنی ایۃ فلما اکتب عثمان الصالح فقلدہا الا ما ہلک ان اس سی صاف معلوم ہوتا کہ عہد حضرت عثمان  
 میں سورۃ احزاب دو سو آیتیں تھیں اور وہ سب نماز و نین پڑھی جاتی تھیں اور محقق نہیں کہ لفظ کانت



پہاڑ کا غار ایک سا ہی دوسری میں تاشی اول کے ہی تو کیا عجب اس میں کہ صحیفہ علی اور صحیفہ فاطمہ مختفی ہی جیسا کہ  
 رسالت نبی قبل نازل ہوئی فاسدع باتوں کی نازل ہوئی سی پہلی اور آیات قرآن کو مختفی کہا تھا جو اس سے  
 پہلی نازل ہو چکی تھیں ویسا ہی نکاح جانشین قرآن کا قرین کلام ربانی کے محاطت اپنی خالق کے حمایت سے حالت  
 اختفائیں کر رہی طعن کی کوئی وجہ جبر نفاق بالطنی کے ظاہر نہیں ہوتی اور یہ وہی تو تندی میں ہے جو وہ  
 کہ عبد اللہ بن سعد کو خوش آیا کہ زید ابن ثابت قرآن کو جمع کری بلکہ اکثر فرمایا کرتی تھے کہ اسی بل عراق قرآن کے مخفی  
 کر لو اور اسی منقول یعنی مجھوں کو اور ظاہر نہ کر دے سنی کہ حق سبحانہ تعالیٰ فرمایا ہی **مَنْ يَتْلُكْ يَتْلُكْ**  
 پس یہ نیز کر دے تنسیع قرآن سی انہی موضع الحاجۃ اختفیت میں اخفا کرنا قرآن مجید کا بسبب ظلم و جور اشقیاء اور عجز و  
 یا اور کسی جہ سے کہ ہم نہیں جانتی موافق لطف و صلح کی ہی قولہ خاصہ قرآن پاک گاہی کہ کسی منافق ناپاک کو یا  
 نہیں ہوتا اقول استاضی صاف کو سنی منافق تھی کہ بارہ برس ایک سورہ بقرہ کی قطع میں عز و جری کرتی رہے  
 یاد نہ ہوا اور آیتیم کہ اطفال دستان ہی جانتی میں اس سے بھی اقصیٰ نہیں وہ کون سے منافق ہے پاک تھی یا  
 تھی اپنی دلیمن سمجھ جائے بہت موند نہ کہلوائی ہر خند کہ ایسی باتیں لکھنا و شایطہ سی عبیدی اگر جب آفرین و ہر  
 بکاد عبارت مجلہ دشنام میں ہوگی تو ادھر سی ہی خامہ جو اندر مانند نوک نیزہ کی تیزی روانگی ہی کب کی گھا سے  
 من قلب نگار کروم + از خون لبت بہار کروم + از خاتمہ نیز خود بر غبت + در صفحہ توجہ کلام کروم + دشنام  
 دادہ مرا کر + در قلب نوک خامہ کروم + اور بفضلہ تعالیٰ امامیہ میں خاطر قرآن رواج کی اکثر بلاد ہندوستان میں موجود  
 ہیں کہ بی طمع تحصیل اجرت راست ترویج کی قرآن کو یاد کیا ہی تائیں سر التفسیر ہی قطع کر لیا ہی حبس منافق کو شہد ہو گیا  
 اور پھر اگر تشیع میں شہد ہو تو اس کو بھی یکہ رسع شہد کی بود مانند دیدہ **قال المجتہد الحری مالک**  
 اگر کہو کہ مصاحف محدثہ ہرگز قول میں قدس تھی اور یہی قرآن رواج منزل میں اس سے ہی نہ عہد شیخین میں اور  
 عہد عثمان کو نسا قرآن تھا اور کس محل کیا جاتا تھا اور تراویح میں کیا پڑھا جاتا تھا اور تالیف کر نیوالی اور  
 مصاحف کی اعتقاد حضرت شیعہ میں مؤمن ہے یا منافق اگر مؤمن ہے تو مؤمن کلام یہ نہیں کہ کوئی یا قرآن شایع  
 اور کہی کہ یہ منزل میں اس سے ہی اور اگر وہ اصحاب جہنم فی پہلی قرآن جمع کیا تھا وہ منافق ہے اور اس کا جمع کیا  
 ہو غلط تھا نہ تمام تعجب کہ شیخین نے اپنی اقت میں ان منافقوں کی لیکے نہ جلا یا اور اس کو قبول کیا اور  
 احکام شرع کی اس سے نکالی اور غار زمین ادسی پڑا اور وہ لوگ ہی تو اصحاب ہے پھر حدیث اصحاب  
 کا انجوم باقیم اقتدیم ابتدا ہم نکو یاد ہی یا بالکل فراموش ہو گئی **قال الناصب الغوی المسمی**



جین کے ساتھ کہ ان میں سے کسی کو بھی کیا حاجت ہو قرآن ہی پر تکیہ یا وہ  
 جواب ہی اور حضرت فی جبریل سی دورہ کیا تھا اور اسی یاد پر عمل کیا جاتا تھا اور تراویح کو نہیں پڑھا جاتا تھا اور جمع  
 کر سوا لی دن مصحف کی بیشک ٹوٹتی تھی اگر کسی کو کچھ شبہ تراویہ شاذہ وغیرہ میں پڑا تو عند الاجماع وہ ہرگز  
 اپنی شبہ پڑا کر اکیس کو ٹوٹنے کا کام نہیں کہ نیا قرآن بناوی اور شیخین نے جو اپنی عہد میں جمع کر دیا بسبب  
 بخار اور دفع خصوم اور شاغل بسیار کی فرصت ترمیم کے نہ ملی اس باعث نامرتب جمع رہا اور احکام شرع کی  
 کتابی اور نماز و نین پڑھنی کچھ اور بعض خوف نہ تھی بلکہ ہزاروں کو یاد تھا اس سے جمع کر دینے پڑھنی جاتی تھی اور  
 احکام شرعی پر بھی تھے بلکہ بیشک حدیث اصحیٰ کا انجوم یا وہی جیسا انہوں نے کیا اور کہا ہم ان کی اقتدا کرتے ہیں  
 تم کو اللہ پر حدیث فراوان ہے کہ ان کی اقتدا سی دور ہو اور سواد و پارسا میوں کے سبب نفور عینہا تو آید  
 و جنین تو کہنی ہا قول افضل اللہ العلیم حق تو یہی کہ قرآن کے پڑھنی کے احتیاج ہی وہی جلد ہی آئے  
 اسلیٰ کہ مصحف عبدالقدیس سعودی منسک کرنا بارشاد نبوی تجیر فی علم التفسیر میں وارد ہی جیسا کہ سابق میں  
 کہ راہ لاکہ وہ قرآن جلد دیا گیا اس اگر احتیاج اس قرآن محرق کی نہ تھی تو کیوں جناب سرور کائنات فی فرمایا  
 کہ قرآن کو تم لوگ عبدالقدیس سعودی سے لے کر اگر احتیاج ہی تو پھر اسلیٰ جلد دیا گیا اب یہ کہنا کہ عہد شیخین اور  
 اوائل جناب عثمان بن اوفس ان محرق کی پڑھنی کے کیا حاجت ہی سراسر باطل اور بیکار ہی علاوہ یہ ہی کہ روایات  
 کثیرہ اہل سنت سے ثابت ہوتا ہی کہ جب تک مصحف عثمان مرتب نہیں ہوا تھا اور احراق مصاحف کا وقوع میں  
 نہ آیا تھا تب تک ہی قرآن محرق کی عادت ہوتی تھی اور وہی مصاحف مقدسہ محرقہ نماز و نین پڑھنی جا  
 تھی چنانچہ شاہ عبداللہ بن ابی اسحق فی شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہی ہے کہ ہر کس بلغت خویش بخواند و بچین بخواند  
 تا زمان امیر المؤمنین عثمان الخ اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہی کہ جب عثمان فی مصاحف تبرکہ کو نہیں جلدایا  
 تھا تب تک ہی لغات کہ محو نہیں ہوئی تھیں پڑھنی جاتی تھیں پھر قول تمہارا کہ عہد شیخین اور اوائل عثمان  
 میں ان قرآن محرق کی پڑھنی کے کیا حاجت ہی کیونکر صحیح ہوگا اور یہ جو کہنی کہا کہ ہزاروں کو اسی ترتیب سی  
 یاد ہی جواب ہی اور حضرت فی جبریل سی دورہ کیا تھا اور اسی یاد پر عمل کیا جاتا تھا تو یہ کہی وجہ سی باطل ہے  
 اول یہ ہی کہ صاحب اقصاف عایشہ سی روایت کر رہی کہ کانت سورۃ الاحزاب تقر فی ما للنبی  
 مائتہ ایتہ فلما کتب عثمان المصاحف فقد خلت الاماہل ان اس سی صاف معلوم ہوتا کہ عہد حضرت  
 میں سورۃ احزاب دو سو آیتیں تھیں اور وہ سب نماز و نین پڑھنی جاتی تھیں اور محقق نہیں کہ لفظ کانت



نبوت و امام و ہمارا ہوا ہی جیسا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تصریح کی ہے کہ حضرت علیؓ اس وقت تک اس وقت تک  
 بخوبی ثابت ہو گا پس یہ بھی تم کو دیکھ لیا کہ بعض صحابہ حضرت میں اسکی ملاوت ہوتے تھے پھر منسوخ ہو گئی بلکہ انما  
 کتب الخ سی معلوم ہوتا ہے کہ جنگ عثمان فی قرانکو مرتب نہیں کیا تھا اور باقی مصاحف مقدسہ کو نہیں جلا یا تھا  
 تک وہ سب آئینہ کہ جو اس آئینہ جج سورہ اخرا کے نہیں ہیں پڑھی جاتی نہیں وہ سب یہ کہ تم بتاؤ کہ عبد اللہ بن  
 مسعود وغیرہ کہ جنہوں فی مصاحف جمع کیا تھا کس عمل کرتی تھے اگر یہ کہو کہ اسی پر عمل کرتی تھی تو یہ نہیں  
 اسلئے کہ اگر ترتیب وہ لوگ عمل کرتی تو جمع کرنا اور کٹنا کو بیکار ہو جاتا اور اس میں ان مروج میں اور انکی مصحف  
 میں کیا فرق رہتا معلوم ہوا کہ انکا عمل اس میں ان مروج پر نہ تھا پس قول تمہارا کہ اسی ترتیب پر عمل کیا جاتا تھا بل  
 دلیل ہی سہی یہ کہ بہت سی آیات قرانی ہیں کہ ترتیب نہ وفات اور کثرتوں ہو ہی پس سے کیونکر ہزاروں نے  
 یاد کیا مان یا ذکر قران کا علی سبیل التوزیع البتہ سلم ہی مگر یہ کہہ مفید خصم نہیں چوتھی یہ کہ روایات کثیرہ مخالفین سے  
 ثابت ہوتا ہے کہ قران کئی بار ہی مجتمع ہوا پس قران مروج کی ترتیب کو معتبر قرار دینا اور کہنا کہ حضرت فی جمل  
 سی موافق اسی ترتیب کے دورہ کیا اور باقی مصاحف کے ترتیب کو نامعتبر کہنا بغیر کسی دلیل عقلی یا نقلی کے کسب  
 ہی کو فی دلیل تمہاری پاس نہ لے سکتا کہ حضرت فی موافق اسی ترتیب کے دورہ کیا تھا ہو تو پیش لاؤ قولہ اور شیخین نے  
 جوابی عہد میں جمع کروایا سبب بات کھار اور دفع خصوم اور شاعل بسیار کی فرصت ترتیب کے نہ بل قول  
 مخفی رہی کہ محارب سیدان جنگ میں مہی ہو گا کہ جو لغت جناب کتاب میں صادق دم و حرکہ بیجا میں ثابت  
 قدم ہوا اور شیخین تو ہمیشہ ایسی سو کر سی ہزم ہی ہیں دیکھتی کہ محمد الدین رازی نے کثیر میں لکھا ہے میں اللہ  
 علم لا انہ لم یکن من اول المسنین ولم یجد بل ثبت علی الجبل الی جعد النبی صلیہ  
 عثمان مع جلیل من الانصاف قال النما سعد وعقبہ نہ ملو حتی بلغوا منہم عید انہم رجوا بعد  
 ثلثہ ایام فقال لهم النبی لقد ہبتم فہنا عنی فی شخص عادی فراکا ہو گا کیونکر سرکہ جنگ میں  
 حاضر ہو کر فتح کر گیا اب گریہ کہی کہ جنگ میں فراسی فرصت نہیں ملتی تھی تو یہ البتہ ہو سکتا ہی مگر یہ وجہ  
 بکا ابدال سنت نہیں ہو سکتی اور حروب و مجاہدات جو عہد خلافت شیخین میں واقع ہوئی وہ حقیقت تجویز  
 اسکی اور تجہیز افواج کی بموجب اشارہ جناب امیر علیہ السلام کی ہو کرتی تھی حضرت کے وجود و سجود کی برکت  
 یہ سب فیوض ظاہر ہوئی یہاں سی واضح ہوا کہ وجود امام کا لطف الہی ہے قال المجتہد الحری النکریم  
 اور فرامی کہ جناب سالت مآب فی جوابی است کو وصیت کی تھی کہ میں تم میں چھوٹا ہوں کتاب اللہ

یہی جہنم انشاؤنا  
 نہ ہو گئی اور جس اور میں اب  
 اور نہ لکھتی ان



یہ قرآن مروج ہی تو یہ عہد عثمان بن مروح ہوا اور سوقت کہاں تھا اور وہ قرآن جو جلائیگی وہ تو منزل میں تھا  
 نہ ہی تو پہر اہلبیت اور قرآن میں عہد عثمان تک بعد لازم آتی ہے شاید اس حدیث وصیت میں ان فقرہ رکھا کہ عہد  
 عثمان اس میں آسپہن جہاں ہوگی تاورد و حوض کوثر مگر توجیہ فقرہ شریفی کی کہ میں چوڑا ہوں تم میں کتاب اللہ اور اہلبیت کو  
 کس طرح کرو گی قال الناصب الغوثی للکیم سجان اللہ حدیث وصیت کو خوب سمجھی اگر اسکی ہی معنی میں  
 نسبت بندہ ہیشیہ انقلاب عظیم پیدا ہوگا کیونکہ باعتراف ملازمین اور بنابر تصریح صاحب حق البغین کے  
 ثابت ہی کہ قرآن کامل کہ جسکو جناب امیر علیہ السلام فی جمع کیا تھا امام غائب کی پاس غائب ہی جب وہ  
 ظہور فرمائیں گی تو یہ بھی ٹکلیکا اسصوت میں جیتک جناب امیر فی جمع کیا تھا اور جبکہ جمع کر کی غائب کر دیا تو اس  
 بابین میں اور بعد کر دینی کے گیارہویں امام تک ہی بعد لازم آتی کیونکہ ائمہ ہدیٰ تو اسی قرآن کو پڑھتی پڑھا  
 کہنتی لکھائی تھی ہرگز قرآن مفقود کا انکی پاس اثر بھی موجود نہ تھا تا بعد کہ بنابر عموم شیخ حضرت امام حسین علی  
 علیہ السلام اسی قرآن موجود ہے کہ اب سنی اپنی باؤن پر تیشہ مارا اور کسنی ثقلین میں فقرہ ڈالا شاید اس میں فقرہ  
 رکھا ہوگا کہ عہد امام غائب سے اس میں جہاں ہوگی تاورد و حوض کوثر مگر توجیہ عبارت شریفی کی کہ میں چوڑا ہوں  
 تم میں کتاب اللہ اور اہلبیت کس طرح ممکن ہوگی اسواسطی کہ کتاب اللہ کا ظہور اور سوقت اگر مسلم ہو تو بیچ کے  
 اہلبیت اور سوقت کہاں ہوگی فاعتبروا یا اولی الالباب ان فی الشیء عجائب اس جگہ خاطر در با متقاطر موج زن  
 ہی کہ اس لہیت میں دو چار بابین متعلق حدیث ثقلین کے لکھوں اور معنی ان فقرہ کی بخوبی بیان کروں  
 کہ لوالت کلام وغرائب مقام رخصت نہیں دیتی اسلی اتنی ہے پر کفایت کی سمجھو الیکو ایک سطر کافی ہے اور  
 تا سمجھو کہ وہ فقرہ ہے نہیں دانی قالہ ہذا من کتاب الی صراط مستقیم اقول بفضل اللہ العظیم ہے  
 کہ فری چیزیں دکر آماں خبری دکر ست ۔ ان عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مضمون کلام صداقت انجام جناب  
 مجتہد علام خاطر خطیر عجیب میں منتقش ہو اکیونکہ یہ کلام جناب سلطان العلماء کا باعتبار شوق ثانی یعنی درصوت  
 یہ ہونما صاحب محرقہ کی منزل میں اللہ ہی معنی جیونیکہ صاحب محرقہ منزل میں اللہ نہ ٹھہری اور یہ قرآن مردج  
 اس طرح کی ترتیب ہی عہد نبوی میں نہ تھا تو پہر عہد عثمان تک اس حدیث ثقلین میں بعد لازم آتی دیکھو  
 یہ کلام کیسا ستیزاں مربوط اور مقدمات اسکی کیسی دلال اور برہن میں مگر اس غیبی کی سمجھ میں کچھ نہ آیا اس حدیث  
 اسنی عبت ناظرین کو وہ دوسرا محال ضرور ہوا کہ اسکی اوامام کو مفصل رد کر کی اسکو دیکھا دین کہ کیسا نا



جس کو جناب میر علیہ السلام فی جمع کیا تھا وہ امام غائب کے پاس غائب نہیں ہی حاضر ہے تمہاری پاس سے البتہ  
 ہی قولہ اس سے کہ جناب میر علیہ السلام فی جمع نہ کیا تھا اقول مخفی نہیں کہ یہاں جمع کرنی سے مراد اور ان  
 میں لکھنا ہی اور یہ معنی حدیث حدیث کے مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ وہاں افراق طلب باعتبار علم کی ہے نہ باعتبار کفر  
 کی اور روایات اہل سنت سی جو ثابت ہیں کہ جمیع آیات قرآنی بغور نزول جناب میر علیہ السلام کی معانی اور اسکی تفسیر  
 دریافت کر کی یاد کر لیتی تھے اور مراد اعلیٰ مدنیہ العلم سی باب العلم تک پہنچ جایا کرتی تھی وہ سب روز قیول تا آخر  
 حضرت کی سینہ مبارک میں اور خزینہ حافظہ میں مجتمع تھا کہ جسے اس افراق نہیں ہوا تو کوئی ایسا زمانہ نہیں ہے  
 کہ قرآن حضرت کے ساتھ تقرر جمیع زمانہ ہو علاوہ اسکی کہتا ہوں کہ اگر جمع کرنا بت مراد ہو تو خود جناب  
 رسالت کا افراق قرآن سی لازم آتا ہی تمہاری اقتقاد بن سیمبر کی زمانہ میں قرآن اس ترتیب حدیث  
 سی نہیں لکھا گیا تھا یہ فضیلت عثمان کو حاصل ہوئی تو چاہی بھی بغیر خود منفرق ہوں ایسیست کہ افراق میں  
 کلام ردا ہو کما تری قولہ اور جب جمع کر کی غائب کرو یا اقول حضرت نے غائب نہیں کیا بلکہ علیٰ اولیٰ لا تھا  
 میں حاضر کیا تو گویا بسبب شیخی نفس کے قبول نہ کیا تب حضرت فی فرمایا کہ بہرہ اسکو نہ دیکھو گی تا ظہور قائم  
 محتاج اسکے معنی یہ ہیں کہ تم ہی تمہارے شاست اعمال نے مشاہدہ اس صحیفہ کا مفقود کر دیا نہ کہ اس حضرت  
 باہر انکی وصیا کی پاس سے غائب ہو قولہ تو اس میں اور بعد غائب کر دینی کے کیا رہوں امام تک جہانی  
 انی اقول مطلقاً جدائی لازم نہیں آتی جیسا ہم بیان کر چکی ہوں ایسی کلام واپس سے تمہاری جدائی فہم وادارہ  
 سی البتہ لازم آئی ہے نہ فروعت محکم آمد اصول ہا شرم بادت از خدا و از رسول ہا قولہ کیونکہ ائمہ ہدی  
 اسی قرآن کو پڑھتی لکھاتی آئی اقول اس قرآن کے بڑھتی بڑھتی لکھنی لکھانی سے یہ لازم نہیں آتا کہ قرآن  
 مطابق تنزیل کا علم انکو نہ ہو یا جو صحیفہ خط جناب میر علیہ السلام صحیح و درست لکھا گیا ہی وہ انکی پاس حاضر نہ  
 و من ادعی فعلیہ البیان قولہ ہرگز انکی قرآن کا اثر ہی موجود نہ تھا اقول اس دعویٰ باطل پر کیا دلیل ہی  
 بینہ دعویٰ کرنا کس قدر دعویٰ کے وسطی موجب دلیل ہے اب بھی کچھ دلیل ہو تو لاؤ نہیں تو اس یہودہ گوئی  
 باز آؤ قولہ تا بعدیکہ بنا بر عموم شیعہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام الخ اقول غیر مرہ ظاہر ہو چکا ہی کہ  
 انکی عقیدہ بنی تا ظہور قائم آل محمد علیہم السلام اسی قرآن پر عمل اور اسی سے استدلال واجب ہی بی  
 قرآن کی نماز باطل ہے بہر اس عقیدہ سی اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی نفس کو اسی قرآن کی موافق



جس کے احوال میں کلام الی قولہ ابھی اپنی باتوں پر توجہ دارا قول منہی قولہ اور کسی تفلین  
 میں تفرقہ ڈالا قول شیطان فی تمہاری گمان میں قولہ شاید اس میں یہ فقرہ لکھا ہوگا کہ مہدام غائب  
 سی سین جی لازم نہ آئیگی تاہم درود عرض کو ترا قول بیان اپنے اپنی دانست میں بڑا کام کیا ہی کہ گویا غیب  
 اذام کیا مگر منہی نو پہلی ہے ابکا کام تمام کیا اپنی عبت ایسی سورہ پر قدم کیا ہے گھر کہ باجوہ کسند زن نیکلار +  
 کو نہ ہر ہر دشمن کو ہر ہر دوست + قولہ مگر توجہ عبارت کے کہ میں چوڑا ہوں تم میں کتاب اللہ اور اہلبیت  
 کس طرح ممکن ہوگی قول تمہاری سلمات پر توجہ حدیث شریف کے عبارت کے صاف ہی کہ کتاب اللہ تمام  
 ہی کلام سی قدیم کا کہ وہ قائم نہیں ہونا مگر اذان کی ساتھ اور ہماری طریق پر کلام رکھا اسوات و حروف حادہ  
 والہ مراد الہی میں کہ قدرت کبریائی نے لوح محفوظ سی جبریل پر اعلیٰ کیا اور جبریل کی تبلیغ سی خاتم النبیین کے  
 خیر اندوز میں منتفی ہو اور حضرت فی اپنی وصی کو تعلیم فرمایا اور اس طرح اوصیا فی ایک گیر کو تعلیم کیا کسی وجہ  
 کی ذہن سے منفرق نہیں ہوا اور نہ ہوگا اس بیان سے پیغمبر کا اہلبیت کو اور قرآن کو یکہ گیر کے معیت کے  
 ساتھ چوڑا اور دونوں کا آپس میں دایا مقرر غیر منفرق رہنا ایسا واضح ہوا کہ جیسا نصف اتہار میں آفتاب  
 و رخشا کو انکو الی دیکھتی ہیں جو انکو نہیں رکھتی وہ تم سے کور مادر زاد ہیں او کو نور خورشیدی بخیر  
 بیجا ملی کے کچھ نہ نہ آئیکا من لم یحبل اللہ لہ نوالہ من نور عیسی نام ہی عدم البصر عامر شانہ انیکون  
 بصیر کا اور بصیر تمہاری شان سی نہیں تم اجار و شجار میں داخل ہو تمہاری شان میں ہم ہم نہیں کہتے  
 فاعتر وایا اولی الاباب تمہاری حق میں ہی آیہ صادق ہی صتم بکم عیسیٰ کہیں جھو قولہ اس جگہ خاطر  
 دریا سا طر موج زن ہی قول اب اس کلام بمعنی اور دعویٰ کا محل نہیں اب یہہ گنگا آبکی بہانے  
 نہ ہی کی منج اسکا خشک ہوا آبکی مقال کا تر و خشک اطلال کے سمندر میں بہ گیا بڑا آب کا پارہ لگا ہمیں آپ کا  
 کن کاٹ دیا دیکھیں آپ کے ناؤ مجھدار میں ڈو گئے اس میں ہی اگر آپ قرضالت سی نہ کلی ہوں تو دوسرے  
 فقرہ سنسی اگرچہ میں غیب جانتا ہوں کہ یہ لائی آبا آپ کی گوش حق ناسو سے کگو سوارہ نہیں ہو سکتا اور  
 اب کو ہوا خدالت سی ابرانا اور گرداب عنادی سچا بمقتضا آیہ وافی ہا یہ جنم اللہ ممکن نہیں مگر فریاد نام  
 میں کہو اس طبعی و سری عبارت سی حق آشکار کرتا ہوں کہ حدیث شریف سی کسی باتین ظاہر ہوتے ہیں  
 اول یہ کہ خشک کر اہلبیت اظہار سی و حبیب اور جو شخص کہ دامن ان حضرات سی کہ بیشک بادبان



اور شافعی اسناد میں ہر سفینہ نجات سے خلف ہو کی محیط ضلالت میں غوطہ زنان اور باد مخالف میں مانند گلولہ  
 کی پریشان ہیں دوسری یہ کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآنِ رومی سجد و برائے نامانی عشرتہاری زمانہ کی امام  
 سختی حتی وقایم با مراندہ میں کیونکہ اگر وجود و سجود و معصوم کا متعطلستان زلال زندگانی کو اپنی فیض سے آب  
 حیات سے سیراب نہ فرماتا تو خالی ہوتا نہ میں کا حجتہ اللہ سے اور البیست و قرآن میں فراق لازم آتا اور کلام مجرب  
 صادق کی صدق میں کلام ہوتا و از حال بدلاتہ ہذا حدیث نہ لکھتے انکس انکس مکہ و بطحا و زمزم و بقیع و خیف  
 و منی و حرم ط و بیت و کربلا و عظیم و ناودان مقام ابراہیم و سرورہ معی صفحہ حجر عترت و طیبہ و کوفہ و کربلا  
 و فرات و ہر ایک آمد بقدر احوال و عرف و یر علو مقام او و اقف و قولہ اسحی لیسٹ میں دو چار با بین منطلق  
 حدیث ثعلبین کے کہو اقول مستحکم بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد کیا حدیث ثعلبین کی لیسٹ میں غلط  
 کی خلافت ثابت کیا جاتی ہو یہ ہو سیکے گا ابن الزبائن لثری قولہ اور معانی لن یغفر لک منی بیان کر کے  
 اقول ازل سے تمہارا تفرق عقل سے ہو چکا ہی تم لن یغفر لک معنی کیا بیان کرو گی قولہ مکر طوالت کلام  
 خست نہیں دیتی اقول البتہ کلام نامربوط کی طوالت ہر مقام میں غریب و رنہ اس مقام سے حدیث ثعلبین  
 کو کچھ غریب نہیں قولہ اسلی اتنی ہی برکات کی اقول انک تو منی کچھ کہا نہیں کفایت کس پر کہ  
 قولہ سچائی کو ایک سحر کافی ہے اقول اگر تم کچھ ہی سمجھتی تو ایسا پہونہ نہ کہتی اور البتہ جناب مجتہد کا  
 مقام سمجھ کر تحسین کرتے اور یہ کہتی کہ سمجھائی کی ایک سطر کافی اور نا سمجھہ و قریب ہے نہیں وافی قال  
 المجتہد الحری بالکلمہ اور ابن عبد البر مالکی نے کتاب التبعات میں محمد بن میری سے روایت کی کہ جب  
 دو گون فی ابو بکر سے بیعت کی تو جناب امیر فی بیعت میں تاخیر کی اور اپنی گھر میں بیٹھ ہی ابو بکر فی کہلا بھیجا  
 کہ کیوں دیر کی تمنی میری بیعت میں آیا کر اہست کی تمنی میری المارت اور خلافت سے پس مایا حضرت فی کہ  
 کراہت تو نہیں کی مینی لیکن قسم کہا ہے مینی کہ نہ اور نہ ہو گا اپنی رد کو سو امی فت نماز کی جب تک جمع نہ کرو  
 قرآن کو کہا ابن سیرین کہ روایت پہونچی مجھی کہ او حضرت فی جمع کیا قرآن کو موافق اسکی کہ نازل ہوا  
 ہوا اور اگر نہ آتا تو مصحف قرآن سے علم کثیر حاصل ہوتا اور اس کے قریب دوسری روایت عبد الرزاق  
 کی ہندو سی وی کتاب میں مذکور ہی قال الناصب الغوی اللہیم علی قاری نے مرقات میں  
 کہا ہے کہ یہ ضعیف اسو اسطیک بسند حسن ثابت ہے کہ جناب حضرت امیر فرمائی تھی اعظم الناس الضلالت



سافر نبوی معارضه من شرط علمی شهادت ضعیف است و قوی من بر بر چون هر اوستی که اسید لسانی که بر تفریق  
صحت مراد جمع سی خط بر اسمی با جمع با تفرد و لیکن جمع ابو بکر را اجماعی است که احتمال زیاد فی الواقع نقصان مقتضی  
که این کتاب او را سی جهت سی جناب امیرانی حضرت ابو بکر کی جمع کو پسند او را کرد و عاسی حور سند کیا +

**اقول بفضل الهدی العظیم** ملا علی قاری کا کہنا ہمہ مرتب ہی یا تمیز عیالات او کی تفسیر میں این سیرت  
بزرگ نہیں ہے مگر اگر الخیر جو خدائی او کی زبان پر جاری کیا تو ملا علی قاری کے ضعیف کہنی است ضعیف  
بہین ہو سکتا خصوصاً ایسی حالت میں کہ روایات کثیرہ اول سنت سی ثابت ہو ماسی کہ جناب لایت آیت  
روافق نزول کے جمع کیا اول یہ کہ فتح الباری میں علی علیہ السلام سی وایت ہو اندہ جمعہ علی تو تالیف  
بحیث معلومہ لنا نسخ المصحح و لو کان مصححاً لا متبدل فیہ علم کثیر وہ سری کہ اتفاق میں  
فلت قد رد من طریق آخری فاخرج خبر ابن الصبیح فی فضائلہ شکر بن سیدنا ہونہ ہونہ  
خليفة ناعون عن محمد بن سید بن عن عکرمہ قال ما کان بعد بیعتی بکر وقد علی بن ابی  
فی بیتہ فقیل لا یبکد قد کرہ بیعتک فان کمال الیہ فقال اگر کھت بیعتی فلا یبکد الله  
فاما افعد عنی قال آیت کتاب الله یزاد فیہ خدعت نفسی ان لا الیس فی الی  
الاصلو حتی اجمعہ قال کہ ابو بکر فانک نعم ما رأیت انتی اب علوم ہوا کہ جمع کر انرا کا  
نسبت جناب لایت آیت کی کچھ طریق ابن سیرین پر موقوف نہیں بلکہ دوسری طریق سے بھی مستند  
پر ضعیف کہنا اس حدیث کو سر اسر جہالت سی ہے نیز کہ ابو عبد اللہ بن سیدنا ہونہ ہونہ  
سورین کہ آیا وہ توفیقی ہے یا اجتہاد صحابہ سی ہے قول اجتہاد کو نفوت سی ہے اور اس طرح سی اتفاق میں  
کہنا سی واما السند بہ لذلک خلاصہ من تصانیفہ من یسب التوفیق من رتبہ علی  
التذیل وهو مصحف علی کان اولہ اقر ثم المشر ثم فون ثم المنزل ثم ثبت ثم الکویت ثم  
النکوی و ہکذا الی آخر المکی والمدنی و کانوا معصفاً بن مسعود البقر ثم التیثم  
الخبر علی اختلاف و شد بدی کذا مصحف آج و غیر الخ اس طرح سی سیدنا ہونہ ہونہ  
میں ہی کہنا ہی غرض کہ جناب امیر علیہ السلام کا قرآن کو جمع کرنا موافق نزول کے ایسا ثابت ہی کہ اس میں انکار  
کجا نہیں نہیں پس حقیقت میں ملا قاری فی جو مرقعات میں اس حدیث کو ضعیف قرار دیا خالی ضعیف

۴۰



ہی ہوا قول من جمیع کتاب اللہ حالانکہ پہلی معلوم ہو چکا کہ عہد کراست مہدی نبوی میں بارہ شخصوں سے قرآن  
 کو جمع کیا اور ان بارہ میں صدیق کا کہیں ذکر نہیں تو پھر وہ اول جمع کرنیوالی قرآن کے کیونکر ٹھہری اگر یہ  
 کہ بعد وفات جناب سرور کائنات کی پہلی جس شخص نے کہ قرآن کو جمع کیا وہ ابو بکر صدیق ہی تو میں کہوں گا کہ  
 ابھی روایات متعدد سی ثابت ہو چکا کہ جناب لایعات فی قرآن مجید کو سفارن حلت جناب سالتاب کی  
 کیا کہ اس اولیت بہ نسبت جناب امیر علیہ السلام کی ثابت ہوتی ہی اب قوت ہوئی روایت ابن سیرین کہ  
 او ضعف ثابت ہوا قول فار کا قول کہ لیکن جمع کرنا ابو بکر کا اجماعی ہے کہ احتمال زیادتی اور نقصان مستحکم  
 نہیں کہنا اقول مخفی نہ رہی کہ احتمال بلکہ یقین نقصان کا ابو بکر کی قرآن جمع کرنی میں ہی اولیٰ ہے کہ  
 جامع الاموال فی صحیح بخاری اور ترمذی سی نقل کیا ہی کہ محصل اسکا یہ ہی کہ جب یہ ابن ثابت فی بار  
 ابی بکر و عمر کی سبادت کی کہ قرآن کو جمع کری تو وہ کہنا ہی کہ ہم نقصان و خستہ فرس انکا کرتی ہی رفوعین یا شاہما  
 فرما میں پسنگاہی سفید بن یاسینہ نامی مرد میں جس جگہ کہ باقی تھے کہتی تھے یہاں تک کہ با یا ہمتی آخر  
 تو یہ کہ ابو خزیمہ انصاری کی پاس اور سو اسکی کسی دوسرے پاس میں اور سکو نہیں پایا اور آخر اسکا یہ ہی نقل  
 جاو کہ **سَوَّيْتُ لِي فِي نَفْسِي** کہ وہ قرآن رہا پاس ابی بکر کی اور بعد اسکی راوہ قرآن ہا  
 عمر فاروق اور بعد اسکے تھا حفصہ فو کی دختر کی پاس اتنی مختص اب بن کہنا ہوں کہ خبر احمد سفید یقین ہو سکے  
 اور روایت مذکورہ سہی مفہوم ہوا کہ فقط زید ابن ثابت کی کہنی سی ابو بکر اور عمر فی یقین کیا کہ یہ قرآن ہی اور  
 شخص فی ایسی راہم کو ایک شخص کے سیر کیا اور یہی زید بن ثابت فی فقط ابی خزیمہ انصاری کی کہنی  
 آخر سورہ نو بکر کو قرآن میں داخل کیا علاوہ اسکے کہنا ہوں کہ جب عبداللہ ابن مسعود فی قرآن جمع کر وہ  
 زید ابن ثابت کو پسند اور بہتر نہیں بنا تو ثبوت اجماع کا اسباب میں اہل سنت کی ترویج کیونکر ہو سکا  
 پس جبکہ معلوم ہوا کہ اثبات قرآن میں اہل سنت کے ترویج کو اثر قرآن جمع کرنی عثمان کی شکل ہے تو احتمال  
 و نقصان کا بھی جمع ابو بکر میں متطرق ہے دوسری یہ کہ عثمان میں ہے و اخراج فی ایہ الفہ عن طریق  
 یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطط قال قد مررنا قال من تلقی فی حدیث اللہ شیئا من القرآن فلیات  
 و کانوا یکتون ذلک فی الصحف و الا لواح و العصب کان لا یقبل من احد شیئا حتی یشہد  
 شہید الخ اور یہی اسی کتاب میں ہی انصاری ابن ابی داؤد ابی یوسف طریق ہذا نام بر عرف و



ابن ابی البکر (ع) نے یہاں خدا علی باب المسجد میں جا کر بجا ہوا حدیث بن علی سے من کتاب اللہ  
 فاکتباہ حالہ ثقات مع انقطاع شہدائے جمعہ قرآن کی جمع کرنی اور اسکی تصدیق ہونی میں یہ حال ہوا کہ  
 فقط وگواہ جسکو کہیں وہ قرآن ہو جائی تو ہر اثبات تو اتر گا کیونکہ ہو سکتا ہی دیکھنی باب مرثیہ علم کو کہ موقوف  
 اپنی علم کی بغیر کسی گواہ و ہستیارہ کی قرآن کو موقوف نزول کے جمع کیا مگر تم لوگوں نے اپنی شائستہ اعمال سے  
 اس قرآن کو قبول نہ کیا اگر قبول کرتی تو کاہی کو ورنہ جہل میں پڑتی جسکو یہ کہ نزول قرآن کلاسات اصف  
 یعنی سات لغت ہر روز ایسا کثیرہ سابقہ اور آیت سی ثابت ہی اور نہ ہوا جہ لغات کا مصحف ابی بکر میں روایت  
 جیسا کہ عبدالحق دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ عثمان نے انہیں لغات کو قرار دیا کہ زید بن ثابت نے  
 سائر امرا ابی بکر و ہر صاحب عمر کے جمع کیا تھا اور باقی لغات کو محو کر دیا انتہی محصلہ اس کے ظاہر ہوا کہ یہ لغتیں مصحف  
 ابی بکر سے نکال گئی گئیں اب معلوم نہیں کہ احتمال نقصان اور کسی کہتی ہیں قال المجتہد الحنفی یا منکر علم  
 اب ہم پوچھتی ہیں کہ وہ قرآن کہاں کیا اور کس جگہ غائب ہوا اور کوئی اسکا حافظہ اور اسکی علم کثیر کا  
 عالم ہی یا نہیں اور اگر ای تو کہاں ہی اور کس ملک میں اور کس شہر میں ہی اور رضی سؤل کہ تمہی ہستی کہی  
 تمہی ہی کہی جاتی ہیں اسکا جواب تمہی لازم ہی قال المناصب الغوی اللہیم یہ سؤل فرع ہی صحت  
 روایت ابن سیرین کا حالانکہ جب وہ روایت محدث شہری تو اب سؤل کے گنجائش نہ ہی بلکہ ہا بزرگ  
 طارمان والا کی مستفتی کا سؤل اور جلا با گیا کہ وہ پوچھ گیا کہ یہ قرآن حاضر اس قرآن غائب کا عین ہے  
 یا غیر اگر عین ہی تو ہر ناقص ہو سکی کیا وجہ و امام جعفر صادق علیہ السلام نے کیوں اسکو زین برہنیکار اور جلا  
 اسین اور ابیبت میں کہاں لازم آئی اور اگر غیری تو کیوں نماز و نین پڑھتی ہو اور سپر عمل کرتی ہو اور قرآن کو  
 کیوں نہیں ڈھونڈتی اور ائمہ علیہم السلام نے کیوں اسکو ظاہر نہ کیا اور بی نشان رکھا قرآن پڑھنی پڑا نیکو کیا  
 تھا یا رکھنی اور چھپا نیکو اس صورت میں چھپانا اور جلا نا دو برابر ہی ہمہ جو سؤل وارد ہی لفظ بلفظ دفع کی آیت  
 پر جو عاید ہی مع سوالات مستفتی کی حرف بحرف دفع کیجی نری نفیہ کی نہ لکھنی جواب سمجھ کی لکھنی بات  
 ہکا فی کے کہنی دیر کا مضائقہ نہیں ہے کہ عقلانی کہا ہی ۵۰ زن بے نامل بغنا دم ۴ نگو گوی گرد ویر گوی مہم  
 اسکی بعد کا شعر کسی درسی پڑ ہو لکھنی کا اقول بفضل اللہ العلیم جبکہ روایت ابن سیرین کی بنائید روایات  
 مذکورہ بالا صحیح ہو چکی تو پھر اس سؤل کی محدث ہو سکی کیا وجہ ہی اور یہ جو تمہی کہا کہ مستفتی کا سؤل



قرآن چونکہ قائم الہی ہے اس لیے کہ اس میں نہایت اعلیٰ اور سو عظمت اور نہ قبول کرنی تہا رہی مرشد کی اور  
واسطی حفاظت انوار کی یا بنا بر کسی سلسلے کے مکتوم ہی اور ہر جگہ اللہ علیہ السلام کی تائید اور امام غائب اسکا پڑھنا  
اور سہل کرنا اور جب اسطی ہم اسکو پڑھتی ہیں اور سہل کرتی ہیں اور یہ جو ارشاد ہوا کہ چہاں قرآن کا اور  
بلا نا دور ہو رہی تو یہ جانب اقبال فرزند سی ہے بلکہ یہ حرف تو کسی نامی اور باطل سے بھی سرزد نہوگا اس غیبی کہ  
سطح نظر ہی نسبت احراق کی کسی صورت سے جانب عثمان کی باقی رہی ع و لن یصلح العطارا افسد لہ ہر جگہ  
کہ خود جانب صالحات اسطی ایت خلق کی بیہوش ہوئی تھی مگر مدت دراز تک اپنی دین کو اٹھا کرتی رہی غارت  
چھپی سے عار نہ کیا بس اگر سوائی تفریح جب کہ کوئی بیدین تفریح یا لانا اسطوری کری کہ او سو فتنہ حضرت  
واسطی اظہار دین کی بیہوش ہوئی تھی یا واسطی چھپی اور احکام خدا چھپانی کے تو یہ غیبی جو کچھ جواب دیگا  
وہی جواب ہمارا ہی ہے پیغمبرین خود را کرد خفاہ ز حکم مالک نیاد عقبی + اگر مخفی شدہ قرآن اظہار دین  
ہم حکم داور شد مقرر + کمال حکم و جوار شقیاشد + کہ مخفی مصحف شکل کشا شد + قولہ امام جعفر صادق علیہ السلام  
کیونکہ اسکو زمین پر دی مارا قول جو تھی کہ موندہین کہ قال المجتہد الحری المکرم اور تحقیق یہی کہ یہ قرآن  
سرق اور جتنی قرآن کہ محرق ہوئی ہم سبکو مثل بن اللہ اور وجب التعظیم اور قابل التکریم جانتی ہیں اور انست  
اور استخفاف اور گناہ کبیرہ ہی اور احراق اور نکاباعت احراق ہر جگہ ہی قال الناصب الغوی اللہیم نام خدا  
انسی عرصہ کی بعد انا فقرہ جو زبان مبارک سے نکلا تو وہ بھی بنای شجیت کو برہم کر رہا ہی قرآن کو با سناہین میں  
اور جب او وایض کو حکم ملاوت کا دینا کیا خوب تعظیم ہی ع بر غم ہند نام رنگی کا نور + ابھی گز چکا کہ حضرت  
امام جعفر صادق علیہ السلام فی اسی قرآن مرتبہ صحیح کو امانت کی راہ سے زمین پر پہنکا اور خواجہ طوسی  
سنیو نکا دستہ جلایا کہ خالی قرآن متحدہ نہ تھا اور او وہ کی سحر کو بن خدا و انکو جو عظمت قرآن کے کی اور وہ  
برہی ریاست معصوبہ ہوئی کالہیں علیہ رابعہ الہا رہی اگر یہ باتیں ہو جیسا امانت اور استخفاف کی ہیں تو  
اب کون مرگنہ کبیرہ ہی اور نام حجیم کسکا خطیرہ اور اگر یہ باتیں امانت اور استخفاف کی نہیں تو قرآن غیر مرتب  
اور شکوک بنظر رفع فساد کی جلانا اور یہود و نصاریٰ کا سا اختلاف ملانا باوجودیکہ امانت اور استخفاف کا  
نام نہ ہو کیا مقام الزام ہی ہے + انکے ہوئی تفریح ہے آکار + لا حول ولا قوۃ الا باللہ + اقوال الفضل  
العلیم جواب اسس مخن یہودہ کا سابق میں ذکر ہو چکا ہے اعادہ کی احتیاج نہیں اہل سنت کی تفریح  
ہر شاہد میں شہادۃ انکے ہر شاہد اور ہر شاہد کہ اسنے قرآن محمد کا لکھا افسانہ سنت



میں جانتی ہوں کہ سابقہ میں ابوالکلام کی کتاب ثابت ہو چکا ہے اور قادیانی سراجیہ میں بھی یہی ہر سطر  
 لفظ فی الجہت بانی سے کہ خلاف اب مناظرہ ہی کیا فائدہ کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فی اسی قرآن  
 مرتب اور صحیح کو ان کے راہ سنی میں پرہیزگار اقول لست اقل علی القوم الکافرین کہ یہ بتانا کہ انہوں نے  
 بال اومن افعال کے گردن پر ہی جسنی حدیث میں ان کے الفاظ اپنی دلی بڑا یا اسید خداوند کریم سے ہے کہ وہ حکم  
 یوم الدین سے نفی ہی ہو عرض لیگا اور جتنی تابعین اس کے پیروی ہی ایسی ہو وہ گوئی قرآن ناطق کی حق میں کرتی  
 ہیں انکا وبال ہے اوسیکے گردن پر ہی لکھ خون شہداء نام ہو گردن اوست اور خواجہ طوسی کا دوسرے جلاوا کا  
 زبانی ہے کسی کتب معتبرہ شیعہ سی سند لای صرف بانی ارشاد نہ فرمائی اور باقی سخن ہی کہ سراسر کذب و  
 بہتان ہی و سکا زبان پر لانا اپنی سخت شانہ ہی جو کچھ کیا تمہاری غیبیوں اور واعظوں فی کیا تم نہ جانتی ہو تو  
 کسی جان فی الوسی ہو جو یہودہ سراسر اسی صفت ناطقین کا داغ پر نشان نہ کرو کہ بتظر فساد کی جلاوا اور  
 یہود و نصاریٰ کا اختلاف شانہ الخ اقول جبکہ پیغمبر خدا فی اختلافات لغت کو جائز کہا تو پہر ان لغات کا  
 بیشتر جو بصفت قاضی اور صفت منہاسی اور قرآن کی جلاوا سے تو اختلاف نہیں شاکیوں کہ اصل اختلاف کا منشاء  
 اختلاف تھا ہی مسکرات ناطق میں اگر اوسکو بچھوڑتی اور ہر طلب یاب میں مختلف اللہ لکھ کبیر فوج  
 کرتی تو ہر طرح کی احکام اسی قرآن صاست ہی ہو سیدہ حجت حق ایسی طور پر حاصل ہو شک کہ ہرگز اختلاف نہ رہتا  
 کیا فوسر کا مقام ہی قرآن ہے جلاوا اور اختلاف ہی نہ شاکی کہ تفرق ہر فرقہ کا اسی پر متفرع ہوا مثل یہود و مسیح  
 کیا اور کر نہ جانا اور یہی تکرار ہی کہ یہ اختلافات مذاہب ربیعہ کو شاکی ایک قائم رکھو کہ یہود و نصاریٰ کی طرح  
 اختلاف نہ پڑی خمس سنی ناہم کو ابلیس راہ ۛ ظلم و ستم و مکر کی میں شاہشاہ ۛ رہتی ہیں بے خبر  
 ہمیشہ بدخواہ ۛ اب تک ہوئی متفرع سے آگاہ ۛ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۛ قال المجتہد الحرمی بالکرم  
 اور بنا بر روایات سیدہ عرف کی جو اختلافات انہیں تھی از جملہ سانوں عرفوں کی تھی کہ قرآن مجید اور نازل  
 ہوا تھا خانچہ شکوہ شریف لکھا ہی کہ عینہ ثانی نے خود فرمایا ہی کہ سنائی بنی ہشام بن حکم بن خزام کی پڑتا  
 تھا سورۃ فرقان کو پر خلاف سیکہ کہ جو میں پڑتا تھا اور خطاب سونڈا میں مجھ کو پڑایا تھا پس قریب تھا کہ تیر  
 اوسکی اوس وقت پہر جاؤں لیکن میں اوسکو چھوڑ دیا تھا کہ قرأت کو نام کیا پہر تو منہی ردا اوسکی  
 کی میں قائل کہ مجھ کو یہ بتا دینا یہ بات چارہ کی پاس لگایا اور کہا کہ سنائی بنی ہشام کی پڑتا ہی



ہشام سی فرمایا کہ پڑھ تو سطر حسی پہنچا ہی ہستی پڑا اوسے طور سی کہ پہلی مینی اوسے سنا تھا اور حضرت  
فی فرمایا کہ اسی طور سی یہ سورہ نازل کیا گیا ہی پھر مجھ سی فرمایا کہ تو ہی پڑھ مینی ہے پڑا فرمایا کہ اسی طور حسی نازل  
کیا ہی میں اس وقت حیران ہوا کہ دو نو کو فرمایا کہ اسی طور حسی نازل ہوا پھر حضرت فی فرمایا کہ یہ قرآن نازل کیا گیا  
سات حرفوں پر پس پڑھو سطر حسی مینہ ہو قال الناصب الغوی اللیم سبعہ حرف کے تفسیر میں لکھا ہے  
ہی بعضی کہتی ہیں کہ سات لغت پر آدمی کہ وہ قریش اور طی اور ہوازن اور خندیل اور یمن اور ثقیف اور بنی نضر  
ہی لیکن قریش نسبت اور زبانوں کی بہت فصیح ہی سب سے اول قرآن اسی زبان پر نازل ہوا پھر توسع کی گئی  
چند دن تک اور زبانوں میں بھی اجازت رہی اور بعضی کہتی ہیں کہ مراد اوسے سات قرات مشہورہ ہی کہ  
متواتر ہیں اور ان سبھوں پر حکم قرآن کا ثابت ہے کہ اوپر صحت نماز اور حرمت مس جنب اور حایض وغیرہ مترشح  
اور بعضی کہتے ہیں کہ مراد لیتی ہیں لیکن انحصار صحت کا انہیں دو نو میں ہے اور یہ اختلاف لغات سبعہ کا انہیں  
قرأت سبعہ کی طرف رجوع کرنا ہی جسکی تفصیل شکوہ میں بروایت ابن شہاب کے موجود ہی کہ اوسنی کہا  
بلغن ان تلك التبعه الاحرف النماحي في الامم تكون واحدة لا يختلف في حلال ولا حرام ملا علی  
قاری اور شیخ عبدالحی اسکی تحت میں فارہ فرماتی ہیں کہ یعنی مرجع ہر ایک کا طرف ایک مینی کی ہے اگر اختلاف  
ہو اس واسطے کہ لغات سبعہ اور سطر حسی قرأت سبعہ میں اختلاف نہیں ہوتا اور اگر اختلاف ہو سطر حسی کہ مثبت  
منفی ہو جائی اور حلال حرام یا بالعکس تو پھر قرآن میں درست نہیں کہ یہ موجب اختلاف کثیر کو ہی حالاً کہ خداوند پاک  
فرمائی و ان کان من عند غلبہ لوجود و افہ اختلاف اکثر اور ہر گاہ یہ قرآن من عند اللہ ہی تو  
اختلاف کثیر کو اس میں نہ نہیں اب تقریب ملا زمان الا کی تمام سے اور دامن جناب عثمان کا بہتان نقصان  
پاک ہوا ۵ نو پاک باش برابر دار از کس پاک ۶ نمنہ عابدنا پاک کا زمانہ پر سنگ ۷ من بعد اگر کچھ شبہ  
تو مجمع البیان کے عبارت ملاحظہ فرمائی کہ وہ کسی نامید کر رہی ہے اقول بفضل اللہ العلیم عارفین بر مخفی  
ذری کہ مجیب نے اس مقام پر کیسی پہلو تہی کی ہے اور اصل مطلب چھوڑ کی گفتگوی لا طایل سے صفحات  
کو سنیا گیا ہی اس لئے کہ کئی مقام اس جگہ بر محل نظر میں اول یہ کہ مجیب نے کہا کہ پھر توسع کی گئی چند دن  
اور زبانوں میں بھی اجازت رہی اس عبارت سی ظاہر ہوتا ہی کہ بعد چند روز کی وہ اجازت منسوخ ہوئی مگر  
نہیں بیان کرتی کہ کس زمانہ میں کس نسخ فی اوسکو نسخ کیا جیلا جازت کو تسلیم کر چکے تو جینک نسخ کا اثبات  
نہ کرنا البتہ نسخ کا دعوی منسوخ و مردود ہی مانا اس پر شک نہیں کہ ملا نزول وحی صاحب جہاد و ان



حضرت عمرؓ کے ہاں اس وقت کہ درابن امر تو سجدہ شد پس ارادہ کہ ہر کس طاعت خوش بخواند و چھین بخواند تا زمانہ میرا موشن  
 عثمان و چون وی مصاحف متعددہ بنو ساند و میلاد اسلام فرستاد قرار بہاں لغت داد کہ زید ابن ثابت بامرائی بکر  
 صدیق دستخط عمر فاروق جمع کردہ بود و اگر کرد مجوبانی لغات انتہی اس عبارت کو چشم انصاف سی ویکوہر  
 صاف صاف لالت کرتی ہے کہ زمانہ عثمان تک قبل امراق مصاحف کے وہ سب لغات بڑی جاتی تھیں اور محو  
 کیا و کو عثمان صاحب ایمان فی اور بڑی حیرت کی بات ہی کہ جناب سید ابی بکرؓ واسطی آسانی است کی خدا سے  
 دعا کرن اور وہ دعا مستجاب ہو کہ قرآن سات حرف بزانل ہو اور پھر ملی وجود ناسخ کی ایسا نسخ ہو کہ او کا  
 تباہی نہ لگی جہا تک کہ اس کے میان کر نہیں اختلافات ہواں ہاںشی عجاب اور باوجود کسی کسی کتب متعددہ ہست  
 می بچے ثابت نہیں ہوتا کہ چند دن تک اور زبانوں میں ہی اجازت رہی بعد کسی پھر وہیں حضرت کی عہد کرت  
 میں محو ہو گئی ہو بلکہ انکی کابری میں ہی محو کر عثمان کا ثابت ہوتا ہی جیسا آغا مذکور ہوا و دوسری یہ کہ نہیں  
 جو یہ کہا کہ بعض کہتی ہیں کہ مراد اس سے سات قرأت مشہور ہے کہ سب متواتر ہیں تو یہ غلط معلوم ہوتا ہے  
 اسلی کہ سید طحی نے اتفاق بن ابو شامہ سے روایت کی ہے کہ بعض حال کہتی ہیں کہ قرأت سبعہ موجودہ ہی ہے  
 کہ جو حدیث بنوی میں اتزل القرآن علی سبعہ اعراف کی ہے حالانکہ یہ خلاف اجماع اہل علم کی ہے انتہی ملخصہ و خرمی نے  
 کتاب بشر میں عبارت طولانی لکھی ہے مگر حاصل ادسکا یہی کہ سبعہ اعراف جو حدیث بنوی میں وارد ہی غیر قرأت  
 سبعہ کا ہی دلچسپ بشرک لفظ کی کہ دو نو جگہ بر ہی بعض حال نے قرأت سبعہ مراد لیا ہی انتہی اور سید طحی  
 کی نے اور ابن اثیر فی نہایہ میں لکھا ہی اب روایات کثیرہ اہلسنت سے ثابت ہو کہ قرأت سبعہ اعراف سبعہ سے  
 مراد لینا محض جمالت ہی پس مجیب کا اسمقام بر اس قول کو لانا اگر شہاد کی ای ہے تو باطل ہے اور اگر تفسیر  
 و قرطاس یا عظمت عند عوام القسین تطلو خاطر و یا مفاطر ہی تو یہ کہ مفید تمہاری نہیں علاوہ ان سبکی کہتا ہے  
 کہ اگر سبعہ اعراف سی مراد قرأت سبعہ ہو تو سعی خلیفہ ثالث کی در باب اعراف قرآن کے پکا اور لا سود جواب  
 اسلی کہ قرأت سبعہ کا اختلاف تو اب بھی موجود ہی پھر باوجود علماء دینی اوں مصاحف کے چہ قرأتون کا  
 کیونکر رواج ہوا میسری یہ کہ ارشاد تمہارا کہ اختلاف لغات سبعہ کا نہیں قرأت سبعہ کی طرف رجوع  
 کرنا ہی اس سے کیا مراد ہی اگر یہ مراد ہی کہ یہ دو نو عین ہے تو ابھی ثابت ہو کہ قرأت سبعہ و اعراف سبعہ  
 اوہی اور اگر اس سے یہ مراد ہی کہ جسطرح سی قرأت سبعہ میں اختلاف اثبات و نفی کا نہیں ہوتا ویسا ہی



زبان کی ہر کوئی زبان ہذیل میں کوئی ہوا زن میں اسطر حسی سات زبانوں میں قرآن مجید کا نزول ہوا تھا اور وہ  
 اعتبار الفاظ کی مختلف تہیں کہ او کی بلادینی سی قرآن میں فی النجلی نقصان ہو گیا اور مقصود ہمارا فقط انبات نقصان  
 فی النجلی سی ہے سو وہ الحمد للہ کہ بخوبی ثابت و آشکار ہے اور طرفہ باجرا ہے کہ سبب تطویل نم کیوں کرتی ہو جناب  
 فی جو مطلب کہ شکوہ سی نقل کیا تھا یا اسکو تسلیم کر دیا منع و جرح کر دے تو نہیں کرتی تاہم جتنی کہ ایک و مطلب  
 بیان کرنا شروع کیا یہ دیشا طرہ سی کیا نسبت کہتا ہے بوج و نامربوط اسکی کہتی ہیں قولہ اب تقریباً زبان و ان  
 نامم رہی اور اس جناب عثمان کا ہستان نقصان سی پاک ہوا اقول اس میں شان کا کیونکہ نقصان قرآن میں پاک  
 ہو سکتا ہے یہی تمہاری نظر کو لیا اور ہوا یا کہ اسکی طرح نم میں نہیں سکتی اور جو وہاں اس پاک میں صاحب  
 جاکے اس امر اہل نے لکھا یا ہی کسی کا ذکر کی و ہونی سے دور نہیں ہو سکتا اب ہزار طرہ حسی اپنا سر سنگ نقصان  
 شکوتی ہی اور نکا بارہ کہی پاک نہو گا ایسے شعر گستاخ پڑنی سی آپ کے قابلیت ثابت نہیں ہوتی بلکہ ثابت ہوا  
 کہ آپ طفل بستان میں قولہ من بعد اگر شبہ ہی تو جسیم بیان اقول ہم وہ عبارت دیکھ چکی اور  
 اسکی بیان کر چکی تمہاری دلی گزندگی و رنگ کے دور ہونی میں و رنگ ہے تو درختور کی عبارت اور  
 اتقان کی روایت اور اپنی اکابر کی حکایت جو بار بار مذکور ہو چکی ہے غور سے دیکھنی کہ اس سے نقصان ظاہر ہوا  
 ہی یا نہیں قال مولانا المجتہد المحری بالتکریم اور مخفی ازہی کہ سات حروف غیر فراءون و آ و اس کے  
 تہی کردہ باقی رہی اور باقی میں مانند قرأت ابی بن کعب کے اور ابن عباس کے کہ آیت سجدہ کو اس طرح پڑھا ہے  
 بہ منہر الی اجل مستقیم فاقم حاجتی حق فیضہ خیا نہ نفس کبیر میں مذکور ہے اور ابن اثیر حری فی ۴۴  
 اقرار کیا ہے سبب حروف سو قرأت سجدہ میں قال الناصب الغوی اللیم جو لوگ قائل ہیں کہ  
 احرف غیر قرأت سجدہ میں مراد او کی غیر لغات سجدہ نہیں اور لغات متناقضہ کیونکہ تقدیر اول پر عدم تمام  
 کلمہ لازم آتا ہے اور یہ دلیل کہ یہ وقت کلمہ تک صدق و عدا جائز نہیں اور یہ تقدیر ثانی تبدیل مثبت منفی  
 اور منفی مثبت استعمال ملال مجرام اور حرام بحال ناگزیری اور یہ وجہ اختلاف کثیری کہ قطع نظر از ہست سجدہ  
 ہی اسکو و انہیں کہتی خیا نہ صاحب غلط منہ المنہج بحث کہ یہ لا یشک انہ لغات متبعہ تعلیم کی کہہ رہی ہیں  
 نیست کہ تبدیلی دہندہ باشد راخبار و احکام اور خیا نہ تبدیل و ادند توریث را زیرا کہ حسن الی حادثت قرآن  
 فرمودہ ہست پس معلوم ہوا کہ سبب حروف وہی لغات سجدہ مراد ہیں چنانکہ مذکور ہو چکا انکا باقی نہ رہنا مستوع



سب کے ہیں چنانچہ بعضی شراح مشکوٰۃ فی باب جات تصریح کی ہے اب لغات و اقوال متواترہ ہی ہیں جو  
 ہستی نہیں موجود ہیں اور جو انکی سو اودہ شاذ ہی یا نسخ خطی و اقوال کہ جن میں اختلاف کثیر اور علت و علت  
 کا تفاوت ہو وہ تو مردود ہی ہیں چنانچہ ازل الی ازل مستحیجہ تا مستحیجہ نہیں کی کہ شیعہ اس سے بابت نسخہ نسخہ  
 ہیں حالانکہ قیوۃ ثلاثہ کذب اس قرأت کی ہیں ہر نسخہ کو کیا کہیں بیان اور سکا ہر کسی حق تعالیٰ فی پہلی اور  
 مذکورہ یا جنسی نکاح حرام ہی سطر جبرکہ و حرمت علیکم ایتھا نکاحاً و المحصنات من النساء الا ما مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ  
 کتاب اللہ علیکم بعد سبکی اور مورخ کا ذکر چھڑا جنسی نکاح حلال ہے سطر جبرکہ و اہل لکم الا یہ مگر کئی قید و نہ  
 ایک ان تبتغوا باموالکم یعنی مال دنیا قبول کرو مہر اور نفقہ میں دوسری محسنین غیر مصافحین یعنی قید میں  
 انکی طرح ہوسستی نکاحی کو نہو یہاں تک کہ ہمیشہ وہ عورت اس کی بوجہادی اسکی چوڑی نمبر چوڑی یعنی یہ  
 کا ذکر آوی کہ ہمیشہ تک یا برس تک نہ خیر قید سورہ باندہ میں ہی اور یہاں ہی نوڈیو کی نکاح میں کہ چھوڑ  
 نہ ہو نوگ شاہ بیون کسی کم و مرد یا ایک مرد و عورت اور مجموعہ ان شرطوں کا غیر مشکوٰۃ اور غیر ملک میں  
 من سفوہ ہی کیونکہ تحلیل الفروج اور اعادة الفروج تو سودای مفت میں باطلوای ہے دو اور متعدد ہیں  
 میں مشوعہ کا یہی سہولت ہے کہ بڑا یا باری اور پر سال و کفار ہی رہا کرتی ہے بلکہ اگر اسکی سیاق میں غور  
 کیا جادی تو صاف منفعہ حرام ٹہرا ہی اسو اسطی کہ اگر وہ بیاح رہتا تو نوڈیو کی نکاح کو بعد نکاح حرہ کی بلفظ  
 و من لم یستطع منکم طلاقاً یا این فسد اور نفیہ اور التزام قیوہ کیوں ارشاد فرماتی اور معہذا کریمہ الاعلیٰ  
 ازاجہم او ما مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فَاَتَمُّ غَیْرِہُمْ مِّنْ فَعْلِہُمْ اَبْتَعِی و اراء ذلک فَاُولَئِکَ ہُمُ الْعَادِلُ  
 کہ صاف دو قسم کی بہا اثر ہر نا اہل ہے ایک بی بی سے ایک نوڈی سے اور جو سوا ان دو قسموں کی ہے  
 اسکو موجب فراہم کیا حرمت نسخہ پر اول دلیل ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ مشوعہ ان دو قسموں کی باہر ہے  
 مذکورہ ہو سکتی ہے ایک ہیں اسو اسطی کہ لوازم زوجیت کی مثل طلاق اور ایلا وغیرہ مشوعہ میں یکم نہیں  
 جیسا کہ مفصل آئینہ سالانہ مقررہ فرم سے ہی کہ الشی اذا ثبت ثبت بلوازمہ اسی واسطی امام راہ  
 فی طریق تشریح کی فرمایا کہ و ہذہ الفداء علی نفقہ ہر شوقھا اختلاف الاعلیٰ ان المنع کا  
 مشر عنہ و مخ لا ننازعہ فیہ نا الذی نقلی ان الشیخ طرہ علیہ اور اسکو لازمان والا فی ابی  
 سجاو کی واسطی مطلقاً ہی قید تفسیر کبیرہ حوالہ کیا اور غلط اس فقرہ کو قرآن میں پڑا ہے کہ تو قرآن



ہرگز ابن عباس وغیرہی ثابت نہیں ثبوت پرستوں نے اپنی لذات نفسانی کے واسطی بنائی ہے اور ان کے  
سبق اور سیاق قرآنی کے اور سکودلیل متعی کے ہرانی ہی اقول بفضل اللہ العلیم جبکہ باعتراف  
کی سببہ حرف غیر لغات سببہ نہیں یعنی مراد سببہ حرف سی لغات سببہ ہی اور وہ الفاظ کو زبان  
وغیرہ میں تہین باقی نہیں ہیں تو نقصان قرآن میں فی الجملہ ثابت ہوا اور اما یقینی تلیفہ ثالث کے  
اس کے زیادہ اور کیا ہوگی کہ خلاف خدا و رسول اور ان الفاظ کو مثلاً الاب یہ جو تمنی کہا کہ پس معلوم ہوا کہ  
سببہ حرف وہی لغات سببہ مراد ہیں جنکا مذکور ہو چکا اب انکا باقی نہ رہنا ممنوع ہی الخ تو قرآنی کو زبان  
جو وزن اور ذیل اور عین اور طی وغیرہ کی تعلیل اس قرآن مروج میں کہاں ہیں اور تلیفہ ثالث فی کون  
اون لغات پر ظلم نسخ کا بہرہ دیا اور مخفی نہ رہی کہ مرجعیت ہر لغات کے واحد ہونی سے یہ لازم نہیں آتا کہ  
احکام اور احکام کے سو لغت قریش سے سمجھی جاتی تھے وہی لغت قریش سے ہی سمجھی جاتی ہوں ہو سکتا ہے  
کہ اون لغات متروکہ میں وہ معانی رہی ہوں کہ لغت قریش سے نہیں سمجھی جاتے تھے قطیر اس م عا کی سبب  
کو خفیہ و واجب غیرہ فی صیام کفارہ میں میں بسبب آؤہ ابن سعود کی فصیلا ثلثہ آیام متتابعات  
تابع صیام کو وجب جاتا ہی حالانکہ قرآن موجود میں نقطہ متابعات کا نہیں جیسا کہ نیشاپوری اپنی تفسیر  
لکھا ہی ثلثہ صیام آیام الثلثہ مشرق عند ابو حنیفہ بالتتابع تمسکا بطرۃ ابن مسعود  
فصیلا ثلثہ آیام متتابعات فان قرأتہا لا تخلف عن طیتہا انتہی ثابت ہوا کہ ابو حنیفہ  
مذہب بھی نقص قرآن میں مطالب اور انامہ کی ہے جو نقصان کے قابل ہیں اب دیکھو تم خفی ہو گیا  
سو نہ تو نیکو سطلی قول ابی حنیفہ کا جس سے متابعات کا نکل جانا قرآن موجود ہی ثابت ہی کفایت  
کرتا اگر کچھ ہی جیا ہو تو پھر نقص نہ ہو سکا نام نہ لینا اور اپنی امام سی مخالفت نہ کرنا حنیفہ کہ عثمان نے خط  
یہود کا سارفع کر نیکو صاحب بدائی اور عثمان فی اوکی سعی کو لا ینفع بناء واجب ما جبکہ  
نقطہ میں مثل ائمہ و ازکی خلاف بیان کرنے ہیں تو آپ کے خاطر در باسقاط جس میں ایک گٹھ مہا کی برابر  
نہج کا بانی نہیں ہی کس قدر جوش میں آتی ہے اور جب تمہاری امام فی متابعات کی اسقاط تسلیم کیا تہ  
نہیں قرآنی کر مثل یہود کے کیوں اختلاف اتنی ہو اب پہلا مقولہ اپنا یاد کرو کہ کسکا داؤ  
پہلا بعض امیہ کی علماء جو نقص کے قابل ہیں اوکی کلام سی تمسک کر کے تمنی جہور اہل شیعہ کو شکر دیا



قرآن کا قرادی دیا تھا اور ایسی بخیر سی بائین کرتے تھے کہ گویا یہ قرآن آپ کے حصہ میں آیا ہی شیعوں کو باطل  
نہیں مانتی اسوہ سنی انکی کتب کے قرآن میں تھی اگر یہ امر موجب تکفیر کی تو کہہ دو کہ وہ ملوی ایک فصل تمہاری  
وام کی کفریات کی سب سے قائم کری کہ اسنی نقصان کو قبول کیا اب تخفیف چور دیا اپنی عقیدہ سی تو  
کر اور تنفیض قرآن کا وہاں پاک میں عثمان احماد کی لگا کر اپنا سونہ کالا کر دیا اور یہی تم سمجھو کہ مثل لفظ  
تأبغات کی بہت سی زیادتی قرآن میں تھی کہ وہ سبب احراق قرآن اور نہایت فرقان کی باقی رہے  
اور یہی وحدت مرجعیت سی کیا ضرورت تھا کہ خلیفہ ثالث نبی ماسی رسول خدا کی چور کی الفاظ غیر لغات  
قریش کو محو کر دیا اگرچہ بجز قرآن مروج الان میں الفاظ اور معانی واحد ہیں کہ وہ مختلف ساتھ حلال  
حرام کی نہیں ہو سکتی یعنی روح اور نگاہی احد ہی پر اس کی کیوں نہ محو کر دیا اور یہ لغت کو محو کر دیا اور یہ  
جو نمونی کہا کہ بلکہ یہ لغات سبعہ من میں نہیں قرآن سبعہ کی میں الخ تو حاصل اسکا سہ اسکی کہ خبر  
طرحی کہ قرآن سبعہ میں اختلاف حلالی و حرام کا نہیں ہو سکتا ویسے ہی ان لغات میں بھی اور انکا اختلاف  
نہیں اور سبب مطلب منہوم نہیں ہوا اور یہ معنی کچھ مفید موجب نہیں اسلی کہ ابھی روایات کثیرہ ملت  
سی ثابت ہو چکا کہ سبعہ احرف سی مراد قرآت سبعہ نہیں بلکہ لغات سبعہ مراد ہی اور وہ غیر قرآت  
سبعہ ہیں وہ الفاظ جو غیر لغت قریش سے تھیں وہ محو ہو گئیں ہر بہت لاف فی اور عرب زبانی سے  
کیا حصول قولہ جیسے قرآت الی اجل سنی بعد فاستمتم نہیں الخ اقول اس قرآت کو متروک اور  
منسوخ کہنا اور اپنی امام کی قول و فعل کو نہ کہنا کہ انہوں نے متابعات کی قرآت تسلیم کی ہی کتب میں  
کو منسوخ کرنا ہی اسلی کہ نیشاپوری اسراہیل بن یونس تفسیر کر رہے ہوں اتفاقاً علی انہا کانت  
فصلک الاسلام ثم السواد الاعظم من الامم علی انہا صلات منسوخة و فیہا کون منہم  
الی انہا تابة کانت ویدعی ہذا عن ابن عباس و عمران بن حصین انہی سہ جسک ابن عباس سرور  
مفسر کی تھے اور عمران بن حصین کہ اجل صحابہ سی تھی انکی تروکیات فاستمتم منسوخ نہیں ہوا تو قرآت  
الی اجل مستحی کی کہ یہ بھی ابن عباس وغیرہ سی مروی ہے کیونکہ ثابت نہوگی اور حاکم فی اپنی مستدرک  
میں ابوسلمہ سی روایت کی ہے قال سمعت بانصره یقول قرأت علی بن عباس فاستمتم بہنتر الی  
اجل مستحی قال ابو نصرہ فقلت ما نقرہا کل قال ابن عباس و الله لا نقرہا کل و درجہ اسکے



کی ثابت ہے اور ابن عباس کے نزدیک ستغہ الی یوم القیامۃ باقی ہے تو اس قرأت کو نسخ کہنا سر بہر جا  
 تجاہل سی ہی اور اگر یہ قرأت صحیف عثمان میں نہیں تو اس سے اس پر عمل نہ کرنا غیر مسلم ہی کیونکہ مذکور ہو چکا  
 کہ لفظ متابعات کا بعد نصیام ثلثہ ایام کی کہ اس قرآن سجدہ میں موجود نہیں حالانکہ بسبب قرأت ابن مسعود  
 علی آداب سنت اس پر عمل کرتی ہیں اگرچہ وہ قرأت او کی نزدیک شاذہ سی ہے پس بعد تسلیم یہاں کی  
 کہ یہ قرأت شاذہ ہو علماء اہل سنت کو لازم ہی کہ اثبات اس امر کا کہ قرأت شاذہ متروک اور مردود اپنی کتابوں  
 سی لایمن و دوزخ و القیاد قولہ حالانکہ قیود ثلثہ مذہب اس قرأت کی ہیں اقول یہ شبہ پارہ ابو بکر رازی  
 ہی کہ علماء فرقہ حنفیہ امامیہ راوا اللہ لہم رقتہ و علایک السلام امام الشکیلین یعنی فخر رازی مقدوح کر چکی ہیں استقام الزام  
 اہل سنت کی لئی فقط امام رازی کا قول کافی ہی ہو جس سے سنئی کہ ابو بکر رازی نے آیہ ما استعتم سی احتجاج کیا  
 ہی کہ متعہ حرام ہی اور اس حجت پر تین دلیلین قائم کی ہیں اور اس سبب کو فخر الدین رازی فی مجروح کر دیا  
 اول دلیل اس کی یہ ہی کہ خداوند عالم فی پہلی محرات کو بیان کیا اور کہا و حنفت علیکم اہلنا تم اور بعد اس کی  
 آیت میں کہا و احل لکم ما ورائہ ذلکم پس یہ تحلیل سے وہی ہی کہ جو وہاں پر

مراد تحریم سی ہے اور وہاں پر مراد تحریم سے تحریم نخاح ہی پس یہاں پر بھی وجہ ہے کہ مراد تحلیل  
 سی تحلیل نخاح ہونہی محض دلیل اس دلیل کو فخر رازی فی ضعیف لکھا ہی اور سطور سی لکھا ہی اما اللہ  
 ذکرہ فی الوجہ الاول فلا نہ لکھا ذکر اصناف صحیح علی الاکشاف طہین ثم قال و احل لکم ما ورائہ ذلکم  
 ائی احل لکم و طی ما ورائہ ذلکم الاکشاف فی فساد فی هذا الكلام انتہی بعد اس کی پہر ابو بکر رازی لکھا  
 ہی دوسری یہ کہ خداوند عالم محضین شاذہ فرمایا ہی و حسان نہیں ہوتا مگر نخاح صحیح میں انتہی محصل دلیل  
 اور اس دلیل کو بھی امام رازی فی ضعیف لکھا و قال اما قولہ ثانیان الاحصاء لا یکن الا فی نخاح  
 صحیح فلم ینکر علیہ لیل انتہی بعد اس کی پہر ابو بکر رازی نے لکھا ہی یہ کہ جناب باری فرمایا ہی غیر صحیح  
 اور نہ ناسخ ہی اور متعہ میں مقصود نہیں ہوتا مگر نسخ المار اور نہ متعہ میں مطلوب ولد ہی اور نہ سائر مصالح  
 نخاح اس سے مطلوب ہیں پس متعہ ہی نخاح ہوا انتہی محصل دلیل اور اس دلیل کو بھی فخر رازی فی ضعیف لکھا  
 اور اس طرح سی قدح لکھا و اما قولہ ثالثا ان ناسی سفا حلالہ لا یراد منه الا نسخ الماء و المنعہ کل  
 فتقول ان ناسی سفا حلالہ لا مقصود فیہ الا نسخ الماء و المنعہ لیس کل فان المقصود



پر رازی نے کچھ تعرض کیا پس معلوم ہوا کہ درست متبعہ پر دلیل کہ جو مجیبے بتقلید ابو بکر رازی کی لکھی ہے بلکہ  
 رازی نہیں ہے بلکہ یہ دلیل اسکی نزدیک مردود ہی باقی یہ کہ اس غبی نے جو بتقلید شاہ صاحب کے قید  
 آن بتبعوا باموالکم سی تحلیل فروج کو خارج کیا ہی جیسا کہ خود شاہ صاحب اپنی تحفہ ترجمہ کتاب صواب  
 بن یونان رشا و فرانی میں پس تحلیل فروج و اعادہ آن ازین شرط باطل شدہ زیرا کہ آن سودا مفت است ہر  
 تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس کلام ربانی سے اتنا ہی ثابت ہوتا ہی کہ اتنا مال سے جائز ہی اور یہ ثابت نہیں ہوتا  
 کہ بغیر خرج مال کی وطی جائز نہ ہو کسو سطلی کہ شافعی کے نزدیک اگر مہر میں منفعت مقرر کریں تو ہو سکتا ہی خلیج  
 تفسیر مشاہیر میں ہی قال الشافعی لا یدل علی ان لا یبغ بالمال جائز فلیس فیہ ان لا یبغ  
 بغیر جائز ام لا ایضاً قد خرج الخطا من ج لا غلب الا غلب فلا تدل علی فنی ما سوا انہی  
 حقیقت میں تحلیل کے تحریم کرنا اپنی امام کی تحریم کو بھول جانا اور اسکو الزام دینا ہی خلاصہ کلام یہ ہے  
 کہ جب طرح علماء اہلسنت کہتی ہیں کہ قول سجاد و لعل الا مال ملک ایمانہم میں ملک میں اعم ہی کہ اسکو  
 غریب کریں یا یہ کہ کوئی جہ کریں یا بوارثت آئی ہو اوسی طور ہی ہم بھی کہتی ہیں کہ ملک میں کی دو صورتیں  
 ہیں خواہ ملک منفعت ہو یا ملک عین پس تحلیل میں دوسرے قسم کا صادق نہ آنا اول کے عدم صدق کو مستلزم  
 نہیں اگر کوئی سو ہم یہ تو ہم کری کہ نوٹدی کی جہ کرنے میں سودا ہی مفت صادق نہیں آتا اسلی کہ نفقہ  
 اور کسوت جاریہ سو ہو بہ سو ہو بلکہ واجب ہی بخلاف محلہ کی کہ اسکا نفقہ وغیرہ محلہ پر واجب ہی تو  
 جواب اسکا یہ ہی کہ انفاق اور کسوت جاریہ سو ہو بہ توابع ملک میں سے ہی شروط اباحت دطی اور ملک  
 میں نہیں پس اگر کوئی شخص جاریہ سو ہو بہ کو نفقہ وغیرہ سی باز کی تو دطی اس سے حرام ہوگی جبکہ وہ شخص مال  
 فعل واجب ہوگا نہ خلاصہ ما فی الکتاب ماسیہ قولہ دوسری محضین غیر ساجین یعنی قید میں لائیکی طرح  
 ہستی نکالنی کو نہ ہوا تاکہ ہمیشہ وہ عورت اس مرد کی ہو جائے اسکی چوڑی بغیر بچوٹی یعنی مدت کا  
 ذکر نہ آوی کہ مہینی تک یا برس تک اقول احصائی جو معنی اس میں لکھی ہیں اختراعی محبت میں  
 نہ یہ معنی لغوی ہیں اور نہ مصطلح فقہی کیونکہ اگر احصان متعین نہ ہوتا تو فقہ الدین رازی کہ امام مخالفین  
 تھا محبت ابو بکر رازی کو مجروح نہ کرتا حالانکہ اپنی ثابت ہو چکا ہی کہ اوسنی دلیل ابو بکر رازی کو کہ شتمل بر  
 احصان نہی پس نہ نہیں کیا بلکہ ضعیف معلوم کیا اور یہی کسے مفسرین معتبرین نے احصان کی یہ معنی کہ



مقصود سوا ہی کہ عینک جالہ نقد متعہ میں زن متعہ ہوا ہوتا ہے نہ نک دوسری سی متعہ نہیں  
اور یہی اہمیت میں ہی احسان کی معنی عفاف اور پار سنگی لکھی ہیں فائدہ لفظی فی النفس  
الکبریٰ قولہ محصنہ ای متعفاہ عن الزنا و فہی غیر متاعنہ ای غیر متاعنہ ہوتی ہو تو کہہ  
انتہی از نفسیہ ہی میں ہی پاسبان شہید ناکندگان انتہی غرض کہ یہ سب احسان کی کہ جو تفسیر اہل سنت  
لکھی گئے متعہ میں از روی نفس اہل لغت کی ہوتی ہیں مان احسان کی یہ معنی کہ مدت کا ذکر نہ آوی جیسا  
ہے نہیں لکھا ہی متعہ میں مفقود ہی کہ کسی کتب معتبرہ اہل سنت سے یہ معنی احسان کے مفہوم نہیں  
قولہ یہ کہ سورہ مائدہ میں اقوال یہ عجائب تخطیبات مجیب ہے کہ ابو بکر رازی غیرہ کو بھی ایسا تخطی  
ماصل ہوا عمدہ دلیل اسکی بطلان پر یہ ہے کہ اگر شرط شاہدین کی نکاح میں معتبر ہوتی تو مالک اور داؤد  
واجب جانتی حالانکہ مالک اور داؤد کی نزدیک بھی نکاح میں شاہدین کی شرط اوسی طرح سی نہیں ہی  
امامیہ کی نزدیک نہیں ہی کہ بغیر اوسکی نکاح درست نہ ہو اور فرامی کہ وہ کونسی آیہ قرانی ہے جس سے  
شرط شاہدین کے سمجھتی جاتی ہی بہت کذب گوئی سے اپنی زبان کو بچاتی نہیں تو بہت تضاد حدیث من فتر الزنا  
برائہ فلیستہ و متعہ میں النار کی کہیں نکو بناؤ نہ بیگی ہر باب سے بوجہ آئیگی قولہ بلکہ اسکی تفسیر میں غلو کیا  
جاوی تو صاف متعہ حرام ٹھہرنا سوا سوا کی الخ اقوال سچ ہی کہ ایسے سرید کو ایسا ہی پر جا بھی تھا اور قصور  
نہیں شاہ عبدالعزیز صاحب دوسو لوی رسید الہدین خان سلیم اسطر جہان بنی تحفہ سرفردہ اور شوکت عمریہ بن  
کہہ چکی ہیں اور جو بایسا کئی طور سے عرض کرنا ہوا اول یہ کہ طول کی معنی اصطلاح فقہ میں کئی وجوہ سے  
بیان ہوئی ہیں اول ہجرۃ او نفقہ حرہ دوسری وجود حرہ تیسرا مکان وطی حرہ او بعضونی اور یہی تقسیم  
لکھی ہے کہ ہستی میں ضمنا بیان ہوگی اور عائشہ کو شیخ مقداد علیہ الرحمۃ نے کثر العرفان میں بیان کیا  
تحریر فرمایا ہی فلا یحققوا صحابنا ہوی الحرۃ و نفقہا وجودھا و امکان و طہانہا فلیلا ہر  
بایز ہے کہ طول سی مراد کریمہ مذکورہ میں وجود حرہ ہو یعنی جس شخص کو زن حرہ بستر نہ ہو اوس سے نکاح دایمی یا  
نقطع عمل میں لائی تو اوسکو نکاح تہاری جواری سی جائز ہی دوسری یہ کہ تسلیم احسان کی کہ مراد اول  
سی ہر او نفقہ ہی میں کہتا ہوں کہ مراد جناب کبریا کی اس ساریت سی فقط نکاح دایمی و اسطی نہ ہر منزل و غیر  
کی ہے اب معنی آکر یہ اسطور پر ہوئی کہ جو شخص استطاعت نہ رکھتا ہو اسکے کہ نکاح میں لائی زن حرہ یا  
غرض تہریر منزل اور مسکن غیرہ کی پس ہا ہی کہ وہ نکاح جواری سلیم عمل میں لائی کہ اوس سی ہی ہے



پذیر منزل وغیرہ بخوبی متصور ہوتی ہے اور وضع متعدی کی فقط اسلئے ہے کہ کوئی شخص سبب بیان اور جو  
 نفس کے زانیں مبتلا نہ ہونی باطنی پس شخصیں نکاح جواری کی اس میں شافی نکاح متعدی کی نہیں اسلئے کہ احتمال  
 معنی مذکور کا اس آریہ میں متطرف ہی فاذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال غیر ہی یہ کہ اس مقام  
 پر نکاح جواری مفید حصہ نہیں اسلئے کہ قرآن مجید میں اکثر جگہ سکوت فی معرض بیان بھی کہ وہ مفید حصہ کی نہیں  
 ہو سکتا چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہی اذ جاء احدکم من الغائط او من النساء فامسحوا بآثارکم  
 احداث مثل جاء من البعد او الرجوع والاحتمال مذکور نہیں پس بنا بر تہاری قول کے چاہی کہ سو  
 غایط اور رس نسا کی باقی احداث اس حکم شامل نہ ہوں ورنہ باطل بالاتفاق اور یہی جناب قدس الہی بعد  
 چند محرمات کی فرماتا ہی واحل لکم ما وراء ذلکم لانکم جمیع در بیان زن حرہ اور اسکی بیہیجی کے اور جمع  
 در بیان خالہ اور اسکی بہانجی کے اور اسطر حسی جمع بین الاختین یہ سب حرام ہیں اگر اسی ہی اصل  
 میں داخل کیجی تو چاہی کہ یہ بھی حلال ہو جائے لانکہ تصریح زاہدی وغیرہ کی یہ حرام ہی اور اگر خارج لیسچی نو  
 بنائے کہ اس آریہ میں دلیل اسکی اخراج کی کیا ہی سو احادیث کی کہ وہ متعدی واسطی ہے موجود ہے  
 پس ہو سکتا ہی کہ ما نحن فیہ میں ہی ایسا ہی ہو یعنی معرض بیان میں سکوت کا ہونا مفید حصہ کا نہ ہو چو  
 یہ کہ صاحب کشاف فی اس آریہ کی اس طور سے تفسیر ہی کہ مضموں او سکا یہی کہ جس شخص کے حوالہ میں زن آزاد  
 نہ تو نکاح اور سکو کثیر سے جائز ہے اور مراد نکاح سی اس آریہ میں علمی ہے انتہی ملخصہ پس جبکہ تصریح  
 صاحب کشاف کے معنی آریہ مذکورہ کی ہوئی تو اس صورت میں آریہ کریمہ شامل منکوحہ اور ممتنعہ دونوں کو ہو گے  
 اسلئے کہ شیعوں کی نزدیک ہی نکاح منقطع اور دائم جواری سی اس وقت میں کہ زن حرہ تحت میں ہو حرام  
 ہی مان اگر وہ اجازت دیدی تو البتہ ہو سکتا ہی اب معلوم ہوا کہ معنی طویل کے اس تقدیر پر کون الحرہ  
 تحت المرہ ہی بانچونین یہ کہ امام فخر الدین رازی نے اس آریہ کی تفسیر میں تین قول لکھی ہیں تیسری قول  
 میں اسطر حسی لکھتا ہی کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ جو کسی نیز پر زنیہ اور عاشق ہو اور زن حرہ سی سبب  
 اس عشق کی نکاح ممکن نہ ہو سکتا ہو تو اسکو جائز ہی کہ اس کثیر سی نکاح کری انتہی ملخصہ پس جبکہ  
 یہ احتمالات معنی اس آریہ میں متطرف ہوئی تو معلوم نہیں کہ یہ لاف فی اور شعلہ افگنی اس کے کسر  
 جہت سی ہی ہذا غایتہ التوضیح للمفاد استوفیتہ بفضل اللہ ذی الاکرام والمجادل قولہ  
 فیہ



نکاح النکاحی ہی سی سزا برجل اور مختلف ہی حدیث بنوی سی اسکی کہ ممنوعہ ازواج میں داخل ہے اور کہ  
 حدیث میں یہ وارد نہیں ہوا کہ ازواج سوا نکوحات کی ممنوعات پر نہیں صادق آتی بہر ممنوعہ کو ان  
 قسمی سے باہر جاننا اور یہ کہنا کہ زوجه ہو سکتی ہو ملک میں اسو سطحی کہ لازم زوجیت مثل طلاق اور ایلا وغیرہ  
 ایک نام نہیں یہی بجز اسکی کہ یہ شخص ان کی معنی نہ لے سکی کہتا ہی کیا قصور کیا جائی اور ایلا وغیرہ کہو ہم لوگ  
 زوجیت سی نہیں کہتی اس طرح کہ اگر یہ نہ ہوں تو زوجه صادق نہ آتی بلکہ یہ زوجه کی صفات زایدہ میں  
 سی بنی امتد اسکی کہ زن اپنی شوہر کو ایذا نہ دی اور اسکی دین کے مخالفت نہ کری اور ہمیشہ اسکی اطاعت  
 کری دیکھیں کہ زوجه مردہ بائن ہو جائی بغیر طلاق کی اور زوجه بائزہ سختی کو شک نہیں اور احسان قبل  
 و خول کے ثابت نہیں ہوتا حالانکہ زوجه ہونا اس پر صادق آتا ہی علاوہ اسکی کہتا ہوں کہ اطلاق زوجه  
 کا منع بہر کلام اہل سنت سی ہے ثابت ہوتا ہی جیسا کہ ربع بن سیر کی روایت میں مذکور ہی قال اکتونا  
 الغریبة الى رسول الله صلعم في حجة الوداع فقال استمتعوا من هذه النساء فابن لا ان يجعل  
 متینا و بینہن اجلا فزوجا ملأه فکنت عندها تلك الیلة اور جواب تفصیل اسکا انشاء اللہ  
 عین متعین بیان ہوگا قولہ اسی و سطحی امام رازی نے بطریق تشریل کی فرمایا و هذا الضراء علی تقدیر  
 شوبہا لاندک الا علی ان المنعة كانت حیا الخ اقول محقق نہ ہی کہ مقصود خا سلطان العلماء نقل  
 قرأت الی اہل سنتی سی جو التفسیر کبیر یہ نہیں ہی کہ صاحب تفسیر کبیر ہی اسکا اعتقاد کرتا ہو بلکہ غیر  
 یہ ہی کہ صحابہ پیشین مانند ابن عباس و ابی بن کعب و عمران بن حصین و عبداللہ بن مسعود وغیرہ اہل صحابہ آیہ  
 منعة کو اسطور سے پڑھتی تھی اور پڑھنا اس آیت کا اس آیت سی روایات کثیرہ و الحسنی سی ثابت ہی جیسا  
 کہ خود فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھ رہا ہے و علی ان ابی بن کعب ان یقر فاستمتع به من ان  
 اجوزھن الی اجل مستی و هذا ایضاً آتہ ابن عباسی لامتہ ما انکروا علیہا فی هذا الضراء  
 فكان ذلك اجماعاً من الامتہ علی صحة هذا الضراء و تقریر ما ذکر توفی فی ان عملاً منع الصحابة ما  
 انکروا علیہ فكان ذلك اجماعاً علی صحة ما ذکر فکذا ہنہا فاذ ثبت بالاجماع صحة هذا الضراء  
 ثبت المطلوب انہی در طہرائی و پریق فی تفسیر ابن عباسی روایت کی ہی قال كانت المنعة  
 فی اول اسلام کان فیقرن هذه الآية فاستمتع به من اجوزھن الی اجل مستی لایہ



بلی قال فما استمتعتم به منهن فجاءن الی اجل مستحق قل لا افرهاها هكذا قال ابن عباس  
 والله هكذا انزلها ثلث ثلث قال اب اس غلبی یہ کہنا کہ اور یہ قرأت الی اجل سے غلط ہرگز نہیں  
 بیرونی ثابت نہیں شہوت پرستوں نے اپنی لذات نفسانی کی واسطی بنائی ہے انتہی محض جمالت ہی ہے  
 وحققت من اگر انصاف سے دیکھیں تو قول رازیکہ و ہذا اقراءہ علی تقدیر ثبوتہا مائل تسلیم ہی سہی کہ خزانہ  
 فی الا اس آیت کو ذکر کیا اور بعد اسکے یہ لکھا کہ کسی نے اس قرآن کا انکار نہیں کیا اور یہ قرأت اجما  
 ہی بعد اسکی یہ لکھا کہ اگر یہ قرأت ثابت ہو تو دلالت نہیں کرنی مگر اس بات پر کہ متعہ شروع تھا اور پہلو  
 نزاع نہیں بلکہ ہم یہ کہتی ہیں کہ بعد شریعت کی اس پر نسخ طاری ہوا اب عارین ملاحظہ فرمائیں کہ قرآن  
 فی نسخ صحیح قرأت مذکورہ پر نہیں کیا بلکہ فی المعنی تسلیم کر کے کہا کہ نسخ اور تطبیق ہی ہوا اور کیونکہ یقین حاصل  
 ہو سکتا ہی کہ بعد افاست برمان قاطع کہ امام فخر رازی نبوت اس قرأت پر لایا اور نسخ کی دوسرے  
 جواب متشبیہ نہوا نسخ ہی سہو باکہ عامی اور جاہل بچہ ایسی نسخ نہیں کرتے ذکر کرنا والا نہ شروع  
 فی رد جواب امام المشککین متوکلا علی اللہ العزیز اقول النسخ فی المتعہ بعد عن لا  
 لا یقول بہ الا المتعصبات اقول النسخ فی المتعہ عند اهل السنة مضطرب لا یعتد  
 علیہا اهل الاضواء قد ذکر الازی والنیشابوری والبخاری والترمذی بن حصین قاتل آیت  
 المتعہ فی کتاب اللہ تتا و تمتعنا معہ ولم یمنعہ عنہ حیوات ثم قال حل برآئہ ما شاء و ہذا مراد بہ  
 ندل علی ان لنا نسخ ہو و ایضا قال یوطی الازی وغیرہا فی تفسیرہم ان امیر المؤمنین  
 علی بن ابی طالب یقول لو لا ہی عین الخطا عن المتعہ ما زنی لا شقی فہذا الروایۃ ایضا تدل علی  
 ان لنا نسخ ہو و لا الشائع فالحق ان قول النسخ بعد ہذا الروایۃ کتحقیقہ مستغرب  
 جدا لا یقول بہ الا المتعصبات و تفصیل ہذا الروایۃ مع النقص والرجح یاتی فی مبحث  
 المتعہ انشاء اللہ تعالیٰ بود عثمان جو درجہ بانی + بغلط خواند لفظ قرانی + آمد از غیب حکم ربانی +  
 اگر تو قرآن بین غلط خوانی + بہ بری رونق سکنا + قال مولانا المجتہد المحرم التکریم اگر تم کہو  
 کہ یہ قرأت شاذہ ہی سکا اعتبار نہیں تو ہم کہیں گے کہ یہ قرأت شاذہ نہیں ہے بلکہ تمہنی رسکو شاذہ  
 بنایا اسلٹی کہ بہت قرآنکو جلا ڈالا اور ایک سے باقی رکھا پھر جو قرأت اسکی سوا ہوگی وہ تو شاذہ کہے  
 و ہذا کہ اگر قرآن شاذہ ہی سکا اعتبار نہیں تو ہم کہیں گے کہ یہ قرأت شاذہ نہیں ہے بلکہ تمہنی رسکو شاذہ



اور ثابت ہی اور موافق حدیث نقلین کے جدائی قرآن کی اونی محال ہے **قال الناصب الغوی**  
**صدیف** کہ ارباب کسل کو نظر اپنی کتب پر اور خیال اپنی بات کا بھی نہیں رہتا اتنا نہیں سمجھتی کہ اگر یہ  
 شاذ نہ ہو تو اہلبیت اور قرآن میں جدائی لازم آتی ہے اور یہ بنا برعم ملازمان والا کی محال ہے شاید  
 ملافتح اللہ فی تفسیر منہج الصادقین میں بحث کر مدفاستمنعتم کی شاذ ہو گیا انکار نہ کیا بلکہ یوں لمحہ سی  
 کر رہا ہی کہ گفتہ است در قراءت شاذہ نقل از عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن مسعود و ابن کعب غیرہ  
 چنین وارد است کہ فاستمنعتم نہیں الی حل ستمی اور عہد ابصر صاجب مع البیان و ملاصادق شارح کلین  
 ہر جگہ ای کہ یہ قرآن موجود ہی نہیں ہے قرآن ہی جو حضرت کے وقت میں تھا اور امام مہدی کی عہد میں ہو گا ہر  
 کہان یہ فقرہ الی حل ستمی کا تھا کہ جلالت کے سبب شاذ ہو گیا اسکو شاذ نہ کہنے کیا معنی باتفاق شیعہ و  
 العمل تو یہی قرآن موجود ہی اور جو خبر اسکی ظاہر کی مخالفت ہے شاذ اور متروک ہی صاحب تہذیب باب ہر  
 نکاحہ میں بعد ذکر حدیث جمیل ابن راج اور حماد بن عثمان اور منصور بن حازم کی جوابی عبد اللہ علیہ السلام  
 مروی ی بکاری کہہ رہا ہی ہذا ان القرآن قد ورح انشاذین مخالفین بظاہر کتاب اللہ عن رجل و  
 ورح ہذا المور فاند لا یجفی العل علیہ چنانچہ بنا برسی تحقیق کے والد ما بعد اپنی کتاب صوارم میں ہر  
 وغیرہ کی طرف سی بنای جو اسکا کہی ہے اب ثانی کہ یہ قراءت شاذ اور متروک العمل ٹہری یا نہیں اگر نہیں  
 ملافتح اللہ اور صاحب جمع البیان اور ملاصادق کو جواب دیجی اور اگر ہی تو کتاب صوارم کی سیر کیجی کہ  
 شاذ کا معلوم ہو مخالفت باکے بی شرمی ہی اور اسکا راسکا ہٹ و ہرے کہہ ہے تو جی میں سوچے  
 انصاف کیجی + رنگ کجی سے شیشہ دل صاف کیجی + اور حق تو یہ ہی کہ اسکو حضرت امیر ہی فی شاذ  
 کہ چہا کہ اگر ظاہر کرتی تو کہا ٹیکو یہ شاذ کہلاتی کشتی خضر ہی کی ڈوبائی ہی **اقول بفضل اللہ**  
**قولہ صدیف** کہ ارباب کسل کو نظر اپنی کتب پر اور خیال اپنی بات کا نہیں تھا **اقول** کوسل نام شوری کا  
 اب نہیں کہو کہ شوری دالی کون ہیں اور تم اگر بالفرض سمسن نہ ہو تو سروسٹ اونکی طرف اور شیر  
 قولہ اگر یہ قراءت شاذہ نہ ہو تو اہلبیت اور قرآن میں جدائی لازم آتی ہے **اقول** وجہ استلزام کی کچھ نہیں  
 کی تو یاد نبوی فی لیل لاتبی التفات نہیں اور تم معنی جدائی کے نہیں سمجھتی ہے! یہی بیان کیا ہی سمجھو اور  
 کرو تو خود بخود یہ کلام تمہارا رہو جائیگا قولہ شاذ ہو گیا انکار کیا **اقول** اگر لفظ شاذہ سی مراد نہ کہ  
 القراءہ ہی تو اسکا انکار ہم ہی نہیں کرتے مگر تمہاری خلیفہ فی مصاحف کے احراق سی سی متروک و



و پہر کر دیا ہاں تک تمنی اونکی انقیاد سی و سکو مخالف اوج محفوظ کی ہر کر چوڑا اور ہمنی باطاعت حکم ائمہ  
 کی باوجودیکہ تفسیر لمبیت عصمت و طہارت میں یہ قرأت موجود ہی ناظہور قائم آل محمد علیہم السلام اسکا ہر ہر ہر  
 کیا و نہ واقع میں بہ شاذ و متروک ہونیکلی قابل نہتی اور اگر لفظ شاذہ سی یہ مراد ہو کہ یہ قرأت مضاد رکہتی ہے  
 آیات قرانی سی ہرگز مسلم نہیں کیونکہ قرأت شاذہ کو مخالف قرآن مروج ہونا لازم نہیں بلکہ ممکن ہے کہ شاذ ہو اور  
 مخالفت کسی آیت قرانی سی نہ رکہتی ہو جیسا یہ قرأت ہی اور ممکن ہے کہ شاذ ہو اور مخالف قرآن ہی ہو ایسی حالت  
 میں ملاحظہ اللہ کی عبارت شافی کلام جناب مجتہد العصر کی نہیں ہی و لو تشرنا عن کل ما ذکر بہر ہی مقصود موجب ہرگز  
 ثابت نہیں ہو سکتا اسلی کی قرأت شاذہ ہر علماء و اہلسنت عمل کرتی ہیں اسلی کہ ملاحظہ اللہ بہاری فی مسلمین  
 کہ فی زمانہ بہت مروج ہی اس طرح سی لکھا ہی ان قرآن شاذہ قد تطلق علی ما نقل باخبار و احل عن  
 ما نقل جندیہ ظنیہ عندنا و الجب مل پس جبکہ قرأت شاذہ ہر علماء و اہلسنت کی نزدیک عمل جائز ہو  
 تو ہر نکو سپر طعن کے کہان گنجائش ہی اور فتح الباری شرح صحیح البخاری میں ہی اختلاف اصحاب الاصل  
 فیما نقل احاد او منہ القراءۃ الشاذۃ کصحف ابن مسعود و غیرہا ہل ہو حجاز لا فتاۃ الشاذۃ  
 و اثبت ابو حنیفہ و بنی علیہ وجوب الشایع فی صوم کفایۃ الیہن بما نقل عن مصحف ابن  
 مسعود عن قولہ ثلثۃ ایاام منہا یعات نہی پس جبکہ بخارا ابو حنیفہ کو فی یہ ہوا کہ قرأت شاذہ حجت  
 تو ہر شاذہ الی اجل سی ہر عمل نہ کرنا اپنی امام کو جو تباہنا ہی قولہ اور مجتہد ابصریح صاحب مجمع البیان  
 علامہ اوق شارح کلینی کے ہر جکا قول عدم نقصان بالمرہ جناب طبری کی قول کے کہ منقول سید علم  
 سی ہے ثابت کرنا مشکل ہے اسلی کہ قرآن مروج الآن موافق قرأت ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود کی  
 سید مرتضیٰ کی نزدیکت ہی ثابت نہیں کہ اسبق شایعۃ کتاب الشافی پس یہ کہنا کہ سید نزدیک اس  
 قرآن میں کسی طرح کا نقصان نہیں خالی نقصان عقل سے نہیں باقی رہا کلام علامہ اوق نو سابقین میں  
 معلوم ہوا کہ اس غبی فی تقلید اپنی مرشد و نکی ہذا الترتیب مراد ترتیب ان مروج الآن لیا ہی حالانکہ ما بعد  
 عبارت سی جو آسنی نہیں لکھا ہی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ مراد ہذا الترتیب سی ترتیب علوی ہی اسلی کہ سابق  
 اس عبارت سی یہ مفہوم ہوتا ہی کہ ناظہور امام ثانی شری قرآن و الجب مل ہی اب اس سی معلوم ہوا کہ  
 جبہ ظہور فرمائیکے تو دوسری ترتیب ظاہر ہوگی چنانچہ کلینی وغیرہ سی یہ حدیث متواتر ثابت ہوتی ہے کہ قرآن



کھت من میده المراءه واقوه کا بقدر الناحی یقول المقام فاذا قام المقام من کتاب الله عز وجل  
علی حلقه او بیاسنی بن اگر کسی نہ شرب لاناقر بصلوۃ کو وانتم سکاری سی جدا کر کی دلیل ترک صلوۃ کی قرار  
تھی ویسا ہی اس شخص فی ملاصافی کی عبارت شوکت عمریہ میں دیکھو اوسین سی اخیر فقرہ حسین شاید اوکس  
کی مصنف کے مطلب کا تھا اور منافقت اسکی مقصود سی کہتا تھا کمال والا صرف ہما فقرہ حسین نہ کا  
شار الیہ نہ کو نہیں ہی نقل کر کی ترتیب عثمانیکو اسکا شار الیہ قرار دیا ہی اور یہ نہ سمجھا کہ مابعد کا فقرہ انکے  
رشد رشید الدین خان نقل کر گئی ہیں اسکی چہانی سے نہ چپکے کا جب دیکھا جائیگا کتاب صاف اسکی جو ہے  
بکری جائیگی اور سب جائیگی کہ اس نہ ترتیب عثمانی ہرگز مراد نہیں ہو سکتی قولہ باتفاق شیخہ حبیب  
نویہی قرآن ہے اقوال بیشک سب اضطرار کی ہمار نزدیک واجب العمل ہے قرآن ہے بلکہ حقیقت میں واجب العمل  
قول امام ہی کہ اون حضرات معصومین فی اسے کی عمل کرنی ہر حکم فرمایا ہی نہ یہ حقیقت اور واقع میں یہ قرآن  
مطابق نزول کی ہو اور اس میں شائبہ نقصان کا نہ ہو ان اہلسنت البدیعہ کو دعو کیا کرتی ہیں کہ ہم اسی قرآن پر  
عمل کرتی ہیں تو یہ دعو کسافی ہی کسواسطی کہ علماء اہل سنت موافق قرأت ابن سعود فضیلا ثلثہ ايام  
کی تابع صیام کفارہ میں میں وجب جانتی ہیں اور یہ قرأت کہیں قرآن مروج الان میں باقی نہیں جا  
قولہ صاحب تہذیب باب من احل اللہ کلامہ بن بعد ذکر حدیث حبیل بن ارجح الخ اقوال ماشاء اللہ علاوہ فضل  
کمال کی علم حدیث میں ہی نکو بہت ہمارت میں کب اسکا انکار کرنا ہوتا وہ کتاب اللہ کی مخالف ہیں  
یہ قرأت الی اجل سسی کی تو مخالفت اور مصادات قرآن سے نہیں کہتی اسلی کہ قرأت کو موافق قرأت  
ابن عباس کے حاکم فی مستدرک میں صحیح لکھا ہی قال و ہذا حدیث صحیح علی شرط مسلم صیبا کہ سابق میں بھی مذکور  
اسکا ہو چکا اور بھی علماء مفتیرین اہلسنت مثل فخر رازی وغیرہ شاذ نہیں کہتی بلکہ نسخ کی قابل ہوئی  
باتفاق لکھت ہی ہیں کہ ابن عباس بعد ما استمتعتم الی اجل سسی پڑھتی تھے بخلاف ہماری علماء کی کہ اون  
دو نو خبر و نکو قبول نہیں کرتی اور مخالف نظر کتاب جانتی ہیں اور مخفی نہ رہی کہ اس مقام پر ہی جو اس نے  
فی کلمات بی ادب حضرت مجتہد العصر کے شان میں لکھی ہیں جواب اسکا ہیکر بازون کی نزدیک کفشر لاری  
راہ نجات سی کہیں ہیکے نہ جائی ہا اگر کی سنگ جہل بہ ہونکے نہ کھائی + کیون دلو غرق کرتی ہیں  
دریای جہل میں + اگر شوق ہو تو کشتی ایمان میں آئی + قولہ یکشتی خضری کی ڈوبائی ہی اقوال حق  
تو یہ کہ جو نقص اور عناد کہ دلیمن اس دشمن خاندان نبوت کی مکتون تھا وہ ظاہر ہو گیا اور مجھی

الکتاب فی التالیف لکتاب بعض ہوائی بہت سی اخبار ہیں



بھی قول صاحب قیامت لایمان آجی لایمان لا جمع مجتہ علی مع التسنن و ذکر کیا سبحان اللہ رسول خدا صلعم کی شان میں  
 مثل المیتہ کی کیفیت نوح من کہا بھی و من خلف عنہا عرف و ہوی ارشاد فرمایا و کی شان میں استغفر  
 بحر غدا کہی کہ کشتی حقیر کی ذبانی ہے اشعار قصیدہ علی تو ناخدا کی کشتی ال پیغمبر ہی + در در یک  
 ذرت ہی جہاز دین کا لنگر ہی + علی کے دوستی تو کشتی نوح پیغمبر ہے + اوسی ہے خوف طوفان اس مظلوم  
 سی جو باہری + جو سکر ہی ولایت کا علی کے وہ صراہی + وہ کاذب ہی وہ غادر ہی وہ خائن ہی وہ  
 اکفر ہی + علی کے بن فضائل سند ج قرآن اطہر میں + بنی کا جانشین ساقی آب کوثر ہے + قال  
 مولانا المجتہد الحرمی بالشرکیم خلاصہ طلبت ہی کہ برقران مروج بلاشبہ منزل بن اللہ اور وجہ  
 ہی قال لنا صبی الغوی التلمیذ بہ شہد یہ بات حق ہے اور انکار اسکا کفر اور اھلال مکر لانہ والا سے  
 سہوا یا عمدہ بر طور تقیہ یا اجتہاد جدید کی یہ کلام بیان سرزد ہوا در رسالہ بارقہ ضعیفہ میں کہ تصنیف حضور  
 اسکی خلاف ارشاد ہوا کہ چون این نظم قرآنی نظم عثمانیت بر شیعہ احتجاج بان نشاید ظاہر تو یہ بات حلال  
 سی خالی نہیں اقوال بفضل اللہ العلیم بیان پر جو سلطان العلماء ارشاد فرمایا ہی کہ برقران بلاشبہ  
 من اللہ اور وجہ العمل ہی مراد اس سے یہ ہی کہ سبب و ائمہ ہی علیہم السلام کی اس پر عمل ہو جا ہی نہ کہ  
 یہ قرآن فی نفسہ مطابق نزول کی ہوا اور اس میں کسی طرح کا ثابہ نقصان کا ہوا در رسالہ بارقہ ضعیفہ میں جو  
 ارشاد ہوا کہ تو مراد اس سے یہ ہی کہ ترتیب عثمانی حیثیت نہ اسباب ہی طرف عثمان کی اور حیثیت مخالفت  
 ترتیب نزولی واقعی کے شیعہ و برادر اس احتجاج کرنا سنیوں کو نہیں چو نہ چا اور یہاں پر جو کچھ فرمایا وہ علما  
 سنا فی اس کی نہیں کیوں کہ منظوم اسکا کہ مراد آیات سی ہے سبب نزول من اللہ ہی گو نظم و ترتیب خلاف  
 واقع ہوا در عمل سبب زمانہ غیبت امام العصر میں بطریق خست مثل اکل بیتہ کی حالت مضطرب میں ہمہ وجہ  
 ہی اب تدافع بین القولین و ہم یہ باقی نہ را اور جو ہر معاند فی کہا کہ ظاہر تو یہ بات حلال سی خالی نہیں تو  
 حقیقت میں یہ نظم یا خود کلمہ سہجی ہے کہ خلیفہ ثانی نے نسبت ہذیان کی طرف پیغمبر خدا کی کہ ہی آپ کا  
 قصور نہیں بلکہ قبلہ گاہ فی ہے آپ کی اس میں جہالت ہی قال مولانا المجتہد الحرمی بالشرکیم مگر یہ جو  
 جو چہتی ہو کہ کہہ کم و کاست اس میں ہوا یا نہیں سور و آیات اور احادیث شیعہ اور سنی سی قرآن کا  
 نقصان فی الجملہ ثابت ہوتا ہی لیکن نہ یہاں نقصان کہ مانع اور سنا فی عمل کل اس قرآن موجود ہر  
 یہ کہ حضرات المیت علیہم السلام کا ہی عمل سی قرآن مروج ہر نہا اور حکم عمل کرنا اس پر



ان بعض فدائی علمای امامیہ فی بارہ انکار نقصان فرانکا ہی کیا ہی مگر یقین اس امر پر نقصان کچھ اس  
 نہیں ہوا مشکل ہی لیکن زیادتی کسی آیت کی تو البتہ نہیں ہوئی ہے قال الناصب الخوی للشیعہ  
 بحال روایات معتبرہ اور احادیث صحیحہ مسند کا معلوم ہو چکا کہ شاید نقصان فرانکا انکی کتب سی ثابت نہیں  
 نہ صراحۃً نہ اشارۃً اب اسکو بزور انکی سر باندہنا گویا اس پر دین اپنا عیب چھپا رہی کیا یہی اجتہاد میں داخل  
 ہی کہ جو چیز ثابت نہ ہو خواہی نہ خواہی اسکو ناحق ثابت کیجی غیر کے مذہب میں اجتہاد جناب کا کب معتبر ہے  
 آپ اپنی نقصان پر رہی محققین امامیہ کو کہ لیون فرماتی ہیں انکو جو چاہی سو کہی شیخ ابو جعفر کتاب الاقطاف  
 میں لکھتی ہیں ومن یسلبنا اننا نقول انہ اکثر من ذلک فی کذب اور مصائب مذہب میں ہی دنا  
 نسبتہ الی الشیعۃ من قولہم یوقی عن الغیبر فی القرآن لیس فیہ جمہور الا مائتہ وانا فان ابہ  
 شرف منہ قلیلہ لا اعتدالہم فیہم فرامی کہ ان دونوں شاہدین عادلین کے شہادت سی کون جو ٹہا اور انکی  
 اعتبار اور بموجب تصریح صاحب مع البیان کی جسکا ذکر ہو چکا کون حسو یہ نابکار ٹہرا ہی شاید اسی ذکر  
 خواجہ طوسی الزام نقصان فرانسی اپنی تحریر کو مجرد کیا طرفہ یہی کہ اس قرآن کو ناقص ہے بتائی جاتی ہیں  
 ہرگز دریافت نہیں ہوتا کہ قرآن کو ناقص بتانا کس راہ سی ہے اگر یہ سبب کے فضائل ابراہیمینین اور مناقب طہ  
 طاہرین<sup>۱۲</sup> اس میں نہیں تو سورہ ہل اتی اور آیہ تطہیر کی حق میں نازل ہوا ان اخبار خلافت خلفاء راشدین اور فضائل  
 ازواج مطہرات سید المرسلین خصوصاً فضیلت جناب صدیقہ اور زانیات مذہب اہلسنت کی یہی اس میں ذکر  
 ہیں اور ذکر کردہ اور نقد کا اور ماجرای عصب کلثوم اور قصہ زردگی جناب زہراء اور حسن گلجو ہونا شیر خدا اور  
 یکسے اہلبیت کی اور رضامین حق یقین کی کہ حضرت پیغمبر فی جناب ہراء اور حضرت علی مرتضیٰ کو فرمایا  
 کہ بدرت فدای تو باد و بر اور عمت قرمان تو باد اور بندہ شین مرثیہ خیر اور دہر کی او میں نہیں یہ اسباب نقصان  
 البتہ ہو سکتی ہیں خدا جانتا ہی کہ بعضی شیعہ مذہب جو اضافت سے کچھ بہرہ رکھتی ہیں حقیقت نقصان کے سنگ  
 مارتے ملتی ہیں کہ احد ثقلین یعنی عترت نبی الحرمین اکثر توانہ حال فرما چکی اور ایک آدھ جو زندہ ہیں وہ غیبت کے  
 سبب نہ نہیں آتی ہر چند عریضہ لکھتی ہیں ہر جواب کا بہت نہیں لگتا آنسو بوجہنی کو یہ قرآن کہ احد ہما عظم من الآخر  
 اسکی شان ہے باقی رکھیا تھا اب اسکو بھی جناب بلکہ کعبہ فی ناقص ٹہرا یا شعلہ کینہ دشمنان محمدی کو  
 بہر کا یا ٹہری سند او انکی ماتہ لگی چشم خوابیدہ فتنہ کی ملکی شان خدا ہی جنکی تقریب ورنالیف کے لئی ملا زمان و الا  
 یہ خاک چھانی اون لوگوں نے بھی اکت مانی ۵ تحسین ہے نہ کی شیرین نی ہی تیشہ زنی پر ہر پھر پڑی



پڑی فرماد تری کوہ کنی پر کہ کہیں بعض ثابت نہیں ہوا کہ جبار سے امیر المؤمنین باقیہ بنو ظاہرین فی ہر حال  
 مانع تھا یا ہو یا اپنی اولاد مجاہد کو بڑایا ہو سب کو لکھنی پڑتی تھی کی اور سر کلمہ کہتی تھی کی اگر یہ قرآن ناقص تھا تو جبار  
 امیر بنی قرآن کامل کیوں نہ پہلایا یہاں بات بنانی گویا غیرت شافی ہے فی الحقیقت اعتقاد نقصان قرآن کا  
 مثل اعتقاد اہل لوگوں کی ہے کہ خدا و رسول بھی لاچار ہو کر بعضی مائل الوہیت حضرت امیر کی ہوئی اور بعضی  
 فی اوعای نبوت آنحضرت کا کیا چنانچہ اسکا بیان سجا ہی خود مذکور ہی اقول بفضل اللہ العظیم روایات کثیرہ  
 اہل سنت ثابت ہو چکا کہ اس قرآن مرفوع میں ثابۃ نقصان لکھی ہو چکے حروف جو منزل میں اللہ ہی کر آتا  
 عثمان سے محو ہو گئی اور یہ بھی اہل سنت کی کتابوں میں کاتھمنس سے رابعہ انہما نظام ہر ہوا کہ جناب امیر بنی مصحف کو  
 موافق نزول کے جمع کیا ہر اگر وہ مصحف اس مصحف عثمانی میں کچھ فرق ہوتا تو صاحب نسخ الباری یہ کہوں  
 کہسا و لو کان معنی لا شنبامہ علم کثیر معلوم ہوا کہ اس میں کچھ زیادتی تھی کہ اس میں وہ نہیں اور یہ  
 ابن کثیر کے روایت سے صاف ثابت ہو چکا کہ اگر مصحف جناب لایتاب موجود ہوتا تو اس سے علم کثیر حاصل  
 ہوتا حق تو یہ ہے کہ نقصان قرآن اہل سنت کی روایات سے بہت ثابت ہوتا ہی کہ انکا ادسکا خالی جمل  
 یا تجاہل سے نہیں اور یہ جو کہا کہ شیخ ابو جعفر کتاب الاعتقادات میں لکھتی ہیں الخ تو یہ کچھ مفید دعائے تباری  
 کی نہیں سلی کہ جب خود جناب سلطان العلماء سطر حسی رشاد فرما چکی کہ ان بعض فدائی علمانی ہمارے  
 بالمرہ انکار نقصان قرآن کا ہی کیا ہی پھر یہ کہنا تھا کہ شیخ ابو جعفر کتاب الاعتقادات میں لکھتی ہیں من  
 بنسبنا الخ محض زیبا اور سر سجا ہی اور بھی سیوطی فی نقان میں حمیدہ بنت یونس سے روایت کی  
 ہی کہ کہا اسنی فہ علی ابو ہوان ثمانین سنہ فی مصحف عائشہ رضی اللہ عنہا و ملائکہ یصلون  
 علی النبی صلوٰ علیہ وسلم و اسلموا علی الذین یصلون الصلوٰ الاول قبل ان یصلوا عثمان  
 انہی اس صاف ظاہر ہوتا ہی کہ قبل اسکی کہ عثمان نے مصاحف میں اصلاح کی ہو زیادتی مصحف  
 عائشہ میں تھی اور بعد اسکی پھر محو ہو گئی باقی رائدہ کلام کہ اس شیخ نے اسطی جانے جہاں کے کتاب  
 مصائب النواصب لکھا ہی تو وہ بھی ترک المورود ہی اس جہت سے کہ خود قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ  
 فی بد عبارت مرقومہ کی لکھا ہی کہ و لو سلم فلیس لک مل خلف الامامیہ بل قد ذکرہ السک من  
 نفس اهل السنۃ والجماعۃ فی معتبرہ وغیرہ فی غیرہ قال السدی فی قولہ عالی یا ایہا الذین



میں نہائی زانوی تشویر پر ہر حکامی چٹم انصاف سی ملاحظہ فرمائی کہ قرآن میں نقصان اہلسنت کے  
 کتابوں کی بخوبی ثابت ہو گیا اور تمہارا قول سراسر لبا غبار ہوا کہ شاید اسی ڈر سی خواجہ طوسی فی الزما  
 الخ اقول میں بھی کہتا ہوں کہ شاید اسی اندیشہ سی سدی فی لکھد یا کہ قرآن میں زیادتی تھی مگر عثمان نے  
 اس زیادتی کو دور کر دیا اور یہی شاید اسی اندیشہ سی سیوطی نے لکھد یا کہ قبل تغیر عثمان کے مصحف عافیتہ میں  
 زیادتی تھی سبحان اللہ تجرید میں نقصان قرآن کے نہونی سے بہر لازم نہیں آتا کہ اس طعن تحریف سی عثمان  
 بری ہوں بہت سی مطاعن خلفاء ثلاثہ کی ہیں کہ وہ تجرید طوسی علیہ شایب رحمہ میں نہیں ہیں اور باقی  
 کتب مبسوطہ مثل عماد الاسلام وغیرہ میں موجود ہیں تجرید میں نہونی سے عدم نقصان نہیں ثابت ہو سکتا  
 بہت سی سائل فقہیہ میں کہ وہ شرح و قایہ میں نہیں اور ہادیہ وغیرہ میں موجود ہیں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا  
 کہ مسئلہ مذکورہ فی الہدایہ وغیرہ صحیح نہ ہو یہ طرفہ باجراہی کہ سنو کی کتابوں میں نقصان قرآن ثابت ہو جائے  
 اور یہ بھی بی شرم و حجاب کتابت و پیشانی کہہ رہا ہے کہ شاید نقصان قرآن انکی کتب سی ثابت نہیں نہ صرف  
 اشارت ایسا کتب صحیح کو ہی عامل ارتکاب نہیں کر سکتا کائنات میں ایسا کہ کتب معتبرہ سی ثابت نہیں اور فتح کتب  
 اور نقصان وغیرہ کہ یہ دنیا کہ یہ کتابیں ہماری معتبر ہیں میں سبب ایک گنجائش ہی اگر یہ بعد ثبوت اعتبار  
 ان کتب کے کذب ثابت ہو تا مگر توڑی مہلت قول جاتی یہ کہ اگر کہا جائے کہ ہر تو مار و ہر گز درست  
 نہیں ہوتا کہ قرآن میں عدم نقصان ثابت کرنا کسی سے ہی اگر یہ سبب کہ مطاعن خلفاء ثلاثہ کی اگر  
 نقصان سی ثابت ہو جائیگی تو یہ بجا یا ت الہی باوجود تحریف و احرار کے ایک قرآن مجید میں جابجا فادہ  
 اور غاصبین و غادرین پر لعنت موجود ہی اور ہونا خلفاء و ثلاثہ کا غاصبین کا شمس نصف النہار ہی اگر  
 زیادہ شوق ہو تو کتاب نہج البلاغۃ کی سیر کیجی کہ اوس میں ایک خطبہ شقیقہ ایسا ہی کہ اوس سے صاف لعنت  
 ان غاصبین پر ظاہر ہوتی ہے اور اگر یہ باعث ہی کہ اس نقصان سے خلافت جناب لا یتأت کی ثابت  
 ہو جائیگی تو الحمد للہ کہ باقرائے مفسرین اہلسنت کے آیہ اتما و لیکم اللہ الخ و انما یرید اللہ لیدہب عنکم الرجس الخ اور  
 آیہ صالح المؤمنین حضرت کے شانین نازل ہوا اور یہ آیات خلافت اور امامت ائمہ معصومین علیہم السلام  
 بر اول دلیل میں اسی طرح سی باقی جاعلک للناس اماماً خلافت ائمہ معصومین پر دلیل قویم اور برہان  
 ستقیم ہی زیادہ شوق ہو تو کتاب عماد الاسلام کی سیر کیجی اور یہ جو تمہنی کہا کہ خلافت خلفاء راشدین اور



جماع متضادین محال ہی ہستی کہ جب کاذبین اور فانیین سے موافق اور آیات کی سمجھ  
مغضین مذکور ہوں گی اور ہی مطابق خطبہ تنقیہ کی کہ اہلسنت ہی اور خطبہ کاذب کا نہیں کر سکتی نہر کی اور  
خداوند سبحانہ و تعالیٰ قرآن مجید میں ان لوگوں پر نفرین کر چکا تو پھر او کی خلافت کیونکر ثابت ہو سکتی ہے قولہ  
اور ذکر بدر اور تنقیہ کا قول یہ کہنا احسن کا ناواقفیت پر محمول ہے ہمسایہ جناب ی فرمایا ہی و لکل اجل  
کتاب یحییٰ اللہ ما یشاء و یثبت عندنا الکتاب امام فخر الدین ازلی فی اسکی تحت میں دو قول لکھی ہیں  
اور حاصل اور دو نو کا یہ ہی کہ قول اول یہ کہ محو اور اثبات شامل چہرہ کو ہی پس ختمی محو کرنا ہی اور نہ  
کو اور زیادہ کرنا ہی اور سکو اور اسی طرحی سعادت اور شقاوت اور ایمان اور کفر سب میں محو اور اثبات بجا  
ہی اور قول دو سر ایہ ہی کہ یہ محو اور اثبات مخصوص ہے بعضی کتب یا کو بعضی کہتی ہیں کہ مراد اس سے نسخ  
مقدم ہی اور اثبات مکمل آخر اور بعضی کہتی ہیں کہ مراد اس سے یہ ہی کہ اولاً جناب باری گناہوں کو ثابت کرنا  
ہی اور بعد اسکی جب بندہ توبہ کرنا ہی تو اسکو ذلیل کر دیا ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ یہ محو اور اثبات در باب روز  
غیرہ کی ہے الخ تا قال فاجابہ پس عجیب کج بلکہ منادید اہلسنت کو بجا ہی کہ بغور و انصاف ملاحظہ فرمائیں کہ بدر کی  
تو یہی نسخ کی معنی میں کہ تمہاری امام فی ذیل کریمہ مذکورہ کی ذکر کیا ہی اب بلا در یافت کی بی تکلف ہوئے  
لکھنا کہ قرآن میں بد نہیں ابنی امام کو جو ٹانبا ہی باقی رہا تنقیہ سودہ ہی کا شمس رابعہ النہار آشکار ہی و  
کہ قرآن میں حق سبحانہ و تعالیٰ فرمایا ہی لا تلموا ابابہ یکم الی اللہ لکنہ اور پھر فرمایا ہی ان اکرمکم عند اللہ التقوا  
اور دوسرے جگہ یون فرمایا ہی الا ان تتقوا منم تقاة اور دوسرے میں ذیل کریمہ لامن کر و قلبہ مطمئن  
ایمان کی نگہا ہی و اخراج عبد اللہ بن مسعود ابن جریر ابن ابی حاتم و الحاکم و صحیحہ ابن  
مہر و البیہقی فی الدلائل و ابن عساکر من طریق ابی عسید ابن محمد بن عثمان عن ابیہ قال  
اخذ الشریک بن عثمان بن یاسر فلم یرکوا حتی سب النبی و ذکر الہنم بخیر شتم ترکوا فلما اے  
رسول اللہ قال ما و الہ فاشتر ما ترک حتی نلت منك و ذکر الہتم بخیر فاکف بحد  
فلک و مطمئنا بالآیما ان عاد و اعد فترک لامن کر و قلبہ مطمئن بلا ایمان قال  
ذاک عمار بن یاسر شہی معلوم نہیں کہ احسن فی ان آیات پر نظر کیا ہی یا نہیں اگر ان آیات کو نہ دیکھا  
ہو تو اب یہ کہ صاف النسی جواز تنقیہ کا ثابت ہوتا ہی اور راجح عقد حضرت کلثوم کی روایت صحیح شیعہ



شیر خدا اور عیسیٰ علیہ السلام اقوال قصہ از روگی جناب ہر اکا انکار کرنا انکار بدست ہی اور قرآن میں بقائے  
 عدیدہ اذیت جناب خاتم النبیین کا ذکر ہے اور بمعنا حدیث متفق علیہ میں لعن لعین فاطمہ بضعت منی نفس  
 اغضبها فقد اغضبتہ از روہ کرنا جناب سیدہ کا از روہ کرنا اور ان حضرت کا اور ان عقائد ملتہ فی جو کچھ کہ جناب  
 سیدہ النساء کو اذیت ہو چکی لکھنا اور سکا بطور استیسا کیے آفتاب کو گزنی یا نہا ہی مگر محقق لکھتا ہوں کہ اگر  
 جو ہری وغیرہ فی نقل کیا کہ جناب طمرہ ہر مفعیل مطہر کو لپیٹ کی نزدیکی ہو کر کی تشریف لیکن اور کمال  
 بلاغت سی خطبہ نشا کیا کہ بعض فقرات اور خطبہ کی یہہ میں ثم التفت الی قرابہا بکینہ فتمسکت بغول ہند بنت  
 النہد اشعار قد کان بعد انباء وھنبتہ لو کنت شاھدا لم نکثر الخطب ابدت رجاء  
 لداعی صدھم لما قضیت وحالت دونک الکثب تجھتنا رجال واستخف بنا  
 اذ غبت عنا فخر الیق تغتصب یعنی جناب سیدہ متوجہ ہوئیں طرف قبر منور جناب سالتاب کی اور اذیت  
 کر یاں تھیں اور مثال یا اشعار ہند سی کہ وہ دخترانہ کی تھی بعد تہاری ہمہ بہت مصائب کی کہ اگر اب  
 ہوتی اور انکو شاہد کرتی تو وہ ہوتی اور جیکہ آپ اس در فانی سے تشریف لیگئی وہ لوگ ظاہر ہوئی کہ  
 ولین جکی کہنے تھا اور ہسی وہ عناد کرتی تھے اور عایل ہو اور بیان ہماری اور تہا ہی ایک نوہ گران اور  
 بعد تہاری اون لوگوں نے ہمہ شدت کی اور ہمارے سبکے اور استخفاف جاہ اور آجکی روز کہ آپ ہمہ پوشیدہ  
 ہیں حق ہمارا ظلم و ستم غصبت کر لیا رفتی و داغ بر دل پر غم گدشتی ہمارا بر ذریعہ مانم گدشتی ہمارا  
 جو کتاب زین ترہ خاکدان روز سیدہ بروم عالم گدشتی رفتی ز بحر غصہ ویرینہ بر کنار ہمارا غریب اشک  
 دم گدشتی اور ابن اثیر فی نہایہ میں اس خطبہ کی تصدیق کی ہے قال فی لعة النہبتان فاطمہ قالت بعد  
 موت النبی شعر قد کان بعد انباء وھنبتہ لو کنت شاھدا لم نکثر الخطب النہبتہ واحدۃ  
 السائب وھی الامو المشداید المخلتفۃ انتہی و جناب الہی فرما ہی الذین یؤذون اللہ ورسولہ  
 لعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ اب نم سمجھو اذیت رسول کا ذکر قرآن مجید میں ہی یا نہیں اور بمعنا حدیث  
 مذکور اید اسی ایذا جناب سیدہ ہی یا نہیں اگر کچھ یہہ فہم کہتی ہو تو ان مقدمات کی تیجہ کو سمجھو اور بہت لاف  
 و کراف سی باز آو اور جو کچھ کہ ظلم و ستم الہییت اطہر گزری ہیں اور ان معصوموں نے صبر کو اختیار کیا ہی  
 قرآن میں اونکا ذکر ہے مگر تہاری آنکھوں پر تو تعصیب پر وہ ایسا بڑا ہوا ہی کہ بالکل اندھی ہو چا نہا بن عباس  
 مروی ہی کہ آنہ قرانی و تو صوابا بالصبر جناب امیر علیہ السلام کی شانہ زنازل ہوا ملا خود جناب سرور کائنات

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



مُحَاضَرَاتُ مِثْمِ فَلَانِي

كنت الرقيب عليهم وانت على كل شئ شهيد ان تعد بهم فانهم عبادك قال فيقال لي فانهم

لم یزالوا یقتلین علی اعقابهم منذ فارقتم ائمتہا ویربھی سی مضمون کے روایت خطب خوارزمی اپنی مناقب میں

المكهاجى رسول الله صلى الله عليه وسلم سى زوايا افاق الضغائن التى لك فى صدور من لا يظفر الا بعد موت

اِنَّكَ يٰلِغْهُمْ قَدْ يٰلِغْهُمْ اللّٰعَنُوْا وَيَكُوْهُ اِسْ كَلَامُ مُجْرِمٍ صَادِقٍ سَيَكْبِيْهَا اَمِيْنَةُ خَبْرَاتِيْهٖ كَاَصَافٍ هُوَا كَعَقِبَ طَلَبَتْ

جناب التائب ایسی وسیع و ستم الحمیت الطہارہ پر ہونی لگے کہ ہر صغار و کبار بلکہ اشجار و احجار بھی ان کو سنے

خونکو شکونی و ہونی لکی خصوصاً جو چہرہ ظلم و ستم تمہاری مرشد و نکی دست چس سی جناب سید الشہداء

اب فوات کر بلا برہو سخی تمام آسمان وزمین اور طائفہ متفرقین اور حبلہ بجا و برابر اور جبال و بحار و سراسر زمین

تم اس بات کا انکار کرے ہو کہ چلنے کی طبیعت اور مزاج میں ہمیں کو پہلی میں لہما ہوں کہ لوی دیدار اس بات

اگر ہمیں کر سکا کہ جا بیدار شدہ یہی بیعت میں داخل ہیں چنانچہ بدیت بجو امان اہل

فاد ذهب هبوا و هبنا ما نلا هلا اهر ص داد ذهب بيبه اذهب ان هدى ان

وکیل موی ہے اسو چیل جاب سالما کے جو کہ مصوبین کی سابقہ اسل بے وادہ اور

نیکر بنی و منیر کہ آری سالما نازا سو او خوات سالما فی خبات علی مرتضیٰ اور خباب فاطمہ اور

مشکوٰۃ و غیر میں ہی کہ جب یہ سب اہل دارلعلوم و طباطبائے کتب کی برکت سے

عليهما السلام لولم ياتوا اورا سدا تيا دھولا دھيئي جھوٹي خبر

۱۱- آ. صاحبها و صاحب کثافتها و صاحب رواج الذهب فی الکهاپی که ولید بن یزید

الملك مراد الزكيه كسار جوان خليفه تاجي بر شريفه واستفتحوا وخال كل جنان عنيلا كوديكها تو فر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فَاِذَا ذَاكَ جَاءَ عَنِيْدُ + اِذَا مَا جَعَلْتَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ حَشْرِ + فَقُلْ يَا رَبِّ زَوِّدْنِي

بر وایات کثیره و طهنت تمهاری هر شد و بی عیاد و بالله کلام الله ناطق پر پرور ما شود اتیر باران کیا من



سنا ہوا ہے کہ یہ سچ ہے پھر ہی شدت نکلا رہا کہ بد مخزن سر پروردگار بد چھپکان کین بر نشاہ یافت ہوا ہوا  
 خیر بہتر نہ گشت بد است کسی کو در بردہ یہ منظور ہی کو جالو کو اس بات پر آمادہ کرتی کہ یکسی جناب  
 شہید ہوا کہ جب ذکر و انین نہیں ہی تو گر پیدا ہوئی صائب پرورشک باران ہونا اون مظلوم کی شکل  
 یاد کر کی محض لا سودا مگر نقد اس کے سہی است کسی کی کچھ کام نہ آئی ہستی الہیت کی جیسے کتاب الہی اور سنت  
 جناب ملت نہا ہی سے یوں ثابت کر دیا کہ جیسے نصف النہار میں آفتاب خستہ گوروشنی ہوتی ہی اور  
 مضامین حق البقیں جو کچھ وہ ہیں ہوگی جو کہ مطابق احادیث نبوی کہ بن اسلمی وہ سب حسب العمل اور  
 وجہ الاعتقاد ہیں اور حال بندہ نہیں بر تیرہ فیروز و بر کتاب اثارہ الاخران علی الفضل لعلہ طشان کہ تا لیل جناب  
 غفران مآب کی ہی اسکی تقدیر کو دیکھ کی اگر کچھ کہتی تو اسکا جواب دیا جاتا شرکی کلام ہی علماء بر اعتراض کرنا  
 بری ہے عقلی ہے مگر نہا اسونہم توڑ نیکی و اسطی کہنا جا ہی سمجھو جس مضمون کا بیان تشریح ہی اسکا کہ  
 نظم میں بھی جائز ہی اور بالعکس جس مرثیہ میں مضامین باطلہ خلاف واقع مذکور ہوں اسکی بڑھتی اور سننے  
 اور اسکو سننے روکیو ہاری علماء و بایز نہیں جانتی ہیں اور جو کچھ صائب جناب سید الشہداء کی نظم یا اثر  
 مطابق واقع بیان کی جائیں اسکا بیان کر نیو الا اور سننی والا اور رونی والا مشابہ اور ماجور ہو گا اس  
 کلیہ پر اگر کچھ اعتراض ہو تو بیان کر دنی زمانہ مرثیہ گو یوں ہے اگر کچھ نہ یاد تی کی ہے تو وہ مقبول علماء و نیز  
 مگر جعفر و نہوں فی صحیح اور درست مستطوع کیا ہی اسکی مشابہ ہو نیکی و اسطی کافی ہے تہا را جملہ مرثیہ  
 اس بات پر ہی کہ ہم نے تضاد و التماثل و دلالت فصیح اور قبیح پر تہا ری و کا بر اور مرشد و نی کرتی ہیں  
 اس جہت ہی جو کچھ کہو کہو والا مرثیہ کہنا اور رونا صائب سید الشہداء علیہ السلام پر تاتی ہے قرآن اور احادیث  
 کی حاصل اس سببی فی اس مقام پر سو سیاہی و طلاس کے کچھ کلام معقول و خبریہ کیا قول ہے اسباب نقصان  
 کی البتہ ہو سکتی ہیں اقول نہیں ہی کو ہی اسباب نقصان کی نہیں ہو سکتی جیسا ہم نے بیان کیا ہے  
 نقصان کا وہی حراق مصاحف کے صاحب جلیبی ظہور میں آیا قول کہ میں بصیحت ثابت نہیں ہوتا کہ  
 جناب میرزا بقیۃ اللہ طاہرین فی اس قرآن کو ناقص بنا ہوا قول اگر صاحب نسخ الباری اور صاحب النفا  
 کا قول تہا ری نزدیک صحیح ہو تو وہ کیا کہو اور اگر صحیح ہی تو اپنی اس عقیدہ سی باز آؤ قول جناب میرزا  
 قرآن کامل کیون نہ ہلا بالحق اقول ہم کہتی ہیں کہ ترمذی میں جو مذکور ہی کہ عہد امتدین سعود کہا کرتے  
 تھے کہ قرآنکے پیشوہ کہو اور اسکو قید کر دانتی اسکی کیا معنی ہیں ظاہر جو ایک مذہب و انبیا و قصبی تو یہ ہے



کہ انہوں نے اپنی جگہ پر اس کو کامل بنا دیا اور ان کے ہاں یہ نہیں ہے جو سکتا ہے اور یہ جو حکام  
 بعضی خاتل الوہیت کی ہوئی سو الحمد للہ کہ یہ بھی باعتراف شافعی کے فضائل اور مناقب و محضت سے ہی  
 شعر عین بن بود فضل مرچان کہ کہ گفتہ بعضی خدای جان کہ عبد القادر برادرانی نے لکھا ہے کہ شافعی کا شعر ہے  
 شعر کفی فی فضل مولانا علی کہ وقوع الشک فیما فی اللہ کہ بعض علماء اہل سنت نے اس کی ترجمہ میں یہ شعر لکھا  
 شعر عین بن بود حق نمای او کہ کہ وہ نہ شک خدای او کہ اور اس کلام ہی یہ نہ سمجھو کہ ہم الوہیت کی خاتل  
 بن اگر ایسا ہو تو پہلی شافعی کو سمجھو قال مولانا المجدد الحری بالکفریم اور جو تمنی پوچھا کہ جمع کیا ہو حضرت  
 امیر کا ہی قرآن ہے تو یہ سوال تم سے بعید تھا اس واسطی کہ اگر یہ وہی قرآن ہو تو محنت اور مشقت حضرت  
 عثمان کے جمع کروا کر ان میں زمین ثابت و فیروسی اور احراق باقی مصاحف میں بالکل برباد ہو جاتا کہ تم  
 کہو کہ گواہ کر سکتے ہو اور وہ جو قرآن حضرت امیر علیہ السلام نے موافق تنزیل کے جمع کیا تھا وہ انہیں حضرت کی  
 پاس اور ان کی اولاد طیبین اور ظاہرین کے پاس موجود اور مخزون رہا اور اب حضرت صاحب الامر کی پاس موجود  
 جس وقت میں کہ او کا ظہور ہو گا تو وہ بھی ظاہر ہو گا قال الناصب الغوثی الیمین سوال تو ظاہر  
 بعید نہیں معلوم ہوتا کیونکہ جب باعتراف ثقات ساری رائے ہوتی اور ان کی اولاد امجاد اسی قرآن کو پڑھتے  
 لکھتی آئی مگر شہادت طبری اور شیخ طوسی حضرات חשובہ اور کذاب جیسا نقصان کی خاتل ہوئی تو سوال  
 کو شبہ پیدا ہوا کہ یہ وہی قرآن ہی جو حضرت امیر نے جمع کیا تھا یا اور ہی اگر وہی ہے تو نہ ہوا اور نہ وہی  
 اور اگر وہ نہیں تو اپنی قرآن کو کیوں چھپا رکھا اور اس کو پڑھا یا اس جہان اللہ بڑھتی پڑھتی کو یہ قرآن اور  
 کہنی چھپا کر دیکھو وہ قرآن حق یہ ہی کہ جس قرآن کو حضرت عثمان نے جمع کیا اس کو جناب امیر علیہ السلام نے قبول کیا  
 اور فرمایا کہ اگر عثمان جمع نہ کرتا تو میں جمع نہ کرتا جیسا او پر کہ قرآن کی مقدی میں سب پر حسان ہے جناب عثمان  
 کا جو احسن نمونہ مافی حسان فرماؤ شیخ اور بارایان سے سبکہ دش اور یہ بھی پہلے مذکور ہوا کہ جمع کرنا جناب  
 امیر علیہ السلام کا قرآن کو ثابت نہیں یہی کہ یہاں پر شیعہ کے یہاں پس ان کی اولاد کی پاس خصوصاً صاحب الامر  
 کی پاس کیونکہ موجود ہی اور ہر نو ظاہر صادق کہ بی شک اس مقدی میں صادق ہے کاذب نہیں کلیسی کے شرح میں  
 تصریح لکھی گئی ہے و خطی القرآن بهذا الترتیب عند طہی الامام الثانی عشر یعنی یہ قرآن  
 حضرت امام آخر الزمان کی وقت میں ظہور پکڑ لیا اور مروج اور مشہور بھی رہے گا پس اس قول میں لا صادر  
 حضرت امام آخر الزمان کی وقت میں ظہور پکڑ لیا اور مروج اور مشہور بھی رہے گا پس اس قول میں لا صادر



سچ ہی کہ ائمہ میں علیہ السلام نے اس قرآن کو پڑھنے پر مانی آئی مگر یہ ہے قرآنی آئی کہ اس وقت  
 لوگ اسی قرآن کو پڑھ رہے تھے حکم حضرت اور جو وقت ظہور فرمائیں گے جناب صاحب الام علیہ السلام تو اس وقت پڑھا  
 سوائے اس کی کہ نازل ہوا یہ حکم غریب ہی اور قول صاحب مع البیان وغیرہ کا اس کا جواب مکر ہو چکا  
 چاہے کی احتیاج نہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ شیخ اور صاحب نسخ الباری لکھ گئی ہیں کہ جناب میر علیہ السلام  
 قرآن کو موافق ترتیل کی جمع کیا اور یہی بروایت ابن سیرین وغیرہ کی ثابت ہوا کہ قرآن جمع کردہ حضرت ابوبکر  
 اور انہیں حضرات معصومین کی پاس مخزون رہا اور یہی اب سائل کو کس لیے شبہ پڑا اگر یہ قرآن اور وہ ایک ہی  
 یا عثمان کے قرآن کو جناب میر علیہ السلام پسند کرتی تو اپنی قرآن کو کس لیے اپنی اور اپنی اولاد کا ہرین کے  
 پاس موجود و مخزون کہتی اور محنت صاحب کی یہی احوال مصاحف میں برآورد ہو جاتے سبحان اللہ قرآن پر  
 اور پڑھنا کیا ہی یا ان میں بلا نیکی حقیقت تو یہ ہے کہ معرکہ احوال قرآن میں عثمان صاحبیا مقدمہ لیا  
 ہیں کہ اسی جلائیکے باعث سی شعلہ غدا سنو گئی لیکن پڑھنا ہی قولہ جمع کرنا جناب میر علیہ السلام کا قرآن کو  
 ثابت نہیں سننے کی یہاں رشید کے یہاں اقول یہ چشم پوشی ہے لحاظ کتب معتدہ اہل سنت سی  
 اور یہاں ہے امامیہ پر روایات نو سبب میں اس قدر ہیں کہ احصا اور کاوشوار ہی سابق میں چند روایتیں مذکور  
 ہوئیں وہیں کہو سطلی وری کافی ہیں تمیز اگر اسفار ہے لاؤنی جائیں تو کچھ فائدہ نہیں مگر روایات شیعہ سی  
 نکو کیا مطلب ہے جبکہ اپنی کتابوں سی اس غیبی کو قصیت نہیں تو وہ سرور نکلی کتابوں سی کب واقف ہوگا اب  
 نہاری سبھانی کے لیے پڑھنا ہوں کہ اتقان میں دیکھو کیسا صاف لکھا ہوا ہی ان فی مصحف علی مکان انا  
 السواقرائتم المذشرتم النون ثم المثلثم تبثم التکوین کذا الی آخر الکی والمدن مکان اول  
 مصحف ابن مسعود البقرثم النشائم ال عمران علی الخلد شدیدی کذا مصحف ابی عیسیٰ انشی  
 سی تو مصنف معلوم ہوتا کہ مصحف ابن مسعود اور مصحف جناب لایات مختلف تھے یہ بھی ثابت ہے  
 ہی کہ یہ ترتیب موجودہ الا ان موافق ترتیل کی نہیں پس اس غیبی یہ کہنا کہ جمع کرنا جناب میر کا قرآن کو  
 نہیں چل یا نہج اہل سے ہی اب موجود ہونا اور مصحف کا اونکی اولاد کا ہون کی پاس ختم ہوا کہ اہل سنت ہی  
 انکار نہیں کر سکتی مگر تمنا بھی اگر کہی کہ اتقان سننے کے کتاب نہیں تو عاقل کے نزدیک مقبرہ ہی قولہ  
 اور تو ملا صادق کہ بیشک میں مقدمہ میں صادق ہی الخ اقول ملا صادق کی صداقت اور تمنا  
 ملا صادق کے یہ کہ شیعہ نہیں نہ عارفو نہ ملاحظہ فرمائیں کہ غیر اطلاق عامہ واقعہ اور ملا جمع کتاب



جہالت پر مضحکہ کر رہی تھی اسکی غیر مردانہ کوہلی قال مولانا مجتہد الحرمی بالکرم اب حضرات سید  
 بیان بنی اعتقاد کا اور جواب ہماری سوالوں کا ضرور اور مختصم ہے واقعہ یہ کہ من یشاء الی صراط المستقیم  
**قال الناصبی العفی اللہ عنہم** عام السنہ کی اعتقاد میں یہی قرآن حق ہے کسی طرح حکامین شہ نہ ہیں بلکہ  
 الکتاب رب فیہ حبقہ خاتم النبیین سید المرسلین بر نازل ہوا ابی کم و کاست موجود ہی کیا مجال کہ کوئی ایک حرف  
 بر ناسکی فل لئن اجتمعت الجن علی ان یاتوا بمثل هذا القرآن لایاتوا بمثلہ ولو کان بعضهم  
 ظہیرا یا کفر گہنا سکی انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون اور تغیر یا تبدیل کو مسلمانین راہ پر  
 و نمت کلمہ ترتیب صدا وعدہ لا مبتدئ کلماتہ و هو السميع العليم اور یہ کلام الہی قدیم ہی اور معجز الیک معجز و نور  
 یہی کہ منافق کو باو نہیں ہوتا ان المنافقین الذکر الامفل من النار لن یجد لهم نصیرا اور باقی تفصیل  
 کی حقیقت کتب عقائد السنہ میں مذکور ہی جسکو منظور ہو مطالعہ کری اور یہ جو فرمایا کہ جواب ہمارے سوالوں کا  
 ضروری سبحان اللہ کیا شکل سول کیا ہی کترین السنہ فی ساری سوال کے جواب ہی اور استفتی کے سول  
 ساتھ اپنی سوالوں کی ملازمان والا کی طرف متوجہ کسی غیر لیمجی تقریب آپ کے نام نام ہی حقیقت شہوں کے  
 اپنی سے بتلی ہو کر رہے اب ہماری سوالوں کے جواب بھی آئندہ کی تدبیر کیمجی ع رداخر میں مبارک  
 بندہ است و اللہ بہد من یشاء الی صراط القویہم و الا ان اشع فی رد جواب السوال الثانی بفضلہ  
**العظیم انہی اقول بفضل اللہ العظیم** عام اہل شیع کی نزدیک یہ قرآن حق ہے اور کسی طرح علی او سیر  
 زیادتی نہیں ذلک الکتاب رب فیہ کہ حبقہ خاتم النبیین بر نازل ہوا ابی کم و کاست موجود  
 محل نظر اور بحسب ہی اسکی کہ شکوہ شریف میں ہی من عایشہ نہ قالت کان فیہا انزل من القرآن عشرۃ  
 رخصۃ مطلقہ یا عجب من ثم نسخ بنحو خمس کلمات و رسول اللہ و ہی فیہا یقر من القرآن یعنی عایشہ سے  
 مروی ہی کہ نازل ہوا قرآن میں عشرۃ صفحات معلومہ یا عجب من بعد اسکی منسوخ ہوا خمس معلومات کی ساتھ ہر  
 روایات پایا رسول خدا منی اور وہ پڑا جاتا تھا قرآن میں سی اور ظاہر ہی کہ یہ آیہ کہیں قرآن مروج میں  
 نہیں اور اس کے بعد ہی مفہوم ہوتا ہی کہ زمانہ جناب سالکات میں خمس معلومات منسوخ نہیں ہوا تھا  
 اور روضۃ الجلب من عبد اللہ بن سعید سی مروی ہی کہ وہ کہتی ہیں کہ ہم قرآن کرتے تھے عید جب  
 سرور کائنات میں یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین اور نقلی



و میری اپنی سیرت میں کیا ہی تصحیف نہ ہو یوں پر جا بجا ہاں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و فوجہ  
والا ابیہم والی محمد علی العالمین اور ابن ابی الحدید فی شرح نہج البلاغہ میں خزانہ عشرین خلیفہ  
سی نقل کیا ہی کہ وہ کہتی تھی کہ ان یقول الناس ان ابن الخطاب حدثنا فی کتابہ لکنہا و لقد  
کانہا و الشیخ و الشیخہ اذانینا فان جموعہا الیہ انتہی و راتقان سیوطی بن عبد اللہ بن عمر سیوطی  
کہے قال لا نقول ان احکم قد اخذت لقرآن کلہ و ما یدعیہ ما کلہ فذہبہ منہ قرآن کثیر لکن  
لیقل قد اخذت منہ ما ظہر منہ ابی معلوم ہوا کہ آری انا نحن نزلنا الذکر انا لہ الحافظون کی وہ کہتی  
کہ اس غیبی فی سمجہای نہیں ہیں اگر وہ معنی ہوں تو صاحب فضلہ الاجاب اور ابن ابی الحدید اور ثعلبی اور سیوطی  
کی اقوال جو مذکور ہو چکی کیونکہ صادق و بیگنی اور یہی معلوم نہیں کہ بخاری نے جو اپنی صحیح میں زیادہ ثابت  
سی روایت کی ہے کہ جب ابو بکر بنی مجہد بن عبد اللہ بن ابی ہریرہ کی طلب کیا اور کہا انی لخشیاں سجد القتل بالقراء  
فی الحائط فذہب کثیر من القرآن سجد ہی یا نہیں اگر سجد تو معلوم ہونا ہی کہ آری انا لہ الحافظون  
خلیفہ جی کو یاد نہ تھا کہ کلف قرآن ہی مرنے سے اور نکو یاد ہی اللہ اللہ علم و فہم تھا ہاں خلیفہ اول کی فہم سی  
دو بالا ہی اور اگر سجد نہیں تو اپنی صحیح کو نم کہو کہ یہ غیر صحیح ہی اسکی صحیح نہیں قولہ اور یہ کلام الہی قدیم  
ہی قول آفرین ہے عقل است پر کہ کلام ربانی کو قدیم کہتی ہیں خلیلہ کہتی ہیں کہ کلام ربانی حروف  
ہووات ہیں کہ ذات جناب باری بن قایم ہیں اور وہ کلام قدیم ہی اور اشاعرہ اہل سنت کہتی ہیں کہ کلام  
الہی قدیم ہی اور حروف اور اصوات سی نہیں اور نہ وہ علم و قدرت سی ہے بلکہ وہ ایک صفت ازلیہ  
ہی کہ ذات باری تعالیٰ بن قایم ہی اور غایت تو چہرہ اس کلام نامعقول کی اسطر حسی کرتے ہیں کہ جب وقت  
کوئی شخص ارادہ کرتا ہی حکم کا تو اپنی نقش میں سنا بنکو ترتیب بتا ہی اور قصد کرتا ہی اسکی حکم کا پس  
کلام نفسی ہے اور امامیہ کی اعتقاد میں دو نو کی قول باطل ہیں خلیلہ کا قول اس جہت سی باطل ہے کہ  
کلام لفظی کو کوئی مائل قدیم نہیں کہہ سکتا اسلی کہ کلام لفظی مرکب ہی اور تالیف اسکی حروف سماعیہ  
ترتیب اور الفاظ سی ہی اور ہر مرکب کی لئی حدوث ضروری ہے اور طرفہ بہر ہی کہ ابیان احمد بن حنبل  
جلد اور غلاف اور خردان کو بھی قدیم کہتی ہیں چنانچہ صاحب سواف لکھتا ہی قالت الخبائذہ کلام قدیم  
و حق یقولون بذانہ و انہ قدیم و ان قوما بالغبانیہ حتی قال بعضهم جلد البیاد و الغلاف  
انتہی اب ہکلوں کلام و اگر ابطال کے احتجاج نہیں خود تمہاری ہی ہینوا یعنی صاحب نفس اسکی قائل



جو نہیں کرتا اسلیٰ کہ تصور کرنا معاینہ اور اوکو نزدیک بنانا اور ان الفاظ کا ادراک کرنا  
 یہ تو بین علم ہے جیسا کہ شارح جدید تجربہ کا لکھتا ہے حیث قد لقی ان یقول ان المعنی النفس الذی  
 یدعی انہ قائم بنفسہ لکن لم یغایر العلم فی صورۃ الخبایہ لایعلمہ ہو لکن مدلول الخیر عنہ  
 حصو فی الذہن مطلقاً یقیناً کان و مشکو کا فائدہ یکن مغایر للعلم اب زعم فاضل ذرہاں شافعی علما  
 ہست کا کہ وہ مدلولات اور معانی علم کی ہیں اسلیٰ کہ جملہ کلام سی خبر ہے ہی اور آدمی کہی خبر اس نئی کے یہ  
 رہا ہی کہ اوکو نہیں جانتا بلکہ اسکی طلاف کو جانتا ہی یا یہ کہ او سین شک کرتا ہی شارح جدید کی قول کے  
 منع ہو گیا کہ مراد تصور سی عام ہی یقینی اور غیر یقینی دونو کو شامل ہے اور انتہای شبہ ہست کا سبب  
 بن یہ ہے ہی کہ مستحکم حقیقت میں وہ ہو سکتا ہی کہ صفت حکم جبکہ ساتھ قائم ہونہ یہ کہ خالق کلام کو مستحکم کہیں  
 یا شیعہ کہتی ہیں اور یہ مرغوم اوکا محض ہی ہے اسلیٰ کہ اس بنا پر لازم آتا ہی کہ کوئی انسان حکم نہ  
 ہو کہ کلام یعنی حروف اصوات حقیقت میں قائم اس ہو جائی کہ اس ہو اوکو مستحکم کہیں اور  
 یہ معنی لغوی قاری اور دلائل اور براین عقلیہ کا ابطال میں نیام حروف و اصوات کی ذات باری تعالیٰ  
 میں قائم میں نہیں ہو سکتا کہیں دلائل عقلیہ سی ثابت نہیں ہوا کہ ذات باری تعالیٰ میں کلام قائم ہی اور وہ  
 تو ہم ہی بلکہ نغریزی فی ہی مستحکم کی معنی خالق اور فاعل کے لکھی ہیں اگر صاحب بصیرت ہو تو اپنی امام کے  
 تفسیر یہ کہ صاف لکھتا ہی المراد من کونہ لکن ان مستحکم ابھذ الحروف مجرد کونہ فاعل لہذا العرض  
 الخیر انتہی و یہہ نو نو اترات سمیعہ ہی ہے کہ جب حکیم علی الاطلاق نے جانا کہ حضرت موسیٰ حکیم سی کلام ہو  
 تو اس قدر کی قدرت فی حدود الفاظ کو و رخت زیتون میں ایجاد کیا اور حضرت فی ایک درخت سرین  
 خطبات الہی کو نہایت شفقت اور تفقد سی پایا کہ فامی سے انی نارتلب فاعل نعلیک انک بالو دا  
 طوی انا اختنک فاستمع لما یوحی علاوہ ان سبب کہنا ہون کہ اگر یہ معنی لغوی حکم کی دلائل عقلیہ  
 عام میں معتبر ہو تو چاہی کہ بنا برہ سبب حکم کی قضیہ اللہ موجود صحیح ہو اسلیٰ کہ اس میں بر معنی موجود کی یہہ  
 بن کہ جس میں وجود قائم ہو اور جس کو سبب یرت ان دونو میں سہوم ہوتی ہے حالانکہ بنا برہ سبب حکم  
 وہو عین حقیقتہ خیاباری کی ہے جو وہاں قائم نہیں بنا آخر تا سیر فی بطلان الخیر فی تفسیر الخیر لا  
 و برہذا المعنی ان بر فنی لایطال کلام انما یوحی فی سبب منع اسوا یرک انہ لایستوی الخیر لا و برہذا المعنی



الله

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]



ہی اور بہت لوگوں کو ادنیٰ حرمت کی خبر نہیں پہنچتی سو اب میں خبر دیتی ہوں کہ وہ دونوں حرام ہیں اور رسول  
 حرمت منع ہنسارو ہی قبول کنندہ اور آیت حکم یا نسیم الاعلیٰ ازواجہم الا یہ اور اعداوت نیز اور ارشاد جناب مکرّم و اللہ  
 اللہ انی لا اخل بہم شیئا حرمت علیہم ولا احرز علیہم شیئا احل لہم اور حدیث متفقہ اور تہذیب  
 کی کہ حرم رسول اللہ صلعم لعل الحائض علیہ ونکاح المفسدہ اور متفقہ الحج کہ حسین سہمی بن الصناد  
 ہر وہ بھی طواف قدوم کی اور پہلی طواف زیارت کی کرتے ہیں یا وہ کہ اگر حج نہیں کر سکتا تو اسے سفر میں حج  
 اور کرتے ہیں یہ دونوں ایک شروع ہیں کسینی انکو حرام نہیں کیا لیکن وہ منع الحج کہ طواف کے بعد اگر کسی  
 بستر نہ ہو تو افعال عمر کی سجا لاکر حج کو فتح کر بن البتہ یہ حرام ہی اور دلیل اسکی حرمت کے کرمیہ و انفق الحج والعمرة  
 للہ اور اسے نبوی لکھا اخرجہ النودی ہی کیونکہ یہ مخصوص حجۃ الوداع میں تھا اور اسکی ثانی رسم جاہلیت کی کہ کنار  
 تا بکار منع کو شہر حج میں انحراف جو جانتی تھے جیسا بخاری میں مذکور ہے پہلے جہلت دونوں منع کی مفہوم  
 مخالف ارشاد فاروق اعظم سی کہان ثابت ہی اور وحی الہی نے اسکی تائید کی پہر یا وجود اسکی اگر فراموشی کہ  
 احرم بمعنی خبر کی مجاز ہی حقیقت کی ہوتے ہم مجاز کو نہیں مانتی پس اس تقدیر پر اگر یہ معنی لیں گے گا تو ارشاد اللہ  
 میں کہ عن المحللین خللہ والحرم حرام ہی کیا کیجیے گا اگر معنی حقیقہ پر کہہ گا تو ممنوع ہی والا اس صورت میں  
 جو جناب فاروق پر وارد ہوتا تھا وہ بعینہ حضرات ائمہ پر وارد ہی اور اگر معنی مجازی پر کہی تو مسلم لیکن  
 مانحن فیہ میں اس راوی کی کون مانع ہی اور معہذا اپنی والدہ بزرگوار کو کیا جواب بھی گا کہ وہ اسی قول ائمہ  
 کی تفسیر ہی کتاب حسام میں باین عبارت افادہ فرماتی ہیں یعنی در عہدہ جناب ائمہ است کہ بآن اخبار فرمایند  
 بڑی افسوس کا مقام ہی کہ لازمان والا اپنی گھر کی بھی خبر نہیں رکھتی اور کیا ذکر ہے کہ یہی بخبر حضرت  
 والا ہوگی + تار بودی بدست و بالا ہوگی اقوال الفضل اللہ العلیم ان کلمات سی معلوم ہوتا ہی  
 کہ عبارت عربی کی سمجھنی میں آپ کو بخوبی دخل ہے آتا ہی نہیں خیال میں لاتی کہ اگر خلیفہ ثانی کے مراد ہے  
 ہوتی تو اپنی طرف اسناد تخریم کی ہرگز نہ کرتی بلکہ اس طرحی کہتی کہ جہم ہما لیسو اللہ وانا اخبرکم بذالک  
 وانا عاقب علیہما یعنی ان دو منع کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی اور میں خبر کرتی دیتا ہوں کہ یہ دونوں حرام ہیں  
 جو شخص اسکا ترک ہو گا میں اسے عتاب و گناہ کیہ دلیں مسلمانوں کے انہر کری اور لوگ اسکی کہنی کو قبول  
 کریں اور جب انہیں کہا تو ثابت ہوا کہ تاویل آپ کی صدق ہی توجہ القول بالایضی بقا و اور سوایہ  
 کہ انہیں نہ مانا تو یہ اس تخریم ہی اگر اخبار بالحدیث سمجھنے تو اسکی تصدیق



انکار کیوں کرتی چنانچہ بہت لوگوں نے اس مسئلہ کو نہ مانا جیسا کہ ماضی شافعی نے اپنی تاریخ میں جہاں بھی بن کر  
فاضل غیبی کا ذکر ہے نقل کے ہی کہ جب بیت سنعان الخ مامون عباسی کو پہونچی تو اس نے انکار کیا و قال مشی  
الیہ من انت یا جعل حق منی ما فعلہ رسول اللہ صلعم و ابو بکر الخ آخر القصة و ترجمہ لفظ جعل انہی و لیکن  
سمجھ لیجی اور موافق عقیدہ اہل سنن کی خلفای عباسیہ نبی بیتہ برحق اور وجہ الالباع تھی جیسا کہ تاریخ الخلفاء  
میں یوطی نے سچ بیان نہ ذکر کر فی عیدین کے لکھا ہی تھا ان مباہلہ صدرت و الامام العباسی فاشم  
موجود فلا تصح اذا نفع الیبعہ لانا مہن فی وقت الصحیح المتقدم حاصل مضمون یہ کہ لوگوں  
فی بیعت عیدین سی کر لی و مالیکہ مامون عباسی قلم و موجود تھا ایسا سلی بیعت عیدین کے صحیح ہی اسلی کہ اور  
امام کی بیعت ایک وقت میں درست نہیں ہوتی اور صحیح وہی ہے کہ جو پہلی ہو چکی اب فرمائی کہ مامون فی غلبہ  
ثانی کے حقیق جو یہ کلمات کہی سچ میں یا نہیں اگر سچ میں تو حرمت منع کی بخوبی آشکار ہو گئی اور اگر سچ نہیں  
تو خلافت مامون عباسی میں تحلیل ہو گیا اور جو یہ آپ فی فرمایا کہ لفظ کاناسی نہیں معلوم ہوتا کہ یہ فعل منع کا  
جمع عہد آنحضرت میں تھا جیسا کہ حضرت شیعہ قائل ہیں کہ عباسیوں کے وقت میں سادات کشتی بہت تھی حالانکہ  
یہ فعل تمام عہد میں نہ تھا الخ ماقال تو اس کا جواب بگوش پوش سنئی اور راہ انصاف سی باہر نہ جانی کہ جب مطلق  
بولتی ہیں تو مراد اس سے فرد کامل ہوتی ہی اور فرد کامل انتقام پر یہ ہی کہ منع جمیع عہد آنحضرت میں تھا اور یہ  
لفظ لفظ کاناسی ثبوت دوام کا ہوتا ہی اسلی کہ اس قول سے معلوم ہوتا ہی کہ حکم نبی کا نہ تھی ہو گیا زمانہ ہی عمر  
کتب البقیہ معنی کہ جو کلمات سی مفہوم ہوتی ہیں اسی معنی کو لکھی بہت ہووہ نہ کہی اور یہی لفظ کان و لالت  
پر کرنا ہی اسلی کہ شرح صحیح بخاری میں نہیں شرح حدیث کان اذا اغتسل من الجنابة ید غسل ید یدین سطر  
مذکور ہی قولہ کان علیہ السلام ید علی المدا منہ و التکرار انتہی اور دوسرے جگہ براسطور سی ہے  
یستنبط من قولہ کان البتہ مداو منہ علی اللک ان هذا اللفظ ید علی الاستمرار و الدوام بلکہ شیخ  
عبد الحق دہلوی نے اس سے زیادہ تصریح کی ہے اور ترجمہ شکوۃ بن محدث سے نقل کیا ہی کہ وہ لفظ کان مخدات  
را سخن بہت مقرر و مشہور بیان چہو بہت کہ افادہ دوام و استمرار یکند انتہی پس جبکہ لفظ کان سی ثبوت دوام کا  
بخوبی ثابت ہو گیا تو حدیث سنعان کاناسی جمیع عہد آنحضرت مراد لینا سراسر باطل ہی عامل نمبر برظاہر ہے  
کہ روایت ملت منع کی ادن صحابہوں سی منقول ہے کہ قائل کل الناس افقہ من عمر حتی المحدثات نے  
البیعت سی بدایع العلم تھی مثل مولانا ابیر المؤمنین علی و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن مسعود و جابر

امامین اہل بیت علیہم السلام کا ثبوت دوام کا کام



بن عبد اللہ و عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن الحنفیہ و غیرہم ہیں کیونکہ بعض ماسل ہو سکتا ہی کہ باب نہ علم مع اکابر صحابہ  
 از زمانہ رسول خدا تا زمانہ خلافت ابی بکر و صدیق بن خلافت عمر و علی و سید علی سید خیرہ سی اقصیت نہ کہتی ہوں اور عمر  
 باوجود قائل کل الناس کی اس مسئلہ سی اقصیت ہو اور اسکو خبر نسخ کی پہونچی اور اس خبر دینی میں اولیات سی کھائی پہونچے  
 روایت جو کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سی ہے ملاحظہ کجی بعد اسکی بہت سی حدیثیں جو کہ آنحضرت سی اور اکابر صحابہ  
 منقول ہیں انکی ذکر کروم و محاسن قصی نام غزالی میں مذکور ہی قال حسن بن علی بن ابی طالب بہت عمر نہی عن المنع  
 علیا و رضی اللہ عنہ یا مہا فقلت ان یدینکما شر افلا سبید الا خبر لکن خبرنا اتبعنا هذا الذین انہی  
 بنی کما جری بن کلیب کہ دیکھا میں عمر کو کہ منع کرتا ہی منع سی اور علی حکم فرمائی میں ساتھ اسکی ہر کھائیں کہ در بیان  
 تم دونو کی شری پس فرمایا آنحضرت فی نہیں ہی در بیان میری مگر خیر اور بہترین ہمارا وہ ہی نایع ترین اس پر کہ  
 ہی نہی سب سنا ائمہ آخرین پر و ان خلیفہ ثانی پر کہ باوجود اعتراف لولا علی لہذا عسر کی او کی ارشاد کہ اصری بالقول  
 جانتی میں اور جناب امیر المؤمنین عیوب الدین کہ باقر اسناد و علماء المسند کی اعلم صحابہ نہی اور جناب ابن  
 عباس کہ سرور سفیر نہی شاگردان آنحضرت سی تہی او کی ارشاد فیض نبیاد کو نہیں جانتی او ہی اس خیال باطل کی  
 ہی یہ روایت جو ذکر کرتا ہوں کافی ہے فی الحمید فی الجمع بین الصحیحین مسند ابی موسیٰ اشعر  
 غزالی ہم بن ابی موسیٰ ان بابہ کان بقی المنع فقال لہ ہل یدینک بعض فتیانک فانک لا تدری ما  
 احث امیر المؤمنین النہی بعد فلیق بعد فلیق فذالہ فقال عمر قد علمت ان النہی عن المنع  
 صحابہ و لکن تکھت ان یظلموا معربین بہن الا انک ہم یجوز فی الحج تقطرون و سم انہی ماسل  
 معنی اس عبارت کا یہ ہے کہ ابو موسیٰ باب ہر اہم کا فتویٰ دیتا تھا کہ منع طلال ہی پس کھا او ست ایک سے فی کہ تو  
 نہیں جانتا کہ جو کچھ احداث کیا ہی امیر المؤمنین یعنی عمر بن الخطاب اسور دین اور عبادت میں پس دینی عمر بن  
 الخطاب سی ملاقات کی اور پوچھا کہ کھا عمر کہ بن جانتا ہوں کہ پیغمبر خدا اور او کی اصحاب نے تحقیق منع کیا تھا  
 لیکن میں مگر وہ جانتا ہوں کہ مسلمین ہو یا یمن جماع کرنوالی بیچ مقام اراک کی اور بعد اسکی جابین حج میں اور  
 حالین کہ باقی پکائی ہوں سر او کی تازہ غسل کر کی ترابوں سی باقی بکائی ہوئی جابین انتہی مقام مختفی رہے  
 کہ اس حدیث سی علوم ہوتا ہی کہ حضرت عمر فی حج منع کو حرام کیا اسلی کہ کراہت سی مراد نہی ہوتا اور  
 ہی خصوصاً سبب یہ کہ جس جہت سی اگر نجوم مراد نہ ہو تو منافقین ہوتا ہی اسین اور امر نہایت اور صورت  
 جو کہ اس پر کہ اس سے مراد نہ ہو اس سے مراد نہ ہو اس سے مراد نہ ہو اس سے مراد نہ ہو اس سے مراد نہ ہو

۸۳

کہ جو ابی بعض شری کو



مراد ہوتا تھا فقہ ہونا ہی اس میں اور اعتراض یہاں اور صورت جمع کی یہ ہے کہ اگر اب اس معنی لغوی لیکر حضرت لکھ  
 کرین ورنہ انہوں نے خلیفہ صاحب کا ساتھ و عید برجم و ضرب عقاب کے کہ اگر کتب السنن میں مذکور ہی بالکل بیکار ہو  
 جس کو شیخ الدین نے جو شوکت عمر بن بیچ جواباً رد فیضیہ کے لکھا ہی کہ درین حدیث متعہ الحج بمعنی قسم الث  
 مراد ہے کہ حضرت عمرؓ نے ازاں وجود قول شریعت ان مقبول سیدہ بنتی مروم ہی اس میں جس سے کسی قسم الث متعہ  
 الحج کی جو سولوی رشید الدین نے کتاب کور میں لکھا ہی وہ یہی ہے کہ عمرؓ کو اشہر حج میں اور کوین اور اس سال  
 میں حج کو یا بن پس ازل کہ کہتی ہیں کہ الی الان خلاف افضلیت اور مقبولیت میں اسکی درمیان علماء اہل سنت  
 کی باقی ہے قال العزازی فی التفسیر الکبیر اختلاف الناس فی الا فضل من هذه الثلاثة فقال الثانی  
 افضلہ الا افراد ثم التمتع ثم القران وکان فی احاد وکحدیث التمتع افضل من الا افراد وبقاھا  
 وکان ابو حنیفہ القرانی افضل ثم الا افراد وھو قول المسج وابی یوسف و المزوری عن اصحابنا  
 قال ابو یوسف و عمل القران افضل ثم التمتع ثم الا افراد انتہی پس اس اختلاف سے معلوم ہوتا ہی کہ خلیفہ ثانی  
 کا قول باب افضلیت حج تمتع میں علماء اہل سنت کے نزدیک ہی معتبر نہیں ہی اور ثانیاً یہ کہ لفظ یعنی التمتع سے  
 معلوم ہوتا ہی کہ ابو موسیٰ قتویٰ طے تمتع کا دیتا تھا پس اسکی مقابل میں جو عمرؓ نے لکھا کہ کرہت اس سے ظاہر کہ اس  
 فی تقی او علی کی کہ وہ بھی تفصیل فی البحت اور مخفی ہی کہ حدیث مذکور میں لفظ انک لا تدری ما احدث  
 ہر المؤمنین فی گریبان خلیفہ ثانی کا بکر لکھا ہی کہ وہ دین میں احداث اور ابداع کرتی ہیں پس اب فرمائی کہ یہ  
 حدیث کس نے سب پر روید ہی اور اسکی قول کی تائید کر ہی ہے فاعتبروا بالاولی لا بصار خاتمہ سے القاب حضرت  
 سالما ت کہ جسکے شان میں مایطوق عن الہوی نازل ہوئی جس فعل کو عمل میں لائیں اور محاب کو اسکی  
 عمل کرنے کی واسطی حکم فرمائیں خلیفہ ثانی اسکو مذکورہ جا میں یہ بات کس قدر عجیب ہے اور ہی جو جنس بل فی  
 سند بن عمر بن حصین سے روایت کی ہی قال انزلت متعہ النساء فی کتاب اللہ تعالیٰ وعلما  
 وفعلناھا مع النبیؐ ولعنزل القران بحضرتہ ولم یندھما کتبات یعنی کھا عمر بن حصین نے  
 کہ نازل ہوا سند لسا قران شریف میں اور ہمیں اسکو مانا اور کیا ہمیں ساتھ ہی م کی اور قران نازل نہیں  
 اسکی حسب میں اور نہ پیغمبرؐ فی وقت وفات تک اس سے نہی فرمائی اب یہ انصاف کہ کوئی ہوشیاری میں  
 کیجی کہ یہ حق سے منحرف نہ ہو جسکی قائل تحریم متعہ پر علماء اہل کفرہ خوف خدا کیجی رزخ جی ذری اور کہہ  
 غلط متعہ دیکھا اسلئے لسان شام و مدی قفا کرمانہ سے اس کتاب نکلا جائی نہیں مافی اور نہ ہر



کہ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ ان ائمہ علیہما و آقا قب علیہما سلمیٰ کہ غائب ہوا اور یہ خلاف مذہب شافعی کے  
 کہ اوسنی کہا ہی نکاح منع کا حرام ہی لیکن اوس پر حد نہیں لگنا قال الفاضل دہبانی فی ابطال الباطل و کذب عتبات  
 مذہب الشافعی نکاح المتعد حرام لیکن کاحد فیدل علی صحیح سام بن سرف سی روایت ہے ہی کہ عمران بن  
 حصین لکھا کہ آج ایک بیٹہ میں تجھسی نقل کرتا ہوں شاید خداوند عالم تجھ کو اوس سے منتفع کرے بعد میری پس اگر  
 میں زندہ رہوں تو تو اسکو چھپانا اور اگر اس نے زانی سے چلا باؤن تو کہہ دینا جس سے چاہنا جائے کہ رسول خدا  
 فی حکم کیا عمر کا ایک گروہ کی تین سچ عشرہ ذی الحجہ کی اور کوئی آیت اسطریکی نازل نہیں ہوئی کہ اس حکم کو نسخ کرے  
 اور رسول خدا فی اوس سے منع نہیں فرمایا یہاں تک کہ اس نیاسی شریف لی گئی بعد اوسکی ایک مردنی اپنی را  
 سی جو کچھ بٹا کہا تھا صحیح الدین النوری فی شرح مسلم قال جل بلایہ یعنی عنین الخطاب ہے  
 طرحی اوس کی کتاب بہت سی روایتیں مذکور ہیں اب ہم آپکو قسم دیتی ہیں حق فاروق حق دباطل کی کہ نصاف  
 سی فراموشی اس حدیث سی کیا مفہوم ہوتا ہے یا حکم فرمانا رسول خدا کا واسطی حج تمتع کی اور نہ نازل ہونا کہ  
 آیت کا کہ اس حکم کو نسخ کرے دلیل حرج ہی یا حلت اور بعض فضلاء اہل سنت اسکے جواب میں جو یہ کہتے  
 ہیں کہ انکار عمران بن حصین کا حضرت عمر پر اس جہت سی ہی کہ خود اوسنی فعل بغیر خدام سی جواز حج تمتع کا  
 مطلقا سمجھا تھا اور ظاہری کہ فہم عمران کا حضرت عمر پر حجت نہیں تو ہم یہ کہہ ہی ہیں کہ یہ قول اسکا کہی وجہ ہے  
 باطل ہے پہلی یہ کہ مراد عمران کی اس مقام پر حج تمتع ہی فسخ حج الی العمرہ نہیں ہے اسلی کہ مقیاد اطلاق سی معنی  
 اول ہوتی ہیں اور تفصیل کی نشا و اندھ تعالیٰ بیان ہوگی اور دوسری یہ کہ عمران بن حصین نے جو سرف سی  
 کہا کہ حدیث کو تو چھپانا اور ادا م لحدوہ کسی سے نہ کہنا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمری دہا تھا کیونکہ اوسنی  
 منبر پر کھانا متعنا کا نسا علی عہد رسول اللہ صلم وانا احرمہا و آقا قب علیہما اب معلوم ہوا کہ عمران  
 بن حصین نے تقیہ کیا پس اب سی پوچھتی ہیں کہ اس تقیہ کو کس امر پر محمول کبھی گا وانی لک ان بتین جوابہ اور  
 تیسرے یہ کہ خلاف مجتہدین کا جب وہ ہی تو ہر ایک اپنی لئی ایک مستند قرار دیتا ہی تو یہ جائز نہیں ہوتا کہ اب  
 طرحی کہی لم یزل فی کتاب اللہ و لاسند و قال جل بلایہ ماشاء پس عمران بن حصین کے کہنی سے معلوم  
 ہوتا ہے کہ خلیفہ صاحب اپنی را سی سی شریع اور بدعت کی جسکا مستند کچھ نہیں ہی پس اپنی جو کھا کہ معنی  
 ہوتا ہے کہ بعض عہدہ و جناب رسالت کی کہتے اور اسکی خبر نسخ کی کہتے



اس سے نہیں ہونا اگرچہ ان کو غلیفہ ثانی سے دو نوشتوں کو ایک ہی قول میں ذکر کیا ہی پس ایک کی ثبوت سی و مرد  
 کا ثبوت ہی ہو جائیگا کما لا یخفی علی من لا ادنی فطانہ اور سلم فی مروان بن الحکم سی روایت کی ہے کہ نزار  
 واقع ہوئی در بیان علی علیہ السلام اور عثمان کی <sup>اسلمی</sup> کہ عثمان منع کرتا تھا لوگوں کو حج تمتع سی جبکہ  
 حضرت امیر فی اسل مر کو ستاپس اپنی صدا بلند فرمائی ساتھ تلبیہ عمرہ تمتع کی اور کھا البیک بسبرہ و حجۃ عثمان  
 فی کہا ہم آویس کو منع کرنے ہیں حج تمتع سی اور تو میریج کرتا ہی خلاف ہماری قول حضرت ثانی فرمایا اگر میں  
 کسی کے کہنی سی اپنی ہا تو کو سنت رسول خدا سی نہ اوتھا و نگاہ یہ حدیث نہ استفہ شہور ہی کہ کو ی اسکا ہکا  
 کر سکی کافی الجمع بین الصحیحین ان عثمان و علیا یحجانہی عثمان عن المنع و فعلہا امیر المؤمنین و  
 بعمرہ المنع فقال عثمان انہی الناس انت تفعلہ فقال امیر المؤمنین ما کنت لادع سنہ رسول اللہ  
 یقول احد بزی حیرت کی بات ہی کہ نفس سول کہ جسکے شانین انامدنیہ اعلم و علی بابہا رسول خدا ارشاد  
 فرمایا میں اونکی ارشاد فیض بنیاد پر صنادید اہل سنت عمل نہ کریں اور عثمان محرف القرآن کی اقوال کو قبول  
 کریں و حالانکہ کتب سیر تواریخ مثل روضۃ الاحباب غیرہ سی غیبت یعنی ایمانگی صاحب جیہ کی کلام سی اور  
 بدعا فظہ ہونا او نگاہا بت ہی فی احقاق الحق ہری عنہ فی روضۃ الاحباب غیرہ انہ کان فی سوء <sup>الحفظ</sup>  
 و العالی غایتہ عز قرآنہ خطبہ ہیا ہا لا قول یوم صعد علی منبر الخلاء فرحیت قال  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم اہنا الناس سیمجعل اللہ بعدد سیرا و بعد عنی فطانہ فی فرایۃ انہ لسنہ  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم ایضا فقال الحمد للہ و اسند علیہ طریق التکام و فی تفسیر التعلیم ہے  
 قولہ تعالیٰ ان ہذان لسا حران قال عثمان ان فی الصحف لحناء و اسنفہ العرب بالسندہم فخیل  
 الاغیرہ فقال عوف فلا یجمل حراما ولا یخمر حلالا یعنی تفسیر علیہ میں لکھا ہی کہ عثمان نے کھا  
 کہ قول حق سبحانہ تعالیٰ کا ان ہذان لسا حران اس میں غلطی اعراب کے اور خطا ہی قول میں اور اس کو عرب نے اپنے  
 زبان میں سقیم معلوم کیا ہی پس کھا اس سے لوگوں نے کہ کیا تم اوسے بدل نہ دو گی کہا عثمان نے کہ چوڑ دو اسے  
 کیونکہ وہ لحن نہیں حلال کرتا ہی حرام کو اور نہیں حرام کرتا ہی حلال کو انتہت ترجمہ سیج ہی کہ حضرت عثمان نے  
 قرآن میں خطا نکالی تو باب مجہ علم سی منازعت کرنا اور اونکی خلاف عمل میں لانا بہت سہل ہے اندک غور  
 کرو تو محبت خدا کی اس کلام سی خود اودن پر او را وں کے قواعد پر تمام ہو ہی ہے کہ خود معترف ہیں کہ جس



اس پر مصری فعلیکم بالانصاف و انیکم والاعتراف کجا امام لانس البان کجا عثمان ابن عفان کجا قرین قران  
 کجا سننم نران لسا حان پر چند کہ یہ مقام مطامن عثمان کا نہ تھا مگر جو طعن و نہیں کی کلام سی مستند  
 ہوا لفظ لکھا گیا اور مقام میں ایک نکتہ بار یک ہی کہ لوگوں فی جو عثمان سی کہا لا تغیر یعنی قران میں  
 یون نہیں تغیری اس سے یہ امر معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ حضرت عثمان کو غیر قران اور معروف قران جانتے  
 ہی ف اس جگہ ایک لطیفہ کی فاضل روز بہان فی تعلیمی کی عبارت جو نقل کی گئی ہے اس کی جواب میں  
 اس طرح لکھا ہی کہ و اما عند تصح لفظ القران لانه کان عجیباً منابغة صورة الخط و هكذا کان  
 لکنوا فی المصاحف لم یکن التغیر له جائزاً فترکہ لانه لغة بعض العرب یعنی عثمان فی جو لفظ قران کو  
 صحیح نہیں کیا اس کی وجہ یہ ہی کہ اس پر جب تہی حافت صورت خط کی اور اسی طو رہی مخصوص نہیں لکھا تھا  
 اور تغیر دینا اس کو جائز نہیں تھا پس جو روایا اوسنی اس واسطی کہ وہ لغت بعض عرب کے ہی تہی حاصل اس اہل  
 انصاف و یقین کہ اس فاضل نے طعن عثمان سی کیسا اعتراض کیا ہی اسلی کہ عثمان پر جو طعن وارد ہی وہ یہ ہے  
 اوسنی قران کو مثل لحن کے کیا کہ یہ لحن محل الغضا ہے اور یہ ناصبی سس طعن سی اپنی آنکھوں کو چھپانے کے  
 سبب ہوئی کہ عثمان فی ترک کیا تغیر کو اور اصلاح کو اس واسطی کہ اس پر جب سبب ثابت خط کی سوال ازاں  
 جوابت بریمان اسیکو کہتی ہیں اور یہ جوابت ناصبی ہیبت شایہ ہی اور جوابت کے کہ جو اہل خراسان فی سوال  
 میں ماوراء النہر کی لکھا تھا سوال اہل اہل ماوراء النہر کیا وجہ ہی کہ جب تیر انداز تیر نشانہ پر لگتا ہی تو ایک  
 کہ کو بند کہتا ہی سوال دویم کیا وجہ ہی کہ طائر لقی لقی جب کھڑا ہوتا ہی تو ایک پر کو اپنی اوٹھائی رہتا  
 ہی اہل خراسان فی ان دونو سوالو کا جواب اس طرح لکھا کہ اگر تیر انداز دوسری نگہ کو چھپالی تو کچھ نہ دیکھے  
 اور طائر لقی لقی اگر دوسری پیر کو بھی اوٹھالی تو زمین پر گر پڑی صنف طعن لسان سی ہم کہتی ہیں کہ  
 ان کتابت کو ملاحظہ فرمائی اور ولیمین اپنی شرمندہ ہوجی اور بعض فضلاء اہل سنت فی پہلی حدیث جو  
 صحیحین سے نقل کی گئی واسطی ثبوت حلت تنع الحج کی کہ در میان جناب علی مرتضیٰ شہسوار لافتی اور عثمان  
 بن عفان میں نزاع واقع ہوئی اوسکا جواب اس طرح لکھا کہ نزاع ہونی سے یہ لازم نہیں آتا کہ قول علی کا  
 ہی ہو جس کے یہ محل اختلاف اور ہر شخص حافی اپنی اجتہاد کی عمل کرتا ہی اور مجتہد کو مجتہد پر اعتراض نہیں  
 کیا جاتا



اجتہاد سی باز آتی خواہ اپنی اجتہاد پر کچھ دلیل لاتی خواہ نص کے صحت میں کلام کرتی واؤ لیس فلسفہ اور مفاد  
 حیرت ہی کہ سناوید علماء اہل سنت ارشاد حضرت امیر المؤمنین پر عمل نہیں فرماتی اور حدیث علی مع الحق والحق مع  
 علی کے یاد نہیں کرتی جب حضرت کی فرمائی سے ثابت ہوا کہ تمتع سنت رسول الثقلین ہی پس میں گنجائش  
 اجتہاد اور اختلاف کے باقی نہ رہی وہل بعد سنتہ الا البدعتہ او خاطمی کھنا العیاذ باللہ جناب لایت مآب کو جسکی  
 جنت ہونی پر فریقین گواہی دیتی ہیں البتہ کفری پس ثابت ہوا کہ یہ اختلاف قبیل مجتہدین سی سبب اہل اجتہاد  
 میں نہیں بلکہ قول جناب امیر المؤمنین سی کہ انکست ملاوے سنتہ رسول اللہ بقول احد معلوم ہوتا ہے کہ عثمان غنی  
 سنت نبوی کی کہتا تھا کہ تمتع حرام ہی فخر رازی امام اہل سنت فی کتاب بعین میں لکھا ہے جانب شیعہ کی علی ابن ابی طالب  
 صلوات اللہ علیہ اباہ صحابہ کی یہی دلیل اجمالی و تفصیلی اما اجمالا اسوہ طیبہ کسی نے نزاع نہیں کی کہ اصل خلفت  
 میں وہ حضرت نہایت ذہین و کا اور جودت فکر و استعداد طلب علم میں کہتی تھے اور رسول اللہ کے فضل  
 فاضلون کے تھے اور انما تر عالمون کی تھے اور جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کو کمال غنیت تحصیل علم میں تھی اور  
 جناب سالتاب نہایت کوشش تربیت میں اونکی رشید ہونی میں کرتی تھی اور علی فی طفولیت میں ان  
 حضرت کی گود میں تربیت پائی تھی اور جو ان میں امداد اونکی ہوئی اور سب قوتوں میں نزدیک اونکی حاضر  
 تھی اور معلوم ہی کہ ایسے شاگرد فی ایسے استاد کی خدمت میں ساتھ ان خصوصیات کی کس قدر علم حاصل کیا ہوگا  
 اور کس مراتب کمال کو پہونچی ہوگی اور لیکن ابو بکر سن بری میں بخدمت او حضرت کی پہونچا تھا اور اس  
 وقت میں بھی شبانہ روز میں اکثر تہ حاضر ہوتا تھا اور خلوت میں نہ ہوتی تھے بلکہ زمانہ ملاقات کا بہت قلیل  
 ہوتا تھا اور علم بچھنے میں مانند نقش کے ہی اوپر تہر کے کہ برطرف نہیں ہوتا اور علم بڑی پائی میں مانند نقش  
 کی ہے اوپر ڈھیلی کے کہ ساتھ تھوڑی سیب کے دور ہو جاتا ہے پس اس محل سے ثابت ہوا کہ جناب امیر المؤمنین  
 و انما تر ہی ابو بکر سی اور دلائل تفصیل پہلی دلیل یہ ہی علی کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی تعیہا اذن  
 و اعیتہ یعنی خطہ کرتی ہیں او سکودہ کان جو کہی فراسوش نہیں کرتی اور ہر گاہ کہ گوش او حضرت کی ساتھ  
 اس صفت کی مخصوص ہوئی پس انامی آپ کے ثابت ہوئی اور دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت رسول صلعم نے  
 فرمایا اقضاکم علی اسوہ طیبہ قضا محتاج ہی سب علموں کے اور ہر گاہ قضا میں سب خصوصیات بہتر ہو  
 بہر سب عالمون سی بہتر ہوئی اور یہ دلیل یہ ہے کہ عمر فی خدمتہ احکام میں غلطی کے اور او حضرت



کہانی اور مفسرین صلی علیہ وسلم کی ہستی ہوتی ہیں اور حضرت کو ایسا اتفاق نہیں پڑا کہ کسی جنگی  
 ہو اور جو نہی اہل بیہمی کہ وہ حضرت فرمائی ہے کہ اگر منصب خلافت و سطی میری ہیا ہونا اور سند حکومت  
 مادہ ہوتی ہر آئینہ حکم کرنا میں اہل توبت کو توبت سی اور اہل نیکی کو نیکی سی اور اہل بدی کو بدی سی اور اہل فحشا  
 کو فحشا سی اللہ کوئی آبر نازل نہیں ہوا یہی صحرا میں یا دریا میں یا کوہ میں یا آسمان میں یا زمین میں یا آب  
 میں یا زمین مگر یہ کہ میں جانتا ہوں کہ کے شان میں نازل ہوا اور کسی واسطی آیا ہی دلیل یا جوین ہے  
 کہ بہترین علوم سی علم اصول دین اور علم معرفت خدا ہی اور خطبہ و مقالات او حضرت کی شکل میں اسرار  
 توحید و عدل و نبوت اور قضا اور قدر و معاد پر اس قدر کہ کلام صحابہ میں شمداد کا پایا نہیں جاتا اور یہی سب فرقہ  
 شکلیں کے علم کلام میں منسوب و انکی طرف میں جیسا کہ معتزلہ اپنی تین خود نسبت دیتی ہیں حضرت کی طرف  
 اور اشعر یہ سب منسوب میں اشعری کے طرف اور وہ شاگرد ابی علی جہابی معتزلی کا تھا اور وہ منسوب ہے  
 طرف او خنیا کے اور منسوب تاشیعہ کا او حضرت کے جانب خود ظاہر ہے اور خوارج باوجود عداوت کی یہ  
 ہیں اپنی بزرگوں کی اور وہ شاگردان او حضرت سی ہی نسبت ہو کہ تمام فرقہ مکملین کہ افضل فرمایا  
 اسلام سی ہیں شاگرد او حضرت کے ہیں اور علم تفسیر پر حال ہی کہ سردار تفسیرین کی جناب ابن عباس میں اور  
 وہ شاگردان او حضرت سی ہیں اور از حبلہ علوم علم فقہ ہی اور اس میں حضرت اسد رجب پہونچی ہے کہ حضرت  
 فی شانین انکی فرمایا کہ اقصا کم علی اور حبلہ علوم سی علم فصاحت اور معلوم ہی کہ کوئی فصاحتی کہ بعد انکے  
 ہوئی تھی تھوڑی سے مرتبہ کو انکی نہیں پہونچی اور علوم سی علم نحو ہی اور معلوم ہی کہ ابوالاسود جمع  
 میں علم کا تھا اور وہ بارشاد او حضرت کے اس علم کا عالم ہوا اور حبلہ علوم سی تفسیر باطن کا ہی اور معلوم ہے  
 کہ نسبت اس علم کی انکی طرف ہے اور انہیں علوم سی ایک علم شجاعت اور ہتھیار باندہنی کا ہی اور معلوم ہے  
 کہ نسبت اس علم کی ہے او انہیں حضرت کے طرف پہونچی ہے پس ثابت ہوا کہ بعد پیغمبر خدام کی استاد تمام  
 عالم کی ہے سب صفتونین اور ہر گاہ کہ ثابت ہوا کہ وہ دانائے سب ہیں پس واجب ہے کہ وہ افضل ہوں  
 تمام عالم سی جسطر کسی حق تعالیٰ فرماتا ہی **هَلْ يَتَذَكَّرُ الَّذِينَ يَخْلُقُوا وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ** یعنی آیا برابر  
 ہیں وہ لوگ کہ علم رکھتی ہیں اور وہ لوگ کہ نہیں علم رکھتی ہیں اور فرماتا ہی **يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا**  
**مِنْكُمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا** یعنی بلند کرنا ہی خدا اوں لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں اور وہ لوگ کہ  
 انکے علم کے برابر نہ ہیں اور انکے علم کے برابر نہ ہیں اور انکے علم کے برابر نہ ہیں



کمال انجام لکھا ہی امّا الحجۃ الثالثہ وہی ان علیا کان اعلم قلنا لا یجوز ان یتاخر حصلت  
 لہذا لعلو مکملہا بعد آج کے بعد وذلک لانہ عاش بعد زمانا طویلہ فاعلمہ حصہ ہے  
 ہذا المذہب فلم قلتم انہ فی مان فجہد ابی بکر وہ کان اعلم منہ انتہی اور وہن اس جواب میں ایسا ہے  
 کہ خود اسکی کلام سی ظاہر ہوتا ہی سنی کہ آیہ فہما اذن اعمیہ مخالف وروالف کی نزدیک و محضرت کی  
 شان میں زمان وجود ابی بکر میں نازل ہوا اور وہ علمیت جناب لایمات پر اول و لایل ہے پھر یہ خیال  
 کہ جائز ہی کہ بعد ابی بکر کی جمیع علوم باب مدینہ العلم کو حاصل ہوئی ہوں محض کما برہ ہی علاوہ اسکی جب خود  
 ابی بکر فی کھا کہ قبلونی قبلونی فلس تجرکم و علی فیکم تو پھر اس احتمال کی گنجائش کہاں باقی ہی اب ان  
 دلائل کو ملاحظہ کیجی کہ صاف لالت کرتی ہیں اس امر پر کہ آنحضرت سب صحابیوں سی علم ہی اس عقل  
 عامل ہرگز باور نہیں کرتے کہ متعہ الحج کی نسخ کی خبر جناب لایمات کو نہ معلوم رہی ہو اور جب روایات  
 سنیدہ سی ثابت ہوا کہ متعہ الحج کو بعد وفات جناب رسول خدا کی سبب حضرت امیر مہاجر لائی اور فرمایا کہ میں سنت  
 کو ترک نہ کروں گا کسی کہ کہنی سی تو متیقن ہوا کہ متعہ ہرگز منسوخ نہیں ہوا خلیفہ ثانی نے تحریم کو اختراع کیا  
 اب اگر اہل سنت بغور و صاف اپنی روایات کو دیکھیں گے اور اہل کجی پر قدم نہ رکھیں گے تو وہ متعہ کی حرمت  
 کا انکار نہ کریں گی اور یہ جو اپنی ارشاد فرمایا کہ اس حدیث میں متعہ محملتان کہاں ہے جسکے ترجمہ میں ارشاد  
 ہوتا ہی کہ دو متعہ مانہ بغیر خدام میں حلال تھے اور میں انکو حرام کرتا ہوں پس یہ کہنا آپ کا خالی از جہل یا  
 تجاہل نہیں ہی کسویطیکہ آپ خود معترف ہیں کہ متعہ بعض عہد رسول خدام میں حلال تھا بعد اسکی پھر منسوخ  
 ہو گیا اب آپکو اسکی ترجمہ میں یہ کہنا ضرور پڑا کہ متعہ محملتان نے بعض عہدہ یہ اعتراض خد آپ ہی پر  
 عاید ہو گیا کہ حدیث میں متعہ محملتان کہاں ہی کہ جسکے ترجمہ میں یہ ارشاد ہوتا ہی ان ہذا لشی عجا  
 لا یطیق بدوی الالباب علاوہ اسکی کہتا ہوں کہ تفسیر کبیر میں فخر الدین ازہری نے اس عبارت سی ذکر کیا ہے  
 وہی ان عمر بن الخطاب علیہ السلام متعہ کاننا مشرف عتبن فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
 الحج و متعہ التکاح انشی اس عبارت سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ دو نو متعہ عہد بغیر خدام میں حلال تھے کہ لفظ  
 مشرف عتبن اس معنی پر وال ہے قولہ او دلیل حرمت لہنا پرو ہی فیود ثلثہ اور آیہ محکمہ فاضیہ لا علی ازوہم الا  
 او اعدائہم آیت اور ارشاد جناب عمر کہ و اللہم انی لا احل لہم شیا حرمت علیہم ولا احرم  
 شیا احل لہم اقول فیود ثلثہ جو آپ نے سابق میں ذکر کئی ہیں وہ یہی ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے بعد







کہ حصان فقط بیوہ میں ہوتا ہی اور مقصود منع سی گرانایا بیکا بطریق شرعی ہی کہ اوہ میں اذن کیا ہی پس کو اسکو  
کہا معنی کہ منع میں اذن نہیں ہی بعد کی فخر الدین رازی نے اس کلام ابو بکر رازی پر اعتماد کر کے کہا کہ معتدل  
عمر کا ہی اور حسن عیارت سی صاف ظاہر ہوتا ہی اگر کہیں کہ حصان منع میں نہیں ہوتا ہی اور اس میں بخیر بطریق  
شرعی نہیں ہی تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہی اور احادیث جو حلت منع میں وارد ہیں وہ صحیح نہیں ہیں سو یہ اس مقال  
کا یہ ہی کہ شارع موطا مصرح ہی کہ تحریم منع کی کتاب الہی سے ثابت نہیں ہی فی شرح الموطا لکامام محمد الزرقانی  
ہکذا وین ثم جاء الخلاف في من نكح النعمة هل عيдам لا شبهة العقد للخلاف المتقدم  
فيه ولا نكح من نكح من الفزان ولكنه يعاقب عقوبة شديدة انتهى باقی ہی شہادت تو اسکا جواب  
یہی سن لیجی جملہ فقہاء عامہ سی او دی کہ وہ شرط نہیں کرتا عقد نکاح میں شاہدین کی اور یہی حاجت سجادہ  
فی حکم کیا ہی واسطی نکاح کی اپنی کتاب کئی مقام پر گزرتا شاہدین کی کہیں نہیں ذکر کی اگر شرط ہوتی تو حجاب  
باری ذکر کرتا علاوہ اس کی اختلاف واقع ہی در بیان ابی حنیفہ اور مالک کے مالک شرط شاہدین کے نہیں کرتا اور  
ابی حنیفہ شرط کرتا ہی پس مالک جمع کہتا ہی ہم ہی کہیں گے اس بیان سی معلوم ہوا کہ مراد محضین غیر ساجدین  
یہی کہ عقد اور نکاح در بیان ہو کہ بیعت میں عقد کی تعفف ہو جائی اس طرح سی کہ جب تک عقد میں ہو یہ نہ  
باز رہی اور اسکا دوسرا کوئی تصرف نہ ہو اور یہ معنی منع میں جب تک مدت باقی ہے اور نکاح میں جب تک کہ  
طلاق واقع نہیں ہو اور جواری میں جب تک کہ آزاد نہیں کیا موجود ہی جیسا کہ عاقل خیر بر ظاہر و آشکار ہی باقی  
رہی آیہ محکمہ ضمیمہ کہ الاعلیٰ از واجہم او ما ملکت ايمانہم فانہم غیر ملوین فی البغی و ذلک والذک ہم  
الکافرون ہی اپنی سابق میں ہی لکھا تھا کہ آیہ کریمہ الاعلیٰ از واجہم الخ کہ صاف دو قسم کی مباشرت پر مطلق ہی  
ایک بی بی سے ایک لڑکی سی اور جو سوان و ونو قسموں کے ہی اسکو موجب فرمایا کافرا یا حرامت منع پر دل  
بیل ہے کیونکہ ظاہر ہی کہ ممنوعہ ان و ونو قسموں سی باہر ہی نہ زوجہ ہو سکتی ہی نہ ملک میں اسواسطیکہ لازم  
زوجیت کی مثل طلاق اور ایلا وغیرہ ممنوعہ میں یکتلم نہیں انتہی عبارت جواب اسکا تو اطفال بستان ہی باقی  
ہیں گر حیرت ہی کہ آپ اسکا جواب معلوم ہوا اسلی کہ ممنوعہ کو زوجہ سی خارج کرنا اپنی کتاب کو دھوڈا نامی  
و کہیں کہ صاحب کتاب تصریح کرتا ہی فان قلت هل فيه دليل على النكح قلت لا لان النكوحه  
ينكح المنعة من جملة الادراج اذا صحت النكاح انتهى کلامہ اور یہ نہ سمجھو کہ آیہ الاعلیٰ از واجہم الخ  
منع ہی تو ہر شے ہا زوجہ کیونکہ ہو سکتی ہے اسلی کہ فخر الدین رازی فی تفسیر کبیر میں بتغیر الفاظ چند



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



رو کا اور آپ کو بہت آرام دو گا آدم بر سر مطلب در بہہ جو آپ کی بی ساختہ کہد یا کہ مسموعہ زوجہ نہیں  
 اسواسطیکہ لوازم زوجیت مثل اطلا وغیرہ اس میں کیا حکم نہیں سو بہہ فرماتا ہے آپ کی ذات بابرکات سی بہت  
 بعید ہی اسلئے کہ یہ احکام لوازم زوجیت میں حیث ہی کی نہیں ہیں بلکہ تابع ہیں اوف صفات کی کہ زاید ہیں اور  
 زوجیت کی مثل اسکی کہ زوجہ اپنی زوج کو مسرت نہی اور اپنی زوج کی حکم کی مخالفت نہ کری اسی بہت سی  
 زوجہ قائمہ زوج اور زوجہ نامشرعہ سختی نفقہ اور کسوت اور میراث کی نہیں ہے اور مردہ باین ہو جاتی ہے طلاق  
 کی احتیاج نہیں پس اگر یہ سب ہو لوازم زوجیت سی ہوتے اسطرچہ کہ یہ امور اگر نہ ہوں تو زوجہ صادق نہ آوی  
 تو چاہی کہ نامشرعہ کو زوجہ نامشرعہ نہ کہیں اور قائمہ کو زوجہ قائمہ نہ کہیں اور مردہ کو زوجہ مردہ نہ کہیں اور یہ  
 بالبدیہ باطل ہی اس سے زیادہ تفصیل اگر مطلوب ہو تو کتب مبسوطہ کو ملاحظہ فرمائی خاکسار فی بطور انہ زوج  
 یہاں بزد کر کیا قول الناصب للثیم اور احادیث آیت اقول بفضل اللہ علیم اسکا جواب بھی میں  
 قول الناصب للثیم اور ارشاد عمر کہ واللہ لا اخل شیئاً تحت علیہم الخ اقول بفضل اللہ علیم  
 یہاں ارشاد آپ کے رشد کا ہم پر حجت نہیں ہی صرف آپ کے واسطی کافی ہے اسلئے ضروری کہ وہ دلیل لائی جسکو حضرت  
 قبول کری اور لطیفہ یہ ہے کہ اس کلام میں آپ کے رشد قسم شرعی ہے یا دکر تہی بن کہ والدہ بن حلال کو حرام نہیں  
 کرتا پھر یہ بھی کہتی ہیں کہ دوستیہ بغیر خدام کی وقت میں حلال تہی بن اور کو حرام کرتا ہوں اور دو نواہر  
 میں صاف ناقصت بائی جاتی ہے اگر اس قول کو اولی معتبر کہیں تو متعاند الخ کی نامعتبری ثابت ہوتی ہے  
 اور اگر اسکو معتبر کہیں تو اسکی بے اعتباری ثابت ہوتی ہے اب میں کہتا ہوں کہ آپ کی فاروق اعظم نے  
 بیشک حلال کو حرام کر دیا فاعتراف اولی الابصار بالاصلت کی ملاحظہ کیجی کہ جناب قدس الہی سورہ نسا  
 میں حکم فرماتا ہے فاستمتعتم بہ منہن فاقوا من انھن ففیضہن علیکم فماتر اذینتم بہن بعد الفیضۃ  
 یعنی جن لوگوں فی تمتع اور بہرہ لیا سی عورتوں سی پس وہ اجرت اونہوں کی اور یہہ دنیا و حبیب اور بھار  
 اور کچھ پاک نہیں اور ہر تہاری اوچس زمین کہ راضی ہوئی تم ساتھ اسکی بعد فیضہ کی اور یہاں یہ فیضہ  
 میں ہے جیسا کہ عاقل البیٹ مخفی نہیں اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں روایت کی ہے کہ آیت فاستمتعتم بہ  
 منہن صحیف ابن عباس بن اسطر حسی تھا فاستمتعتم بہ منہن لے اجل صحتی پس چاہی کہ لفظ شرعی کو حل  
 کریں اور حقیقہ شرعیہ کی جیسا کہ اصول فقہ میں یہ امر مقرر اور ثابت ہو چکا ہی اور بھی شہادت و بیاری صحت  
 ہر مہر پر وہ آیت کہ حق تعالیٰ فی سورہ نسا میں قبل تہوڑی آیتوں کی فرمایا سی وادق النساء صلن



منکوحات و ایہی مقصود ہو تو مکرار بلا غایۃ لازم آجائی اور یہ خلاف فصاحت کی ہے اور یہی تفسیر مطلوب کے وہاں ہر صدقات ارشاد ہوا اور اس مقام پر اجرت شاہد قوی ہے اختلاف پیغام برادر کا تصریح فی رابعۃ النہار معلوم ہونا ہی کہ آیہ فاستمتعتم الخ میں نکاح منع مراد ہی اسلمی کہ علماء ہر مذہب و ایمانی کو صداق کہنی ہیں اور جو متعہ دینی ہیں اوسنی اجرت کہتی ہیں پس کیا وجہ ہی کہ خلیفہ ثانی نے حلال کو حرام کر دیا اب علوم ہوا اگرچہ قول او نکاح تحریم منع بناوٹ اور ابداع ہی وقوع خلل اگر آپ کہیں کہ یہ آیت منسوخ ہو گئی جیسا کہ فاضل ذریعہ وغیرہ نے کہا ہے تو بہ کئی وجہ سے رد و رد ہی اول یہ کہ دعویٰ نسخ کا دینی دلیل کے جائز نہیں ہے جس مسئلے کی لڑائی نص و سری نامسخ وارد نہونیک وہ حکم باقی ہے اور اوسے بر عمل کیا جائیگا اور کوئی نص وارد نہیں ہوئے کہ اس حکم کو رد کری دو سری یہ کہ نسخ کی سبطن بہت سی روایات کتب احمدہ السنن من مذکورین مردی البخاری و مسلم فی صحیحہما عن ابن مسعود قال کننا نغزو مع رسول اللہ لیس معنا فناء فقلنا لا فنسأنا عنک ثم رض لنا بعد ذلك ان تنکح المرأة بالثوب الى اجل ثم فر عبد الله يا ايها الذين امنوا لاتخذوا طيبا ما احل الله لكم روايت کی ہے بخاری و مسلم فی اپنی صحیحین میں عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا اوسنی کہ ہم جنگ کرتے ساتھ رسول خدا کی اور ہمارے پاس عورت نہ تھی تب ہم نے استقام کیا کہ آیا ہم تمنا کریں پس منع فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم کہ عورتوں سے بخل کی رضا دی بلکہ نکاح کریں ہم عورت سے ساتہ رخت وغیرہ کی ایک حد معین تک بعد نقل کرنی اس آیت کے عبد اللہ فی آیہ یا ایہا الذین امنوا الخ پڑھا انتہ ترجمہ مخفی رہی کہ پڑھنا عبد اللہ کا اس آیت کو بعد اخبار علت منع کی صریح ہی کہ اسخ نکاح نسخ کا کیا اور گویا تعرض اور طعن کیا خلیفہ ثانی پر کہ اوسنے حلال خدا کو حرام کیا نیز یہی کہ تعلیقی اپنی تفسیر میں عمران بن حصین سے روایت کی ہے قال قلت آية المتعة في كتاب الله عز وجل ولم تنزل آية بعد لتشنعها فانما هذا من رسول الله ﷺ فمتنعنا مع رسول الله ﷺ ولم ينه عنها فقال حبلى بواثر ماشاء قال البخاري في صحيحه يقال انه عمر بن الخطاب المذکور عن قال لم في المجلد الثاني من تلك مجلدات ما هذا اللفظ معنى عمرو لم يقل يقال انه عمر بمعنى تفسير تعلیق من عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ اوسنی کہا نازل ہوئی آیت منع قرآن مجید میں اور کوئی آیت اسطر علی نازل نہیں ہوئی کہ



کہ وہ کہتی ہیں وہ مرد عمری اور سلم فی ابی دوسرے جلد میں کہا ہی نہیں جلد وین میں کہ وہ عمری اور ہند  
 کہا کہ کہتی ہیں اسے طہر حسی بہت سی روایتیں ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد اس کی ذکر کرونگا اب ان روایتوں  
 صاف معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ ہرگز منسوخ نہیں ہوا مانع اس کی محض آپ کے پیروں حضرت عمر بن قاتل کتاب  
 الشیخ اور حدیث استنبصار اور تہذیب کے کہ حرم رسول اللہ صوم الحرم الاہلیۃ و نکاح المتعہ ہی اقوال بفضل اللہ  
 العظیم یہ حدیث محمول تفسیر پر ہی اور یہ حدیث آپ کے کتابوں میں اسطر جبرہ کو ہی مروی وافی الصحیحین  
 عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ عن نکاح المتعہ و عن الحرم الحرم الاہلیۃ من خیر و معلوم ہوتا ہے کہ ہر  
 کتاب استنبصار اور تہذیب کے اس غی میں یہ حدیث لکھی ہے ورنہ علماء امامیہ پر طعن کرنا خلاف عقل ہے تمام علماء  
 استنبصار اور تہذیب کو ذکر کرتا ہوں کہ اس غی کے قلعی کہل جائیگی عبارت استنبصار کی اسطر حسی ہے فاما ما رواہ  
 محمد بن احمد بن محمد عن ابی الجوزاء عن الحسن بن علوان عن عمرو بن خالد عن زید بن علی عن ابیہ عن علی  
 قال حرم رسول اللہ صوم الحرم الاہلیۃ و نکاح المتعہ فالوجه فی هذه الروایۃ ان یعملوا علی  
 لانها موافق لمذہبنا من الاخبار الدالۃ علی اباحتها موافق لظاهر کتاب جماع الفری  
 المحقق علی موافقہا فیجب ان یكون العمل بان هذه الروایۃ الشاذۃ انہی او عبارت تہذیب  
 اسطر حسی ہی و اما ما رواہ محمد بن احمد بن محمد عن ابی جعفر عن ابی الجوزاء عن الحسن بن علی  
 عن عمرو بن خالد عن زید بن علی عن ابیہ عن علی قال حرم رسول اللہ صوم الحرم الاہلیۃ  
 و نکاح المتعہ فان هذه الروایۃ و مردت مورد التفسیر علی ما یدہب الیہ مخالف الشیعہ و العلم  
 حاصل الكل من سماع الاخبار ان من دین امتنا اباحت المتعہ فلا یحتاج الی الاطباء انہی اہل انصاف  
 سی کہتا ہوں کہ ان دونوں کتابوں کے عبارتوں کو ملاحظہ فرمائیں کہ مصنف طعن بہان فی اس میں مثل بعض  
 فقرہ آزاد شرب کے لا تغربوا الصلوۃ برسم لکری و انتم کما ری کو چھوڑ دیا ہی بنی مدعا کی موافق جبکہ عبارت  
 ہی اس کو تو ذکر کیا اور جو عبارت اس کی بعد دلیل اطراح ماسبق ہی اس کو چھوڑ دیا سچ ہی کہ سنت صحیحہ  
 سنت کی اہل سنت کے اسلاف جاری ہوئی ہی اس میں آپ کا مقصود نہیں مگر مقصد فی طبیعت اہل اہل التمام  
 فی العشی الا بکمالہ کی آپ کے پیش رفت نجائیگی سب طرفی پردہ آپ کا فاش ہو رہا ہی اور یہی کہتا ہوں کہ  
 بعض رواۃ احسن کی ضعیف سی روایت کرتی ہیں اور بعض سنی ہیں چنانچہ محمد بن احمد بن یحییٰ مجاہد



یعنی روایت کیا کرتا ہے اور بیانات نہیں کرتا کہ اس سے کیا حدیث کو اور نصیب الايضاح میں ہی محمد بن احمد بن محمد بن حسین  
 بن عبد اللہ بن سعد بن مالک الاشعری بروی عن الضعفاء وبعثت المراسیل اور شیخ امام محمد بن طاہر بن علی البند  
 القسی الخفی نے قانون موضوعات میں حسین بن علوان کو ضعیف کذاب لکھا ہے اور یہی اسی کتاب میں لکھا ہے  
 کہ عمرو بن خالد نہم بالوضع ہی اور عمرو بن خالد تبصر صاحب رجال کی نسخہ اور شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ فی کتاب ہرست  
 میں ابو الجوزا کو سنی لکھا ہے اب معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ نوعیدین موضوع المسند و منقول عن الضعفاء میں احتجاج  
 اس سے صحیح نہیں خصوصاً ایسی حالت میں کہ احادیث بی شمار روایات بسیار مخالف او سکی کتب معتبرہ میں موجود ہیں  
 خبانچہ حدیث لولائی بن الخطاب عہما ماذی الاشعری جاب لایت آت سی کتب محدثہ اہل سنتان میں مثل تفسیر  
 تعلیمی و در مشور کی مذکور ہے الی اصل یہ حدیث جو اپنی ذکر فرمایا مطروح و غیر سہل یہی بالفرض اگر صحیح الصدور ہو تو  
 محمول بر تفسیر ہی کہا بدل علیہ تحسن الرواة قول الناصب اللہیم اور متعہ الحج کہ حسین سنی بن الضعفاء و المرہون  
 طواف قدم کی اور پہلی طواف زیارت کی کرتی ہیں یا وہ کہ اشہر حج میں عمرہ بجا لاکر اسی سفر میں حج ادا کر دے  
 ہیں یہ دونوں ایک شروع ہیں کسی نے انکو حرام نہیں کیا لیکن وہ متعہ الحج کہ طواف کی بعد اگر مریس نہ ہوا تو  
 افعال عمرہ کی بجا لاکر جگہ فسخ کرین البتہ یہ حرام ہی اور دلیل اسکی حرمت کی و انما الحج والعمرة فداء امر ہے  
 کما اخرہ النوی کیونکہ یہ مخصوص حجة الوداع میں تھا واسطی مٹانی رسم جاہلیت کی کہ کفار باجکارت متعہ کو اشہر  
 حج میں انحراف جو جانتی تھی جیسا بخاری میں مذکور ہے پس بطلت دونوں متعوں کی مفہم مخالف ارشاد فاروق  
 عظیم سی کہان ثابت ہی اور وحی الہی نے کسی تائید کی اتھی اقول بفضل اللہ العظیم حق تو یہ ہے کہ  
 آپ فی اہتمام پر بڑا دھوکھا کھایا اور کتاہو کو اپنی ملاحظہ نہ فرمایا ورنہ ان کلمات کو ارشاد نہ فرماتی اور چاہ  
 ضلالت میں نہ پڑتی بیان اسکا یہ ہے کہ شرح مختصر الاصول ابن حاجب بن قاضی عسکری نے ذکر کیا ہے فی التصحیح  
 ان عمر کان یمنع عن المتعۃ ای متعۃ الحج الی العمرة قال النوی ثم صا اجماعا ای جوازہ مجمعا علیہ البتہ  
 یعنی حدیث میں وارد ہوا کہ عمر منع کرتا تھا متعہ الحج سنی اور کہا نووی نے کہ بعد اسکی اجماع ہو گیا اس کے  
 جواز کا اب آپ کے خدمت سراپا برکت میں یہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت عمر کون متعہ الحج کو منع پہلی دو  
 جو متعہ الحج کی ہیں او سکو منع فرماتی تھی یا دوسرا و نووی نے جو کہا کہ بعد اسکی اجماع ہو گیا اسکی جواز کا نووی



منع الحج کو حرام نہیں کیا جیسا کہ آپ نے خود کہا کہ یہ دونوں ایک شروع ہیں کسی نے انکو حرام نہیں کیا پس وہی  
 کہ دوسری معنی جو منع الحج کی آیت ذکر فرمائی اوسیکو حضرت عمرؓ نے منع کیا اور لوگوں نے خلیفہ صاحب کے کہنی  
 پر عمل کیا بلکہ اجماع اوسکی جواز کا ہو گیا اور یہ بھی مطلق ہی پہلے کہ اجماع اوسکی جواز پر ایک منع نہیں ہوا ہی  
 اور علماء اہل تشیع اور سکو جائز نہیں کہ ہتی فطرتی قول الغبیؓ اساعامل ضمیر پر پوشیدہ نہ رہی معنی حقیقی منع الحج  
 کی یہ ہیں کہ احرام عمرہ کا اشہر حج بن بجالاتین اور بعد اوسکی اوسی سال میں حج کرین اور معنی مجازی یہ ہیں کہ نسخ  
 حج بعمرہ یعنی طواف کی بعد اگر ہم ہی میر نہ ہوں تو افعال عمری کی بجالات حج کو نسخ کرین پس ل مجتہب معلوم  
 ہوتا ہی کہ خلیفہ ثانی نے دوسرے معنی جو منع الحج کی ہیں اوسکو حرام فرمایا اور بہت سی علماء اہل سنت مثل فاضل  
 رشید وغیرہ کی ہی ہے کہ ہتی بن مگر یہ بھی فادہ فرماتی ہیں کہ خلیفہ ثانی نے اول معنی کے نہیں کے مگر نہی ازراہ  
 فضیلت کی کے یعنی حج تمتع افضل نہیں ہی دراقسام حج سی اور یہ ہا کا سار کہا ہی کہ مطلب میر رضوان بقدر  
 علیہم کا بہ صورت حاصل ہے خواہ پہلی معنی برادر لین خواہ دوسرا اس لئی کہ جو تمتع کہ عہد خباب سول اکرم بن  
 حلال اور یساح تھا خلیفہ صاحب نے اوسکو منہی عنہ فرار دیا اور صاف صاف کہہ دیا استحقاق کا تعلق اور ہی مینا  
 کہتا ہوں کہ خلیفہ صاحب نے اول معنی کی نہی کے اس لئی کہ شرح مختصر ابن عساکر مذکور ہو چکا فی الصحیح ان  
 عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحرم حج الا بالجماع علیہ وجوزہ عجم علیہ اور تنہا اور  
 منع الحج الی العمرہ سی معنی اول یعنی احرام عمرہ کا اشہر حج بن بجالاتین اور بعد اوسکی اوسی سال میں حج کرین پس واضح  
 ہی کہ خلیفہ صاحب نے اوسکو منع فرمایا ہی اور اوسکی کہنی پر عمل کسے فی نہ کیا بلکہ اجماع اوسکی جواز کا ہو گیا اگر کوئی  
 کہی کہ نہی ابن عباس اور لویہ کی ہے جیسا کہ فاضل رشید لدین فی امام نووی سی نقل کیا ہی نہ فانہ لم یحذر ان  
 عثمان انما نوا عن المنع التی فی الاعتقاد اشہر الحج من غاصہ وادہم نہی اولوئہ للذین غلبہ الاحاد او لکن  
 افضل قد انعقد اجماع بعد هذا علی جواز الافراد والجمع والفران من غیر کراہتہ ہم کہتی ہیں کہ امام  
 نووی نے اپنی خلیفہ کی تفسیر کی ہے اس لئے کہ بمنع عن المنع اور انما امرہا سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ خلیفہ ثانی نے اوسکو  
 حرام کیا اور بہر ہی ہمارا مطلب کہیں نہیں جاتا ہاں اشہر کا نہ نووی نے خود کہہ دیا کہ اجماع عدم کراہت پر منع  
 ہو گیا اصحابان انصاف طالب انصاف ہوں کہ جو فعل عہد رسول خدا میں مکر وہ نہ رہا ہو اور عہد عمر بن مکر وہ ہو اور  
 بعد اوسکی یہ اجماع اوسکی عدم کراہت پر منع ہو گیا یا حکم وسط بدعت ہی یا نہیں اور ہی صحیح ترمذی وغیرہ  
 بن ہی باسناد عن عبد بن عبد بن الحریث بن نوفل انہ یمنع سعد بن ابی وقاص الضحیٰ ابن



اس میں حضرت صاحبزادہ کا بیان ہے کہ  
 اگرچہ فقہاء نے اس کو حلال قرار دیا ہے  
 لیکن اس میں شک ہے

نہیں کہ بیعت ذلک الامن جملہ الامن فقہاء نے کہا ہے یا بنی اخی فقال ضحاک فان عن الخطاب  
 ہی عن ذلک فقال سعد قد صنعها رسول الله وصنعناها مع هذا حديث صحيح انتهى اس میں یہی  
 بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ عمر بنی خنی خنی کو حرام کیا اسلئے کہ منع بالعمرو الى الحج شاید ہی حج منع پر اور نہ ہی عمر سی مراد ہو  
 ہی اس واسطے کہ ضحاک نے کہا کہ نہیں کرتا اسکو مگر وہ شخص کہ جابل ہے حکم خدا سی نہیں کہ کی کہنی سے معلوم ہوتا ہی  
 کہ جو شخص اسکو عمل میں لاتا ہی تو وہ مرتکب فعل حرام کا ہوتا ہی اسلئے کہ مگر وہ بن اسعد رشور و شعب کے کیا احتیاج  
 ہی اور یہی ہی عمر کو اس مقام پر حمل نسخ حج پر نہیں کر سکتی کہ لفظ قد صنعها رسول الله منافی اس عمل کے ہی  
 اسواسطیکہ اور حضرت ہی نسخ حج کا بالاجماع نہیں ہوا تھا اور فاضل روز بہان فی ابطال الباطل میں لکھا ہی  
 کہ کوئی روایت صحیح اسطرح کی وارد نہیں ہوئی کہ عمر بنی منع الحج کو منع کیا ہو تو یہ انکار برہمات ہی ہے اسواسطیکہ  
 حدیث متحان کا تا الخ نہ اسقدر مشہور ہی جسکا کوئی انکار کر سکے عقل مافل حیران ہی بلکہ قابل تحسین و ازان ہے  
 کہ عمر بنی دو نو نسخ کو ایک قبل میں اور ایک زمانہ میں اپنی زبان فیض بیان سے حرام ٹہرایا ساتھ ہی نسخ الحج  
 کی تحریم کو لوگوں فی نہ مانا تو انکی کہنی کو برا مانا اور منع لہا کی حرمت کو مان لیا اس نخرہ تبغیض کے کیا وجہ ہے  
 اور فاضل روز بہان کا قول بعد کلام سابق کے یہ کہ ممکن ہے کہ اوسنی رسول خدا سی سنا ہو تو ہکا جواب ہے سن لہجہ  
 کہ اگر عمر بنی اوسکے نخریم کو عیاذ باللہ رسول خدا سی سنا ہو تو اپنی طرف نسبت نخریم کی نہ دیتا نہ سبب تھا کہ  
 یون کہنا کہ رسول خدا سی اسکو منع فرمایا ہی کوئی اسکا اگر مرتکب حج کا تو میں دسہر عقاب کرونگا نا لوگوں کے  
 ولین اثر کری اگر سنجیمہ اسکو منع فرماتی تو پورا جماع اوسکے جواز کا کیونکر ہوتا اور یہی میں کہتا ہوں کہ اگر  
 خلیفہ ثانی تحریم منع الحج یا منع لہا کو رسول خدا سی سنٹی تو ظاہر ہے کہ زما ز رسول الثقلین علیہ الصلوٰۃ فی کل  
 شیخ ماہ خلیفہ ثانی تک عرصہ دراز ہوا اس میں متمدن ساکت کیوں رہے اس زمانہ تک دو نو منع اصحاب میں  
 رایج ہی کیوں نہ منع کیا اور بالعمرو نہ ہی من انکر سے کیوں باز رہی اور یہی سلم الاصول میں نے زمانہ کہ کتب  
 سی ہی ملاعبت بہار ہی لکھا ہی مسئلہ اتفاق العین ثانی بعد استقرار الخلاف فی الاصل منع  
 عن الاشعر و احد الغزالی الامام الحنفی ان واقع حجة و علیہ اکثر الحنفیۃ و الشافعیۃ لنا اجماع الثنا  
 علی جواز منع العمر و قد کان عمر بنی عنہ انہی اس کلام سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ منع الحج کو عمر  
 حرام کیا اسلئے کہ لفظ جواز سی معلوم ہوتا ہی قبل اجماع جواز کی حرام تھا اسواسطیکہ مالک استعمال میں جواز  
 متبادر سے کہ ہوتا ہی کسیر فاضل رشور نے یہ شکوک عمر میں لکھا ہی کہ نہی عمر سی مراد نہ ہی ہے قبل ہی



فی الظلام سی ہے اور عبد سلیم اس بات کی کہ نہیں ہے مراد کراہت ہی پر ہے بدعت فی گریبان خلیفہ ثانی کو بڑا کہا  
 ہو سکتی کہ تصریح منع کی قرآن اور احادیث سابقہ اور آیت سی ثابت ہی اور اجماع ہی عدم کراہت پر منع ہو گیا ہے  
 خلیفہ ثانی کون تھی کہ اس سے مانعت فرمائی اور یہی مانع لاصول بن عبد القادر شافعی سے نقل ہے قال کان  
 منی عن المتعة وكان علي ما بها فقال عثمان بعلی کلمة فقال علي لقد علمت اننا منعنا مع رسول الله  
 قال احبب لکننا کا خائفین ہذا طایفہ مسلم حاصل یہی کہ عثمان منع کرتا تھا منع ہی اور جناب لایجاب  
 حکم فرماتی تھی ساتھ اس کی کہ عثمان نے جناب میر علیہ السلام سے ایک کلمہ پس کہا علی فی عینی منع کیا ساتھ یہ  
 کی کہا عثمان نے مان لیکن یہ ہم اس وقت میں ترسان انتہی معنہ نووی نے کہا ہی کہ مراد خوف سی خوف  
 ہی اور ابن حجر نے تو چہ نووی کو پسند نہیں کیا اور کہا وقال ہے روایۃ شاذة اور حقیقت تو یہ ہے کہ حجة الوداع  
 میں خوف شہر کین کا نہ تھا اور منع حجة الوداع میں تھا اور قرطبی نے کہا ہی کہ مراد خوف ہے یہ ہی کہ عثمان خائف  
 تھی اس برسی ثواب افزا کا اعظم ہو جاؤا جو منع سی قال القرطبی قوله ما یضی ای عن انیکون اجر من فرد اعظم من امر  
 من منع پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ فرما بخوار سی رسول الثقلین علیہ الصلوۃ فی اللوین کے صاحب جہا وقت حیات آنحضرت  
 میں ہی ضنا اور غیبت سی بجا نہیں لاتی تھی اور ہر گاہ کہ قول ہے ۲ لو استقبلت استدرت لاصلت کما صلوا کریم  
 اہلسنت میں مذکور ہی ال ہے منع پر اور فضیلت منع پر ہی اس سے زیادہ کوئی قول نبوی نہیں پس ضایف ہونا  
 حضرت عثمان اور ان کی اخوان کا زیادتی ثواب فراموشی اور بر منع کی خالی تعصب سی نہیں ہی باوجود حسن بات  
 پر ہی مطلوب ہمارا حاصل ہے لکن میں انکر حکم النبوی واعتذر بخوف نقص الثواب فمن هذا الکین  
 یعنی جو شخص کہ انکار کری فرمان و جب الامعان حضرت رسول اکرم علیہ السلام سے ایجاد عالم سی و رعذ لاوی خوف نقص  
 ثواب کا پس ہلاک ہونی والا کہ ہی نہ ہو المقصود بثبوت متعة الحج اور جامع میں ہی نافلا عن الموطا  
 اللہ صلا علیہ وسلم ۲ بہر حجۃ و عمرۃ ثم توفی قبل ان یہی عنها قبل ان یزل القرآن بحج  
 فی اخری جمع بہر حجۃ و عمرۃ ثم لم یزل فیہا کتاب لم یہی عنها النبوی قال قال لبرائہ ما شاء فی  
 اخری ان رسول الله ۲ منع و منعها فقال فیہا لبرائہ ما شاء و حصل ان سب و ابہو نکاہ یہ ہی کہ رسول خدا حج  
 منع کو عمل میں لا اور قرآن مجید اس کی حرمت میں نازل نہیں ہوا بعد اس کی اپنی ہی سے ایک مرد فی تشریح  
 اختیار کی اور اس کو حرام کیا جیسا کہ قیام عبارت سے صاف حرمت ثابت ہونی ہے اور صحیح مسلم میں تو بہت  
 روایتیں ہیں کہ اولی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ عمر فی سعة الحج کو حرام کیا بعد اس کی کہ حضرت فی حکم فرمایا جانا جو جانا



جناب غفرنا شبہ عار الاسلام میں بہت سی عیبیں انہی کتاب کے ثبوت متعلقہ الحج میں یہ تم فرمایا میں نے یہاں  
 علیہ حج البیاب فرمائی کہ عمری اپنی راہ مبارک سے کسی شے کو حرام کیا پہلے معنی کو یاد دوسری کو اگر پہلے کو حرام کیا اور اسے  
 اسے تشریح اختیار کی تو پھر مجھ سے کہہ دینا کہ یہ دونوں ایک شروع میں کسی نے انکو حرام نہیں کیا کس طرح حسی لکھا  
 اور اگر دوسرے کو حرام کیا باوجود اسکی کہ پیغمبر خدا اسکو عمل میں لائی تھے اور نہ ہی اسکی حرمت کی نہیں کی تھی تو یہ  
 تشریح اور بہت ہی اور مخفی نہ رہی کہ حدیث میں نہیں عمری تھی ساتھ کراہیت کی بعض فضلاء اہل سنت نے  
 ہزاروں سال انکو یہ رسم اور کچھ باطل ہے کیونکہ قال قال ابیہ ما شاء اس کے صاف ظاہر ہوتا ہے عمری اسکو حرام  
 کیا تھی تو یہ بھی کہ اہل سنت اس مقام پر دست ہالم کردہ ہیں کہ یہی یہ کہتی ہیں کہ عمری مراد نہیں ساتھ کراہت  
 کی ہے بلکہ پہلی معنی کو عمری مکرر معلوم کیا ہے جب علماء شیعہ ان کی گریبان کو کھڑے ہیں کہ انا احرم مہاسی صاف  
 حرمت پائی جاتی ہے تو کہتی ہیں کہ حرمت اس قول میں باعتبار متعدی ہے اسلی کہ ثنیہ سی کہی واحد کا ہے  
 اور ہوتا ہے اور جب علماء شیعہ کہتی ہیں کہ خمری غیر فی مجتہد حج میں تصریح کی ہے کہ شعنان کا ثانی مراد وہ  
 ثناء و متعلقہ الحج ہی جیسا کہ یوں کہتا ہے قد صح ان عمری الثناء عن المتعة فکان ثناء علی عہد  
 رسول اللہ وانا انا ثناء عن ثناء و متعلقہ الحج تو ہر سو ہی غامضی اور سرزد کی کے کچھ جواب نہیں دیا  
 هذا ما حصل لے فی هذا المقام بفضل الغیہ بالعلوم و تحقیق مقام کی متبع سیر اور اخبار پر مخفی نہیں  
 ہی کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ ماضی مضمون اسکا یہ ہے کہ پیغمبر خدا بعد  
 اسکی کہ کہ عظیمہ میں پہونچی اور عمرہ کو ادا فرمایا حکم کیا اصحاب کو کہ جو شخص اپنے ساتھ قربانی نہ لایا ہو عمرہ  
 تمام کر کی اپنی احرام سے باہر آئی اور نہ حج عمرہ کری اور میں نہیں جانتا تھا کہ حکم الہی اس طرح صادر ہوگا اور اگر  
 جانتا میں کہ باہر ہو جانا احرام سے تم لوگوں کو شاق اور گران ہوگا تو میں نے قربانی نہ لانا اور اپنی احرام  
 باہر ہو جانا اور نہ حج حج عمرہ کرنا اور نہ حج صحیح مسلم یعنی نووی نے بھی لکھا ہے کہ نبی ہزار ہا تھے انہی امت  
 الناس یا من فاذا ہم یتقون دن پس صاحبان انصاف اور ناکار کاں راہ انصاف خطہ فرمایا کہ حکم خدا و رسول میں  
 مرد ہو ناصحاً اسلام سے خارج کرنا ہی جو لوگ سرزد ہوئی تھی انکی شانیں کیا کہنا جائی اور صحیح بخاری اور  
 مسلم اور ترمذی اور نسائی وغیرہ میں جابر انصاری سے اور ابن عباس اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے  
 روایت طویلانی مقبول ہے کہ خلاصہ مضمون لکھا اسکی بہرہ کی جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حج واداع کی ہوئے



اور بہت کچھ

یحییٰ بن امام المتقین غالب علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام بیفات میں ہو چکی تو اپنی نیت کی کہ احرام باندھنا  
 ہو نہیں پاتا رسول خدا کی اور حضرت پیغمبر خدا سوشتر اپنی ساتھ لائی تھے جس حضرت امیر المؤمنین کے شریک اپنی میں  
 میں کیا اور یہ منافق مختصہ حضرت سی ہے کہ مقام افتخار میں کہا جاتا ہے اور جب حضرت فی اویو کو طواف اور سعی عظیم  
 فرمایا اور سعی سے فارغ ہوئی تب حضرت ابوہریرہ کی کھڑی ہوئی اور فرمایا کہ اگر پہلے میں جانتا کہ حق تعالیٰ حکم کرے گا  
 عدول حج تمتع کا تو وہی اپنی ساتھ میں نہ لانا پس کوئی کہ وہی اپنی ساتھ نہ لایا ہو تو اسکو جاہلی کہ عدول  
 کر ہی نیت کو ساتھ عمرہ کی اور محفل ہو پس افان یا ایک سے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ ہمہ مکہ مخصوص اس سال کا ہی ہے  
 رہیگا حضرت فی اپنی انگشت مبارک کو ایک ٹانہ کی دوسری ٹانہ میں داخل کیا اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج  
 کی اسبطر جہاد ہمیشہ اسبطر جہاد رہیگا اور جبکہ حضرت امیر علیہ السلام فی اپنی احرام کو تابع احرام حضرت رسول خدا کی  
 کیا تھا حضرت فی فرمایا کہ تو ہی اپنی احرام پر باقی رہ اور حضرت رسول خدا فی ۳ شستر اپنی دست مبارک سے نحر فرما کر  
 اور حضرت امیر علیہ السلام فی باقی کو نہر کیا اتنی مختصہ یہ حدیث ہی ہماری مذہب کے مؤید ہی و رضا ویدہ انت جہاد کہتی ہیں  
 کہ عمر فی سعی ثانی جو مستغرق کی کی میں اسکو حرام کیا جیسا کہ خود مجیب ہے ہی ذکر کیا ہی تو اسکی ابطال کی باقی یہ  
 روایت کافی ہے ابن اثیری جامع الاصول اور بہار میں ذکر کیا ہی نہ فاسی قدر جلال اللہ تعالیٰ امرت فصلا  
 هذه لعامة الامم لا بد فتا لا بد ابدان فی آخری لا بد لا بد الدہری ہی آخر الدہر انتہی حاصل ہونے  
 اس عبارت کا یہ ہی کہ سرافہ ابن مالک نے حضرت رسول خدا سے پوچھا کہ یہ سنت آیا اسی سال کا ہی یا ہمیشہ رہیگا حضرت فی  
 فرمایا کہ ہمیشہ رہیگا اور قیاس حدیث کا مستلزم ہی جو از فتح حج بعمرہ کی تین اور یہ حدیث بنا فی ہے قول انت کہ  
 کہ بتا مال کہتی ہیں کہ فتح حج کا مختص اسی سال میں تھا پس اگر صاحبان انصاف انصاف میں ملاحظہ فرمائیں تو یہ  
 ان روایات میں معلوم ہو جائی کہ عمر فی دون مستعین کو حرام کیا اور احادیث نزاع شان کی سابق میں ذکر کر چکا ہوں  
 کہ مستعین الحج طلال ہی اعادہ حدیث فر فرمیں ہی و ہذا الشیخ فی رد الداہل متوکلا علی الرب اللیل میں ہے  
 آپ فی فرمایا کہ دلیل اسکی حرمت کی کریمہ و اموی الحج والعمرة للہ اور امر ہندی کہ آخر الحدیث ہی ہے تو اسکا جواب یہ ہے  
 کہ غایۃ فی الباب سسر آیہ سی حکم قرآن اور افراد کا ثابت ہوتا ہی و اس شیت سی یہ لازم نہیں آتا کہ تمتع منع ہوگا  
 پس لے کہ احادیث سابقہ اور آریہ مانعہ فن تمتع بالعمرة الحج سی بخوبی واضح ہو چکا کہ مستعین الحج طلال ہے اور مجموع  
 روایات سابقہ میں یہ نہی ثابت ہو کہ خلیفہ ثانی نے دون مستعین کو مستعین الحج کی حرام کیا پس یہیں کتاب کہ مستعین



دیشانی و سی کی طرح حس الہامی طہ سنہ رسول اللہ ابضا الذی علیہ السلام علیہ السلام  
 لکن الجواب عن ذلک کا جواب یہ ہے کہ یہاں کہا کہ ان معنی اللہ کا جملہ فذل علی جوڑا  
 لکن لکن معہ ہذا قال انما صریحاً لغوی التسمیہ ہر اوجہ اس کی اگر فرائی کہ احرم معنی خبر کی مجاز ہے حقیقت  
 کی ہوتی ہے مجاز کو نہیں مانتی پس اس تقدیر پر اگر یہ معنی کیجیے گا تو ارشاد ائمہ میں کہ عن المحللون حلالہ و المحرمون  
 حرامہ ہی کیا کیجیے گا اگر معنی حقیقی پر کہیگا تو ممنوع ہی الا اس صورت میں جو جناب فاروق پر وارد ہوتا ہے وہ بعینہ حضرت  
 ائمہ پر وارد ہوا ہے اور اگر معنی مجازی پر کہیگا تو مسلم لیکن ما نحن فیہ میں اس کی کون مانع ہی اور معنی ابنی والدہ بزرگوار کو  
 جواب بھی گا کہ وہ اسی قول ائمہ کی تفسیر ہے کتاب میں باین عبارت افادہ فرماتی ہیں یعنی در عہدہ جناب ائمہ  
 ربان اخبار فرمایند بڑی نفوس کا مقام ہی کہ ملازمان والا ابنی گھر کی بھی خبر نہیں لیتی اور گناہ ذکر اقول الفصل العظیم  
 ہم اس امر کا انکار نہیں کرتی کہ احرم کی معنی خبر کی کہیں ہوتی ہیں بلکہ میں انکار اس امر کا کرتا ہوں کہ متعان  
 کا نام علی عہد رسول ائمہ وانا احرم ہا اس میں معنی خبر کی نہیں ہو سکتی کئی وجہ سے اول یہ کہ آپ نے فرمایا کہ  
 حضرت عمر نے خبر نسخ کی دی ہے حالانکہ یہ نسخ نہیں ہوا جیسا کہ سابق میں بہت سی حدیثیں ذکر کر چکا ہوں  
 اور واسطی الزام آپ کے ایک حدیث اور بھی ذکر کرتا ہوں کہ اور سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نسخ نہیں ہوا جیسا  
 اور مسلم نے اپنی صحیح میں اور بخاری نے بھی کئی طریقوں سے جو نسخہ اس کی روایت کی ہے ان میں سے ایک ہے  
 ابطالہ بعد ان فعلہا جمیع مسلمین بالبر الشی الی جن ذلک وایام ابی بکر حدیث سے انکار ہوتا  
 کہ زمانہ رسول خدا اور ایام ابی بکر میں حکم بغیر خدا لوگ نسخ کرتی تھے اور ہرگز نسخ نہیں ہوا بلکہ روایت عمر  
 بن حصین کے کہ سابق میں ذکر کر چکا ہوں شاہ قوی ہاری مدعا پر ہی اب فرمائی کہ معنی احرم ہا کی خبر میں ہا  
 کیوں کر ہو سکتی ہیں اور بغداد صحابی کا نجوم باہم اقتدیم اہم اہم اگر شیعہ اہل طہ علیہم السلام پر دی عمر بن حصین  
 و عبد اللہ بن مسعود وغیرہم کی کہ یہ اصحاب نسخ کرتی تھے نہیں کہ ہندی ہو گئی دوسری یہ کہ معنی احرم  
 کی اگر خبر میں حرم ہا کی ہوتی تو جامی کہ اس معنی کو عرب عرب سمجھ لیتی اسلی کہ وہ اہل زبان اور محاورہ دان تھے  
 حالانکہ خلیفہ ماسون ابنی رونی اگر شیعہ کہ بصریج ابن کثیر شامی کے معنی علوم فقہ و کلام و فرائض و نحو و عربیت و شعر و  
 علم نجوم و سایر تمام ریاضی کا تھا اور تاریخ ماسونی ہی اس کی طرف نسبت اور تفصیل جناب لایست تاب میں بہت  
 اہل تصنیف کئی چنانچہ یہ شعر ہے او سکا ہی ۛ خلیفہ خیر الخلق و الاول الذی ۛ اعان علی رسول اللہ



[illegible]



عربی کہا کہ وہ حلال ہے اور شیخ نے کہا کہ تمہاری بات ہے تو اسکو منع کیا ہی بن عربی کہا کہ تو مجھ کو بتا اگر میرے  
 بابت ہے اور شیخ نے ممانعت کی اور کہا اسکو بغیر خبری آیات میں ترک کروں سنت پیغمبر کو اور تابع ہوں اپنی بات کے  
 قول کا قال المناصب الغوی المکیہ جناب جناب آب کی دیانت سی بہت دور ہی کہ اسقدر نقل لفظ  
 اور دستہ میں نیابت کرین شیخ ترمذی میں مذکور حدیث حشر شیخ کی البتہ ابن عباس سے یوں موجود ہی کہ قال انما کا  
 المنع فی اولیٰ السلام کان الذیل یقدم البلد لیس لہ ہما معزۃ فیتزوج المرأة بقدر ما یرے  
 ان یرقیم فتنقظ لہ مناعہ فصل لہ شیعہ حتیٰ انزلت الاعلیٰ ازواجہم او ما ملکت ہما ہم الا فاد  
 ابن عباس نے کل فیوج سواہا منہم عام اور جس حدیث کو لازمان والا فی نقل کیا گزشتہ کتاب مذکور کی ابواب الفحار  
 کیا باب منع النساء میں ہی نہیں ان ابواب الحج کی باب اجاء فی المنع میں تبصرہ منع الحج البتہ ابن عباس سے موجود  
 ہی کہ عن شہاب ابن سالم بن عبد اللہ حدیث نہ سمع جلا من اهل الشام وهو یسل عبد اللہ ابن عمر  
 عن المنع بالعمرة الی الحج فقال عبد اللہ ابن عمر حج حلال فی آخر ما نقلتہ میں یہ حدیث منع النساء میں کہاں  
 شہری شاید اسی سواخذہ کی ڈوسی ترجمہ لفظ عن المنع بالعمرة الی الحج کو حذف کیا اور معالطہ دینی کر عرف لفظ منع کا  
 لیا سبحان اللہ جب یہ حال مجتہدوں کا ہو کر دیدہ و دلستہ حدیثوں میں دخل کریں تو مقلد کس گنتی میں ماری گشتا  
 ۱۰۵  
 یہوئی انگہ کہاں کی بات کہاں نہائی ۵ یہ خوش گفتہ است سعدی در النجاء الا یا ایہا الساقی اور کا ساد  
 ناولہا انتہی اقول بفضل اللہ العلیم کتب احادیث کی تتبع پر مخفی نہیں کہ اکثر احادیث میں سبیل منع  
 مذکور ہوئی ہیں مگر محدثین نے ہر مسئلہ کی باب میں ادنیٰ کر نہیں کیا بلکہ جس ایک مسئلہ کی باب میں چاہا ذکر کر دیا  
 اور استخراج و استدلال کر نیوالی اوں سبیل کے البتہ عبادہ ہر ایک مسئلہ کی باب میں اوصاف حدیث کو ذکر کیا  
 کرتی ہیں پس کیا استبعاد ہی کہ اوس حدیث کو اگرچہ ترمذی نے باب اجاء فی المنع میں نقل کیا ہو مگر حقیقہً اس میں  
 وہ مسئلہ کا ذکر ہوا سطور پر کہ یسل عبد اللہ بن عمر عن المنع بالنساء و بالعمرة الی الحج کی کتاب نے  
 سہو بالنساء کا لفظ ساقط کر دیا اور بالعمرة الی الحج کو لکھا اور کسی نے اسکا عکس کیا اور بعد چندی اوسی نسخہ کا جمع  
 ہوا جس میں بالنساء کا لفظ نہیں ہی اور رفتہ رفتہ نسخہ نسخہ ہو گئی جن میں بالنساء کا لفظ مذکور نہ تھا اس حدیث  
 تمہاری فضلا گو یہ کہنی کے جگہ ملی کہ یہ روایت محرفہ ہی و نہ تحریف کی گنجائش یہاں اصلاً نہیں ہی کیونکہ بخیر  
 اس روایت کی کوئی دوسری روایت دلیل اثبات علت منع النساء کتب اہل سنت میں مذکور نہوتی تو البتہ



بخت سی ناصد و نہی طلیفہ نانی تک حلت منع حد فواتر معنوی کو پہنچ گئی ہی تو کوئی غافل بقدر نہیں  
 کر سکتا ہی کہ اس روایت میں شیون فی عریف کی ہوا اس کی بید ہی کہ فاضل روز بہان موصلی شافعی نے  
 ابطال الباطل میں اس روایت سے انکار نہیں کیا اور دوسرے طریقوں سے اس کا جواب لکھا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے  
 تسلیم کی یقین ہوا کہ اگرچہ فی مانا نسخ سند اولہ میں ہو مگر نہ مانا یقین میں ہے روایت نسخ ترمذی میں موجود ہے  
 والا یہاں سے غصب نقل سنو کا انکار سی باز نہ آتا لیکن شاخربہ است بلا لحاظ اس کی نسخ سند اولہ پر اعتماد  
 کہ کی یہ اعتراض کرنی آتی ہیں اور جواب معقول سننی آتی ہیں اس نسخ فی جو اس اعتراض کو ایسی طور پر رنگ  
 دیتی ہے کہ گویا اسکی تسبیح طبع سے ہی یہ محض اسکی طبع بجا و خیال خام ہی نہت خیانت کی ایسی عالم  
 جلیل القدر خباب طحان العلماء کی شانیں میں نا فہم نے روا رکھی یہ غلط فہمی کے ہی کیونکہ خیانت اسکو کہتی ہیں  
 جو اسکی شیخین نے کی ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ذکر سزا عت حضرت عباس ام حضرت امیر میں بلکہ گوری قال عمر  
 فلما توفي رسول الله قال ابو بكر انا ولي رسول الله فاجتئنا نطلب براءتك من ابن ابيك و  
 يطلب هذا ميراث امرأته من ابنا فقال ابو بكر قال رسول الله ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري  
 فابنا ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري  
 رسول الله وولي ابو بكر فابنا ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري ما نوري  
 جنتنا انت و هذا و انما جميع امر كما و اشل حاصل مضمون یہ ہے کہ عمر نے کہا ہر گاہ کہ پیغمبر خدا نے وفات پائی  
 ابو بکر نے کہا کہ میں ولی رسول خدا کا ہوں پس آئی تم دونوں طلب کرتے ہی تو ای عباس میراث اپنی برادر زادہ کی اور طلب  
 کرتا ہی یہ شخص اپنے خباب امیر المؤمنین میراث زوجہ اپنی کے باب سے اسکی پس ابو بکر نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ہم میراث نہیں چھوڑتی جو کچھ تیرے ہمارے ہی ہے وہ صدقہ ہی پس تم دونوں اسکو کاذب اور غدار اور خائن جانے  
 ہو اور خدا جانتا ہی کہ وہ بہت گواہ اور نیکو کار اور شہد اور تابع حق کا تھا پس جب وہ بھی مر گیا اور میں اسکو  
 بلکہ پوچھا پس مجھکو بھی تم دونوں کاذب غدار اور خائن معلوم کیا اور خدا جانتا ہی کہ میں صادق اور نیکو کار  
 اور تابع حق کا ہوں پس آیا تو میری پاس اور یہہ آیا اور حالانکہ تم دونوں باہم خلاف نہیں رکھتی اور اگر تم دونوں کا ایک  
 ہی نہت ترجمہ حضرت فاروق کے بیان سے ثابت ہوا کہ خباب لایت ماب شیخین کو کاذب غدار و خائن  
 جانتے تھے اور تم اسے اگر انکار کرو گی تو کذب تمہاری فاروق اعظم کی لازم آوی گے وہو کا تری اسکی سوا  
 حضرت جلیل القدر ابی کی خوشی دلیل تسلیم قول طلیفہ کی ہے پس ثابت ہوا کہ خیانت کی نسبت شیخین کی طرف



طرف قدیم سی ہی اور تہاری علماء کہ پروا تو کمی میں بطریق اولی اس نسبت کی نزادار میں اور حقیقت امر یہ ہے  
 نسخ صحاح سند کی مختلف بنیادیں ان اثر میں جامع لاصول میں تصریح اسکی کی ہے کہ اس ہی راہیت فی کتابہ  
 احادیث کثیرہ لہ اجداد فی الاصول التي فرائدہا وسمعتها ونقلت منها في الخلاص والنسخ  
 والطرق اور یہی جامع لاصول میں کہ سالت ابن عباس عن المنفعة ای منہ الخ فوخص فیہا وکان ابن الزبیر  
 بنی عنہا فقال ہذا ام ابن الزبیر یحدث ان رسول اللہ صرح فیہا فی ما ایت عن المنفعة والیقل  
 عن منفع الخ فی آخری اور ہی منفع الخ او منفع النساء اخرجہ مسلم بن نظر اسکی کہ نسخہ صحاح کی بہت مختلف  
 ہیں اور اکثر احادیث مانعہ میں یہی اختلاف ہے اگر نسخہ صحاح قدیمہ میں یہ حدیث در باب منفع النساء کی ہے  
 تو مقام عجیب نہیں جیسا کہ فاضل روز بہان کا بخار نکرا اس کلام پر شاید قوی ہے اور روایتیں بخاری کی کچھ ترقی  
 سی ملو میں جیسا کہ فقیر یہ نسخہ کہ حدیث لکم فاتوا حرمکم انی شئتم بن نافع سی ابن عمر سی منقول ہے  
 والندی فیہ انزلت قل لا ازلت فی کذا وکذا ثم مضی وعن عبد الصمد احد  
 ائیب عن نافع عن ابن عمر فاتوا حرمکم انی شئتم فایستہانی اور حمیدی کہ جامع صحیح لکھا ہے کہ  
 ابن حجر دفع فی رایتہ الجمع بین الصحیحین بایستہانی الفرج وهو عندک بحسب فہم ثم وقف  
 علی سلفہ فیہ ہوا لیب فی رایت فی نسخہ الصنعان اد البر فی فرج ولبس مطابقا فی  
 نفس الی رایت عن ابن عمر لاسا ذکر قد ابع بکون لعد فی سراج المریدین اور البخاری  
 هذا الحدیث فی التفسیر فقرا بایستہانی وندک بیاضا والسئلہ مشہورہ تصنف فیہا احمد  
 بن شجون جو او صنف فیہا احمد بن شجون کا باو بین ان حدیث ابن عمر فی آیتان المودة فی ہر  
 انتہی الغرض اختلافات اور نقص اور تحریفات آپ کے کتا بو میں بہت ہی اور خصوصاً نسخہ صحاح کی نقائص اور خطا  
 کی انتہا نہیں جب نسخہ میں یہ حدیث در باب علت منفعہ کی ہو تو یہ لازم نہیں آتا کہ کسے نسخہ میں نہوا اور یہ جو  
 ابی فرمایا کہ صحیح ترمذی میں حدیث حرمت منفعہ کی البتہ ابن عباس سے یوں موجود ہی کہ قال انما كانت المنفعة الخ  
 تو یہ آپ کے چالاکی پیش رفت بخانیگی اسلی کہ حدیث کو صحیح جانا اور نسبت دینا طرف ابن عباس کے کسی وجہ سے  
 باطل ہے اول یہ کہ روایت ترمذی کی تمہیر حجت ہی ہم پر نہیں دوسری یہ کہ ابی ثابت ہو چکا ہے کہ نہ منفعہ ہوا  
 ازواج ہی جیسا کہ صاحب کشف فی تصریح اسکی کے ہی اور یہی بہت سی احادیث سی ثابت ہو چکا کہ منفعہ

ابن عباس



[illegible]



کھاج منہ سے نہ ساقط ہو مگر بن عباس کو نظیر کیوں قرار دیتا علاوہ ان سب کے کہتا ہوں کہ کون سا  
 امر اس آیت میں حرمت پر دلالت کرتا ہے اگر یہ کہیں کہ الہی علی ان واجہم سی معلوم ہوتا ہے تو میں کہوں گا کہ لفظ  
 فیتزوج المرأة بقدر ما یری سب سے خود کہ اس شخص کی ترمذی سے بروایت ابن عباس نقل کیا ثابت ہو گیا ہے  
 کہ متنع بہا زوجہ بن اعلیٰ ہے جس معلوم ہو کہ قبل نزول آیت الہی علی ان واجہم کی لفظ زوجہ کا اطلاق متنع بہا پر کلام  
 عرب میں شایع تھا ایسی حالت میں منع کا نسخ الہی علی ان واجہم سی کیونکر ہو سکتا ہے لاجرم موضوعیہ نسخ ثابت ہوئے  
 ثابت ہوئی یہاں حاصل لی ہے یہ المقام بفضل الغیر من العلام دیکھا غیر ذلک لیس انشاء اللہ تعالیٰ قولہ جو خوش  
 گفت است سعدی در زلیخا + الا باہیات فی اور کا ساؤ ماؤ لہا + اقول ز قول باطل خود شرم کن آخر میں منی  
 کہ عشق آسان نمود اول ولی افتاد مشکلما **قال الناصب الغوی اللہیم** انہا ہی نہیں جانتی کہ عبد اللہ  
 ابن عمر سی تو متنی کے حرمت میں احادیث متعددہ مشہور ہیں اور کتب عمدہ میں مذکور ہیں کما فی اخر جہ لا امام حمل  
 فی سندہ عن عبد الرحمن بن نعیم الا عن حمی قال سأل رجل ابن عمر عن منعة النساء فغضب فقال الله ما  
 كنا على عهد رسول الله من ابن ولا مسأخ بن منہا ما اخرج ابن ابی شیبہ عن نافع ان ابن  
 عمر سئل عن المنعة فقال احرام ومنہا ما اخرج الیہ عنہ قال لا عمل لرجل ان ینکح امرأة الا  
 بتکاح الاسلام ویدہا ویتتہ بہا بحت او سکی او کسی کیونکر مروی ہو **اقول بفضل اللہ العلیم**  
 خرمیسی اگر بکہ رود + چون بیا بدہنوز خرباشد + عجب طرح کی بات کہی کہ نہ بیان مشہور اپنی کتاب پوسے  
 احادیث وضعیہ بنا کی آپ سند لاتی ہیں کہ یہ خصم کی نزدیک سب دروغ ہیں کیا روایات مختلفہ میں متناہر  
 معمول بہ ہو سکے ہیں اگر ترمذی نے حضرت عمر کی حمایت کی لئے او کی بیٹی سے اس طرح کی روایت ہے  
 نقل کر دین تو اس سے کیا ہوتا ہے اور یہ بھی محتمل ہے کہ ایک قنین خلیفہ زادہ سنیان کلمہ انصاف باہر  
 لایا ہو بعد اسکے جادہ انصاف سے باہر ہو گیا ہو علاوہ یہ ہے کہ پہلی روایت جو آپ نے ذکر کی ہے آپ کے علمی  
 کی موافق تھیں اسلمی کہ حلت منوعہ کی عہد جناب سالنات بن کناجیہ سنت اور قول فاروق متفقان کنا  
 علی عہد رسول اللہ سی ثابت ہے اطلاق زنا اور سفاح کا اسکی اوپر حرام تھا ساتھ اسکی اگر ابن الخلیفہ فی  
 خلاف اسکی کھا تو شریع کی ایسے شرع کی کلام کا کیا اعتبار اسکی سوا اس روایت اولی سی یہ بھی مراد ہو  
 سی کہ ہم سب زمان نبوی میں منع کیا کرتی تھی تو اگر جائز نہ ہوتا تو زانی ہونا ہمارا لازم آتا اور ہم زانی نہ تھے  
 لا محالہ حلت منع ثابت ہے **قال الناصب الغوی اللہیم** یہ آپ کے پہلے قدمائی ہیں ملکیت



ابائی شیخ علی نے کتاب نہج الحق میں لکھا ہے کہ شافعی کے نزدیک نماز سفر میں قصر کرنا معصیت ہی اور  
 والد بزرگوار جناب کے کتاب صوامم میں بخین کی طرف نسبت کر کر با بن عبارت افادہ فرماتی ہیں کہ ابن عمر بن  
 عامر شخصیت کہ بخاری و مسلم ہر دو صحیحین خود از روایت نموده اند کہ گفت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول  
 ان آل ایطالب لیسوا بولیا، حالانکہ کتب شافعی میں معصیت کا نام ہی نہ ان دو نو کتابوں میں نام ابیطالب  
 کا نہ ان خدا کے نصیر معاف کری **اقول بفضل اللہ العظیم** اگرچہ آپ کی آباہی روحانی خلافت  
 میں بے نظیر و لامتناہی ہے مگر آپ ہی اونسے اس فن میں کم نہیں ہیں بلکہ اپنے خدا کی قدم بقدم علی جاتے  
 ہیں کیونکہ وہ اوت کا پوت اوت مثل شہرہ ہی دیکھی یہاں آپ نے کیا خوب نئی بات اپنی دل سے پیدا کی  
 ہی اور کیا اچھا مضمون باندھا ہے اگر آپ شراب کی شانیں یوں پڑ جائی تو زیبا ہی **جہوٹہ نو کیوں**  
 نہ کہی جہوٹہ تیری ساتھ رہا اللہ احمد کہ یہ معرکہ پھر تانہ رہا قولہ شیخ علی نے کتاب نہج الحق میں لکھا ہے  
 کہ شافعی کی نزدیک نماز سفر میں قصر کرنا معصیت ہی انتہی **اقول** اس قول میں پہلی کذابی یہ ہے  
 کہ علامہ حلی کا لقب شیخ قرار دیا مگر اس میں آپ مقلد ہیں انتہی الکلام والی کے جانشین ابن حجر کی نفاط کی شرح میں  
 یہ نکتہ عاشق شہید میں پیشتر مذکور ہو چکا ہے دو سر جہوٹہ میں سچ یہ ہے کہ آپ نے بڑا کام کیا ہے کہ اپنے  
 ائمہ میں کی سر پر ہی تقدم کا قدم لکھا بیان اوسکا یہ ہے کہ علامہ حلی علیہ الرحمہ نے اصلا اس کتاب میں یا کہیں  
 کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ شافعی کے نزدیک نماز سفر میں قصر کرنا معصیت ہی اور اپنی صاف و صریح یہ اقرار باندھا  
 کہ اس نسبت سی اذکو متہم کرو یا واہ واہ این کار از تو آید و مردان جنین کشند صل شمار ہیں و غلوئی کا آپ کے سبقت  
 ہی کہ کتاب کور میں جواز قصر نماز سفر میں معصیت کہ مذہب یا بخنیفہ کا ہی اسکی بیان میں ہونا نسخ سی نام  
 بدل گیا کہ شافعی کا نام ابی حنیفہ کی نام کی جگہ پر قوم ہو صاحب ابطال الباطل نے اوس پر کتاب کذب کا  
 اعتراض کیا تھا سیدہ نور اللہ شوکتی نے اوسکا جواب لکھا مگر صاحب شوکت عمری نے اوس جواب  
 معقل کو ناشیدہ قرار دیکر اسی اعتراض کا یوں اعادہ کیا و از آن جملہ است آنچه علامہ حلی قصر صلوٰۃ را در سفر  
 معصیت در کتاب نہج الحق بطرف شافعی نسبت کردہ الی آخر آپ اوسے سمجھنے کی دوسری طرح سی افادہ کیا  
 کیا خوب قسم آپ کا ہی کہ مقید اور مطلق میں فرق نہ کر سکے کہ کلام سفر معصیت میں تھا اوسکو سفر مطلق میں  
 سمجھ کر قصر کو معصیت ٹھہرا دیا یعنی ماوراء کوسجال کہ پیکر ترنیت کو بدل کے اپنا کام نکال لیا ایسی سچے اولیٰ سمجھ کو  
 اہل فہم العوینہ اصعبان اور اضمح کو الشکلان کہتی ہیں اب یہی معلوم کیا کہ حق بجانب آپ کی ہی کہ شوکت عمر



محمد بن ابی ہاشم و دیگر مجتہدین بھی سلطان العلماء سے بحث کر چکا ہے کیا ایسی سچھڑی ہو کہ جو کچھ ارادہ کریں کر سکتے  
 ہیں۔ تا قباحات فہم شتم روز گام تیرہ شد دل خوشی گو یا کہ از چیز ہی تھمید بود باقی جواب فاضل  
 روز بہان موصی کے اعتراض کا ساتھ حق الحق بن سید روح بن محبوب لکھ گئی ہیں اس مسئلہ سے کہ یہ کذب نہیں  
 بلکہ سہو نسخ ہی کیونکہ اگر معاذ اللہ کذب ہو تا تو اگلی جگہ کے اسی کتاب میں علامہ کیوں لکھتی وہ بیت الامامیۃ اسے  
 ان العاصی بسفرہ کا الخارج لقطع الطريق او السجایۃ فی قتل المسلم او طلب فجور و شبہ لا یجوز فی تفسیر القلۃ و لا فی  
 و قال ابو ضیفہ و صحابہ النودی و الاوزاعی لا فرق بین الطاعة و العصیۃ عبارت ہی صاف ظاہر ہوا کہ اس سے  
 پیشتر عبارت میں سبقت فلم و سہو نسخ ہی شافعی کا نام ابو ضیفہ کی نام کے جگہ لکھا گیا بلکہ کلام صاحب  
 ابطال الباطل ہے اس طرف شیعہ کی کہ اسنی کہا قد ہربان ذہ اسئلہ قد نسب الی الشافعی فیما مضی  
 و نسبناہ الی الکذب انتہی اور صاحبان فہم و انش خرابی ہیں کہ ہر فعل کے غایت و غرض ہوتی ہے اگر  
 علامہ علیہ الرحمۃ شافعی کے روکی و رہی ہوتی تو البتہ گنجائش اس مسئلہ کی ہو سکتی تھی کہ دوسری کا قول  
 شافعی پر باندھ کر اس کو ملزم کرینے کے واسطیٰ ارتکاب کذب کیا و حال آنکہ ظاہر ہی کہ علامہ کو جمیع المسنن کے  
 اقوال کا رد کرنا سلاوٹ تو ایسی حالت میں اس کی نام کی جگہ اس کا نام اور بالعکس لکھنے سے

۱۱۱

بجز اس کی کہ سبقت فلم ہی سہو ایسا ہو گیا ہرگز احتمال ارتکاب کذب کا  
 نہیں ہی علاوہ اس کی جب اس کی کتاب انتہی المطلب میں از تذکرۃ الفقہاء میں صاف صریح اس علم کو مذہب  
 ابو ضیفہ لکھا ہی تو کسی طرح بجز سہو نسخ کی احتمال و سہو نہیں ہو سکتا و کچھ عبارت فی الفتویٰ ابو ضیفہ بجز للعا  
 فی سفرہ القصر انتہی مان یہ البتہ علامہ علیہ الرحمۃ و الغفران فی کتاب کیف الحق و نہج الصدق میں افادہ فرمایا  
 کہ ذہب الامامیۃ الی وجوب کفص سفر الطاعۃ و قال الشافعی هو بالخیار بین القصر و الانام  
 و قد خالف فیہ تعالیٰ فزک ان منکم من یضی او علی سفر فخذ من ايام اخر و جب الامام الحق مصوم لا  
 وکل من الوجہ فی القصر و وجبہ الصلوٰۃ انتہی موضع الحاجۃ معلوم ہوتا ہی کہ شافعی کے عیب جہانیکے  
 واسطیٰ کہ اسنی خلاف قرآن کی خیابان القصر و الانام کو کیا اور مرکب گناہ کا ہوا اپنی یہ چند کلمات یہودہ  
 زبان سے ارشاد فرمائی وہ پوشیدہ نہ رہی کہ قصر باعیات کا سفر میں وجوب کتاب سنت سی اجماع سے  
 لیکن چونکہ صاحب عبادت میں بہت رعیت رکھتی تھی اسلیٰ خلاف خدا و رسول کی رکعات نماز کو سفر میں  
 بحال کہا شیخ عبد الحق دہلوی فی شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہی ان عثمان صلی فی ايام الحج فی منی ارجم کھا



والصحابة الذين بعد ايضا صلوا الربحوا كانت عائشة ايضا امت وجاء عن رسول الله ﷺ انه قال  
في السراطين او صحب بخاري بن ابان عمرى يقول انه قال صلى مع النبي ﷺ بمكة ركعتين ومع  
وعمر مع عثمان في صدر من خلافة ثم كان يتم حديث سي ظاهري هو اني ان عثمان في باس في عذر ان  
مسألة كما سفر من نهانك شراح وكموني باس خاطر ابني خليفة في توجهات صحيفة واما ويلات ضعيف ذكر كيا  
اور بعد ان توجهات في خود او ن سبكو و كيا و هكذا عبادته فلا خلف و جلة تمام عثمان فضيل كذا  
ماهل مكة او لانه كان امير المؤمنين فكل موضع له دار اولانه عزم على الاقامة بمكة و هذه  
اما الاول فان النبي ﷺ كان يسافر من بيته و قصره الثاني بان النبي ﷺ كان اولي بذلك الثالث  
بان الاقامة بمكة على المهاجرين حرام لان هذه الوجوه لا تجزى في صلوة عائشة على ان شرط  
لا دليل عليها انتهى كلامه آفتاب و ج سر و جناب مفتي عيسى شكري جواهر عبقرية في رد حجة اثنا عشر  
من باین عبارت افاده فرمائی ہیں کہ پیر و ان اصحاب ثلثہ را کہ فرمائی کہ این وجوہ ثلثہ اگر چه بدولت اقبال عثمانی مگر  
خالی از لطف نیست اما وجہ دوم بسیار لطیف واقع شدہ و از آن کمال محبت و عقدا گویندہ اش نسبت بخلیفہ فرمائی  
چہ این فایل حضرت عثمان را بسببیکہ امیر مؤمنان بود مالک تمام روی زمین و جمیع قطار زمین گردانیدہ است و ہر  
شہر و منزل را منزل و شہر و ہر ماخذ و بزم ابن سنی سرور امم و رسول اکرم و علت غائیہ ایجاد عالم انہر تہ رفیعہ را بنا  
نایستغنی جلیلین ہر سد و سببش ظاہر این است کہ امارت بحسب لغت و عرف دولت و مال را سخاوت و بیاہ و  
جلال و قبالیکہ علی حضرت کیوں منزلت جناب خلیفہ ثالث و استند نہ ہست پیغمبر اطہر آئندہ و نہ نصیب کسی از جماعہ  
کبار شدہ ہو پس حقیقت امیر المؤمنین ایشانند نہ دیگری اتہی کلامہ شریف پس اگر شافعی فی شاید باس خاطر  
خلیفہ ثالث کی فکر معصیت جانا ہو تو مضائقہ نہوگا اب میں کہتا ہوں کہ اپنی خبر لکھی کتابوں کو اول سنت کی  
ملاحظہ کیجی کہ احادیث موضوعہ بہت موجود ہیں جیسا کہ ابن ابی الحدید فی شرح نہج البلاغہ میں اعتراف کیا  
کیا ہی اور کہا و وضعت الکبریٰ لصاحبہا احادیث نحو کو کنت متخذ خلیلا لا اخذت ابائکم  
فانہم وضعوا فی مقابلہ حدیث الاخاء و نحو ہذا لا جواب فانہ کان لعلی فقلیہ الکبریٰ الی  
ابن بکر و نحو شوق بد و لا تو بیاض کتب فی مکر کتابا لا یختلف علیہ ثنان فانہم وضعوا فی مقابلہ  
الحديث المروی عنه فی مرضہ شوق بد و لا تو بیاض کتب کم کتابا ما یصلی بعدہ ابدا فاحلفوا عندہ  
و قال قیوم منهم لقد علیہ الوجع حسبا کتابا لیس و نحو حدیث انما راض عنک فیل انت راض عنی



یعنی وضع کیا ہی فرقہ بکرہ فی واسطی صاحب اپنی کی بہت سی احادیث مثل حدیث لو كنت متخذ الخ کی کہ اس میں قرنی  
 وضع کیا ہی مقابلہ حدیث سواغات کی یعنی برادر کرنا حضرت سولحاء کا حضرت علی علیہ السلام کی نہیں اور مانند سید ابانوا  
 کی کہ یہ مخصوص واسطی حضرت علی علیہ السلام کی تھا اور بکرہ فی واسطی ابو بکر کی وضع کیا ہی اور مانند استونی بدو ا ق  
 و بیاض اکتب ابی بکر کتاب الخ کی کہ وضع کیا ہی اوہوں فی مقابلہ اوس حدیث کی کہ مروی او حضرت اسی ہی کہ ابو بکر  
 میں فرمائی تھی لاؤ دوات و بیاض تا نمار لکھو میں واسطی تمہاری کہ گراہ ہو بعد اوسکی اور مانند حدیث اناراض غنک  
 الحدیث انتہت ترجمہ اسطر حسی بہت سی حدیثیں اہل سنت و جماعت فی فضیلت اصحاب ثلثہ میں ذکر کی ہیں اور  
 محل میں مذکور ہیں اب علماء امامیہ ضوان قد علیہم پر یہ طعن کرنا کہ خلاف افع کی مسائل میں غلطی کرتی ہیں  
 سر اس پر بجا سزا واسطی تمہاری رشد میں کہ احادیث کو فضایل اصحاب ثلثہ میں وضع کر کی ذکر کرتی ہیں اور یہ جو اپنے  
 فرمایا کہ ان دونوں کتابوں میں نام ابیطالب کا نشان نہیں پس یہ فرمانا آپ کا واسطی جہاں فی رسول بخاری و سلم کہ  
 ہی کہ یہ وہ دونوں راویان کفر و فحشہ سی وایت کیا کرتی ہیں حیرت ہی کہ آپ ان دونوں کو ملاحظہ نہیں فرما سکتے  
 نشان ان دونوں کتابوں میں نام ابیطالب کا ہی مگر چونکہ علماء محدثین اہل سنت حذف اور اسقاط اور تحریفات احادیث  
 میں کیا کرتی ہیں اس وجہ سے روایت موضوع میں ان آل ابیطالب لیسوا باولیا کی کہ راوی اسکا عمر بن مار  
 ہی لفظ ابیطالب کو حذف کیا ہی اور بعض شراح فی ابی البیاض اور بعض نے ابی العاص اور بعض نے ابیطالب  
 ذکر کیا ہی پس حکم کرنا آپ کا کہ نام ابیطالب کا را شائیں ہے غیر مسلم ہی ابن ابی الحدید فی کہا ہی اما عمر بن العاص  
 فرم ہی عن الحدیث الذی خرج البخاری المسلم فی صحیحہا مسند متصلہ بعمر بن العاص قال  
 رسول اللہ یقول ان آل ابیطالب لیسوا باولیا انما ولی اللہ و صالح المؤمنین انتہی کلامہ اسی طرح  
 ابن حجر فی بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہی حیث قال قال ابی بکر بن العزیز فی سلح المہجد کان فی اصل  
 حدیث عمر بن العاص ان آل البیطاب فقہر الی فلان انتہی و مخفی نہ رہی عمر بن العاص عداوت جناب رسول اللہ  
 علی علیہ السلام سی بہت کہتا تھا اسلئے یہ روایت اوسنی وضع کی اگر آپ سند پیش کی جاتی ہوں کہ  
 بخاری اور مسلم راویان ملاحدہ سی وایت کیا کرتی ہیں اور بنی اعتقاد اور اعمال اپنی کو اوسی پر چھوڑتی ہیں  
 تو گوشت چوش سنئی کہ ابن ابی الحدید فی ذیل خطبہ حضرت علی کی کہا ہی فقطت فاذا البس لی معین ماصل اسکا  
 یہ ہی کہ شیخ ہماری ابو القاسم منجی نے فرمایا کہ عمر بن العاص ہمیشہ محمد را اور ہرگز الحاد اور زندقہ میں تردد نہیں



کہی اور اپنی استفادہ کو اور سپر جوڑی اور یہی بخاری عمران بن حطان سے روایت کیا کرتا ہے حالانکہ وہ سب سے خارج  
 کا تھا ابن ماجہ معین کے وح کیا کرتا تھا چنانچہ صاحب یعنی شایع صحیح بخاری فی المسیح پر اور اس کی درجہ کتاب میں  
 لکھا ہے کہ عمران بن حطان کان رئیس الخوارج و شاعرهم وهو الذي مدح ابن ملجم قاتل علي بن ابي طالب  
 بالاكيا المشهور في اوطان بن مديث خير الانام الخوارج كالبائس بخاري كوكبا ضرورت و امن كبري جوي ك اس خارجي  
 بی باک اور سب سے باک سی روایت کو ہی اور اوراق کتاب کو ایسی یعنی جیٹ کی روایت سی لایں می لغت شرا  
 یعنی نے انصاف کیا جیٹ ذلك الفصل المذكور ليس للبخاري حجة في تخريج احاديثه ومسلم لم يخرج  
 حديثه من ابن كان له صدق اللجة فقد انشأ في الكذب مدح ابن ملجم الملعون والمتدين كيف يفوح  
 بفصل مثل علي بن ابي طالب حتى مدح قاتله اور بخاری فی معارف علی علیہ السلام سے یہ روایت کیا ہے حالانکہ جیٹ  
 اعمال معاویہ کی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے بیع الابرار میں ہی افلتت عن صوابیہ پر مرجع علی المنبر فقال يا لها النسا  
 ان الله خلق ابدانا وخلق فينا اوطا حانما لك لئلا ننحج منهم فقام صعصعة من صوحان فقال  
 اما بعد فان خروج الخوارج في المنقضات منزع على المنبر يد عذاتي فخص مني يده بي ايك زنبير  
 پر دفعہ گوڑے عظیم معاویہ سی سرزد ہوا نہایت بیجانی سے شرم نہ کیا عذ بدتر از گنا و یہ لایا کیا یہاں الناس حش بشا تعالیٰ  
 فی اوج کی تین کجانیں پیدا کیا ہی پس قدرت منصب کی نہیں کہتی ہیں یہ صعصعہ نے اوڑھ کر کھا کہ خروج کج  
 بیت النحلا میں طریق جاری ہے اور زنبیر پر دعوت ہی در طرفہ یہ ہی کہ حاکم شریک میں کتب غنی میں روایت کی  
 بنی الضعفاء والمجاهيل واصحاب الدين هكذا جعفر بن محمد بن علي بن الحسين الهاشمي ابو عبد الله  
 ثقة لم يخرج له البخاري يعني بخاري و تحفرت سي روایت نہیں کرنا اور زنبیر نے کتاب میزان میں بیان کیا  
 جعفر بن محمد بن علي بن الحسين الهاشمي کی لکھا ہے ابو عبد الله احدا لا يحد الا اعلام بن صادق و كبر الشأن لثقة  
 به البخاري اي سلمان صاحب انصاف روح باک سوختار کی انصاف مابین کہ بخاری الامم بنی طعن خا  
 جعفر صادق علیہ السلام سی احتجاج کیا اور عمران بن حطان مدح قاتل امام الانس و الجان سی روایت کی آیا اور  
 زعم من امام ابن امام ابن امام ابن امام كذاب نبی معاویہ اور قاتل امیر المؤمنین صادق اللہ تعالیٰ ان خبا  
 امام جعفر صادق علیہ السلام کو اصحاب ثلث کا محبت بنا یا اور عمران بن حطان کو دشمن حضرت امیر المؤمنین اور دو  
 ہر خلفاء راشدین کا پایا تو اس سے کیونکر روایت کرنا اور اونسے نقل کرنے بن کس طرح مطمئن رہنا کہ  
 سب سے باک اور کتاب شایع مابین میں کہ منسہر ہے اس طرح ہے کہ بخاری فی المسیح بخاری میں



من ایک ہزار دو سو سوا چھیروایت کیا ہی بالجملہ یہ قصہ روایت کا بہت دور دورانی محتاج تفصیل کا ہی  
 اصل مصلوات ہی اور ظاہری کہ آپ ہی عیب پوشی بخاری کے نہ ہو کیلئے گرا آپ علماء انا بہرہ پر جو انہام باندہ اسکی  
 شخص غافل نہ رہی خدا اسکی نرا آپ کو دیکھا اور ہر گز آپ کے گناہ نہ بخش گیا **خبر** غافل یعنی عدی بن عامر  
**قوله** الخطاب لعاديات وقفل **قال الناصب الغوی المسمی** ہی یہ بات کہ یہ حدیث منع الحج ہی  
 من ہی لیکن عبد اللہ فی کیوں اپنی باب کے حق من یہ بی اعتنائے کی جواب سکا یہ ہی کہ وہ شامی عالمی تھا خلیل  
 من کی نہ جانتا تھا سمجھا کہ مطلق منع حرام ہی اور محرم اسکی حضرت عمر بن اسو اسطی جب عبد اللہ فی ہی اسکی  
 جواب من مطلقا فرمایا کہ یہ حلال ہے اسنی بطریق اعتراض کی کھا کہ ان باک قد ہی عنہا تب عبد اللہ فی اسکی  
 مالک کر نیکو کھا کہ ارباب ان کان ابی نہیں عنہا ومنعہا رسول اللہ امر ابی اتباع ام اور رسول اللہ تب کھا  
 منی بل اور رسول اللہ پس کھا عبد اللہ فی اللہ منعہا رسول اللہ گویا اسکو الزام دیا کہ جس منع کو رسول اللہ  
 فرمایا ہے وہ تو انکے ہی ہے میری بات کیونکر حرام کیا پس معلوم ہوا کہ یہ ارشاد عبد اللہ کا اسکی ہی تھا  
 کہ انکا کچھ ہے اعتنائی کی طور پر نہ تھا اب جیسے منع انسا کی تحریم کی طعن سی حضرت عمر بری لڈ متہی جی منع الحج  
 کا طعن ہے بری المعہدہ من **ح** حق پر کیونکر نہ ہوں یہاں حق ہے میری ساتھ رہا یہ اللہ الحمد کہ یہ معرکہ بہرہ ہوا  
**قول** بغض اللہ العلم ہی ثابت ہو چکا کتب عادیث سنہ من روایت علت منعہ کی عبد اللہ من  
 سے منقول ہے پس ہونہ سرائی آپ کے بجای ہی ہری حیرت کی بات ہی کہ اس خلف رشید یہ دہو کہی باز  
 من مقام پر کی خلیفہ زاہد سنیاں کو لازم تھا کہ تفصیل اسکی اور سنن شامی کو ملاحظہ فرمائیے کہ وہ نو معنیو کو  
 منع الحج کی ملاحظہ کر کی اسکو دہو کھا دینی اور آپ کو لازم ہی کہ دلیل اثبات اس امر کی لائی کہ وہ سابل سا  
 شامی تھا تفصیل منع کی نہ جانتا تھا اور نہ ہی تو آپ کے خامی ہے کہ اس شامی کو عامی قرار دینی من حقیقت  
 وہ یہ ہی کہ آپ اپنی کتاب کو ملاحظہ نہیں فرما سکتی بسبب قصور عدم ملاحظہ کتب معتدہ اہل سنت کی دہو کھا  
 ہاتھی من فاضل رشید شو کہ عمر یہ من کہ جواب بارہ بیغیرہ ہے اسطرحی لکھا ہی کہ این اختلاف ابن عمر با حضرت  
 عمر از قبیل اختلاف مجتہدین فیما بینہم مسائل اجتہاد یہ است انتہی پس اس بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ در بیان  
 بیٹی اور آپ کے اختلاف خاصا پس کیونکر ہو سکتا ہی اس میں شامی کو ابن عمر فی الزام دیا ہو اور صاحب خربت  
 مدیری فی صاحب شو کہ عمر یہ کو اسطرحی مجموع کیا ہی اما ربا بایضاف بمقابلہ بیغیرہ اجتہاد مطلقا رد  
 من ان کا کہ عمر یہ انکار نہ تھا انکے خلاف منکر یہ مقام تفصیل کو با ہتھی ادبہ مختصراتی اسکی



کہ اس مقال کے تفصیل ہو اسلیٰ محول ہے کہ کتاب اصفیاء الحق اور عماد الاسلام وغیرہ میں دیکھ لیجئے اس خلیفہ ثانی سے  
اور متعز الحج کی تحریر میں قیامت تک بری الذرہ ہو گئی کہ رنگی نشتر گن دو سفید قال مولانا المصطفیٰ الحنفی  
بالتکیریم اور صحیح مسلم وغیرہ میں لکھا ہے کہ جابر بن عبد اللہ نے فرمایا کہ ہم منع کرتے تھے کہ ہر ایک عہد پر غیر خدام میں  
عہد ابو بکر میں جو من ایکشت غرمی کے با آئی کے ثابت یکہ منع کیا اور اس سے عمر بنی جع مقدہ عمرو بن حریث کی اس  
روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابیوں میں منع کرنا زمانہ آنحضرت میں تھا اور عام عہد ابو بکر اور اہل اہل عہد عمر میں منع  
منع کرنا کی جاری تھا پس صاحب انصاف کی سبقت کافی ہے اور بحث و جمل کا کچھ ہونا نہیں فقط دیو العالم ہے  
علامہ شریف قال المناصب الغومی الشیم جابر بن عبد اللہ نے جواز منع کی روایت کی فتویٰ جواز کا نہیں  
دیا خود طائمان والا بارقہ ضعیفہ میں باین عبارت افادہ فرمایا جلی ہیں کہ روایت کردن چیزی مستلزم فتویٰ  
راوی معین آن نیست انہی علامہ استخفاف قول بفضل اللہ العلیم اس مقام پر مضامین آپ کی کتاب  
کی بالکل بوجہ اور وہی میں اس واسطے کہ جب جابر بنی کہا کہ ہم منع کرتے تھے رسول خدا کی وقت میں اور  
ابن بکر کی وقت میں یہاں تک عمر بنی اسی منع کیا تو مقصود ہمارا کہ اثبات حلت اس عمل کے اور نہ مانع  
تھی ہر بزرگ کی خبر سے ثابت ہوا اس مقام میں ان کی فتویٰ کی ضرورت نہیں خبر و حکایت او کی باعتبار  
صدق اجمہ و ایمان و عدالت کی کافی ہے چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی نے کتاب شرح مشکوٰۃ کی کتاب القیہ  
والذابیح میں لکھا ہے نہ سبب حج است کہ اگر صحابی گوید کہ ما یکروزیم جنین در زمان شریف آنحضرت میں اس  
رفع است زیرا کہ ظاہر اطلاع آنحضرت و تقدیر درست بر آن تھی پس معلوم ہوا کہ یہ منع النساء عام عہد ابو  
اور عہد خلیفہ ثانی میں ماجرای عمر بن حریث تک جائز تھا محرم اس کی حضرت عمر بن اور جناب سلطان العلماء نے  
جو حدیث جابر بن عبد اللہ کی زیر قسم فرمائی ہے تو وہ فقط ثبوت اس امر کی ہے کہ منع النساء عہد  
اور عہد خلیفہ اول اور عہد خلیفہ ثانی میں ماجرای عمر بن حریث تک جائز تھا بعد اس کی عمر بنی کھا انہی عنہا  
انیکون ذلك زعای فساد اہل عام سی روز خلیفہ ثانی نے منع النساء سی مانعت کی سوا الحمد کہ ثبوت و  
کا بخوبی ہو گیا حقیقت حال یہ ہے کہ عینی شارح صحیح بخاری فی باب غزوہ خیبر میں ابو سعید خدری اور جابر  
روایت کی ہے کہ انما منعنا الی نصف من خلافة عمر حتی تھی عمر الناس نے شان عمر بن الحیث ضداد بدل  
اسی انصاف طلبی کہ ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ انصاری تو صحابہ طہار سے تھے اور منعوا عبد اللہ  
وہی سی اون روز صحابیوں کو حلت منع سی اطلاع تھی اور رواج او سکا زمانہ شیخین میں ثابت ہوا اور عام



حرام کرنا عظیم ثانی کا بھی ہر وہ بیت انہیں اسباب کی معلوم ہوا اور مقتضای کلام عدول جامع او کی عدالت پر جو اعداء  
 باندہ او کو فاسق اور مرتکب زنا ہیں کہ کبھی میں اس کا عظیم جوش سے خود مرمت سے کفر کیا اور اس کا  
 کی وقت میں اس کا رواج بخوبی تھا وہاں حاصل ہے فی هذا المقام الفضل العزیز الامام فابصر البصیر لانفسان وخصیو  
 عن الامام قال الناصب فی التفسیر ص ۱۰۱ یہ کہیو کر یہ سکنا ہی حال ان کے روایات مجسم و  
 تشبیہ غیر ہا کہ خلاف ضروریات وغیرہ کتب شیعہ میں حدیسی زیادہ موجود ہیں چنانچہ کلینی میں ابی حماد سے  
 روایت ہے کہ اوسنی کہا معنی امیر المؤمنین بقول انما دل الله جنب الله اور اوسنی کتاب میں اسود  
 سعید فی ابی جعفر علیہ السلام ہی روایت کی کہ نحن اسان الله نحن بنو الله نحن عین الله وعلی هذا القیاس پس  
 معلوم ہوا کہ روایت کی سنن لم یقوی کو نہیں سونی سے جو کارہ فی فضولی میں برآید مراد وہی سخن گفتن تھا  
 اس کی علامہ اقول بفضل الامام العظیم یہ ہودہ گوئی اور انرا ہر وہابی ابی فریب عوام کی دہ  
 ہی اس کی کہ ان روایات کی قسم ثابت نہیں ہوتا بلکہ فوفیہم تو آج قرانی ہے اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام  
 بد اللہ اور اس کا مشہور ہے کہ علیہ السلام کا انکار نہیں کر سکی معلوم ہوا ہی کہ ہمارا حقیقت میں آپ اور  
 تیر حقیقت میں نہیں ہوا جیسا کہ کہتی ہیں کہ قرآن مجید خدا کی زبان ہے تو کیا حقیقت میں اللہ کی زبان ہے  
 بلکہ مراد اوس سے یہ بھی کہ او خدا ہے اپنی قدرت کاملہ سی قرآن مجید کو ہرگز نہیں جانتا حقیقت حال ہے  
 کہ جو کہ کینہ ویرنیہ خاندان رسالت سے دورا تھے ان کا دین القابض آپ کی ولایت میں رہا ہی میں کہ نصرت  
 اور مناقب ائمہ میں علیہم التحیۃ لہم ثناء کی باطل محال ہے اور مخالف میں محدود ہی ہو جائیں لیکن واللہ بدیم  
 نورہ وکون المشرکین مان آپ کے مذہب کے ان لوگوں میں اللہ روا نہیں مجسم کی تفسیر موجود ہیں جیسا کہ  
 منیہ الطالبین میں لکھا ہی کہ اہل سنت افتاد کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے اپنی پیغمبر کو کہ بر گزیدہ میں سب  
 پیغمبروں سے ساتھ لیکر اپنی عرش پر درجہ امت میں بیٹھا اس کے بعد عن عبد اللہ بن عمر عن النبی نے  
 قوله عز وجل عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً فیجلسہ مع علی السید اور حاجی نے لکھا ہی کہ  
 حدیث میں ادا کاں یوم القیمۃ تزل الجبار علی عرشہ وقلناہ علی الکرمہ وہو فی بینکم فیقعد بینکم  
 علی الکرمی اسی طرحی مدار وایتیں مجسم و تشبیہ کی کتب متعددہ اہل سنت میں مذکور ہیں انشاء اللہ تعالیٰ



**لطیفہ** اور اس مقام پر ایک لطیفہ واقعہ ہے کہ اوسکو ذکر کرتا ہوں یقین ہے کہ اپنی دلیل علماء السنۃ بہت  
 خفیف ہو گئی اور وہ یہہی کہ شیخ مفید علیہ الرحمہ ارشاد میں ارشاد فرماتی ہیں کہ بعض علماء یہود و نصاریٰ نے کہا  
 کی آئی اور کہا کہ تو ہی خلیفہ اسلست کا ہی ابو بکر بنی فرمایا کہ بلی پس اس یہود کھا کہ توریت میں پاتا ہوں کہ خطا  
 انبیاء عالم است کہ ہوتی ہیں پس یہودی تو ہو کہ خدا آسمان پر ہے یا زمین میں ابو بکر نے سادہ لوحی سے ارشاد فرمایا  
 کہ خدا آسمان پر ہی یہودی نے کھا کہ اس وقت میں زمین اوس سے خالی ہے اور اس قول پر لازم آتا ہے  
 کہ خدا ایک مکان میں ہو دوسری مکان میں نہ ہو پس ابو بکر بنی کہا کہ یہہ کلام زندیقہ کا ہی اور دور ہو جاؤ نہیں تو  
 میں نہ راؤ و نگاہیں ہودی مستحب ہوئی اور اپنی دلیل کہ یہہ خلیفہ پیغمبر کہلاتے ہیں آخر میں ٹٹنے نہستی ہوئے  
 پھر انسانی راہ میں حلال شکلات جناب لایتاب علیہ الصلوٰۃ والسلام سی ملاقات ہوئی حضرت فی ارشاد فرمایا  
 کہ تیری سوال کو مینی معلوم کیا اور جواب یافتہ کو بھی معنی جانا اور میں کہتا ہوں بدستیکہ خدای غرور جل خانی مکان  
 ہی برتری اس کے احاطہ کری اوسکو کوئی مکان اور وہ ہر مکان چھٹے نہ اسطرحی کہ ماس اور مجاور اسکا ہو بلکہ  
 اسطرحی کہ علم اسکا محیط سب مکانوں کا ہی اور کوئی مکان اسکی نہ پرسی خالی نہیں اور میں خبر دیتا ہوں کہ  
 خبر سے کہ کتابو نہیں تمہاری مذکور ہے پس اگر ہر جانوں کی تو ایمان لاؤ گی یا نہیں یہودی فی کھا کہ ایمان لا  
 فرمایا آپ نے کہ بعض کتابو نہیں تمہاری مذکور ہی کہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام آوہ علیہ السلام ایک روز بیٹھی ہے  
 کہ ناگاہ ایک فرشتہ مشرق سے آیا پس حضرت موسیٰ فی پوچھا کہ کہانسی آتا ہی و فرشتہ نے کہا کہ خدا  
 غرور جل کے نزدیک سے آتا ہوں بعد اسکی دوسرا فرشتہ جانب مغرب سے نمود ہوا پس پوچھا حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 فی کہ کہانسی آتا ہی اوسنی کھا کہ خدای بزرگ کی پاس آتا ہوں بعد اسکی ایک فرشتہ اور ظاہر ہوا اور  
 کہا کہ آتا ہوں آسمان ہفتم سی خدای بزرگ کی یہاں سے بعد اسکی پہر ایک فرشتہ آیا اور کہا کہ آتا ہوں طیفہ  
 ہفتم زمین سی خدای غرور جل کے پاس سے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام فی فرمایا کہ نبیج کرتا ہوں اوس خدا کے  
 کہ اوس کوئی مکان خالی نہیں پس یہودی نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہی حق ہے اور تو نہ راؤ  
 خلافت ہی انتہت ترجمہ کلامہ اشرف اسن بانی یہہ اروضہ ہوا کہ مقولات نجسیم اور نشیبہ کی جو کتب  
 میں میں ماخوذ کلام خلیفہ اول سے بن **قال الناصب الغوی اللہیم** اور جابر با بعض اصحاب دیگر کہ عہد  
 خدام اور عہد ابو بکر میں متعہ کرتے نہی خفیف اسکی یہہ ہی کہ یہہ فعل و نکاحات معلوم تک بعد حرام ہونے  
 کے



اطلاع نہ تھی عباس کو اول اطلاع نہ تھی جب حضرت امیر نے فرمایا کہ انکے ملے نہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 نبی اپنی رحمت فرمائی چنانچہ شرح مفاد میں جابر بن عبد اللہ کی روایت کی ہے کہ ماضی ابن عباس بن ابی قحیف  
 عن قولہ فی الصرف والسنۃ اور صاحب کشف وغیرہ مفسرین فی الکلماء کہ وہ عند الموت فرمائی تھے اللہم انی اتوب  
 الیک من قولی بالسنۃ قولی فی النص اور علاوہ برین خود مسلم بن سہرہ جہنی سی روایت ہی ماضی مع  
 النبی ہی فتح مکہ قال فاقنا بها خمسة عشر ما فاذن لنا رسول الله في متعة النساء ولم يخرج  
 حقها عندها اور مسطلانی میں بروایت یہی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے موجود ہے کہ انہ مسئلہ عن  
 المتعة فقال لا الن تابعینہ اور حدیث تہذیب اور مستنبط کی ہرگز نہ ہوگی شاید عادل ہے غرض معلوم ہوا کہ  
 ہر حدیث جابر کی پیش از وقت تاکید عریضہ ہی پس شاذ جناب کا کہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہی الی آخر  
 بعض نے کہا کافی کے بات ہی ہے بیان نہیں جدال کا انصاف شرط ہی ہے بی اصل بات اکثر کر لیں کا خود  
**اقول بفضل اللہ العظیم** ماشاء اللہ خوب عادیث کو سمجھتی ہیں ابھی ثابت کر چکا ہوں کہ حقیقی آیات ان  
 استدلال کی لینی اس مقام پر نہ کر گئی ہیں وہ سب آپ کے عاکی موافق نہیں بلکہ آپ محکمہ فاسستہم اور روایت  
 ہو کہ مستقط نام غزالی میں مذکور ہے اور سو اسکی حقیقی حدیثیں کہ ذکر کر چکا ہوں اور فاسستہ ثابت ہوتا ہے  
 کہ مستحلال ہے اور شریعہ اسکی حرمت کہ حضرت عمرؓ کی اور یہ کہنا تھا کہ اصحاب میں جو متعہ راہیج تھا  
 اسکی یہی کہ یہ خیال انکاد مت معلوم تک بعد حرام ہوتی متعہ کی تھا لیکن سبب عدم شہرت حرمت کی  
 اطلاع نہ تھی جیسے عباس کو الخ سر سوجا اور کلام جہلاء سے ہے سلمیٰ کہ حضرت امیرؓ کی فرمانی سے آپ کا رحمت  
 زمانہ خلاف عقل ہے سلمیٰ کہ مسلم ہی ثابت ہوتا ہی کہ خلافت عبداللہ بن زبیر تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 کا و تہی تھے اور اس وقت میں بصری کفوف ہو گئی تھے پس عقل عاقل ہرگز قبول نہیں کر سکتی کہ باوجود اسکے  
 کہ جناب ابن عباسؓ شاکر و ان حضرت سے تھے اور خصاص اور محضرت بہت تھا بسبب بے جناب ولایت مآب  
 کی رجوع نہ کرین اور زمانہ خلافت عبداللہ بن زبیر تک اصرار فرمایا میں پس معلوم ہوا کہ حضرات اہل تشیع نے حد  
 رجوع ابن عباسؓ کو وضع کیا ہی کیف لا حال انکہ صاحب نسخ القدر لکھتا ہی ولا تد فی ان ابن عباس ہوں  
 العرض بہ و کان نہ کف بصری فلذا قال ابن الزبیر کا اعلیٰ بشار ہم ہذا انما کان فی حال خلا  
 عبداللہ بن الزبیر ہذا ذلک بعد وفات علی بن ابی طالب و جمہ فہد ثبت انہ استمر القول علی الجہ



ادعا فرمائی کہ بعد از ان احتمال رجوع بعد از اجرائی بن الرزیر نقل نموده و نقل صحیح ماقبل از رزیر نقل کرد و بعد  
احتمال انتقام و بعد از رجوع استحضرت از بنی انجاس رجوع اولی سے کہنے سے ان بن رزیر بران اصرار  
و بعض خود راجع و مناسب ان شود ان ہذا فی حدیث العقیل انہی لایستہرئف طلادہ سکی کتا ہون کہ بقر  
باطل ایک زمانہ بنی پیغمبری زمانہ نصف فلفلت ہر یک صیہت ہوا کہ کسی کو جس گناہ پر کسی کی ہوگی انہی  
در از نک مطلع ہونا صحابہ کرام سے ہی ان یہ کہتے ہو سکتا ہے کہ یہ خلیفہ زمانی کی کوئی صحابہ کو کوئی اطلاع نہیں  
مگر قول فخر الدین رازی کا تفسیر کبیر میں تم قال رجل برأ انما خلقہ فی کے اطلاع کو وہ ہم ہم کو راہی و رہی اگر  
پیغمبر زمانی سے کہ عوام فرمایا ہوتا اور صحابہ کرام سے اس وقت در از نک اطلاع نہ تھی تو ارشاد فیض بنیاد جناب لایستہ  
ولا ینہی بن الخطاب عنہا زمانی انما سنی ہے اگر سنی کو منع کرنا تو زمانہ کرنا مگر سنی اور بحث کہ تفسیر کبیر میں  
اور تفسیر طبری میں موجود ہی بلا معنی اور پہل ہو جاتا اور رجوع حضرت ابن عباس بن جواب فی چند حدیثیں و بعض  
اپنی کتاب میں نکال کے استدلال لائی ہیں باطل و بعد شریعت لکن ابلیس اس وقت کی کہ حضرت ابن عباس  
سند کہ حرام جانتی تھے اور رجوع و توبہ نہیں فرمایا سابق جن ذکر کر چکا ہوں ماقبل سے حدیث کے کسی ہی طائی میں  
بہرہ اطل حدیث مذکور دو ایک دلائل بیان کیے ذکر کرنا ہوں اول یہ کہ فخر الدین رازی فی تفسیر کبیر میں  
انما استقسم بن و قول نقل کہ ابن عبد قول اول کے اسطر جبر کہنا ہی القول الثانی ان المراد ہذا الا یہ  
حکم المنع و هو عبارة عن استاجل الرجل الملة بما لم يعلم الى اجل معين مما عداوا انفقوا علی انہا  
كانت حیاتی ابتدا الاسلام سرق ان النبی لما قدم فی عمرہ نزل فی نساء اهل مکہ فشیما اصحاب الرسول  
اول الغزوۃ فقال استمقوا من هذه النساء و اختلفوا فی انہا نحت ام لا قد عبا نساء الا  
من الاموال انہا صارت منسوخة و قال الشواذ منہم انہا بقیت مباحہ کا كانت هذا القول  
سرقی عن ابن عباس عن عمران بن الحصین انہما و سابق بن جوصیت ابن عباس کے اسطر جبر ذکر ہو چکے  
ہو کا كانت المنع الا مرہم رحمہم اللہ باہذا الامور و لو انہی عنہما ما ذنی لاشیء اور عمران بن حصین  
روایت جو ذکر کی گئی ہے کہ لم ینہ عنہا حتی مات تو یہ تو یہ قول فخر رازی ہے اور حاصل مضمون عبارت فخر  
ہی کہ قول در سوا یہ ہے کہ مراد اس مسئلہ پر حکم منع ہے اور منع عبارت ہی اس سے کہ اجارہ میں لی مرد عورت کو ساتھ  
اس کے وقت معین تک نہیں جماع کرے ساتھ اس عورت کے اور اتفاق تمام است کا اس امر پر ہی کہ منع مباح تھا



[illegible]



علم کے دعا فرمائے تھی کہ نسخہ متعہ کا ہوتا تو اذکو کیونکر معلوم نہوتا اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام ہی جو اس  
روایت ذکر کیا ہے سو اسکی کہ معمول برقیہ ہو عقل عاقل کیونکر قبول کر سکتی ہے کہ جناب لاینباط بطرحی ارشاد فرماتے  
ہیں اولاً انہی بن الخطاب من المتعداز فی الاشقی جیسا کہ در مشور سیوطی وغیرہ میں مذکور ہے اور جناب امام بحق مطلق  
بعد امجدینی کی کیونکر فرمائیں کہ ہلی لن نابعینہ ہذا بہن ان عظیم لا یقبلہ عقل سلیم و طبع متقیم و بعد التسليم  
والتذلل المعنی ہی ان ناعند اھلہ کذا فی الضرب المجرد قہر انتہائی حریت ہی دل آگے نصیب عناوسی متد  
بہر کی سخت ہو گیا ہے باوجود ان تلال ظہرہ اور برہن بارہ کی کچھ خیال میں نہیں لاتے سوم بھی نہ نیری دل کو  
سو پھر نکلا + وہوم ہی ابن حجر کی نو برا بیکلا + قال مولانا المجتہد المحرم بالتکرم بعد لکھنی جواب استفسار  
کی اضافہ کرنا بعض مضامین کا مناسب معلوم ہوا اسسویطی بطور خاتمہ کی لکھا گیا کہ حلال الدین سیوطی فی تاریخ  
من وجع فصل اولیات عمر کی لکھا ہے کہ عمر پہلا شخص ہے کہ جس نے پڑھنا تراویح کا ماہ رمضان میں پھر کیا اور پہلا  
وہ شخص ہے کہ جس نے متعہ کو حرام کیا اس ثابت ہوتا ہے کہ آخر عہد ابو بکر تک تراویح نہ تھی اور متعہ حلال اور جاری  
تھا گو سطلکہ اگر متعہ عہد جناب رسالت اب میں حرام ہو گیا تھا تو عمر پہلے حرام کرنے والی نہ ٹھرتے اور تمام عہد ابو بکر  
اور بعض عہد عمر میں جاری کیونکر رہتا اور اکثر صحابہ کبار ائمہ جابر ابن عبد اللہ انصاری وغیرہ کی کیوں متعہ کرتے  
**قال الناصب الغوی التمیم** یہ عجیب انصافی کی بات ہے کہ جواب دہ بی جانبی پہر بات بتانی جانے یا بغافل  
اہل سنت اور تبصر سچ اپنی والد بزرگوار کی کتاب حسام سے معنی تحریر و تحلیل کے ملاحظہ کر چکی کہ مراد اوس اخبار  
یا ظہار ہے پر استدلال بابیان فی القائل او نجشم بجاصل کے کیا معنی مقصود سیوطی کا اولیات سے اول میں اخیر بحر مجملۃ  
یعنی عزراولہ شخص ہے کہ جس نے درست متعہ کی جزدی اور اس طرح معنی اول میں سن قیام شہر رمضان ہے یعنی عمر  
اولہ شخص ہے کہ جس نے سنت تراویح کو ظاہر کیا اسو سیوطی کہ کتب احادیث اہل سنت میں بتواتر ثابت ہے اصل  
تراویح کی پیغمبر سے ہے کہ خلاف ادق نقلوں کی میں شبہ اپنی او سکوبجاعت او افزائے اور ترک سوا بیت کی علت  
بتانی کہ اتنی خشیت ان بفرض علیہ کہ پہر جب آفتاب نبوت فی غروب کیا تو یہ عذر جاتا رہا حضرت عمر نے  
بحکم قاعدہ اصولیہ شیعیہ نتیۃ الحكم العقل بعلة نزول اذا زالت علته اس سنت کا احیاء فرمایا اس میں کیا گناہ لازم آیا  
شیعوں تو وہ محزون نکالیں کہ جبکہ شرح میں کہہ اصل نہیں اتنی اسخیف اقوال الفضل اندہ لعلم  
باطل است پنچ مدعی گوید یہ عجیب طرح کے ہٹ دم می ہی کہ شو کی کہا فی ہما لئے اور کہہ کر ہی باز آتی وہ بال  
در بارہ اس عبارت پر حکم کہ تو اختلاف ثانی از متن خود میرزا رضا محمد موسوی کہنے اور قمار خلقہ کہ کہ تراویح



نزل کا ائمہ کی قول پر قیاس مع الفارق ہی کا ترجمہ دینا اور اس میں چاہے وہ ایک دلیل بطور جدید بیان کرنا چاہے  
 کہ خلیفہ ثانی کے قول میں معنی تحریم کی از روی خاصہ باب تفعیل کے کہ تحویل ہے حقیقتہً بمعنی جعل الشیء حراماً کے  
 میں جیسا ابواہ یہودانہ و غیرانہ میں ہے اور جو خاصہ اس باب کا نسبت باخذ ہی جس اخبار کی معنی مستنبط ہوئے  
 میں مثل فسقہ کی یہاں مراد نہیں ہو سکتی اور قول ائمہ جو حسام میں منقول ہے سخن المخلون حلالہ والمحرمون حرامہ  
 اور میں اصلاً معنی تحویل مراد نہیں ہو سکتی و مان نسبت باخذ کی معنی مراد میں دلیل اول یہی کہ اگر معنی تحریم کی خلیفہ  
 ثانی کی قول میں اظہار اور اخبار کی ہے تو اہل بصرہ کہ اہل نشان اور اصف محاورہ عربیہ اسکی خلاف کیوں سمجھتے  
 چنانچہ محاضرات عربیہ صفحہ ۱۸۱ میں مذکور ہے کہ یحییٰ بن اکثم فی ایک شیخ بصرہ کھانہ نمونہ کو طلال عیان فی من سر  
 شغف کا بیرونی شیخ بولی کہ میں حضرت عمر کا بیرو ہوں تب یحییٰ بن اکثم نے تعجب سے کہا کہ یہ کیوں کر ہو سکتا ہے حال  
 انکہ عمر تو اس کے حرام کرنے میں بہت سخت تھا شیخ بصری نے کہا روایت صحیح مجہوکہ ہے جو یحییٰ ہے کہ عمر فی منبر پر  
 جڑ کر کہا ہے متعنان کا مالع پس ہے گو اسی عمر کی اسکی علت پر قبول کی اور اسکی حرام کر نیو نہیں ماننا  
 ہوں اتنی اہلسنت کی خدمت میں اس شوکت میں عرض ہے کہ انصاف سے کہنے نہ کریں تحکم کو چھوڑیں اور وہیں  
 کہ شیخ بصری اہل زبان عارف ملت عربیہ خلیفہ جی کو حرام کر نیوالا متعنا کا ٹھہرا یا نہ خبر دینی والا اور یحییٰ بن  
 اکثم کی سکوت سے ثابت ہوتا ہے کہ اسنی یہی پس لفظ معنی دوسری معنی کے سمجھنے کے گنجائش نہ دیا بلکہ سکوت کیا  
 اب آپ کی مثل آپ کے مرشد و نیر اور آپ پر صادق آتی ہے کہ جواب ہائی عیالی بات عیالی جاسے ہم بات نہیں  
 باقی تم ہی بات کو بگاڑتے ہو اس لئے ملو کجروی سے روکنی ہیں اور یہ حدیث بہت مشابہت اکثمی ہے اس  
 حدیث سے کہ جو صحیح ترمذی میں در باب قصہ مرد شامی و خلیفہ زاہد منبیاں کی مذکور ہو چکی ہے کہ اسکا ذکر نہیں ہے  
 کہ آپ اپنی عادت موروثی پر آ کی کہیں گے کہ یہ حدیث متعنا میں محاضرات عربیہ صفحہ ۱۸۱ میں نہیں ہے  
 کیونکہ اگر آپ اس سے منکر ہو گئی تو اور کتاب میں آپ کے بہت موجود ہیں جس سے ہمارا دعائیت ہی واللہ متدلیان  
 وہو متعنان و دوسرے دلیل یہ کہ اگر معنی اول میں حرم المتعنا کی ہے ہوں کہ اول میں خبر بجز متعنا اور معنی اول میں  
 متعنا نام شہر رمضان کی ہے ہوں کہ عموماً اس شخص کی جی سنی صفت تراویح کی خبر دی تو ظاہری کہ وہ اول  
 خبر دینی والی اور اظہار کر نیوالی آپ کے مذہب کے موافق نہیں ہیں اس لئے کہ پہلی ظاہر کر نیوالی اور اول خبر دینی  
 تو اہل سنت کی تہذیب خود پیغمبر خدا میں اور جبکہ رسول اللہ اول خبر دینی والی اسکی مرستہ کے نہری تو خلیفہ  
 کے مذہب کے موافق نہ ہو گا اور اگر معنی اول میں ہے کہ ائمہ اسے خلیفہ مراد نہیں دے رہے



اگر کوئی شخص یہ توہم کرے کہ مقصود سے جو طوطی کا یہ ہے کہ بعد جلالت جناب القاب کی پہلے جس شخص نے کوہ  
مقدس کی خبر دی ہے وہ عمری اور جلیس بن غصہ کہ بعد انتقال سرور کائنات کی سنت تراویح کو تلاوت کیا وہ عمر  
نورین کہہ لگا کہ یہ توہم باطل ہے اسلیٰ کہ مقصود سے طوطی کا تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ عمر نے خلافت اور رسول کی برکت  
اختیار کی اسوہ طیکہ سیوطی فی تاریخ الخلفاء میں فصل اولیات میں بعد اول میں سن پیام شہر رمضان کی اسطر سے  
کہتا ہے کہ اول میں حسن علی بن علی عمو اول وہ شخص کہ شب گردی کو اختیار کیا حال کہ یہ خلاف قرآن و احادیث  
ہی خداوند عالم فرماتا ہے لا تجتنبوا یعنی تم لوگ شب گردی نہ کرو اور کچھ عیب جوئی نہ کرو پس اس قول میں  
یہ نہیں کہنی کہ عمو اول وہ شخص ہے کہ جس نے خودی شب گردی کے اسوہ طیکہ عیاذ باللہ پیغمبر خدا کی ترکیب  
نہیں ہوئی تاکہ وہ اسکی خبر دیا یا اسکا اظہار کرے پس جبکہ اول میں سن میں بعض اخبار یا اظہار کی نہیں ہو سکتے  
تو جتنی باتیں کہ سیوطی فی ذیل اولیات میں ذکر کی ہیں سب انہی سے جتنی میں ہیں جیسا کہ ہا ہی کہ پہلی جہت  
جمع کیا است کو نماز بخارہ میں چار تکبیروں پر اب فرمائی کہ اس جہد میں اخیر کی گنجائش کھان ہے اور بعد جمع کی جا  
یا جمع کیا اسرعدہ ہی جبکہ اولیات میں فرادین لفظیہ ابن ابی نعیم وغیرہ نے لکھا ہے کہ ایک شب خطبہ  
شب گردی کرتی تھے ناگاہ ایک گری کچھ آواز آئی گا نہیں ہو سچی پس دوبارہ کہ اسکی گہر میں چوتھا ایک  
برو کو ایک عورت کے ساتھ کہا کہ شراب اپنی پاس رکھی ہوئی ہے خلیفہ ثانی نے فرمایا کہ ای دشمن خدا تو گمان کر رہا  
کہ خدا تجھسی پر شیعہ ہے اور تو مشغول مصیبت ہے اس میں مروتی کہا کہ عجلت کر اگر چنی ایک خطالی تو تو نے  
میں خطائیں کی اسلیٰ کہ خدائی فرمایا تھی جس کو اور تو نے تجھکیا اور خدا فرماتا ہے کہ واقعا بتیسی میں جواب  
یعنی خل گھر کی ہو دروازی سے اور نو دیوار ٹیک کی آیا ہے اور خدا فرماتا ہے کہ اذا دعاهم بیوا فاضلوا  
یعنی ہر گاہ وہ خل گھر کی ہو پس سلام کرو اور تو نے بھیجو سلام نہیں آیا عمری کہا کہ اگر عفو گناہ کا نتیجہ ہے کہ میں  
انتہا صبر کا تو کر چکا اوسنی کہا ان اللہ کہ بار دیگر اسکے کم کو نہ کر دینا کہا کہ جاعفونی کیا اتنی انصاف ہے  
کہیے کہ یہ تینوں خطائیں خلیفہ کی خلاف خلافت پناہی کی ہیں یا نہیں شہر ی میں اور جانشین رسول قبول  
میں فرق زمین آسمان ہے یا نہیں اور یہ تینوں خطائیں مخالف قرآن و سنت رسول خدا کی ہیں یا نہیں اگر  
خلاف ان حضرت کی نہیں ہیں تو کہیے کہ عیاذ باللہ رسول اللہ فی ان تینوں افعال نشت کو کب کیا پس جبکہ  
جوئی ثابت ہو کہ مقصود سے طوطی کا اختراع اور بعثت ہی پس جتنی باتیں کہ اوسنی ذیل اولیات میں ذکر کے  
ہیں خلاف اور رسول ہیں اور سب سے علت محمد ہیں اور طرفہ یہ ہے کہ بعض مردوں نے خلیفہ جی کے جسکا حوا



جواب اس طرحی لکھا ہے کہ ہر گاہ خلیفہ ثانی کا رخدا میں بتایا کہ میری صبر تھی نہ جاناکہ مسالہ دین میں رافع ہوا جس  
سی اجتہاد اوکاشب گودی پر سر ہو گیا میں کہتا ہوں کہ وہ اہل اجتہاد سی نہ تھی بالقرض اگر اہل اجتہاد سی ہی  
تو اجتہاد فعل عام میں خلاف کتابت اور سنت رسول مجتبیٰ کے کیا جانے ہے ان اگر آپ یہ کہیں مگر کہ تینوں  
ایتین مثل سنت کی منوع ہیں تو یہ آپ کے پہلے قدمی اور ہمت کہتے وہ آجانی یہاں پیش نہ کیا گیا کہ حضرت فاروق  
فی بیان تینوں آیتوں کو منوع نہیں کیا ہی ورنہ قرآن و احادیث ان کی نسخ میں ہذا مانیشی فی هذا المقام بفضل  
الغیر بالمسیر عام المرجع من خلاص الخلد ان اہل الاچاز ان بنیہ تعین لامعان و مجتہدین مکابرات  
ذوی لادئاب من اہل الکشف و کشف قولہ اسوہ علیہ کتب اہل سنت میں توازن ثابت ہی بقول حافظ ضمیر خض  
نہ رہی نہ راجع بہت عرصہ کا سال اہل الکوفہ میں اہل المصنوع علی علیہ السلام ان ینصب امام  
ہم نافلہ شہر رمضان لما اجتمعوا فخرجہم و غرضم ان ذلک خلاف السنۃ فقروا و اجتمعوا  
وقدموا بعضهم فبعث ہم ابنہ الحسن بن علی علیہ السلام لیسئلہم فلما راہ مبارکہ الا بواب  
وصاحوا و اعلمہ اب ہوشکی بائین کجی انصاف علی لفظ فرامی نصب خدا کہ ہر طرف کسی رسول خدا فی جہر کام  
مگر نہ فرمایا ہوا و جناب کتابت فی او سکون خلاف سنت فرمایا ہو تو او سکون عمل میں لانا باطل ہے یا نہیں اور طرہ  
یہ ہی کہ فاضل اور یہاں فی اسکی جواب میں اس طرح ہر جموع و مجمل لکھا ہے کہ اگر صحیح ہے تو جانی کہ اجتہاد سنت  
امیر المؤمنین علیہ السلام کا منع کی طرف ہو گیا ہو اسوہ علیہ السلام مقام اجتہاد کا ہی و در اعتراض مجتہد ہر جو وقت کہ خلاف مجتہد  
کری نہیں اہل انصاف کہتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ خدا و اہل سنت ارشاد امیر المؤمنین علیہ السلام پر عمل  
کرتی ہیں اور اجتہاد خلیفہ ثانی کو ماننی محال کہ پیغمبر خدا فی ارشاد فرمایا ہی انصاف علی اور ہر ظاہری کہ قاضی کی  
تفسیر ہر عامل ترجیح نہیں دی سکتا ہے جامی نیکہ قاضی ہونا ہوتا ہی نیم کی مسئلہ سی در کلامہ کی تفسیر ظاہری علاوہ  
اسکی حدیث صحیح متبول فریقین ہی آنحضرت صلی علیہ وسلم فرمایا کہ میں دو چیزیں گران در بیان امت کی چوڑی میں آپ  
کتابت اور سری عزت طاہرہ اگر وہ ہر عمل کر دگی تو ہر گز گراہ نہو گی میری بعد پس علوم ہوا کہ متمسک نقلین  
شیخہ ثامنہ میں کہ جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی قول کو ماننی ہیں اور اوکی خلاف کو نسبت تخلید نار جہنم  
جانتی ہیں جاس ۱۵۰۰ ل میں کہ فاضل صحیح مسئلہ ہی جہاں سے روایت ہے ہی حاصل متبول او سکون بعد ہی وہ کہنا  
ہی تحقیق کہ رسول خدا کا چہرہ ہی نہی معان ہوا کہ میں اور بھی آنحضرت صلی علیہ وسلم کی قیام کیا بعد اسکی ایک مرد آیا



ہوا ہوتا تو اپنی نماز میں بجلت کی اور اپنی منزل میں ہنگام ہوئی پس نماز پڑھی آپ نے کہ اس طرح  
 نہیں پڑھیں بلکہ غافل غافل پر مچتی نہ رہیں اس میں شکی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت رسول اگر مرنے کی نماز سنت میں اجازت  
 نہ دیتے کی نہیں تھی بلکہ حبس کی کو دریافت ہوا کہ لوگ اقدار کی نماز پڑھتی ہیں آپ اپنی کانیں دھلے ہوئے  
 اور جماعت اس نماز کو ادا کیا اور یہی اوستی نبی میں بخدا علی سے روایت کی گئی ہے کہ حصول اس کا یہ بھی کہ حجر  
 بنا لیا جانی ہو تو بکافری کا عقاب نہ لے کہ اگر مسجد میں بنا لیا بخدا علی سے کہا کہ بخدا میں پس تشریف لائے  
 حضرت اور حجر میں نماز پڑھیں گے اگر کوئی اتباع اور اقتداء کی پیروی سے ہو کر آئی اور نماز پڑھیں ہر حضرت بخدا  
 تشریف نہیں لائی کہ کوئی نہ ادا کرے اور بہت صاف و خالص ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ  
 کہ نماز پڑھو تم اپنی اپنی گھر میں پہلی کہ نماز کی گھر میں بہتر ہے گونا گونا گویا کہ یہ مسجد میں بہتر ہے انہی مخصوص  
 حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت جماعت ہر ضعیف ہوئی اور حجر فرما کر مکہ فرمایا کہ ہر ایک اپنی گھر میں نماز پڑھا  
 کرے اس سے ثابت ہوا کہ جماعت نماز سنتی ہیں بدعت ہی والے اعداء الباریۃ الیک لا یعبا بہا و فی مراحۃ لک  
 ان یشوا لکۃ اخذت حجرۃ فی المسجد عن حصہ من فسیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتمع علیہ الناس ثم قعدوا  
 عن لیلۃ قطنوا انہ قد نام فجعل بعضهم یضع لہم فخرج فلم یخرج فلما خرج للصبح قال ما زال الیکم اللہ  
 بایت من ضیعکم حی خشیت ان یکتب علیکم و لو کتب علیکم فاقم بہ فعدوا الیہا الناس  
 فی بیوتکم فان افضل الصلوۃ صلوۃ المرد فی بیۃ الا المکتوبۃ انہی بعد اسکی اسکی کتاب میں بہت  
 روایتیں ہیں کہ اوستی ثابت ہوتا ہے کہ یہ بدعت جماعت تراویح کی حکیم خلیفہ ثانی حادث ہوئی ذکر سب کا مفصل  
 الی الملل ہے اب اہل سنتان کے فدا میں گذارش ہے کہ صلوۃ الصبح اس سے دلالت و جواب پر کرنا ہی جیسا کہ اگر  
 محل میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے اور گھر میں نماز پڑھنے کے امر کی علت اس حدیث میں خشیت وجوب نہیں ہے جیسا  
 کہ مصدر ہونا جملہ فان افضل الصلوۃ صلوۃ المرد فی بیۃ کا فار سبب کی ساتھ بعد جملہ فضلو اتی ہوئے کہ نص صریح ہے  
 اس میں اور یہ ہم فضلیت جیسے حالت طلوع شمس حالت اور ہنگام استوائی خود شہید نبوت میں ہی وہی یعنی ہا  
 بعد غروب آفتاب حالت کے انکباب فی ہے ایسی صورت میں وہ کلام اس میں کہ کہاں باقی را کہ علت خشیت ان  
 یفرض کے ذیل ہو گئی کیونکہ کیا حدیث ظاہر ہے کہ خشیت علت نہیں ہے اسو علیہ اسکی اور حتی ہی اور  
 حتی کو سبب کی وہ پہلی کہے فی علما و عربیہ اصول سے نہیں لکھا اور بالفرض اگر خشیت علت ہوگی تو عدم حرم  
 بصلوۃ کی ہو کہ اس کے اعتبار میں فرمایا ہی نہ ظاہر ہے فی ہذا المقام بفضل الفضل المقام و میر کہ اذبال



اور بال لا تہ الہدایۃ الہام الکرام اور انبات بدعت تراویح میں خود فاروق کا قول بدعت تہ الہدایۃ میں اس کا کتاب محمد علی  
 مثل اشیاء العلوم ما تفرقی او اختلاف الفقہاء للطحطاوی السند لا محمد بن علی کتاب الکبریٰ فی الطب الطبری اثنانی وغیرہا  
 لا یجفی بن نہ کوہم کافی در افی ہے اور بن ابی الحدید القری فی تفسیر بدعت میں توجیہ بارہ کی ہے ابطال میں اس کے  
 و ہما مطربین تحریر کرنا اور اہل سنت کی خدمت میں بطور ہر گز نا سنا سبب و این الحدید و نہ لو کان معتز  
 لکنہ فی المربہ موافق بلا شعریۃ اما کوں صلوة التراویح بدعت و اطلاق عمر علیہا ہذا اللفظ فالت  
 البدعۃ تطلق علی مضمون مبین احدها ما خوف بہ لکن اب التثبت فی صلوٰۃ یوم النحر و ایام التشويع  
 فانه وان کان مطلقا بالاکلامۃ منی عنہ و لکن ما ائیر فیہ نبی بل سکت عنہ ففعلہ المسلمون  
 بعد وفاتہ و لیسوا اللہ فان ارید یكون صلوة التراویح من بدعت المفہوم الاول فلا یمکن انہا بدعة  
 بهذا التفسیر الخ الجہانی و الا الذی عنہ معروف لا یمکن ان یسند الی کتاب من کتب المحدثین  
 ولو قدر علی ذلک لا سند و لعلہ من اخبار اصحابہ من محدث الامامیۃ و الاخبار تبین شہم و لا لفاظ  
 الخ فی آخر الحدیث و ہی کل بدعة ضلالة و علی ضلالہ سبیلہا الی النار و یتوشہوہم و لکن نفسہم  
 المبدعة بالمعنی الاول و قول عمر انہا بدعة مروی مشہور و لکن المراد بہ البدعة بالنظر الثانی الی مبی کلادہ  
 مختص من سائر ما یہی کہ بدعت کی دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ کتاب و سنت کی مخالفت ہو دوسری یہ کہ کتاب کے خلاف  
 نہ ہو اور اس میں نہیں بھی ارد نہ ہو بلکہ اس کی حجت و حرمت سی گونہ کیا گیا ہو پس بعد وفات سرور کائنات کی مسلمان  
 فی اس کو سخت یا کر لیا ہو پس اس پر بدعت مگر مطلب غلط ہے تا نکایہ یہ کہ بدعت بالمعنی الثانی ہے کہ او میں کچھ قیام  
 لازم نہیں آتی اقول بتزئیف کلام بن ابی الحدید معتز علی اللہ الوحید و لا باختیار شق اول کے کہتا ہوں کہ صحیح  
 اہل سنت سی ثابت ہو چکا کہ حضرت فی اوسس نبی فرمائی او غضبناک ہوئی اور فرمایا کہ تم لوگ اپنی اپنے  
 کفر میں نماز پڑھا کر وہ اس حکم سے مفہوم ہوا یہی جماعت ہے پھر منافق سنت ہی یعنی بدعت معنی اول ہے تا نکایہ  
 باختیار شق ثانی کے کہتا ہوں کہ کیفیت عبادت کی تو قیعی یعنی منقول شارع علیہ اسلام ہی ہے اختراع ابی عقل  
 او میں جائز نہیں اگر ایسا ہی ہو تو لازم آتا ہی کہ اعداد رکعات نماز مسنونہ میں سب سے زیادتی جائز ہو اور روزانہ  
 اپنی دل سے نماز کو نہ انکی پڑھا کرین فاللہ بالظن فالمرقوم مثلاً علاوہ اسکی عدد رکعات اور کیفیت صلوة تراویح کے  
 کوں منقول حضرت سی نہیں ہے پس اقتضای کلام اور انتہائی کلام یہ کہ اول اہل سنت ثابت کریں کہ صحیح  
 منقول



ہی اور تیسرے یہ کہ ہر گاہ حکم فرماتا حضرت کا کہ تم لوگ نماز کو گھر و زمین پر ہو اور غضبناک ہو نا حضرت کا کتب الہیہ سے  
 ثابت ہو چکا تو اب وہی منافات مجلس کی ساتھ جو صحیح ثابت ہی ہے نہیں ہو سکتی فقہت البدعہ و ہوا المقصود  
**قال الناصب الغوی اللہیم شیخہ** فی تودہ عزیزین نکالین میں کہ جبکہ شرع میں کچھ اصل نہیں جیسی عید  
 بیاہ عید غدیر عید شجاع عید نور روز وغیرہ یہ کیا انصاف ہے کہ آپ کو سب سے بہت اور کو آخر ہو جو حراموں کی بجا  
 اور عبادت کی طرف بلاوی و مطعون اور مذہب ہری اور جو حرام سی لگا دی اور عبادت سی لگا دی وہ معصوم  
 اور معصوم نبی **اقول بفضل اللہ العلیم** بحسبہ کہ بعد مدت مدید و عرصہ بعید کی وہ فقرہ کہ جس فقرہ کا یہ فقرہ  
 یہ قدر شتاق تھا شل کی کہ نشہ شتاق ہوتا ہی لال کا اور پھر شتاق ہوتا ہی صال کا زبان مبارک سے  
 ارشاد ہوا اگر عید غدیر اور عید نور روز کو کیوں آپنی ذکر فرمایا فقط عید شجاع کو ذکر کیا ہوتا کہ اسی سے آپ بہت  
 جلی ہیں اور اسی پر آپ بہت پسند کرتے ہیں اور اس پر آخر ہو وہی لای جرم آپ کو لازم تھا کہ کتب الہیہ کو مطالعہ  
 فرماتی تو ظاہر ہوتا کہ یہ عباد جو شیعیان حیدر کرارہ عمل میں لاتی ہیں بدعت نہیں ہیں بلکہ از روی احادیث  
 اہل بیت معصومہ و طہارت کی ثابت ہیں اور احادیث انکی سب بعینہا احادیث نبوی ہیں اب کبھی عید بیاہ  
 وہ دن ہے کہ برکت غمگین عباسی نصاریٰ بخوان معلوب مجھ ہوئی مبالغہ کیا علی ولی نفسیج کا اطلاق  
 فقہانہ سے ثابت ہوا اس سے زیادہ کیا خوشی کی بات ہوگی جس لای سلام اظہار فرج و سرور کرن لگی اور عید  
 و یومین ہر جہن پیغمبر فی لوگون کو جمع کر کے حقا و دواع میں جناب امیر علیہ السلام کو اپنا جانشین کیا اور فرمایا  
 من کنت مولاه فعلی مولاه اور آپ کے خلیفہ ثانی نے تہنیت میں سچ سچ لکھ لیا علی کہا اور آیہ اکملت لکم دینکم ہے  
 دن نازل ہوا اور عید شجاع وہ دن ہے کہ جس سے اثر استجاب و دعای مظلومہ معصومہ فاطمہ الزہرا سیدہ النساء  
 علیہا و علی ایہا و بعلہا و بنہا اکل الصلوۃ و النجیات ظاہر ہوا اور عید نور روز وہ دن ہے کہ جس میں آپ کے خلیفہ ہمام  
 اور ہامی پیغمبر کی وصی جانشین برحق و خلیفہ اول سند خلافت ظاہری پر متمکن ہوئی اب آپ ہی فرمادیں  
 کہ یہ سب عیاد ایام سعیدہ لایق فرح و سرور کی کیونکر نہیں ہیں اور ہم اندون میں سو اظہار شادی و مصافحہ  
 و عائقہ ٹوٹنے کے کون سا کرتے ہیں جسکو آپ سے تہراتی ہیں اور فرمائی کہ یہ سب جو جو بیان کی گئی سب  
 اشراج و خوشنودی و اظہار ایلان ہو سکتے ہیں یا نہیں اور ہر ہر سب جو نو دیکھیں کہ آپ کے خلفاء و جمع علیہم جو  
 عباسی سے یہ کیا کہ یہ عیدیں اور فسق و فجور و ظلم و قتل نفس و زنا و شرب خمر و امثال ذلک کس اعلان سے کر لیں



اور آپ لکھتی ہیں کہ امام فاسق کو مغزول نہ کرو سبحان اللہ خدا پرستی اور جہاد فی سبیل اللہ اسکوا کہتی ہیں جو آپ کے  
 علماء و ائمہ فی نقبہ او میں بعض عباسیہ کیا اب ان کے سب سب اور آخ نبود و نو پر تھو کئی دیکھیں ایک فی امر ہے  
 کہ اگر کچھ شیعہ شاعری نے کہ اکابر محدثین اور مؤرخین اہل سنت سی تھابنی تاریخ میں ذکر کیا ہی نہ مبارک ان فضل اللہ  
 از کتبہ الامراء و جلا و سموہ عایشہ و سنی بعضہم و بعضہم بالزیر و قالوا القائل شیعہ علی بن ابیطالب قتل بن العزیز  
 خلق کثیر انہی موضع الحاجہ یعنی سنیتوں نے سوار کیا ایک عورت کو اور ایک دنٹ کی اس عورت کا نام  
 عایشہ رکھا اور بعض کا ادین سے طلحہ اور یزید نام رکھا اور کہا سبھوں نے کہ ہم مقابلہ کر نیکی ساتھ شیعہ ان غلبہ  
 ابیطالب علیہ السلام کی پس و نو فریق میں سے بہت لوگ قتل ہوئی انتہی اب فرمائی یہ منہج یا بدعت یہ کام اپنے  
 کیا یا نہیں اور سب سب صحیح ہی یا آخ تھو سب بڑی بدعت جس کو ام البدعات کہنا چاہی خلاف کار  
 رکھا ہی اجماع پر اہل عمل عقد کی اگرچہ دو نفر ہوں دوسری بدعت مغزول نہونا امام کا فسق سے اسی واسطے  
 بنا بر بنی امیہ بنی عباس ج کچھ فسق و فجور قتل نفوس نہ کیا اور تخریب بن عمل میں لائی اس سے کا درود و مال  
 ان دو نہ معلوم کو تاہم نہیں کیا مگر تھاری علمائے کہ بطرح ال درخارف نبوی ظفای جوہر کی راضی کر نیکیو  
 طرح بطرح کی دلیلین قائم کر کے اور حدیثین منع کر کی خلافت ان کی سفہاء کی نظر میں ثابت کی اور اوسنی یافتہ  
 الآف الوف منع ہوتی آئی خلاصہ یہ ہے کہ **س** بد کردن شرم زدہ کردن دوست **+** خون شہداء تمام بر  
 کردن دوست **+** اگر اپنی ملکا کی بدعتوں پر اگر کو اطلاع نہ تو کتب مسوطہ کلامیہ امامیہ کو ملاحظہ کیجی اور  
 میں استقام میں اس سے زیادہ بطل و بنا مناسب نہیں دیکھتا قال لنا صاحب الغوی اللہیم کہ  
 یہی چاہتا ہی کہ کہے پردین ذات نفسا اور جسما حاصل ہو کیا حضرت عمر کا جی نہ چاہتا تھا کہ اس تکلیف تراویح  
 ہی احت لیتی بالطف متعی سے جیکو لذت دینی اور بموجب آیات شیعہ درجہ حسین اور علی یا مرتبہ  
 سید المرسلین ختم النبیین کا حاصل کرتی معلوم ہوا کہ ہماری پیشوا کہ خلفاء و ائمہ طاہرین بن بڑی  
 نام و ابرار تھی شہوت پرستی سے دور اور عبادت خدا کی حضور رہتی تھے او باشندوں فی اپنی عیاشی کی لئے  
 ہر باتیں بنائیں ہیں بجاہری معصوموں پر ہمیں نکالیں ہیں خدا ان سے سمجھی ہر انتقام لینی والا ہی **+**  
**اقول بفضل اللہ علیہم** بار بار آپ ہو کھا کھاتی ہیں ہر ساہنی آئے اس وقت خدمت عالی میں  
 گستاخانہ عرض کرتا ہوں کہ آپ اپنی کتابوں کی سیر نہیں کرتے بلا ملاحظہ کتب اہل سنت کی پیچہ شیعہ



یں اب یہ کہ بن کر رہا ہو یں اب مادم ہی پہنچے اور یہ بھی مدد میں کتابوں کو دیکھنا بھی اچھا ہے  
 ومرض کا قصیدہ بھی سیکھنا چاہیے قیاموس میں لکھا رہی گانت المخانث کثیرا فی الجاہلیۃ منہم سیدنا عمر  
 یعنی امام جاہلیت میں سخت بہت سی تھے اور انہیں میں سے عمر بن ابی حنیفہ آپ کی عالم سی ہے روایت ہے کہ  
 آپ کی یہ بات کہ نوکرانہیں کہ اوکھا جی سعد کو چاہتا رہا ہوگا اور اوکھا جی تمہاری علماء ایسا کہتی ہیں تو وہی  
 سعد کیونکر کرتے اور درجہ حسین علیہما السلام کا نسخہ چاہو رہے ہیں بسبیل اللہ کی کوئی نہیں پاسکتا اور ظاہر ہی  
 کہ جب اجماع و اتفاق جہو ناس کے خلفاء پر ہوا اور بجز اہل حق کے جس کے شان میں لایخافون فی اللہ لولہ لا ہم  
 ہی کوئی خلیفہ وقت سے بر خلاف ہو سکا اور اکثر خلافت جمعیت وار دام امام کو دلیل حقیقت سمجھ کر دھوکھا کھا  
 اور بہتری طمع و نیوی میں اگر پھنس گئے تو ظاہر ہے کہ جو کوئی ان سب امور سے احتساب کر کے مجاہدہ نفس کے  
 ساتھ کری اور خلیفہ مصر مالک قاب لہاس کے مجمع علیہ ہونی سے دھوکھا نہ کھائے اور طمع نہ کری اور خلاف ان کے  
 اعتقاد و حرمت متعین نہ کرے عمل حکم خدا پر کری تو بلاشبہ و شک خدا کا کریم او سکوشہادی کرے کہ ابی مرتبہ بن شریک کا  
 آپ کے سمجھ کے غلطی تھی جو اصل حدیث کی مراد دریافت نہ کر کے تعویض و تشبیح کرنی لگی اور یہ نہ سمجھی کہ یہاں پر عظیم  
 سفارت مہرم حلال ہی نہ ہو یہ مقاربت علیہ کی اختصار یہ کہتا کہ متعہ کرنا ایسا مرتبہ عالی ہوگا ایک کلمہ یا سہ ہے کہ ایسا  
 اصل امر بر کرتا ہی کہ جو کوئی خلاف خلیفہ معتقد بقاء عقد او منکر عقدا و ات باطل کا ہوگا اور سکومراجعالیہ شہدایہ غضب  
 چونگی والا اگر تم سا کو دن بد و دن تصحیح عقائد کی متعہ کری تو او سکونچر خط شہوت اور مصاحبت جنت و طاعت کی  
 پھر نفع نہ ہوگا اور عیبت عمری کا شاہ عبد الحق دہلوی فی شرح مشکوٰۃ بن لکھا ہی اس میں دیکھ لیجی میں یہاں سی ظاہر  
 ہوا کہ ہمارے آقا ہی مادار علیہم السلام فی الغنی البکار بڑی بیدار و ابراہیمی اور خلفاء ثلاثہ کا ہم ناقص و حقیقت بڑی  
 بر شہاد و احادیث میں ان میں عدد و نسخی سمجھی کہ وہ بہتر انتظام لینی الابی قال مولانا المجتہد الحرمی بانشکریم  
 اور اگر کسی کہی کہ ان اصحاب کے نسخہ کی نہ پہنچتی تھے ان جہت سے معذور تھے تو ہم کہیں گے کہ ہلکے ہیں خبر نسخہ  
 کی نہیں پہنچتی اور ہم نسخہ اسکا ثابت نہیں ہوا تو ہم بے معذور ہیں  
 اور ہم نسخہ اسکا ثابت نہیں ہوا تو ہم بے معذور ہیں  
 قال لنا صلب العنوی اللہم ماشاء اللہ یہ عجیب طرح کی معذوری ہے کہ جان بوجہ کہ مرض خدا سے  
 معذور نہیں ہیں ابھی حضرت ابن عباس سے منقول ہوا کہ دلیل مرست منعی کے سنتی ہے باز رہی اور مرض الموت  
 میں تو بفرمانی ملازمان والا اور ان صحابیوں میں اتنا فرق ہے کہ وہ نسخہ یا مرست کو سنتی تھے اور مانسی نہیں اور  
 آپ دیکھتی ہیں انہیں مانتی جہل کا علاج تو لقمان کی باتیں نہیں اور کس شمار میں اقول بفضل اللہ العظیم

امامان سے ایسی روایت نہ ملے جو حدیثیں علیہما السلام کی ہیں



ہون کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پہلے ہی کہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی یا بھتیجے سے نفرت کرے تو اسے شافعی حد سے بڑھ کر مارنا مال آنکر  
اوسکی ترقیب کرنا نہیں کی مذہب کے اعتبار سے حد جائز نہیں ہی جیسا کہ سابقین میں عبارت ابطال الباطل سے ثابت  
ہو چکا ہے اور معارض بہ یہی کہ کیا ہی کہ اہل سنت جو یہ کہتی ہیں کہ متنع بہا دخل ازواج نہیں ہی اسنی کہ لوازم  
زوجیت مثل ایلا وغیرہ یکھلم مفقود ہیں تو ہم کہیں کہ متنع دخل زنا نہیں ہے اسنی کہ لازم اوسکا یعنی ہواوسین نہیں  
ہی جیسا کہ شافعی لکھا ہی مجتہد العصر الزمان اوامرہ از جن کو باہل کہنی باہل معنی کلالہ کو خطاب باہل کا وہجمنی اور یہ ہم  
علام آہل کہ چہل کا علاج لقان کہ پاس نہیں ہی خلاف واقع ہی کیونکہ ذہب ہر تعلیم حکمت علاج چہل ہے وہ لقان پاس  
کیون نہیں ہی مگر مثل شہور یہ کہ ہم کا علاج لقان کی پاس ہے نہیں ہے اسی جہت سی آپ جیسا قوال حد  
اہل حق سنتی ہیں تو یہ ہم ہم آپ کو معارض ہوتا ہی کہ وہ بنا آتا اعلیٰ ذلک کے خلاف ہم اسکو کیونکہ باہل ہی ہے  
وہم کا علاج البتہ لقان ان لاطون کسی کے پاس ہے نہیں ہے سو وہ شان آبا ہی آپ کے ہی بس قال مولانا محمد  
الحرمی بالکفریم او بعض مناقرین علماء اہل سنت جو کہتی ہیں کہ آیہ الا علی ازواجہم او ما ملکت ايمانہم مانسخ  
ہے سو اولاً نہ متنع بہا باعتراف صاحب کتاب و بکرمنا یہ سنیدہ اخل ازواج ہی تو یہ آیت مانسخ نہیں ہو  
قال التناصب الغوی اللہیم یہ کہ شہ ہے کہ دروغ گویم بر روی تو کس حداد یہ سنیدہ فی کہا کہ ذہب  
بہا دخل ازواج ہی صاحب کتاب نے لغزلی ہی سنی نہیں کہ احتمال مرسوم اوسکا اہل سنت کی حق میں جہت  
الزامی ہو یا وہ لیل شریفہ حصو ما جسوفت اسکو شہہ ہا کہ جیسا منکوہہ عقد کی سبب زوجہ کہلاتی ہے و شہ  
مستوعہ بھی زوجہ ہو سکتے ہے حال آنکہ یہ باطل ہے اسواسیکہ عقیدہ علامت مجاز کی ہے لہذا حدیثین تزوج  
اور نکاح سفید بلقہ متعہ آیا پس الطلاق تزوج اور نکاح کا متعہ ہوا و متعہ کو زوجہ کہنا بطریق مجازی نہ بطور  
حقیقت والا نکاح یہ کہ حدیث نکاح الیہ ملعون میں موجود ہی جائیکہ یہ بھی کوئی قسم نکاح کا ہوا  
اقول بفضل اللہ العلیم سابقین میں ذکر کر چکا ہوں کہ شیخین کو جناب امیر المؤمنین ابن عباس رضی اللہ عنہما  
کاذب غادر و فائن جانتی تھے پس دروغ گوئی شعار اہل سنت کا ہی اور علماء امامیہ منوان اللہ علیہم نے کتابوں  
صحیح ہیں کہ جو شخص بعد وفات رسول بخمار کی خلیفہ بلا فضل علی بن ابیطالب کو قرار دی وہ شیعہ ہی اور  
جو شخص کہ ابو بکر کو خلیفہ آنحضرت سمجھتی سنی ہے او فائل ہونا صاحب کتاب یعنی زخمی کا خلافت ابو بکر کے  
نہیں ایسا امری کہ کسی پر مخفی نہیں ہے ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ میں بیج خرونا س کی اسطر جہ



عن الشيعة الخليفة مقلانهم يعني زنجشیری معتزلی و زبیدی و شیعوئی خراف کہتا ہا اسلمی کہ مقالات شیعوئی  
 یہودہ بن اگر کوئی تو ہم کہی ابن ابی الجعد یہی معتزلی تھا معتزلی کا استدلال معتزلی سے لانا درست نہیں ہی تو  
 ہم کہیں گے کہ وہ معتزلی علماء اہل سنت سے تھا اسلمی کہ فاضل روز بہان فی وسکو زمرہ علماء اپنی سے ذکر کیا یہی جیسا کہ  
 جواب سلطان معاویہ بن کہ جناب علامہ علی علیہ الرحمہ فی کتاب کشف الحق و بھج الصدق میں ذکر فرمایا یہی یون  
 ذکر کیا ہے اما مذکور ان معاد ہذا دعویٰ حق نہ ہا و تفصیل ہذا الروایۃ علی ما ذکرہ الموتر خوف و ذکر ابن  
 ابی الجعد ہذا فی شرح نہج البلاغۃ و ذکرہ ابن الجوزی فی تاریخہ ان زبید اولد علی فاش الخ انتہی و رہے  
 فاضل روز بہان فی بیج مقام اثبات محبت ماحظہ کی ساتھ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی لکھا ہے و کل من ذکر  
 فضائل احد من السلف فنحن نبتدک من ذلک اکثر و غیر مجتہد ایا انتہی اور شک نہیں کہ ابن الجعد  
 اور زنجشیری وغیرہ اپنی کتابوں میں اصحاب ثلثہ کی ذکر کرتی ہیں پس محبت انکی اصحاب ثلثہ سی کافی ہے کہ یہ حاج  
 تشیع ہی میں اور داخل اہل تسنن میں اور یہی شہر و صحیح بخاری کو ملاحظہ فرمائی کہ استدلال کلام زنجشیری سے  
 معلوم ہوا یہی شیخ عبدالحق دہلوی فی شرح خاتمہ مشکوٰۃ سفر التعاودہ میں بیج بیان فضائل قرآۃ سورہ قرآن  
 کہ موضوعات میں اسطر حسی لکھا ہے بسیار زنجشیرین و رابع آن احادیث و تفاسیر خود خطا کردہ اند شعلی  
 و واقعہ گفتہ کہ از اینہا عجبت زیرا کہ ایشان محدث نبود و اند عجبت از صاحب کشف است کہ نسبتہ باین علم شریف  
 داشتہ و شل فانی کتاب ز غریب حدیث تصنیف کردہ و از فاضلی بیضاوی عجبت است کہ در ایراد انہا و  
 نفسہ خود تعجبت صاحب نمودہ است با تسلف تغایری کہ بومی دارد انتہی کلام شیخ اسمعالم پر صریح ہے  
 کہ زنجشیری محدثین اہلسنت سی تھا اور علامہ ابن اثیر صاحب جامع لاصول فی تفسیر غلبی و تفسیر کشاف زنجشیری کہ  
 ایک کتاب میں جمع کیا اور نام او کا انصاف فی الجمع بن کشف و الکشاف کہا ابان سب آیات سی علوم  
 ہوتا ہے صاحب کشاف فاضل علماء اہل سنت سی تھا اور روایات او سکی آپ کے کتابوں میں ذکر ہوا جیسا کہ  
 آپ خود او پر ذکر کر چکی ہیں کہ صاحب کشاف و غیرہ زنجشیرین نے لکھا ہے کہ وہ یعنی ابن عباس عند الموت فرماتی تھے  
 اللہم انی اتوب الیک الخ آپ نے خود اسکی قول سے استدلال کرتے ہیں اور دوسروں پر طعن و تشنیع کی کلمات  
 ارشاد فرماتی ہیں از ہذا الشیء عجائب لا یلبو بدوی لا لباب و یہہ جو ارشاد ہوا کہ ممتوعہ زوجہ نہیں  
 اسو اسطیکہ تفسیر علامہ است مجاز کی ہی لہذا حدیثوں میں الخ تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس خاکسار فی احادیث سی



سی کتاب خدا سی ثابت کیا کہ متعاند یک جائز ہی منسوخ نہیں ہوا اور نکاح متعدی مراد نکاح منقطع ہی نہیں  
 قسم کی نکاح ہوئی ایک نکاح وایم دوسری نکاح منقطع گردان مجاز کہیں تو یہاں ہے کہیں اگر وہاں مجاز نہ ہو  
 تو یہاں ہے نہ لہجی پس جیسا کہ آپ ان کہیںکیا ویسا ہی ہم یہاں ہے کہیںکیا اب معلوم ہوا کہ مطلق تفسیر امارت  
 مجاز کی نہیں اگر مطلق تفسیر نشانی مجاز کی ہو تو کیا ہیکہ نکاح بالولی اور نکاح بالوکیل اور نکاح وایم وغیرہ سب  
 ہوتا ہیں لا یقول بہ احد بلکہ تفسیر امارت مجاز کی ہے وہ یہ ہی کہ اطلاق حلق کا اوپر صدق تفسیر کی نزدیک  
 تفسیر میں تفسیر کی نہ صحیح ہوا و اطلاق زوجیت سلف کا مستمع ہوا چھب ہی جیسا کہ صاحب کشفانی اعتراف کیا اور  
 جبار اللہ بخشہ کی صدقہ ویدار باب عربیہ وراۃ ثنویں اور اعلیٰ ائمہ تفسیر میں سی تھا قول اسکا کہ سبیل جرم  
 اور حتم سی ہی فحاشی اہل سنت کی نہیں کافی سیمہ اور صاحب جنسیت جہرہ یہ بعد بطلان کے افادہ فرماتی ہیں تحقیق  
 مقام نسبت کہ نکاح و تزویج بحسب تخریج عبارت ہے از عقد مخصوص کہ محال علی بعضی مہر فی الجملہ میاں شد و ان شامل است  
 برود و اولیٰ اطلاق زوجیت بر فرزند از قبیل حقیقت باشد اور فی اسلکان کمال الید پر جیسا کہ آجی اور پیشواؤں نے  
 کیے کیا ہی قیاس سے الفارق ہی کہیںکیا کہ نکاح شرعی عقد مخصوص کہیںکیا ہیں اور عاقد الید کی تو کچھ مغضہ نہیں  
 حال لیس صاحب الغومی اللہ علیہم السلام اور سنن ابوسکی نزدیک متوعہ حقیقہ زوہر بن اہل یہ مگر حضرات کو جب  
 ابدال کو منکر ہات اہل ائزال سے کیا کلام ابوبصیر کی روایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی ہوا کہ لکھی کہ آنہ  
 عن المنع اھی من الامنعہ لکاف کاف السبعین سقادی کنز العرفان من اجماع امامیہ کا نقل کیا ہے  
 کہ مستمع ہوا میں اعتبار عدو کا نہیں اور بعد نقل اسی حدیث کی لکھا کہ فقد بان ان المستمع ہا لیک من المنکوح  
 ولا المنعہ نکاح سچ ہی حکم الفریق باخذ کل شیشہ جب ملا زبان والانی کہیں مغضہ پایا تو معتزلیوں کے  
 وہ بن بن جہی اگی نصاریٰ کے پناہ ڈھونڈہینگے انتہی قول الفضل القلم صاحب کشف اگرچہ معتزلے  
 ہی مگر عربی ہونے میں شل تمہاری ہے اور سخن شناس زبان دان عرب در فن تفسیر میں کمال الثبوت ہی اسکا  
 قول اس مقام میں بلا شک معتزلی ہی تم نہ مانگی تو عقلا پسند کر نیکی علاوہ اسکی اہل ائزال کی روایتیں کتب  
 سفید میں اکثر مذکور ہیں ایسی بہودہ گوئی اور چرب بانی سے کیا حاصل اور ابوبصیر کی روایت سے بہ نہیں مفہوم  
 ہوتا کہ نکاح متعدی درست نہیں ہے اور نہ یہ کہ نکاح متعدی کا نکاح نہیں ہی جیسا کہ عامل بسبب پوشیدہ نہیں  
 اسوہ طبعک حاصل اس روایت کا بہر ہی انحصار زن منعہ کا چار میں بلکہ عقاد میں ہی نہیں جس قدر کہ چار میں عورتوں کو



نقل ای حدیث کی کہتا ہی فقد بان ان السمتع بالیست من المنکوحات <sup>بالا</sup> المتعة <sup>منها</sup> نکاح اقول  
 واد واد کیا خوب جو رہی آپ کے بکری گئی ہے معلوم ہوا کہ آپنی تختہ اثنا عشر اور او سکا شیعہ نہ تو دیکھا نہیں  
 شیعہ کتاب شریعت عمر یہ بھی نہیں دیکھی اور کنز لعرفان کا دیکھنا تو بہت دور ہی اگر ان کتابوں میں ہی کوئی کتاب  
 دیکھی ہوتی تو ایسا کلام یہود نہ لکھتی دیکھتی آپ کے کھی ہوئی مثل بیان مبینہ صادق آیی ترجمہ خوش گفتہ است سعد  
 در اینجا <sup>۱</sup> الا یا ایہا الستی اور کا سا و ناو لہا <sup>۲</sup> نکو تو سمجھتی استعد کہان ہی مگر ناظرین کے اطلاع کیو سطلی کہتا  
 ہوں کہ فاضل مقداد کی کنز لعرفان کے عبارت جسکا محصل اجماع اما یہی تمتع بہا میں عدد ہونی پر تہا رہی <sup>۳</sup> النظر  
 نہ خرم مواقع ابو بقرہ صاحب تختہ مسروقہ اپنی حاشیہ نہ یہ باب المتعہ میں نقل کرنی منبع البیان سے کہ کسی سنی کے کتاب ہے  
 رو عبارت فاضل مقداد ذکر کرتی ہیں اوسی دین فقد بان سے لا المتعة نکاح تک فول سنی کا ہی چنانچہ فاضل  
 شیعہ شریعت عمر یہ میں اسکی تصریح کی ہے مگر آپ نے کسی فتوٰی کے مثل فقرا کی آزاد کی جو چاہتا ہو گا لکھنا ہو گا۔ ۴  
 مضمون باطل کہانی کے طور پر مسکری تحلف لکھتے یا اور معرکہ میں ختم ہونک کر شیعہ نسبی خیمہ ملا دیا سنا اشدہ ہمام  
 آپ کا ہی دوسری سے نہیں ہو سکتا کہ ایسے جاہلانہ اور عیاذ بانین بمقابلہ شہسوار عرصہ ارشاد معال دینیہ دیکھنا رسید  
 اشاعہ علوم عقلیہ نقلیہ کے بلا شائزہ یا نیز لا کر طعن و تشنیع کی الفاظ ایسے لکھی کہ گویا آپ بھی کسے حساب میں ہیں صد  
 حیف کہ آپ کے نا فہمی و جہل رکبے اس جگہ اتنی اطالت ہوئی اب لوی روم کا شعر آپ کے شان میں پڑھ کر اس  
 لا طائل کو ختم کرنا ہوں <sup>۵</sup> نہ فروعت محکم آند اصول <sup>۶</sup> شرم باوت از خدا و از رسول <sup>۷</sup> قال الناصب  
 الخوی السیم نامی یہ بھی نہیں جانتی کہ اگر ممنوعہ زوجہ ہوتی تو چار سی باہر ہوتی اور لوازم زوجیت کی مثل ارث  
 اور نفقہ و طلاق و طہار ایلا سب میں متحقق ہوتی حالانکہ یہ ساری چیزیں بشہادت کتب شیعہ کی ممنوعہ  
 میں نفوذ ہیں اور انکی استفا کی دلیلین موجود چنانچہ صاحب نہاج النہایہ فی بیان مسماۃ الایہ فی اگر تقلید  
 صاحب کتاب معتزلی کی سمتع بہا کو زوجہ ٹہرا یا اگر ان چیز کو مختلف نہیں بنایا حیث قادیان سمتع بہا کو  
 بان مختلف عنہا فی بعض الصفا کا استحقاق الارث و النفقة و فوع الطلاق و طہار و الطہار  
 قول و الایک علی الاقوی اور شہاد کا تو نام نہیں جیسا تہذیب الاحکام میں ہے و لیس المتعة شہاد ولا طہار  
 رہی عدت وہ بھی مثل عدت زوجہ کی نہیں کیونکہ مطلقہ کی عدت میں ہین ہین اور متوفی عنہا الزوج کے  
 چار مہینے و سون <sup>۸</sup> قال اللہ تعالیٰ المطلقا یقرقن بانفسہن ثلثۃ اشھر و قال الذین یتوفون  
 منکم و ینذرن اولیا حایق قنن بانفسہن اشھر عشر بلکہ کم ہے جیسا شہداء انکا متعہ میں <sup>۹</sup> تفصیل



تفصیل کرنا ہی عند تھا حیصہ تان لو استبروت خمسہ و اربعون یوما و عند من الفوات شہون  
 و خمسہ ایام انکان نہ و یضعفها انکانت حرج و لو کان حاملہ فیما بعد الاجلین اور حسان تو مطلقا  
 نہیں جیسا کہ چکا پس اب مضمون کیونکر زوجہ میں داخل ہوئی اقول بفضل اللہ العلیم تمہاری ہامی و  
 یسری جائیگی کیونکہ خوب ثابت ہو چکا کہ یہ سبغات لوازم زوجیت کی نہیں ہیں بلکہ صفات زائدہ او پر ذات  
 زوجیت کی مثل اسکی کہ اپنی شوہر کے نافرمانی نہ کری اور اسکو گالیان نہ دے اگر یہ سب لوازم زوجیت کے  
 ہوتی اسطر حرج اگر یہ سب نہیں ہوتی تو زوجہ نہ کہلائے تو لازم آیا کہ زوجہ ناشترہ اور قائمہ اور ائمہ متزوجہ کہ  
 وارث اور مورث نہیں ہوتی اور زن ملاءنہ کہ بغیر طلاق کے بائن ہو جاتی ہے زوجہ نہ کہلائی کہ یہ سب بعض  
 ان صفات ہی مختلف ہیں جیسا کہ پہلے تصریح ذکر کر چکا ہوں اور انحصار عدد کا چار ہیں یہ بھی شرائط اور  
 لوازم نکاح من حیث ہو ہو کی نہیں کیونکہ غلام کے لئے اگر دو عروہ یا دو لونڈی سے نکاح کرنا شافعی اور  
 ابو حنیفہ اور احمد کی نزدیک جائز نہیں اگر انحصار فی الاربع لوازم زوجہ سے ہوتا تو بیان انحصار دو میں کیوں  
 ہوتا علاوہ اسکی ازواج نبی میں آپ کیا فرمائینگے کہ باتفاق فریقین جاری سے زیادہ نہیں اب معلوم ہوا  
 کہ یہ لوازم ماہیت نکاح کی نہیں ہو سکتے اور شہادہ کا جواب سابق میں ذکر ہو چکا ہے ملاءنہ اور عروہ  
 شکوہ دائمہ اور منقطعہ دونوں کی اسطی مدۃ زواج جاری نہیں ہوتی ہیں جیسا کہ معنی شہید علیہ الرحمہ کے عبارت  
 لمعۃ نقل کے و یضعفها انکانت حرج و صاحب ضربت حمید یہ فرماتی ہیں طرفہ انکہ عدۃ ائمہ نصف  
 عدت عروہ میاں شد و ہوشہران و خمسین چون در کریمہ مذکورہ ضعف مذکور است دون نصف ہیں ائمہ متزوجہ  
 شکوہ خارج از نکاح و مرکب سفاح بودہ باشد انتہی کلامہ شریف اور آریہ کریمہ المطلقات بتقصیر الخ  
 سی استفاد ہوتا ہی کہ یہ عدۃ لوازم طلاق سے ہی اور متعین تو طلاق ہوتا ہی نہیں ہیں متعارف اس عدۃ خاصہ  
 سی یہ لازم نہیں آتا کہ نفی زوجیت اور نہ نکاح کی محذورہ سی ہو جائی اذ العدۃ الکذا ثبہ لان منہ للطلاق  
 لا لا فتراق بعد النکاح مطلقا وان توقف علیہ هذا القدر من الجواب کافی لان فیہ  
 اور بھی جب دو قسم کی نکاح ٹہری ایک نکاح دائم و دوسری نکاح منقطع تو دونوں کی احکام جلدی جلدی ہوئے  
 اس میں کون قیامت لازم آئی اور حسان بیہ متعین ہوتا ہی جیسا کہ چکا قال مولانا المجتہد الحرمی  
 بالکفریم اور نایا تمہاری نزدیک جب آید مذکورہ مانع متعین ہو تو معلوم ہوا کہ کوئی آیت علت متعین  
 نہیں ہے بلکہ یہ سب لوازم نکاح کی ہیں نہ کہ اسکی علت متعین ہو جائے اور نہ اسکی علت متعین ہو جائے



لوگوں کے حق میں مفسرین معتبرین فی صیغہ تریض کا استعمال کیا کہ وہ آیت فاستمتعتم کو متعدین کہتی تھیں۔  
 پہر مشونیت کی قایل ہوئی تو ان لوگوں کی ذہب پر یہ آیت منسوخ ہی اور آیت الا علی ازواہم او سکنائهم منکم  
 ابو داؤد میں ابن عباس سے مذکور ہے کہ فاستمتعتم کا نسخ یا اہل النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن بعد  
 والطلاقات ینقضن بانفسہن ثلثہ فروعاً والا فلا فی بفسر من المحض من ذلک حکم ان یرقیم تعد  
 ثلثہ اشہن ہی لیکن بنا بر ذہب جمہور چونکہ نسخ عبارت ہی موقوف ہونا حکم شرعی کا دوسری حکم شرعی  
 تو اس صورت میں یہ سب آیتیں محترم منع کی ٹھہریں گے اس واسطیکہ منع کرنا لوگوں کا ابتدائی اسلام میں بحکم  
 تھا بلکہ بطریق تعامل کے تھا اس واسطی ترمذی میں مضمون تعامل کا مذکور ہے کہ اس پر حرمت طاری ہو  
 اب کیا حدیث را جود ہوم و ہر کی سے اس حق کو حضور فی بیان فرمایا کہ **یکدم کہ ختم فتنہ نخت است بہار**  
 بیدار باش تا زود عمر فرموس + انتہی کلامہ **خف اقول بفضل اللہ العظیم** خفیت تو یہ ہے کہ اہل سنت  
 و جماعت اس مقام پر ایسا عاجز ہوئی ہیں کہ ہلکت پہلو بدلتی کے نہیں آویزا یہ کہ نیشا پوری اپنی تفسیر میں لکھتا ہے  
 اما عمران بن حصین فانه قال نزلت آية المنعة في كتاب الله ولم ينزل بهذا اية فمنها آه اب اس  
 روایت صیغہ تریض نہیں معلوم ہوتا بلکہ لفظ قال علی سبیل الجزم ہی اور یہی امام رازی تفسیر میں یہ لکھتا ہے ہذا  
**هو المحجة التي اخبر بها عمران بن الحصين حيث قال ان الله انزل في المنعة آية وما فتحها آية اخرى آه** اور باقی  
 میں صحیح بخاری وغیرہ سے یہ ثابت ہو چکا کہ عمران بن حصین قائل تھی کہ کوئی آیت نسخ متعدین نازل نہیں ہوا اب  
 قرآنی کہ کون صیغہ اس میں تریض پر دلالت کرنا ہی پس واضح ہوا کہ آیت منع بیشک قرآن میں نازل ہوا اور کوئی  
 آیت نسخ میں اس کی نازل نہیں ہوئی جیسا کہ عمران بن حصین کے قول سے ثابت ہوا دوسری یہ کہ خود حضرت  
 سنیہ قایل ہیں کہ نبی فی فرمایا تھا استمتعوا من ہذہ النساء کا فی تفسیر البکیر اور قول سیرہ بن عبد اذن ان رسول اللہ  
 فی شعة لہن اور قول سلمہ رضی سول اللہ المنعة صریح دلالت کرنا ہی کہ نبی فی اباحت منع کا حکم فرمایا تھا پس  
 شرع اس کی شریعت کا انکار نہیں کر سکتا انکار اس کی مشروع ہو چکا اور مضمون تعامل کو کھنا خلاف جماع ہی اور  
 یہ کہنا کہ ابتدائی اسلام میں بحکم شرع نہ تھا باطل ہے اسلی کہ تفسیر کبیر میں صاف بلفظ مشروع مذکور ہی جیسا کہ  
 اسی کتاب میں ہے **ان علی المنبر متعتان کانتا مشرعتین فی ہدیرہ ولی اللہ وانا اعد**  
**عنہما منعة الحج ومنعة النکاح** میری یہ کہ شاہ صاحب اپنی تحفہ سرودہ میں باین عبارت ارشاد فرمائی ہیں کہ کچھ



آنچه گویند که فاستمتم به منته فانو من اجود من فوضه و من متع نازل شد محض فقر است اگر چه در کتاب  
 غیر معتبره اهل سنت نیز نقل کنند زیرا که خلاف نظم و انبیت و غیر خلاف نظم قرآنی باشد گویا روایت از صحابی کنند  
 و مقبول نیست الی آخر که عبارت شاه صاحب سی کاشمیر رابعه النهار اشکار ہے کہ آیہ مذکورہ باب متع من نازل  
 نہیں ہوا اور آپ اسکی خلاف اس آیه کو باب متع من اگر چه بعضی تریض ہو قرار دیتی ہیں بہر کیسا نہافت صریح  
 ہی اور آپ کو اینک معلوم نہیں کہ حکم شرع کس کو کہتی ہیں انصاف سے کہی کہ جسکو بنی مانی ارشاد فرمایا ہوا اور  
 اسکی عمل کے لئی حکم ارشاد ہوا ہی ہو تو اسکو حکم شرع کہتی ہیں یا نہیں اور حکم شرع کہتی ہیں یا نہیں اور حکم فرمایا  
 بنی مانی کا واسطی سعی کے اسکا آپ ہی انکار نہیں کرتے پس اس بیان سے ثابت ہوا کہ کلام متع حکم شرع تھا اور  
 آیہ فاستمتم بموجب کفنی شاہ صاحب کے متع من نازل نہیں ہوا اور آیہ الاعلیٰ از واجہم الایہ بعض متاخرین کے  
 نزدیک بغرض محال نسخ متع ہو گیا اور یہ جو ارشاد ہوا کہ جو لوگ آیہ فاستمتم کو متع من کہتی تھے اور بہر  
 منہجیت کی قایل ہوئی تو ان لوگوں کے مذہب یہ آیہ نسخ ہی اور آیہ الاعلیٰ از واجہم اسکی نسخ  
 تو اسکا جواب یہ ہے کہ سابق میں اس خاکسار فی بدلائل کئی وجہ سے ثابت کیا کہ متع ہرگز نسخ نہیں ہوا  
 اور اس سلسلہ ہی ایک دلیل عرض کرنا ہوں کہ مجیب غیر مصیب کے مذہب مطابق تو متع ہنسا حجة الوداع  
 میں حرام ہوا کا حق فی الصحیحین صحیح ابوداؤد واحمد عن رسول اللہ صلی علیہ وسلم فی حجة الوداع اور آیت  
 الاعلیٰ از واجہم قبل حجة الوداع کی نازل ہو جیسا کہ در حضور وغیرہ سے ثابت ہوتا ہی اسلیٰ کہ بعد نزول آیہ  
 اکلتم لکم دینکم کہ حجة الوداع میں نازل ہوئی تھی کوئی آیت حلال و حرام میں نازل نہیں ہوئی جیسا کہ کتب  
 مطبوعہ میں مذکور ہی اور آیہ الاعلیٰ از واجہم کو آپ حرمت متع من کہتی ہیں پس نازل ہونا اس آیہ کا نسخ  
 حکم متع من کیونکر ثابت ہو سکتا ہی اور انتہای عجب ہی کہ آپ ارشاد فرماتی ہیں کہ ابوداؤد بن عباس سے  
 مذکور ہے کہ فاستمتم کا نسخ بایتہا التبتی الی آخر ما قال ہے اسلیٰ کہ اولاً معلوم نہیں کہ کونسا ہے کہ اس آیت  
 حرمت پر دلالت کرنا ہی اور ثانیاً یہ کہ نسبت دینا اس روایت کا طرف ابن عباس کے فقر آ محض ہے اسو اسلیٰ کہ  
 ثابت ہو چکا کہ جناب ابن عباس تا دم مردن متع کی قائل تھے کہی اس سے برگشتہ نہیں ہوئی پس کیونکر عقل  
 قبول کرے کہ اسکی نسخ کی قایل ہی ہوگی جیسا کہ سابق میں عبارت فخر الدین رازی سے معلوم ہو چکا اعادہ  
 اسکا ضرور نہیں اور یہ کہ متع کا نسخ ہونا ہی کہ از عباس نکلیا متع کا قائل ہے کہ اسکی نسخ

۱۳۷



وہذا یا حطل عندنا جائز عند مالک بن انس هو الظاهر من قول ابن عباس اور قاضی خان فی اپنی قادی  
 میں لکھا ہے کہ لا یقعہ الا نکاح بلفظ المنع وہی باطلہ عندنا خلد فاکثر عباسی مالک انتہی و حساب  
 فتح اللہ بروغیر فی کہا ہی کہ جناب ابن عباس سے ہی جواز منع کا وہی ہے جیسا کہ سابق بخوبی ثابت ہو چکا ہے اور کتب  
 السنن بن جو بعض مقام پر رجوع اور نسخ نسخہ کی حدیثیں وضعی موجود ہیں تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اس لئے کہ ابن حجر  
 مسئلہ فی فتح الباری میں لکھا ہے ان ابن عباس ارجح المنع ورجوع عند الرجوع باسانید ضعیفہ وارجح  
 المنع عند اصح انتہی پس جبکہ اسناد ضعیفہ سے رجوع حضرت ابن عباس کا ثابت ہو تو اس پر اعتماد کرنا خلاف عقل  
 و دانش ہے اور حمید بن زید بن جمیع بن الصغیر بن سید عبد اللہ ابن عباس کے ذکر کیا ہے کہ ابو بصیر کا بیٹا ابن عباس  
 یا ابن المنعہ وابن الزبیری عنہما التحدیث اور حنفی تواریخ میں اس طرحی طور پر کہ جو وقت مبداء  
 زہری فی حضرت عباس کطرف اشارہ کر کے اس طرحی کہا کہ جاءنا اعمی اعمی الله قلبه جعل المنع وہی اننا المحض  
 اسکی جواب میں عبد اللہ عباس نے اس طرحی شاذ فرمایا ان الله سلب بصائرنا و سلبنا الله لئلا نزل  
 المنع فی کتاب الله وعلی ہا علی محمد رسول الله واولیہ و عہدنا و لہ بات بعد رستی مجتہد و لہ  
 علی لک ولی عہدنا کا ناعلی محمد رسول الله و عہدنا و لہ بات بعد رستی مجتہد و لہ  
 و لہ قبل تحجیر یا عبد الله و لہ عن منصف فاسئل انک من میں عہدنا کلام عبد اللہ ابن عباس  
 یہی کہ بعد انزل ہو استعنا کتاب خدا میں اور محل کیا گیا منع زبان رسول خدا میں اور خدا فی اسی منع میں  
 کیا اور بعد محمد کی کوئی دوسرا رسول نہیں آیا کہ حرام کری منع کو اور لیل میں اس کے یہی کہ محمد عمر بنی کہا منع ان  
 پس اگر اسی عمر کی پہنی قبول کے اور تحریم اسکی نہیں قبول کی اسی عبد اللہ زہری تحقیق کہ منع سے حاصل ہوا ہی  
 پس جو پہنی اپنی مان سے کیفیت عوسجہ الی دو جاہ کی انہیں ترجمہ میں جبکہ عبد اللہ زہری نے عبد اللہ عباس سے  
 اسکو سننا نہایت تفصل و اثر شدہ ہو کر جنس سے اڑھا اور متوجہ ہم اپنی کی ہوا اور شیر کہیں چکر اڑا غضب کے  
 سر اور پر آیا اور اپنی مادر سے پہنچا کہ خبر فی من بریدی عوسجہ یعنی خبر دی تو حکم دو جاہ و عوسجہ سے پس اور نے  
 اسکی فی الحال کہا کہ ان اباء کان مع رسول الله و لہ اھل لہ لہ لہ لہ عوسجہ بروین و لہ طہ  
 لایک و فتمتع بہا فعلقک بک و اقلک فی منع یعنی پدر نیز اس پر ساتھ رسول خدا کی تھا اور ایک کے نام اسکا  
 عوسجہ تھا و بروین اسکی ہر لایا تھا پس رسول خدا فی اون دو نو جاہ و لہ نیری با کف نہایت کیا اور  
 نیری مانے اون دو نو مردمان سے مجھکے عقد منع میں در لایا پس اسکا حال ہوئی اور تو منع میں صد ہوا انتہی



انتہی ترغیب اس بیانی ہی ظاہری کہ ابن عباسؓ کے نسخہ کے قائل تھے اور یہ بھی اہل قوی ہے اس پر کہ  
 جناب ابن عباسؓ نے رجوع فتویٰ متعہ سی نہیں فرمایا کہ ترمذی میں ہے کہ بعد نزول آیہ الاعلیٰ ازواجہم کی ابن  
 عباسؓ نے رجوع فرمایا اسلئے کہ جناب ابن عباسؓ بعد وفات جناب سرور کائناتؐ کی اور بعد ہی عمری کی اہلسنت کی  
 نزدیک سے فتویٰ جواز کا دیتی تھی اور خلافت عبداللہ ابن زبیرؓ کے واسطے صراحت کرتی تھی جیسا کہ سابق میں معلوم ہو چکا  
 ہے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری عقیدہ میں شاید آیت الاعلیٰ ازواجہم بعد وفات حضرت سرور کائناتؐ  
 کی نازل ہوئی ہو اور حضرت ابن عباسؓ نے اسکی دیکھتی ہی رجوع فرمایا ہوا ہو الا فریہ بلا مریۃ اور صاحب شوکت عمرؓ  
 اور بعض فضلاء اہل سنت جو یہ کہتی ہیں کہ بعد وفات جناب سولؐ کی جو ابن عباسؓ فتویٰ جواز کا دیتی تھے اسکی  
 وہ یہ ہے کہ حضرت کو علم اسکی ناسخ کا نہ تھا اور اسطر حکا کشیدہ اکثر صحابہ کو ہو ہی تو یہ کہنا اور کجا باطل ہے  
 اسلئے کہ ترمذی بن صاف موجود ہے کہ حتیٰ اذا تزلزلت الاعلیٰ ازواجہم او ما ملکت ایمانہم اور اس سے  
 کاشمیں نے راۃ النہار آشکار ہے کہ بعد نزول آیہ کریمہ کی حلت متعہ کی ابن عباسؓ کے نزدیک باقی نہ رہی پھر یہ کہنا  
 کہ حضرت کو علم اسکی ناسخ کا نہ تھا بیجا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ اہل سنت جب کہیں مفر نہیں جاتی تو ایسے  
 تاویلات علیہ سی کہ جہاں ہے اسکو جابز نہ رکھیں شبث ہوتی ہیں کہ یہی یہ کہتی ہیں کہ جب آیہ کریمہ الاعلیٰ ازواجہم  
 نازل ہوا تو حضرت ابن عباسؓ نے رجوع فتویٰ متعہ سی فرمایا جیسا کہ ترمذی میں ہے اور کہ یہی یہ کہتی ہیں کہ غدا تو  
 اپنی رجوع فرمایا جیسا کہ بیضاوی میں ہے اور کہ یہی یہ کہتی ہیں کہ بعد ابراہیم بن زبیرؓ کی رجوع کیا جیسا کہ فتح القدیر  
 میں ہے اور کہ یہی یہ کہتی ہیں کہ بعد زمانہ جناب حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی آپ فی رجوع فرمایا جیسا کہ منیٰ ہے  
 رسالہ میں کہا کہ پہلی حضرت ابن عباسؓ کو اطلاع نہ تھی جب حضرت امیر علیہ السلام فی زیبا یا کہ انک جل تبارک و تعالیٰ حضرت  
 فی رجوع کیا اور کہ یہی آیہ او اطلقتم لہن آؤ کو ناسخ فرار دیتی ہیں جیسا کہ ابو داؤد میں ہے اور کہ یہی عزت علیکم اتہام  
 کو ناسخ فرار دیتی ہیں غرض کہ روایات مضطر بہ رجوع اور نسخ کی بہت ہیں اور روایتین علماء امامیہ رضوان اللہ  
 علیہم کی مستقیم ہیں قال مولانا المجتہد الحرمی بالتکریم اور مفتی نے جو پوچھا کہ کون سی پیغمبر امام  
 یہ مسئلہ جاری ہوا جواب دے گا یہ ہے کہ متعہ حکم جناب سالماہ کہ قائم التبتین تھی اور دین او کا قوم اور عزت  
 او کی ناسخ شریع سابقہ ہے شروع اور جاری ہوا ہی اور احادیث او حضرت کی صحاح ستہ میں حکم شروع  
 متعہ موجود ہیں اور جاری رہنا اسکا بعض عہد خلافت خلیفہ ثانی سے صحاح مذکورہ سی ثابت ہے



منہ و عیت سے منع ہوا ایک بار عاری ہوا پہرہ حسیان آیتوں کا نزول ہوا تو حضرت انی مانعت فرمائی اور اس میں  
 منع ہوا ہرانی چنانچہ لغتاً سیر سے منع ہوا و صحاح سے منہ تفصیل مذکور ہے اور ششی تو نہ از خرواری بہان ہی جاوے  
 ذکر کیا گیا زیادہ ہو سکتا تھا بالفعل شرح مسلم امام نووی کی ملاحظہ فرمائی ملاحظہ و سکا یہ ہے کہ تحریم اور احسان  
 منع کی دو مرتبہ ہوئی پہلی چند دنوں حلال تھا پھر خبر کہ دن حرام ہوا پھر میں دن جنگ و طاس یعنی مکہ معظمہ  
 میں حلال رہا پھر قیامت تک حرام ہوا بعد اسکے اسی کتاب میں دفع و خل کرنا ہی و لا مانع منہ منع تکریر لایا  
 و تحریم ۵ ساری مذکور ہے تہی حسیان نے میں ۶ اور گئی جنکیان بجائی میں اقوال افضل اللہ العلیہ  
 ابھی ثابت ہو چکا کہ منع منسوخ نہیں ہوا اور نبی فی اسکی لئی حکم جواز کا فرمایا پھر شروع ہونا اسکا کیونکر ثابت  
 نہو نسخ کی روایتیں تو کتب اہل سنت میں ایسی مضطرب ہیں کہ اسکی دیکھنی سے بریانی حاصل ہوتی ہے وہ  
 فی الصحیحین عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ عنی عن کناح المنعہ وعن جومہ الحمرا اہلیۃ من خیرہ و انہ  
 سلمہ بن الاکوع قال دخلنا مع رسول اللہ فی منعہ النساء عام او طاس ثلثہ ایام ثم ہی عنہا و سرور  
 عن سلمہ الجہنی انہ عن اجمع النبی فتح مکہ قال فاقبنا ہا خمسة عشر فاذن لنا رسول اللہ فی منعہ النساء  
 ثم لم یخرج حتی نزل عنہا و وہی ایامہ و وہی ایامہ و وہی ایامہ عن رسول اللہ عنی فی حجة الوداع عنہا  
 یعنی صحیحین میں روایت ہے علی علیہ السلام سے تحقیق کہ رسول خدا نے منہ فرمایا کناح منع سے اور گوشت خزان خانگی سے  
 زانہ خیر میں اور روایت ہے سلمہ بن الاکوع سے کناح اوسنی رخصت و بار رسول اللہ فی ہکو منعہ نساء کی او طاس  
 میں میں دن تک بعد اسکے پھر منع فرمایا اور روایت ہے سیر الجہنی سے کہ عرب مکہ میں آنحضرت کی ساتھ  
 نہر کی تھانہ اوسنی قاست کیا میں کہ میں نے وہی ایام میں ان کو جناب رسالت میں منہ سے بعد اسکی نہیں  
 نکلا میں یہاں تک کہ منع فرمایا اوس سے اور روایت کیا و دو واحد فی تحقیق کہ رسول خدا نے منہ فرمایا منع  
 نساء سے حجة الوداع میں انتہت ترجمہ اب اس اختلاف عظیم کو ملاحظہ فرمائی کہ اثبات منعہ نساء میں اور نسخ  
 میں اوسکی کس قدر اضطراب ہی مجموع ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی مرتبہ شروع ہوا اور کئی مرتبہ  
 نسخ ہوا وہی مرتبہ شروع اور وہی نسخ نہیں ہوا اور یہی روایت کرتی ہیں کہ ایک شب بباح تھا صبح  
 اوسکی حرام ہو گیا پس میں کہتا ہوں کہ امام نووی جو پیشوا سنو نکاہی اپنی حالات خانگی سے ہے واقفیت نہیں  
 رکھتا ہی اسلی کہ علماء سنیہ سے کوئی تو کہتا ہے کہ منع خیر کی دن حرام ہوا کوئی کہتا ہے او طاس کے دن کوئی کہتا  
 ہے منع مکہ کوئی کہتا ہے حجة الوداع میں اور کوئی کہتا ہے طائف کی دن پھر امام نووی کا کہنا کہ تحلیل



تحلیل و حرم معلوم دو مرتبہ ہوئی غلط محض ہو و بالشیبا ہوتی فی تفسیر اکثر روایات ازہ اباح الہتہ  
 فی جماع وافی بوجہ فتح و قول من قال انہ حصل تحلیل برائے النسخ مراراً ضعیف یقول  
 بہ احد من المعبرین الا الذین ارادوا ان الہ التناقض عن الروایا فاضل فیما پوری کہ ماظم علما و اہل سنت  
 سی تا اپنی تفسیر میں لکھ رہے ہیں کہ اکثر روایات دلالت کرتی ہیں اور اس امر کی کہ مباح ہو استعجہ الوداع میں اور  
 رواہ فتح کہ میں اور میں لوگوں کی کہاہی کہ چند مرتبہ طلال ہوا اور چند مرتبہ حرام ہو ضعیف کسی معبرین نے  
 او سکون نہیں کہاہی مگر ان لوگوں کی کہ ارادہ کیا رفع منافض کا در بیان اخبار کی نہیں امام نووی کے قول سے معلوم  
 ہوتا ہے کہ متعہ مباح ہو جنگ و طلاس میں اور پہلی چند دنوں طلال تھا اور فاضل شہ پوری کی قول سے معلوم  
 ہوتا ہے کہ متعہ مباح ہو استعجہ الوداع میں اور فتح کہ میں اور ابو داؤد اور احمد فی جو ذکر کیا ہے اور اس سے ثابت  
 ہوتا ہے کہ متعہ حرج الوداع میں حرام ہو ایسا کہ سابق میں ذکر ہو چکا ہے اور میں کہتا ہوں کہ گویا سند تحلیل  
 دو مرتبہ بھی اسطی اسکی ہی کہ جمع بین الاخبار فی الجملہ ہو جائی الحفیظ الحفیظ علاوہ وضعی ہونی ان احادیث کے  
 متعارض اور اضطراب انہیں ایسا ہی کہ قابل زبان پر لائیکی نہیں اور عمدہ دلیل بطلان نسخ پر یہ ہے کہ اگر نسخ متعہ صحیح ہوتا  
 تو ہر آئینہ اصحاب سونچا ہوا پر از زمانہ خلافت ابی بکر اور اوائل زمانہ عمر تک مخفی نہ رہتا اس کلام سے معلوم ہوا کہ  
 احادیث نسخ کو حضرات مریدین نے وضع کیا ہے مگر الحمد للہ کہ شیعہ علی بن ابیطالب نے واضح کر دیا کہ یہ سب  
 بائین سنون کی بنائی نہیں بن سکتیں اور عبارت فخر الدین کے جو سابق میں ذکر ہوئی ہے اگر اس کو آپ بغیر  
 واسعان نظر سے ملاحظہ فرمائی تو ممکن ہے کہ اوس سے شبہ ابکی دل کا بخوبی رفع ہو گا خلاصہ کلام اور انتہای  
 مرام یہ ہے کہ جو نسخہ کا کتاب سے سنت سے اجماع سے بالیقین ثابت ہے اور یقین زایل نہیں ہوتا بغیر یقین  
 دوسری کی کہ رسوخ و ثبوت میں مثل اولی ہو واذلیس فلس تعلیمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے فلم یرخص فی نسخ  
 المنعہ الاعوان بن حصین و عبد اللہ بن عباس بعض اصحابہ و طائفہ من اهل البیت انہی یمنون  
 خصت دیا اور جائز کیا عمران بن حصین اور عبد اللہ بن عباس نے اور بعض اصحاب و انکی نے اور گروہ اہلبیت نے  
 متعہ کو حسنیت سے یہ بات آشکار ہوتی ہے کہ اصحاب جلیل القدر اور اہل بیت علیہم السلام متعہ کو جائزہ کہتی  
 آئی ہیں اور کتب اہل سنت سے ثابت ہے کہ جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام ہوا و اہل بیتی میں داخل ہیں کیونکہ  
 جو لوگ شاریہ ہوا انکی تہہ او نہیں موجود ہونا حضرت کا متفق علیہ ہے اور عدم نسخ متعہ بھی اسی سے سمجھا  
 جاتا ہے اسلی کہ اگر نسخہ منسوخ ہوتا تو یہ اصحاب جلیل القدر اور اہلبیت علیہم السلام کیونکر تجویز فرماتی اور نہ



معلوم ہوا اخیر نسخ کی اونحضرت کو عقل سے مراد وہی علاوہ اسکی کہتا ہوں کہ جب نقلی نسخہ صحر کارشا د  
 کیا کہ ظم برخص نے نکاح المتعة الا عمران الخ تو اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ لوگ نسخہ سعد کی ہرگز قائل نہ تھے اس لئے  
 کہ اگر یہ لوگ بھی اسکی نسخہ کی قائل ہوتی تو کلمہ الا کا لغو ہو جاتا کیونکہ قائل نسخہ کی نامی اہل سنت میں ہر عمران  
 وغیرہ اصحاب میل القدر و اہل بیت علیہم السلام کی کیا تخصیص تھے اسی سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ قول نسخہ سعد سے  
 مستثنیٰ ہیں **س** میری مطلوب سب ہوئی حاصل + آپ کی قول شہادت ہی باطل + سایہ فضل و اجمال +  
 لطف نیران لا یرال را + از منایات خالق + معبود + قول سب آپ کی ہوئی مردود **قال سولانا**

**المجتہد الحری بالتکریم** اور پیغمبر جاری تو ایک ہے ہیں یہ سوال کرنا کہ کون سی پیغمبر یا امام سی یہ مسئلہ  
 جاری ہوا یا ساری ہے کہ کوئی پوچھی کہ یہ مسئلہ کونسی خدانی فرمایا ہی **قال الناصب الغوی اللہیم** اگر  
 اس سوال میں غلطی ہے ہوتی تو اسکا پکڑنا بجا تھا شاید قضیہ مسئلہ المواخذات للفقہیہ لیت سن و اب  
 المحصلین فرما دیا خاطر اقدس سے مظاہر نما آپ کی قصور نہیں تقاضای سب سے ع ایک پیری و صد عیب جنہ کفایت  
 قائل سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ سوال حق ہے کیونکہ اکثر باتیں عبادات اور عادات اور محرمات اور مباحات اور دینوں  
 اس میں سنن میں باقی ہیں بعضی بعینہ اور بعضی کچھ شرط اور قیود سی خبانچہ بجای خود مقرر ہی سلمیٰ سایل نے  
 پوچھا کہ سعد کون سے پیغمبر یا امام سی جاری ہوا آیا جاری حضرت اور ائمہ سی جاری ہوا یا آگے ہے کسی پیغمبر یا اذکی  
 خلقاً کی وقت میں تھا اس میں کیا قیاحت لازم آئی کہ جناب نے یوں شد و مد سی پکار بات بنائی کہ ہماری پیغمبر تو  
 ایک ہے ہیں ادنیٰ اتنی پیغمبر کی ایک ہونیکا کب انکار کیا ع سمجھ کا پیر کا ہی در نہ سوال سید ہی اقول  
**بفضل اللہ العلیم** ہر چند اس غیبی اپنی دانست میں استقام پر بڑی عزیزی کی اور بہت سادہ سکا  
 مگر ہر ہے جو ایشانی نہوسکا اسواسطیکہ سائل بعد و تین نفرد کی اسطر حر کہنا ہی کہ سعد اسکی ہم بعد بیت  
 نبوی اور مطابق آیات کلام اللہ جاہتی ہیں جب تنفی کا یہ مطلب ہوا کہ سعد ملت سعد کی ہلکوا عادت ہو  
 اور آیات قرآن سی جاہتی تو پھر اسکا یہ کہنا کہ کون سے پیغمبر سی یہ مسئلہ جاری ہوا محض بجا ہی سلمیٰ کہ اتحاد  
 نبوی سے مراد وہی احادیث ہوتی ہے کہ جسکو ہماری نبی فی ارشاد فرمایا ہو اور آیات کلام اللہ سی ہے وہی  
 آیات مراد ہی کہ جو ہماری نبی کی لئی نازل ہوئی ہے اور اسکیو کلام اللہ کہتی ہیں پس ان دونوں سی یہ بات  
 ثابت کرنا کہ پیغمبران پیشین ہی سعد کو جائز کہتی ہی لا حاصل محض ہے سلمیٰ کہ ادنیٰ جائز کہنی یا نہ کہنی  
 سی کیا حاصل کیونکہ سایل کی اعتقاد میں بھی شریعت ہماری پیغمبر کے نسخہ شرایع سابقہ ہی پس معلوم ہوا



معلوم ہوا کہ آپ نے سوال مستفیع کو اچھی طرح ملاحظہ نہیں فرمایا ورنہ ایسی کلمات یہود و مشران میں حضرت علیؑ  
 کی ارشاد نہ فرمائی اور جواب اس اشکال کا مجتہد العصر و الزمان سے طلب کر لینی اب معلوم ہوا کہ کلام حسن کا حصہ  
 توجیہ القول بالایضاحی بقایہ ہی اور یہ جو فرمایا کہ قضیہ سلمہ المواقفات اللفظیۃ لیست من اب المحصلین فرمایا  
 قدسی نظر نہ رہا تو یہ قضیہ کیا ہے جو ہول جائیگا ہم آپ سے پوچھتی ہیں کہ وہ کون بزرگ تھی کہ جنہوں نے بارہ  
 برسوں بفر کو یاد کیا ہے کہ یہ خوب حفظ نہ کر سکی اور انکی حلقہ کی خبر لیجی اپنی کتابوں میں دیکھنی یقین ہے کہ اودن  
 بزرگ کا ہم سمیوں آپ کو یاد ہوگا نام کی معلوم ہوتی ہے دل شاد ہوگا العاقل تکفیه الاشارة اور مواحدت  
 لفظیہ اب محصلین سے بعید نہیں ہے یہ کلیہ سلم نہیں ورنہ شارحین و محصلین عبارات شروع و سون پر قدح  
 لفظی کیوں کرتی علاوہ اسکی قدح حضرت کی لفظی نہیں بلکہ معنوی ہے اسلیٰ کہ مضمون فقرہ سائل کا جملہ ہے  
 جب تمہاری دلیل اسی ہے اسی پر شہادت دینی ہے **قال الناصب الغوی اللہیم** لکھ اگر غوی کیجے  
 تو اس سوال میں ایک نوع کی انکار اور توہین یا تعبیر ہے یعنی منہ تو بار شاد پیغمبر خدام اور بامداد ائمہ ہدایہ  
 حرام ثابت ہوتا ہی ہے کونسی پیغمبر یا امام سی یہ مسئلہ جاری ہوا پیغمبر اور امام تو ایک ہی ہیں یہ ڈکھو سلا  
 ملت کا بیچ میں کسنی نکالا جیسا عرف میں کوئی کچھ کام خلاف عقل اور شرع کی کرتا ہو تو اسکی توہین  
 یا تعبیر کی لئی کہتی ہیں کہ یہ بات کونسی خدائی فرمائی شاید جناب سی مضمون رخص کو سمجھ کر خالی دی گئی آپ  
 بڑا تعجب ہے کہ یوں فرمائیں کہ یہ مسئلہ ہی کہ کوئی پوچھی کہ یہ مسئلہ کونسی خدائی فرمایا کیونکہ غایت الار تو یہ ہے  
 ہی کہ تعدد خدا متوہم ہوتا ہی سو موافق مذہب پیشوایان جناب کے اس میں کچھ برائی نہیں کتب معتبرہ شیعہ  
 میں مانند تفہیم مع البیان وغیرہ کی لکھا ہی کہ خالق خیر کا خدا اور خالق شر کا شیطان حال آنکہ واللہ خلقکم  
 وما تعلون ومن شی ما خلق وغیرہ اس عقیدے کو جھٹلاتا ہی پس بنا بر اس قاعدے کے اگر سائل نے تہذیب  
 یہ بھی اشارہ خفیہ کیا ہو کہ معاذ اللہ جب خالق دو ہیں تو پیغمبر اور امام بھی دو ہونگی ایک خیر والی کے ایک شر والی  
 کی بس کونسی پیغمبر اور کون سے امام نے اسکو جاری کیا آیا پیغمبر اور امام شر والی فی یا پیغمبر اور امام خیر والی  
**اقول بفضل اللہ العلیم** آپ ان باتوں کو کیا جانیں کہ مجمع البیان کیا ہی اور کثر العرفان میں  
 لیا اور خالق شر کو کہتی ہیں اور خالق شر کیا چیز ہے آپ کے استعداد تو وہی ہے کہ کثر العرفان کی مطلب  
 اور منبع البیان کی مدعا کو ایک دیا اور تنازع نہ کر کے کہ مسئلہ کا کلام ہی یا مانع کا جب تمہاری دشمنی



ثانی کی کسینی اسکو حرام نہیں کیا اب میں کہتا ہوں کہ متعدد آیات محکمات و بارشاد ائمہ عالی درجات صلال  
 شریعی بہ معاملہ حرمت کا بیج میں کسینی نکالا اب جتنی عبارتیں آپ فی اسفل میں ذکر کی ہیں سب آپ پر عا  
 ہو گئیں اور یہ جارشاد ہوا حالانکہ واللہ الخ اس عقیدہ کیو چٹلار ہی اسکا جواب ہے کہ آپ فی سیاق قرآن کو  
 نہ دیکھنا ماسی اپنی پیشواؤں کی کے ماقبل آیت کو اپنی مضربا کی ملاحظہ فرمایا اور تمام کلام معجز نظام انجید فی  
 و ماتخون و اللہ خلقکم ما تعلمون ہی اور سیاق اس آیت کا مقتضی اسکی ہی کہ واللہ خلقکم و ماتخون  
 سچ معنی محبت اور برائی کی ہے اور پرستبعا و عبادت کرنی کفار باہکار کی بت کی نہیں یعنی جناب باری فرماتا ہی  
 کہ تم لوگ کیونکر عبادت کرتے ہو بت کی نہیں کہ خود اپنی ہاتھ سی بتاتی ہو حالانکہ تم ہی اور یہ بت ہی مخلوق خدا  
 ہیں پس ایک مخلوق کو دوسری مخلوق کی عبادت نہ چاہی علامہ زنجیری فی سبہ اپنی تفسیر میں ہی معنی ذکر  
 کیا ہی تفصیل اس بحث کی اگر چاہتی ہوں تو موارم الالہیات کو ملاحظہ فرمائی اور میں شرعاً خلق سی مراد ہے  
 شریعی یعنی ہر گاہ کہ حجت شجاعتی اسباب خیر و شر کو قوی اور شہوات اور قدرت عباد اور مثل اسکی خلق کیا  
 تو گو باخیر و شر کی نہیں خلق کیا اور ہر گاہ کہ رفع موانع کیا تو گویا اسکو جاری کیا بلکہ محاورات میں سبہ یہ بہرہ بہرہ  
 شایع ہی اور احادیث جو ہماری مذہب میں منقول ہیں اور انکی طواصر سی معلوم ہوتا ہی کہ جناب حبیب شجاعتی  
 خالق شر کا ہی تو وہ سب مآول ہیں اور احتمال تقیہ کا ہی اوس میں متطرق ہے اور آپ کے مذہب کے عبارت مشکوۃ  
 کی جہلا ہی ہے کہ کتاب کو میں مسطور ہی کہ لیساک سعیدک و الخیر فی یدک و النیر لیس الکتاب یعنی  
 حاضر ہو نہیں ای خدا خدمت میں تیری اور خیر تیری ہاتھ میں ہے اور شر تیری طرف منسوب نہیں ہے اور جناب  
 فرماتا ہی ما خلقنا السموات والارض ما بینہما الا بالحق یعنی پیدا کیا ہمیں آسمان اور زمین کو اور  
 اوس خیر کو کہ در بیان میں اون دنوں کی ہے مگر ساتھ حق کے پس ثابت ہوا کہ کفر اور زنا اور قتل نفس محرمہ اور  
 امثال اسکی افعال عباد سی کہ سب شر ہیں اور حق کے ساتھ نہیں ہیں مخلوق عباد ہیں نہ مخلوق اونکی خالق کے  
 یہاں ہی واضح ہوا کہ امامیہ رضوان اللہ علیہم خدا کی تعدد کی قابل نہیں ہیں اور خالق کے تعدد ماننے سے کفر و شر  
 لازم نہیں آتا والا جناب باری کو احسن القین کہنا کیونکر صحیح ہوتا الحمد للہ علی حسانہ کہ اقوال آپ کے سب مردود  
 ہوئی لایق نبرائی کے نہ رہی و ہوا مطلوب و تفصیل اس مسئلہ کی کتاب عماد الاسلام اور مدیقہ سلطانیہ  
 وغیرہ میں دیکھ لیجی کہ علماء امامیہ رضوان اللہ علیہم ان مسائل کے شرح و بسط بیان کر چکے ہیں قال



**قال سولانا المجتهد الحری بالتکریم اب نم تباد کہ خون فی حرام کیا دہ کو نسی پیغمبر ہی کہ نسخ**  
 شریعت خاتم النبیین ہوئی خلیفہ اور امام کا تو مرتبہ یہ نہیں ہے کہ حکم پیغمبر کو نسخ کری یا اس جہت سے کہ  
 وحی اور کتاب موافق انکی رائی کی نازل ہوتی تھی دعویٰ ہر گاہ ہو سکتا ہی **قال الناصب الخوی**  
**الکلیثم البندہ ہادی مذہب بن خلیفہ یا امام محرم یا محل نہیں اسو سطلی ہمینی کہا کہ احرام ہما بمعنی اخیر عن حرما کو**  
 ہی پر عذر ملا زمان والا بدتر از گناہ ہی کیونکہ والد بزرگوار جناب کے کتاب حسام میں تحت ارشاد ائمہ فہم یصلون ما  
 یشاؤن باقر مجلسی سے نقل فرماتی ہیں کہ طاہرہ تقویٰ فی الاحکام پس کیونکہ فرمانا آپ کا کہ خلیفہ یا امام کا مرتبہ تو یہ ہے  
 نہیں کہ حکم پیغمبر یا کو نسخ کری یا بدہو اور جو افادہ ہوا کہ ان اس جہت سے کہ وحی اور کتاب موافق انکی  
 رائی کی نازل ہوتی تھی دعویٰ ہر گاہ ہو سکتا ہی الحمد للہ کہ حق بر زبان جاری ہوا فی الحقیقت اکثر  
 وحی اور کتاب انکی رائی کی موافق اور ترقی نہ تھے مگر باوجود اسکی کہی اہل سنت کے نزدیک ثابت نہیں کہ اس  
 جہت سے دعویٰ ہر گاہ ہو سکتا ہی یا امام خیال **اقول الفضل اللہ العلیم**  
 معلوم نہیں کہ آپ خلیفہ ثانی کو اپنا امام جانتی ہیں یا نہیں اگر اپنا امام جانتی ہیں تو بدلائل ثابت ہو چکا کہ اسکی  
 متعہ کو حرام کیا اور احرام کی سعی اخیر کی نہیں ہو سکتی سطلی کہ جس روز عمر نے مقدسہ بن حرث میں دو نوتعہ کو حرام  
 کیا کسی پر یا احادیث پیغمبر خدام سے منسلک نہوا اگر متعہ بن عند اللہ وعند الرسول منسوخ یا حرام ہوتا تو عمر البندہ  
 تا نسخہ یا کوئی حدیث کہ اس سے حرمت متعہ کی ثابت ہو پیش لانا واذ لیس فلس ادہی میں کہتا ہوں کہ اقوال  
 اہل سنت کی استقامت میں مضطرب ہیں اگرچہ کوئی کہتا ہی کہ حرمت متعہ کی صحابہ کو خبر تھی پہلے عمر نے اسکی خبر سے  
 اور کہا اقرم یعنی اخیر عن الحرمہ مگر شاد صاحب نسخہ سرقہ میں کہہ گئی ہیں کہ جناب امیر المؤمنین علی علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 فرمایا تھا ان فی سوا اللہ ان نادى بنحو ہم المنعہ ساتھ اسکی یہ بھی کہتی ہیں کہ تحریم خلیفہ ثانی بمعنی جناب  
 عن الحرمہ ہی در مال آنکہ اس تقدیر پر مسئلہ اخبار کی منہ کی گنجائش نہیں ہی کیونکہ ہر گاہ پہلی سے خبر اپنا جناب  
 رضوی کا عہد نبوی میں مفروض ہوا تو اب ہند اخبار کی خلیفہ کی طرف اور اس اخبار کا انکی اولیات سے  
 شمار ہونا کہان باقی رہا علاوہ اسکی بستہ ندای بالتحریم کی جناب لایت مآب کی جانب اگر صحیح ہو تو عمر ان  
 بن حصین و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ الانصاری اور عبداللہ بن سعد کا مطلع ہونا اس حرمت



خداوند بابت یہ اعلم باذن رسول اکرم ہوں وہ امر ایسے مقرر تھان وہ گاہ سی محض ہی لاجرم بخیرم و نہ قول ہر  
 اور بااحت صحیح و ثابت ہی اور یہ روایت جو شاہ صاحبانی ذکر کیا ہی کذب مکی وہ روایت ہی جو ہمارے خبری میں  
 عباس سے مروی ہے کہ آپ فرمائی تھی ما کانت المسئلة الا حجة حم الله بها هذه الامثلة ولو لا تف عمن  
 ما ان في الاشياء او غير ثعلبی اور در مشور کہ تفاسیر معتدہ اہل سنت سے ہے او میں جناب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب  
 علیہ السلام سے مذکور ہی لو کہ نہی بن الخطاب عنھا ما ان في الاشياء یعنی اگر نسخ نہ کرتا عمر سعد سے تو ہر ائمہ زنا  
 نہ کرتا مگر بنحو اور شقی اور مستحق امام غزالی کی جو روایت ذکر کر چکا ہوں وہ بھی صاف کذب وایت شاہ  
 کی ہے اور حدیث فہم یحلقون یا ثناءون اسکی معنی آپ سمجھی نہیں اور نہ کتاب حسام کو بخوبی ملاحظہ فرمایا ورنہ  
 آپ تفویض کی جو معنی سمجھی ہیں کہ ائمہ ہی علیہم السلام اپنی راہی سے بغیر حکم خدا کی جو بجا اپنی میں عمل کر تے ہیں  
 زبان سبوسنی ارشاد نہ فرماتی میں کہتا ہوں اس حدیث کی دو جواب ہیں ایک تو یہ کہ اس حدیث کو شاہ عبدالغفر  
 فی موضوع اور منفرد ہی اور اپنی کتاب میں اسطر حصی لکھا ہی و این ہر دو روایت موضوع و منفرد اندر ہر اک  
 حسین بن محمد از ضعفاء روایت میکند و سبیل ایشتر در کتاب خود می آر و قال النجاشی ذکرہ صاحبنا بزرگ  
 و محمد بن حسن بنی از حشمت کہ ایان نذر و در روایت او را چرا اعتبار باید کرد و اگر در این جای اعتبار کنند تجسم  
 دو را کہ اکثر از ائمہ روایت میکند قبول باید داشت انتہی پیشہ صاحب نے کمال عقل اور دانشمندی سے اپنے  
 و دعویٰ مضر کو ذکر کیا او کو مضر اور نافع میں تمیز نہوا اور جبکہ کتاب ربیع شیعان علی بن ابی طالب ضعیف  
 روایت اس حدیث کا ثابت ہی نو کیونکہ امامیہ ضوان اللہ علیہم پر بدلول اس حدیث سے اعتراض ہو سکتا ہی  
 دوسری یہ کہ آپ نے کل عبارت حسام کی نقل فرمایا جو مضرت ہی او کو چھوڑ دیا اور جبکہ نافع سمجھی او کو ذکر  
 کیا ویکہ نہیں کہ اب میں کل عبارت حسام کی جو موافق مدعا کی ہے ذکر کرتا ہوں کہ اس سے ایک ہی لیاقت کہل جائے  
 جناب خضران مآب طاب ثراہ فی مولانا باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی اقوال اس طرح پر نقل فرمائی ہیں کہ تفویض  
 در چند معنی استعمال گردیدہ بعضے از آن معنی واجب است کہ از ائمہ منتفی گردد و بعضی مثبت پس بدانکہ  
 یکی از آن معنی تفویض در خلق نمودن و رزق دادن و پرورش کردن و زندہ کردن و پیرائیدن و بر تن  
 قوی ہستند کہ یگویند ان الله خلقهم فواض الہم من الخلق فہم مخلوقون و ینفون و یمیتون و  
 یحییون و این کلام محتمل دو وجہ است یکی آنکہ گفته شود کہ انہا جمیع امور را بقدرت و اختیار خود واقع می ہستند  
 و ہم الفاعلون حقیقہ و این کفر است صریح کہ اول تعلیم و تعلیم بر استخوان و دلالت تمام دارد و وجہ دوم



آنکه فاعل در حقیقت حجت و تعالی است لیکن مقارن اراده جناب یثمدین آنرا واقع میسازد کشف القمر  
 و حجاب السواتی و قلب العصا صیه و غیر ذلک من المعجزات بر بر سیکه این امور بقدرت و اراده حجت تعالی صادر شده  
 تا بآن قصد یقین نماید بغير این و ائمه خود را پس چندان عقل از تفویض مابین معنی ابائی نماید لیکن در احادیث بسیار منع  
 دارد شده از اینکه در اعدای معجزات کسی بآن قایل شود و معنی دوم تفویض در امر دین است و این هم محتمل  
 دو وجه است یکی آنکه حجت تعالی عموماً تحلیل و تحریم بسیار جناب بغير خدام و ائمه هم می تفویض فرموده باشد من  
 غیر و محی الهام و یا اینکه احکام الهی بطرف ایشان نازل شده آنرا بمجرد رای خود باطل سازند و بمعنی باطل است  
 لا یقول به عاقل فان النبی کان یستظر الوحی یا ما کثیره لجناب سایل و لا یجیبه من عنده و فیه قال الله تعالی  
 و ما یطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی و وجه دوم آنکه هرگاه جناب حجت تعالی بغير خدا را بجمع جوه کامل گردانیده  
 بحیثیکه اختیار نمیشود امری را مگر آنکه آن موافق حق و ثواب میبود و هرگز بخمال و غمی گذشت چیزی که  
 مخالف شیت خدا باشد پس تا برین تفویض تعیین بعضی امور به آنحضرت م کرده باشند کما لایزیده فی الصلوة  
 و تعین النفل فی الصلوة و الصوم و غیر ذلک لم یکن اصل التعلیل بالوحی لم یکن الاختیار الا بالالهام گویند  
 بجهت مزید تاکید مطابق آن وحی نازل میشد و در تفویض باین معنی نیز عقل هیچ فساد می نیست و نفوس  
 مستفیضه بر آن لالت دارد و معنی سوم تفویض آنست که حجت تعالی سفوض نموده بجناب ائمه دین سیاست  
 خلق و تدبیر آنها و تعلیم آنها و خلق الامر نموده که در جمیع امور اطاعت آنها کنند خواه دوست دارند خلق اطاعت  
 آنها را خواه نه و تفویض باین معنی حق است کما لا یخفی قال الله تعالی تا کمال السؤل فخذ و ما هنا که عنده  
 فانه و ان علیه یحیل قولهم نعم نحن المحکمون خلا لوله و المحرمون حرامه یعنی در عهد جناب است که بآن اجاب  
 فرمایند و بر خلق است که آنرا قبول نمایند و معنی چهارم آنکه سفوض شده باین آنکه بحسب ای خود در محل تقیه مطابق  
 تقیه باین احکام فرمایند و در غیر محل آن باین احکام الامری و همچنین بحسب عقول مخاطبین هر قسم که مناسب  
 و الله تعالی یقین فرمایند و لهم ان یستقوا لهم ان یکنوا چنانچه فرموده اند علیکم المسئله و لیس علینا الا  
 کل ذلک بحسب ما یراهم الله تعالی من مصالح الوقت معنی پنجم آنست که حق تعالی بایشان تفویض فرموده  
 که هرگاه مصلحت و الله مطابق ظاهر شرع حکم فرمایند و هرگاه خود خواهند مطابق علم خود که حجت تعالی ایشانرا مهم  
 بغير ما یراهم الله تعالی معنی آنست که حجت تعالی تمام زمین را برای ایشان خلق کرده و هر که خواهند بخشند و از هر  
 که خواهند بفرمایند و الله تعالی باین عبارت سه خدشات آب کی با کل دفع بود گویی و در تفویض که



جو معنی آپ سمجھتی تھے کہ ائمہ علیہم السلام و ائمتہ اہل بیت علیہم السلام سے بی وحی و الہام کی جو باتیں سو کر رہیں یہ زعم  
ایک باطل ہوا اور نوید سیری کلام کا یہی کہ ضروریات مذہب یا یہی ہے کہ حسن و قبح افعال اختیار یہ سلف کی  
عقل ہین یعنی عقل حاکم ہے کہ کوئی افعال عباد کی غالی حقیقت سے نہیں ہیں اور یہی ضروریات مذہب یا یہی رضوان  
علیہم سی ہے کہ جناب سبحانہ و تعالیٰ حرام نہیں کرنا مگر قبح کو اور وجہ نہیں مگر حسن کو ایسی اعتقاد و الون پر کوئی جائز  
غیبی مفلا من العالم الزکی گمان نہیں سکتا کہ یہ فرقہ جناب پیغمبر خدام و اوصیاء رسول کرباہ کو باب تحلیل اور تحریم میں حاکم  
عنان اختیار جان کی آپ اپنی مرشد و کی خبر لیجی کہ حسب کتاب سلم الاصول کہ فی زمانہ ہمارے دس سرسبز اور سیری  
اسطرحی لکھ ہی ہلک بصر التفویض و ہوان بقہ للعالم المجتہد حکم باشندت فتویٰ صواب و  
المختار عند اکثر الشافعیہ و المالکیہ و شیعہ الامام الشافعی علیہ السلام امام الحرمین و قیل یحییٰ لبنی  
فقط و اکثر المعتزلہ لا یحییٰ و علیہ السلام الشیخ ابو بکر الجصاص و الاذی ثم المختار عند اکثر  
اصحاب ائمۃ الثلثۃ الباقیہ عدم وقوع للتفویض اس عبارت سی صاف و شریح کہ بعض  
بزرگان نو مسلمین و اسطرحی ہر عالم و مجتہد کی تجویز تفویض احکام کی فرمایا ہی گو کہ وہ عالم و مجتہد مدت مدید  
انواع فسوق اور فجور میں گرفتار رہا ہوا و بعد اسکے ثابت ہوا ہوا اب انصاف فرمائی کہ یہ تشیع حرام ہے  
شیعوں کی طرف لکھی ہے سزاوار اسکی اہل انسان ہیں یا شیعہ ثنا عشریہ اور آپ کل کتب امامیہ میں تفصیل و تشریح  
فرماتے ہیں یہ معنی تفویض کے حق یا یہ اظہار علیہم السلام میں کہ امامیہ قابل و ذکی عصمت اور طہارت کی ہیں نہ باوجود  
اور طرفہ یہ ہی کہ باوجود دعویٰ مسلمان کی اہل سنت اعتقاد رکھتی ہیں کہ پیغمبر خدام اجتہاد کرتی تھے اور وہیں خطا  
واقع ہوتی تھی خصوصاً و سوفت میں کہ اجتہاد و انحضرت کا اجتہاد و عمر کے مخالف ہونا تھا کیونکہ نہ وہ عالمی نہ وہ عالمی  
الوحی بنزل علی السلف من شاہ اس عالمی ہے اور معلوم نہیں کہ خداوند عالم کو کونسا امر مانع ہوا کہ زمانہ حیات  
جناب سالک بن وحی بن عمر بن نازل فرماتا تھا اور بعد رسول مختار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اس منصب  
جلیل سے مغزول کر دیا جیسا کہ قول عمر کا کل الناس افقہ من عہد حنی الخذرت فی الحجاز و لولا علی لہاک  
یہی اس غزل پر دلیل قوی ہے بڑا تعجب ہے کہ ائمہ اہل سنت تجویز فرماتی ہیں کہ جناب سید المرسلین اپنی اجتہاد  
سی کو ہی امر ارشاد فرماتے اور انحضرت سی و وہیں خطا واقع ہو جیسا کہ کتاب سلم میں اس کی تصریح واقع  
ہوئی ہے بلکہ سائر اہل سنت اس بات کو باوجود بلند کہا کرتی ہیں اسکے ابطال کی لیجی قول سبحانہ و تعالیٰ



یاد می گانی است اور یہی مخالفت حضرت رسول خدا و عالم فرما می آید و طبعی و الله و الطبعی و الله و  
والمخالفت فی الاجساد و لا یفکران المخطی فی الاجساد لہ اجر و اخذ المستوجب لہ اجر و لا یفکران  
اور یہی اگر آجکے اجنبی و جاثروں کو توڑ دے وحی میں توقف نہ فرمائی لکنہ توقف فی مسئلہ الطہارۃ  
اور یہی اگر مسند و احکام شرعیہ کا راسخ اور منہاد او حضرت سی ہونا تو باہمی کہ عیاذ باللہ پیغمبر و اہل بیت کی  
ہوں کہ او نجس است شریعت کو دفع کیا اپنی جانب سی اور یہ امر منافی بہت سی جب کلام کو منہی ہوا  
پھر نجس یا تو چاہیکہ فلم یزعم کو منعطف کردن طرف و شبہا و ان نو سبب کی کہ شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے  
ہیں و نیز و این صورت امر بشور و صحابہ کہ آیہ و شاہ و ہم فی الامر و اہل بیت چہ معنی خواہد داشت اس سے  
مطلب شاہ صاحب کا یہ ہے کہ اگر رسول و معصوم خطا سی اور نیز اسہو سی ہونے اور خطا ایہاد میں کرے  
تو خداوند عالم او حضرت کو حکم مشا ورت کا نہ فرماتا ہوا اس کا یہ ہے کہ حضرت رسالت نبیہ کا مشورہ اپنی صاحب  
سی اسو اسطی نہ تھا کہ آنحضرت محتاج او کی راہی کے ہی جیسا کہ شاہ صاحب نے ہم کیا سی بلکہ اس سبب تھا کہ  
مشورہ سبب الفت اور محبت کا ہونا ہی اسطی نجس بارہی نے فرمایا کہ تم ان سے ای متحد مشورہ طلب کر  
تا کہ وہ تمہی محبت کہیں اسو اسطی کہ حضرت رسول خدا و اکمل خلق سے تھے اور راہی او حضرت کی اسلم تھی پس  
کیونکہ بعض ہو سکتا ہی کہ آنحضرت محتاج ان صاحبوں کی رہی ہوں ان بذاتہی عیاب اور تفصیل  
مسند تقویٰ کے کتاب صوارم الالہیات وغیرہ میں سوچو وہی دیکھ لیجی و دعوائی مسیری پیغمبر نہ فرماتے  
نہیں کہ آسمان سے نبت نہ دیکھتی کجا رسول خدا و ی برتر کیا تا بل لولاک علی لہاک علم کیا صاحب الزبالم  
والکلام کیا مختلف عن جیش انوار کیا خلیفہ اللہ فی الارض کیا خلیفۃ الناس بالفرض ابن من قال ان  
کی شیطانا یغتری فان استغث فاعیضونی و ان زعنت ففوضونی و ابن من قال و صیۃ سلونی سلونی  
قبل ان تفقدونی قال الناصب الخوی اللہیم باوجود نہ او ترنی وحی اور کتاب کی موافق  
راہی امامیہ کی شیعہ البتہ دعویٰ مسر ال عبا بلکہ پیغمبر خدا کا کرتے ہیں صاحب تفسیر نہج الصادقین  
صاف صاف کہہ رہی کہ جو ایک مرتبہ منع کرے حسین کا درجہ پاوی اور جو دوبار منع کرے رتبہ  
حسن کا پاوی اور جو تین بار منع کری مرتبہ علی کا پاوی مغر کرنا چاہی کہ چار مرتبہ کی منع ایک شب  
بین جب تین معصوم اور پیغمبر کا مرتبہ حاصل ہو تو ہم سے پیغمبری کی کہنے کی راوی بھول گیا باخجوبین  
کہ



تمام انصاف ہی بلکہ حضرت سید محمد بن ابی الاوصاف سی صاف معاف بن اقول بعض اہل نقد  
 اعلیٰ علیہم السلام آل طہ علیہم السلام طہ اقبیر کے غلامی پناہ فرجانی بن ہسری اور حضرت کی انکی  
 وہم و گمان میں نہیں اعادہ باقدہ من اشال لک باقی ہی فضیلت شیعہ کی کہ اسکی فضائل کتب امامیہ میں  
 اعادہ بن صحیحہ سی حقدہ منقول ہیں اور انکی وجہ اجمالاً بیشتر مذکور ہو چکی علاوہ اسکی آپ کی کتابوں میں ہے  
 بیان بن فضیلت بعض امور کی اسطرح کی حدیثیں منقول ہیں اور میں آپ کیوں نہیں استہزا و تحریف کرتے  
 مان عداوتنا لم یستحبت غیظہ فی آب کے چشم و گوش کو بیکار کر دیا ہی سوائی شیعہ اہل حق کی آپ کو  
 کچھ محسوس نہیں ہونا انکی آنکھ کو خواب غفلت نمی کہو لکر دیکھنی احیاء العلوم میں مروی ہے میں جادو  
 الموت و هو بطلب العلم لیجی بہ الاسلام فینہد بہن الا نبیاء درجہ واحد یعنی جس شخص  
 کی موت سامہنی آئے حال آنکہ وہ شخص طلب کرنا ہو علم کو تاکہ اسلام کو اس علم سے بہرہ کری پس  
 در بیان اس شخص کے اور در بیان انبیاء علیہم السلام کی ایک جگہ ہی اور بھی اسی کتاب میں روایت  
 کہ الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ اور دینی و ابن جبار نے بھی اسکو نقل کیا ہی اور خوارزمی کہ امام  
 سنیو نکاسے ابو ہریرہ سی روایت کرتا ہی کہ من صلی خلف عالم من العلماء فکانما صلی خلف بنی من  
 الانبیاء اور بھی احیاء العلوم میں لکھا ہی من تقلم باہم العلم لیعلم الناس الحق فی اب معین بنیفا و  
 صدیقاً اور بھی دوسری کتاب میں مذکور ہے اقرب الناس رجبہ من النبوة اہل العلم اور ہر ذوالکعبہ کے کتابوں میں ہے  
 سطر سطر پر لکھا ہو ہی علماء اصنہ کا نبیاء بنی اسرائیل اسطرح سی بہت سی حدیثیں ہیں مگر اگر استیعاباً  
 کنی جائیں تو مجلد ضخیم اور کتاب جسیم ہو مگر شئی نمونہ از خزوار ہی بیان پر ہے کہ یہ قدر ذکر کیا اب عارفین  
 لاطفہ فرمائیں کہ امامیہ رضوان اللہ علیہم اشال ان حدیث کی جو فضیلت شیعہ میں بیان فرمائی میں کیا گنا  
 کرتی ہیں سچ ہی کہ کینہای میرنیہ اور صفارین پارنیہ کہ وارثہ عن الاسلامتہ تہہ آیا ہی سینہای اہل سنت  
 میں مخفی اور کمنون ہے اسکو خیال واہیہ سی نکالتی ہیں اور طرفہ بہرہ ہے کہ باوجود ہمسوئیات کی کہ کتاب  
 محی الدین عربی کی ملوک کفر و زندقہ سی ہے اور اوسنی اپنی خاتم الاولیاء ہونیکا دعویٰ کیا اہل سنت کی ترکیب  
 اسکی علوم تہہ میں کس طرک کا تخیل نہیاجیسا کہ قیصری شارح مفہوم نے اوسنی سے نقل کیا ہی کہ اوسنی نے  
 میں اسطرح سے کہا ہی بدستیکہ او دید و در عالم رویا دیواری را بہر از طلا و نقرہ و در عالمک ان کامل بود مگر بقدر  
 و درخت وہم و آن کتاب گفتہ کہ من شک ندارم در این کہ من آن را می شک نمی کنم کہ منم منطبع و در



مؤرخ ہر وقت و ہر جہت سے کمال گردان دیوار شمع عین اللہ باجاختام الولا یزنی وفکرت المنام  
 لطایف الذین کنت فی عصرهم و ما نلت من الراى فحیرا اما عینت بیداشی اور مولوی دوم تو اس  
 بھی بہترین دستی کلمات کفر و زندقہ کی بہت سی کہی ہیں و محسن تبریز میں بہت شاعر و سنی لکھی ہیں  
 دیکھ لیجیے **۵** انبیاء و اولیاء اہل جہان شدہ و خورشید **۶** سبھی و یعقوب و یوسف و خرم مطلق ہنرند **۷**  
 عیسیٰ و موسیٰ چہ باشد جا کران خورشید **۸** جبریل اندر نویس سر مطلق ہنرند **۹** فلاسفہ کہ اہل سنت  
 و جماعت فی کلمات کفر و زندقہ کی بہت سی کہی ہیں اگر استیعاب کنی جائیں تو بہت اہل ہوا و پیر ہو  
 ہماری مذہب میں و باب فضیلت شیعہ کی ہے کہ اگر کوئی ایک بار شیعہ کری تو در حد حسن کا باری الخ  
 تو درجہ پانی سے مراد یہ نہیں ہے کہ خود اہم ہو جائے جیسے کہ آبی اپنی رائی عالی سے بہرہ منوں  
 پیرا باہی بلکہ مراد یہ ہے کہ اگر کوئی ایک بار شیعہ کر لیا تو قیامت کی دن انشاء اللہ پہلوی المذہبی میں  
 رہے گا علاوہ اسکی یہ حدیث ماکہ شیعہ کی و سطحی ہے جسطرح کسی حدیث شریف متفق علیہ شیعہ و سنی  
 لا صلح لجام المسجل کافی المسجل کہ یہ حدیث ہی محمول ماکہ نماز کی ہے بیچ نماز خدا کی اور اگر آپ خود  
 تو چاہے کہ جو لوگ مسیاء میں مسجد کی ہوں اور اپنی گھر میں نماز پڑھیں نماز انکی قبول نہو اب آپ سے  
 بہت بعید ہی کہ سطحی فرامین کہ راوی قبول کیا یا نہ قبولی مرتبہ ہی کہہ دیتا تو خدا ہی کا مرتبہ کتاب  
 آپ کے مذہب میں یہ ثابت ثابت ہے کہ ایک باب علم کا سیکھنے سے ستر نبی اور صدیق کا مرتبہ حاصل ہوتا  
 ہی تو مسئلہ علت متعہ کا کہ فرع امامت اور ستر نبی حاصل کرنے میں باب علم کی ہے ایک باب ثبوت امامت  
 المذہبی و دوسری باب مطلقان خلافت خلفای جو تیسری باب جواز متعہ علی خلاف قول محدثہ لا محالہ  
 مطابق آپ کے علما کی روایت کی ان نبیوں یا نبیوں کی تعلیم کو دوسرے سنی و صدیق کا مرتبہ حاصل ہوا  
 اگر ایسی اجود کتاب کو کوئی کہی کہ درجہ آل عباس میں شریک ہو گا تو اس کہنی والی کے تحقیق و تحقیق میں آپ  
 بی مائل کے سوا کوئی نہیں کر سکتا اور آپ کو مائل کہنی کے وجہ اسکی سوا نہیں ہے کہ شاعر کہتا ہے  
**۵** دی و دیتی باکی بی گفت **۶** دل را ز غمش نمی خراشیم **۷** مایہ گوی از گویم **۸** تا ہر دو روز  
 اندہ ہشیم **۹** قال مولانا محمد الحری بالکفریم اور اگر نسخ پہلے سے ہوتا تو مالک امامت  
 کا رد یک ہی جائز نہو حال انکہ شریک خشی اور صاحب ہادیہ اور شارح مقاصد اور صاحب جامع الرموز



فتاویٰ نامہ غانیہ مور شاہ کثر الدقائق اور صاحب مدارق لازم اور صاحب بیان الحقائق اور شاہ  
مختصر و تالیف و غیرہ اپنی مصنفات میں صرح میں کہ امام مالک کے نزدیک منع ملاہی قال النہا صلب الغوی  
الکثیر امام مالک ہرگز مجوز منع نہیں بلکہ مؤطا میں یہ حدیث صریحہ منع کی لائی ہے کہ ان غنائہ بنت الحکیم  
دخلت علی عمر بن الخطاب فقال لسانہا ہجرتا بن امیۃ استمتع بامرئ فمولاہ فدخلت منه فخرج  
عمر بن الخطاب فرغایحی دہائے فقال ہذا المنعہ و اکتفت بقدرت فیہا الرجب اور مالک نے باجمہم  
فانکس بن کہ منع حرام ہی چنانچہ منہج الوفیہ فی فقہ المالکیہ میں موجود ہی کہ لا یجوز نکاح المنعہ وہو النکاح الی اجل  
بلکہ صاحب نخفہ انما دہ فرماتی ہیں کہ مالک متفق پر حد تجویز کرنی ہیں اقول الفضل ایضا علیہم حرمت  
کہ آپ بارہ نمینغیہ کو لفظ نہیں فرماتی خود بناب سلطان العلماء فرماتی ہیں امام شافعی متوہم ہی شود کہ چون در  
سوطا ہی مالک حدیث تحریم منع ہم ذکر فرماتے ہیں یہ سب مخالف آن روایت ہے کہ نہ خواہد آمد پس اگر  
نہایت کہ روایت کروں چیز سی مستلزم فتاویٰ راوی بمضمون آن نہایت چنانچہ اگر روایات تجسیم و تشبیہ  
آن کہ خلاف ضروریات میں است و کتب ایشان وارد شدہ معہذا التقاد و عمل بر طبق آن نہاد و پس استبعاد  
وارد انجمن ضرور اصل النسخ حکم قطعی نہ ہستہ بروقی شریف حدیث حکم کردہ نہیں ہے بالفاظہ ہر  
پس ان سے جواب آپ کی قول کا بخوبی ظاہر ہو گیا حاجت تصریح کی نہیں علاوہ اسکی یہ انکار و بیابانی ہے  
کہ شافعی کے نزدیک بول صبیحی ظاہر ہے اور نووی نے کہا کہ یہ حکایت شافعی کے صحیح نہیں اسکی جواب  
میں یعنی کہ یہاں انکار عن غیر ہر حال و اما فی نقل ہذا عن الشافعی فقل بل نقل عن مالک ایضا  
ان بول الصبیح الذی یطعم ظاہر و کذا نقل عن لا و نقل عن نہی پس معلوم ہوا کہ دون سابعہ میں  
شافعی کی نزدیک ل صبی کا ظاہر تھا لیکن بعض شافعی فی دفعہ لاطعن سے انکار کیا مگر انکار او نکاح  
کام نہ آیا پس ان میں یہ بیابانی ہے کہ بعض شافعی مالکی کہتی ہیں کہ مالک ہرگز مجوز منع کی نہیں اور کہ  
تصیح پس نقل کے صاحب اب و غیرہ سی الامیۃ ثمان عشر و لاتی میں تو یہ ہر دو باہ خلقت اور ہر دو ہر جائز  
پہر ہی میں ناما حاصل ہے فی ہذا المقام بفضل العزیز المنعم اور حدیث سوطا کی سائر سے دون احادیث  
سی کہ جو روایان معتد الی سنت سی حلت منع میں روایت ہی مدارق لازم میں کہ شافعی اشارت لانا رہے  
انکہ بول کی دیکھو باب اول میں شرح حدیث سہو بن عبد الجہنی کے لکھا ہی نکاح المنعہ ان یقول  
لا اہو اعترضہ بلکہ امدت ہذا من المال و ہو کان مباحا ثم انفسخ و قد اجتمعت الغیابہ و قد



ورضی الله عنهم علی منساخذ الیه ذهب اکثر العلماء رحمهم الله وذهب الیه رحمہم الله الی جواب فیہ  
 بعد اوستی شرح مذکور سے بجز نامس بن شرح حدیث یا ایہا الناس انی قد کنت اذنت لکم فی الاستماع من  
 النساء الحدیث کی اس طرحی کہ ہا ہی نکاح المتعة کا مباح فی ابتداء الاسلام ثم صار حراما و اکثر العلماء  
 علی حرمہ و بقی مالک رحمہ الله علی حملہ و المتعة ان یقول الرجل لمرأتہ اعطیک کذا و کذا و کذا  
 ان تمتع بک شهرا و کذا یوماً انشئ او ربیان المتعین شرح کنز الدقائق بن مذکور ہی بطل نکاح  
 المتعة و صورت ان یقول ان تمتع بک کذا من متعة ہکذا المال و مالک ہو جائز کثرتہ کان  
 مشر و عافقی الی ان یطهر ناسخہ و شتم عن ابن عباس علیہا ما و تبعہ علی ذلک اکثر اصحابہ من اہل البین  
 و مکہ و کان یستدل علی ذلک بقولہ فاما استمتعتم بہ منہن فانہن اجورھن و عن عطاء و انہ  
 سمعت عن جابر یقول لمتعتا علی عهد رسول الله و ابی بکر و نصفان من خلدہ عمر ثم نہی الناس  
 عنہ و هو یحیی عن ابی سعید الخدری و الیہ ذهب الشیعہ انہی اور بھی بحال الدین سیوطی فی سلالہ  
 المنہج البیہ فی خصائص الحبيب بن الکہامی کہ شرع فی عدۃ احکام ثم فسخت فعل بہا اصحابہ و کہ جعل  
 بہا اخل بعدہم منها ففسخ الحج الی العمرۃ عند الجمهور و متعة النساء عند اکثر الاممہ و لفظ اکثر ائمہ  
 بن مرج ہی کہ متعة نساء بعضی ائمہ کی نزدیک منسوخ تھیں ہوا اور معلوم ہی کہ ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل مائل  
 ملت متعہ کی نہیں ہیں پس اور سس مالک اور دو سس علماء اہل سنت ہونگی قال الناصب لغوی اللیم  
 بلکہ صاحبہ افادہ فرماتی ہیں کہ مالک متعہ پر حد تجویز کرتی ہیں اور سوا اسکی اس باب میں شہادت علامہ علی کے  
 کشف الحق میں کیا کہ ہی کہ فرماتی ہیں و ہیبت الامایۃ الی اباحتہ نکاح المتعة و مخالف فیہا الفقہاء الاربعہ اقول  
 بفضل البند العلیم شاہ صاحب جو اس مقام پر فائدہ فرمایا ہی و مکا جواب مفتی محمد قلی صاحب کتاب تعلیق بہ  
 میں اس طرحی تحریر فرماتی ہیں کہ شیعہ ان راہر سد کہ یگویند کہ بنا بر قول ابن ماصی و ابن کبیر کہ متعہ کہ بعضی از  
 سنیان از راہ کبیر و نہ کہ کتابی تصنیف نمودہ امام مالک یا یکی از اصحاب اہل سنت اودہ در آن ورج کردہ باشند  
 کہ امام مالک حد بر متعہ واجب میدانند امام عوام کلا انعام کہ سحر متعہ تقلید عمر عامل است فوت ہر پردہ و اگر  
 بعضی مردم قول مالک سحر متعہ نقل کردہ باشند نمیتوانند نہیز کہ وہ فساد ہی مالک اختلاف بسیار است  
 چنانچہ بعضی در تارخ خود در قایب سنہ اشین و سنین یاقین گفتہ و فیہا ابو یحیی مارون بن عبد الله الزہری  
 المالکی قال ابو یحیی اشیرازی ہوا علم من منف فی مختلف قول مالک انہی کلامہ اور حیکہ فساد ہی مالک



میں اختلافات ہیں اور وہ قسم کی روایتیں اکثر ہوتی ہیں جیسا کہ میران میں ہے قال الشافعی مالک  
 فی احکامہما یتبدیان نکاح المتولد من ابائہ بجل مع الکراہۃ اور دوسری مقام پر اسطور سے ہی ومن  
 ذلک قول مالک الشافعی بابا حرم الضیف البری مع فیدہما بیان مع قول ابی حنیفہ بکراہۃ  
 اکلمہما اور ابن حجر فی فتح الباری میں بعد روایات جواز وطی نے الدبر اور تحریم اسکی کی ابن عمر اور مالک سے  
 اسطور سے کہتا ہے علیٰ ہذہ القضية اعتمد المناخر من المائیکۃ الخ تو ظاہر ہے کہ مسافر میں مالکیہ اور  
 کچھ کہتی ہیں اور شیعہ میں مالکیہ اور کہتی ہیں اب مطلب علامہ علیہ الرحمہ و الشرفان کا یہ ہے کہ امام مالک بھی علی  
 حدی الروایتین قائل ساتھ تحریم منع کی ہیں اور وہ روایت مسافر میں مالکیہ کی ہے کہ وہ تحریم کی بخلاف قائل ہے  
 ہیں جیسا کہ خود شوستری علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ خاف المناخر من المائیکۃ کا سبب بھی مفصلہ اور امام  
 علامہ علیہ الرحمہ کی سلب سے نہیں ہے تاکہ مناقض باری ہو چکے ہو قال الناصب الشیخ ابو الفیض  
 سبطہ احقاق الحق میں یہ مذکور ہے اب نسبت تحلیل ستہ کی امام مالک کی طرف کو مانتھلیہ کرنا شیخ علی غیرہ  
 کا ہی اور ملازمان والانی جن کتابوں کی نام یہاں مذکور فرمائی اور انکی مصنفوں نے فقط بتجبت صاحب ایہ کی وجہ  
 کئی ہیں لیکن معہذا اسکی ثبوت میں کلام ہی فرمائی چنانچہ جامع الرموز وغیرہ میں بعد نقل عبارت دایہ وغیرہ  
 کی لکھ دیا لکن منہ ثبوت کلام جبکہ ملازمان والانی اتباعا لاسلافہ الکرام کثیرا شہادہ کی اور مذکور کیا اور وہ ملی جانی کم  
 علموں کی حکم سے تا بداند و این سرکہ امام حسینیم + اس عبارت کا سبب اباحیف اس فرقہ والانی پر کہ باوصفہ  
 ان خوبوں کی نفہ جانتی ہیں اور دین دنیا کا امام برحق گردانی ہیں اقوال بفضل اللہ العلیم حقیقت  
 تو یہ ہے کہ جھوٹ بولنا و رائہ کا دین غادرین سے آپ کو اور آپ کی بیڑی مرشد مترجم صواعق کو مانتہ آیا ہے  
 کہ ہر سطر میں اقرا و سخن سازی کرتے ہیں ورنہ سلطان العلماء فی اسس عبارت میں جیسا کہ آپ خود بعد اسکے  
 نقل میں صاف اقام فرمایا ہے کہ بعضی جو کہتی ہیں کہ صاحب دایہ وغیرہ فی نقل مذہب امام مالک میں حکما  
 انتہی نو کیا اس بعض کے اطلاق سے جامع الرموز خارج ہی سبحان اللہ کہ قدر تفاوت و خدا ناشناسی  
 کی ساتھ یہ کون کہ اسے کہ بقول حافظہ سے چہ دلاور ہست و زوی کہ بکف جراع دارد + چند سطر کی بعد خود اپنے  
 زبان قلم سے اپنا کذب ثابت کرنا ہی اور تنبیہ نہیں ہوتا اور جناب سلطان العلماء کی شانین جوگت تاخیاں اور  
 بی و بیان واسطی خوش کرنی تو صعب عمر پرست کی اس لئے روا کہی ہیں اسکی مومن میں بجز انیکہ اسکے  
 خلیفہ کا جہل اور اقرا و از شریع اور قباہیج افعال اور حسب نسب بیان کیا جائی ٹکانات کی صورت نہیں



ہیں لطائفی مگر جسے یہ سب خوش بیان پر شعری شیعہ کی مجول کیا ہی کہ اوہوں نے فی خیر اہم اعتدیل اس  
 سبب بن بہت کچھ کہا ہے اس غیبی فی البتہ سنا ہوگا یا نہیں سنا تو اب سن سکتا ہی ہم اسکی اصل  
 مطلب کے رد کی فکر کرتے ہیں کتاب احقاق الحق موجود ہی ہو چوہو اس کے کہ کس صفحہ میں اسکی اور کس نظر  
 میں یہ لکھا ہی کہ امام مالک سے متعہ کی قائل ہیں عبارت احقاق الحق سے صاف آشکار ہی کہ متعہ انسا امام  
 مالک کے نزدیک حلال ہے وھکذا عیان وروضا ان ماذکر لا من قوی مالک بجملة المنعة وعدم خیار  
 الحاکم غیر مسلم کیف قد نقل عند القول بحل المنعة صاحب کتاب اللمعة فی فقہ الحنفیة والفاضل  
 الثقفان فی الشافعی شرح المقاصد وغیرہا فی غیر ذلک نعم لما بالغ الحنفیة والشافعیة والحنابلیة  
 وھم الاکثر من فی شاعة صرحت ذلک وقرنوا القتل علیہا خاف المناخرون من الما لکیة  
 وانکس الفسوی علی ذلک فتدبیر اس عبارت کو ملاحظہ فرمائی کہ صاف اس بات پر دلیل ہے کہ اس شخص  
 غیبی کو دیکھنا کتاب احقاق الحق کا میر نہیں ہوا یا بعد ملاحظہ اس کتاب کے دیدہ و دانستہ عدا یہ سب افترا پر  
 اور یہودہ سر اسنی کی ہے اس سب سے بوجھو کہ یہ کیونکر معلوم ہو سکتا ہی کہ جماعت کثیر مصنفین نے تعینیت  
 صاحب ہدایہ کی اپنی کتابوں میں ملاحظہ اس طلب کو لکھا ہی دعویٰ بلا دلیل کب لائق قبول ہی  
 دعویٰ بی دلیل قبول غرض نہیں ہے اپنی مقام پر پہا اگر ناسند نہیں ہے دیکھو شمس الائمہ سرخسے  
 جسکی مقولہ کو جناب سلطان العلماء نے ذکر فرمایا ہی قبل صاحب ہدایہ کی تھا جیسا کہ تتبع کتب فقہیات و  
 توارخ و سیر پر محقق نہیں اور جیسا آپ کہتی ہیں کہ اثبات حلت متعہ میں یہویم غیر خاطمی ہیں ویسا  
 ہم سب کہتی ہیں کہ جن لوگوں نے نفی حلت متعہ کی امام مالک سے کی وہی خاطمی ہیں اور صاحب جامع الزوائد  
 فی جو بعد نقل عبارت صاحب ہدایہ کی لکھ رہا لیکن نے ثبوت کلام تو فرمائی کہ وہ کوئی کلام ہی دوزخ  
 افتصاد اور ہکو تو اثبات اسکا چاہی کہ مالک مجوز متعہ کا ہی جیسا کہ احادیث سابقہ سے صاف ظاہر ہی اگر  
 وہ سب احادیث جو ذکر کر چکا ہوں معتبر ہوں تو اسکی دلیل میں لائی قال مولانا المجتہد المحرمی  
 بالتکریم اور بعض جہ کہتی ہیں کہ صاحب ہدایہ وغیرہ فی نقل نہ سب امام مالک میں خطا کی سو نہیں معلوم  
 کہ اونسی خطا ہوئی یا انسی مگر ظاہر میں تو خطا صاحب ہدایہ وغیرہ کی معلوم نہیں ہوتی قال النصاب  
 الغوی التیہم ابھی تبصر مالک اور مالکیوں کی معلوم ہو چکا کہ یہ حضرات اصلاً متعہ کو حلال  
 نہیں کہتی اور ظاہر ہی کہ صاحب ہدایہ تو حنفی المذہب تھا بوجہ تصریح ملازمان والاکی رسالہ بارہ



ضعیف ترین کہ مذہب یوحنا حنفیہ بہتر ہے نہ مالک مالکیہ نہ شافعی و احمد شافعیہ و حنفیہ اس کے  
 نسبت قول مالکیوں کا آخری بالقبول ہے کہ اہل البیت بصرہ فی البیت اقول بفضل اللہ العظیم  
 لانا علینا علامہ عبدالقادر فی تاریخ بدونی میں لکھا ہے کہ قاضی شیخ حسین عربی شافعی مالکی نے اکبر بادشاہ  
 کو اجازت منع کی دی اور اکبر بادشاہ نے بموجب مالکی اجازت کی بہت سی منع کئی اب یہو کلام بلاغت نظام  
 سلطان العلماء کا بار قہ ضعیفہ میں کیا صحیح ہے کہ منی تسلیم کر کی مالکیہ کی قول کو مذہب مالک کی نقل  
 میں آخری بالقبول ٹھہرایا تھا ہنسی اور نہیں کے مصنفوں کی فتویٰ سے حلال جاتا مالک کا منع النساء  
 کو تواریخ سی بدونی متعصب حنفی کی ثابت کر دیا حسن برہی تہاری قوۃ متفعل کام نہ کرنی و تم مجمل  
 نہ ہوگی بقول شخص قاضی محبی ہرانا تھا میں ہرانا نہیں دیکھو دلیل علت منع کی اس مقام پر ایک ایسی بنا  
 کرتا ہوں کہ تم تو کیا تہاری ساری مرشدوں کی اوٹھاؤ اوٹھ نہ سکی اور وہ دلیل یہ ہے کہ شاہ عبدالعزیز  
 متحدہ سرورقہ میں بابین عبارت افادہ فرماتی ہیں کہ اہل ہر مذہب روایات امام خود بوجہ حسن علوم است اور  
 بلا سہد تقدیرانی نے حاشیہ شرح مختصر لا حصول عضدی میں در باب جواز بیع اہبات اولاد و عدم جواز کے  
 لکھا ہے اس خلاصہ میں کہ مذہب حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا یہ ہے کہ بیع اہبات اولاد کی جائز ہے اسلامی  
 کو جواز اس کی بیع کا شیعہ و خفرت کی نقل کرتی ہیں اور شیعہ مذہب و خفرت کی نہیں بہتر جانتی ہیں کہ  
 مختصہ پروردہ شرم کو رخ سی دور کچھنی انصاف سی کہ منی کہ متسک ثقلین بیع میں با تم جبکہ شیعہ بیان البیت  
 اور خفرت کو بہتر جانتی ہیں پس جتنی حدیثیں کہ اور خفرت سی در باب علت منع کی نقل فرماتی ہیں صحیح ہیں اور یہ  
 یہ وہ اس امر پر کہ متسک ثقلین میں لوگ ہیں یہی کہ فاضل شہرستانی نے کتاب مل و مل میں اس طرح لکھا  
 کہ انما یاعبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام و ہو و علم عز بنی الدین و ادب کا مل فی الکلم  
 فہذا الخ فی الدنیا و سرع تام عن الشبہات و اقام بالمدینۃ مدۃ یفید الشیعۃ المنتسبین  
 الیہ و فیض الموالین لاسرا العلم و انہی حاصل مضمون بلاغت شعون یہی کہ جناب اباعبد اللہ جعفر  
 بن محمد الصادق علیہ السلام صاحب علم تہی و صاحب استہی اور مذہب سبب یہی کہ تہی و تحقیق کہ اقامت فرما  
 اپنی مدینہ سورہ میں ایک ت نک افادہ فرماتی تہی بنی شیعہ کو کہ وہ لوگ انہیں کبطف مذہب میں  
 اور صحن بخشی کرتی تہی بنی شیعہ کو اسرار علوم سی اس کلام سی صاف معلوم ہوتا ہے کہ متسک عزت طار  
 سی ہم جعفر بن کو سی کہ اوٹھنی قول کو بانی ہیں اور کہنی کو آخری بالقبول جانتی ہیں سہ جعفری باش



باش کر خدا خدای احد و در هر طرفی که ای **قال الناصب الغوی المسمی من علی**  
 صاحب جابر کی چه معلوم ہوتی ہے کہ علماء امامیہ کا قدیم ہی معمول ہے کہ کبھی کے ایک فریب ال سنت  
 میں آپ کو منہ دہب کر کر ایسے سے اینٹیں نکل کر دینی میں ناپچھلی شیعہ اور پر الزام کی قدرت باورین خباثت  
 کشف افہام میں لکھا ہے کہ الشیخ الامجد محمد الفیہی کان مجلساً فی السنۃ لبعوۃ الشافعیۃ بالقیوۃ الزویر  
 ہر طرح شاید کسی شیعہ فی مالکی بنکر الکت کے طرف جواز منہ کی نسبت کی ہوگی اس شیعہ میں صاحب  
 ہادی فی و ہو کہا کہ **اقول بفضل اللہ العظیم** حضرت فریب کی یہ طعن آپ کا جواب میں جہانہ و  
 تعالیٰ اور ہادی طرف تشریف دینی حضرت رسول محمد پر ہے کہ اس میں جہانہ و تعالیٰ ہوتی ہے کہ نقیہ  
 اہل سنت کی تردید سے جائز نہیں ہی حال انکہ صحیح بخاری میں تحت تو کہ جہانہ و تعالیٰ اہل سنت کی  
 قلبہ مطمئن بالایمان اور الا ان تتقوا فہم نقیۃ میں کہ ہے وہی نقیۃ قال الحسن النقیۃ  
 الی یوم القیمۃ اور فاضل بیضا اپنی تفسیر میں مصحح قرآن و معجم نقیۃ منع عن ہول الامام طاہر  
 و باطن فی الاوقات کلمہ الاوقات الخافۃ و انظر الی الامام صاحب جہانہ یعنی بیضا و آقا  
 کو نقیہ پڑا اور حق تعالیٰ نے منع فرمایا و سنی کفار میں ظاہر میں اور باطن میں مکر و نیت خیر کے کہ امام  
 موالات کا کفار سے جائز ہے اب میں کہتا ہوں کہ اس میں یہ سی صاف آشکار ہے کہ وقت جہان کی دو  
 ظاہر کرنی کفار میں جائز ہے پس بقول انا ظاہر آپ کی کفار لوگ اعتراف کر سکتے ہیں کہ شاید کوئی سنی کافر  
 بنکر لکھدی کہ عبادت اصنام جائز نہیں ہے اور یہی دیکھ لیں کہ حضرت موسیٰ کہ بمصدق قول بیضا و  
 کان یعالیہم بالنقیۃ بنی اسرائیل سی نقیہ کرتے ہی یہ کہ معاذ اللہ بن حسی خرافہ و در طرف فرعون  
 اور اسکی اخرا کے ایلاف کہتی رہی ہوں اسے طر حسی سر و اعراب ہم ملکہ غایۃ ایجاد عالم جاب  
 حضرت رسول اکرم کہ معظمہ میں پیش از نزول آیہ فاصدع بانہم اخفای دعوت کرتی تھی نہ یہ کہ  
 بیا و باللہ طرف کفار کی میل کہتی رہی ہوں اور دینی نے فردوس میں علی علیہ السلام سی روایت کی ہے لا دین  
 الا بالنقیۃ و مؤمن آل فرعون کہ اپنی ایمان کو پوشیدہ اور مخفی رکھتا تھا جاب باری نے اس کے  
 مع و شکا کی ہے آپ کی صدیق کبر کہ غرت و ابر و کا بڑا پس کہتی ہے نقیۃ کر نیسی کیسی دلیل ہو  
 کہ ذکر اسکا قابل مضحکہ نہ ان اور بعینہ صبیان ہے کتاب نقی میں مذکور ہی کہ ہر گاہ سی دن کہ



انحضرت فرمود کہ اے ابو بکر! ہونہ قلیلیم و تاب متفاوتست مجاہدہ آہنا نہ داریم پس ابو بکر بسیار اصرار  
 نمود تا اینکه آنحضرت بسجد شریف آورد ابو بکر اسناد خطبہ خواند و آن هنگام کفار برابر ابو بکر حملہ کردند و عقبہ  
 بن ربیعہ پشت نقیلین خود کہ جا بجا آڑا پیوند کردہ بود ابو بکر را آنقدر زد کہ مرنی او بید خسارش برابر شد و از ہم  
 اسلام انبیاء پشت جیسا کہ ریاض النفرۃ میں مذکور ہے حتی ما یدرف انفس من جہ یعنی عقبہ بن ربیعہ نے  
 ابو بکر صدیق کو ایسی باپوش لکائی کہ ناک او کی سونہ سی پہچانے نہیں باقی تھے سبحان اللہ جناب سالک  
 باد صفائے نبات کی کہ کمال شجاعت اور مرتبہ نبوت کا کہنتی تھے اور اعانت ملائکہ اور نصرت جناب  
 رب الارباب سی تصور ہی ممکن اس لیے ابو بکی کا کفار و فریش سے اس وقت نہ لیا اور چھاری ابو بکر کو باپوش  
 کاری سے نہ بچا یا یہ نقیہ نہیں تو کیا ہی در مجال الدین محدث فی بہت سی حکایتیں ذکر کی ہیں کہ اودن  
 روایتوں سی جواز نقیہ بخوئے ثابت ہوتا ہی اگر اوس سی سالہ میں ذکر کردن تو بہت طول ہو جائیگا پس  
 آپسی بہت بعید ہی کہ اسطرح ارشاد فرمایں کہ شاید کسے شیعہ فی مالکی بکر مالک کی طرف جواز منع  
 کی نسبت کی ہوگی اس شہید میں صاحب دایہ فی وہو کہا کہا یا اگر ایسی اوام پر مدار رکھا جائے تو  
 کسی عالم کا قول اسکی مذہب الی پردلیل الزامی نہ ہو سکیگا و لوفرضنا تمہاری مذہب میں نقیہ باطل  
 ہی مگر فسق اور افراد تہمت پر اقدام کرنا تمہارا اور تمہاری اسلاف کا تو شاید اور ہر طرح سی ثابت ہی لا جرم  
 یہ کلام تمہارا اگر صحیح ہو تو دلیل الزامی عالم سے مفقود ہو جائیگی وہو کما تری ملاوہ اسکی اولاہم  
 یہ کہتے ہیں کہ بمقاد النقیۃ دینی و دین آبائے و انص صیح و لا تلحقوا بالیدیکم الی التہلکۃ نقیہ مذہب امامیہ میں  
 جائز ہی چنانچہ موسیٰ بن جعفر ہی نقیہ کیا کرتی تھے اگر از راہ نقیہ کوئی شیعہ مالکی بنے تو عجیب نہیں ہی اور  
 اگر مالکی بنے گا تو موافق اسکی مذہب کے اقوال بیان کر گیا پس مالک کی نزدیک اگر منع درست نہ ہو  
 اور کوئی شیعہ نقیہ کر کے مالکی بنے تو ظاہر ہے کہ وہ شیعہ عدم جواز منع کی روایت کر گیا اسلئے کہ اگر وہ  
 جواز کی روایت کر گیا تو مالکی کا ہیکہ کہلا گیا حال آنکہ وہ مالکی بن چکا ہے اور تا یا یہ کہ جناب سلطان العلماء  
 نیزہ کتابوں سے سند لائی کہ مصنفین ان کتابوں کی لکھتی ہیں کہ امام مالک مجوز منع کی ہیں پس کیونکر عقل  
 قبول کری کہ باوجود اسکی کہ یہ سب عالم اور عاقل صاحب دایہ کی اسلاف و اخلاف نہ ہی سبکی سب ہوگا  
 کہا گئی بعد طی اس سائل کے کہتا ہوں کہ منصف خیر اور متبع سیر و تواجیح پر مخفی نہیں ہے کہ مدت مدید  
 تک تسلط سلاطین جو اور معاندین جناب ائمہ اطہار فی العشی و الا بکار کا تمام اہل اسلام پر تھا اور خال

۱۵۸

علیہ السلام



خال المؤمنین نے تہاری محدثین کو واسطی وضع احادیث کی مناقب خلفاء ثلاثہ میں نامور کیا تھا کہ انفس علیہم  
 ابی الحدید وغیرہ اور غرض اس اہتمام سے قطعاً یہ تھی کہ مناقب حضرت امیر المؤمنین اور مطاعن خلفاء ثلاثہ کی مخفی  
 ہو جائیں اور یہی علماء محدثین اہل سنت نے حذف اور سقاط اور تحریفیات احادیث میں بہت سی کی ہیں چنانچہ  
 جس روایت میں خلیفہ ثانی نے جناب امیر علیہ السلام سے کہا ہے کہ آپ پہلو کا ذب غادر و غائن جانتی ہیں میں نے  
 کا ذبا و غادر غائنا کی تصریح کی مگر بخاری نے اسے بی خوف روز جزا لفظ کا ذکر کیا اور روایت موضوعہ ان  
 آل ابیطالب لیسوالی باولیاؤہ میں کہ راوی سکا عمر ابن عباس سے لفظ ابیطالب کو حذف کیا اور بعض شراح نے  
 ابی البیاض اور کسی نے ابی العاص اور بعض نے ابیطالب کو ذکر کیا اور ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے  
 کہ اکثر لوگوں نے ان آل ابی لیسوالی باولیاؤہ ساتھ حذف مصنف الیسی روایت کیا ہے اور بعضوں نے  
 لکھا ہے کہ ان آل ابی فلان لیسوالی باولیاؤہ میں کہتا ہوں کہ یہ مذہب برتر از گناہ ہے سلمیٰ کہ حضرت  
 رسالت عیاذ باللہ جابل نہ تھی یہ کلمہ پہلے ارشاد فرماتی اور بعضوں نے جوابی البیاض لکھا ہے تو اس کے  
 ابطال کے لئے عبارت فتح الباری کی کافی ہے حیث قال لا یعرف العربیۃ یقال لھا آل باض فظلا  
 عن قریش فکیا الحدیث بشعر بانہم من قبیلۃ النبی ہی درجہ اتھی رہتی تو یہ ہم ہی علماء اہلسنت نے اگر  
 چہ بخوف فضیحت و ذلت کی لفظ ابیطالب کو حذف کیا مگر یہ عذر اذن بزرگوار و نکما مدتر از گناہ ہی پس  
 وجود اس اہتمام سلاطین بدین اور محدثین محرفین کے موجود ہونا مطاعن خلفاء ثلاثہ کا کتب معتدہ اہلسنت  
 میں جائز ہے کہ الہی سے ہی اور مانند تربیت بانی حضرت موسیٰ کے خانہ فرعون میں ہے سچ ہی کہ ع  
 عدو شود بسبب خیر گمراہ خواہد بود اور یہی ظاہر ہے کہ ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم جمیع بخوف تلفظ  
 غیر تفسیق میں بسر فرماتی تھی ورنہ انکار اسکا انکار بدہیات ہی ایسے حال میں اگر بغرض محال کوئی حدیث  
 مؤید اور موافق دعای جناب کے کتب فخر خدا شعا عشرہ میں جو تو مقام نازش نہیں ہے بلکہ محمول بر تفسیق  
 ہوگی و نہ کہ تفصل شدہ یونین ثناء و اللہ ذوالفضل العظیم اور اگر انصاف سے دیکھی تو کسی بھی کہیں  
 ظاہر میں شیعہ منتہی ہیں اور باطن میں مذہب اطل پر ہتی ہیں جیسا کہ شاہ عبدالغفر نے فی باب اول  
 میں احوال فقہ عمارہ کی بیان میں اسکا اعتراف کیا ہے کہ فقہ مذکور در اصل شافعی مذہب بود و بطبع ال مذہب  
 ایشان قبول کردہ داعی شدہ بود و باوصف انہم تا آخر دم در باطن شافعی بود انتہی یہاں سے ثابت ہو



حاصل کرنی میں ایسی صورت میں ممکن ہے کہ یہ کہا جائے کہ یہی سید نہیں ہے کہ بالکل اشیاء ایسے  
 روایتیں ہماری کتابوں میں لکھ دیں یا پھر کچھ سنی اور جبر الزام کی قدرت باورین **قال المناصب الغوی**  
**الکشمی** سیوطی حواشی میں اور صدائے کتب فقہیہ میں تخطیہ صاحب ہدایہ کا موجود ہے لیکن ثبوت خطا بعض  
 اکابر کا کسی جگہ خصوصاً نقل مذہب غیر میں مستلزم ثبوت خطا دوسری جگہ میں نہیں **اقول** فی فضل العالمین  
 اگر صاحب ایسی خطا ہو تو فیاضی مالکی اگر بادشاہ کو اجازت نہ دیتا اور ہجرت تو یہ ہے ہی کہ تمہاری عمر  
 میں تنہا صاحب دایہ فی نقل میں خطا نہیں کی بلکہ سیوطی اور مصنفین کتب سیرہ گانہ مذکورہ نے کہ وہ بہ  
 اصناد و بیاور سرائے علماء اہل سنت میں ہے سبکہ تم کہتی ہو کہ سنی خطا کی اور ظاہر ہے کہ اتنی جماعت کثیرہ سی  
 اگر ای میں ایک طرح کی خطا ہو تو عجیب نہیں کہ وہ کما امکان کہتا ہوں کہ ایک طرح کی قدرت ہی ایک طرح کا نتیجہ حاصل  
 کر دین سنی ایک طرح کی خطا کی ہو بخلاف نقل کہ کہ لی سے ان خاص مختلفہ ازمنہ مختلفہ میں ساتھ دو آئے  
 مختلفہ کی طرف مختلفہ ہی ایک طور کی نقل کرتی آئی تو بلاشبہ یہاں نہ دہ دہ طرف نقل شاید اور بر صدفی روایت کی ہے  
 خصوصاً ایسی حالت میں کہ تم انہیں سے کہہ سکو کہ تم نہیں جانتی پس اتنی جماعت کثیرہ کا تخطیہ نقل میں باوجود تو  
 سببوں کی خالی خود غرضی سی نہیں اور کیا لطیفہ ہی کہ خلافت میں دو اہل علم و عقد کی بیعت سی اجماع  
 کی انعقاد کا مقبلہ کیا جائی اور نیزہ عالمو کا اتفاق کہ ہر ایک انہیں ہی امور علیہ میں صاحب علم و عقد تھا  
 اجماع معتبر نہ لا جرم اگر وہ اجماع حجت ہی نہ تھا یہی کہ یہ سب سے حجت ہو دیکھو تمہاری سبب سبب و آخ  
 ہوز و نو تمہاری اور عداوت آئی اور یہ جو آپ فرمایا لیکن ثبوت خطا بعد ہی کا برا کمال ناخن فیہ میں اکا  
 نکس ہے نقل مذہب غیر میں تو اس مقام پر صاحب دایہ فی خطا نہیں کہ اپنی نہ ہے کہ تہذیب میں البتہ بہت  
 خطا ہے **قال المناصب الغوی الکشمی** والا تخطیہ ابن بابویہ قہنی کا طہارت صفر میں کہ شیخ  
 ابو جعفر سے کہ کیا **اقول** فی فضل العالمین شیخ عبد الحق بلوی نے جذب القلوب میں  
 لکھا ہے و امام احمد و مسند غوثی از حدیث ابن عمر آؤر وہ کہ ہم اور میں موضع پیش آنسو و نوزہ از تصحیح آؤر وہ  
 انداز آنسو و نوزہ از انجیت اور مسند فضیح گویند انہی پس حکم آپ کی بزرگواروں نے سداؤ اللہ نسبت شرب  
 خمر کی طرف جناب سالک کی کی تو آپ کو شیخ ابن بابویہ بزرگوار نہیں ہی علاوہ اسکی داؤد صفہا  
 اور علیہ و بنا غنی علی حد قولہ قائل طہارت شرب کے ہیں جیسا کہ میزان میں لکھا ہے اما اختلاف  
 فیہ من ذلک نقل الامام محمد از النضر بن حنبل مع قول داؤد بطہار تنہا مع خمر ہا فلا لی



فالاولا مشدداً الثاني تخفف من جتعه وجوب النظهر منها قال لا يلزم من خمرها نجاسة  
 عنها كالميسر الاضابط الاول لا مردوا تها هي نجسة من حيث صفتها كما قال تعالى انما الشر كون نجس  
 او بعض ايات الامية كظواهر من ان كل طهارة تخلق هو تو محمد ل تقية پر ہی اسلی کہ بنی امیہ شرب خمر پر بہت حرکیں  
 اور ربيعة الراي کہ فقہاء وہ نہ من سے تھا اور بعض شیوخ مالک کہ یہ لوگ حکم طہارت خمر کا دینی ہے اور یہ بہت عام  
 حضرت صادق علیہ السلام کی تھی اور اکثر شیعان البیت خلفاء امویہ اور عباسیہ و راوکی ملازمونی معاشرت نہ  
 کہتی توجہی بناتے لاجرم ان فساق کی مجالست کے جہت سے شراب کا لگ جانا انہوں کی کپڑوں میں اور بدن میں محل  
 اشتباہ نہیں ساتھ اسکی اگر وہ بیچارہ مؤمنین قصد نظہر کا کرتے تو یقیناً وہ دشمنان دین انکو مخالف اپنا  
 دیکھ کر اذیت پہونچاتی بلکہ عجب نہیں کہ قتل کرنی اس جہت سے بطور مجاز اکل متیہ اذن واقع ہوا کہ بروقت  
 ضرورت اس کپڑے میں نماز پڑھیں نہ یہ کہ شراب کو طہار جانیں پس ابن بابویہ علیہ الرحمہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ  
 میں جو اسطور سی اجالا لکھتی ہیں لا باس فی ثوب صاحبہ الخمر را و اس سے یہ نہیں ہے کہ شراب طہار  
 بلکہ مراد انکی یہ ہے کہ نجس مگر تقیہ معفو مثل خون کمزور ہم بغلی کے ہی اور دلیل اس پر یہ ہے کہ خود ابن بابویہ  
 قائل ہیں کہ اگر خمر جاہ میں گر پڑی تو سب پانی کو کھینچنا جائی اور بغیر نزع کی وضو وغیرہ طہارت اس سے  
 جائز نہیں ہے جیسا کہ تمام کتب فقہ الامیہ اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ اس میں منسوخ ہے پس ہانی صاحب  
 ظاہر ہو گیا کہ شراب نجس معفو ہی بوقت ضرورت تقیہ نماز اس میں سے پڑھ سکتی ہیں اور یہ امر کچھ نا  
 ثقلین کے نہیں ہے اسلی کہ وقت ضرورت کی اکثر مسائل شرعیہ مستثنی ہو جاتی ہیں حاصل کلام کا یہ ہے کہ مذہب مشہور  
 اور مختار معظم اصحاب نجاست خمر پر ہی اور بعض علماء امیہ اگر تکم ساتھ طہارت خمر کی کرتے ہوں تو اس سے اشتباہ  
 کہ نا اہل سنت کو بجا ہی اسلی کہ اواد اصفہانے وغیرہ علماء اہل تشیعہ طہارت خمر کی قائل ہیں اور معاویہ  
 پیشوایان اہل سنت فی تو نسبت شرب خمر کی طرف حضرت رسول مختارہ کی بھی کیا ہی جیسا کہ ابھی اوپر اسکا ذکر  
 ہو چکا پس عارفین ملاحظہ فرمائیں کہ شناعة اسکی زیادہ ہی یا اسکی کتاب ابطال الباطل میں  
 فی لکھا ہی مذہب اہل حنیفان الحرام بالنص هو الخمر والخمر هو الخنزیر الخنزیر من العنب المشدداً والسكر المشدداً  
 فهذا حقيقة الخمر عندنا فالسبب لا یکنی خمر ولا یحصل الا سکار قط بدون الا فی باد عبارت معلوم  
 ہوتا ہی کہ شراب اگر انگور کی نہ ہو اور امین نہ ہو تو وہ موافق مذہب اہل حنیفہ کی حلال ہی فراوان حیرت ہی بقول



اوسکو کہتی ہیں جو انکو کی ہو قائم نہیں ہو بلکہ انصاف یہ ہے کہ حقیقت عمر کی بھی سمجھنا چاہی کہ جو چیز بسبب  
نشہ کی مخورہ ہوئی عام اس کے عینی ہو یا غیر عینی اور اعم اس کے کہ زہد ہو یا نہ ہو عمر ہی اور یہ وہ سکا کہنا کہ نشہ بغیر  
ازدہا کی نہیں ہو تا خلافت محل ہے ایٹ مائی کہ شراب کی مذہب میں طلال پیری قال المناصب الغوی  
الکثیر متخطیہ شیخ ابو جعفر طوسی کا بحث عدم جواز مسح یا آب بعد یزید بن کج شیخ بہا الدین عاملی نے کیا اور بعد بسط  
مقال کے شرح اربعین میں کہا وغفلہ مثلاً لک شیخ الجلیل عن هذا عجیب لکن الخواص قد یکو الی القاد  
قد یتینوا مانع خطا کا موضع آخر میں بلکہ سائر مواضع میں نہوگا اور اپنی ماتھوں اپنی پانوں پر نشہ مارنا پڑ گیا شاید ایسے  
اندیشہ سی والد بزرگوار جناب کے پہلی ہے کتاب صوامم میں پریشندی کر گئی کہ کم مذہبی خواہر بود کہ بعضی از روایات  
بی اصل و ماقول در آن نباشد اور بنا براسی قاعدہ کی جا بجا صوامم اور صام میں تاویل حدیث ثانیہ کی کر کے صاحب مخفی کو خوا  
ہی ایسے ارشاد ملازمان والا کا کہ مگر ظاہر میں تو خطا صاحب یاہ وغیرہ کی معلوم نہیں ہے جو اندازہ وہی نصیحت  
فریقین ہے و حقیقت خطا صاحب یاہ وغیرہ کی استہانہ معلوم ہوئی اگلی آپ مجتہد ہیں جو جابین فراموش نہ تان  
القول ما قالت خدام اقول بفضل اللہ العالیہ یہ عبارت جو آپ نے ذکر فرمائی ہے شرح اربعین میں  
تذکرہ ہی اور فقرہ مذکورہ تھا را لیکن ثبوت خطا بعضی کا بڑا کلمہ کسی خاصہ صومنا نقل مذہب غیرین الخ اسی پر  
ہی مگر اس کے کچھ آج کا مطلب ثابت نہیں ہوتا اسلی کو دلائل سے ثابت کر چکا ہوں کہ صاحب ایہ فی یہاں خطا  
نہیں کے بلکہ مؤیر قول صاحب یاہ کی ایک نقل اور بھی ہے کہ اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام مالک مجوز شیعہ کا ہے  
شیخ عبد الحق دہلوی نے کتاب رجال روایت انادیش مشکوۃ الصابج میں لکھا ہے ابن جریر جع بضم الجیم الاولی  
فتح الای و سکون التمیمانیۃ قال یحییٰ بن سعید ہوا ثبت من مالک التوفان فی الکاشف کان  
بیع التعة و یفعلھا تو فی ممکنہ سنہ خمسین و مائت و قال شیخ ابن حجر فی فتح الباری ناقلاً  
عن لقاضی عیاض قال الخطابی و یحییٰ عن ابن جریر جو انہ ہا انتہی پس ابن جریر کہ ائمہ اعلام میں سے  
تھا اور ثابت تر اور قوی امام مالک سے تھا اوسنی متعہ کو بباح کیا پس امام مالک تصریح اذن مادیت کی کہ جنگا  
فکر ہو چکا ہے اگر متعہ کو روایہ کہیں تو سر اسر لایق پذیرائی ار باب غنول اور علماء غنول کے ہو گا نہ سزاوار خطیہ  
معلوم ہوا کہ انکار آپ کا اور آپ کس شارین میں آپ کے مرشد و نکانہ فقط اسلی ہے کہ مبادا کوئی مستبصر غلط  
کرے کہ ہر گاہ امام مالک قدم اور فصل ائمہ اربعہ کا تھا اوسنی متعہ کو بباح کیا تو انکار ائمہ ثلثہ کا خالی عناد  
اور لعنت سی نہیں ہی اب ان تصریحات سی خطا صاحب یاہ کی اس نقل میں اصلاً معلوم نہیں ہونے



ہوتی اب ان سب کلمات قوم کو تم نظر غواضات سے دیکھو کچھ کہنیں کے تہین برحق کہو کیا ہی قال  
 مولانا المجتہد الحری بالشریم اسلمی کہ ملا عبد القادر نے تاریخ دہاوی میں لکھا ہی کہ قاضی  
 شیخ حسین عرب قاضی مالکی نے اکبر بادشاہ کو اجازت منع کی مگر اکبر بادشاہ نے بموجب دہلی اجازت  
 کی بہت سی منع کی قال الناصب الخوی اللہیم یہ بنی فاسد بر فاسد ہی کیونکہ اول  
 صحت قصہ کی مسلم نہیں اکبر بادشاہ مالکی المذہب تھا کہ اس کی حال پر مذہب حکایت منطبق ہو اور بر  
 تسلیم حبقدر ملازمان والانی بلکہ وضعیہ میں عبارت تاریخ دہاوی کے نقل کے اس سے منع کرنا اکبر بادشاہ کا  
 ایک مرتبہ یا زیادہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا یہاں کے عاشقین مان یہ البتہ معلوم ہونا ہی کہ بعد رد و بدل  
 بسیار بادشاہ کی خاطر سی بعضی بنیاد عالمون فی ملک کے طرف نسبت کر کر حکم اباحت کا دیا اقول  
 بفضل اللہ العلیم سبحان اللہ آفرین صد آفرین معلوم ہوا کہ علاء فضل و کمال کے آج کو تاریخ دہاوی میں  
 بھی خوب خل ہے شیخ عبد القادر دہاوی سنی المذہب کے اپنی کتاب میں صرح ہی کہ اکبر بادشاہ فی حکم  
 قاضی شیخ حسین عرب قاضی مالکی کے بہت سی منع کی اس کی کتاب تاریخ بہت معروف مشہور ہی انکار  
 اسکا سوائے آپ کے کہیں نہیں کیا مولف نے بیان بھی حوال اکبر بادشاہ میں لکھا ہی وہم علماء فتویٰ دائرہ  
 کہ بطریق منع آنقدر کہ زن خوشن معتبر باشد سباح است و این در مذہب امام مالک جائز است انتہی اب  
 یہ آپ کا کہہ دینا کہ اول صحت قصہ کی مسلم نہیں غیر مسلم ہی در بہت حیرت ہی کہ آپ فرمایا اکبر بادشاہ  
 کی مالکی اور نہ مالکی ہونی سی ہکو غرض نہیں مرعہ ہمارا یہ ہی کہ قاضی شیخ حسین عرب قاضی مالکی نے اجازت  
 منع کی دی اور اسکا فتویٰ اکبر بادشاہ کی نزدیک مقبر ہو اور بمقاد اہل البیت البصریانی البیت مالکی کا قول  
 بنسبت اقرضیہ باقیہ کی اس نقل مذہب مالک بن اصری بالقبول ہے اور یہ جو آپ فرمایا کہ بر تقدیر تسلیم الخ  
 تو ابھی سمجھا چکا ہوں کہ قاضی مالکی نے اجازت اکبر بادشاہ کو دی اور اکبر بادشاہ کی منع کرنی یا نہ کرنے  
 سی ہکو کچھ غرض نہیں اسکا ذکر تعاد بالعرض ہے اصل مراد ہماری فتاویٰ قاضی مالکی سے متعلق ہی ہو رہے  
 عبارت اس کتاب کے ذکر کر دیتا ہوں تاکہ عارفین اور متعینین ذی خبرت ملاحظہ فرماویں کہ ہم جادہ  
 انصاف سے باہر ہیں اتم کلمہ عبارتہ رفیق شیخ بہاد الدین زکریا لسانی در بغداد بلازمست شیخ الشیخ  
 شہاب الدین سہروردی واخذ قراءات فاسخہ مذہب شافعی از آن بزرگ و طعن علماء رسمی و غیر



و قاضی یعقوب از ارور باز مغرول شد غنی الحال قاضی حسین او کیل ساختند او موافق مذہب خویش بجواز منع  
 ہم حکم کرد انہی موضع الحاجۃ اس عبارت کو ملاحظہ فرمائی کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ مالک منع کو جائز کہتا تھا  
 اسلی کہ فقر و موافق مذہب خویش ہو یہ بھی مذہب قاضی حسین عربی کی گاہ ہے کہ منع جائز ہی علاوہ  
 اسکی تمنی لکھا کہ بعضی نیادار عالمون نے مالک کے طرف نسبت کر کر حکم اباحت کا دیا انہی اس کلام سی ظاہر ہوتا ہے  
 کہ اس عرصہ کی تمہاری ملاقات بادشاہ کی خوش آمد کی اسکو ہم مانتی ہیں و بیجاری کیا تھی ذمہ اندین بہت  
 کچھ خوش آمد بن کر کی دین فروشی کرنے آئی ہیں مگر اس نفل میں مذہب مالک کے انہوں نے کچھ ارتکاب کتب  
 نہیں کیا بڑا مرتبہ اون کی صدق و تصدیق قاضی مالکی ہے علاوہ اسکی اگر انکو جو ٹہہ بولنا ہوتا تو مالک کے تخصیص  
 کیا تھی شافعی و حنبلی کو بھی شامل کر دیتی جس میں مزید خوش آمد ظہور میں آتی بلکہ کوئی روایت اباحت حنیفہ یا حنبلیہ  
 کی طرف میں منسوب کر دیتی تو البتہ خوش آمد کیا بنتی عمل میں آتی و اذلیس فلیس و تراویح بدو فی سے صاف معلوم  
 ہوتا ہے کہ مالک قاضی مالک نے یہ لکھا کہ منع امام مالک کے نزدیک حلال ہے جیسا کہ اسی کتاب میں مذکور ہے کہ  
 مال چندین روایات مختلفہ و مذاہب ناگون بسہ سخن تمام میشود منع نزدیک امام مالک شیعہ با اتفاق مساح  
 و نزدیک امام شافعی امام اعظم حرام انہی موضع الحاجۃ حاصل بمقتضای الناس علی بن ملوک ہم اون فاضلو کو  
 اگر خوش آمد منظور ہوتی تو نسبت طرف مذہب اکبر بادشاہ کی دیتی کہ یہ منع اوس مذہب میں حلال ہے پس عام  
 ہوا کہ امام مالک مجوز منع ہیں اگر مجوز نہ ہوتی تو یہ لوگ اس کے طرف نسبت تحلیل منع کے نہ دیتی **قال النجاشی**  
**الغوی اللیم** لیکن اسکا کیا اعتبار ہی شری نے مجالس المؤمنین وغیرہ میں بعینہ سبطر حکمی با تین  
 ناموں کے خاطر سے اپنی اعلیٰ کی طرف نسبت کر کر لکھیں کہ بعض علماء شیعہ باوجود علم و فضل کی خلفای عباسیہ  
 کی تالیف کو مسائل شرعیہ میں مسابلت اور توجہ کرتے تھے ہر جہت توجہ اوز عالمون کی اور وہ فعل عباسیہ  
 شیعہ پر حجت نہیں تو بر تقدیر ثبوت بفسل اکبر بادشاہ کا کہ خلاف نقلین ہے اہل سنت پر کیونکر حجت  
 ہو گا دنیا پرست لوگ خوش آمد اور درآمد کی واسطی بادشاہ ہونسی ایسی باتیں بہت کہتی ہیں کیا دھن شریف  
 سی نکل گیا جو بارہ صیغہ میں یوں فرمایا کہ بحسب عادی عادات معلوم ہے کہ بمقتضای الناس علی بن ملوک ہم  
 قلوب اکثر الناس اغترب و ابل میا باشد برضا جوئی حکام و سلاطین روزگار و بطرف جمع نمودن زخارف و نیای ناپا  
 پس در وضع اخبار یک موافق رضی حکام باشد استبعادی نیست کہ ہر پہ پہول ہشکے تواند ہیرا ہوگا +  
 +



کیا کیا اولت پھر کرتی تھی یہاں تک کہ قرآن میں نقصان ثابت کر کے سب کو ناقص پایاں بنا دیا یہی برکتی سی شہر  
 بر باد ہوا کفار کا ہر طرف شور مچا ہوا تھا کہ **س** میں بلکہ نہیں لیا انیس **۱۹** الباعث فی الحسین **۱۹** پھر  
 ہی ہر اہل ایمان دل ریش سے شام تر زدہ اب تک نہیں ڈری خدا کی برکتی سی جہنم سے چھوٹی زیادہ سو نہ نہ کہلو  
 یہیں تک کہ ہنسی و مسخری **اقول بفضل اللہ العظیم** یہی ثابت ہو چکا کہ اوں کو کون سے خوش آمدی حکم سدا کا  
 نہیں یا قیاس اس کا شوسری کی قول پر قیاس مع الفارق کہے اور فعل اگر بادشاہ کا بہت مناسب اور موافق  
 تعلیق کے ہی جیسا کہ سابق اسکی لائل بسیار اور بر زمین بیشمار سی ثابت ہو چکا مگر مگر تو اس کے فعل سے کچھ عرض  
 نہیں بلکہ فتوای فاضلی سے ہو کر مطلب سے سو وہ الحمد للہ علی خیرت اہل عدالت تاریخ بدادنی سی بخوبی آشکار ہو گیا  
 اور یہی ثابت ہو چکا کہ ابن جریر کہ ائمہ اعلام سی تھا سدا کو اوسنی سے بکاح کیا پس باوجود ان تصریحات فراوان  
 اور تفصیلاتی پایاں کی انکار آجکا خالی غناد اور انحراف طریقہ سدا اوسنی نہیں **س** ایسی کہنی سی کچھ نہیں چاہا  
 آپ کی قول سب ہی باطل **قال التناصب الغوثی للعظیم** پانچ چار مدینیں حرمت منع کی المیت  
 سی مطالبہ کیجی ہر حق نے جناب امیر علیہ السلام سی روایت کی قال نحو سوال اللہ من المنعہ وانا کانت لمن  
 لم یجد فلما نزل النکاح والطلاق والعدۃ والی المیت بن النرج والی النخت **اقول**  
**بفضل اللہ العظیم** یہی کو ہم نہیں جانتی اسکی روایت کو نہیں جانتی اگر تمہارا امام تھا تو روایت  
 اسکی تم پر حجت ہوگی ہر گاہ کہ حدیث کتب معتبرہ امامیہ میں باقی نہیں جاتی تو اس سے گھبر کر کرنا تمہارا فضول  
 ہی صاحبان انصاف سی کہتا ہوں کہ امامیہ عنوان اللہ علیہم اختصاص کہنی میں ساتھ ائمہ معصومین علیہم السلام  
 کی اور سب اہل علوم و دینیہ کو انہیں حضرات سی حاصل کیا ہی جیسا کہ سابق میں کہنی طریقہ نفسی ثابت ہو چکا  
 اور ابن کثیر نے کہا ہی کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہما السلام و الشنا  
 مجدد مذہب امامیہ کی میں اور سابق میں یہ بھی ثابت ہو چکا ہی کہ امامیہ مذہب ائمہ اثناعشر علیہم السلام کو بہتر  
 جانتی میں اور نفحات جامی میں لکھا ہی کہ حاصل اسکا یہ ہے کہ امیر نوروزی علاؤ الدولہ سمنانی سے  
 کہا کہ تو خرگوش کے گوشت کو کہا اوسنی کہا کہ میں نہ کہا و گناہ میرے کہا کہ کیا وجہ می کہ تو اسکو نہیں  
 کہا تا اوسنی جواب دیا کہ بقول امام جعفر صادق علیہ السلام کی یہ حرام ہی اب حضرات سنیہ کی خدمت سراپا  
 برکت میں عرض ہے کہ آفتاب بر خاک نہ ڈالیں مدہ انصاف سی ملاحظہ فرمایں کہ اکبر سفینہ المیت



اوسکی گوشت کو فوس فرمائی میں اس پر کہ سب سے بڑا کلمہ مذہب الہیت کا تحلیل متعدی پہلی  
کہ شیخیا اہل بیت و کئی مذہب بہتر جانتی ہیں اور انہیں حضرات بركات سے انگوشت سے پس اگر وہ ایک  
روایت میں مخالف اجماع امامیہ کے کتب مابین ہوں تو وہ محمول نقیہ پر چونکہ نواساں جنتی کہ ائمہ مدوحین  
اہل سنت اور اہل جہلہ مقدسین سے ہماری ہی ایسوں کی روایت سے ہم پر کیا قبح ہو سکتی ہے جیسا کہ سابق میں حدیث  
تحریم لحوم حرامیہ و منع کی کہ آپنی دستبھاری نقل کیا تھا اوسکا جواب بخوبی شرح و بسط سے ذکر ہو چکا ہے وہیں  
ملاحظہ فرمائی اور حمل نقیہ پر کچھ محل استعجاب بھی نہیں ہے اسلئے کہ اہل صحابہ مثل عمران بن حصین و عبدالقدیس و  
وعمر بن ابی حمزہ وغیرہ اظہار مسئلہ متعین اور عموماً و نجس اور اشال اوسکی میں قطعاً کسی قدر ذرا ہی نہیں چنانچہ  
سابق میں بخوبی تفصیل جمیل سے ثابت ہو چکا ہے **قال الناصب الغوی اللہیم** اور عارضی  
فی حسن و عبداللہ سے اور انہوں نے اپنی باب محمد بن حنفیہ سے اور انہوں نے اپنی باب علی مرتضیٰ سے روایت کی  
کہ ان علیاً قال ابن عباس انما علمت ان رسول اللہ نہی عن لحوم النمل الاہلیہ و عن المنعہ اور صاحب تحفہ  
نی بواسطہ انہیں راویوں کی حضرت علی علیہ السلام روایت کی کہ قال امرنی رسول اللہ ان نادى نحوہ المنعہ اور  
یہ بھی ہے ابو ذر سے روایت کی کہ قال ما احلت لاصحاب رسول اللہ من النساء ثلاثۃ الیام ثم نہی عنہا اور  
قسطلا فی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ انہ سئل عن المنعہ فقال ہی ان نابعینہ جیسا کہ  
مذکور ہوا اور یہاں بھی اسطی برکت کی اعادہ کیا **اعذہ کو نعمان لنا ان ذکرا** ہو المسلم ما کو مرتبہ  
**انہی اقول بفضل اللہ العظیم** روایت ان روایتوں کی سب عمری سنی میں ہکوان روایتوں  
کی صحت پر اعتماد نہیں اس جہت سے مقام استدلال الزامی میں ان روایتوں کا ذکر محض لایفاد و فضول ہے  
خصوصاً صاحب شخصہ سرود کی شدت عداوت غلامان الہیت سنی میں ہے اور اقرائیں بی نظیر ہم کہہ کر ان کے  
روایت کو تسلیم کر سکتی ہیں علی الخصوص اسی حال میں کہ اہل سنت جناب امیر علیہ السلام سے نقل کرتی ہیں ان  
نہی عنہم الخ طاعن المنعہ فاذ فی لاشفی جیسا کہ در مشور وغیرہ میں مذکور ہے اور سابق میں بخوبی ثابت ہوا  
کیونکہ عقل باور کرے کہ امام بحق ناطق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام خلاف اپنی عبد المجہد کی منعہ کو نہا کہیں  
ہو البتہ العظیم اب میں کہتا ہوں کہ احادیث بشمار و روایا بسیار سے علت منعہ کی ثابت ہو چکی مگر بغاوت اس کے  
کامل جہلہ مذہب یہاں پر بھی بطور تازہ ذکر کرنا ہوں ثعلبی کہ اکابر علماء اہل سنت سے تھا جیسا کہ عبد الوہاب  
سکندر نے طبقات کبریٰ میں لکھا ہے انہ کان احد زمانہ فی علم القرآن ذیل آیت منعہ فاستمتعہ فیہ



منہن فانہن تاجی ہن فی بصرہ بن لکھا ہی عن عمران بن حصین قال قلت اية المنعة فی کتاب اللہ تعالیٰ  
 وکذا فی آیت بعد نسخها فانہن لیسوا لیسوا اللہ وعات لم یمنعها قال رجل بعدہ لیسوا ما ساء  
 قلت فلم یمنع فی کتاب المنعة الا علی بن حصین وعبدا اللہ بن عباس بعض اصحابہ وطائفة  
 من اهل البیت انتہی اسنانی ہی ثابت ہوئی کہ بعض اہلسنت جو کہتی ہیں کہ روایت عمران بن  
 حصین کے باب منعة الحج میں ہی منعة النساء میں نہیں ہے محض قراری مسئلہ کہ فاضل ثعلبی نے منعة النساء کی بیان  
 میں روایت کو ذکر کیا ہے اگرچہ منعة الحج میں ہی ہوئی ہے ہمارے مطلب ثابت ہی کہ خلیفہ صاحب نے دونوں کو  
 ایک حکم میں مندرج کر کے حرام کر دیا اور خلاف سونچا کہ کی شریعہ میں اختیار فرمایا مگر حکم کی کھنکھ  
 کیا ضرورت ہی علماء اہل سنت البتہ جب کہیں بغیر نہیں آتی تو کہتی ہیں کہ اس جگہ پر مراد منعة ہی منعة الحج  
 ہی اور جب مؤلفان اہل بیت اطہار انکی علماء ہی کہتی ہیں کہ اچھا یہ روایت منعة الحج میں ہو بہر کیوں  
 خلیفہ ثانی نے منعة الحج حرام کیا یا وجہ اسکی کہ حضرت فی منع نہیں فرمایا اور نسخ نہیں ہوا تب اسکا ہے  
 جواب بجز نسخ بازی کی کچھ نہیں دی سکتی اور عارفین پر محضی نہ رہی کہ فقط ثعلبی نے اس روایت کو نہیں ذکر  
 کیا ہے بلکہ فاضل ثانی بوری اور مخداری فی سبہ ذیل کریمہ مذکورہ میں اسطر محسی لکھا ہے اور سابق میں  
 یہ خاکسار ذکر بھی کر چکا ہے عادہ او سکافور نہیں اور یہی جامع الاصول میں عبد اللہ بن مسعود ہی روایت  
 ہی کہ حاصل مضمون اسکا یہ ہے کہ کہا ابن مسعود ہم چہاد کرنے تھے ساتھ سونچا کہ کی اور نہ ہی ہمارے پاس  
 کوئی عورت پس کہا میں کہ یا رسول اللہ بن ستمنا کروں بس آپ فی منع فرمایا اس فعل سے بعد اسکی  
 رخصت دیا ہو کہ تو متعہ کر ساتھ عورتوں کی رخت وغیرہ سے ایک مدت معین تک بعد اسکی تلاوت کیا عبد اللہ  
 بن مسعود اسکو یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طبیقات مما احل اللہ لکم یعنی ای گروہ مومنوں کی حرام نہ کرو  
 اوس چیز کو کہ طیب اور پاکیزہ کیا خدا فی اور ممال کیا تم پر تھی اور پڑھنا اس آیت کا صریح اسلوب پر دلالت کرتا  
 ہے کہ متعہ زانہ حضرت رسول خدا میں طیبات تھیں کہ اسکو حرام کری تو وہی شیخ مسلم بن اس  
 روایت کی ذیل میں اسطر محسی لکھا ہے ثم قرأ عبد اللہ یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طبیقات مما احل اللہ  
 لکم اشارہ الی انہ کان یعتقد باحتما کہ فی ابن عباس انہ کہ یہ بلغہ نسخا انتہی اور ابن حجر فی فتح الباری  
 میں لکھا ہے ظاہر استشہاد ابن مسعود ہذا الا یہ ہیندا انہ کان یری جواز المنعة انتہی پس بعض



اسکے سمجھی نہیں جاتی خالی جہل یا تجاہل سے نہیں اگر کوئی تو ہم کری کہ شاید نسخ کی خبر ابن مسعود کو نہ پہونچی  
 جو جیسا کہ شوکت عمر بن لکھا ہی تو ہم کہیں گے کہ یہ تو ہم باطل ہے اسلئے کہ خود شاہ عبدالغیر اپنی نسخہ میں لکھتی ہیں  
 کہ جناب امیر علیہ السلام فی تحریر منع کی نداوی نہیں اور بھی خلیفہ ثانی نے اس شخص کو حرام کیا تھا اور خلافت  
 حکم جرم کا بھی دیا تھا اور بقول تمہاری زمانہ نسخ کا بھی بہت گزر گیا تھا اسلئے ساتھ عقل عامل صرگز باور نہیں کہ  
 کہ خبر نسخ کی عبداللہ بن مسعود یا ابن عباس کو کہ شب و روز پیغمبر اور معظم صحابہ کی مجلسیں کرتے تھے نہ پہونچی  
 تفسیر طبری میں ہے انہ سرائی عن عطاء بن عباس قال ما كانت المنعة الا حجة رحم الله بها هذه الامم  
 والاولا انہا ہم عمرانی الاشقی اور کترا اعمال میں علی سی وایت قال لا ما سبق من سرائی عمر بن  
 الخطاب لا بد بالمنعة ثم ما زنی الاشقی اور محصل دو نور وایتوں کا یہ ہے کہ اگر عمر منع سے منع نہ کرتا تو زمانہ کرنا  
 مگر بد بخت اور شقی اور جبکہ عمرنی اس سے منع کیا جیسا کہ ان دونوں وایتوں میں صاف تصریح لفظ عمر کی معلوم ہوتی  
 اکثریت زمانہ کی ہی شقی ہوئی اور فسادات کثیرہ پیدا ہوئی اور عامل خیر لطف اس بن کا سمجھنے کی صاف تصریح  
 اعتراض ہی منع پر ہی اور سابقہ بھی بہت نہایت ان تیر سی یوں نقل ہوئی ہی عن ابن عباس ما كانت المنعة الا  
 حجة رحم الله بها امته رسول الله ولو لا نهية عن ما زنی الاشقی اسکی جواب میں بعض فضلاء ایست فی  
 اس طرح حسی لکھا ہی کہ ضمیر نہیں میں راجع طرف حضرت ختمی آب کی ہے اور یہ جواب کا باطل اور سراسر خلاف عقل ہی اسلئے  
 کہ اس حدیث سے تو تعریض و اعتراض معلوم ہوتا ہی عقل کیونکر باور کر سکتی ہے کہ جناب ابن عباس حضرت رسالت  
 پر اتنے خلیفہ ثانی کی اعتراض کرین ان ہذا الشیء عجائب یلیق ان یقوہ با صدقہ فی الالباب اور سوا اسکی تفسیر  
 قرطبی اور کترا اعمال سے جو روایت اپنی کر ہو چکی ہے صاف اس میں لفظ عمر موجود ہی اس سے ظاہر ہی کہ مانع اسکا  
 سو ہی عمر کی دوسرا نہیں پس نکرا عصیان کا بہتر نہیں ہے ایک تہ حدیث ہوئی ذکر کر کی گناہ کی مرکب ہوئی  
 دوبارہ ذکر کر غیبی کیا حاصل ہے فلا ترم بالمعاصی کہ شہوتہا + ان الطعام یقوی شہوة الہم +  
**قال الناصب الغوی اللیم** اب حضور والا فرما میں کہ اکبر بادشاہ فی کہاں منع کیا اور  
 مالک نے کیونکر حلال کھا اور اسکو حضرت عمر نے حرام کیا یا خود جناب پیغمبر فی ہوش کی باتیں سمجھتی اگر منع  
 حلال ہوتا اور اجر یا جزا اسکا جیسا خلاصہ الذیج والی فی لکھا ہی کہ ممتوع کی بوسہ یعنی من حج و عمر کا ثواب  
 تمنا ہی اور ہر لذت اور شہوت کی بدلی ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جو بغیر منع کی مر گیا فیما شکہ دن بد شکل  
 روز ناک اسکو گنہگار ہو کر تو منک انتم سے بڑھتی گیارہ اما سون میں کہہ نے منع نہیں کیا علی الخصوص



علی الخصوص جناب امام حسن علیہ السلام کہ باغراق صاحب مجالس المؤمنین فیروز کی سب سے کھراج کرنی اور طلاق  
 دینی پرانے کے حضرت امیر نوگو کو فرمائی تھی کہ لکھو کہ اس کی کھراج میں نہ دو کہ مرد مطلق ہی یعنی بہت طلاق  
 دیا کرتا ہی اس کے کنارہ کشی نہ کرتے کہ بہت سہل تھا ہم خدام ہم نواب پیرا رہی میں ان اماموں کی اہمال جو اور  
 اہمال نہ جو لازم ہی یا نہیں معاذ اللہ جو ہوں فی ہر حدیث بنا کر جس حرام کاری کو اماموں کی طرف منسوب کیا  
 اور ان کی نقد امامت پر بٹالیاں ع دوستی بجز خود دشمنیت یہ انصاف شرط تھی انصاف خوب نہیں  
 ان اللہ لا یدعی القوم الظالمین **اقول بفضل اللہ العظیم** تاریخ بدوئی سے ثابت ہوا کہ قاضی شیخ  
 حسین عرب مالکی نے اکبر بادشاہ کو اجازت منع کے دی اور جناب سلطان العلماء بہت سی کتابوں نے  
 سند لائی کہ مصنفین نے ان کی اعتراف کیا کہ مالک مجوز منع کا ہے اور اس خاکسار نے بھی بہت سی حدیثیں  
 سابقین میں ذکر کی ہیں کہ اولیٰ ثابت ہوتا ہی کہ مالک بیگ منع کو جائز کہتا تھا غرض کہ اس سال میں اس قدر  
 بیحداری اثبات منع پر بہت دلائل لکھی ہیں اہل سنت ان کے انصاف ہی ملاحظہ فرمائیں تو حرمت منع کے  
 کبھی قائل نہ ہوں اور یہ جواب فرمایا کہ گیارہ اماموں میں سے کبھی منع نہیں کیا الخ یا قال اس کے کنارہ  
 کشی نہ کرنی خالی جہل سے نہیں اس لیے کہ منع نہ کر مہی بہ لازم نہیں آتا کہ منع حلال ہو کیونکہ باتفاق فریقین  
 ترویج ائمہ جائز ہے مگر کہیں سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ بغیر خدام یا ائمہ معصومین علیہم السلام نے  
 ترویج ساتھ نہ کی کی ہو اور جب آیات شیعہ سے ثابت ہی کہ خود بغیر خدام منع کیا تھا تو پھر اگر ائمہ پر  
 کہ ہمیشہ تقیہ میں رہتی تھی اگر منع کریں اور حکم واسطی اپنی شیعوں کی دین تو یہ فعل حرام کیونکہ ہو سکتا ہی  
 اب سننی کہ بکر بن محمد بن جناب امام صادق علیہ السلام روایت کی ہے کہ وہ حضرت فرماتی تھے انی لا کرہ للرجل ان  
 یبوء وقد یقین علیہ حلة من حلال رسول اللہ لم یأمرها انتقلت حل تمتع رسول اللہ قال نعم  
**وقد ھدۃ الایۃ والاشرا للنبی الی بعض افراد الایۃ** اور بھی تم سمجھو کہ اس زمانہ میں رواج ہی کہ کھراج  
 میں ہزاروں لاکھوں روپیہ ہر معین کرنے میں حال آنکہ کہیں سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ ائمہ ہی نے  
 استقدر ہر معین کیا ہوا ہر ہمارے قول کی موافق جا رہی کہ یہ جائز ہو حال آنکہ باتفاق فریقین جواز  
 کا ثابت و متحقق ہی باقی اہمال جو کہ جواب فرمایا پس جب کہ کتب شیعہ و سننی سی بخوبی ثابت ہی  
 کہ جو وہ نواب منع کا حضرات ائمہ طاہرین سے منقول ہے پس ہلو فرمانا اور حضرات کا در باب جو منع کی کافے



**قال الناصب الغوی للیوم** سوئے متعذر کہ انکی بڑوں سے دور یہ نکال دیا کہ دین میں  
 ملکہ ایک عورت سی متعذر کہین اور اپنی اپنی پارکے اسکی ساتھ میں مصائب النواصب الاکھتای کہ یہ حکم  
 اوس عورت کا ہی جبکا جیض منقطع ہو چکا ہو **اقول الفضل بن العلیم** افسوس کہ اپنی کتاب مصائب  
 النواصب کو ملاحظہ فرمایا اور نہ شاعت متعذر یہ کی نسبت طرف امید علی اللہ مقاسم کی نہ دینی اسلی کہ  
 صاحب مصائب النواصب لکھا ہی کہ انکی بزرگوں فی ایک نکاح دوری نکال دیا اس صورت سی کہ  
 ایک مرد اپنی عورت کو بعد وطی کے بطلاق بائن جدا کر دی پھر بعد ایک ساعت کی عدہ میں اوس سے نکاح کرے  
 پھر اگر بعد نکاح ثانی کی قبل اسکی کہ دخول کیا ہو طلاق ہی تو عورت بائن ہو جائیگی عدہ کی احتیاج نہیں ہے  
 اسلی کہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماں میں فرمایا ہی ان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فالحکم علیہن من  
 عدتہن فعدتہن ای سویت میں اوس عورت کو جائز ہے کہ اوس بوقت دوسرے دوری نکاح کری اور  
 زوج ثانی کو جائز ہی کہ مثل زوج اول کی عمل میں لائی یعنی جماع کرے اوس عورت سی بعد اسکی طلاق  
 دی اور بعد ایک ساعت کے خواستگاری پھر کری اور اپنی عقد میں لائی اور مہر و دخول کیا ہو کہ طلاق دی  
 تو وہ بائن ہو جائیگی اور فیض قرانی عدہ نہیں پھر وہ عورت تیسرا شوہر کر سکتی ہے اسطر حسنی کہ وہ عورت  
 شوہر کرنے جاتی تو قباحت نہیں ہے اور یہ نکاح دوری خصوصیت کسی طرح کی عورت کی ساتھ نہیں رکھنا  
 آریہ شایہ سب ہو سکتا ہی بعد اسکی عاشقینہ میں شوہری علیہ الرحمہ فرمائی میں فاذا صالحت العفایہ  
 وغیرہ ما حاصلہ اندا طلق الرجل طلاقاً بائناً ثم تزوجها فی عدتها وطلقها قبل الدخول فعند محمد بن  
 نصف ایام العدة الاولى فقط ولا عدة للطلاق الثاني لان الزوج قد طلقها قبل الوطی فیہ وعند  
 زفر لا عدة علیہا اصلاً لان العدة الاولى سقطت بالزوج ولا یجیب النکاح الثاني الدلیل محمد بن  
 اور ہا یہ میں بعد نقل قول محمد کی اسطر حسنی ہے قال زفر لا عدة علیہا اصلاً لان الاولى قد سقطت بالزوج  
 فلا یعود والثانیة لم یجب انتہی پس موافق قول زفر کی کہ وہ بھی اجلہ اصحاب ابی حنیفہ میں سی تھا لازم آتا کہ  
 کہ دین میں آدھی ایک عورت سی ایک دن میں نکاح کر سکتی ہیں اسلی کہ اوسکی ترو یک بعد از زوج مانے  
 کی ہرگز احتیاج نہیں نہ تو عدہ اولیٰ تمام کر گئے اور نہ ثانی جیسا ابھی ذکر ہو چکا اب انصاف سی ملاحظہ فرمائیے  
 کہ متبعاد زن آتش کی متعذر یہ کا بعد از عقل ہے یا نکاح دور یہ شایہ کا ہر گاہ صاحب مصائب النواصب  
 فی جواب میں صاحب نوافض المرد افغض کے اس نکاح دور یہ کو ذکر کیا ہی تو لازم تھا کہ آپ ہی اوسکا ذکر



ذکر کرتی مگر اپنی بد فریبی کو آباہی و معافی سے وراثت پائی ہی اسلی جھکوا پتا مساند ماٹا لکھا اور مناسبت  
 کو چھوڑ دیا مگر انصاف ہی لازم تھا کہ منعت دوریر البسہ کی ساتھ نکاح دوری ساتھ کو بھی ذکر کرتی و قابل  
 صاحب مصائب النواصب لایجوز ان خصوصاً ذلک بالآیۃ لا یمایع الا یمایع غیرہا من ذلت الا  
 وح ندفع الاستبعاد العقلی ظاہراً لان الغایۃ والحکمۃ فی العدة فی غیر المیتۃ عنہا و جہا استبراد  
 الذم حفظ النسب و منتف فی الآیۃ والصغیرۃ صاحبان بصیرت ارباب غیرت کی خدمت میں  
 سرور ہے کہ دونوں کو بخوبی ملاحظہ فرمائیں اور صاحب طعن بہان کو سورہ طہام جاہل کہ شاعت منہ دوریر  
 قبیلہ فریب کرنا ہی اور اپنی نکاح دوری کو کہ سر اس شاعت نسب ہی نہیں دیکھتا قال الناصب  
 الغوی للیمیم بامع عباسی میں ہے کہ اپنی نوٹری کو کسی پر حلال کر دینا درست ہی اور بغیر وراثت  
 لکھا کہ یہ خواص فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ ہی ہے اقول بفضل اللہ العلیم اس سے بعد کا جواب یہ ہے  
 صاحب مصائب النواصب نے لکھا ہی اگر اس کتاب میں دیکھتی تو یہ جواب کے طاکب نہونی قال واما  
 خاصاً فلان ما ذهب الیه بعض اصحابنا من تجوز وطی امة الحنہ بحض قول المالك حلت لك  
 وطیہا للیس باولی فی الشاعة ما جوزه ابو حنیفہ من انعقاد النکاح بلفظ الہیۃ والعدۃ و  
 فرق بین ان یقول مولی الامۃ بواحد حلت لك وطی جارحی و یقول ولی الن وجہہ ہیک  
 او اعزاک و طی اہنی انتہی ملخص موضع الحاجة اور جواب تفصیلی اسکا اسطر صریح کہ اول یہ کہ صبغہ  
 تحلیل یعنی حلت لك طی اہنی کہی اور دوسری قبول نہیں یہ کہ اس کثیر کی کوئی شوہر نہ ہو جوتہی  
 کہ محل مالک اس کثیر کا ہو اور صبغہ مجنون وغیرہ نہ ہو اور بعد تحقق ان سب شرط کی تحلیل جائز ہی اور اگر  
 کوئی شخص طی کو حلال نہ کری بلکہ فقط خدمت کو حلال کری تو اس صورت میں اس شخص کو طی کرنا  
 جائز نہیں ہی اور علماء امامیہ فی اختلاف کیا ہی کہ یہ قسم داخل نکاح ہی یا داخل ملک میں ہی سبب نفی علم  
 قرآنی میں کہ تحلیل نکاح میں داخل ہے اور یہ کہ نکاح میں بغیر ايجاب قبول کے عقد منعقد نہیں ہوتا ویسا  
 اس میں ہی بغیر صبغہ تحلیل و قبول کے تحلیل جائز نہیں اور مالک کثیر فی مہر اس کو بخش ہی جیسا کہ قواد  
 عالمگیر میں ہے و للمولی ان یمسک صدق امة عن وجہا و کک مبدۃ وام ولدہ انتہی اور محقق  
 افادہ فرماتی ہیں وعلل الازب ہوا لا خیر اسو اسطی کہ ملک کے دو قسم ہی ایک نو ملک میں ہی اور دوسرے



ملك المنفعة اعم من ان يكون تابعا للملك الاصل ومنفردا به  
 خداوند عالم فی جو یون ارشاد فرمایا ہی لا علی اذ واجهم او ما ملکت ايمانهم اس سے تحلیل سمجھی جاتی ہے اسلی  
 کہ ملک عین خاص ہے جب تک کا تحقق ہوگا تو ملک منفعت کے عام ہے ہی متحقق ہوگی اور اہل سنت کی کتابوں میں  
 یہی تقسیم جائز ہے جیسا کہ شرح طحاوی میں ہے قال الشیخ الاحمام التملیک علی ضربین تملیک منفعة  
 و تملیک عین و کل وجہ علی جہن اما انیکون یبد او بغير بدل فتملیک العین لیک ہو البیع  
 و تملیک العین بغير بدل الهبة و الصدقة و الوصیة و ما اشبه ذلك و اما تملیک المنفعة لیک ہو البیعا  
 و تملیک المنفعة بغير بدل ہی العاینة انتہی اور بعض مشائیر اربع الاسلام کی کہتی ہیں لیس ان حل الفرج  
 منحصرا فی العقد و المملک بقولہ تعالیٰ لا علی اذ واجهم او ما ملکت ايمانهم و کان القول بحل الامتثال  
 عند علمائنا واجب لا یكون خارجا عن الامور و قد اختلفوا فی مرتبة الی یتما فذهب الی ان فی فی  
 عقد و التحلیل عبارة عنه و الاكثر و منهم المص على انه تملیک منفعة مع بقاء الاصل انتہی عباہ  
 اللطیفہ ابس بیانی بنجوبی ظاہر ہوا کہ تحلیل خلاف قرآن نہیں ہی اور عطابن ابی رباح کہ رئیس فقہاء اہل سنت  
 سی تھا اسنی ہی تحلیل کو جائز کہا ہی جیسا کہ عنقریب ثبوت اللہ تعالیٰ بیان اسکا بنجوبی ہوگا فاما منظرہ  
**قال الناصب الغومی اللہم** ارشاد الاذان میں ہے کہ اپنی نوٹدی یا ام الولد یا مدبر کا کسی پر بیاح  
 کرو یا منع نہیں **اقول بفضل اللہ العلیم** اسکا جواب تم ابھی یا بعلی مگر زیادتی توضیح کی لیے  
 کہتا ہوں کہ اگر ولی زن اسطور سی کہی کہ وہ تک یا عرنک طلی تبتی او بولای کنیز اسطر حسنی کہی اعلت  
 لک فرج جاریتی یاو طلی جاریتی تو عاقل ہوشیار کی تردید نہایت اسکی زیادہ ہوگی یا اسکی اور دونوں  
 کو سارق ہوگا نہ قائل ہونا تحلیل کا کہ یہ فقط کینر میں ہوتا ہی اور قائل ہونا عقد کا بلطف عاریہ و ہبہ حرہ  
 میں کہ او سمین اصیاط زیادہ کرنا چاہی قالی چلے نہیں ہے مگر یہ کہ اپنی شہر کو بیہول جانا اور غیر کی ہول  
 دیکھنا یہ تمہارا کام ہی **قال الناصب الغومی اللہم** استبصار غین ہے کہ عاریت و بیاح کا  
 رواہی اور بالاجماع وقف کہ تا فرج جاریہ کا شیعہ کی تہب میں درست ہے اور خرجی اسکی خوش جان  
 کہنا طلال طیب حمد اللہ علیہ **المنہب** **اقول بفضل اللہ العلیم** عاقبت گرگ نہادہ گرگ شود  
 گرچہ با آدمی بزرگ شود بد آجاقصہ نہیں شاہ صاحب بھی اسطور سی فرما گئی ہیں اور ظاہر معلوم



لرودہ است علما سبب است کہ کسی بیان فرماید اہنت عبارتہ عن حقیقۃ من کہتا ہوں کہ یہ کہنا کئی وجہ سے  
باطل ہی اول یہ کہ عاریت کا مفہوم اور تحلیل کا مفہوم جدا ہی پس نسبت و بنا لفظ عاریت کا طرف علما و امامیہ  
کی انفرادی بحث ہی صاحب جامع عباسی فرمائی ہیں و عاریت گرفتن کینیز بہت تمتع از و بغیر اگر بر لفظ تحلیل  
گویند جائز نیست اور خود صاحب شرایع الاسلام فرمائی ہیں ولا یتقبل بلفظ العاریۃ پس لفظ عاریت کو  
نسبت و بنا طرف امامیہ عنوان اللہ علیہم کی انفرادی بحث ہی دوسری یہ کہ شاہ صاحب نے وسطی فریب و  
علوم کی صورت مسئلہ کو تبدیل کر دیا ہی اسلئے کہ صورت مسئلہ کی یہہ ہی کہ جہ فسخ کی کو وقف کرین تو  
اسکی ساتھ ترویج درست اور ہر او سکا ارباب نف کی لٹی ہے جیسا کہ شرایع الاسلام میں بھی ہے  
تذویج الاموال و قوت و مہرہا للموہوب من ارباب الوقف لانه فائدا کا جمع الدار پس جگہ ترویج  
کثیر موقوفہ کی جائز ہوئی اور سبب اسکی کہ کینیز کہہ کر ملک ملک سے منتقل ہو کی طرف ارباب وقف کی  
آگئی تو مہر کی نہیں ہوتی بلکہ ہر او سکا مولی کے لٹی ہے جیسا کہ ہر امر مہرات اہل سنت سے بھی ہے اب  
کہو اس بیان سے فرج جواری کو وقف کرنا کہا سننی ظاہر ہوا فوائدا اسکی آپ لیساکس لفظ سے مفہوم ہوا  
ثان یہ بات ثابت ہونی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے نوٹ کی کو وسطی خدمت کی کسی پر وقف کری تو جائز  
ہی اور بعد اسکی کسی شخص کے ساتھ اسکی ترویج کری تو ہر او سکا ارباب نف کی لٹی ہے اور یہ بات  
علما و اہل سنت کی یہاں ہے ثابت ہی اسلئے کہ فوائدا ای مال کثیر من مالین عبارت موجود ہی وقف  
الغنا و الجوان علی مصالح الی باطیعین اور ہر ایر میں ہے ولہ و طہار و استخداہا و اجادہا و نف  
یعنی مولی اپنی کینیز و طمی کر سکتا ہی اور خدمت لی سکتا ہی اور اجارہ دی سکتا ہی و راو سکا نکاح کرادی سکتا  
ہی پس تقریر ہمسغال سے ثابت ہوا کہ صورت مسئلہ کی جس تقریر سی شاہ صاحب نے بیان کی انفرادی شخص سے  
جسطور سے علما و امامیہ بیان فرمائی ہیں مختص امامیہ سے نہیں بلکہ یہ صورت نزدیک اہل سنت کی بھی جائز ہی  
کہا گیا اور ضحنا اور وقایہ اور ہر ایر میں ہی کہ ابو حنیفہ کی نزدیک اگر کوئی مرد نکاح کری خواہر یا دوسری یا بڑا  
زادہ یا خواہر زادہ سی یا خالہ یا عمہ اپنی سے پس و طمی کری وہ شخص ساہنا و سکی تو خدا و سی نہ مارین اگرچہ  
عقد باطل ہے اور تفسیر کبیر میں ابن عبارت موجود ہی المسئلۃ الثانیۃ قال ابو حنیفہ اذا تزوج رجل  
بامہ و دخل بها لا یلزمہ الحد بڑا تعجب ہے کہ خلیفہ ثانی نے منع کو حرام کیا اور حکم رجم کا بھی دیا اور ابو حنیفہ

۴۱۰



[illegible]



ارشاد فرمایا ہے کہ جو حامل سبب ہر شے پر مذکور ہے اس سے سبب ہوا و اس سے سبب ہوا بن عطاء بن ابی رباح  
 بعد از تو نقل اصحابنا مثنیٰ از استقبال ابن امرت و اگر نہ کہ کچھ فعلی اصلاح میداند و اگر کتاب آن قباحتی نہیں  
 نہت عبارت لطیفہ اور تفصیل اس بحث کی ادسی کتاب میں ملاحظہ فرمائی اور سنو کی زعم میں عطاء بن ابی  
 رباح اہل فقہاء میں سے تھا جیسا کہ شیخ دیلمی فی رجال مشکوٰۃ میں لکھا ہے و کان احد الاعلام من اہل الفقہاء  
 و کان یقہا ملائکہ اقال المناصب الغوی الثیم ہنبار میں ہے کہ صورت کی دبر میں کرنا ہنبار  
 نہیں اقول بفضل اللہ العظیم ہماری مذہب میں دلیلی کرنا و دبر میں اس طرح اختلاف کی بعضوں  
 فی صورت قرار دیا اور بعضوں نے کراہت شدیدہ قرار دیا اور ملائکہ کہنے نہیں کہا اہل سنت کی تردید  
 اہل حلال ہے تعجب کہ علماء اہل سنت اپنی غلطی حالات کو ملاحظہ نہیں فرماتی صاحب درنور صاف  
 لکھتا ہے ہی اخرج الطحاوی الحاکم فی مناقب الشافعی و الخطیب عن محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم ان الشافعی  
 سئل عنہ فقال ضاحع عن النبی فی تحلیلہ لا فی تجرہ شئ و القیاس انہ حلال ما سل عنہ من یہی  
 کہ شافعی سے سوال کیا کہ کسی نے کہ آیا دلی دبر جائز ہے یا نہیں اسنی جواب میں کہا کہ تحریم اور تحلیل دلی  
 و دبر میں نبی ہی کو ہی حدیث صحیح وارد نہیں ہوئی اور قیاس یہ ہے کہ حلال ہے قسطلانی فی شرح صحیح بخاری  
 میں بعد قیل و قال کے لکھا ہے قال ابو بکر الجصاص فی احکام القرآن المشہور عن مالک با حبر واصحابہ یستفون  
 هذه المقالة عنہما و شاعنا ہی عنہما من ان یندفع بنفہم عنہما منی ما سل عنہ من یہی کہ ابو بکر  
 جصاص نے احکام القرآن میں لکھا ہے کہ نقل مشہور مالک سی اباحت دلی و دبر کی ہے اور اصحاب مالک سبب فتح  
 اس فعل کی اور کسی نفی کرتی ہیں حال آنکہ جواز اس فعل کا مالک سی اس قدر مشہور ہے کہ انہوں نے  
 نفی کے سبب دفع نہیں ہو سکتا اور یہی تفسیر درنور میں مذکور ہے اخرج الخطیب فی مناقب مالک عن  
 سلیمان الخوارج قال سئل مالک بن انس عن وطی الحلال فی الدبر فقال لا التاعہ غسلت ہر اسی عنہ  
 اخرج ابن حزم فی باب النکاح من طریق ابن مہذب مالک انہ مباح یعنی مالک بن انس وطی فی الدبر  
 سی سوال کیا گیا پس سنی کہا کہ منی ابھی سے فعل کے بعد غسل کیا جاتی اور روایت کی ہے ابن جریر نے کتاب  
 نکل من طریق ابن مہذب اور اسنی مالک سے کہ تحقیق وہ مباح ہی و اخرج الخطیب فی مناقب مالک  
 عن طریق النضر بن عبد اللہ الازدی عن مالک عن نافع عن ابن عمر عن نافع عن نساء کہ حرث لکم



ہر بات سی سنا ہو تو مجھ سے نہیں قبول مگر صبح سے یقین ہے کہ سچ کہا ابن عمرؓ سے سنا اور سی ہر گاہ اور  
 پھر فی ہذا اور شارح فسطائی فی لکھا ہی تا تو لت علیٰ راسی اللہ ذلک کہ جو شک منہ سے فی بیان الدیور  
 ورواہ الدارقطنی یضانی الغرائب طریق الدار وی عن مالک عن نافع عن ابن عمرؓ بلطف تزلت فی جمل  
 من الانصاف انما فی وہا فاعظم الناس ذلک تزلت قال فقلت لہ من وہا فی قبایہا قال  
 لا الا فی وہا اور یہی سچو طے ہے ورنہ شور میں لکھا ہی اخراج ابن عمرؓ عن ابی ہریرہؓ کہ نہ سئل عن  
 ایتان المرأتہ فی وہا فقال قد اردتہ من جاریۃ الی البوادع فاعنا جس علی فاستغفرتہ بدھن بنی  
 روایت کی ہے ابن عمرؓ فی ابن لیکہ سی کہ سؤل کیا گیا وہ وطی فی الدیر سی لکھا اور سنی کہ بن ایک عورت لکھا  
 شگفتہ کو اس فعل کا ارادہ کیا پس دخول اس کا وہ من شکل ہوا آفرش بینی رد و فوج سے مرد جا ہی انتہت  
 ترجمہ ابلی بصیرت ارباب طہانت سی کہتا ہوں کہ ہر گاہ آباست وطی وبرا لکی علما و تبعہ صحیح نام اپنی کتابوں  
 تحریر رکھی ہیں پس شنیع اس کی شیعہ ثنا عشریہ پر کہ اسکو حرام یا مکروہ بلکہ بہت شدیدہ جانی ہیں ہر  
 بیجا اور بی انصافی ہی قال التناصب الخوی اللہیم کہنی غیر میں لکھا ہی کہ عورت کو برہنہ کر  
 اسکی ستر کا دیکھنا بہتر اس سے لذت نہیں اقوال بقضائل اللہ العظیم کہنی کیا قباحت کہ جو  
 ہر سن شد و مد سی کہا اور اس بیان سی معلوم ہوتا ہی کہ آپ اپنی سبیل سے بھی بعض اوقات غضب میں آسکتی  
 علما و اہل سنت کی نزدیکی ہی زن شکوہ کی ستر کا دیکھنا حلال ہے اگر آپ نے معلوم ہو تو اپنی غلطی سے  
 پوچھ لیجی علما وہ اسکی مالکیہ کی نزدیکی ستر عورتین حالت نماز میں شرط صحت نہیں ہی اگر کوئی عورت یا مرد  
 برہنہ ہو کر نماز پڑھی تو نماز اسکی صحیح ہی اگرچہ ترک واجبہ سنی کیا جائے شیخ عبد الوہاب کتاب  
 رحمۃ الامن فی اختلاف الفئمہ میں کہتی ہیں ستر العورتہ عن العیو واجب کا جماع و ہونہ شرط فی صحۃ  
 الا عندہما لانہ قال هو واجب الصلوٰۃ و لیس بشرط فی صحۃ النہی و یہ بہ حالت اختیار اور غیر اختیار  
 دونوں میں جائز ہی اور یہی امام سنیو کا تجویز کرنا ہی کہ حامی اگر عورتین غاسل کو دیکھی تو اسین کچھ قباحت نہیں  
 فی جامع الرموز کان ابو حنیفہ سیری لصاحب الحام ان بنظر الی العورتہ پس ب تشنیع کرنا تھا انا یہ  
 اثنا عشریہ بر بعض بیجا ہی شکوہ کی ستر دیکھنی سے انکہ جہاتی ہو نہ حامی بلکہ نا کھین کے آلات نواح پر گاہ  
 کر دہنی نرگوں کے سخت بر نظر کہو وہا وہا دیا و غیرت اسکیو کہنی ہیں اور یہی امام عظیم تمہارا کہ مقلب



لقب بریس الفقہاء ہی خداسی شرم نہیں کہ اطراف خانہ کعبہ کو باستر کی جائز گناہی بیجا کتاب رحمۃ الہ  
 میں باین عبارت موجود ہے من شیط الطواف الطہارۃ وستی العورة عند اللذانہ وقال ابو حنیفہ  
 لیس بشرط اور فتاوی عالمگیری میں ہے سبط حصی لکھا ہی سبب خوف طہارت کلام عبارت اور کتاب کی نہیں  
 لکھی گئے پس عقلاء ملاحظہ کریں کہ خانہ کعبہ کے مقام طہارت کا ہی اور عین خانہ کعبہ میں ان بیجاؤں نہ ہر وہ شرم کو  
 دور کر کے طواف بحالت کشف اپنی عورتیں روا رکھا ہی علاوہ یہ کہ سنیوں کی فصیح کہان تک لکھی شایع  
 کی نزدیک سنی ظاہری ابطال الباطل میں لکھا ہی مذہب الشافعی طہارۃ المینۃ فی الاذنی قال النوفی  
 فی شرح صحیح مسلم المنی طہارۃ من کل حیوان سواہ اکل لحمہ ولا یوکل سواہ الطہارۃ الخنزیر  
 ثم قال یجوز اکل المنی الطہارۃ فیہ وجہان لا یصح ابناہر گاہ کہ آپکی مذہب میں سنی ظاہری اور اہل  
 کہا نا ہی حلال ہے تو اگر کوئی شخص تہمتی سے سنی کہالی اور سنی قدر عطر کی طور پر اپنی بدنیں اور کپڑوں میں  
 تو اہل سنت کی نزدیک غار اسکی صحیح و جائز ہی لاجل لافۃ الا بائد قطعہ زمان مدیم خود خوش آمد کہ سحر کہ  
 یگفت ہر دور یکدہ باؤفت فی ترسانی ہر گز سلامتی میں نہ کہ عافیت دارد ہر دایہ اگر از بی امروز  
 بود فردائے قال الناصب الغوی اللہ علیہ علیہ التیقین میں ہے کہ بوسہ لبنا فروج کا درست  
 ہی اقوال بفضل اللہ العلیہ کتاب موصوف میں لکھا اسکا مذکور ہی مگر تہج اسکا مائل خبر کے  
 نزدیک کچھہ باب نہیں بتاتا کیا فروج کی چوٹی سے خواہ تنخواہ سو نہ میں منی لگ جائیگے اور اگر لگ جائیگے  
 تو کیا ہو گا شافعی کے مذہب اسکی طہارت سن چکی اور کہا ینکا فتویٰ ہے تو مذکور ہو چکا علاوہ اسکو  
 اپنی شایع کی علت کو یاد کرو کیا سہیں کچھ اور کسی ہی زیادہ قباحت دیکھتی ہو جو اسکو فہرست شایع  
 میں درج کیا اور ساتھ اسکی کوئی وجہ طعن کی بیان نہ کر سکے واہ واہ عرب میں عی اسکا کہتی ہیں تو  
 سیوطی سر بیان خاص باختصاص خلیفہ ثانی سے تھا حاشیہ ناموس اور قانون میں مصرح ہی کانت  
 الخانیث کثیر فی الجاہلیۃ منهم سیدنا عمر وایضاً فی تعلیقہ علی قانون الشیخ ابی علی فی ذکر لفظ الا  
 ہکذا الابنہ کانت فی کثیر من اهل الجاہلیۃ کابی جمل وغیرہ والرفضۃ خذلہم اللہ یقولون  
 ان سیدنا عمر کان بہ هذا الداء ولا یعلمون انہ کان بہ داء کم یکن دواء والاماء الرجال بنی سوطی  
 فی تطبیق قانون الشیخ ابی علی میں ہے ذکر لفظ ابنہ کی اسطر جبر لکھا ہی کہ یہ علت اکثر اہل جاہلیت کی مثل



وہ لوگ نہیں جانتے تحقیق کہ اوکو ایک باری نہیں کہ وہ اسکی نہ تھی مگر آثار الرجال انتہی محصلہ اور اس سے زیادہ  
اور بھی بہت سی قبایح اور مطاعن اوکی تمہاری علمانی ذکر کئی ہیں کہ اگر اس سالہ میں سب لکھوں تو بہت  
طویل ہوگا اسلئے یہ قدر پرکتفا کیا گیا و لعاقل کیفیہ پسیر و الجاہل بلا یفتیح من الکثیر قال الناصب  
الغوی اللہیم ایک شیعہ معتزلی میری رو برو کہا کہ شرایع کی شرح میں لکھا ہی کہ صورت کی فرج پر ہم  
کرنا مضائقہ نہیں ہے اقول بفضل اللہ العظیم یہ دروغ بی فروغ و اسطی غریب بنی عوام کی  
ہی اور اب شخص سے بہت بعید ہی اگر ایسی ہے ہرگز بازی ہے تو میں یہ کہہ دیتا ہوں کہ ایک سنی  
فاضل طویل القدر سی حضرت عمر جب بن باعلان کہہ رہا تھا کہ حواشی قاموس میں لکھا ہی

زبان مبارک سی پڑتی تھی قال الناصب الغوی اللہیم خلاصۃ المذہب معتزلی بنی کہ جسے  
لوٹو وکی فلان کی تو اسکی وجوب و فساد صوم میں تردد ہے اقول بفضل اللہ العظیم  
مقام پر ہی اس غشیانی اپنی عادت معمولی سے تالیس اور قریب کو راہ و باہی اسلئے کہ علماء امامیہ یہاں  
میں مقام میں کلام کرتے ہیں پہلی غسل کے فاعل غسل واجب ہونی میں تیسری اس غسل کی سبب  
روزہ باطل ہونے اور صورت پہلی مقام کی یہ ہے کہ جو کوئی غلام سی و طی کری تو مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوا  
حد اس پر جاری ہونا چاہی اس مسئلہ میں کسی شیعہ فی اصلا اختلاف نہیں کیا ہی اور دوسری مسئلہ میں  
تفصیل ہی کہ اگر بعد و طی کی انزال مٹی ہو تو غسل جنابت واجب ہو نہیں نزل پر کچھ اختلاف نہیں چھو  
امامیہ کی ترویک غسل واجب اور اگر نزل نہ ہو تو اختلاف ہی بعضی وجوب غسل کے قائل ہیں اور بعضی نہیں  
اور تیسری مسئلہ میں بھی تفصیل ہے کہ صورت انزال میں روزہ کو فاسد و قضاء کفارہ کو واجب ہے  
میں بلا اتفاق اور حالت عدم انزال میں بعضی فساد صوم و وجوب قضاء کفارہ کی قائل ہیں اور بعضی نہیں  
کے شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ مبوط بن فراتی بن و طی الغلام الدابة مفسد للصوم و وجوب القضاء  
والکفارة اور سید مرتضیٰ قدس اللہ روحہ فراتی ہیں کہ انزال ہوا ہو غسل واجب اور تحقیق شیخ طے  
فی ہجاشیہ شرایع الاسلام میں اس غسل کو بہت تقویت دی ہے اور علماء اہل سنت کی نزدیک و نول  
قبل سے بھی کہ اس مقام پر اتفاق خانیں بخوبی متحقق ہونا ہی غسل واجب نہیں حاشیہ طبری میں کہ نزع  
و قایہ پر ہی باین عبارت مذکور ہے وان اویج الحشفة فی القیل والدیر ملفوفہ جہرۃ فان وجد



نویدی شرح مسلم بن صوف کہ راہی بولے خرقہ و کوچ فی فرج امراتہ فقیہ ثلثہ اوجہ لا یجوز  
 اثباتی کہ بیچک نہ کوچ فی خرقہ انتہی معلوم ہوتا ہے کہ خرقہ سبقتل ہے و ہطلی عدم غسل کی اور یہی ضیقہ  
 نزدیک اگر موطوہ و مینہ ہو تو غسل واجب نہیں باوجود اسکی کہ التقای خفافین کہ باعث غسل ہے بخوبی  
 اسبن تحقیق ہے اسی جہت سے اگر و طلی مینہ میں انزال ہو تو نزدیک اہل سنت کی فساد و صوم نہیں ہوتا جیسا کہ  
 قاضی خان کی فتاویٰ میں مندرج ہے اذاجامع ہیئتہ او جامع فہادون الصرح و لم یزول لا یفسد  
 صومہ و انزل فی ہذہ الوجہ کان علیہ القضاء انتہی اور حیرت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یا مجنون  
 سی جماع کری تو روزہ نائمہ اور مجنونہ کا باطل نہیں ہوتا جیسا کہ دواہ بن ہے اذاجو معت الثائمہ و المجنون  
 و ہی صائمہ علیہا القضاء دونہا لکھا غرق و انزل فی القضاء علیہا اعتبارا بالانسان انتہی  
 اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ زنا و زانیہ کے نزدیک صورت انزال کی یہی روزہ ان دو نو نکاحانی رہی کمالا  
 علی المسائل اور یہی ہو ضیقہ کہ رئیس الفقہاء سی تھا مجنون کرنا ہی کہ اگر کوئی شخص استیجج بن لواطہ کرے  
 نوح او سکا فاسد نہیں باوجود اسکی کہ حج بھی مثل نماز کی وجہ سے بلکہ عبادت ایسی مقامات مقدمہ میں بہت  
 چاہتی اور امام مالک کہتا ہے کہ اگر کوئی ہالستجج بن سوریا لکتی یا بکری سی جماع کری تو موجب فساد  
 حج نہیں جیسا کہ تفسیر غنیاء پوری میں سند و نو کی باہن عبارت موجود ہے واللہ احد و ابیان الہیمۃ فی الا  
 کالو طی فی الصرح و بیدال احمد خلدہ لابی حذیفہ فیہا و لما لک فی ایتان الہیمۃ انتہی کلامہ و لا  
 ینتہی ملک و اور یہی شرح وقایہ میں لکھا ہے ہر و لود طی بہتہ او بہیمۃ او فی غیر فرج شش و ہوا  
 و وقیل و لسان انزل قضی الا فلا انتہی الغرض ان نو سب کے مذہب میں سوای فرج کی کسے دخل میں  
 بلا حامل و دخل کرنی سے روزہ باطل نہیں بشرطیکہ متزل نہ ہو نہیں تو باطل ہو جائیگا پھر ہماری تردید میں  
 اس سخن کا شناس کر گیا تو دہوا اہل انصاف اس غبی سے جو سمجھیں کہ دانشمیں کا بیان کری بعد اسکے  
 فراموش کہ یہ قول کا برابر اہل سنت او کسی خالی میں یا موطوہ اور طریفہ یہی کہ مالک کے نزدیک اعظام بھی در  
 ہی جیسا کہ ملا جامی کتاب ہارسنان میں کہتی ہیں اہیات ابروی غلام خویش میر + و فتر  
 بہ بنام خویش میر + نہ توان زد بگفتہ مالک + غوطہ در ورطہ جنین مالک + اور فرید الدین  
 عطار بھی اپنی مشنوی میں اس طرح حسی لکھتا ہے اور فخر رازی فی تفسیر کبیر میں اور علامہ ابن خلدون نے  
 تہذیب الثانی میں موطوہ اسکا کلام اور شیخ نور الدین علی بن عراق الصری شافعی فی اپنی تذکرہ میں



چند اشعار لکھی ہیں اور اسی نسبت دی ہے طرف قاضی ادیب بوعلیہ مالک بن ابراہیم کی ظاہر ہونے  
ہو تھی کہ مالک فی ضلیفہ ثانی کا بہت پاس ادب کیا کہ میں فعل شنیع کو جائز رکھا العاقل تکفید لاشارہ اور  
ابن ضیفہ ہی مد لواطہ میں وجہ نہیں جانتا پس موجب سبب فی ضیفہ کی سہل ہے کہ اگر کتاب کا کیا کرین  
تھی کہ یحییٰ بن الکتوم قاضی القضاۃ کہ پیشوایان اہل سنت اور شاخ ترمذی سے تہا باعلان تمام لواطہ کرنا تھا  
اثبات اسکا اگر آپ کو منظور ہو تو کتاب فیات الاعیان ملاحظہ فرمائی قال الناصب العنوی  
الکشم شریع میں ہے کہ کہا نا پینا مالک نماز میں منع نہیں اقول بفضل اللہ العلیم شریع میں  
تمام قواطع صلوٰۃ میں لکھا ہے وان یفعل فعلا کثیرا یعنی فعل کثیر سی نماز باطل ہو جاتی ہے پس جب  
کوئی شخص فعل کثیر نماز میں بجا لایگا اسطرسی کہ عرف میں اس فعل کو کثیر کہیں تو نماز مصلیٰ کی باطل ہو جائے  
اور اگر فعل کثیر ہو تو صاحب شریع کی نزدیک مطلق نہیں جیسا کہ بعض حواشی شریع میں تحت قول محقق  
واشرب علی قول باین عبارت مذکور ہی القول للشیخ وادعی علیہ لاجماع ومنع المصنفی المعبر و طالبہ  
وطالبہ بالدلیل علی ذلک استغرب عدم البطلان بہما الامع الکثرة کسائر الافعال الخارجہ  
عن الصلوٰۃ وهو حسن این تھی اور سطر حسی نماز وتر میں اگر کسی شخص پر عطر طاری ہو اور اس شخص کا  
بارود ہو کہ بعد صبح کی روز رکھیں تو پانی بے سکتی میں بشرط اسکی کہ فعل کثیر لازم نہ آوے اور علماء اہل سنت  
کی نزدیک اسکی زیادہ تسہیل واقع ہی ولاین کہنا ہوں کہ اہل سنت کی نزدیک باوجود فعل کثیر کے  
نماز باطل نہیں ہوتی لیکن سہو اکافی الجمع بین الصحیحین عن ابی ہریرۃ قال صلی نبی اللہ علیہ وسلم  
احکم صلوٰۃ العشاء کثرت بن ثم سلم ثم قام الی خبثہ فی مقدم المسجد فوضع  
یدہ الیہما فیم ابو بکر وعمر فابا ان یتکلمالا وخرج سرعان فصاح الناس فقال رجل یدعی  
ذوالیثن یا بنی اللہ انسیت ام قشرت الصلوٰۃ فقال لم انسیت لم نقصر قال بلی قد نسیت  
فقال اصدق ذوالیثن بن فالا مع فقام صلی رکعتین ثم سلم انھی یعنی جمع بین الصحیحین میں  
ابی ہریرہ سی وایت ہی کہ اوسنی نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ایک دو عشاء میں سی دو رکعت اور بہت  
گمان میرا یہ ہے کہ وہ نماز عصر کی تھی بعد اسکی ادائی سلام کیا پھر کھڑی ہوئی حضرت اور گئی طرف ایک جگہ  
کہ وہ سامنی مسجد تھی اور دست مبارک کو اوس لکڑی پر رکھ دیا اور اس جگہ ابو بکر و عمر ہی موجود تھے  
اگر حبیب سی حضرت کی کچھ بات نہ کر سکتے تھے اور کھلی جناب سالناب ۲ ومانسی سرعت پس لوگوں نے



لوگوں کی نماز بلند پس لیا ایک مردنی کہ اوسنی فی البدین کہنی تھی ای بی بی آیا اپنی نماز میں ہو کی باقصر کر کے  
 نماز پڑھی حضرت فی فرمایا کہ یہ سنی قصر کیا اور یعنی ہو کیا کہا اوسنی کہ مان پس فرمایا حضرت فی اصحاب سی  
 کہ آیا سچ کہا وہ ایسے شخصین بولی کہ مان یا رسول سچ ہی قول ذوال البدین کا پس وہ رکعت نماز  
 جناب آنحضرت فی اور پڑھی اور سلمہ بیجا اور عبادہ اوس نماز کا نہ کیا انتہت ترجمہ واضح رہی کہ مسیحیت  
 کی خرابیاں لازم آتی ہیں اول یہ کہ ہو کر حضرت کا خلاف عصمت و طہارت ہی دوسری یہ کہ ہو میں ہو  
 کیا اور فرمایا کہ علم النفس و علم قصر تیسری یہ کہ نماز میں فعل کثیر اور غایات نماز لازم آیا اور حضرت فی اوسے  
 نماز پر گفتا کی پھر عبادہ نہ کیا اور علماء اہل سنت فی حدیث کی تاویل میں اقوال مختلفہ لکھی ہیں اور  
 علماء امامیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جواب ثانی تحریر فرمایا کی ہیں کتب مبسوطہ میں موجود ہیں اور نو  
 فی شرح صحیح مسلم میں بعد ذکر حدیث ہو کی باین عبارت لکھا ہی فی الحدیث دلیل علی ان العمل الکثیر  
 الخطلات اذا كانت فی الصلوة سہو لا یبطلها کما لا یبطلها الکلام الخ ما قال اور عبد الباقی فعل کثیر  
 نماز میں ان نو صہب کی نزدیک عجز تری جیسا کہ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے ان کتب علی الهواء و علی بد نہ شیا  
 لا یستنبین لا یفسد کثیر یعنی اگر کوئی شخص ہو یا پر یا بدن پر کچھ لکھی کہ وہ ظاہر نہ ہو تو اوس سے فاسد  
 نہیں اگرچہ فعل کثیر ہو اور بھی اوسی فتاویٰ میں موجود ہی قتل العقرۃ الحیۃ فی الصلوة لا یفسد الصلوة  
 سواء حصل بضربۃ او ضربات و هو لا ظہر فی قتل کرنا عقر یا در سانپ کا حالت صلوة میں خواہ ایک ضرب  
 سی ہو یا کئی ضرب سی ہو نماز کو باطل نہیں کرنا اور یہ قول ظہر ہی انتہت ترجمہ اور ظاہر ہی کہ کئی ضرب سے  
 فعل کثیر لازم آجائیکا اور جامع معین میں ہے تو نظر الی کتاب الفقه فی صلوة و فہم لا یفسد صلوة  
 بالاجماع یعنی اگر کوئی شخص صلوۃ میں کتابۃ کی جانب نظر کری اور اوسکی معینہ کو دہن میں فی صلوة  
 اوسکی باطل نہیں ہوتی اور بھی فتاویٰ عالمگیریہ ہی لو اغلظ لباب لا یفسد صلوة یعنی اگر کوئی شخص میں نماز  
 میں دروازہ بند کری تو نماز اوسکی فاسد نہیں ہوتی اور اطلاق سے اس قول کی معلوم ہونامی کہ درخواہ ضرب  
 صلی کے ہو یا بعید خلاصہ کلام یہ ہے کہ تہلیلات ان علماء سنن کے کہان تک لکھوں کتب کلامیہ میں استقصاء  
 و استیفاء کی ساتھ مذکور ہی من ثناء فلیج البہا ثانیاً مخفی نہ رہی کہ طعن حسن کا اس مسئلہ میں امامیہ نامشیر  
 پر متبنی جمل پر ہی الایہ اختلاف اہل سنت کی کتابوں میں بھی موجود ہی کتاب حمد الائمۃ فی اختلاف الائمۃ  
 میں نماز عبارت صاف صاف لکھا ہی آنکہ کہو لکر و کہو ان اکل و شرب عامدا بطلت صلوة الثالثۃ



فیہ بین احمد کی ترویج کی پانی پنا حالت نماز میں عدا اگرچہ نماز فریضہ ہو جائز ہی پس اگر صاحب شرایع کی ترویج  
 پانی پنا حالت نماز میں جائز ہو اس طرح پر کہ فعل کمتر لازم نہ آوی اور شرب قلیل ہو تو کیا قباحت ہی اور اگر قباح  
 ہوگی تو شرب کا اور وہ ہی بلکہ سنیوں کی ترویج کا یہی سبب ہی تھا کہ فعل کمتر نماز میں ان بزرگوار کی  
 ترویج کی جائز ہی اور یہی سنیوں کی ترویج کا عمل جاننا بعض لغتہ کا یا خون کا حالت نماز میں مبطّل صلوٰۃ نہیں ہے  
 جیسا کہ فاضل برجدی نے شرح مختصر قایہ میں خواص زادہ سے نقل کیا ہے اند لو اکل بعض اللقمہ و بقی البعض  
 فی فم فشرع الصلوٰۃ فابتلع لا یفسد صلوٰۃ و قنادی عالمگیری میں ہے لو ابتلع و ما خرج من اسنانه  
 لم یفسد الصلوٰۃ اذا لم یکن ملاء الفم قال الناصب الخوی اللہیم استبصار میں ہے کہ میں  
 نماز میں خصلتوں کی پہلیا حرام نہیں اقول بفضل اللہ العلیم استبصار میں کہیں اور ملاعت کا ذکر  
 سلفاً نہیں بلکہ فرمائی کہ اگر شاہ سلاست اللہ و صاحب منتهی الکلام و صاحب تحفہ مسرودہ فی ہر  
 اقرا اپنی دل سے پید کیا ہی اور یہ غبی عامی کہ او نہیں کا فضلہ خواہ ہی سنی اصل کتاب نہیں کہیں بتقلید  
 او کی اقرا کر رہا ہی و نہ جیسا استبصار میں مسرور ذکر فی صلوٰۃ کا ذکر ہی و یہاں ہی جینہ اہل سنو کے کہ یہ نہیں  
 ہی مذکور ہی چنانچہ محمد بن الحسن کے مؤلفان میں ہیں ابن عباس کے مسال الذکر و انت فی الصلوٰۃ قال  
 ابی مسند او مسند انہی و ملا علی قاری سیکی شرح میں کہنا صی حیث لا تفاوت بینہما  
 لا فی الصلوٰۃ ولا فی غیرہا اور دارقطنی نے کتاب مجتبیٰ میں ذکر کیا ہی انہر جملہ قال یا رسول اللہ ان  
 احکمت فی الصلوٰۃ فاصابت یدی فوجی فقال النبی و اذا افضل ذلک انتی و استبصار انا  
 میں ہی اگر یہاں ہی مذکور ہی تو کیا قباحت لازم حیث قال من ساعۃ قال سالت اباعبید اللہ عن الرجل یس  
 ذکرہ او فرجہ او سفل من ذلک ہو قائم یصلی بعید و ضوہ فقال لا بأس بذلک ما ہون جسدہ انہی اس  
 حدیث سی سوای مسکن معنی ملاعت کہ اس غبی نے اور اسکی ہرشد و فی اپنی دل سے نکالا اصلاً مفہوم نہیں  
 ہوئی اور جو کچھ مفہوم اس کلام کا ہی اہل سنت کی ترویج ہے و درست ہی جیسا مذکور ہوا مخالفت بے بصیرت کو  
 جاہلی کہ استبصار کی حدیث نقل کری اور حقیقت میں اس غی کا قصور نہیں بلکہ شاہ سلاست اللہ و صاحب  
 منتهی الکلام اور شاہ صاحب ایسی اقرا کو طرف مایہ رضوان اللہ علیہم کی باندہنی آئی بن علاوہ اسکی کہ کیا  
 ہون کہ بازی اس طرح کہ فعل کمتر لازم آجائی اور وہ مبطّل صلوٰۃ ہو تو یہ اقرا ہی محبت ہی نام کتب الایہ



تو کچھ منقصد نہیں جیسا کہ کور ہوا عجب ہی کہ ان افراد پر دانون فی ہند دیکھا کہ اہل سن کے نزدیک وہ  
 چیزیں جائز ہیں جن سے صاف انکی مذہب کے نہیں ظاہر ہوتی ہے اول یہ کہ صنف بوبکر ابن ابی شیبہ  
 میں مذکور ہے کہ شیطان سوئخ ذکر انسان میں فرو آتا ہی پس دبر میں اوکی بیضہ کہتا ہی پس نماز گزار  
 گمان کرتا ہی کہ حدت سرزد ہو اسی پس پانی کی کہ نمازی پھر جائی ناد قیلہ آواز ریح صریح نہ سنلی یا بوی او کے  
 نہ سونگھی یا نری کو نہ دیکھی انتہی محصلہ واہ واہ شیطان فی اکی کسکل مخصوص میں آتا دیا ہی دوسری پھر  
 علماء السنن کی تردید بخاست مثل گوہ یا پیشاب وغیرہ کی اگر دبر لگی ہو اور اسی جاٹ جائیں تو پاک  
 ہو جاتی ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیریہ میں باین عبارت موجود ہے اذا اصاب البیاضه بعض اعضاءه  
 والحسن بلسانہ حتی ھابٹ رہا بطور کذا السکین اذا نجس فنجس بلسانہ او مسحہ ببقیہ ہکذا  
 فی فتاوی قاضی خان ولو لحسن الثوب حتی ھابٹ فقہ ظہر کذا فی المحیط نیز یہ کہ نظیریہ بول میں  
 بابر قول شایخ کی ملد بنا کا فی ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیریہ میں ہے ولو کان من ذکرہ نجسا بالبول  
 لا یطہر بالفرک کذا فی المحیط الشری ان اصاب بد نہ لا یطہر الا بالغسل وطباکان او یا بسا و هو  
 مروی عن ابی حنیفہ کذا فی الکافی ناقلا عن الاصل و ہکذا فی فتاوی قاضی خان والخلاصۃ  
 مشائخنا یطہر بالفرک لان البلوی فیہ شد کذا فی البدایہ جو تہی یہ کہ شرح سند شافعی میں ابی سعید  
 خدری وغیرہ سی روایت کی گئی ہی ان رجلا سال رسول اللہ ص قال ان ینبضاعہ تطرح فیہا الکلا  
 والمیض فقال رسول اللہ ص ان الماء لا ینجس شیخاخر جہ فی کتاب اختلاف الحدیث ہذا حدیث  
 صحیح فلا یخرجہ ابوداؤد والترمذی الخ حاصل مضمون یہ ہی کہ ایک مردنی سوال کیا پیغمبر خدا ص کی ہر  
 بضاعت کہ وہ ایک چاہ ہی مدنیہ سنوہ میں اوسین کہتی اور انتہائی حیض وغیرہ چھوڑی باقی میں پس کھا حضرت نے  
 کہ اور کل باقی نجس نہیں پانچویں یہ کہ شرح سند شافعی میں ہی قد ھب ذائہ بال فی الماء الواکد و  
 ینغیر نہ لا ینجس لکن لا یجوز ان یتوضا منہ یجوز لغیرہ وانما اذا تقوط فیہ لم یتغیر لم ینجس لیجان  
 لم یغیر الوضوء منہ علامہ بظاہر الحدیث یعنی داؤد وغیرہ کہ اکابر علماء اہل سنت سی ہیں کہتی کہ اگر  
 کوئی پانی ایسا وہ میں پیشاب کری اور وہ پانی تغیر نہ ہو جائے تو وہ پانی نجس نہیں ہے مگر اوکو وضو کرنا  
 اگر سے پانی نہیں اور غرض کہ وضو جائز ہے اور اگر کوئی پانی نجس ہو جائے تو وہ پانی نجس نہیں ہے مگر اوکو وضو کرنا



متغیر ہو جائی تو وہ پانی نجس نہیں اور اس کے غیر لوگوں کو کرنا اور پانی سے ہاتھ دھو کر بھی مٹا دینا  
 مخفی نہ رہی کہ حضرت سی کی بائیں استفاد ہونی میں اول یہ کہ اطلاق سے اس قول کی معلوم ہوتا ہی کہ وہ  
 بھی مثل امام مالک کے فاضل ہے کہ پانی قلیل ہو یا کثیر طہارت نجاست سے نجس نہیں ہوتا تا انیکہ اوصاف ثلثہ متغیر  
 ہوں دوسری یہ کہ نجاست پیشاب کے گودہ سے زیادہ ہی ہے کہ یہ قلیل ہونا وضو کا غایط میں اور نہ قلیل ہونا  
 پیشاب میں و از خیف اب غافل سے کہتا ہوں کہ ان اکابر کے اقوال غرض کہ ملاحظہ فرماوین کہ کس قدر  
 مذہب میں یہودہ سرایان کی ہیں کہ وہ ملائق کہنی اور زبان پر لائیں نہیں ہیں اور غلیفہ کی اتوال سنو تو  
 زیادہ تر عیرت ہوتی ہے **عروى الحمید فی الجمع بین الصحیحین فی مسند عمار بن یوسف** ان رجلاً افی غفرقا  
 افی جنب قلم اجد ماء اتصال الخ ونم یقل فی ترجمہ با بیات تطویرت آیات بخاری نہ لکھا ہی  
 سیدو + ذرہ یہ سنکے تترندہ تو ہوتو + کہا اک فی کہ بیان طہائیں آب + ہوا ہوں میں جنب  
 امی بن خطاب + یہ فرمایا جواب سئلہ تب + کہ سا قہ ہی نہ کر ہرگز نماز آب + کہنا غارتے کیا کہنی ہوتو  
 بڑا ہر آ یہ حکم نیم **قال الناصب القوی للیم** اور یہ سئلہ تو انکی یہاں شہرہ کہ اگر بغیر  
 برہنہ ہو کر ذکر و خصیتین پر مٹی لگائے اور نماز پڑھے تو ہو سکتا ہی **اقول یغسل الله العلیم**  
 قید بلا ضرورت تقریبات سابقہ سے ہی اور آپ کا اسمعین مقصود نہیں بلکہ یہ نماز پر داری شاہ صاحب کے ہی کہ  
 جس کے عبارت کا ترجمہ ہندی میں اپنی لکھا ہے اسلمی کہ شاہ صاحب اپنی تحفہ میں فرماتی ہیں وزیر گویند  
 اگر کسی شخص ان نام بدن برہنہ باشد و قدری گل برد کر و خصیتین چسپا بندہ بی ضرورت نماز بخواند نماز او جائز  
 میں کہتا ہوں کہ کتب امامیہ حاضرین ملاحظہ فرمائی کہیں او نہیں قید بلا ضرورت کی نہیں ہے مان یہ البتہ بعض  
 کتابوں میں ثابت ہوتا ہی کہ اگر کوئی دشمن کے کپڑے پہن لے یا اور کسی وجہ سے کپڑے ستر کو مہر  
 آوین نہ او سی لازم ہے کہ برگ وخت جس سے عورتیں کو پوشیدہ کر کی نماز پڑھے اور یہ ہے اگر میر  
 تو طین کفایت کرتی ہے جیسا کہ غایۃ المرام شرح شرایع الاسلام میں ہے **الکلیع لولہ یجد الثوب استثنی**  
**بالحبش فان فقد و وجد و حلا او ماء اکدر استع و ستر الخامس لولہ یجد غیر الطین و علیہ**  
**لأن الطین عورت الخ** اس عبارت سے صاف ہے کہ یہ صورت اضطرار کی ہے اختیار کی نہیں ہے اور چہا ناغہ  
 کہ تو ہماری مذہب میں واجب خولہ کوئی دیکھی یا نہ دیکھی جیسا کہ جامع عباسی میں مذکور ہے بحث اول  
 پوشیدن عورتین و آن در نماز واجب خواہ کسی باشد کہ لگا کند و خواہ لگا کند محرم باشد مثل زن و کبیر



اور نیز ایسی عورتوں کو کہ جن پر خصوصی حکم یا ریک حالی نماز گذار و عورتین خود را بپوشید نماز کو باطل است  
 انتہی پس اگر بغیر درت و عورت اضطراب میں مٹی لگانا ثابت ہو تو کچھ قابل اعتراض نہیں اسلئے کہ سنیوں کے  
 مذہب میں ہے کہ سب طرح کی عورتیں جیسا کہ غلطہ کہیں فی میں لکھا ہی ان خاص ستر العورتہ ولو بالملأوی  
 و قال النبی ایا اهلین اور خادای برہن میں بھی سی طرز سی مذکور ہی و اگر انصاف سی دیکھتی تو حق جانب ایسے  
 کی ہے اسلئے کہ ستر کو وجہ جاتی ہیں اور بغیر اسکی نماز باطل ہو جاتی ہے بخلاف ملک کی کہ اسکی نزدیک  
 ستر عورت شرط صحت نماز نہیں ہے جیسا کہ سابق میں کتاب عمدہ الامتہ فی اختلاف الامتہ سی نقل اسلئے  
 کی بخوبی ہو چکی ہے اور طرفہ یہ ہے کہ سنیوں کی نزدیک کشف بعض عورت کا بلا ضرورت و اضطراب بائز  
 ہی جیسا کہ رسالہ خبر الملک میں فی اختلاف المذہب میں سنیوں نسبت طرف خفیہ کے دیکر لکھا ہی ایا جازا  
 الصلح علی فوق الخوام مع قدر الدہم من الخجاسات الجامدة او بیع الثوب من البول و مع  
 کشف بعض العورتہ الخ اور سنیوں کے نزدیک یہ مسئلہ بہت سوچنے کا اگر کوئی شخص اسلئے تجاوی  
 نماید کی یہ تدبیر کہے کہ اپنی انگلیوں کو اندر داخل کری تو ہو سکتا ہی جیسا کہ جامع میں لکھا ہی ملاحظہ فرما  
**قال الناصب الغومی** اللہ علیہ وسلم ابو جعفر طوسی غیر فی لکھا ہی کہ اگر مصلی میں نماز میں خود  
 عورت سی لپٹی اور نعوظ پیدا ہو اور سر و کمر کو محاذ کے سوراخ عورت کی رکھا اور ندی بہت سی نکلے نماز  
 اسکی صحیح ہی اقول بفضل اللہ العلیہ لغت اللہ علی کاذبین لہم فی المور و حشر ان  
 مبین تغلید فاضل کاذب کی داب منصفین ہے بعید سی مجیب کی نزدیک متنی بائین اور سائل شاہ صاحب  
 اپنی تحفہ میں لکھ گئی ہیں آیات اعداد بیٹ ہیں کہ بلا رجوع کتب امامیہ اور جوابات تحفہ سرور کی بعینہ ترجمہ  
 اور کتاب کا ہندی میں جیسا شاہ جی نے عراق سی فارسی کیا لکھا ہی خاں خانی تحفہ میں بائین عبارت لکھی  
 ہیں و نیز گوید کہ اگر مصلی در عین نماز زنی خوش اور بر کشد و او را نعوظ پیدا شود و سر و کمر محاذی سوراخ  
 ان زن بار و ندی بسیار سیلان نماید و لو الی الساق نماز او بائز است کہ اذکر الطوسی وغیرہ عن مجتہدین  
 انتہی اسکا جواب بعید کافی ہے کہ ہر مرد و عورت کا ذہب سفری ہیں مخالف بصیرت کو جا ہی کہ مبارک  
 کتب امامیہ کی بعینہ نقل کری بانٹان و پتہ دی کہ کس کتاب در کس بحث میں یہ موجود ہی بدون اسکی  
 لائق قبول و ذی الالباب کے نہیں ان پر البتہ کتب امامیہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ اگر کوئی شخص دھڑکنفر  
 کہ انہی بار حالہ نہ مانجہ مسئلہ حرم کہ فعل اکثر لازم زانی تر البتہ جائز ہے اور عبادت باللہ نعوظ کا پیدا



[illegible]



بنا کی ہے تو ہو سکتا ہے تیسری وجہ کہ عامہ کی مذہب میں مناد یہ فقہ آہ کہہ گئی ہیں کہ وضو پانی مخصوص ہے  
 درست ہی حال آنکہ مخصوب ملک غیر ہی تعریف اس میں عقلاً و نقلاً دو تو ممنوع ہے اور ابطال المباحل میں  
 ہی کہ ابی حنیفہ کے مذہب میں شرکین ساجدین باذن داخل ہو سکتی ہیں اور شافعی نے کہا جائز ہی مگر مسجد  
 حرام میں کہ اس میں جائز نہیں حال آنکہ ان دونوں خلاف نص قرآنی کی لکھا ہی قال اللہ تعالیٰ انما المشرکون  
 نجس علاوہ ان سبکی کہتا ہوں کہ اہل سنت کی نزدیک میں نماز میں بوسہ لینا اور دینا جائز ہے اور وہ موجب  
 افساد نماز نہیں چند شواہد سبکی لکھتا ہوں سراج و دایج میں کہ تصنیف شیخ رضی الدین کی ہے یوں موجود  
 ہی جان قبلت المصلیٰ اثناء و لم یقبلھا ہو فصدۃ تامة فان قبلھا ہو بشہوة او بغیر شہوة  
 فسدت صلاتہ و فی لغتہ و لا یفسد الا اذا قبلھا بشہوة انتہی اور فتح القدیر میں کمال الدین  
 بن الہمام فی لکھا ہی ولو قبلت المصلیٰ لم یثبہا لم یفسد ای الصلوۃ اور فتاویٰ ظہیریہ میں صاف و صریح  
 موجود ہی لو قبل المصلیٰ اثناء و لم یثبہا لم یفسد صلاتہ یعنی اگر مصلیٰ میں نماز میں کسی عورت کا ہوا  
 لی تو نماز اس کے جائز ہی اب نبیلای کہ آخ ہوا ان فقہین پر کرین جنہوں نے فتوا دیا ہی یا آپ پر کہ اوکلی قطع  
 میں اور اگر اس میں سنی ہی سیر نہ ہو تو پھر فتح القدیر اور سراج و دایج اور فتاویٰ ناز خانہ وغیرہ کو دیکھو  
 کہ او میں صاف موجود ہی کہ اگر کوئی شخص عین نماز میں فرج کو رطبت لے کر ہی تو نماز اس کے درست ہی تا ما  
 یوجہ ذکر بن ہرستم فی فتاویٰ و قال الامام ابو حنیفہ المصلیٰ اذا نظر الى فرج المرأة بشہوة لا  
 یفسد صلوۃ و فی فتح القدیر لو ای فرج المطلقہ رجلاً بشہوة یفسد رجلاً و لا یفسد فی  
 رواہ ابنہ و هو المختار ان سبکو ظنی و یجی نہاری مذہب میں ہی حد فاکل لہارت مذہب کا ہی پس طہارت  
 اس کی مشترک اور وہی جہانجو ابو مظفر یحییٰ نے کتاب متفقہ و متفرق میں لکھا ہی اختلاف فی منی الا دی  
 قال الشافعی هو طاهر و طاهر یا بسا و احد فی حدیث ابنہ انہ طاهر کذب الشافعی اجنوا  
 علی ما سئلہ المذی و ی عن احد فی بعض الروایات کالمی ساء قال المناصب الغوی المسمی  
 میں بحنفہ الفقیہ میں ہے کہ جس کبریٰ میں شراب سور کے جری لگی ہو تو اس سے نماز میں ہرج نہیں  
 اقول بفضل اللہ العظیم مخفی نہ رہی اس طرح کی روایت ہماری مذہب میں جو ہو لگی وہ محمول  
 نصیہ میں و مروجہ سابقاً علی التعلیل و بنا بر الزام اہل سنت و جابر و آیات ابکی کتاب معتبر ہے  
 لکھا ہے ان کہ وہ نہ صاف سننط ہوتا ہے کہ جابرہ اگر وہ ضرر میں نماز بڑھنا جائز ہے پہلی روایت یہ



کہ شافعی کی نزدیک گویائی شیعہ کی بقیہ واقع ہو تو وہ بانی نجس نہیں اس صورت میں اگر بانی کسی طہر شراب پر  
 واقع ہو تو یقیناً وہ بانی او کی نزدیک نجس ہوگا اور وہ بانی اگر کثیری میں بلجائی تو نماز اوس پر کثیری پر  
 تمہاری عقیدہ میں جائز ہوگی یہ کہ شرح جامع منیر میں ہے قائل الشافعی ذلوع الماء علی الجاسہ بل  
 صلیب لا ینجس لکن بمنزلۃ الماء جاری یعنی جو وقت کہ بانی نجاست پر واقع ہو تو وہ بانی نجس نہیں  
 بلکہ بمنزلۃ آب جاری کی ہے انتہی ترجمہ اور بعد اسکی اسی کتاب میں ایک حدیث وضعی سے استدلال کیا گیا  
 اور قبل گاہ شاہ صاحب کے لکھتی ہیں کہ شافعی کے نزدیک غسل نجاست طہر میں ہلکا عبادتہ فرق بین وضو  
 النجاست علی الماء ووضو الماء علی النجاست انتہی میں کہتا ہوں کہ اگر کچھ ہی شرم و حیا ہو تو چاہی کہ کھاتا  
 خمر کا نام زبان پر نہ لاؤ اور نسبت اسکی طرف شیعہ اہل بیت کی زد و دوسری کہ کمتر درہم بغلی سے کل کچھ  
 نزدیک ابی حنیفہ کے معفو ہیں چنانچہ کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الامۃ میں شیخ عبد الوہاب نے اسکو  
 لکھا ہی واعتنی ابی حنیفہ فی سائر النجاست فذلک لہم البغلی فخل ما دہ منہ معفو اور ظاہر ہے کہ لفظ  
 نجاست دو نور دینو نہیں عام ہی خواہ نجاست پیشاب کے ہو یا خمر وغیرہ کی بلکہ شرح و تفسیر میں کہ فی زمانہ اس  
 وندرسین اسکا شایع ہی نجاست و لفظ کو یہی بقدر درہم کی معفو کیا ہی اور اوس میں لفظ خمر کا صاف موجود  
 و اسطی ملاحظہ علماء اہل سنت کی کہتا ہوں وہ کہتے ہیں ہم من نجس غلیظہ کو یہی قیاس و غیرہ خواہ حلیہ  
 و بی آدمی و حار و غیرہ و فایح و موت و کادون جمع نجس یا نجس کہل فی سائر کل لحد و  
 طائر لا یوق کل لحد عفو پس اب بہت ہو وہ سزا اور طعن شیعہ اہل بیت عصمت و طہارت پر محض مجاہد  
 خلاف انصاف ہے نیز کہ کتاب محلی کہ ابی محمد علی بن احمد بن سعید بن خرم بن غالب ابی لیس کے ہی اور وہ  
 علماء اہل سنت سی تھا اوس میں بن عبارت موجود ہے کہ اختلاف عن ابی حنیفہ فی ان یقبح الذ و شای  
 عند حلول ان اسکو کل یقبح الذ و ان اسکو الذ شای من الذ و الذ من الذ و الذ  
 ابو جی کل شای عن الانبیا و الذ جوحہ و منو مکروہ الی اخر یعنی ترک کیا ہوا شبرہ انگور و غیرہ کا اگر  
 اوس میں نشہ پیدا ہوا اسی طرحی یقیناً اب انگور وغیرہ کا کہ قیام بناوین اگرچہ اوس میں نشہ ہو اور اسبطر  
 شبرہ خرمی کا اور رب انگور میں سی ابی حنیفہ کی نزدیک حلال ہی درابی یوسف کا فتویٰ ہے کہ جنسین اب  
 بنید کی ہیں اگر اوس میں جویت اور تیزی زیادہ ہو تو وہ مکروہ ہی انتہی سبحان اللہ اہل سنت کی نزدیک  
 کہ سکرات کی چیز نکال دینا اور کھانا حلال ہو تو پھر نجاست کیسی اگر کثیری میں یا بدن بن لگی بلا تامل غار اور



اہل سنت سے جائز ہی اور مخفی نہ رہی کہ مصنف کو کابل سنت کی نزدیک معتبر اور امام ہی جیسا کہ باغی فی وقایع جاریہ  
 جہنم میں اسطورہ لکھا ہوا ہے فیہ ان فیہ الامام العلامۃ ابو محمد علی بن احمد بن سعد بن حرم الظاہری  
 اللہ ہو الخ اور ابن خلکان نے بھی اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ابن حرم علما اہل سنت ہی ہیں پس ان احادیث  
 سی کی بابت ظاہر ہوئے ہیں اول یہ کہ ابی حنیفہ کی نزدیک کمتر درہم بغلی سے یا قدر درہم بغلی کی حنین نجاسات  
 میں سب معفو ہیں خواہ سو کی چربی ہو یا شراب ہو دوسری یہ کہ فسالہ نجاسات شافعی کی نزدیک ظاہر ہی  
 تیسری یہ کہ شراب کا پینا یا جس کپڑی میں لگی ہو اوس سے نماز پڑھنا پیشوائان اہل سنت کی نزدیک جائز ہوا  
 پس اگر بغیر دست اس بات کی کہ تنہا ہی ائمہ نبی پر غیر کہ اس پر حرج نہیں اور انکی مجالس میں احتراز اور  
 دشوار تھا جناب صدوق نے اوسکو معفو قرار دیا ہو تو کیا قباحت ہی نہ یہ کہ عیاذ اللہ کل نجاسات کمتر  
 درہم بغلی سے معاف ہو جائیں اور سکر کا پینا حلال ہو جائی ہذا غایۃ التوضیح والردید والتمکات علی اللہ  
 علاوہ ان سبکی کہتا ہوں کہ جابر اللہ مخشری فی ربیع الا برار میں لکھا ہے کہ خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ ایک سفر  
 میں خلیفہ ثانی شریف لئی جاتی تھی اثناء راہ میں ایک صاحب پر عطش طاری ہوا یہاں تک کہ اوس شخص  
 اپنی تین ہرکب خلیفہ ثانی تک پہنچایا اور دیکھا کہ ایک شک کو چک پانی سے بہری ہوئی ہے پس سنی  
 اوس شک سے تھوڑا سا پانی لیا اور بعد ایک لمحہ کی آثار سنی اور پہوشی کا اوس سے ظہور میں آیا لوگوں نے  
 اوس شخص کو بخود والا یعنی خلیفہ ثانی تک پہنچایا خلیفہ جی نے حکم دیا کہ اس شخص کو حدارین اور یہ لائق تہنیر  
 کی ہے اوسنی عرض کے کہ میں شاع خلیفہ سی اسکو پی لیا تھا خلیفہ الاثر نے کہا کہ تغذیر سبب پنی کی نہیں ہے  
 بلکہ سبب پہوشی دستی سے انتہت سبحان اللہ خلیفہ ثانی کی شک کا یہ حال ہو کہ پانی اوسکا سخیل  
 بشراب اور پنی سے اوس کے دل سرد و بیاب ہو جا تو خود بدولت کی کرامات کا کیا ذکر اگر اس جگہ  
 انصاف سے دیکھی اور خمار کہ ورت سی دل کو آلائش نہ کیجی تو چاہی کہ اوس شخص بحد ہرگز جائز اور روا  
 نہ ہو کہ پینا اوسکا اول میں مباح تھا اور آثار سنی از راہ اختیار کی نہیں اور یہہ میں کیونکر کہوں کہ واقعہ  
 اوس شک میں شراب نہی خلیفہ عالی ہمت نے فی واسطی اپنی رکبہ چوڑی تھے کہ وقت ہر کام آویگے  
 طرہ یہہ ہی کہ ابی حنیفہ کی نزدیک گئے کا چڑھ بعد دباغت کے پاک ہو جاتا ہی چنانچہ سیوٹی رسالہ نسخہ الاچا  
 فی مسئلہ استنساہ کہ بیچ بیان طہارت جلد میتہ اور عدم طہارت اوسکی کے ساتھ مذہب کے ہیں چوتھی یہ



کر لی سنی تھی کا پڑھ بہن کی نماز پڑھی تو کچھ قیامت نہیں سکے وہ بڑا دشمن لیل اسکی ہے قال  
الناصب الغوی المذموم جامع عباسی غیرہ میں ہے کہ نجاست خشک حیوان یا گوشت خشک است  
پرنماز پڑھیں اقول بفضل اللہ العلیہ باوجود اسکی کہ کتاب جامع عباسی بہت مشہور اور اطفال  
وستان کی درس میں بھی پڑھا کرتے ہیں اور آج کے مریدان جنکی تقلید کر کے اپنی نماز کیا ہی ملاحظہ فرمائی انکم  
کہو گی کہ کسی جامع عباسی میں صاف صریح لکھا ہی کہ جامی سجدہ کو مصلی کے ظاہر ہونا چاہئی اگر جامی سجدہ  
نجس ہو تو نماز بالاتفاق باطل ہے کسی مانتھے یہیں اختلاف نہیں کیا صاحب جامع عباسی ارشاد فرماتے ہیں  
دوم اگر مکان نماز نجس باشد یعنی کہ آن نجاست بدن صلی یا لباس سرایت کند اگر چه خون گنزاور ہم بغلے  
باشد اما اگر مکان خشک باشد و نجاست آن سرایت نکند نماز در آن صحیح است مگر جامی سجدہ کہ اگر آن نجس باشد  
نماز صحیح نیست ہر چند خشک باشد و نجاست آن برخت و بدن مصلی نرسد انتہی کلام شریف اب اس عبارت سے  
تمہارا جو ثبوت ثابت ہو گیا اور مسجد مرتضی علم الہدی شریف کرنی میں کہ تمام مکان کو مصلی کی ظاہر ہونا چاہئے  
ابن انصاف یکمین کہ ہماری مذہب تکفیر ایہتمام اور حقیقا طہی کہ جامی سجدہ ظاہر ہونا چاہئی آپ کا قصود  
نہیں سمجھی شاہ صاحب نے تحفۃ ترجمہ میں ہے ایسا ہی کچھ لکھ گئی ہیں اب بعد اس بیان کی تم اپنی حالات سنو  
کہ ابی حنیفہ کی نزدیک اگر موضع سجدہ بھی نجس ہو تو کچھ پاک نہیں خیال نہ شارح خلاصہ گیلانی لکھتا ہی ایسا  
عند ابی حنیفہ لو حصل جحد علی مکان نجس لا یمنع الجواز عن ابی حنیفہ کی نزدیک اگر سجدہ مکان پر  
واقع ہو تو یہ مانع نماز کا نہیں نماز اسکے صحیح صحی اور ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتا ہی وقدر  
سبق الثوری فی جامعہ عن الامام شمس الدین ولقد اصلی نبأ ابو موسی علی کافیہ فسنن یعنی ابو موسی  
نماز پڑھتا تھا او سجدہ پر کہ جس جا سرگرم بہت تھی اور شرح جامع صغیر میں مذکور ہی ان عائشہ قالت کان للنبی  
صلی الموضع الذی یبقی فیہ الحسن والحسین اور بھی گریبا آب می وغیرہ کا بدن یا لباس مصلی  
مثل برای سوزن کی موجود ہو تو اول سنت کی نزدیک کچھ پاک نہیں جیسا کہ شرح وقایہ میں ہے بول بنفع  
مثلاً فی الموضع الذی یبقی فیہ الحسن والحسین اور بھی دوسری کتاب میں ہے ویصلی علی ثوب بطائنته نجس مادہ اس کتب میں  
وامامہ میں رقوم ہی ملاحظہ فرمائی قال الناصب الغوی المذموم تہذیب میں ہے کہ اگر مصلی  
بعد فراغ نماز کی اپنی کمر بند میں انسان یا کسی حیوان کا گوشت لگا دیا یا مٹی اور خون اسے اتوا دیا یا نماز میں  
نہیں اقول بفضل اللہ العلیہ آج کے رگ مالیت جو اس مسئلہ میں متحرک ہوئی خرافت کے کوئی



وہ نہیں دانی جالی السوہی صورت پہل نجاست بن تہاری بھی ریاضی سے شرح سند شافعی میں بعد ذکر  
 حدیث ابو سعید خدری کی یوں مرقوم ہے واستدل بالشافعی فی القديم ان المصلی اذا صلی و لم یعلم ان  
 ثوبہ و ما اوجہ فی الصلوۃ مجزیۃ ملازمہ ہر مصلی کے جس وقت نماز پڑھی اور اوسے علم نہ ہو کہ کپڑے میں خون  
 یا مٹی یا بھری پس نماز اسکی صحیح ہی بلکہ فتح الباری میں ابن عمر و سالم اور عطاء اور مجاہد اور زہری اور طاہر  
 وغیرہ سے نقل کی گئی کہ کہا اور انہوں نے جس وقت نماز پڑھے کوئی جائزہ نہیں میں اور بعد نماز کی ظاہر ہوتا ہے  
 اعادہ نہیں بعد اسکے اور کتاب میں ہی ہے قول الا ذاعی السحق و ابولہ عن یحیی و مالک و عبید  
 فی الوقت انتی علاوہ اسکی نماز ابی حنیفہ کی احوال تم کیوں نہیں کہتی دیکھو اب ہم تہاری امام کی نماز کا  
 طریقہ لکھتی ہیں اور پردہ عیب کو تہاری محاذی سے اٹھا دیتی ہیں فالافضا الشافعی نے شرح  
 الینابیع فالابی حنیفہ ذاقہ فی آخر الصلوۃ قدر الشہد تم خروج ضہا یا یئافیہا من سلام  
 او کلام او حشا او قیام او فعل غیر الذاجز آء یعنی ابی حنیفہ نے کہا ہے کہ جس وقت کوئی شخص آخر نماز  
 میں بقدر شہد کی بیٹھی اور بعد اسکی صادر ہو اوسے وہ چیز کہ منافعی نماز کی ہے سلام ہو یا کلام گز ہو  
 یا قیام وغیرہ اسکی کلامی ہو یا بیگما و سکوم ہی اور نماز اسکی صحیح ہو یا بیگی اور ابولحالی جو نبی امام شافعی  
 فی اپنی رسالہ میں کہ بیچ حقیقت مذہب شافعیہ کی ہے بعد بیان قباہج ابو حنیفہ کی باب طہارت میں یوں  
 ذکر کیا ہے جئنا الی الصلوۃ فوافق الشافعی لاصل الذی علیہ بناء الصلوۃ من الدعاء والخضوع  
 والخشوع فالعنی المطلوب من الصلوۃ الخضوع والخشوع واستکانۃ النفس محادثۃ  
 القلب بالموعظۃ الحسنۃ والحکمۃ البالغۃ والفکرۃ معاً القرآن والابتنال الی اللہ سبحانہ  
 وابو حنیفہ لا یلزم الاصل و یخالف حتی طرح اگر کانا و شلٹ حتی رجع حاصل الصلوۃ الی فقرات  
 کمقرات الذی یک و اذا عرض فی الصلوۃ علی کل عامی جلف غبی کاع امتنع عن اتباعہ فان من  
 غمیس مستنقع نبید و لبس جلد کلب مذبوع و احرماً بالصلوۃ مبدلاً بصیغۃ التکبیر ترجمہ  
 نہ کیا اور ہند یا و یقتضی قراءۃ القرآن علی ترجمہ قولہ مدھا متان ثم یترک الکرکوع  
 بقون فقر بن لا قون بینہما لا یقر بالشہد ثم یحدث عند فی آخر صلوۃ ببدل التسلیم و لو  
 اتفق منہا بان سبقت الحدیث بحد الوضوء فی أثناء الصلوۃ و یحدث بعداً فانہ ان لم یکن قاصداً



جان تو کہ فتویٰ شافعی کا بیچ سنا فقہ کی موافق ہیں کہ جو کہ بنا، صلوٰۃ اور سپر ہی یعنی عباد و خضوع اور  
خشوع سب وہیں موجود ہیں اور کہا شافعی نے کہ سفوف نمازی خضوع اور خشوع اور خواری نفس اور محاذ  
ساتھ طلب اپنی کی ساتھ غوطہ سے اوکرت بالغہ اور فکر کرنا بیچ معاذ آبی کی اور اہمال اور نضر طرف خداوند  
کی سعی اور ابو حنیفہ اس عمل کو لازم نہیں لیتا اور اسکی خلاف کتابی تا یہ کہ ارکان نماز اور شرائط کو اسکی جہود  
حتی کہ بیع کیا اوسنی حاصل نماز کو طرف اسکی کہ مرغ اپنی منفار کو زمین پر بار تاصحی در جسوقت کہ ظاہر کجا  
نمازا بحنیفہ کی اور چرس عامی حلیت دل کی البتہ یقین ہے کہ اتباع ابی حنیفہ کی مکرری سو اسطرحی جس شخص  
غوطہ کہا یا استمنع نبیزین اور بہن لیا جڑ الکلب بد بوغ کا یعنی رطوبت کو زایل کر لینا را احرام نماز میں بعض  
افتد اکبر کی خدای بزرگ یا خدا بر اصحی حسن بن من ہون فارسی ہو یا ہندی یا انگریزی یا ترکی کہے اور قرات  
برگ سبنر کہ ترجمہ مدستان کا ہی بعض سورہ فاتحہ کی عمل میں لائی بعد اسکی آرام رکوع میں اور سر اوٹھا  
ترک کری اور مثل اسکی کہ مرغ دو منفار زمین پر ماری سجود میں عمل ناشی اور در میان دو نو سجود نہ  
فقو ذکر کی اور شہد پڑھی بعد اسکی عدا اخیر۔ بیت بدلی سلام کی گور کری اور اگر شاید اتنا صلوٰۃ میں نش  
ہوا ہو تو جا ہی کہ اتنا صلوٰۃ میں عادہ وضو کا کری بعد اسکی واسطی خروج نماز کی حدت کری اسلامی کہ اگر  
حدت اول قصد واقع نہیں ہو اسی تو نماز میں نفل نہیں انتہت ترجمہ بعد اسکی اوسی سالہ میں مذکور ہے  
والذی یبغی ان یقطع بہ کل ذی ہن ان مثل هذه الصلوة لم یبعث الله به نبیا ولا بعث محمد عبد اللہ  
المصطفیٰ لدعاء الناس الیہ وہی قطب اسلام و عماد الدین فقد علم ان هذا القدر افضل الواجب  
ہی صلوٰۃ التي بعث بها النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وما عداها اداب سنن انتہی یعنی وہ چیز کہ یقین کرنا  
ساتھ اسکی ہر صاحب دین بہر ہی کہ پسندیکہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے کسی پیغمبران سلف اور خاتم النبیین کو بعوث  
کیا کہ اسطر حکمی نماز خلق کو دعوت کرن حال آنکہ نماز قطب اسلام اور ستون دین ہی پس تحقیق کہ ابی حنیفہ نے  
گمان کیا کہ یہ فتل واجب اور یہی نماز ہی ہماری پیغمبر ساتھ اسکی بعوث ہوئی تھی اور سوائی سفر کی سنت  
اور اواب میں انتہت ترجمہ بعد اسکی اوسی سالہ میں ایک حکایت فرمائی ہے اسکا لکھنا مقام پرواسطی ملاحظہ  
این سنت کے ضروری بھی تھا و بجکی ان السلاطین الدولہ وامین الملة ابا الفاسم محمد بن  
کان علی مذہب حنیفہ کان ولما بعلم الحد وكانوا يسمعون الحد من الشيوخ بين يدى وهو يسمع  
كان يستأذي بالاشياء في الايام التي كان فيها في مكة ثم كان يخرج في خارج مكة في



مجمع الفقهاء من الفریقین فی صلوٰۃ و النہی عنہم الکلام فی ترجیح اجدال مذہبین علی الآخر فوقع الاتفاق علی  
 ان یصلوا بہن ید ید رکعتین علی مذہب الشافعی و علی مذہب ابو حنیفہ لکن نظر فیہ السلطان و یفکر  
 فیہ و یختار ما ہو احسن فقلی القفال المراد من اصحاب الشافعی بطہارۃ مسیغہ و شرائط معتبرہ من طہارت  
 و استقبال قبلہ و ان فی بالاکران و الہیاء و السنن و الاداب الفرائض علی وجہ الکمال و التمام و کان صلوات  
 لا یجوز الشافعی و نہا ثم صلی رکعتین علی ما جوفہ ابو حنیفہ فلبس جلد کلبی بوع و الطح مریجہ بالنجاسۃ و  
 نوضاء ببغید المراد کان فی صمیم الصیف بالمغازۃ فاجمع علیہ لذات البعوض کان وضوء و معکوسا  
 منکبیا ثم استقبل القبلۃ و احرم بالصلوٰۃ من غیر نیت و اتی بالتکبیر بالفارسیۃ ثم قرأ آیتہ بالفارسیۃ و لیس  
 سبب ثم قرأ فترتین کفرات الذبک من غیر فصل من غیر کوع ثم تشهد و خرط من غیر سلام و قال یا اللہ  
 ہذا صلوٰۃ ابو حنیفہ فقال السلطان لو کہ یکن ہذا لفتلک لان مثل ہذا الصلوٰۃ لا یجوز ہذا و  
 ہذا لکن الحقیقۃ انکون ہذا صلوٰۃ ابو حنیفہ و امر القفا باحضار کتب الفریقین و امر السلطان نصرانیا  
 کا بنا یقر المذہبین جمیعاً فویست الصلوٰۃ علی مذہب ابو حنیفہ علی حکامہ القفال فاعرض السلطان عن  
 مذہب ابو حنیفہ و تمسک بمذہب الشافعی لوامضت الصلوٰۃ الی جوفہا ابو حنیفہ علی العا  
 لامتنع من قبولہا انتہی یعنی حکایت کی کہی ہے کہ سلطان ابو القاسم سلجوقی پہلی مذہب ابو حنیفہ پر تھا اور پھر  
 علم حدیث پر جرح من بہت رکھتا تھا اور سامانی اور سکی شیوخ احادیث پر مار کر بیٹھی تھی اور وہ سنتا تھا پس بابا اوسنی اگر وہ  
 موافق مذہب شافعی کی پس ایک ملجان اوسکی زمین لیا پیدا ہوا کہ جمع کیا اوسنی فقہاء و فقیہین کو بیچ شہر رو کے  
 اور التماس کیا اور ہونسی کہ ترجیح دو نو نہیں کشش سبب کو بھی یہاں تک متفق ہوئی سبب اسنات پر کہ سامانی سلطان  
 کی دو نو طریقوں پر نماز پڑھیں اور سلطان والا جاہ نظر اور فکر و فہم میں سبکو اور مناسب معلوم کریں اوسکو غنیاً  
 فرماوین بقفال مروزی کہ اصحاب شافعی سی تھا اوڈھ کھرا ہوا اور دو رکعت نماز بطہارت کامل و شرائط معتبرہ یعنی ستر  
 و استقبال قبلہ ساتھ رکازان اور ہیات اور سنت و اداب و فرائض کے بوجہ کمال جیسا کہ چاہیے اور شافعی کتر اوس  
 جائز نہیں رکھتا او کیا بعد اسکی دو رکعت نماز بطریق ابو حنیفہ سطر چہرہ پر یا کہ چہرہ کتی کا بدن پر پہن لیا اور چوٹا حصہ  
 لمبوس کل نجاست سی آلودہ کیا اور پسند تر سی منو کیا اور اس سبب سی کہ موسم گرما تھا کہ میان اور پستی سبب  
 شربنی خرمہ کی اوچے پر جمع ہوئے اور وضو اولیٰ سجایا بعد اسکی استقبال قبلہ عمل میں لا کر بہ نیت بجای  
 شربنی خرمہ کی اوچے پر جمع ہوئے اور وضو اولیٰ سجایا بعد اسکی استقبال قبلہ عمل میں لا کر بہ نیت بجای



کہ جن پر ہر ہی محکمہ لگا دیا اور در بیان وہ نوشتار کو ملی فاصلہ کیا اور طاعت رکوع میں بھی علیٰ میں نہ لایا اور بعض سلام کی ایک گونہ اور دیا اور کہا فقال نے کہ اسی سلطان والا جاویدہ نماز اب حنیفہ کی ہے پس بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ نماز حنیفہ کی ہوگی تو میں تجھ کو قتل کر ڈالوں گا اسلئے کہ اسطر حکمی نماز کوئی صاحب بن تجویز نہ کرے گا اور علماء حنیفہ کہ اس مسئلہ میں حاضر نہی سپہوں نے انکار کیا کہ یہ نماز ابی حنیفہ کی نہیں ہے پس فقال نے حکم کیا کہ کتاب میں ابی حنیفہ اور شافعی کے پیش کے جاویدہ اور سلطان بکتلیک نے ایک خط لکھا کہ اگر کاتب دیوان ہمارا حکم دیا کہ وہ نوذہبوں کی کتابیں پڑھیں پس یا سلطان فی نماز حنیفہ کے اسی طریقہ پر فقال نے پڑھیں پس اس بادشاہ نے مذہب حنیفہ کو چھوڑ کر طریقہ شافعی کو اختیار کیا اور وہ نماز کہ جسے حنیفہ نے تجویز کیا ہی عباسی کی سامانی پیش ہو تو وہ حکر بن تجویز نہ کرے گا نہایت ترجمہ اور ابن حکان نے تاریخ وفيات الاعیان میں بیچ ترجمہ محمود سبکتگین کے بھی یہی نقل کیا ہے اسی سے ملاحظہ فرمائی فاقبر الی اولی الابصار و عرضوا عن مذہب شافعی و جبکہ نماز کے ارکان دین سے صحیح اور بمقاد قول قائل روز محشر کہ جان گذار بود و اولین پرستش نماز بود و قیامت کی دن اس سے سوال کیا جائیگا حنیفہ اس فرقہ کی نادانی پر کہ ابی حنیفہ کو اپنا امام قرار دیتی ہیں اور مولیان عزت طاہرین دستداران ائمہ معصومین پر تشبیحات لاطافہ فرماتی ہیں اگر اس زیادہ ہو جس جو تو معارفت حجازی شافعی و عراقی حنفی کی کہ کتاب مصائب النواصب میں نجوبی سطور اور رسالہ یونان وغیرہ ملاحظہ فرمائی چونکہ یہ سالہ مختصر ہے طول و بسط مناسب نہیں ورنہ یہ ذرہ سمیقدار غلام شاہ و الفقار ناشای قوت مولیان جناب حیدر کرار کو نجوبی و کھلا دینا تمہاری لٹی اتنا ہی کافی ہے اور شہاد امید کو دانی و السلام علیٰ من اتبع الہدی قال الناصب الغوی السیم

استنبصار میں کہ دخول فی الدبر اگر انزال ہو تو مرد پر غسل لازم نہیں اور عورت ہر حال میں پاک ہے

**اقول بفضل اللہ العظیم** اگر یہ سابق اسکی تفصیل اس مسئلہ کی ہو چکی ہے اور اپنی مقام بر تابت ہو چکا کہ مذہب معظم اصحاب کا غسل چھ جیسا کہ شریع الاسلام میں ہے وان جامع امرأۃ فی الدبر فم یزال غسل علی الاصح اور صاحب دارک حاشیہ میں اسکی افادہ فرماتی ہیں ہذا قول معظم الاختصاص و مذہب شیخ الی

عند الوجوب فی الادلة من الجانبین نظر المسئلة محل تردد وان كان القول بالوجوب لا یخلو عن نقاد

مگر تمہاری موت نہ توڑنی کیو اسلئے فتاویٰ قاضی قان کافی ہے کہ وہ لکھتی ہیں کہ اگر کوئی ذکر صغیرہ سی جماع کری تو

محمد کی نزدیک بروی انزال کے غسل واجب نہیں جیسا کہ مذکور ہوا اور یہی حنیفہ کی نزدیک وطی میتہ سی غسل واجب



جامع کری تو غسل اس پر واجب نہیں جیسا بعض شیعہ شرح وقایہ میں لکھا ہے و ان لو لم یحسبوا الحشفة فی القبل و  
 الذب ملفوفة بخرقه فان وجدوا المویج اللذی وجب الغسل والا فلا سبحان الله دخول فی القبل سے کہ اتفاق  
 تھا نہیں متحقق ہے شافعی کے نزدیک سبب لیسٹنی تھے کی ذکر پر غسل واجب نہ ہوا اور بعض علماء امامیہ عنوان اللہ علیہم  
 دخول فی الدبر سے کہ موضع التقاء نہیں غسل کو واجب جانتے تو وہ موجب طعن ہوا کہ ہذا الشیء عجاب  
 اور شاہ ولی اللہ ازادہ انتھامین کہتی ہیں عن ابی جعفر قال اجتمع المهاجرون ابو بکر و عمر و عثمان و علی و  
 ابوا جحیف بن الجعد و الراجم و الغسل یعنی جو چیز کہ حد کو جو کہ ہے غسل کو یہی واجب کر لی ہے اور اسکو  
 ابن حجر نے فتح الباری میں ہے لکھا معنی اور سیوطی فی عین الاصابہ میں ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے نقل کیا ہے قال  
 دخلت علی عائشة فقلت یا امناہ ان جابر بن عبد الله یقول الماء من الماء فقال اخطأ جابر ان الله  
 قال اذا حیوان الختان فقد جب الغسل انتهى و جامع الاصول میں ہے و خان المرءہ اعلیٰ فرجہا پس معلوم ہوا  
 کہ خان قبل عورت اور ذکر مرد کو کہتی ہیں اولفت میں و بربر اطلاق خان کا نہیں ہو سکتا اور غسل بھی اتفاق  
 تھا نہیں سی وجہ جو جاناہی جیسا کہ سیوطی نے لکھا پس خدمت عالی میں اہل تسنن کی التماس ہے کہ کیا سبب کہ  
 ابلاج حشفہ کا ساتھ خرقہ کی باعث و غسل نہیں بار خدا یا مگر یہ کہہیں کہ خرقہ مانع اتفاق کا ہے نہ ماہصل لی  
 فی ہذا المقام بفضل الغریز العظام قال الناصب الغوی العظیم ابن طہر نے شیعہ میں باجماع شیعہ لکھا کہ  
 جبائیس سے استنجا کیا اور اجزاء نجاست کے بانی میں مل گئے اور منتشر ہوئی لکھا انکو وزن پانچ گنا زیادہ ہوا وہ ہوتے  
 پاک می اقوال بفضل اللہ العظیم شاہ صاحب کے تقلید کر کے اس غلطی میں بھی بڑی طمطراق سے  
 بہہ گیا ہے اور فریب کے راہ سے طہارت کو آب استنجا کی ذکر کیا اور اسکی شرط کو نہ لکھا یہ غباوت یا تجاثر  
 سے خالی نہیں اب یہ کہو اسکی طہارت کی شرط جیسا علمانی لکھا ہے ہم نمکوبانی میں اول شرط یہ ہے کہ بانی کے  
 ساتھ اجزاء نجاست متمیز و بانی محل سے منفصل نہ ہوئی ہوں بلکہ فی شرح الجفریہ و اعلم ان الطہارۃ شرط طہا  
 رت ہونی لا یفصل من المحل مع الماء اجزاء من النجاستہ متقینہ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ بانی کے  
 نجاست خارجی سے ملاقات نہ کری یہ شرط یہ ہے کہ وہ بانی متغیر نجاست نہ ہو محقق ان شرطوں کے  
 طرف اشارہ فرماتی ہیں فی الماء المستعمل فی غسل الاخبیات نجس سواء تغیر النجاستہ ام یتغیر  
 عدما الاستنجا فانہ طاهر المستعمل بالنجاستہ ان تلاقیہ النجاستہ من خارج پس مجموع ان شرطوں



اور سنائیگو ہم ظاہر نہ کیجیگی اور اس صحت ہی کہ اکثر اوقات سفر میں اور ہوا میں اور وقت عجلت اخرازاو سے  
 دشواری میں رخصت آب بن مستثنیٰ پر بانی میں لہذا حکم ہوا کہ وہ بانی بوجود و شروط بالا ظاہری لائن ضرورت  
 نتیجہ المحکومات بعد تقریر مسئلہ کی کہتا ہوں کہ یہ طعن شاہ صاحب کا او نہیں پر مایہی اول یہ کہ اہل سنت کی نزدیکی  
 اصل استنجاء واجب نہیں جیسا کہ نیز ان میں ہے ومن لا یستنجی فلیکف فی احوال الاستنجاء واجب لکن  
 عند مالک و ابی حنیفہ ان صلی من غیر استنجاء صحیح صلوٰۃ اور فتح الباری میں ہے ولا یسئل قولہ تعالیٰ  
 وثیابک فطہل عدم الفارق بین الفسب و الکثیر لان القلیل غیر مل بالاجماع بدلیل غنی موضع الاستنجاء  
 فقیر الکتب اور امام رازی تفسیر کبیر میں لکھتا ہے لا یستنجاء بالیسا بالماء او بالاجاد و قال ابو حنیفہ  
 غیر واجب ہر ایہ میں ہے مضمون مذکور صلی پس ابو حنیفہ کہ رئیس فقہاء اہل سنت ہی تھا اس کی نزدیک  
 نجاست موضع استنجاء کی ساقط الاعتبار تھی اور بانی اس کی نزدیک اصل استنجاء واجب نہ تھی اس پر سنا  
 لازم آگیا کہ اگر کوئی سنی آب ست نہ کری اور بغیر اس کی نماز پڑھی تو ہو سکتا ہے اب معلوم نہیں کہ اہل سنت  
 جو حنیفہ کی فضلہ خوار ہیں ان روایات کو اس پیش چھوڑ کی شیعہ و بڑے طعن فرمائی ہیں ہماری پاس  
 کتب کورہ حاضر ہیں شاہ صاحب کے مرید غافلہ فرمایا میں دوسرے یہ کہ شرح وقایہ میں بعد اس امر کی کہ ابو  
 حنیفہ کی نزدیک ترک بابر کافی ہے اس طرح سے مرقوم بھی تھا اذاکا اس لکڑ کا طاهر بان مال و کتبہ و  
 البی عن ابن عجلہ و تجا و فاستنجاء یعنی ترک بابر ہے او سوقت طہارت ثابت ہوتی ہی کہ اس  
 ذکر طہر ہوا اور اس کے طہارت کی دو صورتیں پہلی یہ کہ بول کیا ہوا اور بول اس مخرج سے نجا و نہ کر گیا ہو  
 دوسرے یہ کہ نجا و نہ کر گیا ہو مگر مستنجی نے استنجاء کیا ہو انتہی ترجمہ نہیں اس سے معلوم ہوا کہ اگر بول اس  
 مخرج سے نجا و نہ کر گیا ہو اور استنجاء بھی نہ کیا ہو تو وہ مخرج طہری پس اس صورت میں اگر کوئی استنجاء کرے  
 تو وہ بانی استنجاء اہل سنت کی نزدیک طہر ہوگا اسلئے کہ ملا فی طہر کا طہر ہے پس اگر بنا بر طہارت مخرج  
 وہ بانی طہر صلی تو وہ بانی طہر کی نزدیک ہی بنا بر شروط سابقہ آب استنجاء طہر ہے تیسری یہ کہ مالک  
 کی نزدیک اگر آب قلیل میں نجاست واقع ہوا و ردہ متغیر ہو تو وہ بانی طہر ہے جیسا کہ تفسیر کبیر میں  
 باین عبارت موجود ہے قال مالک و الماء اذا وقعت فیہ نجاستہ لم یغیرہ بتلک النجاستہ بقی طہر  
 طہر اسواء کان قلیلاً و کثیراً اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ امام مالک نے تغیر اور عدم تغیر کو مدار قلت اور  
 کثرت کا قرار دیا ہے جیسا کہ اس میں ان کو شیخ عبدالحق دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں بخوبی ثابت کیا ہے پس اگر



شرح مشکوٰۃ میں اس قول کو طرف شافعی کے ہی منسوب کیا ہے و قال قال ابو حامد الا حياء مذہب الشافعی  
 و مالک الماء القلیل انہ لا یمنع بالثغیر الخ اور بخاری فی زہری کی طرف بھی منسوب کیا ہے جیسا کہ جامع  
 بن کثیر ص ۱۱۱ یقع الخاسا فی السمن و الماء قال زہری لا یمنع الماء ما لم یتغیر طعم او مریج او لون  
 پس اگر اس میں سبب خیف کے موجب کوئی چیز نہ ہو کہ بانی ہر گاہ آدمی کا پانیہ اس کے وغیرہ کا پڑ جائے اور وہ متغیر  
 بنجاست نہ ہو تو مالک اور شافعی اور زہری کی مذہب میں ظاہر ہے اب اس میں سبب کے تخاف کو دیکھو اور ہمہ طعن  
 باز آورہ و محققین و منصفین اہل سنت کی کتاب کے عبارت تکویم دیکھا و سنگی دیکھو فتح الباری کو کہ اس میں سبب کے تخاف  
 کو قبول کیا ابو عبیدہ سی نقل کر رہا ہے حاصل اس کا یہ ہے کہ اس مذہب کے موجب لازم نہا ہے کہ جو کوئی ابرق من  
 ہش آب کری اور پاؤں کا متغیر یا د عارف نہ ہو تو چاہے اس میں سے ظہیر جائز ہو اور یہ بات بہت بری اور  
 سخیفہ انتہت ترجمہ سبحان اللہ اہل سنت کی نزدیک اسطر علی سخیفہ بانی جائز ہوں اور وہ محل شنیع ہوں  
 اور آب استنجا کہ وہ مشروط بشرط ظاہر ہو یا معفو ہو محل طعن ہو مگر تعصب کے کوئی وجہ اس کی نہیں ہے جو تہی یہ کہ  
 سابق میں معلوم ہو چکا کہ غسالہ نجاسات شافعی کی نزدیک ظاہر ہی تمہاری سمجھانیکے وسطی مکر لکھتا ہوں او کو دیکھو  
 اور سمجھو کہ کیا صاف لکھا ہے قال الشافعی اذا اصاب الاضلع او غیرہ من النجاسات الماتعة فصبت  
 علیہا الماء حتی غسلها طہرت و الخفا طاهر اذا لم یکن فیہا تغیر او شرح جامع من غیر یہی اسطوری قوم  
 ہی اس اگر ہماری نزدیک ہے مخصوص آب استنجا بشرط مذکورہ ظاہر ہو تو کیا قیاحت ہی اس میں شافعی پر طعن  
 جو تمہارا امام ہی پانچویں یہ کہ شافعی کے نزدیک بول صبی ظاہر ہے جیسا کہ فتح الباری میں بعد حدیث انی سول  
 بصبی فیال علی ثوبہ الحدیث کی یون مرقوم ہے ان الشافعیۃ احنوا بهذا علی ان بول الصبی لا یتنجس الخ  
 و عن هذا قال بعضهم بطہارۃ بولہ قال النبی الخلاف فی کیفیتہ تطہیر الثوب الذی بال علیہ الصبی  
 و خلاف فی نجاستہ و قد نقل بعض اصحابنا اجماع العلماء علی نجاستہ بول الصبی انہ لم یخالف فیہ الا داؤد  
 و اما ما حکاہ ابو الحسن بن بطائم نقل الفاضل عیاض عن الشافعی غیر انہم قالوا بول الصبی طاهر  
 و تصحیح حکایتہ باطلہ قطعاً العینی هذا انکار من غیر ہان و لم یقل عن الشافعی حدیث بل نقل  
 عن مالک و یضآن بول الصبی الذی لا یطعم طاهر کذا نقل عن الاوزاعی نہی اب معلوم ہوا کہ بعض علماء



بہی علیہ السلام کی توحید بول تھا شہر اور گودہ او سکا نہ تو پانیکو فاسد کرتا اور نہ جائید کو بیساکہ فتاویٰ عالمگیریہ میں  
ہی بول تھا شہر و گودہ کا یفسد الماء و الثوب و زہری مالک اور احمد کی نزدیک جو کہنا کہ بائین رہا ہی حلال  
ہی جیسا کہ کتاب حمد الامۃ فی اخلاف الامۃ میں ہر قوم ہی قائم کالت یوکل السمک وغیرہ حتی السلطان لضعف  
و طلب الماء و خفی صیر و لکنہ کہ الخنزیر الخ یعنی کہا مالک نے کہ مچھلی اور لکیر اور غوک اور کتا بائیکا اور خنزیر  
بائیکی کول اللحم سی میں حبیب کہ یہ سب کول اللحم سی ہوئی تو انکا عذر یہ بھی حبیب ہو گا اسن بنابر لازم آئی کہ  
چمکا اور کتا پش اب در کئی کا گودہ ملا کی معجون طیار کرین یا فالودہ بناوین تو اہلسنت خوش فرما سکتی ہیں ہذا جس میں  
علیہ شیطان چھٹی یہ کہ سابق میں بخوبی ظاہر ہوا کہ ابی حنیفہ کی نزدیک اگر ربع ثوب کو دوسجاست ہو تو کچھ مال  
نہیں نماز اوس سے جائز ہی جیسا کہ رسالہ ابو اعلیٰ فی جونی سے اور حکایت سلطان عین الدولہ سی اثبات اسکا بخوبی  
ہو چکا اگر امامیہ رضوان اللہ علیہم ہی معفو ہوئی آب استنجا یا ظاہر ہوئی بشرط مذکورہ کی قایل ہوں تو کیا حبیب  
طعن ہی ساقون یہ کہ فتاویٰ ہر ازیرہ میں ہے انان طاهر و نجس صتا و امتی جانی اللہ او علی الارض و حبیب  
علیہ ماء نقیۃ فامترج بالبول قبل وصولہ الی الید فہو طاهر بلکہ قائمہ حال الجری یعنی دو طرف  
ہوں کہ ایک میں بول بہر ہو اور ایک میں پا اور دونو کو ساتھی میں پرڈ لہکا دین اور دونو طحائین یا یہ کہ کوئی  
شخص پانی فقیر کا اپنی ماتہ پرڈ لہکا دی اور بل اسکی کہ وہ پانی ماتہ پر ہو پو پو پش آب سے بلجانی تو یہ پانی بول  
جریان ساتھ ملاقات نجاست کی ظاہر ہی نہت نہ حنبہ بلکہ ابو بکر ظہیر الدین اسحق ابن ابی بکر وغیرہ فقیر اسکا  
اپنی بعض فتاویٰ میں تحریر کر چکی ہیں اسطرحہ کلیہ کی موافق اب استنجا سینوں کے نزدیک ہی ظاہر ہوا اگر  
تاخرین اہل سنت ظاہر انکار کرتے ہیں الا شیعہ میں اپنی مصنفات میں تجویز فرماتی ہیں آہوین یہ کہ آب اگر  
قاضی خان کی فتاویٰ کو نہیں دیکھ سکتی تو اپنی رشددنسی پو پو پو لکھی کہ اوسین یہ عبارت لکھی ہے بائین اہل الاطلاق  
فی طہارۃ الماء المستعمل فی نجاستہ قال ابو حنیفہ و ابویوسف و حماد اللہ فی المشہور عنہما نجس قال  
عمر رحمۃ اللہ طاهر انتہی جس آب کا منفی محمد نامی فتویٰ دیکھا کہ آب متعل ظاہر ہی تو کیا آب متعل میں آب  
استنجا داخل نہیں ہی اگر گریب انہیں جو سکا بلکہ عبارت کی بعد اسسکے کی تفصیل بقید آب استنجا اوسین مذکور ہے  
کہ آب استنجا اگر کپڑی میں لگا ہوا اور رہم سی کم ہو تو سیکے نزدیک نماز اوس کپڑی سے جائز ہی زیادہ السلام  
قال الناصب لغوی النمیم صاحب نخفہ فی لہا کہ شیعہ کی نزدیک اگر پش آب کرنے میں  
داڑھی یا سو پچھ یا خساری یا بدن پر کچھ قطرہ بول یا ندی کی اور کپڑی تو دہونکی حاجت نہیں نماز



اور اس کی وجہ سے اس کے لیے ایک خاص مقام ہے۔  
اسی طرح اس کے لیے ایک خاص مقام ہے۔  
جیسا کہ صاحب نے عربی و فارسی میں ترجمہ کر کے نسخہ بنایا وہ یہی اس غنی نے فارسی سے ہندسے  
میں ترجمہ کیا ہیں کہتا ہوں یہ کہنا شاہ صاحب ترجمہ مواقع کا اور اتر اور بہتان صریح ہی کس کتاب میں یہ  
مسئلہ موجود ہی نشان دو اور ایسے پہوڑہ گوئی و بہتان سازی سے باز آؤ اور طہارت مذی کا حال سابق  
اسکی مذکور ہوا اعادہ کی حاجت نہیں **ف** مخفی نہ رہی کہ بعض روایات امامیہ سی مضموم ہو تھیں کہ جس بڑی میں  
مذبی لگی ہو او سکاد ہو نا ضرور چاہتی اور وضو پھر سے کرنا چاہتی پس مقصود اس سے یہ نہیں ہے کہ مذبی ناقض وضو  
ہی بلکہ وضو علی سبیل الاستنجاء ہی جیسا کہ امام مالک کے نزدیک کتنا پاک حسی اور ظرف کو وہ اپنی زبان سے جانے  
او سکاد ہونا واجب نہیں بلکہ تعبدی جیسا کہ کتاب حمد الائمۃ فی اختلاف الائمۃ میں مندرج ہے **قلت قال**  
**مالک** هو طاهر لا یجب غسله لکن یفضل الا ناء تعبد یعنی کتا امام مالک کے نزدیک پاک ہی اور ظرف کو  
وہ اپنی زبان سے جائی وہ طرف نجس نہیں مگر حیاط یہ بھی اوسے ہوڈالین پس فہما سخن فیہ میں بھی ایسا علاؤ  
اسکی ہے کہ سینونکی نزدیک بہت سی سائل فقہیہ میں تسہیل واقع محل لگا کی سننے کہ ابی حنفیہ کی نزدیک  
ربع ثوب اگر نجاست خفیفہ سی اکودہ ہو تو نماز اس سے بڑھ سکتی ہیں اور آب استنجاء ہی نجاست خفیفہ  
سی ہے جیسا کہ بعض فتاویٰ سنید میں مطوع المستعمل علی ثلاثۃ اوجہ مستعمل وهو نجس غائب  
خفیفہ بالانقاف کما الاستنجا پس اگر ربع ثوب آب استنجاء سی اکودہ ہو تو خفیفہ کی نزدیک نماز اور  
جائز ہے اور عبدالحق دہلوی ترجمہ مشکوٰۃ میں بابت عبارت مصرح ہی کہ مذہب اصحاب طحاوی انست کہ آب لمیب  
تمیکر وہ بیچ چیز وہیچ حال خواہ روان باشد یا استاده کم باشد یا بسیار خواہ تغیر یا بد رنگ بوی و مزہ و  
یا ناپائنتہی اور ائمہ کے نزدیک اگر کوئی شخص نے کو اپنی ریش میں ملی یا بطور چٹنی کے اوسی چٹنی کری تو  
ہو سکتا ہی جیسا کہ شافعی کا مذہب ہے اور بھی اگر کوئی نے گودہ سگ آپکا اپنی سوچہ میں گلانے تو کچھ با  
نہیں جیسا کہ مذہب امام مالک ہے خلاصہ یہ ہے کہ اس غنی نے جو یہ مسئلہ ذکر کیا ہے کہ میں کتاب امامیہ میں بابائیز  
جانا اور طہارت مذبی کوئی موافق ہے مذہب احمد کی جیسا گذرا اور معارض ہے طہارت منی کی جیسا شافعی نے  
لکھا ہذا حاصل ہے فی ہذا المقام بفضل الغرض لنعام **قال الناصب الغوی اللیم** اور یہ طرح  
منہ گناہانہ اصغارا لکھا اور یہ مناسبت کا اسکی بدن برہنہ نوی دہوئی نماز ہو جائی



**اقول بفضل العلیہ** یہ مسئلہ میں نسبت ایسا ہے جیسا کہ فیصلہ خوار کا جانی کر نشان  
 کتاب کی وی اور بغیر پتہ نشان کی سلم نہیں اگر شاید پنی زعم میں طہارت آب تنجا پر اس مسئلہ کو مستغرق کیا ہو تو یہ خیال یا  
 غلطی ہی کہ طہارت اس کی شرط و بشرط سابقہ ہی کہ اگر آہ فضلہ کی تفصیل نہ ہو ہی ہوں اور بغیر نجاست نہ ہوا و  
 ظاہر ہی کہ جو بچہ کا گوہ تو بلاشبہ نجس ہے پس یہ مسئلہ اس پر کہ جو کر سفیر ہو سکتا ہی تمہارا اس میں کچھ قصور نہیں سچی  
 شاہ صاحب ہی اسطی خانی اپنی برہد کی اسطر حکمی کا فیث بین بانہ حق آئی ہیں انہا قیاس و سر و پر لہجہ انہا  
 عادت سورٹی و ابانی ہے دیکھی کہ مالک کا مذہب یہ ہی کہ آب قلیل میں اگر نجاست چیشاب یا گوہ وغیرہ کی گری  
 تو بغیر تغیر و صاف کی نجس نہیں اس بنا پر البتہ اگر کوئی سنی جو بچہ مالک میں منوط لکھا ہی نہ خواہ طہارت اہل  
 مالک کا قول اسمعام بر حفظ و سطی سونہ توڑنی تمہاری کی لکھا گیا و نہ تکرار کی حاجت ہی **قال الناصب العودی**  
**الشیخ** اور اگر شش بقدر بین باؤ کی بکا وین اور اوہین ایک باؤ دم سفوح ملا وین یا گوہ ہی یا گوہ ہی چیشاب الہ  
 نوہ نجس نہیں آخ ہوع است رگندہ نیری رگندہ خوار **اقول بفضل العلیہ** جو بچہ سونہ میں گوہ  
 اس فضلہ خوار کا قول علی الاطلاق صحیح نہیں دیکھو راہ مسئلہ کی ہم تکرار کہاتے ہیں کہ بعض اہل آداب یہ جو بچہ  
 قابل میں او سوفت میں کہتی ہیں کہ دم سفوح علیان کی سبب جانا ہی جیسا کہ صاحب شرایع کتاب الطہرہ  
 و الاشرہ میں لکھتی ہیں و احوق قلیل من الدم کا لا و قیہ فاد و فی فقہ حنفی علی التوقیل اجل مرخصا  
 باذا ذهب الدم بالغلیان من الاصلاب منع الی ایتہ و هو حسن و آیتہ قلیتا علی العموم اس مسئلہ کے  
 نسبت طرف ایسا ہی کی کی تکرار فضلہ خوار کہتی ہے وجہ فیر اس کی نہیں ہے کہ تم جو جب قوی شافعی کے حلال خور ہو  
 کہ سنی کو ظاہر سمجھ کہ کہانی ہو ابی یوسف کے روایت نہیں دیکھتی کہ او سنی کہا ہی اگر طبایخ و دیگر میں شراب غلیظ  
 کو چھوڑی بعد اس کی میں مرتبہ جوش کجا و ہی تو شور با او سنی لکھا ظاہر ہی پس جیسا اختلاف کہ ہماری مذہب  
 اس مسئلہ خاص میں ہی ایسا ہی تمہاری یہاں ہی ہے بہر ہم پر اعتراض کہ نا اپنی خفت مٹانا ہی بیکہو کہ مالک  
 کی نزدیک اگر بانی دیگر میں بہر ہو اور اوہین اتہا می حیض یا نفاس گر ٹرین تو وہ بانی پاک ہے بشرط اس کی کہ سفیر  
 نہ ہو ہر شش اگر قبول تمہاری میں باؤ بکا وین اور اوہین ہے بانی کہ جس میں اتہا می حیض ہے ملا وین تو فضلہ خوار  
 مالک کے مقتضی اس بات کی ہو گی کہ وہ شش نجس نہ ہو کہو کہنا نا و سکا جانی نام مالک کے طرف سے امام رازی  
 کبیر میں لکھتا ہی **فاما مالک اذا وقعت نجاسته لم یغیر سبک النجاسته** یعنی طہارت طہرہ سواہ کان  
 طہارہ او کثیرا و ہذا مذہب کے منہج العبادۃ و النابعین اور بعض فتاویٰ میں سنت میں ہے البتہ اذا وقع



وضع فی اللان فاستخرج من معادلاته لما فیہ من الضمیر قل ان فیہ عموما للوی اور یہی اصل سنت کہ  
 نزدیک گرویک میں شور باطیار ہوا اور کہتا اگر او سین گریڑی تو امام مالک کے نزدیک وہ شخص نہیں اسی کو سبک  
 اس کی نرم میں ظاہری جیسا کہ کتاب جمہ الامم وغیرہ میں ثابت ہو چکا ہے و ہر ارباب خیال اس کی کو کہیں علی علیہ السلام کی کہنا جو  
 لفظ حاصل یعنی رزاعی صاحب طلب نقد ثراؤ اس کی جواب میں فرمائی کہ میں نے تو حقیقتہ میں سبیل سفر و شہر و ہر ہر گاہ  
 کو سفند مذہب و بایں مروج شود غور و آن حال میں ہے بعد ہجری بشرطیکہ قریب قریب باشد و نصف زمرہ و ہر  
 در حال اختیار ہے و بعضی در کتب معتبرہ فقہ حنفیہ مذکور ہے و کافی و غیر ان مذکور در شرح و تفسیر فرمودہ  
 و فی غم مذہب و فیہا مذہب ہی افضل ہے و اکل فیہا اختیار انما فی الاختیار لاجل اکل المیتہ  
 فی حال الاضطرار اور بعد اس کی کافی کی عبارت سی ہی رزاعی صاحب فقہ سند لانی ہر بسبب اطلاق  
 اتنی ہے پر اکتفا کیا اگر تفصیل مطلوب ہو تو او سین ملاحظہ فرمائی باقی رہا بول فرمود ہے کہ فرما شخص نے بتلید  
 شاہ صاحب کے لکھا ہے تو اس کی جواب میں انشا ہی کافی ہے ۵۰۰ غریبی اگر بکرو و ۴۰۰ جو فی بیابان ہنوز غریب  
 ہستی کہ یہ فی انہی حالات ناگہانی ہے وہی وقف نہیں اور شاہ صاحب کے تو عقل و فطانت سے بعید ہے  
 بعد ہر کار و بیس سبیل کے تشبیہ طرف امامیہ کی فرماوین ہر یمن کہ فی زمانہ و سنس ریس اسکا ہر شے محمد  
 شیعانی سے منقول ہے قال بول الضمیر کل اکول اللحم ظاہر یعنی بیشاب گھوڑیگا اور سب جانوران ماکول اللحم  
 کا ظاہری اور کافی میں ہے ان محمد افقی بان روض الدواب وحشی البقر و اعر الغنم والابل ظاہر اس میں ہر لازم  
 آگیا کہ اگر آتش شاکی او سین بول در چار باؤ کی سرگین چوڑین تو کچھ پاک نہیں اب فرامی کہ ہم آج ہو  
 آپ پر کریں یا آپ کے منقیون پر ہوں ایسی فتاویٰ دئی ۵۰۰ جب مالک کے ہوئی تم فضلہ خواہ ۴۰۰  
 جیفہ خواہی سے عیث ہی نکو عار ۴۰۰ حیف ہے کہ تم اپنی بیرون کی انوالی نہیں دیکھتی عیث عیث کجروی  
 راہ رہت ہوڑ کی دم لاتی ہو نام علماء کا اپنی بدنام کرنی ہو گد پنی کے بیشاب کج عیثی ہو فرما شخص سیکو  
 لہتی میں ایسی واقع میں ہتادنی سچ کہا ہی ۵۰۰ سب تازی شدہ مجروح زیر بالان ۴۰۰ طوق زین  
 ہر در گردن خرمی بینم ۴۰۰ قال الناصب الخوی اللہیم اور جو بانی کہ بقدر کر کی ہوا و او سین آپ  
 استغوا و خون جیفہ اور مذی اور بیٹ جانورون کی بی شمار پڑی ہوں در اہل مل گئی ہوں اور کتنی نے  
 بھی او سین بیشاب کیا ہو اگر او سنانی سے آتش فالودہ بنادین اور روز فطار کر میں تو کچھ قیادت نہیں



طریق شیعہ طرف انبیاء عشرہ کی خبر فرمادین کہ وہ طبعاً اتفاق فریقین پر امر مقرر اور ثابت ہی کہ آب  
کثیر بلا تغیر و صاف کے بخشن ہوتا اختلاف اگر ہی تو اس میں ہے کہ کثرت آب کے کثرت بانی سے متعلق ہونی ہے  
امایہ کہتی ہیں کہ ہر گاہ بانی کر تک پہنچی تو وہ بانی کثیر کھلائیگا اور کر کی وزن امایہ کی اعتقاد میں ایک ہزار  
اور دو سو وظل ہوتی ہے جیسا کہ شریع میں ہے اور اہل سنت کی نزدیک جب بانی قلیتین کو پہنچی تو وہ اپنے  
کثیر ہو جائیگا اور نجد قلیتین کے سینوں کی نزدیک ہر شک یا پنج شک علی اختلاف القولین ہی اور بعض قلیتین  
کی نجد پر اور طر حسی بیان فرماتی کہ وہ اپنی مقام پر ثابت ہی ہاں فی واضح ہو گیا کہ سینوں کی نزدیک ہی اگر بانی قلیتین  
تک پہنچا ہو اور او میں خون حیض و نفاس وغیرہ پڑی ہوں تو روزہ اور پس سے افطار کر سکتی ہیں یا نہ  
و قالوہ بنا کی بی سکتی ہیں پس بانی سے شاہ صاحب کے فضیلت میں بڑے لگ گیا امایہ جو ایک تم اپنی حالت  
قبیحہ کو دیکھو مالک کے نزدیک اگر بانی قلیل ہے ہو اور تغیر بخیر است ہو اور او میں خون حیض اور پس جاؤ تو  
پیشی ہوں تو اس بانی سے وضو کر سکتی ہیں چنانچہ امام اربعہ سے اتفاقاً ثابت ہو چکا اور شیخ عبدالحق  
فی کہا ہی کہ مالک کے نزدیک عیبار قلت اور کثرت کا تغیر اور عدم تغیر پر ہے جیسا کہ پیشتر معلوم ہو چکا ہے  
تمنی فرست شتایع سی کیوں خارج کیا شرح مسند شافعی میں انکار کہہ لے دیکھو وہ طائفۃ الی القلیل  
والکثیر سے آئے نتیجۃ لا بالتغیر سے فالت عن ابن عباس عن حفصۃ وابوہریرۃ عن الحسن البصری وابن  
المسدد عن عکرمۃ بن لیث عن ابی بن زید والیہ ہب لک الا وذا عن الثوری وداؤد اور بعض  
عند اہل سنت فی جب خطہ کیا کہ یہ قول کا برکات ہو وہ تو اس پر خود طعن کیا جیسا کہ فتح الباری میں اب  
ایقع النفاست فی السمن الماء من اسطح بررتوم ہی شیعہ ابو عبیدہ فی کتاب الطہور علی من فہب الی ہذا بانہ  
یلزم وہ ان من بالانہ ابی بقی وکم یغیر الماء و صفا انہ یجوز لہ التطہیر ہو مستبشع اور سابق  
یہ بھی واضح ہو کہ عہد کرامت ہر جناب سرور کائنات میں بموجب سبب متقی آب پر بیضاعت سی لوگ  
وضو کیا کرتی تھی اور اس سے ثابت کہ محدثین اہل سنت مانند ترمذی وغیرہ کی نقل کرتے ہیں چنانچہ سابق میں  
شرح مسند شافعی سے کہ تصنیف صاحب جامع الاصول کے ہی ثابت ہو چکی اور پر بیضاعت مدعیہ منورہ میں ایک  
چاہ تھا کہ او میں لہا ہی حیض وغیرہ جوڑی جاتی تھے حیضت فوہ ہے کہ یہ روایتیں اہل سنت کی لائق  
نہیں اور ابوہریرۃ عن ابی قال التائب الغوی اللہ علیہ نے مذکور میں لکھا ہی کہ جس  
روز کا خیر یا نہ خیر سے ناوہ روزہ مارا کہ ہے انہر اقول الغیض تاکت العلم کا خوب بل جال



اقبال آب کی ہے علامہ نے علی سبیل الفتویٰ نہیں لکھا ہے بلکہ کرو میں علی سبیل التذکرہ لکھا ہے یہی مجموعہ سی و کتاب  
 کی ظاہر ہوا ہے اور جو شخص علامہ کی طرف سے کسی نسبت دی جا رہی ہے کہ سبیل و برمان لادوی نمبر کسی مسلم نہیں اور باوجود  
 کسی کی ضعیف ہے یہی طہارت برد لالت نہیں کرنے سلسلے کے سوال ادوی کا مخصوص اس سلسلے کے بارے سے  
 جس کی موثر یا وایت میں گر ٹرین اور اور چانی سے آرد کا خمیر بنادین اور جواب میں ادوی کی جو فول کے ارشاد  
 ہو ہی مطابق اس کی سوال کی ہے سلسلے کے اوپر اس کے بنا اس پر جس کی آب و بخور فانانہ نجاست کے بخش نہیں  
 ہوتا اور بہت سی علماء اہل سنت بھی اس کی قائل ہیں دیکھنی قاضی خان کی فتاویٰ کو کہ مذامبارہ اما الاول فقال  
 مالک رحمہ اللہ البزیر بن لہ الغفر لکبار لا یفسد ما فیہ یوقع النجاستہ فیہ لم ینفیر طبعہ اولوہ اور حجتی  
 معلوم ہوا کہ اذن جیسے سی واقع ہو وہ بانی طہارت صاحب شرایع الاسلام فرمائی ہیں تو عجب بکمال الغفر  
 عجین لم یطہر النجس علی الاثر و رسالت لفظ علی الاثر پر یوں مرقوم ہے و هذا هو الاثر فی الذل  
 و ما خالف فی ذلک الشیخ فی النہایۃ فی باب الطہارۃ غم بطلان بالنجس مع انہ فی الاطعمۃ الاثر منہا  
 حکم بعد طہور و مستند علی الطہارۃ شرایع سے ضعف نہ لاد لہ فیما علی ذلک القول بالطہارۃ  
 لہ ما اس عبارت سی صاف معلوم ہوا ہے کہ قائل اس قول کا سوا شیخ طوسی کی کوئی نہ تھا اول زمانہ میں طہارت  
 کی قائل تھی بعد اس کی پھر نجاست کی قائل ہوئی خلاصہ یہ ہے کہ قول نجاست شہادہ محمدی اور طہارت کا قول  
 اوس روئی میں شاذ و نادر ہے علامہ یہ کہ آپ کو اس مقدمہ میں ہر اعتراض کو با فضول ہے سلسلے کے سطر علی طہارت  
 تمہاری نہ مستند موجود ہیں چنانچہ فصل نجاست میں قاضی خان لکھتے ہیں کہ اگر تور شنی نجس سے تر ہو اور نہ  
 تر ہو نیکی اوسین روئی بجاہدین مگر شرط یہ ہے کہ روئی کہیں ہو جو کی ہو تو کچھ ایک نہیں کہان ان الصفت النجس  
 بالفتی حال قیام البقاء بالنجس نجس قبل ان کان النجس خبز حنظل او معبر لا یفصل الخ یہ عبارت صحیح ہے کہ  
 بعض روئی قائل ہیں کہ جو کی روئی تور نجس در حالیکہ تور تر ہو چکی تو اس کا کہنا کچھ قیاحت نہیں عبت ہر  
 اعتراض کہ ناخالصی خدادی نہیں اور جب تمہاری مذہب میں ہر بیعتہ کسی بلاشبہ اسکا پانی نجس ہے و فتو  
 اور طہارت جائز ہی تو خمیر ہے اور سب سے بطریق اولیٰ جائز ہو گا اور کیا آپ شیخ عبدالحق بلوی کی عبارت  
 شرح مشکوٰۃ میں جسکا حاصل یہ ہے ہول گئی کہ مذہب اہل کلام یہ ہے کہ پانی نجس نہیں ہوتا کسی چیز سے  
 اور کسی حال سے خواہ روان ہو یا اسنادہ قلیل ہو یا کثیر شغیر ہو رنگ و بو اسکا یا نہیں کما تر غیر مرہ  
 اس بنا پر لازم آتا ہے کہ اگر پانی شغیر نجاست ہے کہ بلاشبہ نجس ہے اگر کوئی خمیر بنادی تو وہ روئی نجس



نہیں اور طرفہ یہ ہے کہ قنواوی عالمگیری و قاضی خان میں ہے کہ اگرچہ سہم کی انتہی گندم میں لاکر  
 آٹا بناوین اور طعم او سکا متغیر نہو تو کچھ اندیشہ ہیں اور ابولیت فی فتویٰ اسکا واجب ہے  
 و بعد الفساده و قوت فی و فخر المخططة فطجفت البعرة فیہا او  
 و قوت فی و من دھن لم یغسل الی الدقیق ما أم یغیر  
 طعمہا قال الفقیہ ابو الفلیت و بہ تأخذ  
 انتہی اسب شیخ کرناشیہ بیان اثنا عشر  
 پران سائل مذکورہ میں محض بیجا ہے  
 عینی کو چاہی کہ اسب خطرات  
 خانی کو ملاحظہ کرے  
 کہ کس قدر سائل بوج  
 و لہجہ انکی عالوں نے  
 کتابوں میں سیکھے  
 ہیں اور اسکو سبتر  
 ہی تمہاری روش  
 فی رہا ہی حقا  
 احوال حاصل  
 فی ہذا المقام  
 بفضل العزیز  
 اللہ

۲۰۴

تمہارے روز جمعہ ۱۱ ماہ ذی قعدہ ۱۲۸۲ ہجریہ ۲



# شام غریبان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجازت او خیال قاصد	کہ آپہو نچاوم تکلیف مشکل	طبیعت پھر مری کچھ نیاز پری	لوی طلب مگر آغاز ہے
مضامین پھر مین فکر ساسے	زبان جنبش مین ہر بخدا سو	بنایا جسنی کن سی دو ہیمان کو	کیا پیدا نہیں و آسمان کو
مہ و غورشید و سایہ کو فلک تار	سکھایا بی قدم انداز رفتار	طلسی کارخانہ اک بنا کے	نظر سے چہ پے ماحورث کہا
بلند و پست سب دوسے بنایا	مردم سے عالم ہستی مین لایا	ہمان مین ابن جنش کی عجیب کو	وصال و مجر بخشار و فرش کو
کیا پیدا نشان مہربی نشان کا	و لہمایا رنگ میرگ جہان کا	و یا سامان شانہ کس کو	بنایا خاک پرانہ کسید
کسی کو عشق کی لذت عطا کی	مزاوتی رہی اندوہ ہنس کی	و کما می جلو نامی حسن خوبان	بنایا صورت آئینہ حیران
و یا می سیکر و ن جلو و دکھا کو	مٹا لیں جو دین کیا کیا بنا	نہ غافل ہو نہ ہر فرزانہ باقی	فقط عالم مین و افسانہ باقی
تا مشاہد و ست یار خود نما ہے	تصویر مین کے پہر تاجا بجا	کہ مین شوکت و شان انبیاء کی	میں عظمت و ذکر اولیاء کی
کہ مین جو عصمت و امان کو	کہ مین جو مجرم اسرار انکار	مشر شعلہ افزا سے کہ مین	و یب ہوش و بستی کی کہ مین
کہ مین جو تھمتاخوان یوسف	کہ مین جو مجرم اسرار انکار	کہ مین طالب کہ مین مطلوب ہو	غرض ہر رنگ مین کچھ خوب ہو
کہ مین جو التماس شوق و دیار	کہ مین جو مجرم اسرار انکار	زیادہ تر مذہبی خست قلم کو	می وعدت کی بدلی کہ مین دم کو
کہ مین جو سرخوشی و شوق	کہ مین جو مجرم اسرار انکار	کہ مین مشاہد و ست یار خود نما	کہ مین جو سرخوشی و شوق



المی دی کوئی دل سر بسوخته  
 برنگ زخم خندانم فراموش  
 وہ دل ہو جو ستم کو ناز سجھے  
 وہ دل ہو سوز کو جو سار سجھے  
 سہتے رسوائی حال زبون بہ  
 بہای اشک تدبیر جنون پر  
 جنون اگر زوہ سامان دکھا  
 خیال ایک مجنون میں نہ آئے  
 رہی و نرات خود دیوانہ اپنا  
 برنگ شعلہ ہو پروانہ اپنا  
 بڑی گرد گمانی چشم تر کے  
 قسم کہائی سرو داغ جل کر کی  
 منو کامل مذاق تلخی کا ہے  
 رہی ہر مدعا میں ناتما ہے  
 کو کہائی اضطرابِ وقتِ گل  
 رہی سینہ سدا آغوشِ بھل  
 نہیں بس آشا اسپر بھی خاطر  
 لبِ مضمون کو کیچہ اور ظاہر  
 برنگ شمع کشتہ بعدِ مردن  
 بنی فالوئس تن آغوشِ مدفن  
 نہ آنکھوں میں نشانِ آبِ کن  
 اگر دیکھوں کہی پُر آپ دیکھوں  
 منو شاکی مری ہزار مجھے  
 رہیں راضی نیاز و ناز مجھے  
 گرین سخت جگر لکھو نشی باہر  
 برنگ اشک بلبیل پھول ہو کر  
 مددیکھوں شکلِ اربابِ یاکے  
 حریفِ خرقہ مشاق عبا کے  
 رہوں زندہ تمنائے قضا سے  
 اسید بایں مع حرف و حاسے  
 رہی مثل گریبان چاکِ امن  
 پہرون تا عمر سستی پاکِ لمن  
 قیامت لای سر سزاغ سودا  
 بنی خورشیدِ محشر داغ سودا  
 شفا می دل ہو بیتابی کا آزار  
 شکیبائی رہی صورتِ سیرِ آزار  
 یشیمان چارہ گریالین سو اوٹھی  
 مسیحا چشم تر بالین سے اوٹھی  
 زمین نا آشالب مدعا سے  
 زبان ہو رنگ حرفِ التجا سے  
 بڑھیں رتبی یہ جس سر سری کو  
 اوٹھاؤں ناز قوطِ مشترکے  
 کمالِ بد نشانِ جب دکھاؤں  
 تصور کی تصور میں نہ آؤں  
 مگر اجنت کہ وہاں پہنچا ہے  
 لے مار کر اسے خیر اللہ سے  
 ہمیشہ سایہ بختِ یمن ترشپے  
 سدا نا کا سیون سو کام کہے  
 بنی موجِ ہوا ی پائیالے  
 منو پامال غم کی سر کشی سے  
 نہ ہم آغوش ہو جانِ سحر آج  
 منامی شاد و یانِ نج و جوج سے  
 حباب آسا طلسم یک نظر ہو  
 کہ اپنی جنش دامنِ سحر ہو  
 تر قیو او تکلیفِ جفا ہو  
 بلا گردانِ سامانِ قضا ہو  
 اجل ہو مہربانِ دشمن کو دلی  
 کفن مجھ کو ملے دامنِ کبلی  
 کھد سو اوٹھکی بھی مضطر نہ ہوں  
 ز غبارِ عرصہ محشر بنوں میں  
 رہی سر پرچوم جہِ سینان  
 رگ سودا جنو نہیں خونِ کوسرے  
 نہ چھوئی مجھ سے تا انجام ہتے  
 عمامہ قمرِ موجبِ بلا ہو  
 کچی پیدا کروں ابرو کی صورت  
 کرے دامن صحرا سر سستی  
 مرون تیور اگر بد لیں الم کتے  
 اجل سامان شاد و یکا سب ہو  
 نکلیا یمن سبارمان معوت کے  
 بنوں اپنی شکستِ دل کی آواز  
 یہاں تک کا ہر ش تن مہربان  
 چھپوں حبوتِ مثلِ نکمتِ گل  
 بنی مدفن زیارت گاہِ بلبیل  
 نہ لوان احسان سودا کی



کمی کر شوق عرض بجائیں  
زبان ہر مائل نو کر پیسہ  
ادھر آو خیال پاک دامان  
ادب فی اور ہی جلوہ دکھایا  
سہار کیا بغت مصطفیٰ ہے  
زین آسمان زیر قدم ہے  
ہوئی کاغز سے جب عاجز خواہی  
کہوں کیا فرق ذات کبریا  
نی بخش اگر ایسا فقط ہو  
خدا ایسے سبب سے سبب کے  
بہت کچھ ہو چکی غفلت پنا  
سوا و مردم چشم تان ہوں  
ہوس ہر روضہ انور کو دیکھوں  
بناؤں تو تیار چشم بخواب  
پہونچ ساقی کو وقت نوش آیا

لہو می طول زلف مدعائیں  
نعت جناب سید المرسلین خاتم النبیین محمد مجتبی  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم  
چراغ ہو جس کو خاموش پایا  
زبان پر نغمہ صل علی ہے  
شب مواج سیر نمدم ہے  
بتوں نی دی نبوت کی گواہی  
سہنیں گنجائش حرف جدائی  
بلاغت نامہ عصیان غلط ہو  
تصدق عالم اتمی لقب کے  
بہت دیکھا عتاب کم کا ہے  
سوید ای دل سند و ستان ہوں  
جہین آستان پر سر کو دیکھوں  
غبار آستان پاک اصحاب  
سبب تالیف کتاب مکر

ازمان نعت سلطان الامم  
نعت جناب سید المرسلین خاتم النبیین محمد مجتبی  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم  
خدا را ز نیرش مضمون شن  
سکھایا جسے حکو دین اسلام  
یہاں تک فرو کیتانی میں پایا  
احمد فی سیر احمد کو ازل میں  
نہ کم ہو علی طفیل شوق بید  
فقیر یمن و یا شاہو نکو انعام  
خدا را اسی شہنشاہ دل افروز  
یہاں تک جوش مخرومی عیاں  
عروس یاس ہم اغوش دل ہے  
طواف مرقد شاہ نجف ہو  
حضور صاحب انار ان پیسہ

سرخاسیہ فی تسلیم خرم ہے  
وہن ہے حلقہ گرداب کوثر  
تکلف ہو چکا تکلف احسان  
کہ پیدلای ہوئی ہن حرف آن  
سنائی امر نبی حق کے پیغام  
کہ سایہ بھی نہ پاوہی کو آیا  
عنایت کی جگہ دل کی نخل میں  
نیاز کبر براناز محمد  
پڑنا ہر علم بے تفہیم و افہام  
اور مہی یک نگاہ معصیت نہ  
کہ مجس و نوحان میرا گمان ہے  
سری امید مجھے شغل ہے  
غم ناگاہی دل بر طوف ہو  
ابو بکر و عمر و عثمان و جعفر  
تری غفلت سر مجید ہو ش آیا

ہو ساغرا و شاہر تلافی  
کہ الدن اتفاقات جہان سے  
عدم کی راہ لی رنج و تعب نی  
بشکل روح اور یس مسیحا  
کبھی جریل کا ہم آشیان تھا  
کبھی متعالی حیرت میں خاموش  
جگہ دی مسند شراشر پر

زبان شکوہ و ہوئی آجیا  
لی فرصت جفا فی آسمان سے  
سہار کیا و دی عیش و طرب ہے  
تماشا لے ہو انور قدم کا  
کبھی عنقا و دشت لامکان تھا  
کبھی روحانیون کو ساز کرتا  
شکل طوطی وستان فراموش

سنبھالوں خاطر پر جوش کمر  
تسلی کا ہوا جہرٹ جگر پر  
دل آسودہ مثل الی و الی  
ہوئی پیدا اثر حسن نگون کے  
کبھی روحانیون کو ساز کرتا  
کبھی قسمت پر اپنی نذر کرتا  
وہ معنی پر آیا جب بتکریم

کروں گویا لب خاموش کو میر  
ہوا ہر اشک صد فی چشم تر پر  
ہوا مصروف سیر عالم پاک  
کہلے دروازہ قصر نیلاون کے  
اوب سو کی سخن فی عرض سلیم  
انکا کہنے کای فخر زمانہ  
انکا کہنے کای فخر زمانہ



کما دل فی مری تقصیر کنایہ جو کہتے ہو کہ تو تاخیر کیا ہے  
 لکھا ہر ایک نے درجہ و فساد بنایا تجھ کو ممتاز زمانہ  
 لنگر قفل خاموشی دہن یز چھپایا جیتی جی مجھ کو کفن میں  
 زمانی میں قحط قدردان ہے کہ مجھ کو بات بھی کرنا گران سے  
 بنا کر حسن مطلبین آن کو کروں آلودہ کیا اپنی زبان کو  
 سخن نے سکے دل سے یہ فساد کما اب بھی نہیں خالی زمانہ  
 خصوصاً صاحب اقبال جاوید دو عالم میں یگانہ مثل غرض  
 معزز محترم ہندوستانی ہیں حریت بہت حاتم جہان میں  
 اعلیٰ مرتبہ پیدا جہیں سے لیاقت جلوہ گر عقل متین سے  
 خرم تغ دو دم گر خون فشان ہو شفق کون اس کو ممکن ہو  
 نظر محو رضای سینہ چاکان مہر لطیفیت بشکل روح پاک  
 بہار خلق بس نگہت فشان ہے دماغ اہل عالم عطر دان ہے  
 نزل ہی صبح روز افزونی جاد قیامت نہ لیں شاہد بخت خود  
 کسی پیر تاج در پر پر خ اخضر بجائے کاسہ خورشید النور  
 سری شہرت ہوا طواف جہانیں سری عزت ہو ارباب بیانیں  
 ہوا ہی نظم خاطر میں سمائی جگر سے آہ موزوں تکیہ آئی  
 زبان کرنی لگو فرشتائے قلم لکھنے لگا راز نہانے  
 کی غنچ گھاس تان سخن سے

داستان بیخ خوبی و ترغیب محبت کی اور رجوع کرنا طواف اعجاز حال عشق کے  
 سنبھل اسی ساتی منجانبہ راز کہ پیری رغبت تکلیف عاز  
 کھانہ تو بہ واعظ او ٹہا دے اچھوٹی دونوں عالم کی ملکہ  
 لب ساغر لاد میر میر لب سے سمجھ لوں آج میں نہت العشا  
 کہ میں عشرت کہیں ماتم ہرے دورنگی آسمان و کھلا راسے کہ میں ہے صبح عید زندگانی  
 کہ میں ہے نغمہ باران محفل کہ میں ہے شکوہ ہر جمی دل کہ میں ہے جلدی لکھار خزان کہ میں ہوا شکوہ ہر جمی دل کہ میں ہے جلدی لکھار خزان



نویس با فراسی میرنگت مان  
نجات بی ثباتی گماتین سے  
نوشی و غم کی ہی تاثیر پہلی  
ازل سوزال دنیا پر ستمگار  
نزار نوزد ہر کمائی میں سی پر  
سیدان دولت و نان حلیف آرام  
تبع محبت رکھ گلو کو  
محبت سی ہی روز عیش و عشر  
محبت سی دل لالہ ہو ہے  
محبت ہو جو گرم جلوہ سازی  
محبت سی بیکر سوزی مزاوی  
محبت سی ہی لبریز فغان بی  
محبت سی عجیب ریامی پر جو شہر  
وہ تیغ اجل ہی ساحل اسکا  
لو احوال جوش عاشقانہ  
کمانکے ل میں انم قدرانی  
ہر اک سودہ ہونے فکر جو انکے

طلسی چرمیان کا کارخانہ  
فریب و عام ربات میں سے  
عمیان ہی خواب پر تو پہرلی  
میر پہلو میں ہی نیم لو و اغیار  
منہیں ہی بند یہ فحش کسے پر  
تیرا آغاری ہی بدتری انجام  
حیات بی اجل ہی از رو کو  
محبت سی شب غم ہی سچوں  
محبت سی پریشان ہو جو ہوا  
جی پروانہ داغ شعلہ بازی  
محبت لذت راحت پہلا دو  
محبت سی نہیں خالی کوئی شہر  
کہ ہر قطرہ ہی طوفانی ہو غم  
فنا ہی سہل کار مشکل اسکا  
سیر و خامہ ہوتا ہی فسانہ  
کرون بی پردہ راز نوش بیانی  
ہوا کیا کیا بندہ طبع روانکے

میدین است کمدین جوش و غبار  
زمین آسمان کی پست عالی  
منہیں تلخیر احسان اعلیٰ میں  
تجی حرص جہان میل عبث  
نئی جادو گرمی و اسکو دم میں  
خروما آتشا فرزانه اسکا  
مہوای عشق باقی میں فنا ہو  
محبت میں ہو پانی اگر ہو  
تجسسی یا الفاظ و معانی  
محبت سی گل تری جگر جا  
محبت سی روح و تن ہم آغوش  
محبت کی سیامی ہر جگر سے  
محبت سی دلون میں سار  
یہاں کا ذرہ ذرہ پر ہلا ہی  
بحر ت جہان دینی زندگی ہی  
منہیں تصنیف طبع نکتہ دار کا  
و کماؤں حسن اعجاز بیانکے  
جلامی گرمی مضنون عدو

شوق دنیا عجب حیرت کی آغوش  
یہ سب میں شکل تصور خیالی  
عروس مرگ ہی ہر دم غل میں  
نہار آسائیں محفل عبث  
کہ دانا دام میں آتا ہر دم میں  
فنون سی کہ نہ ہر اواز آتے  
ہر جگہ تھڑہ و ریآشا ہو  
بہی وہ مادہ تابان جلوہ گر ہو  
مہر چمپان میں تلخ چائے  
محبت سی دل بلبل ہی غمنا  
محبت سی گل آدم میں ہر جو شہر  
محبت جلوہ پر واز تلخ ہے  
محبت سی نیاز و ناز و یکما  
وہ عالم ایک سراب کہ نہا ہی  
قضا اسمیں ادنیٰ بندگی ہی  
بیان ہی عدم صداق ہاں کا  
زبان بوی لی حرف ستار  
کرمی بندیش پشیمان عجب کو  
سخن آویزہ گوش بہان ہو  
زبان ہو جو جواب آتش ہے

### احار و استان

حصول مدعای دوستان ہو  
دور آسانی غارتگر ہوش  
بہر ہون سرخوش چاہے عشق  
میرغیراہ اشوب جو انے

و قانا آتشا عاشق فراموش  
بیان کرتا ہوں میں فساد عشق  
و عالمی بلا ہی ناگہانی  
تیرا

پہمائی لائی گلگون کمدین  
کہ تھا اک لغو جوان سٹ  
تجزو میں شکل سرو آزاد  
تیرا

زبان ہو جو جواب آتش ہے  
بزرگ زرد پروردہ جوش  
بزرگ قلمت گل خانہ بر باد  
تیرا



عیان خساری جوش نہانی  
زبان مثل زبان عاشق را  
سدا نڈ نظر تما حسن و قمرات  
قضا مارا یکدن وہ ناشکیبا  
تمنا خیز ہر جا تہ نظر کے  
ہنسی ہر آنکھ کو رغبت دور  
کوئی بیباک سی کرم ات  
کوئی خندان بزرگ صبح نوروز  
کہ ناک جوش مستی رنگ لایا  
کہڑی ہی ناز سی کاغذ لب بام  
دوران جو ہے تخیل شائے  
بہر اسنی میں جوش نوجوانی  
عیان ہر عفو سی شان قیمت  
وہ کاقرضت یاد و دگر ہے  
وہ پیشانی کہ جبکہ اشتاق  
ہر اک ابرو ہی تیغ خوش نظارہ  
خمار آلودگی انکھوں پید  
وہ شرکان وقت آرایش کریں  
یہی کہتا ہی ہر شتاق مفسط  
بسم بیکے ہر لب سے ہوتا  
صفت گردن کی افزون صلو  
عیان سینی سی آغاز جوانی  
کسی محمودت نہیں فی نظران

خط نوسنہ شرح نوجوانی  
بمیشہ قصہ خوان شکوہ یار  
حیون میں بسر کرتا تھا اوقات  
چلا گھر سے پی سیر و تماشا  
ہوئی راحت فراحت جگر جہان حسن  
نظر آنے لگے سامان کچا اور  
کوئی چالاک ہی نحو نظارہ  
کوئی برق۔ مہرمان سوز  
قضانی اور ہی سامان کھیلا  
نکاہ زخنے گری و گم پیغام  
بزرگ ہوش عاشق کہو لیا ہے  
زبان مصروف لفظ لہجہ لانی  
سر اپا جان و ایمان قیامت  
دل زامد سی بھی تاریک سیر  
دخشان کو کب اقبال عشاق  
سراپو جو ہر موج اشارہ  
نظر سی کیف مستانہ ہویدا  
دل آئینہ میں مانند جو ہر  
سوانیری پی ہی خوشید محشر  
تقاضا شوخی طبع جوانکا  
وہی جانی لگای جو گلی سے  
نمویستان کی غماز جوانی  
مگر ہی حلقہ میسر کمراف

لبون سی شور بیانی بہم  
ازل سی عشق ربط آب گل  
پنی تسکین خاطر کو بکوبین  
قریب شام سوی چوک آیا  
جہان حسن شور انگیز دیکھا  
کوئی کا فزادہ ہونے پر داز  
کوئی نازک دامن نشین ہے  
یہ عالم دیکھتا اپنی ہوا میں  
تہہ ہر حرم حصمت نام کا  
زمانہ ہو رہا ہے ہر محو دیدار  
وہ کا فرخسن پرانی ہی مغرور  
قد معززون سراپا نورین غرق  
دور رفتار گری تار سی قدم پر  
غضب ہے جاکی پہرانا اور کرا  
بمیشہ دیکھ کر شام و سحر کو  
وہ جنبش آواوس فتنہ کر کے  
انکھوں سے پہرتی ہی جد ہر کو  
کنار بام وہ رخسار پر نور  
دہن گرداب بہای معانی  
زخندان جلوہ گر مانند گرداب  
ہر اک شانہ بزرگ ست گل  
تراکت سی عجب عالم کمر کا  
نقشہ لطف صحت و کثرت کثافت

وہن پیمانہ فریاد غم ہوا  
خاشکے گد گدی پہلو نور  
پہر اکراتا تما شہر لاکھو میں  
دل مضطر کو جو راغنی بنایا  
طلسمی ناز محشر خنیر دیکھا  
کوئی رشک پر ہی شعلہ  
کوئی آئینہ رو آئینہ میں ہے  
نیر نا کچھ دور راو مدعا میں  
ستم پیشہ عداوت کام کرکا  
عیان ہن و عدلہ فردا کی آواز  
سراپا مثل برق شعلہ طار  
بزرگ مصرع ہر سب پر برق  
بجای سایہ رنگ و خوش  
اشتری زلف میں دام نظر کا  
کھی لی ساجدین شیش و فیر  
مبارک باد ہی ہی زخم ہر گھر  
غشی آتی ہی پالو بن نظر کو  
نظر آتی ہن جیسی شعلہ طار  
زبان موج شراب لب ستر  
بزرگ آب کو ہر خشک مبارک  
زیار نگاہ صبح عید بابل  
گھمان سیکورگ تار نظر کا  
نقشہ لطف صحت و کثرت کثافت



ہر اک کو طرب اندیز مسکن  
دو بالہ حسن ہی جوشِ مفاخر  
یونانی بھی نگاہِ شوق ڈالی  
کہلین در پردہ عرضِ دل کی ہیز  
سہی کچھ دیر مثلِ نو خریدار  
ہو اسی صورتِ ابرو کھی وہ  
ہجومِ شورِ بیتابی نے اگر  
و عادی جگہ لہری حالِ دمی  
مگر حیران کہ یہ سامان کیا تھا  
لیون میں کس لمبی قفلِ حیات تھا  
متاعِ صبر و طاقت لی گیا کون  
جب آدھی رات فی انجام پایا  
ہر اساقی نے خوننا بد دل

بطاہرِ حقیقت جو بی من ملطاف  
عیانِ نگِ جنابی پشتِ پاس  
تمنائی دل مضطر کالی  
ملین باہم گلے دو لونِ گار  
نیاز و نیاز باہم گرم بازار  
طلعت کی طر حسی ہٹ گئی وہ  
کیا دل کو ستم آبا و منحشر  
کیا رخصت ہجومِ بخود می  
یہ کس برق کا سامنا تھا  
سکوتِ مدعا کیون مدعا تھا  
یہ داغ نامِ آدمی نہ ہی گیا کون  
بیانِ درو و محنتِ فراق کا اور تنگ کر خانہ  
جوان کا شہرِ مینو بہر لکھنؤ می

نمایانِ پانچویں ساقی پور  
غرض اس طرح وہ خورشیدِ سیر  
کشید شوقِ فی جاہ و گر کی  
ایسی سینی میں اوس شورِ سیر  
پہر آخر جذبہٴ دل فی کمی کی  
پہپانی شکلِ اپنی دل کی موت  
حواسِ مہوش و عقلِ مضبوط  
خبر آسا اوٹھا فرشِ زمین سے  
یہ کس ہر حرمِ قاتل سی لڑی لکھ  
ہوایہ کیون غایتِ بزمِ بوسی  
اوسی دہن میں وہ پامال تھا  
بیانِ درو و محنتِ فراق کا اور تنگ کر خانہ  
جوان کا شہرِ مینو بہر لکھنؤ می

تہ فالووس جیسے شمع کا فیر  
ہر اک جانب ہی سرگرم تماشا  
پہری چتون اور ہر تنگ کی  
خانگِ نازنی بوسی جگر کی  
یعنی تاثیر پیدا ہر سہی کے  
لڑا یہ خاکِ ہر سہل کی صورت  
ہوئی سب تندرستیامی و دلارام  
ہٹا پہلوئی کو سی نازین سے  
یک سو دیکھتی تھی ہر گھر کی تک  
کیا سنی لشیانِ ارزو سے  
رنا سرگرم راہِ جوشِ سودا  
بلائی تازہ لے کر گھر میں آیا  
کہ یون حیرتِ فروشِ چشمِ سہر

ہر رقیقہ رسی جوشِ پر ہے  
کہ تا وقتِ سحر وہ نوکرِ قمار  
پہلو میں دل آفتِ رسیدہ  
فغانِ بے اثر لب سی ہویدا  
ہوای جلوہ جانا غیشِ شدر  
خیالِ یار کو ٹھہرا کے ہزار  
اوٹھا دل نازِ مینائی کہانتک  
حافظِ شکوہ بید اوکب تک  
اوٹھین شعلی کہانتک داغِ غم میں

ہجومِ کیم کیستی موشِ پر ہے  
رکنا منہ چشمِ نجیبِ میداد  
نہ دل میں صبر و حشمتِ ارمیدہ  
اسیدی یاس ہر طلبِ پیر  
بزرگِ نقشِ پادشہا نین پر  
کیا یون شکوہ تکلیفِ آغاز  
رہون پانچ بخوابی کہانتک  
خیالِ عصمتِ فریادِ کب تک  
ر کی کبتک ہن نالی ہن میں

زبان ہی نفساوسی پہر علمِ غور  
بسر کی جل کی مثلِ شمعِ ماتم  
پریشانِ خاطری پیدا نظر  
نہایتِ بخود می فی جب ستایا  
میرا وہر کے ہر شور و شر سے  
کہ امی محرومی تقدیر تا چند  
کہان تک گفتشانی چشمِ تر کے  
کہانتک پاسِ شرمِ پردہ دانہی  
خاشہا می سر شکران کہانتک

طلعت میں ہر لونِ پادشہا موش  
اوٹھا وہ و جگر کے طرح ہر ہجوم  
چکان ابر مصیبتِ چشمِ تر سے  
اوسی کوچی میں مثلِ موشِ لال  
لڑی چشمِ بوسِ دیوار در سے  
کرونین چاکہائی دیکھو پیوند  
کہانتک چاکہ لمانی جگر کے  
کہانتک شرطِ غبطہٴ دلِ فکار  
غمِ ہر حسی جلان کہانتک



یمنان پر دم تقاضای تمنا  
یمنان شام صیبت جلوه  
یمنان احسان مرگ ناگمانی  
یمنان سستی و مان شوخی و تنگی  
غبارِ دشت رسوائی بنایا  
انگافرق آنی وضع بی خلل بین  
بزرگ شور رسوائی بهائین  
په سوچی عالم چارگی بین  
یمنان ره که جدا او شمع و سو  
چرا که بری بزرگ نبض منظر  
کسان می کوچه دلدار قربان  
نمی نرسون فلک سحرانامی  
جنون کا حکم کی گهری نکلی  
کمان مهلت بی تکلیف و رنج  
یکه کمر مثل عمارت جووانی  
زبان دلداری غبطه سخن بین  
اسی صورت خیال بینانین  
کبھی گورم وحشی غزالان  
غرض کچھ فرودہ مالیوس امید  
عجب وہ شہر شہر و لیسری متا  
ہو امین سی و بیسی کی تاثیر  
جوان برست مثل پوش و نا  
سہانا و طبع صورت گدا کے

و مان تہہ آزمائی کا فرما  
و مان سامان جمع روز نور  
و مانیکت شباب کامرانی  
غرض ہر رنگ بین رنگ رنگی  
بزرگ قیس بودائی بنایا  
لگا رہی مزاج راست بل بین  
لگا پہری ہر اک شہر و مکانین  
کہ موچندی بسراوارگی بین  
جلای کون دل از عادی  
ہو افران خاک کوئی لبر  
تصدق ام غبار کوئی جانان  
جلای جان فریب مدعا می  
گریبان گیری وحشت کہ چلی  
خبر کیا دون دل لبر زخونے  
بڑا وہ سرو بار زنگانی  
فغان خوابیدہ آغوش دہن بین  
رہا سرگشت اطراف جہانین  
کبھی ہم صحبت ناک متالان  
پہر مثل نگاہ یار بی قید  
طلسم آباد حسن کا فرمی متا  
لوازن کہ طرف مرغان تصویر  
منظر کرتا تھا قدر کا تماشا  
سہری و ازین ہو یا و خدا کا

یمنان شور جنون شہر آغوش  
یمنان سوزنک نکت بدلتا  
یمنان جنگاہ آرائی پینالہ  
اسی صورت سر گذر نمی جیتا  
ہوئی بیگانگی اچھی سی پیدا  
نہری برہم مزاجی مثل مثل  
کشا کش و جنون کی تنگ کر  
تنہائی و فاعصمت معلوم  
غرض کدن سر دیوانگی بین  
ترپ سی کچھ دل پر جوش ٹھہر  
عادی و مجھابی چرخ پر محب کو  
قادم جیتی میں مجبور مہون بین  
ترقی پری احسان خرابی  
منہایت مختصری طول صفت  
طیش ملین بزرگ نبض منظر  
تخیر مہمت دیوانگے پر  
کبھی شہر او کی دم سی جنت آباد  
کبھی ریلک بیابان غارہ رو  
قتضار حسب حکم نجات ناکام  
بزرگ خلد اک فرو و شانی  
ظہور شان قدرت پر کائنات  
اک ایسا منی اک مرد و دلش  
حقہ یا آشنا و موفد بہار  
رہنمات و ولایت و خبردار

و مان حکم عادی و خدا  
و مان ماتہ و نین نہدی  
و مان دور شراب میر سال  
فلک و او پر مینا قوت و مال  
رم آہو ہوا سانی سی ہوا  
ہو ابے قید شکل نکت  
ہو آما و ترک لایا ہوا  
یہ ارمان خوبی قسمت و مادی  
بکڑ کر شیوہ بیگانگی بین  
و مان دم ہر بزرگ پوش  
جد کر تہا و بے تقصیر  
بزرگ ست مثل خلد و ہوا  
اسگون شہر جوش افضل  
خدا حافظ ابل تکلیف  
روان اشک است ہر قدم  
تاسف رخصت فرزانی  
کبھی صحرا و باد و باران  
سوا و شہر گاہی شام کبھی  
ہو اک شہر میں و اغل مرگ  
نہ کہتا و غ جو آسمان  
ملک کرنی زیارت آسمان  
بزرگ خنچہ نورست و لیش  
رہنمات و ولایت و خبردار



کہا کہ کس دیا ریا مجھ میں  
کہا کہ فریہ یا پانہ اسلام  
کہا کہ یہ تو مصیبت شہابی  
کہا کہ آگ آخرب کہا نکو  
کہا کہ رحم آیا نوجوان پر  
کہا کہ بعد مشتق دروہ اشغال  
کہا کہ یہ دن بعین آرام کر تو  
کہا کہ مثل لعن خانہ بدوش  
کہا کہ قطع تعلق ابن دان سے  
کہا کہ بیشتر خلوت میں رہتا  
کہا کہ پیر کچھ آیا عہد پیری  
کہا کہ غیر فنا کا مختصر طول  
کہا کہ جبار و بکش شام سحر یہ  
کہا کہ امان کوئی انداز ساقی  
کہا کہ دختر زرد و بدو ہے  
کہا کہ وہ جوان پیکر غم  
کہا کہ یہ کچھ تسلی ہو جگر کو  
کہا کہ اسی نو سنہال دلربائے  
کہا کہ سہمی کہ روی گل و دیکھو  
کہا کہ کس لگاؤ شوق فالون  
کہا کہ روی شوخی طبع رسا سہمی  
کہا کہ گرمی فریاد کہا کہا

کہا کہ جنت نظیر لکھنؤ میں  
کہا کہ بی قید کو وہ بیکہ کام  
کہا کہ دل میں غم الفت بہاری  
کہا کہ تقدیر لیجا جو جہا نکو  
کہا کہ آیا پیر سہا اپنی مکان پر  
کہا کہ آیا بوس بہان کہ سال  
کہا کہ چندی بسر ایام کر تو  
کہا کہ رنواہ نوجوان خود فراموش  
کہا کہ ہوا برخاستہ خاطر جہان سہمی  
کہا کہ مراقب کثرت وحدت میں رہتا  
کہا کہ ہوی پیدا ہوا می دستگیری  
کہا کہ سدا سہمی جنت مرد مقبول  
کہا کہ نظر محنت فروش ارزد ہے  
کہا کہ اوٹھا کہ سے بنگ شویا تم  
کہا کہ قرار امی دل وحشت اثر کو  
کہا کہ چمن پیرای باغ آشنائے  
کہا کہ ہوس ہی اک نظر سنبل کو دیکھو  
کہا کہ گل لالہ کو چہ پاتی سی لکالون  
کہا کہ کروں اٹھیلیان باد صبا سے  
کہا کہ حلاؤن خاطر صبا و کہا کہا

کہا کہ مقصود اس غبت سہمی  
کہا کہ شغل میں رہتا ہر شرار  
کہا کہ پیر کس لئے محنت سفر کی  
کہا کہ کیا بار سے اپنی خفا ہے  
کہا کہ رنما مصروف غارت برباد ہے  
کہا کہ ہوی آغاز کی مہمان نوازی  
کہا کہ سنہین حکمت کو خالی نکتہ راز  
کہا کہ کشت درویش کامل میں جو پائے  
کہا کہ ہوس پیدا ہوی طاعت کو دور  
کہا کہ قضا الہی چندی شیخ فانی  
کہا کہ لگا ہوی تن کرنے لگانی  
کہا کہ رنواہ بوریای فقر خالی  
کہا کہ داستان جانا جو اس کا طرف باغ سلطانی  
کہا کہ کی اور عاشق ہونا دختر سہمی پیکر بادشاہ کا  
کہا کہ بنگ رنگ نمیزنگے مان  
کہا کہ بڑا مثل نسیم صبح کا ہے  
کہا کہ کہنا تا ہوا باغ جہان کے  
کہا کہ سیان میں بلبل فی اشیان  
کہا کہ لگاؤن سر کو دم بہر شکلے میں  
کہا کہ زبان برگ سوسن لون میں  
کہا کہ مزاج گل جو پاؤں رمزدان میں  
کہا کہ حلاؤن رنگت ایسے سخن کا

کہا کہ ابوی ہندوستان  
کہا کہ ترک تہنماد عام ہے  
کہا کہ انہی بعد واثبات دلدار  
کہا کہ ہوا نوجوی گل عادت سفر کی  
کہا کہ یہ دم بچا آپ کا ہے  
کہا کہ کٹی راحت سی دل فرو شہاد  
کہا کہ ہوی دی داد و لطف سرفرازی  
کہا کہ کچھ اس میں بصلحت ہو معلومت  
کہا کہ طلبت اسکی سوی فقر آنے  
کہا کہ زبان سہمی لگی صرف مناجات  
کہا کہ ہوا داغ و فای زندگانی  
کہا کہ پیری تکلیف زور نا توانی  
کہا کہ ہوی تجویز اعیان و امالی  
کہا کہ کری اوقات طاعت میں بسر یہ  
کہا کہ او سہمی اک نگاہ بندہ ساقی  
کہا کہ بدلتا ہی غمی صورت فسان  
کہا کہ سولبتان سہمی بادشاہی  
کہا کہ ہوا خدمت میں حاضر مرغاب  
کہا کہ ابھی نلویدہ لطف لہستان  
کہا کہ لکالون با سہمی سو حوصلہ میں  
کہا کہ لب نگین گل جو سون چمن میں  
کہا کہ مزاج گل جو پاؤں رمزدان میں  
کہا کہ حلاؤن رنگت ایسے سخن کا



ہر مئی جیسا بے گھر کی مائے سانی  
 گھلون کی عارضہ نگین جہاں  
 بہرہ امان گل پاکیزگی سے  
 جلا با گرمی گلمای ترے  
 کہے ستارہ دل میں جوش آتا  
 کہے مثل صبا پہر تاج میں  
 غرض جو چہ نہا مثل بلبل  
 جلا با لاقیاست چال و سکی  
 بسوی نو جوان وہ ماہ یارہ  
 ہوا عالم و گرگون ماہ و شش کا  
 ہونی قفل و بہن سیم خموشی  
 جوان را ہی ہوا جسد چمن سے  
 او کہین منصف فی زمین فاکے  
 نہ ابرو میں وہ سامان اشارہ  
 نہ وہ عشوہ نہ وہ غمزہ پر یکا  
 مجھ جوش غم سے جی بہر آیا  
 افاتہ جب ہوا وہ رشک تصویر  
 چہ پیا یار زول ہر فتنہ جوسی  
 سحر سے شام تک سوزا زو  
 کیا کی بوشہ خلوت میں آتی  
 بزم شمع بزم جاگداز سے  
 کہے کہے کہ اسی دلدار جانی  
 کہے کہتی بیان سوز و زکا  
 قدیم لینے ہوا سی جنت آتی  
 بکا رول کہ شہر و ہم ہی آتی  
 دل خنچہ لہو و دوشیزگی سے  
 لپک دی شعلہ داغ جگر نے  
 کہے مانند سبزہ لوٹ جاتا  
 کہے بومو کے چہ پتا با من میں  
 کہے قسمت و گملا یا اور ہی گل  
 جفا اک عادت یا مال و سکی  
 ہونی منت کش لطفین نظارہ  
 کیا احسان آہ نیم کش کا  
 حیا کرنے لگے شتر فروشی  
 ہوا غم اشار شک سمن سے  
 خبر دی غش نے نہ کیف قصا  
 نہ آنکھوں میں وہ اشوب نظارہ  
 نہ وہ عالم مزاج دلبریکا  
 زمین سی لو سکوشل ناز اوٹھایا  
 چلی کہنی ہوئی امروای تقدیر  
 کہنا محروم لب کو لقصا سے  
 بس کرئی تہی بون پیا شلو شاد  
 وہ کثرت چہور کروہ تہیں سے  
 کیا کرتی سحر تک عشق باز سے  
 عروج نشہ جوش جوائے  
 کہہ شکوہ دا لبس زخما  
 نظر حس تکل پر پونچی نہ سر کے  
 شکر کو سجدی میں افتادگی تو  
 نظر آیا عجب سامان گلشن  
 کہی ہر جہی دل یاد کرتا  
 کہے کرتا ملو اوت عارضہ گل  
 کہے نرگس سی آنکھیں چاکرتا  
 شمس حسرت کی و خضر قصار  
 طبیعت میں ہر عاشق کشتی کا  
 دل مشتاق میں اک جوش آیا  
 اوٹھایا سرفغان بی صدائے  
 جگہ کرنے لگی کاوش جگر میں  
 اوٹھیں پیش موج شعلہ بیاباں  
 زمین پر وہ بہت چہ چیدہ کیسو  
 نہ وہ لب اشا حریف سخن سے  
 گوی رشک چمن نئی او سکی ہراز  
 لب آغوش میں دلبر کی صورت  
 اوس کی کیفیت جوش بلا میں  
 لفظ ہر خندہ زن و شاد مستی  
 جب آتی رات یعنی پروہ راز  
 خیالی کہنہ چنی شکل جوان کو  
 کہی حال دل پروا غ کہتے  
 نہ کیونکر دل میں تیر و زو  
 کہے کہتے کہ اسی دلدار جانی  
 کہے کہتی بیان سوز و زکا  
 نہ پائی شوق و فرقت ہر  
 و خنوت میں سامان زلو کی  
 ہونی جوش خرو تران گلشن  
 کہی بیباختہ فریاد کر  
 کہے سننا فغان درد و بلبل  
 کہے سوسن سی شوق لہر کر  
 کسی غریبی سی تہی نہ گار  
 ترحم خاص موجب ناخوشی کا  
 محبت نے جگر کو لگ لگا  
 زبان چوسی سکوت  
 لگی بڑھنی تراوش چشم زمیں  
 گرے مانند اشک چہ تراب  
 سراپا صورت تقویر جلا  
 نہ وہ حرف سخن پیدا  
 مشکل روم و تن ہر وقت  
 سہالا خالہ مضطر کہوت  
 ہونی و نئی فرا و لہر امان  
 جگر میں حسرت فریاد ہر  
 نقاب چہرہ باران و سال  
 صحنہ زبانی اوس مکان  
 کہے افسانہ ہای باغ  
 تصدیق اوس لعل حسین  
 کہے کہتے کہ اسی دلدار جانی  
 کہے کہتی بیان سوز و زکا



سدا آچل ہی منہ پر دو دو لگا  
ہمیشہ نہ رہے بختی اوج پر ہے  
وہ ہوں بیدار شبنم چشم کو لب  
سہان تک نہ توانی زور پر ہے  
خوشی میں ہمیشہ گفتگو سے  
شب غم جس گہری روپوش ہوئے  
بزرگ خنہ طبعی عیش و آرام  
جلا ساقی می پر جوش مجھ کو  
کس سی پردہ اوٹ جامی حیا  
سیری میں رہوں دلگیر چہرہ  
کہ مدت تک بہت لعل فراموش  
ہوا آخر یہ عشق فتنہ سامان  
وہ نہ تم نے بہار نو جوانی  
نہ وہ ایوان رہا سیر چمن کا  
انہوں نے جو دیکھا غم سے بڑا مال  
ہم جو ضبط دامن گیر کیوں سے  
یہ کامش میں غم غمناک میں کیوں  
جگر کو آہ کی رخصت کہاں تھی  
خدا کے واسطے دل کو سنبھالو  
بے سکر حیران با و فاسے  
ایکلی گوشت خلوت میں آگے  
ہوا لرم سفر شعلہ جگر سے

مرا چہرہ سے چہرہ منفعل کا  
ملک کا ہی کوی رو و جگر ہے  
سری پر انکھ می بچانہ شب  
کہ بار آسمان تار نظر ہے  
نفس بہر زہن تار فوسے  
بزرگ شمع یہ خاموش ہوئے  
داستان ہر علامہ ناز از عشق کا اور جانا و خیر  
کا قید خانے میں نامور  
بنوں آئینہ عشق خود نما کا  
سنوین نالہ زنجیر کچھ دل  
رہی مثل زبان شمع خاموش  
بزرگ بوی گل چیت کر لیاں  
ہوا ہم جلوہ ہرک خزانے  
نہ وہ عالم بہار با سمن کا  
کہا قربان صدقی کیا تھی حال  
خوشی صورت تصویر کیوں سے  
طمانی ہو جوانی خاک میں کیوں  
نظر ہمہ صحت حسرت کہاں تھی  
خیال ابن دان ہر خاک ڈالو  
جہ کا باسر کو احسان جہا سے  
گرمی فرش زمین پر جوش کہاں  
اوٹھا طوفان گر چہ شمر نہ سے

یہ آنکھیں یا بہار بوستان کا  
بہار انکھ میں جوش ہے  
وز افرقہ میں کیوں ایڑ لکھیں  
جگر لب تک آنا غم کا  
غرض ناصح وہ مہر دل افروز  
بسا خواب و غمناک ہوئے  
داستان ہر علامہ ناز از عشق کا اور جانا و خیر  
کا قید خانے میں نامور  
اوٹھا فون ناز رسوائی جہان میں  
چمن پر بہار داستان کا  
لبر کے زنگی ضبط نفس میں  
حجاب شیشہ لبر نہ بادہ  
خلق میں وہ مثال ہمالی  
بنی وحشت میں لعل غمناک  
نرد کس لیے و نرات کا ہے  
ہر اکدم کیوں غم کی نوحہ خوا  
یہ پہلی نالہ شکیب لب تھا  
پار مان تھا دل شاو گد  
ہمیں عرض خبر تھی شہر لکھیا  
اوٹھی کہتی ہوئی وہ غم کی تصویر  
بہر آبا غم سی جی خالی کتا ٹھیں  
ہوئی مصروف شبوں دل پر بادہ  
بنی ماتم سر خلوت سرا

بزرگ چشم بابل گھاٹان میں  
شب غم تو نیای چشم واد  
خوف طالع کس میں بیدار لکھیں  
سفری منزل ملک عدم کا  
جیان کرنی نئی احوال جگر سوز  
سحر سا گریبان چاک ہوئے  
جلد ہوں میں سر کرنی نئی شام  
جنا اپنی طرح نہ ہوش مجھ کو  
لقب میرا سو سو دانی جہان میں  
دکھانا یوں بزرگ نمی بہار کا  
چہا یا شعلہ کو دمان جس میں  
ہوا عثمانہ قاتل سے زیادہ  
ہوئی بزرگ تصویر خیالی  
بزرگ عاشق مغلصہ پریشان  
ابھی سی غم نہیں کس با بکاسے  
اجل مشاق کیوں ہر زندگانی  
زبان پر شکوہ تقدیر کب تھا  
شرعی تھی ہمت فریاد کس دن  
اب آگے تم ہو اپنی دل کی مختار  
ابھی کہا کیا نہ سنو اپنی کی نقد  
لگے رونی خیال نو جوانین  
ہوئی مصروف شبوں دل پر بادہ  
بنی ماتم سر خلوت سرا



دوسری پہچان لے آئے وہی سینہ بہارِ داغ لالہ  
 دوسری انکھوں سے ہر گام نظر  
 دوسری سبکدوشی کی جستجو تھی کہوں کیا ہر زبان ہر گفتگو تھی  
 تپ غمیرت سی دل نے جوش کھلایا پرستار ان خدمت کو بلایا  
 طبیعت کیون مصیبت آشنای جنوں ہی خبط ہی وحشت کی ہے  
 خطاب شاہ نگر ہر پرستار ہوئی یوں جلوہ بخش حقیقت  
 خبر اس حال سے محکوم نہیں ہے کہ غم میں کس لہی یہ نارین ہر  
 قرینے سے کچھ ایسا جلوہ گر کہ نہ عشقِ دل میں رخت گرے  
 بہ سکر وہ کنیز کہ نہ دمساز ہوئی مصروفِ عرض قصہ راز  
 کہ ای شاہ خداوند زمانہ مفضل بولے ہے یہ مجمل فسانہ  
 حیران رخ سی شہباز زوہتا ابھی آغازِ خطِ نادیدہ رو تھما  
 انعامی تمنائے مکر تماشا ہی تھا ہر جانب شہ شہ  
 بہارِ آسا ہوا داخل چین میں لگا پہرے خیابانِ سمن میں  
 حضورِ اصیبتِ عشاق کیام ہو میں نظر میں جلالِ الٰہی  
 ہوا سینہ بزرگ شانہ صد چار لیا جیتا بیوں سے بوسہ خاک  
 بھی سہ غلغلہ نورِ جنون کا یہی افسانہ ہر حال زلوں کا  
 سپرِ محبت تقدیر کیجے نہیں جو ہو سکر بدیر کیجے  
 کہا بانو سی حال عشق و خیر سنایا قصہ آشوبِ محشر  
 غضب لایا مزاج گرم جوشی ادا کی خبط فی رسمِ خوشی  
 نہ سوچی جب کوئی بانو کو نہ سیر کیا رشک پیری کو پانیرِ خیر  
 وہ زندانِ یلوانِ ثبوت تھا کہ پیغامِ مصیبت دہرا تھا  
 جگر سے منفصل ارمانِ محکم ہر اک نالہ عرقِ افشان نکلتا  
 دوسری ہر دم عبادِ رقص لہو دوسری تکیفِ دلِ رخی ہو گیا  
 دوسری ابرو زبان شکوہ و حال لگی تلوون ہر لہجہ میں نہ تھکا  
 سبب کیا فی سبب لہو دوسری غرض کیا گر یہ بجا کی ہے  
 عروج اعتبارِ سر بلند ان لہو دوسری غمناک کیا  
 بلا ہی خاطرِ مباح ہر کیا ہوا ہو گو سوا اسکے بھی شکر  
 مگر سب کو نہیں اصلا فہم لہو دوسری صورت کی کیفیت  
 سراپا مثل لہو گل چین زار کہ اک دن اک جوانِ رشک  
 جوانی رسمِ استقبال میں تو نمائش جلوہ گر حال میں تھی  
 پسند آئی ہو ای گلشن شاہ ہجومِ شوقِ دل سی و سا کا کا  
 نظر سوی جوان گرم غرق کسی غرقی میں خست سمیٹتی  
 ہوا مال مزاج غش اور کو جوان رخصت ہوا گلشن  
 بھی ہی ماجرایِ درو جان کا یہی سر گذشتِ مختصر شاہ  
 اسی کی ششِ محبت میں شکوہ بھی وجہ بیان ہر چار سو ہے  
 ترو دوسری مزاجِ راست بل تیرے سکر باوشہ آیا محل میں  
 ہوا رو پوشش کیسے ہوشیانی لگی جب یہ خبر تاگویش بانو  
 کہورت دہوئی رخسارِ بین نامت فی عرقِ افشان چین  
 بسکھل مروت ویدہ نظر بند رکھنا زندان میں ہر دم چند  
 سویدی دل لفظِ اجل رہنا عجب تاریک و تیرہ محل تھا  
 پتلی سرور و بوار سی آہ نظر آتی نہ طاقت سی کہیں



فان ہوا جو تہائی سی جی کو  
برساتی شراب نہکتہ دانے  
بنادون جلد سے لای زبانی کو  
بہار وصل ہو پیدا رخم سے  
زبان دان عالم رمز سخن کا  
شیرین ریاست کو بکا کر  
کہا افسانہ احوال زبونی کا  
کہا آخر کو یہ طلب سرا ہے  
زل سے عشق کا فرما جرات ہے  
ہر اک کی لب پہ شور الامان ہی  
کہے یہ لبیلے محل نشین مہا  
کہے رنگ فریب پیر زن مہا  
کہے کعبی بن یہ لبیک خوان ہے  
بہر صورت بے عشق فتنہ ایجاد  
خبر دیتے ہے عقل و بین یہ  
سوا اسکے نہیں تدبیر کوئے  
لی فرصت خلشماوی درون سے  
بہار و لبس کا آخر کا با  
فسون امیز کہہ سنہ کفران  
کسی خادم حسین ملکش طرح ہار  
بہر ہی دن بخت جہم پارسا کے  
نیزابی روم پر و رقوت جلن

لگا لینے گلے سے بیکے کو  
داستان مشورہ کرنا پادشاہ کا ارکان ریاست  
سے اور عقار کرنا دختر کا ساتھ جوان کے  
گل شاو کی پہن شاخ قلم سے  
اوپر آموزیوں ہر الہی کا  
کہا افسانہ عشق و دختر  
سنا بافتہ تکلیف جنوں کا  
بنادون رخم صلاح وقت کیا ہے  
بلائے جان سلطان گدا ہے  
زمانہ اس سے لبیر نرغمان ہی  
کہے داغ دل قیس حزن تھا  
کہے پیغام مرگ کو کین مہا  
کہے تانوسے دیر رخان ہے  
فلک کا سے سترگار می سنہا  
سپر و نو جوان ہونا زین یہ  
مٹا سکتا منہیں نقد بر کوئے  
سکد و نئی ہوا صان جنوں سے  
بہانے سے فدہ ہوسی کو آیا  
لے آیا نو جوان کو تاجخانہ  
حضر رہی میں کئی آمادہ کار  
لبی لبو سے قیامی وقت پاکی  
میں لذت فروش کا نہ ہماں  
اوسے مژدگان میں نہ شک لہنجا  
کہ جب ان باپ سر سحر و فسون  
بیان کی داستان زخم تلک کے  
ہر اک لانا سے وہ نحو حکایت  
ہر اک فی سکی یہ حال جگر سوز  
ہزاروں کی تلک بانی کیے ہیں  
جہان میں سکا افسانی میں مشور  
کہے شریں کی مٹا آوارگی یہ  
کہے ارمان دل پر خوش کلا ہے  
کہے داغ دل مالوس و کیا  
بہ وہ سودا سے جوا چہا نہ ہو گا  
برسم عقد و آئین مقرر  
نقدین ہے ولولہ دیوانگی کا  
یہ سکر مشورہ الہ فرو کا  
ادامہ طرح رسم آبرو کے  
اوسے اب تانوسے تجر انکو  
کہیں زین رشک سر و جوی بلور  
کلاہ خسروا نے زیب سر کے  
نشاط و عیش و طعن زنگانی  
میں ہر صفت جوش کا مانی

رہے مست ہا کیں بچہ ہر سوز  
کہ جس سی چکی رنگ خوشی بیگ  
سنوارون میں عروسی داستان  
یہرون فی قید مثل نگہت گل  
ہوئی مجبورہ ہر جنوں سے  
عیان کی خوف و غشی چشم تر کے  
بیان کرنا راحون شکایت  
کہا شہ سی لای می مہر و ال فروں  
مہبت ال سنی طوفانی کئی ہیں  
کہیں سی ہی یہ کافر کہیں نور  
کہے خسرو کی مٹا جیامگی  
کہے مال لب خاموس کا ہے  
کہے رنگ کین افسوس چکی  
میں سکا سے طراجم کلا نہو گا  
کل لبیل رہن بک جانو بہتر  
اثر پیدا کرے فریاد گلا  
نہ پایا شہ نے موقع حزن زد کا  
اوپر ہی التماس گفتگو کے  
وہا بہر اقامت نو جوان کو  
ہو میں حاضر بے خد و شکران  
سی او بار کو خست سفر کے  
میں ہر صفت جوش کا مانی



وہ صورت چاندی پر کی گئی تھی  
 ایک وہ تھا کہ ہر وہ لپک کر آتا تھا  
 بسبب تازہ و تجمہ ہی مہمان  
 دنیا افسون ہو کر کچھ سوچا نہ  
 غرض مٹی لگا دویش نہ مان  
 فلک کے شجرہ بازیسی حیران  
 قضا را ایک دن شاہ زمانہ  
 اندر میان عمائد سب عقبین  
 ارکین یاست راست چپین  
 پس آئین آداب ملاقات  
 باخ حسن تقریب بیان سی  
 کہا دستور اعظم نے جوان سے  
 نہ ہر قسمت کہ ہم فیض قدم سی  
 پڑا سایہ چونک آستان پر  
 دماغ خاک پائی آسمان پر  
 خصوصاً خسر و عالی نسب کو  
 وہ عشرت ہی کہ ہو عالم میں سکو  
 جگر یاد ہی دل شاہ زمان ہی  
 متناہن سوانی کا سران ہی  
 یہ ارمان ہی جگر میں آرمید  
 بنامی تم کو اپنا نور دیدہ  
 گری پیوند دخت نازنین سے  
 طلای نقش کو لوح نگین سے  
 یہی امید ہی دور خلل میں  
 تعجب کیا برآی رنج کل میں  
 یہ سنکر وہ جوان خستہ احوال  
 لگا کہنے کہ ای مرد خوش انبال  
 کروں کیا شکر بندہ پرور کیا  
 بیان کیونکر ہو احسان گستر کیا  
 کیا قطر کو لطف شبنم طوفان  
 بنایا دڑی کو مہر درخشان  
 جو کچھ ارشاد ہوتا ہی زیادے  
 کرم احسان عنایت مہربانے  
 زیادہ آرزو کرنے غنیمت ہے  
 مری آئین میں ترک ادب ہے  
 حقیقت میں دلیل و خوار تمام  
 غبار کو چھ او بار ہمتا میں  
 اسیر حلقہ آوار گئے متا  
 شکار ناوک بیچار گئے متا  
 کہان ذرہ کہان غور شد افکار  
 نسبت خاک با عالم پاک  
 کروں منظور گرتیری بیان کو  
 کہی گی خلق کیا سفاہ جہان کو  
 کہ اک مرد و جان بنوائے  
 مصیبت زاوہ کو ی گدا لے  
 نمک پروردہ فاقہ آنا سے  
 یہ کاس زیادہ نرزل سے  
 بزرگ آسمان تیرہ اخر  
 قناعت اک دای نیلگون پر  
 کہیں ہو وہ غم رسوائی دہر  
 ہوا مانند فتنہ وار ہوشم  
 نہ پوچھی شادی کیجیہ اصل و بنیاد  
 کیا ہم بستہ دخت پیری زاوہ  
 خفا و شان عقل و درجین سے  
 یہ عنون قابل تحسین نہیں ہے  
 قبول طبع کیونکر یہ سخن ہو  
 عقل شہ پہ عالم خندہ زن ہو  
 کہا شہ فی یہ سنکر ای جہان گرہ  
 مصیبت زاوہ و اندوہ پرورد  
 فریب افزایہ انداز سخن ہے  
 فسون ہی مکر ہی حیلہ و فریب ہے  
 سمجھتی ہیں تکلف خیر باتیں  
 عبت ہم ہی فسون آمیز باتیں  
 رضا و مابہر و ملت ہر اسی میں  
 نہ لاو کچھ خیال خام جی میں  
 کہ کو تہا طول داستان کو  
 کہو موقوف خدرا میں آنکو  
 پس شکر شمل ضریض سلطان  
 سر زمان ہو اوقف گریبان  
 جہاں بزرگ خاموشی سے اپنا  
 بنایا خود فراموشی سے اپنا  
 کہ عمل فی لای مویہ آہنگ  
 عبت تقدیر کی تار تو جھنگ  
 مٹی تکلیف عقل نارسا کو  
 ذکر کیا و قول پارسا کو



شوالا لہر او شہنا و مان سے مہوار خست فقیر مہمان سے بہت مخلص و خوش آیت محلی میں نوید و حالاً با محل میں  
ستاروں کے چل انو جوان کو کیا شکر آشنا نطق زبان کو کیا اختر شناسوں کی زبان بتاؤ کیا ہے شکل آسمان کے  
خبر دگر و ششم و قمر سے کرو واقف فلک کی خبر و شمر سے پے شاد و کوئی تار و سنج بہتر کرو قیوم کے رومی مقرر  
ہنوت نے دمی عاشق جہاں کو زبان پر لائی یون حرف بیان کو کہ نہ رہ مہشتی و دونوں بہر شری میں ایک ہی خانہ میں گر  
سارین نیر اعظم سے داخل قمر نے قوس میں پائی ہی مثل دو پیکر میں عطار و آگیا ہے زحل بھی ذل میں صورت نامی  
ستاروں کی بہت دینی نظر سے سراپا و دوستی راحت اثر سے پسند خاطر اقدس اگر ہو شب یکشنبہ عقد سیمبر ہو  
یہ شکر شہنی فرمایا بہت خواہی ہی مابہ دولت کو بھی ہر غوہ یا اختر شناس کو مہبت نہ کیا خست بجاء و شوکت و فر  
زیرو نشکر کہا شہ نے تیکر کہ ہو سامان شادی جلد تیار خزانہ صرف راہ مدعا ہو یا انکر ہو کہ محتاج و گدا ہو  
یہ شکر حکم سلطان زمانہ ہو امصروف سامان بہ بگانے بے و خسر ہو حکم زمانے کہ وہ آغوش زندان سی جلائے  
یہ خانے کسی وہ لکیر نکلتے بشکل نالاز و تجیر نکلتے ملے اگر انیس مہربان سے کہی گذری نوی ہر ازوان سے  
شب تکلیف زندان کی کہانی بیان کی ہنشیون سوزبانے او نہون فی صورت شادی مبارکباد دی و وصل جوان کے  
سنایا شہرہ جیسا مستر تھا کہا جو ماجرا پیش نظر تھا یہ شکر و لہین وہ حیران ہوئی لگی کہنی کہاں ایسی رو بخت  
یہی دن گر میری قسمت دکھائی تو وخت کا ہر کو بہ رنگ لائی طبعیت کیون جنون تاثیر ہوئی مجھے کیونجا جت رنجبر مونی  
ہماسب کچھ مگر خوش تمنا ہو جو یا سراغ مدعا کا امبد و یاس میں وہ ماہ پارہ یعنی ہر سمت سیر گرم نظارہ  
کما ہوں انجو کی تکلیف آسان یہ دیکھی قدرت کامل کی سامان کہ رنگین چار دیواریں مکان ہی زمین ہر ملک صحن آسمان ہر  
تکلف سو چھو بہن جا بجا فرش بساط خاک ہر امینہ عرش ہجوم ماسرویان چار سو ہے تماشا گرد راہ ارزو ہے  
دوبالا ہر ہر اک کا حسن کامل بنا ہر غارہ رورنگ محفل عمارت جلوہ بخش انجن میں بزرگ غنچہ گلہ گن پیرین میں  
سراجی سجدہ ستانہ میں ہر اوامی خدرت پیمانہ میں ہے نگاہ مست و گرم ناز ساقی طلبکار حواس و ہوش میں  
پلندہ آہ سنگ میں نعمت برابر سکوت و جدیں سخنور محشر یہ عالم دیکھ کر بولی کہ قربان زہی قدرت ذی منتعت ہر مسئلہ  
میں عصری میں وقت شام آیا فروغ صبح کے انجام پایا کیا خورشید گردون و کنار عروس شب نور افروز ہو یا  
ہر گرجی صحبت کا بہمانہ ویاہر شمع محفل نے زبانہ پیر اغون کا یہ حسن شکل چمکا ہو او دیوار پر عالم شفق کا  
ہر ایک مہمان کو شاد و خوشہ لی آیا ہر مین باشوکت و جام ہو انہنگار عشرت و وبالا طرب تی جو صمد دل کی نکالا



حقیقت حاصل سیاهی سیر  
 چہنما گزشتہ سحر محفل سے  
 لگا لکھ کر کے دل میں ناز قاصر  
 وہ لینا منہ پر انچل ناز کر سات  
 سرفتنہ پہ دست مہربانی  
 ہوئی خوابیدگان خاک بیدار  
 ہوا کم وہ عروج جام و ساقی  
 کیا عقدہ جوان رشک سی کر  
 لگے سر سوت بجی شادیاں  
 ہوا خورشید نور افشان نظیر  
 کیا انعام خلعت سی سرفراز  
 رانا شام عیش افزا الم سوز  
 طاسی رنگ چمکا آسمان کا  
 ہوئی مشتاق لب فریاد ہو  
 لگی دل کی لگی دل سی بجا بانی  
 لگی مستی بیکینی حوصلے سے  
 چہنما یاسنہ گو کہ نو گشت میں فلج  
 نہ باقی رہ گیا کوئی جو جہان کے  
 بڑی کیفیت مستی زیادہ  
 زبان رشک گل لی لی میں  
 لے لے لے لے لے لے لے لے  
 سو جہاں میں شوق کی کچھ اور تائید  
 گھر نے اصل کا جہنم دکھایا  
 حقیقت حاصل سیاهی سیر  
 چہنما گزشتہ سحر محفل سے  
 لگا لکھ کر کے دل میں ناز قاصر  
 وہ لینا منہ پر انچل ناز کر سات  
 سرفتنہ پہ دست مہربانی  
 ہوئی خوابیدگان خاک بیدار  
 ہوا کم وہ عروج جام و ساقی  
 کیا عقدہ جوان رشک سی کر  
 لگے سر سوت بجی شادیاں  
 ہوا خورشید نور افشان نظیر  
 کیا انعام خلعت سی سرفراز  
 رانا شام عیش افزا الم سوز  
 طاسی رنگ چمکا آسمان کا  
 ہوئی مشتاق لب فریاد ہو  
 لگی دل کی لگی دل سی بجا بانی  
 لگی مستی بیکینی حوصلے سے  
 چہنما یاسنہ گو کہ نو گشت میں فلج  
 نہ باقی رہ گیا کوئی جو جہان کے  
 بڑی کیفیت مستی زیادہ  
 زبان رشک گل لی لی میں  
 لے لے لے لے لے لے لے لے  
 سو جہاں میں شوق کی کچھ اور تائید  
 گھر نے اصل کا جہنم دکھایا



وہ عالم لطیف گلگشت چین کا  
وہ تکلیف سیری کی کما ہے  
غرض گذر متا جو جو قصہ غم  
سب ہر وقت بچہ بل سب کا  
نام احسان جو رہا سائے  
کیا کچھ رخصت شب نے ان کا  
تیری صدیقی تیری قربان ساقی  
دل حسرت زیادہ پہر جوش پر ہے  
وہی پہر صحبت دیوانگی ہے  
خون انگیز ہے پہر حال میرا  
رہ چندی وہ جوان کشتہ ناز  
گردن میں خمی سر زو خیالے  
نہ تو شی میں اکثر یاد کرنا  
نہی کہتا کہ میں کس سے جدا ہوں  
نہی دیوانگے حد سے زیادہ  
میں جب دو پہر شکر وہ سارا  
کارت سی بیان جوش نبابی  
نہ سالی کہ بصورت چشمہ آب  
عالم دیکھ کر وشت ہلا کا  
نہی تیری کھا طار زو کے  
یون مانند رنگ مہل تنہا

وہ قصہ درد عشق حیدر من کا  
وہ بچہ خون کے مہر پائے  
کما کی رات بہر باچہم پر غم  
بیان تکلیف غما می و شب کا  
بیان کہتا ایک ایک زبانے  
ہوئی بر غاست ہر دم ستارہ  
وہ دھواں غم کا واسطی شکار کے اور  
جد امرو کر شکر سے وطن میں آتا اور مر خانہ شکر  
حال عصمت کا  
سر زنجیر ہے پامال میرا  
رہا ہر دم عروس لہو سی مساز  
وہی سر میں ہوا می پائیے  
نہ لب بے صدا فریاد کرنا  
کیسے ناز بردار ادا ہوں  
کیا گلگشت صحرا کا ارادہ  
نہ ایک وشت وشت فضا را  
نہ تیری رنگ مثل رنگ سے  
ہوا می گرم سے ہر سر غیبیاب  
نظر میں پہر گیا سامان قضا کا  
نہ اک نے جستجوی آبجو کے  
رنگاموز سے پنچو سیر صحرا

وہ ہونا بر ملا یانہ ہیمان کا  
وہ بیانی سے دل کا سا کرنا  
جوان ہی داستان ہی وطن کے  
جہان میں خستہ و دلربا ہونا  
سمجھ کو جب خمار آلودہ خواب  
وہ دولون خواب گاہ مدعا سمی  
وہ دوا غم عاشق مہمان سے  
برابر وقت شغل کا سر لے  
وہی داغ غم وقت جگر میں  
پیشمان حسرت دار مان ہو رہتا  
غرض اکدن نہایت تنگ آیا  
ہوا حاضر جلوس شہر باری  
کہا مون تو غریب کیا او سلی قلم سے  
نہ سایہ نہمانہ برگ خشک تر تنہا  
حرارت سے دھواں ادا ہوتا جگر میں  
کمال شکر لایا غضب میں  
وہ سار حوالہ شکر ہو کی میناب  
طالع قدر سے پیش نظر تنہا

کما کی صبح ملک و لکھا فسانہ  
وہ کما نا طیش بانوی جہان کا  
وہ اپنے بیکے پر گز کرنا  
حکایت گروشن حریخ کہیں کے  
بنکر نیورٹ و دلربا ہونا  
ہو مہا لہری خورشید جہاں کا  
اوٹنی پٹی کی انگبین حیات سے  
خدا را پہر وہی احسان ساقی  
صدق شرم لہو لہو شہر ہے  
وہی پہر رخصت فرزا گی ہے  
سخن آئے لیون راز نہان  
ادا کرتا رہا رسم جواں نے  
وہی شوق رخ عصمت نظر ہو  
نجل روی غم پشیمان سے رہتا  
ہجوم جوش سوارنگ لایا  
جی مانند بوسے ل سواری  
نہ انگیز تر وشت عدم سے  
نہ رنگ شاخ آمو ہر شجر تنہا  
نہش سے آبلہ پڑتا نظر میں  
ہو میں جان میں نہان خوش لب تیز  
لے کر لے لایا چشمہ آب  
تھا شا جلودہ گاہ خیر و شرم تنہا



مخلک جنم یہ دونوں با ہم  
ترب شام وہ آہو می خست  
بہت کی جستجو لیکن نظر سے  
یہ نشان خستہ آوارہ جگر نوں  
نہ وہ طفل ہمایہ حیرنا ہے  
پس ہر وہی ہر نقش طلسمی  
کسی شکل کس جہا مثل طوطی  
نظر آ صورت سرو گنگتان  
رفیق بیکی خوش سبک پا  
دل پر سوز و جان شعلہ یونہ  
کبھی شاکی دل نامہ ہائے  
کسی کتنا کیار بہر کہاں ہے  
کبھی کتنا دل طہر سے اپنے  
جس جہور و پنجواب مونگ  
کہ اس میں ملنگی سی ہوئے بیتاب  
کیا روح جہان پیانے اپنا  
سر بالین شکل بخت آکر  
محبت میں سر ارام جان کیا  
یہ سہ سامان جز رنگ جہا ہے  
محبت بازی طفلان نہیں ہے  
غم معشوق و شوق بدشاہی  
دورنگ سہل ساحل سی مناب

ہو سے صید کنند حلقہ دم  
ہو غالب بزرگ رنگ خستہ  
نہ گذرا ایک ہی نوع بشر سے  
لگا پھر نے میان شت مامون  
نہ وہ سر میں خیال کجکلا ہے  
لگامیہ قریب نور جسمی  
بنل پرورہ فرو و س علی  
مہار شہت جنت جبہ قربان  
رہا محور گیا سنبھرا  
گذر گاہ خیال چند در چند  
کبھی و تشنگ جو آسمان سے  
بکھون پامال جو آسمان ہوتا  
ملو ناکہ طرح شکر سے اپنے  
مری فرقت میں سب بیتاب ہو  
کیا انکھوں نے میل پر سے خوا  
تعلق عالم علوی سی پیدا  
یہ کمتا ہی کہ ای بگڑ اختر  
ہو اس شکر و طبل نشان کیا  
خلوت غیرت اہل و فاس ہے  
بہت شکل ہے یہ آسان نہیں ہے  
تہا ہے ہے تہا ہے سے تہا ہے  
نہ موج رنگی نے موج آب

نقص و متاجول آہو گمان نہا  
جوان حسرت زندہ مایوس ہو کر  
پہرے قسمت نگاہ پار ہو کر  
نہ وہ سامان نہ وہ جہاد چشم متا  
ہو آغا حجب آغا زشب کا  
جوان ناچا گھوڑی سے اوتر کر  
طرب بخش چین زار طرب متا  
اوس کی نیچی وہ برگشت قسمت  
جوان بیٹھا ہوا بالائے بستر  
کبھی گریان غم اہل وطن بن  
کبھی میں نظیر رنگ تقدیر  
کہان لانی سری قسمت کہان  
وٹن ہر ایک پر روز و شبانہ  
اسی صورت وہ پامال زمانہ  
موتی غفلت سی بیداری غم  
نظر کرنا ہے کیا وہ باد یہ کرو  
کہان بہتر تہا آوارہ جہا غن  
نہ سمجھا ابرو صاف کو  
اگر دل میں ہی جوش ہوس متا  
اوہر سوامی شاہی مغز سر میں  
دورنگی سی گل بازی کو دیکھا  
اوٹھا بیوہ دوسری کا درمیان

فقط قرق خیالی و زمباب نہ  
لگا کرتے تلمس اہل شکر  
مقدر سو گیا بیدار ہو کر  
نہ وہ شکر نہ وہ طفل و علم متا  
بیکل داغ دل مناب چکا  
ہو امننت کیش ارام بستر  
ہر اک پتالفت اہل کرم متا  
ہو اشر مندہ احسان راحت  
بیکل آئینہ حیرت سی ششدر  
کبھی سوزان تب داغ کہن بن  
کبھی سیر طلسم غم سے دلگیر  
کہان لہجائی گی وخت یہاں  
گذرے ہو گئے کیا آب و دانہ  
بیان کرتا رہا اپنا فسانہ  
بجالی دل جان رخصت ہو  
کہ حدی و مخضر ہے اک جوان  
پہرے سے کس خواب گاہ غن  
لگا با داغ نام حاسفے کو  
کو تاہی درپے سوز نفس متا  
اوہر داغ غم عینہ جگر میں  
اوہر کاہی نہ بیچاے اوہر کا  
گذر جاہر حجاب ابن و آن سے



وقت میں تمنا سے وطن تھی  
بیابان و بیابان کوہ و کوہ  
گئے دن جب رکاوہ جاوہ پیا  
ان دل پر سب کا انداز و کھا  
ان کو دیکھ کر سمجھے وہ کافر  
ملتی ہو قریب اگر جو ان کے  
بیکس و جہتی غارم بیان کا  
ماگر تو مر اسے لکھنؤ میں  
ہوں کیا کیا مہمت گذر زمانہ  
پوسن کہتا ہوں لطیف دوست  
بیکر مجددہ غول بیابان  
جہاں سرحد سید و سنان  
شاہوار علیا باقی نہ اسباب  
دور رہ نہ ساز استقامت  
اٹولیش عزیز اقربا سے  
نصارا کہنے ن یاران باہم  
تھے تھے دل لگی تھی تھی  
نہاں سو خوشی دل کا فسانہ  
بافر جوئی تکلیف نہاں تھے  
کہاں بیگناہ آرمی و فاسد  
کہاں سنے مسخر سے کلامی بار

غرض رہبر کے ہم راہن تھی  
لگا پھر لے بھارت کلیف اندوہ  
ہوا تبت میں اگر جلوہ فرما  
عداوت سے زیادہ سازا و کھا  
کہ یہ کوئے ہے نووار و مسافر  
لگا لے حوصلے لطیف بیان  
ارادہ و لمیں کہ تمام کہاں  
نگرین گم ہوں اپنی جستجو میں  
لے پھر نامی چکو آب و دانہ  
ملوں میں جاوہ بند و ستار  
مہوی آمادہ سامان احسان  
مہوی آمادہ قتل نو جوان  
رہی عریان تھی یا جان تنہا  
گرایا نہ سدا قطع مٹ  
مہوا ہم نرم بارہ آشنا سے  
ہر تگ غنچہ گل تھی فراہم  
نہت خیر باتین کر رہے تھے  
بیان کرتے تھے باہم و ستانہ  
لگا یوں کہنے بار ہر بار  
کہاں بیگناہ خوش طبع آشنا سے  
کہوں کیا حال اسکا بیچ ان کا

لکھنؤی نرزدان خبر کا پیش دل  
اسی صورت سی و نکورات کرتا  
وہاں گذری نظر سے چند ان  
جگر تو تاشیک ہر سخن میں  
وطن کے اور کوئی گھر نہیں  
لگے کہنے کلامی سرور سرفراز  
کہاں جہت نامی گھر ہر اکٹھا  
نیکالاجوشش و حشمت نے حکم  
مناسی کو اب جاؤں وطن کو  
کر و کلیف رسم رہا ہوں  
بڑی آگے شکل شوق منزل  
رو بہم و جواہر حسن قدر منہا  
پریشان خستہ وارہ جگر پیش  
روار و کیف جوئی آرزو میں  
دل جان سی ہوی ما باقی ہاں  
طرب انگیز سامان ہر طرف منہا  
مشاط افزا ہر انداز سخن منہا  
جوان بھی النماس ناجرا سے  
کہ وہ بالا بلا عصمت کہاں  
کہ ہر مال نراج و لہری ہے  
رہس شہرہ کوئے و لاوینہ  
کہاں کہ ال سارط مددا

ہاں کہتے تھے کو آخر و ان  
لکھنؤی سرور جزوہ ل منزل  
نوا کر سے بسراوقات کرتا  
بصورت آدمی سیرت میں جہاں  
زبان تبر تھی گو باد میں  
یہ بیل اس گھٹا سا نہیں ہے  
ہوا کیونکہ یہاں تو سارہ انداز  
وطن کہتا ہوں مایہ خانہاں  
جگر دی وادی غربت نے حکم  
مشاؤون و لغہ ہاں کہن کو  
بجالات کچھ آداب و قائل  
مہوی ہوا مثل کاہن دل  
وہ سب نہ رہنمائی سر منہا  
نیرانہ نام لکھتے تھے دل و پیش  
مہوا وہ نہ لکھتے افزا لکھنؤ میں  
کلی بلکہ لکھتے خوب ارمان  
نیکل عورتیں ہر طرف منہا  
کنا عیش و شادی و انجمن ہوا  
تھام آشنا تھا آشنا سے  
بت کافرا و اعصمت کہاں  
کہ ہر سرور حسن کا فری ہے  
حسین و نام و خوش و مع و لکھن  
کہ وہ دونوں مہوی اسپین شیدا



یہاں تک کہ زمین پر سے  
میں غور خوش گنج جو نے  
جکڑ کے پھینک کر آہ نہان کو  
پیر سلور سیر بالین پر آ کر  
قلم نامی تپ سوز نہانے  
یہ دن یہ سن یہ غار جو نے

وہین بہت درخشش رہا ہے  
وہین بہت درخشش رہا ہے  
کیا بزم طلسم جسم و جان کو  
کے مانند اشک تر زمین پر  
ہوئی مصروف شیون اس سینے  
یہ خواب ناز مرگ ناگہ سائے  
وہ بجا حسرتا می و امی بیدار  
خلس پیدا ہوئی غسل و کفن کے  
نظر تازیانہ ماتم آہ  
کوئی تھا خاک بر سر غم سے  
ہوا دفون زمین کر لائیں

وہین نہی چھ مست بادہ و جام  
یہ سنکر وہ جوان سرسبز جوش  
تو بالا ہوا احسان محفل  
ہوے کم حوصلی غلط فحاشی کے  
کمر سے ہے کیا قسمت رنگ لائی  
یہ پیر مان سفر کرنا جہانے  
ہوا شوق فغان آخر گلو گیر  
پہرہ ورت جنازہ نو جوان کا  
کوئی نصرت سے تصور یہ مکان متا  
کوئی تھا نگرین بخت بوٹے  
سراسر دل پر خاک ٹالے

وہین نہی چھ مست بادہ و جام  
یہ سنکر وہ جوان سرسبز جوش  
تو بالا ہوا احسان محفل  
ہوے کم حوصلی غلط فحاشی کے  
کمر سے ہے کیا قسمت رنگ لائی  
یہ پیر مان سفر کرنا جہانے  
ہوا شوق فغان آخر گلو گیر  
پہرہ ورت جنازہ نو جوان کا  
کوئی نصرت سے تصور یہ مکان متا  
کوئی تھا نگرین بخت بوٹے  
سراسر دل پر خاک ٹالے

داستان حکماء کے دختر شاہ کا تلاش جو انکیر

اور مکندو میں اگر جان دینا جلدائی سے

گر بیان گہر تکلیف وفا ہی  
اور وقت بلا میں فوج شاہی  
قریب شام سب مایوس ہو کر  
ہر لعل الکی نزد شاہ دلگیر  
تخمین خیز یہ سنکر فسانہ  
جکڑا تندرمان شطارہ  
یہ مقبول ہوا انگیز ناگاہ  
بحسرت جانب دفتر نظر کے  
میں کس طرحی ہو گئے خدایا  
سبب پوچھا جو ہم درد و غم کا

فضا کی ناک میرا فیصلہ ہے  
رہی دن بہر گرفتار تباہی  
ہوئی بے آب و از نقش تر  
کہا افسانہ نیرنگ تقدیر  
ہوا ششدر شہدائے زمانہ  
ہوا دست الم سے پارہ پارہ  
ہوا اندک و نرود باؤس شاہ  
شباب از درہ بر چشم تر کے  
مقدر نے یہ کیا سامان دکھایا  
کہا نیرنگ تکلیف ستم کا

خبردار مصیبت کے بیان سے  
تلاش نو جوان میں خستہ ناہام  
بسر کے شب خیالات عجب بیز  
جو کچھ گذری نہی کیفیت جو انکیر  
مزارچ پاک پر صدمہ ہوا وہ  
پریشان ہو گیا مجبور غزل  
بشکل راز دل دل پہ سمجھ کر  
لکی کہنی کہ سے ہے یہ جوائے  
یہ عالم و کیا کر مر محرم راز  
کہا کیا جلد سو جا اسمان کو

مہوا تھا ہر یہ اسرار نہانے  
پہری رنگ ران کی طرح بڑا  
جلی وقت سحر سنج و لقب میں  
بشکل مرد دل لائے زبان  
دل عاشق کے صورت کو گلیا  
ہوئی گشت نہا برق حاصل  
ہوئی بیتاب مثل اشک مضطر  
یہ تکلیف بھلائے آسرا ہے  
ہوئی آئینہ سان جہت ہو گیا  
کہا صبر این کہو یا نو جوان کو



ایک لڑکھو گیا آخر وہاں پر  
رفیقوں نے بہت کچھ جو کہ  
اسی ہی دل مصیبت آشنا ہے  
یہ سکر کبھی کا جسے پہر آیا  
خوشی نے کیا لب ہی کنار  
تعمد و مکارہ عروس نو چارمان  
سہاکی کشمکش رنج و تعب کئے  
پشیمان ہو کے جوش آرزو سے  
پست کہ خواجگاہ نو جوان سے  
سہی شاق وقت میں کفن کے  
مغان و زمرہ مینابی ادا کے  
کرامی سرو چمن نادر تناس  
کہان ولدا وہ پخیر ہے تو  
کہان تکلیف و راحت کہان تو  
برابر صحبت آہ و فغان میں  
رہی قسمت ترقیخواہ غم کے  
بخروہ بہت سرمایہ ناز  
جہمی الب کیا ہی پائشنگ نامہ کہان تک حیات ناز افسوس  
غبار آسما نکل قید و کائنات  
اسی عالم میں کدن نصف شب کو  
مگر غفلت کے غفلت ہر وقت

نہیں معلوم کیا گذری جوان  
مگر تھکے نصرت آرزو کے  
اسی غم سے جگر داغ ہا ہے  
قلبی کو دل لہی سنی ہی لگایا  
جو اثر قیامت آشکارا  
رہی خوشی و خوشی نہ پھان  
حیال مانع سے ترک و ب کے  
اوٹنی چارمان کی رو برو سے  
لگی رونق تپش ہی نہا نے  
رکھی باقی نہ بھی چہرہ نہیں کے  
صدای لب سے شور و جھاک  
کہان ہر مال ملکات صحرا  
کہان صیاد و مگوگیر سے تو  
کہان تو تہمت شوق اسماں سے  
بسر کے انتظار نو جوان میں  
خاش و بوسی کی خار الم کے  
ہوئی یوں دل و اپنی مشورت  
اوٹھا دی پردہ شرم و حیا  
جہان چل میں تو آرزو میں  
کہ یہ موقع ہی ترک افر با کا  
یہ کہک جوں تکلیف جگر میں

کمال سلی کوڑے مینا ب  
نظارا منتظر یہ وہ نہ آیا  
وہاں سے پہر کی جو احباب ہی  
یہی ہی باعث فریاد و زاری  
بجڑا یا سب آہ و فغان نے  
چشم فریاد غم دل سے کشیدہ  
نہی رخصت خوشی و فغان کے  
مگر دل میں نہی مثل فی غم آباد  
نئے سوز جگر غلوت میں آئے  
بنا شور و روان ہی سینہ کفن  
پے تو تہمت استقبال و امان  
تعلق میں زمین و آسمان  
کہان و نحو نظارہ جنوں میں  
کہان عزت و شریک کسی ہے  
اسی صورت و چہرہ و پردہ  
مگر دل کی لگی بچنے نیا  
تہا کی سب چارہ گر چارہ گری  
کہ اسی سوز و شمع جگر سوز  
اوٹھا دی پردہ شرم و حیا  
جہان چل میں تو آرزو میں  
کہ یہ موقع ہی ترک افر با کا  
یہ کہک جوں تکلیف جگر میں

لی لڑنے لاش چہرہ اب  
کسی سے پہر نشان و سکا  
یہ جہت خیر مضمون سکا  
یہی ہی جلوہ بخش جگر اب  
کینا پوندہ سینہ آسمان  
سرشک آنکھ و بوسی کی بیدہ  
رہی پامند شرم و امان  
جگر سے تلوین لہر نیر و  
غم و دھڑلے جنت میں آئے  
چہیہ اشک جگر گون زہر و  
پیرا ہیرا چاک گریبا  
لگائی مرقع ستم میر  
کہان پرتابی آوارہ جنوں  
کہان قسمت فریب و بے  
رہی شرمندہ احسان فریاد  
کہیں سے کہیں خبر و سکی نہ آئے  
کنارہ کش ہوئی حال پر ہے  
گداز امور و اغم سرسبز  
بٹھاپے میں نقش و عا  
میر کر عمر داغ جستجو میں  
یہی ہی وقت عرض عا  
ہوئی مصروف سامان نہ



سید کوئے رازوان تھا  
از خست کہا الہ نگہبان  
بے نظر پر وہ ہمارا  
مکر وہ محبت پر وہ دانا  
بال کاوش تقدیر سر میں  
نہن مثل خورشید بہان گرد  
بوری تماش نو جوان میں  
م شوق جوش ارزومین  
ل خلق سی سکوہا یا  
نار ایک دن یاران باہم  
فی امن سین یار نہ فراق  
ہی مضمون عشق سر پر جوش  
شکرے رہو ملین بگول  
و فی ناس جوین یا جانے  
ماقت میں اجاں کوئے کی لہر  
بالین بعد تکلیف جانکاہ  
ب بازگ کوہی خست فغان  
وامی صیدین آیا کمان تو  
یاو آئی کہی ہوئے سرگر کے  
وہ رنگین ہمارا بھین ہے  
پونہی حال جوش ارزومین  
جنگو دای غمناک پایا

غمان گیر سمند خوش غمان تھا  
کہا کچھ اور ہے امید احسان  
نہو یہ راز نہمان آشکارا  
ہوئے آما وہ مشق تک و تار  
غم غار کا گنگا جگر بینا  
پہرے وقت والودہ گرد  
قدم فرسا ہوی مندوستانین  
لے آیا او سکد شہر لکناہ بین  
ہر اک سی رابطہ اوسنی بڑایا  
بشکل موش دانا متی فراہم  
سرا پاؤ فتر حال جوان تھا  
مینا گو ہر او نیزہ گوش  
بنا محشر فروشش رقصن سل  
سبارک باد مرگ ناگہانے  
ہوئی حاضر نزار نہ جوان پیر  
کیا بدش چراغ شعلہ آد  
اواسے رسم تکلیف بیان کہ  
جناکس جانسان بے نشان تو  
نہ میری ناٹکی بھی پر نظر کے  
نہ وہ بھی زمین رشک چین ہے  
کہ کھلے آپ نری جستجو میں  
جوبایا بھی تو ز میر خاک پایا

شعب او سکے ہو چکر بے حجاب  
کہا وہ کیا کہا ہم از تو سے  
یہاں سے اشتیاق تو موانہ  
او ٹھکانے بالک سپ خوش خیلان  
کہی پیہ الہی نہمان نظر سے  
بہت کے جستجو لیکن کسے جا  
کے دن بعد شوق فتنہ پرواز  
باجرت اک مکان لیکر شوق  
تمامی دوست وقت خلوت پیش  
یہم نہنگ مسہ آری بیان تہ  
وہ انہما را فسون زمانہ  
کیا وقت سحر اوئے بنا کام  
بزرگ بادہ مینا سے خاموش  
ہوئے برخاستہ حبوت محبت  
لپٹ کر تربت شوریدہ سر  
کھاؤ نہ روی چہیکے زمین پر  
کہ امی پویند خاک دامن خاک  
ملاست کیا ہوی ال ملین سے  
ترے غم میں ہوا برہم زمانہ  
جہاں تھی کارائے رونق افزہ  
جہاں بین صورت خورشید و مہتاب  
تمنا می ولی دل سے نہ نکلی

جھوٹے ہالاتی زین جبارہ قرا  
ہم آخر یہ تخت از رہے  
خواب جاتے سحر کے وقت کیا ہو  
ہوئے ککد شش قلع بہان کہ  
سرا پاؤ برق تکلیف سحر سے  
فشان نقش تھا کا چہاں  
ہوا آسائے مسئلہ ہر دہان  
لگے رہی وہ خورشید ال افروز  
لگی رہی شریک محبت عیش  
سخن پرواز نیرنگ جہاں تھی  
کہا اوسنی وہی بگلن و سائے  
سرا غار کو پاؤں سنجاسم  
سکوت اب سحر تو آتش فوٹ  
دیشی وہ تھلا زار داغ سرست  
کیا گاپوش ہر دایع جہت  
اورای خاک لبت غمناک  
غبار کاروان جان غمناک  
چھپائی شکل کیوں چاک لکڑا  
لوگر لون ہو گیا سب کارخانہ  
وہاں حسرت برستی ہی شہنشاہ  
بہری دہرات تنہا بخور و خوب  
یہ لیل گر مجھ سے نہ



جہم غم سے اختر ملک آکر  
امبا شے یا خون نقدیر  
نہاں اگر جو یکما چشم تر سے  
تفاحی تمنا جوش پر ہے  
بہا ہا بہت کہ یہ سیدہ اختر  
یہاں آکر اسے جو مرد دیا

مہوی دای عدم کو روح مضطر  
مہوی خود اگر بزرگ نقش نقویر  
نو گذرا اور ہی سامان نظرت  
فدا محشر لبہ غاموش پر ہے  
کسی خورشید طلعت کے بر اختر  
جہم جوش غم بدرنگ لایہ

لیہ حسان تکلیف کفن کا  
قناعت کے بار بار ہی خبر ہے  
کہ اک حصہ پر مرد رشک تصویر  
سے ہی پہلو دفن بخل میں  
نفاق اسکو تما سن ہوا ہے  
ہر اک نے عالم آد و فغان میں

بیان کرے کہی کو مہربان  
سنا یا بہت کے جگر آد و فغان  
یہی سب بہت شوریدہ سر سر  
مزار نو جوان ہی ہی نعل گیر  
زبان ہی شکر اوسان اجل میں  
اسی کی عشق میں بخلی کا سن

واستان اثر کرنا عشق جوان کا دل عصمت میں اور لپٹا کر قبر حوائسے جان بحق تسلیم کرنا

شبانی لاقی گنار ساقے  
لبان پہ نہایت لفظ و معانی  
شرر زہر میان نوک زبان ہر  
بزرگ اشک ماسقبول شکر گانہ  
مزا جاتا رہا آئے فغان کا  
نشان تجدد و زائد کے صورت  
نکی تکلیف محرومی گورا  
بزرگ رشتہ تسبیح کبار  
مزا دینی لاقی کاوش جگر میں  
غل و اقم ہر عیش طرب میں  
یچہ ایسا جوش خاطر رنگ لایا  
جگر میں صدمہ جا سکا رہتا  
نوشی میں اثر شور و جنون کا  
مہریرت کہید رہا گیا ہوا

سوم بخت نکر تکرار ساقے  
تمامی پر سے دور خوش بیانی  
گل نشان یون چراغ و آستان  
کیا دہنوں کو زیر خاک نہاں  
جگر پائے ہوا اشک نشان کا  
جواب بے آبرو و آخر کدورت  
ہوا در پردہ آخر آشکارا  
ہوا سو جاگ جانیے نمودار  
نگی گد کر نے حسرت چشم ترین  
تسبیح پاپ رہا آغوش اسبین  
کہ ہر دم کو دم شمشیر پایا  
سفر میں کاروان آہ رہتا  
خدا میں رنگ نیرنگ فسونا  
یکہ یا سوز ہی میسا نکما

پلاک جامہ آخر اسجن میں  
نہاں ہیرا مئے ناز پر ہے  
کہ جب اس عشق کا ذرا برا کے  
یتمی نے لیے بو عالم کے  
بزرگ جان شیریں دم فرما  
مگر کچھ جذبہ دل گہات میں تھا  
دل عصمت میں مثل شور و محشر  
جگر کہ جوش غم نے لگ لگایا  
جہم ضبط نے رخصت طلب کے  
بڑی ہمیشہ اسان خواہیں  
تہ خود واقف نہ واقف محرم مان  
ستم کے ہر گزری ایجاد رہتی  
مہوی دفتہ رفتہ تنگ آکر  
یکہ یا اسرو کے ہر سوز جوش

لگا ہی قفل خاموشی دہن میں  
سکوت مدعا آغاز پر ہے  
ہر ای آرزو عشق جفا کے  
مہوی کم حوصلے ناز ستم کے  
لگے پھر لی مصیبت خانہ ترا  
اثر کا منتظر ہر بات میں تھا  
رہا مشوق ہم آغوش ہو کر  
زبان تک نالہ شک و نیکی آیا  
بن آئی نالہ فرصت طلب کے  
ہوئے آہم جان بیتالی دل  
جی اپنی شکست دل کے آواز  
طبیعت مائل فرما دے رہتی  
بزرگ مہوی بخل جامی سی باہر  
یکہ یا سوز ہی میسا نکما



یکس بے آنفکلی بازو سے  
 فلک زادہ پر خاش کیوں مری  
 لے کے غصہ نہ شہر و فر  
 نور خواب انشاؤ کا مزار نے  
 رام چند نہ آمید نہ شا  
 طبعیت بہت گئے مارا داسی  
 بے کسب شریں اپنی مو این  
 کہ شاید کمد دل مضطرب ہل جائے  
 و لیکن کاوش قسمت سی اصلا  
 سوا جب سا گت و امیر شام  
 قضا رستی و تربت لو جوان  
 لگی امیر کے کہنے مہربانے  
 وفا مشتاق تکلیف دہا ہے  
 بہر آتای جی خاطر جگر سے  
 ایسی ت کے دل لبر خون کے  
 یہ اندازہ خون اچھا نکالا  
 کہ یہ ربت ہی تری نہ جان کے  
 کہی کچھ پہلو لو جوانے  
 شملان ہو کے آخر معاہدے  
 گر نکیون خبر میرا نہ بتا  
 انسانی تاس پہ ضبط نہان کے  
 بعد کو صلوہ کا وراز سکھے

یکس خوب گم کے دلو جھٹو ہے  
 مقد کو سر باداش کیوں ہے  
 ترقی پر راسوز جگر موز  
 وہی سب اندر جوش نو جوانے  
 نہست ناز چشم حسا و دام  
 مویے مانوس رو لا و واسی  
 مونی و درونق افزا گر ملا میں  
 کہیں مہنی سی خار غم نکال جائے  
 دل پروردہ وحشت نہ بہلا  
 کہا اک نمبر کے پہلو میں آرام  
 ادنی مشت غبار بالوان کے  
 یہ قبر لابی کسخت جائے  
 موی وصل میام قضا سے  
 ترقی زاہ طوفان اثر ہے  
 تجھے اب تک سی کیست جنوں کے  
 ترا عالم سے عالم سے نرالا  
 شعیب نفع ناز امتحان کے  
 پہلو پہو لے شاخ زندگانے  
 پر ارمان اوٹھ کیا دار فساد  
 تجھی کا پی کو فرست ناز و بتا  
 خون من گئی صورت فنا کی  
 تن خاکی کو جو غمازہ بچھے

ہو کیا وہ سرور یو بوا سنے  
 بحر صورت بت بیگانہ مہوش  
 کسے صورت دل مضطرب شہر  
 نہ بیباکے نہ خود مہی رہی نوہ  
 نہست ناز چشم حسا و دام  
 افضا راجن جو لو غندی کا آیا  
 متاثر پر رہی کچھ دم جبین سا  
 ہر اک حاوہ مثال ہمشائے  
 وہی اشوب جوش بقراری  
 بھما کر چاندنی فرش زمین پر  
 علامت جو باہم متصل کا  
 کشان ہی مدبر بل سحر محبت  
 سحر گان در تر دل سی پیل  
 یہ سنکر وہ جلیب شک بیلی  
 کہان یہ قبر کھنڈ اور کہان تو  
 یہ نکر حیب رہی پر وقت پاک  
 جلایا آتش حسرت فی تری  
 مواد یوانہ بوشش اندر بین  
 کشش جو بعد مزون رحم آیا  
 پسندو بہت جگرتہ تقدیر  
 کھنڈہ کش موی رد و زان  
 تھاب مدعا متنی صمیم گل  
 گئی تھا جڑ تک گھس گئی

ہو کیا وہ فرات زندگانے  
 بیان کرتے رہی افسانہ  
 شرار سا کبھی دم بہر نہ نہیں  
 نہ الایش نہ رکبھی رہی وہ  
 نہ بیباکے رہی باقی رہا میں  
 تسمای دے مئے جوش کہا  
 مویے پہر بل سیر و تماشا  
 پہرے ماتمہ تصویر خیال  
 رمارم جان دلفگارے  
 مونی مثل مہو جلوہ گستر  
 مہرک اوٹھنا شرار و غرور  
 آتے ہی کچھ بوی محبت  
 بھرنے بے خون ہونے سے  
 ہونی یون چہ ہوتا سی  
 خدا مہوش میں آبدگان تو  
 کہا اک در مئے سہال انک  
 ملایا خاک میں محبت لی تری  
 پہر امروں مہاسی جبین  
 کہ شکوہ کے پہلو میں جہاں  
 رہی کچھ خود گم شکل تصویر  
 کھنڈہ کش موی رد و زان  
 تھاب مدعا متنی صمیم گل  
 گئی تھا جڑ تک گھس گئی



میرا ہر سب مان گیا ہے  
دین عشق کافر راہ سے  
زندگی بند نازا سکا  
ان اسکا نہیں جگن نہ ہونے  
میں ہر مقام نکتہ دانے

ہوئی سب سے دن با کرم  
مجھے ناکام سب ارغزار سے  
قصا اسجا م سے آغاز اسکا  
نہان مجبور سے اس کے بیان  
میں ہر مہر سے غم پر ہونے

ہجوم سرست واہ دھان میں  
حسب طرفہ برق جلوہ گوے  
نظر کو جلوہ گاہ ساز پایا  
خوشی التماس التجا ہے  
ایسا انجام تو مار و فسا کو

لیا پورا دھوش جوان میں  
جہنم سوز جہا ہر شر سے  
جگر کو پامپ سال ناز پایا  
حاصل طلب سکوت رہا ہے  
لیا رخصت جہوم مدحا کو

### خاتم کتاب

جو اندک بہ نظم گرا ہے  
سبا کیا و قیمت دی قلم کو  
یونہی کم ہو ہر فشانے زبان کے  
عامیکو دل بیتاب نے دی  
نخل اس شرف و اشرف علی نام

سنایا مژدہ ہستی رقم کو  
تر لوش جو چکی ابر بیان کے  
سدا سے مر جا احباب نے دی  
سرایا مخزن الطاف اکرام

مر کا لاس فکر جان کسل کا  
ہوار و پوش حسن خوش کھار  
خصوصاً اعتبار نکتہ دانے  
سنایا قلم حب میر کر ہا ہے

ہوئے گنگو نہ افسانے  
ہوا موقوف آنالخت دل کا  
حدیث عشق نے پائی نماے  
جواب طالب و قد سے ثنائے  
مذاہب نوسل موی طرز بیان

قیام سال اسکی بھد سوز  
بند خاطر الہ سخن ہو  
ورق مو مطلع جمع ہوا ہے  
قدیمی رسم سے مستی میں اکثر  
خرابیاتی ہون زندہ نہ بیان ہے

شعاع فکر عالم مجلس افروز  
سو یاد کے دل رہا بقی ہو  
رقم ہوزت شام نکتہ دانے  
مہین رکھتا قدم کیفی برابر  
زبان موج می میری زبان ہے

بھی حسرت ہی جگہ بھی چھائیں  
چکر سوزی فروغ شعلہ آؤ  
یکمیں لغزش پای قلم کو  
شراب مند شوخی اثر ہے  
مہین طلب مجھ اظہار ہے

کہ تو قبول نیرم دوستان میں  
کباب دل ہر اسکو مزاج ہے  
نہیں آنکھوں میں جاودہ قسم کو  
ٹپک پرتے ہے جام خیر ہے  
برہی ہون موی شہزادی ہے

کمان فرست جہا می سماں  
لفظ یہ شعلہ شعر و سخن کا  
میں عام فقط رہتا ہر میرا  
میںون سپر مار ہون میں  
سب جو خبر صادق بیان کی

کہ ہون مہلر طبع نکتہ دانے  
سبب ہر ذکر عشق حریف کا  
اسی غم غلط رہتا ہر میرا  
خدا اعلیٰ عشق میں کرنا ہون میں  
کہا موزون زبان نکتہ دان

کہ ہون غوامی بحر سحر جانے  
اسل سو سبکہ ہون جوانہ عشق  
تمنا ہی رہون جب تک جہا نہیں  
بقصد جو حضور سامعین ہے  
خطی با سراسر خیر ہے

دکھان جلوہ گوہر فشانے  
تجہ مرغوب ہر افسانہ عشق  
سکون میں عشق کو اغوش جانیں  
مرا اس تن اشرق کچھ نہیں ہے  
خدا جائے کسی اسکی خبر ہے

ہیں مہا مجور حکم مہربانے



بهار لعل پریں مار غن بین چہک او بھی خدا دل میں  
 خن لو ماہ امی سبیم چو بوسندہ اندر خاک فگار کو

مہبت لکھ کر کھینچا خاموش غلام

غزل مصنف و خاتم کتاب برای الشرح منبع انہ باب

چاندنی رتھی ہی شب بیزیر پالا	نہی میں اندر ایک چادر زریہ پالا	خار باقی شت بخت نہ سو	بچہ نہ چکر کہتا بول اکثر زریہ پالا
سہاگ کہ جان کمان پست بنے	میں زمین پر چکر گھر زریہ پالا	کون سی بالین بست آج سر گرم	و جہاں ہی شوخ شریک بالاسر
بے خوف کیا بست کچھ کو	خاک بستر خاک چادر زریہ پالا	اور ہر کرب دان کا گھر و شہر	سوجھ زن جواک معنائے پالا
یہاں اور کھر خینوں سے وہاں بزم	کتنی میں لو دیکھو اختر زریہ پالا	جاوے موج بھالی تر و درون	کر رہی میں کاخ زریہ پالا
خیر ایش خاریا خاک نہ دست	اور کیا دیتا مقد زریہ پالا	جیتی جی سب آج کراچی بخت	نکات کہ تمام سکندر زریہ پالا
سایہ میں کیا اوج میر کیا رہی افکار	ایک عالم پر زریہ پالا	مروی میں پال مشاق طیار	و کہ نہ تامل او سنگ زریہ پالا
مجم جان لوتن آسمان کین	ایک میں کہتا ہوں زریہ پالا	موندیں کتا گہی خاصان	ایک تہا پیش ہم زریہ پالا
و عوی تشہر و تسلیاں لکھی غزل	ورنہ مہل سے سر زریہ پالا		

انجمن القادیانیہ کے سوانہ و بیاض پر شام وصال اور صبح اقبال شام ہونے اس

تہ کے اتمام سے ماہ صفر الحلیف ۱۲۸۵ ہجری کے میں چمکد روش باز رہے

مصنف ایسے نہایت خبیث با مروت ارادہ نشن شگفتہ مزاج طبیعت

میں سوز عاشقانہ ہر دل عزیز ملک شریان پر فسانہ

والفکر شیخ امیر المذہب و ام فیض غنی طبع فیض نسیم ہوتی

ایں کہلا کہ جسے رنگ لبو سے چمن ناز معانی

نشاو اب ہر باوجود کثرت انصاف

مشتاق تھے جو طبع

قلام ملک

میں امیر المذہبی شیخ المذہب و ام فیض غنی طبع فیض نسیم ہوتی

میں امیر المذہبی شیخ المذہب و ام فیض غنی طبع فیض نسیم ہوتی







